بیان مختصر برکات وحسنات وفواید اعراس اولیاء الله از آداب الطالبین

حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب محدث دھلوی فرماتے ہین، اذا اردت ان تتخذ ولیمة فاجتهد بادراک یوم موته

جب فاتحہ کا کھانا چاہو توکوشش کرو دریافت تاریخ

والساعة التی نقل فیها روحه لان ارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی کل عام فی ذالک الموضع

اور وقت انتقال کی اسلئے کرموتی کے ارواحین آتی ہین ایام عُرس مین ہرسال اُس جگہہ

فی تلک الساعة فینبغی ان یطعم الطعام والشراب فی تلک الساعة فان بذالک یفرح ارواحهم وفیه تاثیر

اُس وقت مین لہذا کھلانا اور پلانا اوسی وقت مین مناسب ہے ارواحین خوش ہوتی ہین اسلئے اوسمین تاثیر

بلیغ فاذا رأو شیئا من الماکولات والمشروبات یفرحون ویدعون بهم والا یدعون علیهم اسئلتے مافیها

بڑی ہے جب دیکھتی ہین یہ چیزین کھانے اور پینے کی خوش ہوتی ہین اور دعا کرتی ہین ورنہ بددعا کرتی ہین

بہتر تو یہ ہے کہ جو تاریخ اور وقت انتقال معلوم ہے ٹھیک اُسی تاریخ اور وقت پر یوم عُرس موافق ہمت دور کے طعام یا شیرینی پر فاتحہ دلائی جاوے اور جو وقت دن یا رات کے انتقال کا معلوم نہ ہووے تو دن کے انتقال کی فاتحہ دن مین اور رات کی رات مین دلائی جاوے اور جو دن یا رات بھی معلوم ہو تو دون مین فاتحہ دلادین اور رات مین بھی کچھ کرے دن رات بھی معلوم نہ ہو تو اُس مہینے مین کرے اگر مہینہ بھی نہ یاد ہووے تو سال مین کرے خاصکر لیلة الرغایب یا اُس کے دن مین اول جمعرات ماہ رجب کی رات کو لیلة الرغایب کہتے ہین۔ جسقدر مقدور ہو بغیر حرج کے واسطے ارواح جمیع انبیاء و اولیاء و پیران مشایخ و مرشدان اپنے کے طعام یا شیرینی پر فاتحہ دلاوے اس کی برکت سے فتوحات اور نعمت دو جہان میسر آوے اور عمر و مال مین برکت و فایدہ عظیم ہووے اور مرادین برآوین محتاج مخلوق نہ ہووین عزت و دولت حاصل کرین عاقبت بخیر ہووے اور احکام کی بدولت دن بدن سعادت دارین و بہبودی و فلاح حاصل ہووے ؛

فائدہ عُرس بالکسر زن باشوی و بالضم طعام عروسی و نکاح و مجازاً مجلس طعام فاتحہ بزرگان کہ بروز وفات سال کے بعد کرتے ہین کیونکہ رحلت غمکدہ دنیا سے عاشقان کے حق مین شادی عروسی یعنے وصل حق ہے ؛

حمد بیحد و ثنا بیعد خاص اُس واجب الوجود صانع کو ہی سزاوار ہے کہ جسنے اپنی صنعت کاملہ سے خاک کے پتلے آدم کو وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ کا خلعت فاخرہ پہنایا اور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کے لقب سے ملقب فرماکر باعث شہود کائنات ہیژدہ ہزار عالم ومافیہا کیا اس محل پر ایک شعر پنجابی زبان کا یاد آیا **شعر** اول عشق احد مین آیا دیکھو احمد کر کے ٹوریا ۔ احد احمد مین فرق نہ کائی فرد ایک میم سروڑ ٹیا ۔ پھر شان احدیت کو آئینہ کثرت مین عجب آب وتاب سے جلوہ دیا وجودی وشہودی دونون کو آئینۂ حیرت بنایا۔ باایں ہمہ بے ہمہ وباہمہ نتیجہ واحدیت دو متضاد کا پیدا ہونا عقل و فکر سے باہر لیکن یہان ظاہر وباہر اس بے ہمہ وباہمہ کے ربط وضبط کو وہی جانتے ہین جو حق آگاہ صاحب حال ہین۔ مولنا حسین واعظ کاشفی نے کیا خوب فرمایا ہے **نظم** این معیت را نیابد عقل وہوش ۔ زین معیت دم مزن بنشین خموش ۔ قرب حق از بندہ دوراست از قیاس ۔ ہر قیاسی خود کنندہ زا اساس۔ باوصف انا احمد بلا میم اور مَن رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فرمانے کے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم نے دایرہ عبودیت اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ وغیرہ کی حد سے تجاوز نہین فرمایا۔ صوفیان باصفا کا قول ہے التصوف شہود الربوبیت مع تصحیح العبودیت۔ اسیواسطے مولنا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین **شعر** ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ۔ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی ۔ نزدیک صاحب حال لاموجود الا ہو کے ہمہ اوست وہمہ از وست ہمہ وست وسر معنے ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ دلیل قاطع وبرہان ساطع۔ اگرچہ بعض مشرکان وملحدان بھی ہمہ اوست کا دم بھرتے ہین لیکن اہل اسلام اور انکی توحید مین اہل معرفت جانتے ہین کیا کچھ فرق بیّن ہے انکی توحید مین ہمہ موجودات ہمہ اوست ہے مگر ہم اہل اسلام مین ہمہ موجودات نیست وکالعدم ومعرض زوال وہمہ اوست ہمہ وست یعنے جو کچھ ہے وہی ہے باقی ہمہ ہیچ اللہ بس وباقی ہوس۔ درود نامحدود حضرت سرور کائنات مفخر موجودات خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہووے کہ بہترین ماسوا اللہ ہین اور جنکے وجود کے طفیل وجود ہر موجودات کا بحکم اول ما خلق اللہ نوری قوت سے فعل مین آیا اگرچہ دیگر انبیا واولیا بھی متصف ومستفیض بالنور ہین لیکن اعلیحضرت صلعم حقیقت اس صفت کے ہین۔ حقیقت شے اور شے مین جاننے والے جانتے ہین کیا کچھ فرق اور امتیاز ہے۔ حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ فرماتے ہین **شعر** مصطفےٰ را حق بدان وحق مبین ۔ مصطفےٰ بد نور رب العالمین۔ حضور صلعم نے روز پیدایش سے دم وفات تک اُمتی اُمتی زبان پر جاری رکھا۔ شب معراج مین فتدلّےٰ قاب قوسین کے مقام محمود پر پہونچکر جناب باری مین مغفرت اُمت کے لئے ملتجی ومستدعی رہے اور اسیکو اپنا مقصد اقصےٰ سمجھا۔ قیامت کے دن بھی اُمتی اُمتی کہتے ہوئے انشاء اللہ شفاعت فرماوینگے **بیت** زعہد اندر لحد در ذکر امت ۔ زبانش اُمتی گو تا قیامت ۔ حق تو یہ ہے کہ اولوالعزم پیغمبرون نے آجتک اپنی اُمت کا حامی ومددگار اور فدا ہونے والا کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اور صلوٰۃ وسلام آپکی آل اطہر پر ہووے کہ اُنھون نے بھی اعلیحضرت صلعم اپنے نانا کی پیروی مین کیا کیا مصائب اور سختیان محض اس اُمت کی خاطر جھیلین یہانتک کہ جان عزیز کو بھی اسی راہ اور اسی دُھن مین دریغ نہین کیا۔ سلام اور رحمت خدا کی آپکی اصحاب کبار پر نازل رہے کہ وہ حامی دین

نوٹ: آیا بمعنے تھا۔ ٹوریا بمعنے چلایا۔ نکائی بمعنے کچھ نہین۔ مروڑ ٹیا راو میم ثانی محمد۔ دا بمعنے کا۔

منیر، اور ماحی کفر والشرکین ہوکر تن من ۔ دھن اپنا تمام راہ خدا مین ایثار کیا اور دین محمدی کے پیشوا و مقتدا ہوکر کیا کیا کارنمایان کیئے اور کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ سے ذرہ برابر تجاوز نہین کیا جنکے فضایل اور توصیف مین بڑی بڑی کتابین مملو ہین ۔ بنیر رحمت اللہ کی آپ کے اتقیا و اصفیا امت پر صادر ہوئے
جو مشارق تجلیات انوار الٰہی اور وارث مقامات و کرامات نامتناہی ہوکر امت محمدی کے ہادی و رہنما ہوئے اور العلماء امتی کالنبی بنی اسرائیل و دیگر جابے
الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ کے پیارے خطاب سے مفتخر و مباہی ہوئے بقول شخصے **نظم** آنکس کہ کمال اولیا را نشناخت ؛ و این نعمت
خاص بے بہا را نشناخت ؛ پس شکر نکرد و حب ایشان نگزید ؛ میدان بیقین کہ او خدا را نشناخت ؛ بعد اسکے مشتاقان دریافت حال اولیاء اللہ
و پیروان اقوال و افعال عارفان باللہ کی خدمت مین قطرہ ناپاک مشتے خاک ذرہ بیمقدار **آفتاب بیگ** نام المعروف **محمد نواب مرزا**
دھلوی غفر اللہ ذنوبہ و ستر اللہ عیوبہ حنفی مذہب چشتی نظامی سلیمانی شمسی مشرب عرض کرتا ہے کہ خاکسار کو بدو شعور سے اللہ تعالی نے کتب
سلوک دیکھنے کا شوق اپنی قدرت سے دل مین ڈالدیا تھا سچ کہا ہے **شعر** ہر کسے را بہر کارے ساختند ؛ میل او اندر دلش انداختند ؛ اور اسی شوق کیوجہ
سے باوجود مشغلہ ملازمت سرکار انگلشیہ و کثرت کار کے وقت فرصت نکالکر بہت سی کتابون اور تذکرون و تبصرون حضرات صوفیہ کو وقتاً فوقتاً
مطالعہ مین رکھا اور جمع کیا اور خیر جلیس فی الزمان کتاب کو مدنظر رکھا لیکن آجتک کوئی ایسی کتاب جامع اور باترتیب دیکھنے مین نہین آئی کہ جسمین چہار پیر
اور چودان خانوادون اور انکی شاخون اور اس سے اوپر کے طبقو نکا فی الجملہ ضروری حال ترتیب وار آسان اور جلد بغیر تلاش معلوم ہوتا یعنے یہ کہ خانوادہ کے
سرمنشا و سرگروہ اور پیشوا کون حضرت تھے اور انکے پیر و صاحبانکی علے الترتیب کیا اسماء مبارک تھے اور انکی تاریخ و جاے ولادت اور اسیطرح تاریخ
وفات اور مدفن اور مختصر و ضروری حالات انکی نسب و ارادت و نادر و کار آمد اقوال و کلمات طیبات و خرق عادات معلوم ہو جاتے لہذا اس خاکسار نے بعد
لینے پنشن درجہ اول تحصیلداری اور اسکے بعد چند سال کار وکالت عدالت ہاے گورمنٹ انگلشیہ کرکے سفر حجاز کیا اور بعد فراغت حج و زیارات حرمین
الشریفین واپس ہوکر اور کار وکالت کو خیرباد کہکر خدا سے توفیق و ارواح طیبات بزرگان دین سے امداد لیکر تذکرہ اولیاء کرام حسب صراحت بالا لکھنا
شروع کیا اگرچہ یہ اہم و مشکل ترین کام اس خاکسار ناہنجار کی بساط و قدرت سے باہر تھا اور شروع مین بہت مشکلین پیش آئین اور تلاش و ترتیب مذکورہ
بالا کے دینے مین اور خصوصاً تازہ حالات کے فراہم کرنے مین جسکی فی زمانہ بڑی ضرورت ہے اور لوگون کے دلون مین شوق اور ولولہ رہتا ہے بہت ہی
دقتین اٹھانی پڑین اور جی اکتانے لگا لیکن تائید من اللہ و امداد عارفان باللہ شامل حال تھی کیئے گیا ورنہ من آنم کہ من دانم **شعر**
چھپا دست ہمت مین زور قضا ہے ؛ مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے ؛ اب خدا کے فضل اور امداد باطنی پاکان دین سے یہ تذکرہ حسب مدعا پورا ہوا جو
فی زمانہ طرز خاص کی وجہ سے اپنا نظیر آپ ھی ہے ۔ علے الخصوص ایسے زمانہ مین جبکہ اہل اللہ نظر نہین آتے اور جو ہین وہ بھی مشیت الٰہی اور زمانہ کی تاثیر
سے آپ کو دکھلانا نہین چاہتے بقول شخصے **؎** صحبت نیکان زجہان دور گشت ؛ خوان عسل خانہ زنبور گشت ؛ پس ایسی حالت اور ایسے زمانہ مین
جو تیرھوین صدی سے گذر کر چودھوین کے ایک چہارم کو ختم کرنے والا ہے سواے تذکرہ بزرگان دین اور یا زیارات مزارات کاملین اور کوی راستہ یا
وسیلہ راستی و صلاحیت پر آنے کا نہین رہا اسلئے یہ کتاب جسکا نام تاریخی **تحفۃ الابرار** یعنے کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ رکھا گیا ہے جو دوسو
سے زیادہ مستند کتابونکا لب لباب یا یون کہو کہ دریا در کوزہ ہے بڑی جانفشانی اور غور اور صحت سے ترتیب دیا ہے **؎** من زعرفان مغز را برداشتم
آنچہ بود از زیادات انداختم ؛ ناظرین کو اس کتاب کے ملاحظہ سے پہر ان دوسو کتب مستند کے مطالعہ اور خرید کرنے کی یقیناً حاجت نہین پڑیگی اور اس مجموعہ
کو چھ جدولونمین یعنے جدول اول خاندان مصطفویہ کے بیانمین اور جدول دویم خانوادہ چشتیہ عشقیہ اہل بہشت مین اور سوم خانوادہ عالیہ قادریہ مین اور
چہارم سہروردیہ مین اور پنجم نقشبندیہ مین منقسم کیا ہے اور چھٹی جدول غیر سلسلہ کو حروف تہجی کی ترتیب سے رکھا ہے تاکہ ناظرین کو تلاش مین سہولیت

نوٹ ۔ چونکہ خاندان کا لفظ جدیہ و نسبیہ سلسلونکے شجرون مین مستعمل ہے اسلئے خلفائیہ مشائخی سلسلونمین لفظ خانوادہ رائج ہے ۱۲

نوٹ چونکہ قدما مشائخ و کملاء اہل تصوف نے چودان خانوادہ معروف کی ترتیب دینے و شمار کرنے مین اول پانچ نمبر خانوادہ چشتیہ کے رکھے ہین اور اسکے باقی ۹ نمبر دیگر خانوادون مین پورے کیے ہین اسلئے اس رو ظلایق نے بھی اسی ترتیب کا لحاظ رکھکر خانوادہ چشت سے جدول ہذا کو شروع اور خانوادہ فردوسیہ چودھوین پر ختم کیا ہے ۔ جیساکہ شجرجات مندرجہ کتاب ہذا سے واضح ہوگا ؛

ہوتے اور جن حضرات کا حال اس جدول مین پوری طرح اندراج کے لئے نہین ملا اُنکے اسماء مبارک اخیر حرف خانوادہ کے لکھکر جدول مین چھوڑ دئے ہین تاکہ جن صاحب کے پاس یہ نسخہ موجود ہو وہ وقتاً فوقتاً اپنے معلومات سے بنا بر مناسب اُنکا اندراج کر کے مکمل کرتے رہین۔ مجھکو اُمید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے انشاء اللہ ارباب شوق و اصحاب ذوق حظ وافر اُٹھاینگے اور ہر ایک خانوادہ کے سلسلہ کی تلاش اپنے سلسلہ کے سرمشائخ و پیشواؤن کے حالات کو اچھی طرح سے دریافت کر کے پورا پورا فایدہ حاصل کرینگے اور یہ مجموعہ اُنکی ہدایت و رہنمائی کے لئے کافی ہوگا اور توقع ہے کہ اُسوقت اس عاصی پُرمعاصی کی مغفرت و خاتمہ بالخیر کے لئے بھی دریغ نہ فرمادینگے اور جہان کہین باوی النظر اس کتاب مین غلطی پاوین اُسکی اول صحت کتب محولہ جدولہ سے کر لیوین اور در صورت غلطی تصحیح کرنے مین چشم پوشی نہ فرماوین کہ انسان خطا و نسیان کا مبتلا ہے خاکسار نے جو کچھ لکھا ہے مستند و معتبر کتابون کے حوالہ یا بر حوالہ سے لکھا ہے اپنی طرف سے کچھ نہین لکھا جیسا کہ کلیات جدولیہ کے خانہ نمبر ا سے ناظرین با تمکین کو ہویدا ہوگا اور جن کتب کا حوالہ یا در حوالہ دیا گیا ہے اون کتب کی ایک فہرست بالتزام حروف تہجی لکھدی گئی ہے کہ عند الضرورت ملاحظہ کر لیوین۔ الغرض یہ عاصی پُرمعاصی عند ذکر الصالحین تنزل الرحمت کو وسیلہ اپنی مغفرت و نجات کا وَمَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ کو ذریعہ پلٹنے اپنی کایا کا تصور کرتا ہے ؎ صرفت العمر فی لہو ولعب ٭ فاہ ثم اہ ثم اہ ٭ احب الصالحین لست منہم ٭ لعل اللہ یرزقنی صلاحا ٭ ایضاً گرچہ نا پاکم ولیکن دل بپاکان بستہ ام ٭ در بہارستان عالم رشتۂ گلدستہ ام ٭ اللہ جل شانہ مجیب الدعوات سے لیل و نہار یہی دعا اور التجا بہزار خشوع و خضوع ہے کہ بحرمت سید الکونین رسول الثقلین صلعم مجھے اپنے اور اپنے پیارے حبیب کے عشق اور محبت عطا فرما کر راہ معرفت کے بوسیلہ کسی راہبر کامل دکھادے اور اُنکی کفش برداری نصیب کرے ؎ خوشتر از دیر خرابات نباشد جائے ٭ گر بہ پیرانہ سرم دست دہد ماوائے ٭ اور اسی شوق و ذوق مین حیات مستعار کا خاتمہ کرے اور روز محشر مین اُٹھاوے انت ولی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین اور اس تذکرہ صالحین کو درجہ قبولیت فرما کر قدسی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار کی ترمیم حسب مدعا کو میری دستاویز نجات و ذریعہ مغفرت کرے ؎ روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ ٭ من نیز حاضر میشوم این ذکر پاکان در بغل ٭ مرزا اندانم چون شود سودا ر بازار جزا ٭ او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل ٭

جدولیہ کے خانہ نمبر چھہ سے ناظرین با تمکین کو ہویدا ہوگا جن کتب کا حوالہ یا در حوالہ دیا گیا ہے وہ بالتزام حروف تہجی حسب ذیل ہین

حرف الف

(۱) ازالۃ الخفاعن خلافۃ الخلفا شاہ ولی اللہ رح (۲) المرتضی (۳) انوار العارفین (۴) اخبار الاخیار (۵) اخبار الاخیار (۶) اقتباس الانوار (۷) اثار احمدی (۸) انیس العارفین (۹) اداب الطالبین (۱۰) انتباہ فے سلاسل اولیا (۱۱) ارمغان سلطانی معروف سیر گلبرگہ (۱۲) اسرار الاولیا (۱۳) اذکار قلندری (۱۴) آہنگ غم (۱۵) انلس آف ارلی۔ الماموں (۱۶) اخبار الاولیا (۱۷) افضل الفواید (۱۸) اثار الاولیا (۱۹) آداب السالکین (۲۰) اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ امام جلال الدین سیوطی (۲۱) احیاء العلوم (۲۲) اسرار الواصلین (۲۳) ابو الفدا (۲۴)

حرف البا

(۲۵) بحر المعانی (۲۶) بحر الانساب (۲۷) بحر ذخار (۲۸) بیاض خاندان ماہریرہ (۲۹) دبستان مذاہب (۳۰) برکات الاولیا

حرف التاء

(۳۱) تاریخ الاولیا (۳۲) تذکرۃ الاولیا (۳۳) تذکرہ ادم بنوری (۳۴) تذکرہ حضرات حجرہ (۳۵) تذکرہ حاجی رفیع الدین خان مرادآبادی (۳۶) تذکرۃ الابرار (۳۷) تذکرہ جلیلہ (۳۸) تواریخ اعظمی (۳۹) تکملہ سیر الاولیا (۴۰) تذکرۃ العاشقین (۴۱) تذکرۃ الاتقیا (۴۲) تاریخ طبری (۴۳) تاریخ فرشتہ (۴۴) تذکرہ لوساھے (۴۵) تذکرہ دولت شاہی۔ (۴۶) تہذیب المتین (۴۷) تذکرۃ الفقرا (۴۸) تہذیب الاخلاق (۴۹) تہذیب التہذیب (۵۰) تحفۃ الراعین (۵۱) تحفۃ القادریہ (۵۲) تاریخ الخلفا سیوطی (۵۳) تاریخ ابن اثیر (۵۴) تاریخ ابن خلدون (۵۵) تاریخ ابو الفدا (۵۶) تذکرہ جمیع اولیا (۵۷) تزک جہانگیری (۵۸) تذکرۃ المشائخ (۵۹) تحفۃ الزائرین ضمیمہ سیر العارفین (۶۰)

(۶۱) تفسیر عزیزی (۶۲) تفسیر اکسیر اعظم۔
(۶۳) تذکرہ العابدین یعنے تاریخ متقدمین
ومتاخرین۔

حرف الثار

(۶۴) ثمر الفواید

حرف الجیم

(۶۵) جوامع الکلم (۶۶)
جامع السلاسل (۶۷)
حجت العارفین (۶۸)
حج الکرامہ فی آثار قیامہ۔
(۶۹) چشتیہ بہشتیہ
(۷۰) جامع الاصول
فی اسماء الرجال

حرف الحا

(۷۱) حقیقت الفقرا (۷۲)
حدیقۃ الاولیا (۷۳)
حبیب السیر (۷۴)
حدیقۃ الاسرار (۷۵)
حدیقہ تصوف

حرف الخا

(۷۶) خزینۃ الاصفیا (۷۷) خیر الاذکار
(۷۸) خزانہ جلالی (۷۹) خزینۃ الصلحا
(۸۰) خیرات الحسان فی مناقب النعمان

حرف الدال

(۸۱) دار الفتح قیصریہ (۸۲) دبستان
مذاہب (۸۳) دار المعارف شاہ
رؤف مجددی (۸۴) دُر المکنون

حرف الذال

(۸۵) ذکر الشہادتین

حرف الرار

(۸۶) روضۃ الاحباب (۸۷) روضۃ الاسلام (۸۸) راحت القلوب (۸۹)
رسالہ فخر الحسن مولانا فخر الدین (۹۰) رسالہ غوثیہ (۹۱) رسالہ حمیدیہ شیخ شیر اللہ (۹۲)
رسالہ توفیقہ (۹۳) رسالہ الہامات (۹۴) رشحات (۹۵) رفیق العارفین (۹۶)
روضۃ الاولیا (۹۷) رسالہ محمد حبیب اللہ دہلوی در ذکر جمیع اولیاے دہلی (۹۸)
رسالہ سید امیر ابو العلی (۹۹) رضوانی (۱۰۰) رسالہ ریحان القلوب (۱۰۲)
رونق المجالس۔

حرف الزار

(۱۰۳) زاد الابرار (۱۰۴) زاد الآخرت
(۱۰۵) زبدۃ المقامات (۱۰۶) زبدۃ
الحقایق

حرف السین

(۱۰۷) سفینۃ الاولیا (۱۰۸) سیر العارفین
(۱۰۹) سیر الاولیا (۱۱۰) سبع سنابل
(۱۱۱) سواطع الانوار (۱۱۲) سکینۃ الاولیا
(۱۱۳) سلاسل الانوار (۱۱۴) سراج الاولیا
(۱۱۵) سنوات الاتقیا (۱۱۶) سیرۃ
الفاروق (۱۱۷) سیرۃ النعمان (۱۱۸)
سیرۃ امام اعظم (۱۱۹) سیر المشائخ (۱۲۰)
سیر الاقطاب (۱۲۱) سوانح عمری کلان
حضرت سلطان المشائخ

حرف الشین

(۱۲۲) شجرۃ الانوار (۱۲۳) شجرہ
سادات حضوری (۱۲۴) شجرہ چشتیہ۔
(۱۲۵) شجرہ نقشبندیہ (۱۲۶) شواہد النبوۃ
(۱۲۷) شواہد نظامی (۱۲۸) شمایل الاتقیا
(۱۲۹) شمع جلالی (۱۳۰) شجرۃ الواصلین
وخوارق (۱۳۱) شرح مختصر گلشن محمد لاہجی
(۱۳۲) شفاء العلیل

حرف الصاد

(۱۳۳) صراط الصالحین (۱۳۴)
صواعق محرقہ (۱۳۵) صراط السالکین
(۱۳۶) صحیح بخاری۔

حرف الطاء

(۱۳۷) طبقات ناصری (۱۳۸) طبری فارسی (۱۳۹) طبقات حسامیہ (۱۴۰) طبقات سلمی

حرف الظاء

حرف العین

(۱۴۱) عین الحیات (۱۴۲) عروۃ الوثقی (۱۴۳) عمدۃ الصحایف (۱۴۴) عرائس القدس

حرف الغین

(۱۴۵) غیاث اللغات

حرف الفاء

(۱۴۶) فواید سعدیہ (۱۴۷) فتوحات مکی (۱۴۸) فواتح الجمال نجم الدین (۱۴۹) فواید الفواد (۱۵۰) فتوحات غیبی (۱۵۱) فخر الطالبین (۱۵۲) فصوص الحکم

حرف القاف

(۱۵۳) قطب الاقطاب (۱۵۴) قصص الانبیاء (۱۵۵) قول جمیل

حرف الکاف

(۱۵۶) کشف المحجوب (۱۵۷) گلشن فقری (۱۵۸) گلزار فریدی (۱۵۹) کشف المتواری (۱۶۰) کشف الاستار (۱۶۱) کلمات الصادقین (۱۶۲) گلزار ابرار محمد غوث گوالیاری (۱۶۳) کتاب الحضرات۔ کرامت الاولیا گلشن راز

حرف اللام

(۱۶۴) لطایف اشرفی (۱۶۵) لطایف قدسی (۱۶۶) لمعات الاسرار یعنے سوانح بندہ نواز گیسودراز (۱۶۷) [illegible] (۱۶۸) لیف آف محمد سر ولیم میور

حرف المیم

(۱۶۹) مراۃ الاسرار (۱۷۰) مقامات مظہری (۱۷۱) مناقب المحبوبین (۱۷۲) مناقب سلیمانی (۱۷۳) معارج النبوۃ (۱۷۴) منتخب التواریخ (۱۷۵) مقصد اقصیٰ (۱۷۶) مناقب غوثیہ (۱۷۷) محبوب الواصلین (۱۷۸) مفاتیح الاعجاز (۱۷۹) مظہر جلالی (۱۸۰) مناقب فریدیے (۱۸۱) مناقب الاصفیاء (۱۸۲) محاسن حسنہ (۱۸۳) مراۃ ضیا (۱۸۴) مناقب فخریہ (۱۸۵) مرات العارفین (۱۸۶) ملفوظات شیخ عبد القدوس گنگوہی (۱۸۷) مقاصد العارفین (۱۸۸) مفتاح الخزاین (۱۸۹) مراۃ السالکین (۱۹۰) معارج الولایت (۱۹۱) مخبر الواصلین (۱۹۲) مفتاح الکرامات (۱۹۳) مناقب سلطان باہو (۱۹۴) ملفوظات شاہ عبد العزیز دہلوی (۱۹۵) مکتوبات امام ربانی مجدد (۱۹۶) مکتوبات مرزا مظہر جانجانان (۱۹۷) مکتوبات یحیٰی منیری (۱۹۸) منہاج النبوت ترجمہ مدارج النبوت (۱۹۹) مغازی (۲۰۰) مراۃ العاشقین (۲۰۱) مصباح التواریخ (۲۰۲) مراۃ آفتاب نما۔ (۲۰۳) مونس الارواح (۲۰۴) مداین المعین (۲۰۵) مواہب نظامیہ (۲۰۶) معدن المعانی (۲۰۷) مکتوبات کلیمی (۲۰۸) مجالس الاخیار (۲۰۹) مونس العارفین۔

حرف النون

(۲۱۰) نسمات القدس (۲۱۱) نافع السالکین (۲۱۲) نسب نامہ آنحضرت صلعم (۲۱۳) نزہت السالکین (۲۱۴) نفحات الانس (۲۱۵) نہج البلاغت (۲۱۶) نکات الاسرار حضرت شیخ ادم بنوڑے

حرف الواو

(۲۱۷) ورد المریدین (۲۱۸) وفیات الاولیا (۲۱۹) واقدی (۲۲۰) واعظ الصالحین

اب مین چار پیر اور چودان خانوادہ اور اُنکے شعبون کو جو اکثر بلاد ہند و ترکستان و عربستان وغیرہ مین رایج و مشہور ہین ذکر کرتا ہون واضح ہو کہ ان سب خانوادونکا ماخذ و مرجع حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہین اور اسماء گرامی چار پیر بقول صاحب اقتباس الانوار یہ ہین اول حضرت امام حسن ع دوم حضرت امام حسین ع سوم حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رح چہارم حضرت خواجہ حسن بصری رح۔ اور بنظر اختصار ہر چہار خانوادون کے شجرے دیباچہ مین لگا دئے گئے ہین اور مجموعی شجرہ ہر چہار خانوادہ بھی اُسکے ساتھ ہم ردیف کر دیا ہے
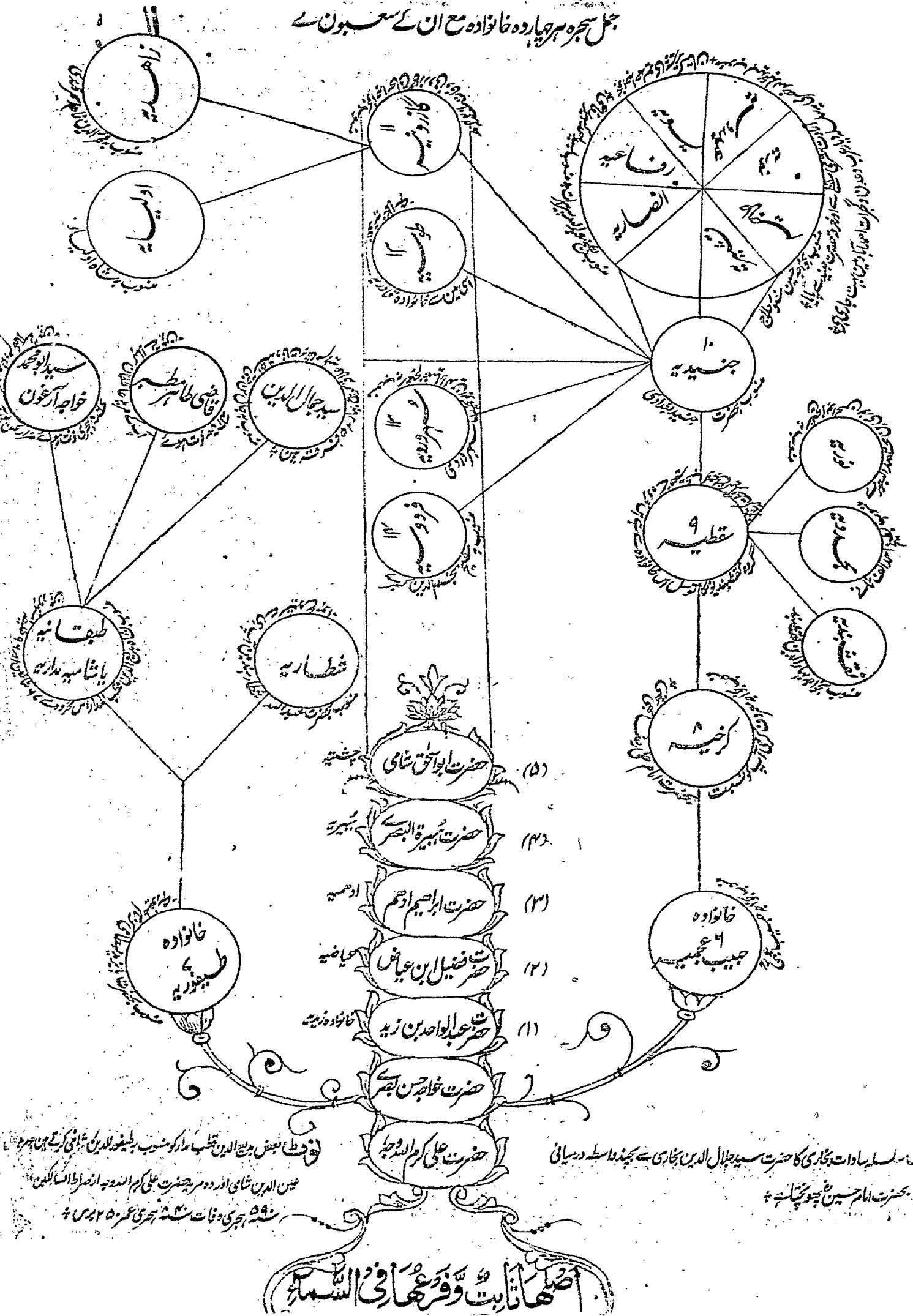
خواجہ حافظ محمد موسیٰ
خواجہ اللہ بخش
خواجہ سلیمان تونسوی
مولانا نور محمد
مولانا فخر الدین
خواجہ نصیر الدین محمود
خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی
خواجہ فرید الدین شکر گنج
خواجہ قطب الدین رح
خواجہ معین الدین اجمیری چشتی
ابو اسحاق شامی
ہبیرۃ البصری
ابراہیم ادہم
فضیل ابن عیاض
عبد الواحد بن زید
خواجہ حسن بصری رح
علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
محمد مصطفےٰ صلعم
نوٹ شاہ خضر رومی چشتیہ قلندریہ کے خاندان کے مورث شاہ حید قلندر شاہ حسین
قلندر بلخی ہوئے ہیں اور ہر سلسلہ میں جو شخص مرتبہ ابدال کو پہونچے قلندر مشرب ہوتا ہے
چنانچہ شمس الدین تبریزی مولوی روم فخر الدین عراقی حافظ شیراز اور مسعود بک وغیرہ
شجرہ طیبہ چشتیہ
اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

إن اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

جدول اول خاندان مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم منجملہ شش جداول

کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ

الموسوم بنام تاریخی

تحفۃ الابرار ۱۳۲۳ ہجری

مؤلفہ و منتخبہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال اعنی جناب مرزا آفتاب بیگ عرف

محمد نواب مرزا بیگ صاحب پنشنر تحصیلدار چشتی سلیمانی شمس الہدی عفی عنہ

سنہ ۱۳۲۵ھ

[illegible]

[illegible]	نام مقدس صاحبان خاندان مفصل کنیت لقب ولدیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب۔ ارادت۔ خصائل وشمایل خرق عادات و کمالات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ
سر منشاو سر سالار مصطفوی	حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کنیت ابو القاسم و ابو ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف یوں تو نود ونہ نام آپ کے بھی مثل اسماء حسنی اللہ جل شانہ کے ہیں لیکن محبوب ترین محمد۔ احمد۔ محمود اور کتب سماوی ماتقدم یعنی توریت میں میذ میذ انجیل میں طاب طاب زبور میں عاقب بعض صحائف میں روحا۔ فارقلیطا۔ حمیاطا اولایا۔ اضرایا۔ ضحوک۔ مشفح۔ احید۔ قتیم۔ ماد ماد مختار۔ روح الحق۔ مقیم السنۃ حید الامین۔ بنی اعلا خم قتال	وقت صبح صادق بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول بروز عام الفیل یا بروز ۵۵ روز از عام الفیل و ابرہہ دیں نستا گزرے تھے	وقت چاشت روز دوشنبہ بروایت صحیحہ دوم ربیع الاول ۱۱ھ و حسب عمل و رواج بارہویں ماہ و سنہ مذکور عمر حضور ۶۳ سال	مدینہ منورہ حجرہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔	نسب نامہ آنحضرة عرائس القصص مراۃ الاسرار بحوالہ راحۃ القلوب معارج النبوت روضۃ الاحباب خزینۃ الاصفیا تاریخ الاولیاء ابو الفدا تفسیر عزیزی تفسیر اکسیر اعظم مطبوعہ [illegible] مراد آباد صفحہ [illegible] جلد ششم فخر الحسن تذکرۃ المشائخ	**ذکر حسب و نسب آنحضرت صلعم** حضور کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت اسمٰعیل ع بن حضرت ابراہیم ع اور وہاں سے بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیث ع بن حضرت آدم علیہ السلام ختم ہوتا ہے۔ آپ قبیلہ اشراف قریش[۴] مکہ معظمہ سے صحیح الطرفین ہیں ناظرین کو رسالہ فخر الحسن حضرت مولانا فخر الدین فخر جہاں سے واضح ہوگا کہ حضور کو شب معراج میں درگاہ رب العزت سے خرقہ خلافت عطا ہوا تھا جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دست بدست حضرت خواجہ حسن بصری پیشوائے مشائخان کو پہنچا تھا۔ چنانچہ وہی رسم سنت الباس خرقہ پوشی کے مشائخان سلسلہ میں وقت بیعت اور خلافت کے آجتک چلی آتی ہے۔

سلہ اسم عرب ہی کہ تکنیہ فرزند اول سے کرتے ہیں آپ کے صاحبزادے اولین حضرت قاسم تھے اسلیئے ابو القاسم کنیت ہوئی پھر دوسرے فرزند ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور حضرت جبرئیل نے عرض اُس وقت تکنیہ ابو ابراہیم فرمایا از معارج النبوۃ ۲ سلہ عام کے معنے سال کے ہیں اور عام فیل مراد وہ سال ہی جبکہ ابرہہ الاشرم حاکم یمن ہاتھیوں کی فوج لیکر مکہ پر چڑھائی کی تھی ۲ سلہ آپ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے کتاب راحت القلوب حضرت سلطان المشائخ میں لکھا ہی کہ امام شعبی اپنے کفایہ میں بروایۃ صحیحہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارقام فرماتے ہیں کہ نقل رسول صلعم دوسری ربیع الاول کو ہوئی تھی اور اُسکا دوسرا دن یعنی تیسری ماہ مذکور بسبب ظہور معجزہ وگزارنے نماز جنازہ رکھا گیا اور آپ کی ہر ازواج مطہرات نے روز وفات سے ایک ایکروز فرداً فرداً طعام فاتحہ دیا۔ اور گیارہویں ماہ مذکور کو حضرت ابا بکر صدیق نے طعام افزون بکلف پکوا کر اور فاتحہ دلواکر تمام مردمان اہل مدینہ کو تقسیم کیا اور بارہویں کو شہرہ ہوگئی اور اسی پر عمل و رواج تمام مخلوق کا ہوگیا لیکن پیران چشت دوسری کو عرس کرتے ہیں۔ دوسری توجیہ تفسیر اکسیر اعظم سے آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن نازل ہوئی اور اس حج سے واپس ہوکر آنحضرت صلعم نے مدینہ پہنچکر وفات پائی اور ابن جریر وغیرہ کا قول ہے کہ اس یوم عرفہ سے ۸۱ دن کے بعد آپنے وفات پائی تھی اس حساب سے دوسری ربیع الاول صحیح ہوتی ہی ۱۲ سلہ ابو الفدا نے لکھا ہے کہ قریش فہر کا دوسرا نام ہے جنسے حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے تیسری صدی میں فروغ پایا جو لوگ اسکی نسل سے ہیں وہ قریش سے ہیں فہر اس تمام قوم کا بزرگ مانا گیا ہے جسمیں ہمارے پیغمبر عرب محمد مصطفےٰ صلعم پیدا ہوئے۔ (من تفسیر عزیزی) جو کوئی اولاد نضر بن مالک بن نضر بن کنانہ سے ہی وہ داخل قریش ہی اور قریش لغت میں ایک جانور کا نام ہے دریائی جانوروں سے کہ سب جانوروں کو پکڑ کر کھا جاتا ہی۔ اور قصی جد پنجم آنحضرت نے اولاد قریش کو جمع کرکے مکہ میں آباد کیا

مختصر حالات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شمائل و خصائل آنحضرت صلعم - آپ کا جسم مطہر مثل شمع پشت و رو یکساں کا ہم نور تھا - اسلیے پشت سے آپ کو ویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے سے اور یہی وجہ ہے کہ آپ کا سایہ نہ تھا جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی - جس گلی کوچہ میں گزرتے وہ مہک جاتا - اور جو آپ سے مصافحہ کرتا تمام دن اُسکے ہاتھ میں خوشبو رہتی آپ کا عرق بدنی ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیبیوں نے شیشے میں بھر رکھا تھا - بجائے عطر کے دلہنوں کو لگاتے تھے سب خوشبوؤں سے اسکی خوشبو غالب تھی - جہاں قضائے حاجت کو بیٹھتے وہاں سے خوشبو آتی - اور آپ کے فضلہ کو زمین عزیز کرکے چھپا لیتی بول میں آپ کے قذارت اور بو نہ تھی - فقہا نے لکھا ہے کہ بول و براز آپ کا نجس نہ تھا - آپ مسکینوں اور یتیم بچوں کو بہت دوست رکھتے تھے - اور دعا فرمایا کرتے تھے اللهم احيني مسكيناً وامتني مسكيناً واحشرني مسكيناً **قطعہ** يا صاحب الجمال ويا سيد البشر * من وجهك المنير لقد نور القمر * لا يمكن الثناء كما كان حقه * بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر * **نقل** ہے جب آدم علیہ السلام بہشت میں آئے ساق عرش پر سب سے پہلے کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا دیکھ کر حضرت رب العزت کی جناب میں عرض کی کہ الٰہی محمد کون ہے فرمان ہوا وہ ایک فرزند تمہارے سے ہیں - عرض کی کہ میں انکو دنیا میں دیکھوں گا فرمایا نہیں وہ آخر الزماں ہوں گے - تم انکو نہیں دیکھ سکو گے - عرض کی مجکو اشتیاق دیدار محمد صلعم نہایت درجے کا ہے طاقت صبر نہیں رکھتا - اللہ جل شانہ نے محمد صلعم کی صورت کو حضرت آدم علیہ السلام کے انگشت ابہام کے ناخن میں ظاہر کرکے فرمایا اسے آدم دیکھ صورت محمد صلعم کو جب صورت پاک آپ کی آدم صفی اللہ نے دیکھی تو نہایت تعظیم و تکریم سے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں پر ملے اور کہا قرة العيني بك يا رسول الله فرمان ہوا اے آدم تمنے محمد صلعم کی تعظیم کی اور اُن کا نام آنکھوں کو ملا - میں تمہاری آنکھوں کو درد سے محفوظ رکھونگا اور جو کوئی محمد صلعم کا نام سنتے یا پڑھے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخن کو اپنے آنکھوں پر ملے اسکی آنکھ درد نہ کرے گی - اور ہرگز اندھا نہ ہوگا -

تعداد عمر	واقعات (سوانح عمری آنحضرت صلعم یعنی کس عمر میں آپ کو کون واقعات پیش آئے)
بعمر دو ماہہ	آپ کے والد عبد اللہ کا انتقال ہوا -
قریب سالگی	آپ کا شق صدر ہوا - و بروایت صاحب روضۃ الاحباب صحیح تر یہ ہے کہ شق صدر شب معراج میں آپ کا ہوا ہے -
بعمر ۶ سال	حضرت آمنہ والدہ صاحبہ حضرت کا انتقال ہوا - اور عبد المطلب دادا آپ کے متکفل پرورش و تربیت ہوئے -
بعمر ۸ سال	آپ کے دادا عبد المطلب نے بھی انتقال کیا - اور حسب وصیت انکے ابو طالب چچا انکے متکفل ہوئے -
بعمر ۱۲ سال ۲ ماہ دس روز	آپ کے چچا ابو طالب آپ کو اپنے ہمراہ تجارت کے لیے شام کو لے گئے - اور وہاں ایک راہب نصارا نے آپ کے پیغمبر آخر الزماں ہونے کی خوشخبری آپ کے چچا ابو طالب کو سنائی -
۲۵ سالہ عمر	آپ کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہوا اور ابو طالب نے خطبہ پڑھا -
۳۵ سالہ عمر	قوم قریش نے از سر نو تعمیر خانہ کعبہ میں آپ کو بھی شریک کیا اور آپ نے حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے بجائے مقررہ نصب فرمایا -
بعمر ۴۰ سال ۹ روز	روز دوشنبہ آپ پر نزول وحی ہونا شروع ہوا اور ۲۳ سال ایام رسالت پر منقسم رہے -
بعمر ۴۱ سال	جسوقت آپ غار حرا عبادت میں مشغول تھے - حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ پر ظاہر ہوئے اور سورۂ اقرا الخ آپ کو سکھائی اور درمیان کوہ صفا و مروہ سے جا کر ایک جگہ حضرت جبرئیل عم نے زمین پر پاؤں مار کر ایک چشمہ پانی کا نکالا - اور آپ کو طریقہ وضو سکھایا اور بعدہ دو رکعت نماز ادا کی اور حضرت جبرئیل عم کی اقتدا کی چنانچہ یہ ہی طریقہ سنت کا الی الآن مشائخان میں جاری ہے کہ وقت تلقین مریدنکے دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں -
تعداد عمر	واقعات سال ہجرت سے آخر تک -
۵۲ سال ۵ مہینے	آپ نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی اور ۱۹ ربیع الاول مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور جب ہی سے سال ہجرت شروع ہوا -

سال	مختصر حالات
دوروز بروز شنبہ دوسرے سال ہجرۃ کے	روز دوشنبہ مہینے رجب میں نماز ظہر برسم معہود بطرف بیت المقدس ادا کر رہے تھے کہ رکعت دویم میں بموجب وحی آلہی جانب کعبہ متوجہ ہوگئے اور اُسی طرف ہو کر نماز کو تمام کیا۔ اُس وقت سے نماز کعبہ کی طرف ادا کرنی فرض ہوئی۔ اور اُسی سال شعبان کے مہینے روزے ماہ رمضان فرض ہوئی اور نماز عید و صدقہ فطر واجب ہوا۔ اور اسی سال ابتدا جہاد کفار سے شروع ہوئی۔
تیسرے سال ہجرت کے	غزوہ اُحد اور حضرت حمزہ چچا آنحضرت معہ بہت اصحاب کے شہید ہوئے۔ اور ولادت حضرت امام حسنؑ عم بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئی۔
سنہ ۴ ہجری	تولد حضرت امام حسین عم و بحکم وحی شراب کا پینا حرام ہوا اور غزوہ بدر وقوع میں آیا۔
سنہ ۵ ہجری	غزوہ خندق جسکو غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں معہ چند دیگر غزوہ۔
سنہ ۶ ہجری	حج بیت اللہ کا فرض ہوا اور سورہ انا فتحنا نازل ہوئی اور بادشاہان عجم کے نام نامجات دعوت اسلام تحریر ہوئے۔ قبل اسکے کہ نامجات بادشاہان عجم کے نام بھیجے جاویں۔ اہل مشاورت نے حضور میں عرض کی کہ عادت بادشاہوں کی ہے کہ نامہ کو بغیر مہر معتبر نہیں سمجھتے۔ اس لیے حکم دیا کہ مہر تیار کیجاوے اور انگشتری طلائی میں نصب کی جاوے۔ چنانچہ ایسا ہوا ہی تھا کہ وحی نازل ہوئی۔ کہ انگشتری طلائی مردوں اہل اسلام پر حرام ہے یہ سُن کر فوراً انگشتری نقرہ میں مُہر نصب ہوئی۔ مُہر کی سطر اول میں صرف کلمہ اللہ دویم میں لفظ رسول اور سوم میں نام محمّد کندہ تھا اور یہ وہی مہر ہے جو حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے چاہ میں گر گئی تھی جسکا ذکر اپنے موقع پر آویگا۔

ذکر مُہر نبوت یعنی خاتم النبوت از تکملہ سیر الاصفیا

سال	مختصر حالات
	آپ کے دونوں کتفین کے درمیان متصل کتف چپ عضروف کتف چپ پر خاتم نبوت مثل مروارید بزرگ و یا بیضہ کبوتر جسے تکمہ بھی کہتے ہیں برنگ سُرخ و سفید تھی جسمیں اللہ وحدہ لاشریک لہ لکھا ہوا تھا اور بر مُو یعنے اُسپر بال بھی تھے۔ نجاشی بادشاہ حبشہ۔ ہرقل بادشاہ روم۔ کسریٰ پرویز بن ہرمز۔ مقوقس بادشاہ اسکندریہ۔ حارث بن ابی شمر غسانی بادشاہ شام۔ و ہود بن علی حنفی پیشوائے یمامہ کے نام مہر لگ کر نامجات جاری ہوئے۔
سنہ ۷ ہجری	غزوہ خیبر۔ بعد فتح اُسکے آنحضرت صلعم قلعہ قموص تشریف لے گئے۔ زن یہود نے گوشت بریاں گوسفند میں آپ کو زہر دیا مگر کچھ اثر نہیں ہوا۔ وہ عورت پشیمان ہوئی اور ایمان لائی۔ رد شمس آپ کی دعا سے نماز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے ہوا۔ فدک و وادی القرادت فتح ہوئے
سنہ ۸ ہجری	میں غزوہ موتہ اسمیں زید بن حارث و جعفر طیار شہید ہوئے۔ غزوہ فتح مکہ اور بت ہائے سنگ جو گرد کعبہ کفار نے رکھے ہوئے تھے توڑے گئے ابو سفیان مسلمان ہوئے۔ غزوہ حنین غزوہ طائف وغیرہ اور ماریہ قبطیہ کے بطن سے صاحبزادہ ابراہیم پیدا ہوئے۔
سنہ ۹ ہجری	میں زکوۃ اموال فرض ہوئی اور حضرت علی نے بتخانہ فلس قبیلہ طے کو توڑا۔ اور حاتم طائی کو معہ مال اسیر کر کے مدینہ لائے۔ اور چند روز کے بعد عدی پسر طائی حاضر ہو کر مسلمان ہوا۔ اور غزوہ تبوک ہوا۔ کل غزوات ۱۹ و بروایتے ۲۱ یا ۲۴ ہیں اور سریہ ۵۶ وقوع میں آئے۔
سنہ ۱۰ ہجری	میں حجۃ الوداع آپ پچیسویں ذیقعد کو مدینہ منورہ سے آخری حج کرنے کو روانہ ہوئے۔ اور اس سفر میں آپ کے ساتھ ایک لاکھ چودہ ہزار آدمی تھے اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور جمیع اُمہات المومنین کو شرف مصاحبت حاصل تھا ہر وزحج موضع عرفہ میں خیمہ زن ہوئے اور بعد زوال ناقہ قصوی پر سوار ہو کر بڑی فصاحت اور بلاغت سے خطبہ پڑھا اور کلمات وصایہ و نصایح کہ جس سے زمانہ حضرت کی وفات کا

سنہ ۵ اصطلاح اہل سیر جس لڑائی میں آنحضرت بذات خود موجود تھے اُسکو غزوہ اور جسمیں خود موجود نہ تھے اُسکو سریہ یعنی شبخون کہتے ہیں ۱۲ سنہ ۵ موتہ قریہ ہے از قرایا بلقا ر شام میں ۱۲

نام خاندان	نام خلیفہ ابتدائی	تاریخ ولادت و وفات	تاریخ خلافت	عمر	مختصر حالات
سنہ ہجری					قریب پایا جائے حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر فرمائے اور اُسی روز عرفہ آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوئی پھر مقام مزدلفہ میں واپس تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء بیک اذان ودو اقامت ادا فرمائی۔ اور پیش از طلوع آفتاب مشعر الحرام روانہ جانب منا ہوئے اور خطبہ پڑھا اور ۶۳ شتر بعدد سال عمر خود قربانی اپنے ہاتھ سے فرمائی۔ اور سر مبارک کا تراشہ موئے مقدس کا درمیان اصحاب وازواج تقسیم فرمایا۔ اور مناسک حج بجالاکر چند روز مکہ معظمہ میں اقامت رکھی اور پھر بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوکر خم غدیر میں مقام فرمایا اور نماز ظہر ادا کرکے اور متوجہ باصحاب ہوکر بعد کلمات رخصتانہ کے فرمایا۔ کہ میں تمہارے درمیان دو امر عظیم چھوڑے جاتا ہوں جو ایک دوسرے سے بزرگتر ہیں۔ یعنی قرآن اور اہلبیت میرے۔ دیکھئے ان دونوں امر کی طرف کس طرح سلوک کروگے۔ اور رعایت حقوق ہر دو امر مذکور کے کیونکر رکھوگے۔ اور یہ دونوں امر از ہمدگر جدا نہ ہونگے اور کنارہ حوض کوثر تک میرے ساتھ پہنچینگے۔

ذکر وفات آنحضرت صلعم

سنہ ۱۱ ہجری	میں حضور اس دنیا وار فانی سے رخصت ہوکر عالم جاودانی کو سدھارے۔ تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ کتاب راحت القلوب حضرت سلطان المشائخ میں لکھا ہے کہ امام شعبی اپنی کتابیہ میں بروایہ صحیحہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے ارقام فرماتے ہیں۔ کہ نقل آنحضرت صلعم دوسری ربیع الاول کو ہوئی تھی۔ اور اُسکا دوسرا دن یعنی تیسری ماہ مذکور برائے ظہور معجزہ وگذارنے نماز جنازہ رکھا گیا۔ اور آپ کی ہر ازواج مطہرات نے روز وفات سے ایک ایک روز فردا فردا اطعام فاتحہ دیا۔ اور گیارھویں ماہ مذکور کو امیر المومنین حضرت ابابکر صدیق نے طعام وافر و پر تکلف پکوا کر اور فاتحہ دلوا کر تمام مردمان اہل مدینہ کو تقسیم کیا اور بارھویں ماہ مذکور کو شہرت ہوگئی۔ اور اُسی پر اب عمل اور رواج تمام مخلوق کا ہوگیا۔ اور بارھویں کو فاتحہ ہونے لگی لیکن ہمارے بزرگان چشت دوسری کو ہی عرس کرتے ہیں۔ تفسیر الکسیر اعظم مطبوعہ احتشامیہ مراد آباد کے صفحہ ۱۷۱ جلد ششم میں لبقول ابن جریر وغیرہ درج ہے کہ اس یوم عرفہ حجۃ الوداع سے ۸۱ دن کے بعد آپنے وفات پائی تھی۔ اس حساب سے بھی ۲ ربیع الاول کو وفات پانا آپ کا تصدیق کو پہنچتا ہے۔ اور جو جو معجزات حضور سے ظہور میں آئے۔ وہ کسی نبی یا مرسل کو میسر نہیں آئے۔ جنکا بیان مفصل صحاح ستہ ومعارج النبوت واعجاز نبوی وتاریخ حبیب اللہ سیر محمدی وغیرہ میں مثل نزول قرآن وشق القمر وغیرہ ایکہزار معجزہ درج ہے۔ مطولات سے معلوم کریں۔ **آپکی ریاضت ومجاہدے کی ادنے مثال** نقل ہے ایک روز حضرت خاتون محشر آپ کی صاحبزادی آئیں دیکھا کہ حجرہ کا دروازہ بند ہے اور کچھ خون تازہ حجرے کے باہر دیکھ کر گمان کیا کہ شاید بکرا ذبح ہوا ہے اور واپس آکر اپنے صاحبزادگان حسنین کو فرمایا کہ آج تمہارے نانا کے گھر گوسفند ذبح ہوئی ہے۔ جاؤ گوشت لاؤ دونوں صاحبزادے حاضر ہوئے۔ اور عرض کی کہ ہماری والدہ تشریف لائی تھیں دروازہ حجرہ بند اور اُسکے ناودان کے پاس خون پڑا دیکھ کر اُن کا گمان گوسفند ذبح ہونے کا ہوا۔ اور ہم سے کہا تم بھی جاکر گوشت لاؤ آپنے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ وہ گوسفند کا خون نہ تھا رات میں نے قیام کیا تھا جب تمام خون وجود کا پاؤں میں اُتر آیا پاؤں پھٹ گیا اور خون رواں ہوکر ناودان کی طرف بہ کر حجرے سے باہر ہوگیا تھا اس ریاضت ومجاہدے کا کیا ٹھکانا ہے جن کے رتبے ہیں سوا انکو سوا مشکل ہے۔

۵۱ مزدلفہ ومشعر الحرام مسجد ایک مقام ہے جو درمیان راستہ عرفات ومکہ آتا ہے اور جہاں حاجی لوگ بعد حج عرفات سے چل کر شب باش ہوتے ہیں۔ اور وہاں سے کنکریاں چنکر منا میں دوسرے دن لے جاتے ہیں۔ اور تین شیطان کے نام سے تین مینار وہاں ہیں اُن پر وہ کنکریاں مارنے کا حکم ہے ۱۲۔

۵۲ عرس کے معنے عروسی کرنا اور فرودگاہ میں آنا کارواں کا ہے یعنے وہ روز وصال دوست کا ہے جو موجب خوشی ہے ۱۲۔

خاندان	نام معہ لقب و کنیت	سنہ و تاریخ ولادت	سنہ و تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
اصحاب آنحضرت صلعم پیشوائے خاندان	حضرت امیر المومنین ابابکر صدیق رضی اسم شریف عبد اللہ لقب صدیق اکبر و عتیق کنیت ابوبکر و افضل البشر بن قحافہ بن عامر یا امر	بعد مرور دو سال چار ماہ از عام فیل روز دوشنبہ	۲۲ یا ۲۳ جمادی الثانی روز دوشنبہ یا شب سہ شنبہ بقولے روز جمعہ سنہ ۱۳ ہجری عمر ۶۳ سال یا ۶۴ یا ۶۵ سال مادۂ تاریخ ازاحد شد سال ترحلیش عیان	مدینہ منورہ بہ پہلو برابر دوش حضرت محمد مصطفےٰ صلعم	نسب نامہ سرور انبیاء قصص الانبیاء مترۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا اقتباس الانوار تاریخ الاولیاء اقتباس الانوار بحوالہ رونق المجالس-	آپ کا سلسلہ نسب بواسطۂ پنجم بحضرت سید البشر صلعم پہنچتا ہے- اپ ہر چہار خلفاء راشدین سے اولین خلیفہ آنحضرت صلعم تھے- آپ ہی نے اول بلا طلب معجزہ کے پیغمبری کو تصدیق کیا- جسکے سبب سے لقب صدیق اکبر حاصل کیا- جس روز آنحضرت صلعم کا وصال ہوا- اُسی دن سب صحابوں و مہاجرین و انصار نے آپ سے بیعت کی مگر حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ و اکثر بنی ہاشم نے توقف کیا مگر بعد از وفات حضرت فاطمۃ الزہری کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی بیعت آپ کے ساتھ کی- (دیکھو اقتباس الانوار) آپ درمیان قریش کے بڑے متمول اور عالی رتبہ اور رؤسا و اہل مشاورت سے تھے- کہتے ہیں کہ جب آپ مشرف باسلام ہوئے تو چالیس ہزار درہم نقد رکھتے تھے یہ سب ضا خدا اور رسول میں خرچ کیے- آپ میں پانچ خصلتیں ایسی تھیں کہ انہیں کوئی دوسرا شریک نہیں- ایک تو ثانی اثنین فی الغار دوسری ثانی اثنین فی العریش[1] تیسری ثانی اثنین فی المدفن- چوتھے آنحضرت صلعم کسی صحابہ کے پیچھے اقتدا بکر نہیں کی- پانچویں وہ اور اُن کی والدین اور اولاد سب کے سب زمرۂ اصحاب میں تھے- صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں- ایک روز جبرئیل علیہ السلام نے ایک

طبق سیب پُر از کا آنحضرت صلعم کو دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِس طبق سیبوں سے جنکو آپ دوست رکھتے ہیں دو آپ حاضر تھے آپ نے اُس طبق سے جو خوان پوش سے پوشیدہ تھا زیر خوان پوش کے ہاتھ ڈال کر ایک سیب آپ کو دیا- جس سیب کے ایک جانب لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ھدیۃ من اللہ الرفیق الشفیق الی ابابکر الصدیق اور دوسرے جانب من البغض الصدیق فھو زندیق- پھر دوسری مرتبہ آپ نے ہاتھ زیر خوان پوش ڈال کر دوسرا سیب حضرت عمر کو دیا جسکے ایک جانب معہ تسمیہ تحریر تھا ھذا ھدیۃ من اللہ التواب الوھاب الی عمر ابن خطاب اور دوسری طرف اُس کے من البغض عمر فلہ النار اسی طرح تیسرا سیب حضرت عثمان کو عنایت ہوا اُس کے ایک جانب بعد تسمیہ ھذا ھدیۃ من اللہ الحنان المنان الی عثمان ابن عفان اور دوسرے جانب من البغض عثمان فخصمہ الرحمن پھر اسی طرح چوتھا سیب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیا اُس کے ایک جانب لکھا تھا بعد بسم اللہ ھذا ھدیۃ من اللہ الغالب الی علی ابن ابی طالب اور دوسرے جانب من البغض علیا لم یکن اللہ ولیا- گروہ عرب کو جو بعد وفات آنحضرت صلعم مُرتد ہوگئے تھے بزور شمشیر راہِ راست پر کیا- مسیلمہ کذاب جسنے دعوے دروغ نبوت کیا تھا اور جمعیت کثیر بمقابلہ اہل اسلام آیا تھا تہ تیغ بیدریغ کیا- آپ کے عہد میں شروع ہی سے بڑے بڑے کارزار مثل جنگ روم و شام و ملک عجم وغیرہ وقوع میں آئیں جنگ روم بمقابلہ ہرقل بادشاہ سخت مقابلہ سے ہوئی اور اس جنگ میں ایک لاکھ بیس ہزار آدمی ہرقل کے مارے گئے اور تین ہزار مسلمان شہید ہوئے- اور تیس ہزار خیمے دیبا کے اور تین ہزار پر نقود و جواہر و دیگر متاع بیشمار غنیمتیں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں اور علے ہذا القیاس دوسری لڑائی میں زیادہ شوق دامنگیر ہو- تو کتب محولہ میں ملاحظہ کریں- آتش شوق عشق الٰہی آپ کے سینہ بے کینہ میں اسقدر مشتعل رہتی تھی کہ رات کو یاد حق میں مصروف رہتے- اور وقت سحر جب آہ پر سوز سینہ سے نکالتے تو بوئے جگر سوختہ نکلتی تھی- مدت خلافت ۲ سال چھ ماہ و بقولے ۲ سال دو ماہ پچیس روز اور ایک یہودی کے زہر دینے سے ایک سال بیمار رہ کر درجہ شہادت پایا تھا و بقول اقتباس الانوار بعارضہ تپ پندرہ روز بیمار رہ کر راہ گرائے عالم بقا ہوسئے-

[1] عریش بمکان سایہ دار مثل چھپر اصحابوں نے جنگ بدر میں دھوپ سے بچنے کو آنحضرت کے لیے بنایا تھا ۱۲

نام خاندان	نام پیشوا مع کنیت و لقب	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
پیشوائے خاندان	حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب کنیت ابو حفص لقب فاروق	ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ ۳۰ سال از واقعہ عام فیل جنوبی پہاڑی مکہ معظمہ	شب چہارشنبہ یکم ماہ محرم سنہ ۲۳ ہجری وبقول سیر الفاروق ۲۶ محرم عمر ۶۳ سال مادۂ تاریخ پاک آمد بدنیا پاک رفت	مدینہ منورہ بہ پہلو و برابر دوش حضرت ابابکر صدیق	نسب نامہ سرور انبیاء تاریخ الاولیاء قصص الانبیاء مرآۃ الاسرار روضۃ الاحباب راحت القلوب سیرۃ الفاروق	آپ کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی آنحضرت صلعم سے پہنچتا ہے۔ آپ خلیفہ دوم آنحضرت صلعم تھے آپ کے زمانہ خلافت کا مفصل حال اور کارنامجات اسقدر نہیں کہ اس خلاصہ میں قلمبند ہوسکیں لیکن مشتے نمونہ از خرواری درج ہوتے ہیں **کارنامجات**۔ آپ جنگ بدر اور اُحد و فتح مکہ و جنگ خیبر و حنین و تبوک میں موجود تھے آپ واضع تاریخ ہجری۔ (۲) باعث تحریک جمع قرآن در صحیفہ (۳) امر تراویح جماعت سے بماہ رمضان (۴) ایجاد تازیانہ درہ اور تعین (۸۰) تازیانہ بشرابخواران (۵) رواج سکہ زر و نقرہ جن پر کلمہ طیب اور بعض پر قل ہو اللہ یا الحمد اور درمیان میں اپنا نام (۶) انحصار نماز جنازہ بچہار تکبیر (۷) ایکہزار چھتیس شہر معہ اُن کے مضافات کے فتح کیے چالیس ہزار یا چار ہزار مسجدیں تعمیر فرمائیں۔ چار ہزار کلیسے خراب کیے اور ایک ہزار ۹ سو ممبر خطبہ جمعہ کے نصب کیے (۸) مسجد نبوی کو وسیع و

تعمیر کیا (۹) وقت جوش و طغیانی دریائے نیل قاعدہ مستمرہ تھا کہ اہل مصر ہر سال ایک لڑکی باکرہ جمیلہ و حسینہ کو بناؤ سنگار کرکے دریا مذکور کی بھینٹ کرتے تھے اس رسم قبیح کو دور کیا اور دریائے نیل کو ایک رقعہ لکھکر جوش سے باز رکھا (۱۰) کوچہ و بازار میں واسطے تفتیش و تجسس حال غربا و مسکینان جاسوس مقرر کیے (۱۱) شہر کوفہ و بصرہ بنایا (۱۲) ایک بڑا عظیم الشان کام یعنے بحر احمر اور دریائے نیل کو ایک بہت بڑی نہر بناکر ملایا جس سے مصر اور عرب کے باہمی تجارت میں بہت بڑی ترقی ہوئی اور قاہرہ سے عرب کے کناروں تک جہاز آنے لگے (۱۳) **فتوحات** دمشق۔ روم۔ قادسیہ سے حمص تک اور رقہ و نصیبین و عسقلان و طرابلس۔ بیت المقدس۔ یرموک و مصر تستر۔ نہاوند و رے۔ اصفہان۔ فارس و اصطخر اور نوبہ و بربر وغیرہ سب آپ کے عہد میں فتح ہوئے سلاطین عجم کو متواتر ہزیمت پہونچکر بادشاہ یزدجرد و کسرے کا چار ہزار سال کا مال و متاع جمعشدہ تصرف میں لاکر اہل اسلام میں تقسیم کیا۔ سب کا اتفاق ہے آپ جیسا نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ رعب و ہیبت کا وہ حال تھا کہ ملوک فارس و روم آپ کے نام لینے سے لرزتے تھے۔ اور باوجود کثرت اعدا کے بغیر چوکی و پہرہ و باڈی گارڈ کے سفر و حضر میں تن تنہا پھرا کرتے تھے۔ آپ کی ایک بیوی نہایت جمیلہ و حسینہ تھی۔ اور بمقتضائے ان اللہ جمیل و یحب الجمال اُن سے نہایت محبت رکھتے تھے طلاق دیدی۔ کہ مبادا اُنکی وجہ سے کوئی بے اعتدالی انصاف و عدل میں نہ آجاوے۔ راحت القلوب میں حضرت سلطان المشائخ نظام الدین آپ کی عظمت و بزرگی کی نقل تحریر فرماتے ہیں آپ ایک روز اپنے حظیرہ میں پشت بسایہ آفتاب دئے بیٹھے تھے اور اپنے خرقہ کو سی رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد گرمی آفتاب سے آپ کی پشت گرم ہوگئی آپ نے بنظر گرم آفتاب کو دیکھا فی الفور آفتاب سیاہ ہوگیا اور تمام عالم میں تاریکی چھاگئی یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلعم بہت متفکر ہوئے۔ حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور پیام پہنچایا کہ آج کے روز آفتاب نے پشت مبارک عمر پر اسقدر گرمی پہنچائی تھی کہ آپ کی پشت گرم ہوگئی۔ اور آپ نے غضب کی نگاہ سے آفتاب کو دیکھا اسوجہ سے نور آفتاب کا بگڑ گیا اگر عمر گناہ آفتاب بخشدیویں تو نور گم شدہ آفتاب کا بحال ہوجاتا ہے۔ ورنہ قیامت تک اسی طرح بے نور رہے گا۔ آنحضرت صلعم نے آپ کو اپنے پاس طلب کرکے شفاعت آفتاب کی جب آپ نے عفو گستاخی آفتاب فرمائی۔ تو نور آفتاب کا بحال ہوگیا۔

کلمات طیبات (۱) قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کا کام کل پر نہ چھوڑا جائے (۲) امانت یہ ہے کہ باطن ظاہر کے مخالف نہ ہو (۳) پرہیزگاری بچنے کا نام ہے جو شخص اللہ سے ڈرے اللہ اُسے بچاتا ہے (۴) علم کا حاصل کرنا لازمی سمجھو یہ ایک چادر ہے جو خدا طالب علم کو اُڑھاتا ہے (۵) (عالم کی موت) جو اللہ کے حلال و حرام کو جانتا ہے ہزار عابد قائم اللیل و صائم الدہر کی موت سے زیادہ افسوسناک ہے (۶) (عالم منافق) میں اس اُمت

نام خاندان	نام باپ و ماں مع خاندان	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	تعداد اولاد	مختصر حالات

کے کسی امر سے اتنا خوف نہیں کرتا جتنا کہ ایک عالم منافق سے جسکا علم اُس کی زبان پر ہو اور دل جاہل ہو - علم ریا اور فخر کے اور سرکشی کے واسطے نہ سیکھنا چاہیئے اور اُسکی طلب میں شرم نہ کرنی چاہیئے (۷) علم نجوم کو بحر و بر میں راستہ تلاش کرنے کے لیے سیکھو نہ کسی اَور غرض سے (۸) کسی کی مدح کرنا اُس کو ذبح کرنا ہے (۹) جو شخص زیادہ ہنسے اُسکی ہیبت کم ہوتی ہے جو تمسخر کرے اُسکو لوگ خفیف سمجھتے ہیں (۱۰) زیادہ گو زیادہ غصہ ور ہوتا ہے جو زیادہ غصہ ور ہوتا ہے وہ کم لحاظ ہوتا ہے جو کم لحاظ ہو وہ پرہیزگار کم ہوتا ہے - جو پرہیزگار نہ ہو اُسکا دل مُردہ ہوتا ہے (۱۱) سب سے بڑھ کر گمراہ وہ ہے جو لوگوں کو اِس بات کی تہمت لگائے جو آپ کرتا ہو اور عیب وہ نکالتا ہو جو خود اُسمیں ہو اور لایعنی باتوں سے وقت ضائع کرتا ہو (۱۲) جو شخص حرص و طمع و غضب سے بچا اُس نے مخلصی پائی (۱۳) تواضع یہ ہے کہ مسلمانوں کو پہلے سلام کہے مجلس میں کمتر جگہ بیٹھے اور خوشامد کو بُرا سمجھے (۱۴) طمع فقر ہے اور بے غرضی غنا اُس شخص پر خدا کی رحمت ہے جو اپنے بھائی کو اُسکے عیبوں سے مطلع کرے (۱۵) فاجر کی صحبت نہ کر اور اپنا راز اُسے نہ بتا نیک سے مشورہ لے (۱۶) اپنے نفسوں سے حساب کرو پیشتر اسکے کہ تمہارا احساب ہو (۱۷) توبۃ النصوح ایسی توبہ جسپر پھر عمل نہ ہو (۱۸) حاکموں میں سعید وہ جسکی رعایا سعید ہو (۱۹) کوئی شخص اللہ کے حکم کو لوگوں میں قائم نہیں کر سکتا جب تک مضبوط ارادہ والا اور تجربہ کار نہ ہو (۲۰) حق کرنے میں کسی بڑے آدمی سے اور کسی کی ملامت سے نہ ڈرے (۲۱) ایمان باللہ کے بعد سب سے اچھی چیز نیک خلیق محبت کرنے والی اور صاحب اولاد عورت ہے اور کفر کے بعد بُری چیز بدخلق اور زبان دراز عورت ہے (۲۲) جو کلمہ تیرے مُسلمان بھائی کے مُونہ سے نکلے جب تک اُسکا اچھا محل پا سکتا ہے - اُسکو شرارت نہ خیال کر (۲۳) تین چیزیں تیری دوستی کو تیرے بھائی کے دل میں پختہ کرینگی جب اُس سے ملے سلام کہنے میں پیشدستی کرے اُسکو پسندیدہ نام سے بلائے اور اپنے مجلس میں اُسکے واسطے جگہ فراخ کرے (۲۴) میں پسند کرتا ہوں کہ ایک شخص اپنے کنبے میں بچے کی طرح ہو اور جب کاروبار میں ہو تو مرد کی طرح (۲۵) آدمی تین قسم کے ہیں کامل - کاہل - لاشی - کامل وہ صاحب الرائے ہے جو لوگوں سے بھی مشورہ لے - اور اُنکی رائے کا موازنہ کرے اُس سے کم وہ صاحب الرائے ہے جو اپنی رائے پر چلے اور دوسروں سے مشورہ نہ لے - تیسرا لاشی جو نخود عقل رکھتا ہو نہ دوسروں سے رائے لے (۲۶) خشوع دل سے ہوتا ہے جو شخص لوگوں کے واسطے دل سے زیادہ خشوع اپنا ظاہر کرے وہ اپنے نفاق کا اظہار کرتا ہے (۲۷) آدمی کو نماز روزہ کی طرف نہ دیکھنا چاہیئے اُسکی عقل اور سچ کی طرف دیکھنا چاہیئے آدمی کی عزت اُسکا دین ہے اُسکا حسب اُسکا خلق خواہ فارسی ہو یا نبطی (۲۸) بُرے آدمیوں کے ملنے سے ہجرت کرنے میں آرام ہے (۲۹) جو شخص خود کہے میں عالم ہوں وہ جاہل ہے جو خود کہے میں بہشتی ہوں وہ دوزخی ہے (۳۰) گیت سوار کا زادِ راہ ہے (۳۱) لڑکا سات سال میں دانت نکالتا ہے چودہ سال میں بالغ ۲۱ سال میں قد پورا ہوتا ہے ۲۸ سال میں عقل پوری ہوتی ہے اور کامل ۴۰ سال میں ہوتا ہے (۳۲) آج کا کام کل پر نہ چھوڑو کیونکہ تیرے پر بہت کام ہو جاویں گے اور ضائع بھی ہو جاویں گے (۳۳) حرص کی پیروی سے بچنا کیونکہ آدمی کی خواہشیں پئے در پئے ہوتی ہیں (۳۴) زاہدوں کے اقوال کو لکھو کیونکہ اللہ نے اُن پر فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو اُن کے مونھ پر ہاتھ رکھے رہتے ہیں اور خلافِ حق کوئی بات نہیں کہنے دیتے (۳۵) قرآن کی تفسیر اور رسول اللہ سے روایت تھوڑی کیا کرو اُسمیں میں بھی تمہارا شریک ہوں (۳۶) احمق کی دوستی سے بچنا جو نفع کی آرزوئی سے نقصان کر بیٹھتا ہے (۳۷) چار چیزوں کا واپس آنا ممکن نہیں - کہی ہوئی بات - واقعہ ہو چکا امر - چھوٹا ہوا تیر - گزری ہوئی عمر - آپ کا تکیہ کلام اللہ اکبر ہوا کرتا تھا - (از سیرۃ الفاروق)

جنگ بدر کا مختصر حال متعلق حضرت عمرؓ

ہجرت کے دوسرے سال میں قریش کے ایک بہت بڑی فوج جمع کر کے مدینہ پر حملہ کرنے کی غرض سے کوچ کرنے کی خبریں مدینہ میں پہنچی آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کو اور یہ مشکل درپیش تھی کہ مدینہ میں رہ کر وہ دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اُنھوں نے مسافروں اور مہاجروں کی طرح

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

جاکر پناہ لی تھی اور گو بعض قبائل اور بہت سے لوگ مسلمان ہوگئے تھے۔ شہر مدینہ کے مالک نصاریٰ تھے اور اُنکو کفار مکہ اور قریش کے ساتھ ہمدردی ہونی ضرور تھی اسلیے مدینہ سے باہر حملہ کرنے کی تجویز ٹھیری اور مقام بدر مسلمانوں کے مقابلہ میں قریش میں اُن کے خویش و اقربا جو کفر کی حالت میں تھے موجود تھے حضرت عمرؓ بدر میں اول سے آخر تک اپنے جوش اور محبت اسلام کا جس نے قرابت اور خویشاوندی کے تمام خیالات کو اُن کے دل سے محو کر دیا تھا ایسا ثبوت دیا کہ وہ کسی دلیل کا محتاج نہیں کہ اُنھوں نے اپنے حقیقی ماموں عاص بن مغیرہ کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔

جنگ اُحد یہ سخت معرکہ کی لڑائی تھی آنحضرت صلعم کے اسمیں چار دانت پتھر کے صدمے سے ٹوٹ گئے اور مشہور ہو گیا کہ آنحضرت شہید ہوگئے مگر آپ نے فریق مقابل کا سخت مقابلہ کیا اور دشمنوں کو پہاڑ سے گرادیا۔ اسی جنگ میں حضرت حمزہ اور بہت اصحاب رسول اللہ شہید ہوئے تھے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت کے فتوحات ایران شام مصر

ایران میں کئی ایک انقلاب ہو چکے تھے شہریار کے مرنے پر کشت و خون کے بعد بوران یا توران دخت رستم بن فرخ زاد ایک نامی بہادر شخص کی حمایت سے جسکو اُس نے خراسان سے طلب کیا تھا تخت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ رستم کو سپہ سالار اور مختار مقرر کیا جس کا سب سے پہلا کام مسلمانوں کو حدود ایران سے باہر کرنے کا تھا اُس نے ایک مشہور اور جنگ جو افسر بہمن کے ماتحت ایک کثیر لشکر مسلمانوں کے مقابلے کے لیے روانہ کیا اور درفش کاویانی کھول کر اُس کے سپرد کیا دریا فرات کے کنارے لشکر آن پڑا مسلمانوں کی فوج بھی دریا عبور کر کے دوسری جانب پڑی ہوئی تھی ابو عبیدہ بن مسعود طائف نے ایک پُرخطا دلیری کی یعنی باوجود لشکر کی مخالفت اور ممانعت کے دریا کے اُس پار جاکر لڑنا تجویز کیا۔ جہاں زور آزمائی اور پیچھے ہٹنے کے لیے کافی جگہ نہیں تھی۔ مسلمانوں کی فوج دس ہزار سے کم نہ تھی۔ ایرانی فوج کو ہاتھیوں سے بہت تقویت تھی جن میں ایک بہت بڑا سفید ہاتھی بھی تھا۔ مسلمانوں نے ہاتھیوں کی صف کا مقابلہ کر کے قریبًا بھگا دیا تھا کہ ابو عبیدہ نے اکیلی تلوار لیے ہوئے سفید ہاتھی پر حملہ کیا کوئی ضرب کاری نہیں لگی۔ اور ہاتھی نے سونڈھ سے پکڑ کر پاؤں سے کچل ڈالا اپنے درپے افسر مارے گئے۔ اور پُل دریا کا توڑ دینے سے مسلمانوں کو بھاگنے کا رستہ نہیں رہا تھا دریا میں کود کود کر بہ گئے مگر شیر دل مثنیٰ نے اُس وقت بڑی جان بازی کا کام کیا۔ جھنڈا پکڑ کے ایرانی اور مسلمانوں کی فوج کے درمیان کھڑا ہو گیا اور پکارا کہ جب تک مسلمانوں کی فوج سلامت پار نہ اُتر جاوے گی۔ یہاں سے نہ ہٹوں گا اسی حال میں مثنیٰ کو ایک ایرانی سپاہی کے نیزے نے بے طرح زخمی بھی کر دیا مگر وہ جوانمرد اُسی طرح کھڑا رہا اور مسلمانوں کو پار کرتا رہا مگر پُل کے درست ہونے سے پہلے بہت لوگ دریا میں کود کر جانیں کھو چکے تھے۔ آخر کار جب تمام فوج گزر گئی تو مثنیٰ بھی پار ہو گیا اور پُل کاٹ کر بہمن کا رستہ بند کر دیا۔ مثنیٰ کی امداد کو ایک بڑی فوج ماتحتی جریر بن عبداللہ روانہ کیے گئے اور اُدھر سے ایک لاکھ فوج ماتحت مہران بن بازان آرہی تھی۔ بویب پر دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا مہران مارا گیا۔ بقول سر ولیم میور کے مسلمانوں کی ایک مٹھی بھر فوج نے اُس عظیم لشکر کو تباہ کر دیا +

فتوح شام

الغرض خالد نے بماتحتی ابو عبیدہ کے دمشق کا محاصرہ کیا مغربی جانب ابو عبیدہ اور مشرقی جانب خالد رہے۔ اہل دمشق اس خیال سے بڑے اطمینان کے ساتھ محصور تھے کہ موسم سرما کے غیر معمولی اور نابرداشت سردی سے اس آوارہ لشکر کو شہر کے کسی دروازہ سے بھگا دینگے۔ مگر مسلمانوں نے اُس قدرتی دشمن یعنی سردی کا بڑے استقلال سے مقابلہ کیا اور ایک قدم پیچھے نہ ہٹے نئے موسم گرما نے اُن کی رگوں میں تازہ خون کا جوش پیدا کیا آخر کار موقع پاکر لشکر شہر کو کسی تقریب خوشی میں مصروف دیکھ کر ہر چہار طرف سے حملہ کر کے اور خندق سے تیر کر اور کمندیں ڈال کر مسلمانان شہر میں داخل ہوئے کئی دروازوں کے کھلنے اور نعرہ بلند اللہ اکبر کے نعرے بلند ہونے کی دیر تھی تمام لشکر مسلمانوں کا جا پڑا یونانیوں نے ابو عبیدہ سے صلح اور معاہدہ کر کے

خاندان	نام مع خطاب و القاب	تاریخ ولادت و سال ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	تعداد اولاد	مختصر حالات

امن حاصل کیا اور معاہدہ میں نصف مال و اسباب مسلمانوں کو دینا ٹھیرا - پس یزید بن ابی سفیان کو دمشق کی حکومت پر چھوڑکر مسلمانوں کا لشکر فلسطین کی طرف ہٹا اور یرموک کو دوبارہ عبور کرکے محل میں جا ٹھیرا - جہاں یونانیوں کی اسی ہزار فوج سے مقابلہ ہوا - اور یونانیوں نے آخر شکست کھائی اور قصہ کوتاہ کئی چھوٹی بڑی لڑائیاں ہرقل اور تھیوڈور اُسکے بھائی سے مسلمانان کے ہوتے ہوتے ہرقل شام سے مایوس ہوکر اور حسرت کی نگاہوں سے دیکھتا ہوا اور ملک کو خیرباد کہتا ہوا سلہ ہجری میں قسطنطنیہ میں جا مقیم ہوا - شام کا ملک دریائے فرات سے ساحل سمندر تک فتح ہوگیا اور شام رعایا مسلمانوں کی باجگذار اور پناہ خواہ ہوگئی - یروشلم یعنے بیت المقدس کے بطریق نے لڑائی کی تاب نہ لاکر صلح کرلینے اور شہر کو مسلمانوں کے حوالہ کردینے پر خواہش ظاہر کی مگر اس شرط پر کہ حضرت عمرؓ خود صلح کے شرائط مقرر کرنے کے لیے آویں - حضرت عمر جابیا میں پہنچے یہ سب سے پہلا موقع تھا کہ خلیفہ عرب نے حدود عرب سے باہر قدم رکھا - غرضکہ بعد مقرر ہونے شرائط اور ادا کرنے اطمینان کے عمرو بن العاص اور شرجیل کے ساتھ حضرت امیرالمومنین داخل شہر بیت المقدس ہوئے اور اُس متقدس مقام کو دیکھ کر سلہ ہجری میں مدینہ واپس آگئے -

عراق و عجم

مداین دارالخلافہ ایران میں انقلاب کا ابھی خاتمہ باقی تھا کہ امرا اور اعیان و اراکین سلطنت نے (یزدجرد) نامی ایک شاہزادہ کو تخت نشین کرکے لڑائی کے ارادہ فوجیں جمع کرنے لگے اور ادھر سے لشکر اسلام تیار ہوا - رستم سپہ سالار ایران تخمیناً دولاکھ فوج اور جالینوس - ہرمز - مہران - اور فیروزان وغیرہ منتخب سپہ سالار لے کر مقابلہ کو اٹھا - غرضکہ مقابلہ کے وقت قعقاع جو بڑا بہادر اور جنگجو افسر مسلمانوں میں تھا - اور صرف مبارزے سے تیس بہادر ایرانیوں کو قتل کرچکا تھا اپنے سپہ سالار سعد کے اشارے سے افسر موصوف نے بڑی شجاعت اور دلیری سے ہمراہی ایک گروہ مسلمانان کے بڑے سفید ہاتھی کی آنکھ میں بڑھ کر نیزہ مارا اور اسکو بیتاب کردیا قعقاع کو اُس نے سونڈہ سے اُٹھاکر پرے پھینکدیا - ایسے ہی ایک دوسرا بڑا ہاتھی بھی اندھا کردیا گیا تھا وہ دونوں ہاتھی لشکر کے درمیان سے چیخیں مارکر ایرانیوں کی فوج کی صفیں چیرتے ہوئے نکل گئے - اور کامل ۲۴ گھنٹے لڑائی رہی آخرش فوج ایران کے پانوں اُکھڑ گئے اور رستم کے تخت کا سامنا کُھل گیا اور بے پناہ رستم ہوگیا - قضا کار ایک تُند ہوا گرم نے اُسکے چھتر کو اُڑاکر دریا میں پھینکدیا - رستم بھاگا اور ایک لدے ہوئے اونٹ یا خچر کے نیچے پناہ لی - ہلال بن علقمہ ایک مسلمان نے اُس کا تنگ کاٹ دیا اور اُس کا بوجھ اُس کے کمر پر گر گیا نیچے سے کھسک کر نکلا اور دریا میں کُود پڑنے کا ارادہ تھا - کہ ہلال نے کود کر اُس کا سر کاٹ کر اور اُسکے تخت پر کھڑا ہوکر اعلان کردیا - جالینوس بھی مارا گیا باقی سردار اور لشکر منتشر ہوگیا - کہتے ہیں کہ اُس معرکہ میں ایرانیوں کے ایک لاکھ سے کم آدمی قتل نہیں ہوئے تھے - اور پہلے دو دن کی لڑائی میں مسلمانوں کے ڈہائی ہزار اور تیسری رات دن کی لڑائی میں چھ ہزار مقتول شمار میں آئے تھے -

اس عظیم جنگ کے پہلے تین دن ارماث - اغواث - اور عماس کے نام سے اور آخری رات حریر کے نام سے بعض خاص مناسبتوں کے لحاظ سے موسوم

(مضمون عہدنامہ یروشلم یعنی بیت المقدس) - ایک عجیب و غریب عہدنامہ - واقدی - بلاذری کے پیروی کرنیوالے انگریزی مورخ نے نقل کیا ہے جسکو انگریزی مورخ بھی تسلیم کرتے ہیں اُسکے الفاظ یہ تھے - عمر بن خطاب کی طرف سے باشندگان ایلیا کے ساتھ انکی حفاظت کیجاویگی - اُنکی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ واری ہے - اُن کے گرجے نہ گرائے جاویں گے - اور اُن کے بغیر کوئی اور اُنکو استعمال نہ کرے گا - لیکن جو عہدنامہ عیسائیوں کی طرف سے لکھا گیا ہے وہ یہ ہے - عیسائی کوئی اور گرجا نہ بناویں گے - مسلمانوں کو گھر میں داخل ہونے دینے سے انکار نہ کرینگے - اپنی اولاد کو قرآن نہ پڑھائیں گے - اور مسلمانوں کے مذہب کی نسبت گفت گو نہ کریں گے - اپنے مذہب کی ترغیب نہ دیں گے - اور مسلمان ہونے سے منع نہ کریں گے - مسلمانوں کی تعظیم کریں گے اور اُن کے مانند لباس نہ پہنیں گے - گھوڑے پر نہ چڑھیں گے - اور ہتیار نہ باندھیں گے وغیرہ وغیرہ ۱۲ (سیرۃ الفاروق بحوالہ اٹلس آفدی خلافت)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

کیے گئے ہیں۔ آخری لڑائی مداین دارالخلافہ ایران میں ہوئی۔ یزدجرد تو پہلے ہی حلوان کی طرف خزاین اور اسباب جو لیجا سکا لیکر بھاگ گیا تھا۔ غرضکہ مداین کے مالک مسلمان تھے ۱۶؁ھ ہجری صفر کا مہینا تھا۔

(**غنیمت**) جو مداین میں جمع کیے گئے وہ حد اور اندازے سے باہر تھے۔ اور عدد و شمار میں نہیں آسکتے تھے۔ خزانہ زر و جواہرات سونے اور چاندی کے ذخیرے جامہ و سلاح اور فرش وغیرہ کا کچھہ اندازہ نہیں رہا تھا۔ قعقاع نے ایک اُونٹ یا خچر پکڑے تھے جسپر کسریٰ کا تاج زرد اور جوشن اور خود اور ساعدین اور ساقین زرین جواہر نگار اور پیراہن مروارید سے بنا ہوا جسمیں دو مروارید کے بعد ایک پارہ یاقوت سُرخ کا تھا۔ اور جامہائے زربفت حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی تلواریں اور نوادر مرقع دیگر شاہنشاہوں کی تھی۔ ایک سونیکا پُورے قد کا گھوڑا جسکی آنکھوں اور دانتوں کی جگہ جواہرات لگے ہوئے تھے چاندی کا بنا ہوا اُونٹ عطر اور صندل اور عنبر و مشک اور کافور کے خم اور انبار ملے۔ ایک فرش سر بسر مرصع تین سو گز لمبا اور ساٹھہ گز چوڑا جسکو دستانے کستے تھے ملا جسپر زمرد و یاقوت اور جواہرات سے باغ اور روشیں بنی ہوئی تھیں۔ یہ فرش اور اشیائے نادرات اور خوشبوئیں اور خمس غنیمت کا حضرت عمر کے پاس بھیجدیا گیا۔ اور باقی لشکر میں تقسیم کیا گیا۔ جو ایک بڑا مشکل کام تھا۔ ساٹھ ہزار سواروں میں سے ہر ایک کو بارہ ہزار درہم[۱] حصہ میں آئے تھے۔ حضرت امیر المومنین نے بعد تقسیم غنیمت کے فرش کو کاٹ کر بانٹا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حصہ کے ٹکڑے کی قیمت بیس ہزار درہم تھے واضح ہے یہ مختصر لکھا گیا ہے سعد سپہ سالار نے مداین کو اپنا صدر مقام بنایا۔ محلات اور مکانات مسلمانوں میں علے قدر مراتب تقسیم کردی۔ شاہی محل میں خود ٹھہرا۔ ایوان شاہی کو مسجد قرار دیا اور جمعہ کی نماز پڑہی گئی۔ اسکے بعد بھی لڑائیاں ایرانیوں سے ہوتی رہیں۔ لیکن آخر کار فتحیاب مسلمان ہی رہے اگرچہ دل ایسے حالات کے چھوڑنے کو نہیں چاہتا۔ مگر کہاں تک فتوحات کا حال لکھا جاوے کہ حدِ اعتدال اختصار سے تجاوز ہوا جاتا ہے۔

(**قرآن۔ حدیث۔ فقہ**) آنحضرت صلعم کے حین حیات آیاتِ قرآن وقتاً فوقتاً جو نازل ہوئی تھیں وہ اسی طرح فرداً فرداً چمڑوں یا اُونٹ کی ہڈیوں کے یا کھجور کی چھال پر لکھی جاتی تھیں اور وہ لکھی ہوئی آیتیں نہایت حفاظت کے ساتھ صحابہ کے پاس محفوظ رہتی تھیں اور صحابہ اُنکو یاد کر لیتے تھے۔ یمامہ کی لڑائی میں بہت اصحاب رسول خدا شہید ہوئے جسمیں حافظانِ قرآن ستر سے کم نہ تھے حضرت ابوبکر سے آپنے ایک جا جمع ہونے کی رائے دی۔ اور حضرت ابوبکر کے حکم سے زید نے جو کاتبِ وحی تھے بے انتہا درجہ کی کوشش سے تحریری آیتوں اور حافظوں سے قرآن مجید کو جمع کیا۔ اور کمال درجہ کی تحقیقات ہوگئی کہ قرآن مجید سے کچھہ نہیں رہا جو جمع نہ کیا گیا ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے اُسکی حفاظت کا وعدہ کیا ہوا تھا یہ جمع کیا ہوا قرآن حضرت ابوبکر کے پاس اور حضرت عمر کے زمانے میں حضرت حفصہ کے پاس تھا بقول شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ اُس کا احسان قرآن مجید پڑھنے والوں کی گردن پر ہے

احادیث کی نسبت حضرت عمر کا ایک ممتاز حصول جو دکھائی دیتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ حدیثوں کی کثرت روایت کو روکتے تھے۔ اسکی وجہ صاف یہ ہے کہ احادیث کی کثرت روایت کے وہ مخالف تھے۔ خود اُن سے پچاس حدیث سے زیادہ مروی نہیں ہیں۔ جن میں سے بعض کا کافی ثبوت نہیں اور حضرت ابوبکر سے صرف سترہ حدیثیں مروی ہیں۔ حضرت عمر کی یہ مخالفت روایت حدیث کی نسبت صرف اُنکی قلتِ روایت ہی سے نہیں ہے بلکہ وہ علانیہ طور سے اُسکی ممانعت کرتے تھے اور دانستہ حدیثوں کی کثرت کو روکتے تھے۔ صحابہ کو ہمیشہ حکم دیتے تھے کہ حدیثیں کم بیان کریں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت تک تو احادیث کی اشاعت کا یہ ہی حال رہا مگر بعد میں یہ پُر مصلحت قید اُٹھ گئی۔ اور احادیث کے ساتھ جو سلوک ہوا اور جو ہو رہا ہے وہ ظاہر ہے بیشمار حدیثیں وضع کی گئیں مفسد اور فتنہ پرداز لوگ اور اہلِ بدعت کو احادیث کی آڑ میں شکار کھیلنے کا اچھا موقع ملگیا۔

فقہ حضرت عمر مسائل فقہی کے اجتہاد اور استنباط میں باوجود احتیاط کے بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ آنحضرت کی وفات کے بعد فتوحات کو نہایت وسعت ہوئی اور تمدن کا دائرہ وسیع ہوتا گیا اس کثرت سے نئے واقعات اور معاملات پیش آئے کہ اجتہاد اور استنباط کی ضرورت پڑی اور احکام کی تفصیل پر متوجہ ہونا پڑا اسی ضرورت نے صحابہ کو مجتہد اور فقیہ بھی کہلایا آنحضرت صلعم کے احکام کی منشاء کو سب سے بہتر جاننے کے لیے بعض اوقات کوئی ضروری تغیر کیا۔ منتخبہ الخ

[۱] درہم چاندی کا اور دینار سونیکا سکہ تھا درہم اکثر لوگ ویٹ ۴ ۳ ماشہ کا بیان کیا ہے اگر پونڈ دس روپیہ کا شمار کیا جائے تو درہم کی قیمت سکہ مروجہ انگریزی کے روسے ۵ آنہ کے قریب ہوتا ہے اسی طرح دینار کی قیمت پانچ روپیہ کچھ زیادہ کی ہوتی ہے صوبجات شام اور مغربی جزائر کا سکہ سونیکا تھا۔ ایران و بابل چاندی کا دیکھو لیف آف محمد مولفہ سر ولیم میور صفحہ ۱۲ حاشیہ مولف

نام	ابتدائے خلافت	تاریخ و عمر و ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	مدت العمر	مختصر حالات

اور متعۃ النکاح کو منع اور حرام کیا امہات صاحب اولاد یعنے وہ لونڈیاں جن سے اولاد ہو چکی ہو اُن کے بیچنے کا رواج بالکل روک دیا۔ نماز تراویح کو جماعت میں پڑھنے کا حکم دیا وغیرہ وغیرہ۔

کتب خانہ سکندریہ جلانے کا اتہام جو مسلمانوں کی نسبت منجانب ابو الفرج ایک عیسائی مورخ کے لگایا جاتا ہے جو یہ ایک یہودی طبیب کا بیٹا ۱۲۲۶ء میں پیدا ہوا تھا خود مورخ مذکور کی دو تاریخیں ایک سریانی زبان میں اور دوسرے جو اُسکا خلاصہ عربی زبان میں ہے اور جسکا نام مختصر الدول ہے یہ واقعہ اسکی اصل تاریخ سریانی میں نہیں پایا گیا صرف عربی خلاصہ میں مذکور ہوا ہے کہ جب عمرو بن العاص نے سکندریہ کو فتح کیا تو یحییٰ نحوی ایک وہاں کا عالم شخص نے فاتح سے رابطہ پیدا کرکے کہا کہ سکندریہ کے تمام چیزوں پر آپ قابض ہیں سو جو چیزیں آپ کے کام کے ہیں اون سے میں آپسے تعرض کرنا نہیں چاہتا لیکن جو آپ کے کام کے نہیں اُن کے تو ہمیں لوگ زیادہ مستحق ہیں دریافت پر کہا۔ فلسفہ کی وہ کتابیں جو شاہی کتب خانہ میں ہیں فاتح موصوف نے فرمایا انکی نسبت میں امیر المؤمنین کی اجازت بغیر کوئی حکم نہیں دے سکتا۔ عمرو نے یحییٰ کی درخواست کی اطلاع حضرت عمرؓ کو بھیجدی۔ جواب آیا کہ جن کتابکا تم نے ذکر کیا ہے وہ اگر خدا کی کتاب اللہ کے موافق ہیں تو خدا کی کتاب کے ہوتے اُن کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر اُن کے مضامین خدا کی کتاب کے مخالف ہیں تو تم اُنکو برباد کرنا شروع کرو عمرو بن العاص نے اُن کتابوں کو سکندریہ کے حماموں میں تقسیم کرنا۔ اور انکو جلوانا شروع کردیا۔ پس وہ چھ مہینے میں جلکر تمام ہوئیں سو جو کچھ ہوا اُسکو سُنو اور تعجب کرو۔ ابو الفرج کی اِس روایت کے بعد یہ واقعہ اسی طرح تسلیم ہوتا چلا آتا تھا۔ کسی کو اسکی نسبت تحقیق و تفتیش کا خیال تک نہیں آیا لیکن آخر کار **گبن** مورخ اعظم نے اس واقعہ کو تحقیق کیا۔ اور لکھا کہ میں اِسکی اصلیت اور اُسکے نتائج دونوں سے انکار کرتا ہوں گبن نے اپنے انکار کے وجہوں کو ان سادہ مگر صحیح دلائل پر مبنی کیا ہے۔ ابو الفرج اِس واقعہ کے پانچسو برس بعد پیدا ہوا اُسکے سوا کسی اور مورخ نے حتے کہ خود عیسائی مورخوں نے اس واقعہ کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ درحقیقت کوئی تاریخ کا عالم اور محقق اسکی صحت پر یقین نہیں کرسکتا عیسائی مورخ ابو الفرج کی نسبت فتح اسکندریہ کے زمانہ کے بہت نزدیک تھے۔ اور جنھوں نے فتح سکندریہ کے حالات بہت مفصل لکھے ہیں کہیں اس واقعے کا ذکر نہیں کرتے۔ **یوٹیکس** چودھویں صدی عیسوی میں اسکندریہ کا بطریق تھا اور الکین جو اِس واقعہ سے تین سو برس بعد تھا اپنی تاریخوں میں اس واقعہ کا ایک حرف بھی نہیں لکھتے۔ گبن اور کریل نے اسی دلیل سے اس واقعہ کو بالکل بے اصل ٹھیرایا اور یہ کوئی معمولی دلیل نہیں ہے۔ نہ مسلمان مورخوں نے اس واقعہ کا ذکر کیا حالانکہ کوئی امر اِس بیان کے کرنے سے اُنکا مانع نہیں تھا۔ خصوصًا خلفائے راشدین کے افعال و اقوال بغیر کسی بحث کے متبرک اور افضل سمجھے جاتے تھے یہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ مسلمان اُس کا ذکر نہیں لکھتے۔ اصل یہ ہے کہ اسکندریہ کا کتب خانہ مسلمانوں کی فتح سے ایک مدت پہلے خود عیسائی بادشاہوں کے ہاتھ سے جل چکا تھا۔ جیولس سیزر کے محاصرہ میں کتب خانہ کے جل جانے کو گبن اور کریل دونوں صاف طور پر مانتے ہیں۔ بلکہ کتابوں کی بربادی متعصب عیسائی پادریوں کا کام بتاتے ہیں۔ **سوانیان** ایک فرانسیسی عالم اسلام کی مخالفت میں لکچر دیتے ہوئے اِس بات کو مجبورًا مان گیا ہے کہ یہ الزام بربادی کتب خانہ اسکندریہ کا نسبت حضرت عمر کے صحیح نہیں ہے۔ کتب خانہ مذکور آپکے زمانے سے پہلے برباد ہو چکا تھا ڈریپر بھی مانتا ہے کہ آدھا کتب خانہ تو جیولس سیزر نے جلایا تھا اور باقی دانستہ پادریوں نے برباد کردیا تھا۔

عہدہ داروں کی تقرری کے وقت ہدایتیں۔ دروازہ پر چوبدار و حاجب نہ رکھیں۔ مستغیث کے آنے کی روک نہ پیدا کریں گویا ہر وقت عدالت کا دروازہ کھلا رکھنے کا حکم تھا (۲) جو کوئی استغاثہ کرے اُسکو سننا اور مدعی سے گواہ عادل اور منکر سے قسم لے کر اُسکو فیصلہ کریں۔ عادل وہ سمجھا جائے جسپر حدِ شرعی جاری نہیں ہوئی ہو۔ یا جھوٹی شہادت میں مشہور نہو۔ اُسپر محبت اور وراثت کی تہمت نہ ہو۔ اگر گواہوں کی حاضری کیواسطے مہلت مانگی جائے تو مہلت دیں۔ فیصلہ کتاب اور سنت کی رُو سے کریں۔ اور جن اُمور کی نسبت کتاب اور سنت میں حکم نہ ہو اپنے فیصلہ اور رائے سے فیصلہ کریں۔ مقدمات کا فیصلہ جلد کریں۔ تاکہ مدعی دیر کے سبب اپنا دعویٰ چھوڑ دینے کو مجبور نہ ہو۔ باہم مصالحہ اور رضامندی کو بشرطیکہ اس سے تحلیل

مختصر حالات

حرام اور تحریم حلال نہ ہو منظور کریں - جو فیصلہ ایک دن کیا گیا ہو - اُسپر نظر ثانی کرنی جائز ہے - اور اگر نظر ثانی میں پہلا فیصلہ غلط معلوم ہو تو اُس کو باطل ٹھیرا دے - متنازعین پر سختی اور درشتی و غصہ نہ کریں - رعب قائم رکھیں مگر نہ اتنا کہ وہ منجر بجبر ہو اور اخلاق و نرمی کریں - مگر نہ اتنے کہ حکومت میں سستی اور بے رعبی ہو ہمیشہ عدل اور انصاف اور حق کو قائم رکھیں - جس مقدمہ کا فیصلہ نہو سکے اور وقت واقعہ ہو اُسکو میرے پاس بھیجدیں -
حضرت کی مہر پر یہ عبارت کندہ تھی | کفیٰ بالموت واعظا یا عمر | (مہر کا نمونہ) ایک انگریزی مورخ نے آپکی خلافت کے مہر کا کندہ یوں ہی دکھایا ہے -

سیاست و انتظام سلطنت

سب سے پہلے نیا کام بیت المال - اور خزانہ اور تنخواہوں اور روزینوں کا ایک باقاعدہ انتظام اور اہتمام تھا - جب بیت المال میں افزونی ہوئی تو آپ کو مال کے تقسیم کرنے میں معین اور مستقل دستور کے ایجاد اور دخل کرنے کا خیال پیدا ہوا - اور مال کے تقسیم کرنے اور اُنکی تنخواہیں مقرر کرنے کے تین اُصول قرار دیئے - اول اسلام لانے میں سبقت - دوئم آنحضرت صلعم کے ساتھ قرب و معین - سوم فوجی خدمات -
تمام قبائل عرب اور ہر ایک قبیلہ کے ہر ایک فرد اور ملک عرب کے ہر ایک مسلمان متنفس خانہ نشین بوڑھے شخص سے لیکر نوزائیدہ بچہ تک ہر ایک کی تنخواہ مقرر کرنا - اور اُسکا باقاعدہ تحریری حساب لکھنا - بقول سر ولیم میور کے ایک ایسا کام تھا جو انسانی کاموں سے بڑھکر تھا اور پھر ان مقررہ اصولوں کے موافق اُن کے مراتب حقوق کا فیصلہ کرنا ایک ایسے باریک بین نظر کا کام تھا جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہو سکتے - مگر اپنی ذات اور اپنے قبیلہ کو سب سے اخیر بر خلاف اُصول رکھا بلکہ شکایت اور نارضامندی کی حالت میں اُسکو چھوڑ دینے پر راضی رہے - چنانچہ حلے قدر مراتب و اُصول - امہات المؤمنین سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ۱۲ ہزار درہم سالانہ وظیفہ یا دوسری امہات المؤمنین کی مانند ہر ایک کے دس ہزار درہم حضرت امام حسن و حسین کا اہل بدر کے برابر پانچ پانچ ہزار سے کر ۲۴ ہزار تک بیان کیا گیا - مگر بارہ ہزار صحیح معلوم ہوتا ہے - اہل بدر کے پانچ پانچ ہزار اور اُن کے بیٹوں کے لیے دو دو ہزار اور جو حدیبیہ اور بیعت رضوان میں شریک تھے اُنمیں سے ہر ایک کیواسطے چار چار ہزار بغاوت اور مفسدہ کے فرو کرنے میں جو شریک ہوئے اُنکو تین تین ہزار شام و عراق میں جنہوں نے جنگ کی تھی اُنکو دو دو ہزار - قادسیہ اور یرموک والوں کو ایک ایک ہزار نامور بہادروں اور اُنکی دیرینہ خدمات پر نظر کرکے پانچسو سے دو سو تک ہر ایک کے مقرر کیے وغیرہ وغیرہ - کل خرچ اور آمدنی کا تخمینا بتانا بہت مشکل ہے - حضرت عمر کے زمانہ کے چند مشہور اضلاع کا خراج خلیفہ ہارون الرشید کے وقت ۲ ارب اور ۶۰ کروڑ درہم کے قریب تھا - اہل فوج قطعاً زمینداری اور کاشت نہ کرتے تھے - فوجی چھاونیوں میں پختہ گھر بنانے کا حکم نہیں تھا - جو ممالک اور صوبجات آپ کے زمانہ خلافت میں فتح ہوئی تھی اُنکا مجموعی رقبہ ہمارے وسیع ملک ہندوستان کے قریب قریب ہوگا اور اگر عرب کا رقبہ بھی اسمیں شامل کرلیا جائے تو روس کو خارج کرکے باقی تمام یوروپ کے رقبہ سے زیادہ ہوگا -

ملک کا باقاعدہ بندوبست) عثمان بن حنیف اور حذیفہ بن یمان عہدہ داراعلےٰ بندوبست و پیمایش مقرر ہوئی - اور خراج و مالگذاری کے لیے پیمانہ جریب تجویز ہوا چنانچہ نخلستان فی جریب یعنی پون بیگہ پختہ ۱۰ درہم بعض روایت میں ۵ درہم - انگور چقندر ۱۰ درہم نیشکر ۶ درہم - گیہوں و جو ایک درہم اور ایک صوع غلہ یعنی (پونے چار سیر) روئی - ۵ درہم - مصر کا خراج فی جریب ایک دینار بطور استمراری مقرر تھا -

جزیہ - صلح اور ذمہ واری حفاظت کا ٹکس تھا اُسکی مختلف شرح تھیں - لیکن چار درہم ماہوار سے زیادہ نہیں لیا جاتا تھا -

نہروں کو جال کی طرح پھیلایا -

قحط کا انتظام آپ کی خلافت کا پانچواں سال قحط اور وبا کے دوگونہ آفت سے تاریک ہوگیا تھا - اس سال کو سال رمادہ[1] کہتے تھے تکلیف و مصیبت قحط کی کوئی حد باقی نہیں تھی - آپ نے خواب و خورش اپنے اوپر حرام کرلیا - اور خبرگیری اور اس مصیبت کے دفع کرنے کے لیے کوئی ہمت

[1] رمادہ یعنی حجاز کے گرم اور خشک ہوا سے تپی ہوئی اور جلی ہوئی زمین کی مٹی اور خاک کو اُڑا کر آسمان کو گرد و غبار سے آلودہ کردیا تھا ۱۲ (ازالۃ الخفا - ہسٹری آف دی خلافت)

خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مقام مزار	[illegible]	مختصر حالات

باندھ لے۔ آپ نے عہد کر لیا تھا کہ جب تک مخلوق خدا کو آسایش و کشایش نہ ہوگی۔ گوشت اور گھی اور دودھ استعمال نہ کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ زیتون کے ساتھ روٹی کھاتے تھے۔ اپنے بیٹے پر کھیرا کھانے سے ناراض ہوگئے۔ اور گھوڑے کی سواری تک ترک کر دی۔ آپ کا معمول تھا ایام قحط سالی میں دن و رات گھر بہ گھر اور کوچہ بکوچہ بذات خود پھر کر غلہ اور کھانا تقسیم کرتے ہوئے پھرتے اور آپ اپنی اُن تکلیفوں کو راحت سمجھتے

نقل ہے کہ ایک روز انھیں ایام قحط میں رات کو پھرتے ہوئے ایک گھر میں پہنچے۔ جہاں سے بچوں کے رونے کی آواز آرہی تھی۔ دیکھا کہ ایک عورت چولھے پر ہنڈیا رکھے ہوئے آگ جلا رہی ہے اور بچے اُسکے گرد رو رہے ہیں آپ نے باعث رونے بچوں کا دریافت کیا۔ اُس نے جواب دیا بھوک سے بچوں کے بہلانے کے لیے یہ ہنڈیا پانی ڈال کر آگ پر رکھی ہوئی ہے کہ اسکو دیکھتے دیکھتے سو جاوینگے۔ یہ سُن کر آپ کے آنسو نکل آئے اور فوراً بیت المال کی طرف دوڑ کر گئے۔ اور ایک بوری میں آٹا اور گھی اور چربی خشک کھجوریں اور کچھ کپڑے اور چند درہم ڈال کر اسلم نام اپنے غلام سے کہا کہ یہ مجھے اُٹھوا دے کہ خدا کے سامنے اسکا میں ہی جواب دہ ہوں۔ ناچار غلام نے وہ بوجھا اُٹھوا دیا۔ آپ اُسکو اُٹھا کر اُس عورت کے گھر لے گئے اور خود ہی اُس کی ہنڈیا میں کھانا پکایا۔ اسلم غلام کہتا ہے کہ آگ پھونکنے میں آپ کی داڑھی دراز سے دُھواں نکل رہا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سال رمادہ میں مَیں نے آپ کو دیکھا کہ ایک چوبی تھیلہ طعام سے بھرا ہوا اپنے پیٹھ پر اُٹھائے ہوئے جا رہے تھے اور ہاتھوں میں ایک برتن تھا جسمیں زیتون تھا میں بھی اُن کے ساتھ ہولیا۔ یہاں تک کہ ہم چشمہ ضرار پر پہنچے وہاں دیکھا کہ بیس خانہ بدوش اُترے ہوئے ہیں دریافت پر اُنھوں نے محتاجی اور بھوک بیان کی۔ آپ اُنکی روٹی پکانے میں مصروف ہوگئے۔ اور پکا کر روٹی کھلائی اور لباس و طعام کے کچھ اونٹ منگوا کر اُن کو تقسیم کر دیئے۔ دوسری مصیبت وبا کی نمودار ہوئی۔ اسمیں پچیس ہزار جانوں کا نقصان ہوا۔ طبری پانچ ہزار اور انگریزی مورخ پچیس ہزار کہتا ہے

ذاتی فرائض اور طرز معاشرت) کا مختصر حال۔ آپ کا سب سے بڑا اُصول ہر ایک چھوٹے و بڑے امر میں اصحابوں سے مشورہ لینا لشکروں سے جب قاصد چٹھیاں اور خطوط لے کر آتے تو خود بنفس نفیس جا کر اُنکے گھروں میں دیتے اور فرماتے اگر تمھارے پاس کوئی خط پڑھنے والا ہو تو بہتر ورنہ دروازہ کے قریب آجاؤ میں پڑھ کر سُنا دوں۔ چلتے وقت یہ بھی بتا آتے کہ فلاں روز قاصد مدینہ سے روانہ ہوگا۔ اگر خط دینا ہو تو لکھ رکھنا اور جو خود نہ لکھوا سکتے اُنکو خود لکھ دیتے۔ آپ ایک عرصہ تک خود کوتوال اور چوکیداری کا کام ہی کرتے رہے۔ آپ کا اپنے بیٹے ابوشحمہ کو جسکا نام عبدالرحمن تھا شراب پینے اور زنا کرنے پر مارنے کا واقعہ عجب حیرت انگیز ہے۔ آپ کا اُسکو دُرّے لگوانا۔ اور لڑکے کا چیخنا اور بیتابی سے گر جانا اور پانی مانگنا اور نہ دینا اور آخر آخری دُرّے پر دَم نکلجانا۔ ایک دردسوزناک کا مضمون ہے۔ زید بن وہب کا قول ہے کہ مَیں نے حضرت عمر کو بازار میں جاتے دیکھا کہ جن پر ایک چادر چودہ پیوند کی تھی۔ اور بعض پیوند اسمیں چمڑے کے تھے۔ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ اُنھوں نے سترہ پیوند کی چادر دیکھی تھی۔ انس کہتے ہیں کہ مَیں نے آپ کے کُرتے میں تین چار پیوند اُوپر تلے لگے ہوئے دیکھے تھے۔ اور کہا ہے عید کے دن ننگے پاؤں دیکھا۔ ایک وقت میں دو چیزیں کسی کھانے پر نہیں کھاتے تھے۔ مؤلف مرزا بس کر کہاں تک آپ کے حالات لکھتا ہے کہ حد اعتدال اور مختصر نویسی سے گزرا جاتا ہے

ذکر شہادت آپکا - ایک روز مدینہ میں مغیرہ بن شعبہ کا غلام فیروز نام کنیت ابولولو نے آپ سے حاضر ہو کر عرض کی کہ مغیرہ میرا مالک ہر روز مجھ سے دو درہم لیتا ہے کہ جسکے ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا آپنے اُس کا پیشہ دریافت کیا۔ کہا نجاری اور حدادی اور نقاشی جانتا ہوں۔ فرمایا اتنے پیشے والے سے دو درہم لینا نہایت انصاف ہے غلام کو یہ فرمانا آپ کا بہت ناگوار معلوم ہوا اور درپے آپ کی شہادت کے رہا ایک روز مسجد مدینہ میں جماعت کے ساتھ آپ نماز فجر میں تکبیر تحریمہ فرما کر کھڑے ہوئے کہ غلام مردود نے خنجر دو دھارا سے آپ پر تین ضرب چلا کر شہید کیا اور اٹھارہ آدمی زخمی کیے ایک جوان عراقی نے اپنا طاقیہ یعنی ٹوپی اسکی گردن میں ڈال کر زمین پر گرایا۔ جب اُس نے دیکھا کہ میں بُری طرح مارا جاؤں گا خنجر اپنے حلق پر چلا کر فی النار و السقر ہوا۔ زمانہ آپ کی خلافت کا دس سال چھ ماہ ہے۔

عمرؓ

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>نام مقدس صاحبان خاندان معہ کنیت ولقب و ولدیت و قومیت</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>حوالہ کتب کہ جن بابت کے حوالے مؤلف نے اقتباس کیا</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td>مستنوی</td><td>پیشاور</td><td>حضرت امیر المومنین عثمان ابن عفان کنیت ابو عمر و ابو عبد اللہ ولقب ذی النورین علیہ (از زمانہ جاہلیت)</td><td>شب شنبہ ماہ ربیع الثانی ۶ عام الفیل مکہ معظمہ بمکان ابوجہل</td><td>روز جمعہ ۱۸ ماہ ذی الحجہ ۳۵ ہجری بحالت محاصرہ
حبیب احد</td><td>مدینہ منورہ درخش الکوکب ملحق جنۃ البقیع عمر ۸۲ سال</td><td>نسب نامہ آنحضرت صلعم مرآۃ الاسرار تاریخ طبری روضۃ الاحباب خزینۃ الاصفیا کشف المحجوب قصص الانبیاء</td></tr>
<tr><td colspan="9">آپ کا سلسلہ نسب بواسطہ عبد المناف بحضرت صلعم پہونچتا ہے اور آپ خلیفہ سوم حضرت صلعم تھے آپ اعیان قریش اور تمام قبیلہ سے خوش عیش محبوب القلوب کرم اور بخشش میں معروف صاحب علم وحیا تھے۔ آنحضرت صلعم آپ کی تعظیم فرماتے تھے۔ آپ کی عہد خلافت میں بہت ملک اور شہر اہل اسلام کے تصرف میں آئے۔ چنانچہ ہمدان۔ اور بایجان افریقیہ اسکندریہ گاورون مازندران۔ نیشاپور۔ طوس ہرات بلخ۔ قسطنطنیہ وغیرہ۔ کہتے ہیں کہ بسبب کثرت فتوحات اسقدر مالدار لوگ ہوگئے تھے۔ کہ ایک لونڈی کی قیمت زر کے ہموزن اسکے ہوتی تھی۔ اور ایک گھوڑے کی قیمت ایک لاکھ درہم اور ایک درخت کھجور کی قیمت ایکہزار درہم کو پہنچی تھی۔ آپ جامع الفرقان ہیں۔ سات مصحف بتصحیح زید بن ثابت اور سعد بن العاص و عبد الرحمن بن عوف لکھوا کر مکہ۔ یمن۔ شام۔ بحرین۔ بصرہ۔ کوفہ۔ مدینہ۔ منورہ تشہیر کرائے تاکہ یکسان عمل ہووے۔ تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ جو ہاتھ کی مہر آنحضرت صلعم جسپر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ تھا اور خلافت کے وقت ہر ایک خلیفہ کو سپرد ہوتی رہتی تھی آپ کے پاس رہتی تھی۔ آپ کے پاس تھی آپ ایک چاہ کو احداث کے ملاحظہ کے لیے تشریف لیگئے ملاحظہ کے وقت بامر شدنی وہ مہر ایک انگلی سے دوسری میں پہنتے وقت چاہ میں گر پڑی۔ ہر چند اسکے نکالنے میں کوشش بلیغ کی گئی مگر وہ برآمد نہیں ہوئی۔ صاحب روضۃ الاحباب لکھتے ہیں کہ اسی روز سے فتنے و فساد شروع ہوگئے۔ اور خلافت میں روز بروز ضعف آتا گیا۔ یہاں تک کہ مصریوں نے بسبب شکایت بداعمالی عاملان و دراندازی مروان علیہ کے آپکا محاصرہ کرلیا۔ اور چند مدت محاصرہ رکھا اور آخرش ایک روز ہجوم اور غلبہ کرکے اور آپ کی محلسرا کی دیوار توڑ کے اندر گھس گئے۔ اسوقت آپ تلاوت قرآن میں مشغول ہوئے ایک نے ان لوگوں میں سے ایک ضرب خنجر آپ کے سر پر ماری اُس وقت قطرہ خون کے آیۂ فسیکفیکہم اللہ پر ٹپکے اور دوسرے ظالم نے آپ کا کام تمام کیا یعنی شہید کر ڈالا مسماۃ نایلہ جو آپ کی زوجہ تھی اپنے ہاتھ کو آپ کی جان کا سپر کیا۔ انگلیاں انکی کٹ گئیں۔ بلوائیوں نے آپ کی محلسرا کو لوٹ لیا۔ مسماۃ نایلہ آپ کی زوجہ معہ اپنی دختر کے اور پیراہن خون آلودہ اور اپنی کٹی ہوئی انگلیاں لے کر معاویہ بن ابی سفیان کے پاس شام میں چلی گئیں۔ مفصل حال دیکھنا ہو تو کتب قصص الانبیاء و مرآۃ الاسرار وغیرہ میں دیکھیں۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td>حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب ابن ابو طالب کنیت ابو الحسن و ابو تراب ولقب مرتضیٰ و اسد اللہ و ید اللہ و حیدر و صفدر و کرار و یعسوب المسلمین</td><td>۱۳ ماہ رجب ۳۰ عام الفیل خاص خانہ کعبہ</td><td>۲۱ ماہ رمضان ۴۰ ہجری شب دو شنبہ</td><td>مسجد کوفہ یا نجف اشرف بفاصلہ پانچ کوس کوفہ عمر ۶۳ سال ۹ ماہ
نقش نگین
الملک للہ</td><td>سیر الانبیاء۔ مرآۃ الاسرار شواہد النبوۃ۔ سیر الاولیاء حبیب السیر۔ سیر الاقطاب خزینۃ الاصفیا۔ المرتضیٰ بحوالہ روضۃ الاحباب۔ تاریخ الخلفا ازالۃ الخفا۔ تاریخ ابن خلدون تاریخ ابو الفدا تاج البلاغت [illegible]</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td></td><td>تاریخ وفات
زاہد پاک</td><td colspan="2">رباعی تاریخ ولادت
در موسم فتح علی بتو (۱) است بخند
درخانۂ حق زاد و بجان نقش ہو اللہ
بحکم فرزندی کہ خانہ زادی دارد
شاہ نجف کہ باشرفی بجائے فرزند</td><td></td><td></td></tr>
</table>

نوٹ: زوجہ ثانیہ ذی النورین۔ آنحضرت صلعم کی دو صاحبزادیاں بعد ایک دوسرے کے آپ کے حبالہ نکاح میں آئی تھیں ۱۲ ؎ مروان برادر چچا زادہ آپکا تھا ۱۲

خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	[illegible]	مختصر حالات

(۱) آپ برادر چچازاد اور خلیفہ چہارم آنحضرت صلعم کے تھے - اور خلعت خرقہ فقر جو حضرت عزت سے شب معراج میں آنحضرت صلعم کو مرحمت ہوا تھا وہ اتمام حجت ہر چہار اصحاب کے بعد آپ ہی کو آنحضرت صلعم نے عطا فرمایا تھا - چنانچہ روز قیامت تک یہ سنت - سنتہ الباس خرقہ مشائخ آپ ہی کی ذات سے ہے اور استقامت کار دینی آپ ہی سے ہوئی -

(۲) **آپ کی کرامات و خرقہ عادات مشتے نمونہ از خروارے** شواہد النبوت میں صحیح روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنا ایک قدم مبارک وقت سوار ہونے گھوڑے کے رکاب میں رکھتے تو شروع تلاوت قرآن کرتے اور دوسری طرف کی رکاب میں قدم رکھنے تک ختم قرآن کر لیا کرتے تھے - بپاس خاطر آپ کے دو دفعہ ردّ شمس ہوا - جسکا مفصل حال مطولات سے ملاحظہ کریں -

نقل ہے صاحب سیر الاقطاب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ مسجد کوفہ میں بیٹھے ہوئے تھے - ایک شخص کو فرمایا کہ فلاں محلہ جاؤ - وہاں متصل مسجد کے ایک گھر ہے - اُس میں مرد عورت باہم جنگ اور نزاع رکھتے ہیں انکو میرے حضور حاضر کرو وہ شخص دونوں میاں بیوی کو حاضر لایا پوچھا کہ آج رات کو تم کیوں جھگڑتے تھے - مرد نے کہا آج رات کو میرا نکاح اس عورت کے ساتھ بندھا ہے - جب میں صحبت کے لیے آمادہ ہوا تو اُس وقت میری طبیعت میں نفرت پیدا ہوئی - اور صحبت سے باز رہا - اور طلاق دینا چاہا اس وجہ سے یہ عورت مجھ سے نزاع اور جنگ کرتی ہے - پس آپ نے علیحدہ لے جاکر عورت سے پوچھا کہ میں ایک بات پوچھتا ہوں - سچ سچ کہنا جھوٹ نہ بولنا - اور وہ یہ ہے کہ تو آغاز جوانی میں کیا اپنے چچازاد بھائی سے محبت رکھتی تھی - اور وہ بھی شیفتہ تیرے حسن و جمال کا تھا اگر تیرا باپ تجکو اُسکو دینا نہیں چاہتا تھا - آخر ایک رات باہم جمع ہوکر مجامعت کی اور تجکو حمل ہوگیا - وہ راز تو نے اپنی والدہ سے کہا باپ سے پوشیدہ رکھا - جب وقت وضع حمل آیا رات تھی - تیری ماں تجکو گھر سے باہر لے گئے تو نے لڑکا جنا اور اُسکو خرقہ میں لپیٹ کر گھر کے باہر ڈال دیا تھا - اُسوقت ایک کتا آیا اور اُس نے سونگھا - تو نے کتے کی طرف پتھر پھینکا وہ لڑکے کے سر میں لگا سر اُس کا پھوٹ گیا - پھر تیری ماں نے ایک پارہ ازار اپنے کا پھاڑا اور اُس طفل کا سر باندھا - اور اُسکو وہیں چھوڑ کر گھر چلی آئی عورت مذکور نے تصدیق اس ماجرے کے کی - آپ نے فرمایا واللہ اس مرد کو جو تو نے شوہر بنایا ہے یہ وہی تیرا لڑکا ہے - کہ ایک سوداگر اُسکو اُٹھا لیگیا تھا اور پرورش کیا تھا - حق تعالے نے اُس گناہ مجامعت اپنی والدہ کے کرنے سے نگاہ رکھا - عورت نے کہا اس کی تصدیق کس طرح ہو آپ نے اُس مرد سے کہا ذرا اپنا سر کھول کر دیکھ جب دیکھا تو اُس کے سر پر نشان ضرب پتھر موجود تھا - عورت مذکور نے آپ کے قدموں میں سر ڈال دیا اور اُس مرد کو اپنے ساتھ لے گئی -

نقل ہے کہ بعد چند سال وفات آپ کے ایک کافر سیاہ دل کہ باپ دادا اُسکے آپ کے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے رفرہ بن قیس نام نجف شریف میں آیا اور رات کے وقت حضرت کے روضۂ مبارک میں جاکر چاہا کہ آپ کے مرقد مقدس کو کھود کر آپ کی نعش کو نکال لیجاوے ابھی کوئی آسیب آپ کے مزار کو پہنچنے نہ پایا تھا کہ دو انگلیاں دست حق پرست کی قبر سے برآمد ہوئیں - اور ایک ضرب حیدری سے اُسکو فی النار والسقر وہیں کر دیا - علے الصباح مجاوران نے مزار کو کھولا اور اُس مردار کو اندر پڑا پایا - کہتے ہیں کہ آجتک وہ سوراخ جہاں سے دو انگلیاں قبر سے برآمد ہوئیں تھیں موجود ہیں - اور شاہ ایران نے دو گوہر گرانبہا کہ یاقوت حسینی کے نام سے موسوم ہیں اُن دونوں سوراخ قبر پر نصب کرا دیئے ہیں -

واقعات جب حضرت عثمان کا واقعہ ناگزیر ہوچکا تو مہاجرین و انصار اور مصر کے رئیس کے ہجوم و الحاح سے آپ نے خلافت کو منظور فرمایا اور خطبہ و نماز کے بعد ہی حکم نافذ کیا کہ مروان و چند نفر بنی اُمیہ حاضر ہوکر استغاثہ خون حضرت عثمان کریں - اور قاتلان کا ثبوت پہنچا دیں تاکہ اُنکو سزا دیجاوے مگر اسکے برخلاف حضرت عثمان کے خون کا قصاص لینے کے بات اُٹھا کر امیر معاویہ بن ابی سفیان برگشتہ ہوگئے

<table dir="rtl">
<tr><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>نام مقدس صاحبان خاندان معہ کنیت ولقب ونسبت و قومیت</th><th>تاریخ ایام ولادت</th><th>تاریخ وفات</th><th>جائے مزار شریف مع عمر</th><th>حوالہ کتب جس سے یہ حالات مؤلف نے اقتباس کیا</th><th>مختصر حالات</th></tr>
<tr><td colspan="8">
اور دیکھا کہ معاویہ طالب حکومت میں ہے۔ اختیار میں تو آپ نے الحاصل عنان حکومت معاویہ کے ہاتھ میں اس شرط پر دیدی کہ بعد معاویہ کے پھر آپ ہی خلیفہ ہوویں۔ اور اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے آپ کے والد ماجد کے معاملوں پر کسی طرح کا مواخذہ نہ ہووے اور جو آپ پر قرضہ ہو ادا ہو جائے صحیح بخاری میں خواجہ حسن بصری سے یہ بھی روایت ہے کہ معاویہ نے دو شخص ایک عبدالرحمن بن سمرہ دوسرے عبداللہ بن عامر کو مقرر کر کے کہا کہ تم آپکی خدمت میں جاؤ اور عرض کرو اور صلح کی رغبت دلاؤ چنانچہ مسمیان مذکور نے حاضر ہو کر کارروائی کی اور کہا معاویہ مصالحت پر راغب ہیں آپ نے فرمایا کون متکفل ہوگا وہ دونوں ذمہ دار ہوئے اوسپر آپ نے مصالحت کر لی اور صلحنامہ لکھا گیا جو مطولات میں درج ہے فرمودہٴ آنحضرت صلعم اسوقت پورا ہوا جنہوں نے فرمایا تھا کہ یہ بیٹا میرا سید ہے اور دو بڑے گروہ مسلمانوں میں صلح کروائیگا بعد اوسکے آپ نے مدینہ منورہ میں تشریف رکھی اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے۔ شہادت باوجود اسکے یزید بن معاویہ نے مسماۃ جعدہ بنت اشعث کو جو آپکی نکاح میں تھی اپنے ساتھ نکاح کا لالچ دیکھایا کہ زہر قاتل سے آپکا کام تمام کرے۔ اس ناقص العقل والدین نے آپکو چھ مرتبہ زہر دیا مگر ساتویں دفعہ اوس سنگدل نے حضرت فاطمہ کے لعل کا دل پارہ ہائے الماس سودہ سے آخرش پارہ پارہ کر ڈالا۔ وفات کے وقت آپ نے اپنے بھائی حضرت امام حسین علیہ السلام کو طلب کر کے بعد وصیت امانت خلافت و امامت کو اونکے تفویض فرمایا۔ حضرت امام حسینؑ نے ہرچند کوشش کی کہ یہ زہر کسنے دیا کہ میں اوس سے انتقام لونگا اور قتل کر دونگا آپ نے فرمایا کہ اگر قاتل میرا وہی ہے کہ جسکا مجکو گمان ہے پس انتقام اوسکا منتقم حقیقی لیویگا وہ اوسکے لئے کافی ہے اور اگر وہ نہیں ہے تو میں نہیں چاہتا کہ کوئی بیگناہ میرے عوض مارا جاوے اگر روز قیامت میں مجکو انتقام خون کے لینے میں اختیار دیوینگے تو میں بخدا بہشت میں پاؤں نہیں رکھونگا جب تک کہ اپنے ہلاک کو اپنے ساتھ بہشت میں نہ لیجاؤنگا ۔ واہ کیا حلم ہے اتنا کہ جگر ٹکڑے ہو ÷ پھر بھی ایذائے ستمگر کے روادار نہیں ÷ راوی لکھتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے معراج میں دو قصر بہشت میں ملاحظہ کئے ایک زمرد سبز کا اور دوسرا یاقوت سرخ کا۔ دریافت پر حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ دونوں قصر جواہر آپکے دونوں فرزند حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے ہیں فرمایا رنگ جدا جدا کیوں ہیں جبرئیل نے عرض کیا کہ قصر زمردیں بڑے صاحبزادہ حضرت امام حسنؑ کے لئے کہ بعد آپکے لوگ انکو زہر دیوینگے اور وقت رحلت اونکے چہرہ کا رنگ زمردیں ہوجاویگا اور دوسرے صاحبزادہ حضرت امام حسینؑ کربلا میں شہید ہو وینگے اور خون میں نہلائے جاوینگے آپکی مہر پر یہ نقش کندہ تھا العزۃ للہ
</td></tr>
<tr><td>ائمہ معصومین</td><td>محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم</td><td>حضرت سید الشہداء امام حسینؑ کنیت ابو عبداللہ لقب شہید اور سید الشہداء اور سبط اصغر بن حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ</td><td>روز سہ شنبہ ۳ یا ۵ شعبان ۴ سنہ ہجری مدینہ میں شش ماہہ تولد ہوئے</td><td>روز جمعہ وقت ظہر ۶۱ سنہ ہجری دسویں ماہ محرم</td><td>دشت کربلا یعنی صحرائے ماریہ عمر شریف ۵۷ یا ۵۸ سال سہ ماہ و دو روز</td><td>ذکر الشہادتین قصص الانبیا مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا بحوالہ شواہد النبوۃ۔ تاریخ طبری۔ خزانہ جلالی منتخب التاریخ۔ روضۃ الصفا۔</td><td>سال وفات [illegible]</td></tr>
</table>

گفتہ تاریخ شاہ [illegible]

آپ امام سوم ائمہ اہلبیت سے ہین اور خلیفہ و جانشین اپنے بھائی امام حسن کے - پیغمبر خدا نے آپکا نام حسین رکھا آپ ناف سے لیکر قدم تک ہم شبیہ حضرت رسالت پناہ صلعم تھے - ایکروز آنحضرت صلعم کے داہنے زانو پر حضرت امام حسین اور بائین زانو پر حضرت ابراہیم آپکے صاحبزادہ بیٹھے تھے - حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ ان دونون صاحبزادون مین سے ایک کو اختیار کیجئے - دونون آپ کے پاس نہین رہینگے فرمایا کہ اگر حسین نہ ہوگا میرا اور علی اور فاطمہ کا دل رنجیدہ ہوگا اور اگر ابراہیم نہ ہوگا تو میری ہی جان پر رنج گذریگا مینے اپنا رنج اختیار کیا - کہتے ہین کہ اوسکے تین دن کے بعد حضرت ابراہیم کا انتقال ہوگیا - کسی نے آپ سے سوال کیا کہ بندہ کیا ہے فرمایا بندہ وہی ہے کہ آپ اختیار کو چھوڑدے - ایکدن آپ مہمانون کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے خادمہ آش گرما گرم کاسہ مین بھرا ہوا مجلس مین لائی اتفاقاً اوسکے پاؤن نے لغزش کھائی جسکے سبب سے کاسہ آش کا سر مبارک پر گر کے ٹوٹ گیا آپ نے تادیب کی نظر سے اوسکی طرف دیکھا اوسنے کہا الکاظمین الغیظ آپ نے فرمایا مین نے غصہ روکا اوسنے کہا والعافین عن الناس آپ نے فرمایا مینے معاف کیا اوسنے کہا واللہ یحب المحسنین آپ نے فرمایا تجھے مین نے اللہ کی راہ مین آزاد کیا - قصہ نا مرضیہ آپ کی شہادت کا بطور خلاصہ یون ہے کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے ماہ رجب ۶۰ھ ہجری انتقال کیا اور یزید ابن معاویہ تمام ممالک اسلام پر مسلط ہوگیا تو اوسنے ولید بن عتبہ حاکم مدینہ کو لکھا کہ میری بیعت امام حسین وغیرہ عمائد سے لو آپ کو ولید نے طلب کیا مگر آپ نے بیعت منظور نہین فرمائی اور خواب مین بموجب اشارت حضرت خیر البشر صلعم کے آپ نے سامان سفر تیار کیا اور چوتھی شعبان کو مع اہل و عیال و خدام و موالی کے مکہ معظمہ کو کوچ کیا وہان پہونچکر ذیقعدہ تک امن سے رہے کوفہ کے لوگ معاویہ کے زمانہ سے ہمیشہ آپکو طلب خلافت اور خروج کی تحریص کیا کرتے تھے لیکن آپ اونکے قول و فعل پر اعتماد نکرتے تھے پھر جب اونہون نے یزید کی سلطنت اور آپ سے بیعت طلب کرنا اور آپکا انکار کرنا اور مکہ مین تشریف لانا سنا تو متواتر عرائض آپکی طلب مین لکھے اور قیس بن عمرو اور محمد بن عمیر وغیرہ رئیسان کوفی نے انواع و اقسام کے عہد و پیمان اطاعت اور جانفشانی اپنے عرائض مین مندرج کئے اوس بھروسہ پر آپ نے حضرت مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو روانہ کیا حضرت مسلم نے کوفہ مین مختار بن عبید کے گھر مین قیام فرمایا اور بارہ ہزار آدمیون سے زیادہ نے حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی جسوقت بتیس ۳۲ ہزار آدمی آپکی رفاقت مین جمع ہوگئے تو حضرت مسلم نے سارا حال اونکی رفاقت وغیرہ کا لکھکر آپ کی خدمت مین بھیجا اور لکھا کہ لوگ میرے آنے سے بہت خوش ہوئے اور آپکے دیدار کی آرزو رکھتے ہین ادھر ابن زیاد حاکم بصرہ نے آپکو شہید کرادیا ادھر آپ خط پڑھ کر مع اہلبیت کوفی کیطرف مع جمعیت بیاسی ۸۲ مرد کے جو خویش و اقارب و عزیز تھے کوفہ والون کی بھروسہ پر روانہ ہوئے حضرت مسلم شربت شہادت نوش فرمایا اوسی روز یہان سے آپنے ارادہ سفر کوفہ ٹھیرا دیا راہ مین حضرت مسلم اور اون کے دو فرزندون خورد سال کی خبر شہادت سنکر پلٹنے کا ارادہ کیا اوسوقت حضرت مسلم کے بھائی اور فرزندون نے اصرار کیا کہ ہم کوفیون سے خون کا بدلا لینگے یا خود بھی شہید ہوجاوینگے آپ نے فرمایا لاخیر فی الحیات بعدکم یعنی بعد تمہارے زندگی مین کچھ خوبی نہین اور سیدھی عراق کی جانب روانہ ہوئے - جب آپ کربلا کے میدان مین پہونچے تو حر نے بطریق خیر خواہی عرض کیا کہ ابن زیاد بدنہاد کی فوجین برابر چلی آتی ہین آپ کہین اور تشریف لیجایئے چنانچہ آپنے وہان سے کوچ کرکے تمام رات مسافت طے کی صبحکو جو دریافت فرمایا تو وہی زمین کربلا موجود تھی غرضکہ اسیطرح سات مرتبہ کوچ ہوتا رہا مگر کربلا کی زمین اسے تقدیر سے قدم باہر نہ رکھنے دیا اور آخر کو یہ نوبت پہونچی کہ اونٹون کو مارتے وہ اپنی جگہ سے قدم نہ بڑھاتے اور جہان میخ گاڑتے یا درخت سے لکڑی توڑتے وہان سے خون کا فوارہ جاری ہوجاتا آخر کو آپ نے فرمایا کہ جگہ ہمارے قتل کی یہی ہے اور عورات اور ننھی ننھی بچون کی طرف دیکھکر فرمایا نظم

ہے مقام یہی اب نہین منزل آگے
پوری یہان ہوگی جو ہوگی ہوس دل باقی
اس زمین سے نہین جائیگا حسین ابن علی
کھول ڈالین جو رہا ہو کوئی محمل باقی
سب سر سامنے اس دشت مین ہووینگے شہید
مین ہون رونے کیلئے بے جگر و دل باقی
بعد میرے نہین رہنے کا کوئی رونے کو
ہان رہینگے فقط اک عابد بیدل باقی
تیغ دشمن سے کھلینگے مرے عقدے لاکھون
اب نہین رہنے کی کوئی مشکل باقی
مین ہون گا اور جہان کیلئے نا منزہا
حیدر دم تک ہے یہ سب شور عنادل باقی
ہوگئے قتل حسین ابن علی ہائے صدوقی
شمع خاموش ہوئی اور نہ محفل باقی

روایت ہے کہ ابن زیاد بدنہاد نے کربلا مین ایک خط حضرت امام حسین

کو کہا کہ یا تو یزید سے بیعت کیجیے یا آمادۂ جنگ ہو جائیے آپ نے اُسکو کچھ جواب نہین دیا اور اُدھر ابن زیاد نے عمر ابن سعد کو سپاہ زیادہ کے
مقابلہ کیلئے بھیجا وہ ساتوین محرم کو کربلا مین پہونچا اور دریائے فرات کے کنارہ اوترا اور دریا کا پانی آپکے لوگون پر بند کر دیا یہانتک کہ ننھے
ننھے بچے پیاس کے مارے مثل ماہی بے آب تڑپتے تھے اور پانی میسر نہین آتا تھا ان سب مین حضرت علی اصغر طفل شیرخوار آپکی شدت پیاس سے
بیقرار ہوئے تو حضرت عباس آپکے بھائی علمبردار مشک لیکر دریائے فرات پر گئے اور مشک کو بھر کر چاہا کہ خود بھی پانی پیوین لیکن حضرت
عباس نے ننھے ننھے بچون کی حالت تشنگی یاد کر کے پانی نہین پیا اور مشک لیے چلے کہ سپاہ شام نے آپکو حلقہ مین کر لیا اور نوفل بن ازرق نے ایسی
تلوار ماری کہ آپکا سیدھا ہاتھ کٹ کر جدا ہو گیا آپ نے پانی کی مشک دوسرے کندھے پر رکھ لی کسی شقی نے ایسا تلوار کا ہاتھ مارا کہ دوسرا ہاتھ بھی کٹ گیا
پھر آپ نے مشک برآیہ کر دانتون مین پکڑ کے لیجانا چاہا اور گھوڑے کو ایڑ لگائی کہ ناگاہ کسی شقی نے جوڑ کر مشک مین تیر مارا کہ تمام پانی بہ گیا آپ
اوس وقت آنکھون مین پانی بھر لائے اور فرمانے لگے کہ آہ محنت میری رائگان گئی اور اعدا کے متواتر حملہ سے شربت شہادت کا نوش فرمایا غرضکہ
صبح دسوین تاریخ محرم کو ابن سعد لشکر لیکر مقابلہ کو میدان مین آیا اور آپ بھی مع شجاعان بنی ہاشم اور اصحاب و موالی و حضرت عباس علمدار خیمہ کے
باہر نکلے اور امام حجت کیلئے ایک خطبہ پڑھا فصاحت بلاغت سے اپنی بے حرمتی اور مظلومی اور ظالمون کا آل عہد شکنی کی فرمائی لیکن کسی نے
جواب باصواب نہ پایا پھر آپکے اصحاب نے فرداً فرداً ایک ایک نکلکر اور داد مردانگی دیکر صدہا کو داخل جہنم کیا جس وقت قریب پچاس کے اصحاب و اشخاص
شہید ہو چکے تب آپ نے ایک آواز بلند سے ندا فرمائی کہ ہے کوئی فریاد کو پہونچنے والا اللہ کیواسطے ہے کوئی بچانے والا جو حرم رسول اللہ کو بچائے
یہ آواز سنکر حُر بن یزید ریاحی لشکر مخالف سے نکل کر حاضر آیا اور عرض کی کہ مجھے فدا ہونیکی اجازت دیجیے پھر حضرت حُر اور اونکا بھائی اور بیٹا اور غلام
آزاد چارون نے فوج اعدا پر حملہ کیا اور ایک دوسرے کے بعد شربت شہادت نوش کیا اس مختصر مین تبرکاً شہدائے اہلبیت کے اسامی کا ذکر کیا جاتا ہے
جو معرکہ کربلا مین فوت ہوئے ۱- حضرت عباس ۲ حضرت عثمان ۳- حضرت محمد ۴- حضرت عبداللہ ۵- حضرت جعفر ۶- حضرت عبید اللہ جناب
علی مرتضیٰ کے صاحبزادے اور ۷- حضرت قاسم ۸- حضرت عبداللہ ۹- حضرت عمر ۱۰- ابوبکر جناب حضرت امام حسنؑ کے جگر پارہ اور ۱۱ حضرت علی اکبر ۱۲ حضرت
عبداللہ معروف بہ علی اصغر جناب امام حسین کے لخت جگر اور ۱۳- حضرت محمد ۱۴- حضرت عون عبداللہ بن جعفر طیار کے فرزند اور ۱۵- حضرت عبداللہ ۱۶ حضرت جعفر
۱۷- حضرت عبدالرحمن عقیل بن ابیطالب کے بیٹے اور ۱۸- حضرت عبداللہ حضرت مسلم بن عقیل کے لڑکے اور ۱۹- حضرت محمد بن ابی سعید بن حضرت عقیل
شہید ہوئے اور باسٹھ دیگر اصحاب میدان کربلا مین ایکدوسرے کے بعد شہید ہو چکے تو پھر آپ تن تنہا رہ کر معرکہ قتال مین تشریف لائے اور صف اعدا پر
حملہ فرمایا اور بہتون کو فی النار والسقر کیا پھر چارون طرف سے تیرونکی بوچھاڑ اور تیرون کی مار حضرت امام مظلوم پر ہونے لگی اور آخرش زخمون سے
چور ہو کر گھوڑے سے جدا ہوئے اور بہاسی زخم کاری لگے اور اوس وقت ظہر جمعہ کا دن تھا شمر لعین کی ضرب تلوار اور سنان بن انس کے لگنے کیساتھ آپکی روح نے
پرواز کی اور حمل بن یزید نے اوتر کے آپکا سر نور آگین تن نازنین سے جدا کیا اور خولی بن یزید نے اپنے بھائی کو دیا اور وہ آپکا سر اور دیگر شہدا کا سر جنکی تعداد
بہتر سر کی کہی جاتی ہے یزید کے پاس لیگئے شہیدان کربلا تین روز تک دشت کربلا مین پڑے رہے بعدہ مردمان بنی اسد نے جسم اطہر حضرت امام حسینؑ
سید الشہدا کو دفن کیا اور حضرت علی اکبر صاحبزادہ آپکے کو پائین آپکے اور دیگر شہدا کو ایک جگہ دفن کیا اور حضرت عباس علمدار کو سر راہ غاضریہ
جداگانہ دفن کیا - امام زین العابدین بن امام حسین اوس وقت مریض تھے جنکو امانت خلافت و امامت معہ وصیت آپ فرما گئے تھے - بعد اس کے
یزید پلید شرب خمر عادی ہوا اور کہا کہ دین محمدی سے بیزار ہو کر ملت عیسوی مین آیا ہون اور بتاریخ چہارم ربیع الثانی سنہ ۶۴ ہجری بحالت مستی رقص کنان مکان کے اوپر سے
گر کے فی النار والسقر ہوا سن بتائید الٰہی سنہ ۱۳۲ ہجری مین ابو العباس عبداللہ نے کہ نسب اوسکا بچند واسطہ درمیانی بعبد المطلب پہنچتا ہے خروج کیا اور
بجہت طلب خون حضرت امام حسین مظلوم و اہلبیت کے جامہ سیاہ پہنکر اور علمہای سیاہ اٹھا کر واسطے لڑائی بنی امیہ کے لشکر عظیم تیار کیا - محمد بن مروان
بمقابلہ پیش آیا و تمام عساکر و لشکر خود مقتول ہوا اور ابو العباس نے حکم عام دیا کہ جہان کہین بنی امیہ اور اونکے متعلقین کو دیکھو بے پرسش قتل کر دو -
بس کوئی اونمین سے زندہ نہین رہا اور بعدہ حکم دیا کہ جس جگہ قبر اس قوم کی نظر آوے اوکھیڑ دو اور ہڈیان مُردونکی نکالکر جلا دو چنانچہ نشان قبر

<table dir="rtl">
<tr><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>نام مقدس صاحبان خاندان معہ کنیت ولقب و ولدیت و قومیت</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات</th></tr>
<tr><td colspan="9">بنی امیہ کا کہین نہین چھوڑا اسکو مسمار کر دیا جسوقت خلفاے بنی عباس کے مستقل سلطنت ہوگئی تو پھر وہ بھی اہلبیت کو آزار دینے لگے آخرش اونکو بھی ہلاکو خان نے بغداد مین آکر خلیفہ وقت اور اوسکے فرزندان و متعلقین سبکو قتل کر دیا - خلفاے بنی عباس نے پانسو بیس سال چار مہینے ٢٧ روز سلطنت کی - اون مین سے بھی کوئی باقی نہین رہا اللّٰہ بس و ماسوا ہوس -</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td></td><td>حضرت علی امام زین العابدین کنیت ابو محمد و ابو الحسن و ابو بکر لقب سجاد و زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام</td><td>روز جمعہ ١٥ جمادی الثانی ولقولے ٥ شعبان سنہ ٣٨ ہجری مدینہ منورہ -</td><td>روز سہ شنبہ بعد مغرب ١٨ محرم سنہ ٩٥ ہجری</td><td>جنت البقیعہ بروضہ حضرت امام حسن علیہ السلام عمر ٥٧ سال</td><td>مرأة الاسرار - خزینة الاصفیاء - تاریخ الاولیاء - ذکر الشہادتین</td><td>آپکی [illegible] والدہ [illegible] اہلبیت [illegible] حضرت [illegible] امامت</td></tr>
<tr><td colspan="9">اپنے والد بزرگوار حضرت امام حسین سے پہونچی آپ وقت قضیہ نامرضیہ کربلا مین ٢٣ برس کی تھے - نقل ہے کہ محمد حنیفہ بن علی مرتضیٰ نے آپسے تنازع امامت کیا آپنے فرمایا اس بارہ مین مناسب ہے خانہ کعبہ مین جاکر حجر اسود سے دریافت کرین کہ امام زمان کون ہے پس ہر دو صاحب متفق ہوکر نزدیک حجر الاسود گئے اور سوال مذکور کیا حجر الاسود نے حرکت مین آکر بزبان فصیح کہا کہ امامت بعد حسین کے علی بن حسین کو پہونچی ہے اور وہ امام زمان ہین محمد حنیفہ بمشاہدہ اس امر بدیہہ و بدیع کے بامامت حضرت زین العابدین قائل ہوگئے ٣٤ سال آپنے امامت کی مورخین لکھتے ہین کہ ولید بن عبد الملک بن مروان کے کہنے سے دشمنان اہلبیت نے کہانے مین ملاکر آپکو زہر دیا - آپکے مصائب کو ذرہ بچشم خیال غور کرنا چاہیئے کہ حالت بیماری مین واقعہ کربلا مین ایک ایک کا جدا جدا صدمہ اٹھانا اور عورات کے ساتھ قید ہوکر کوفہ مین جانا اور پھر دمشق مین اہلبیت اطہر کے ساتھ رہ کر طرح طرح کے صدمے اٹھانا اور پھر حضرت امام حسین کا سر مطہر لیکر مدینہ مین آنا ایسا صدمۂ جانکاہ ہے کہ العیاذ باللہ والغیاث الی حضرت اللہ - راوی لکھتا ہے کہ آپ بالاخانہ مین اسقدر رویا کرتے تھے کہ آنسو جمع ہوکر پرنالہ کی راہ سے باہر گرتے تھے - ایک شخص اوس راہ سے گذرا اوسکے اوپر وہ پانی آنسوون کا گرا اوسنے کپڑا دہونیکا ارادہ کیا مگر دوسرے شخص نے جو آپکے رونے حال سے واقف تھا کہا کہ اے شخص وہ پانی نجس تھا بلکہ وہ پانی آنسوون حضرت امام زین العابدین کا تھا جو اپنے باپ کی مصیبت یاد کرکے رویا کرتے ہین -</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td></td><td>حضرت امام محمد باقر کنیت ابو جعفر لقب باقر و شاکر و صادق بن حضرت امام زین العابدین</td><td>روز جمعہ ٣ صفر سنہ ٥٧ ہجری مدینہ منورہ</td><td>روز دوشنبہ ساتوین ذی الحجہ سنہ ١١٤ ہجری</td><td>جنت البقیعہ بجوار پدر خود عمر ٥٧ سال</td><td>خزینة الاصفیا - مرأة الاسرار - تاریخ الاولیا</td><td>آپ [illegible] امامت [illegible] والد [illegible] زین العابدین</td></tr>
<tr><td colspan="9">سے پہونچی - آپکی خرق عادات بہت ہین لیکن یہ مختصر صرف ایک دو مثال پر حصر کرتا ہے راوی لکھتا ہے کہ مین ایک جماعت کے ساتھ حاضر حضور ہوا اوسوقت ذکر معجزہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کہ اونہون نے چار مرغان کو حسب الحکم الٰہی پکڑا اور ذبح کیا اور گوشت اون سب کا قیمہ کرکے باہم ملا دیا اور اپنی طرف مرغان مذکور کو بلایا وہ سب زندہ ہوکر حاضر آگئے آپنے فرمایا کہ مثل اسکے پھر دیکھنا چاہتے ہو اوسنے کہا ہان پس آپنے آواز دیکر مور یعنی طاؤس کو بلایا وہ اسیوقت حاضر ہوگیا اسیطرح آواز دیکر غراب کو پھر باز کو پھر کبوتر طلب کیا اور چارون کو ذبح اور ریزہ ریزہ کرکے باہم ملا دیا اور اونکی سرون کو نگاہ رکھا پس اول سر طاؤس کو اوٹھایا اور فرمایا اے طاؤس اوسی وقت مینے دیکھا کہ گوشت و استخوان اور پر ملکے طاؤس اس گوشت</td></tr>
</table>

[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام مقدس صاحبان خاندان معہ کنیت و لقب و بیت قومیت۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

کو فتنہ و آفت سے جدا ہوئے اور طاؤس کے ساتھ نکلے اور دوسرے تین جانور ذکر کردہ بالا بھی اسیطرح زندہ ہوگئے آپ نے ۱۹ سال ۲ مہینے ۲۵ روز امامت کو انجام دیا۔ اکثر اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک نے و بقول تاریخ الاولیا ابراہیم بن ولید کے کہنے سے زہر دیکر شہید کیا تھا۔

ایضاً	ایضاً		حضرت امام عبد اللہ جعفر بن محمد باقر کنیت ابوعبد اللہ لقب صادق و صابر و طاہر		روز دوشنبہ ۱۵ رجب	بشرح صدر عمر ۶۵ یا ۶۸ سال مدینہ منورہ [illegible] و بقول اقتباس [illegible]	مراۃ الاسرار حبیب السیر تاریخ الاولیا حدیقۃ الاولیا اقتباس الانوار۔	[illegible]

افقہ فقہا مدینہ تھے حضرت امام المجتہدین ابو حنیفہ آپ کے شاگردوں سے ہیں آپ نے علم عجیب و غریب کو بطریق ارث حضرت رسالت پناہ صلعم سینہ بسینہ پہنچا تھا ظاہر فرمایا۔ چنانچہ آپکا فرمودہ ہے علمنا غابر و مزبور و نکت فی القلوب و نقر فی الاسماع وان عندنا الجفر الاحمر والجفر الابیض و مصحف فاطمہ عندنا الجامعۃ فیھا جمیع ما یحتاج الناس الیہ۔ کتب حبیب السیر میں تفسیر اس کلام کی اسطرح لکھی ہے غابر وہ علم ہے جو کچھ کہ واقع ہوگا مزبور علم گذشتہ و غرض از نکت فی القلوب الہام ہے و مقصود نقر فی الاسماع کلام ملائکہ ہے اون کی باتوں کو ہم سنتے ہیں لیکن اونکو دیکھتے نہیں جفر الاحمر ایک برتن ہے کہ جسمیں ہتیار آنحضرت صلعم رکھے ہیں اور حضرت امام مہدی کے ظہور کے وقت برآمد ہوں گے۔ جفر ابیض بھی ایک برتن ہے کہ جسمیں توریت انجیل و زبور داود و کتب آسمانی رکھی ہیں و مصحف فاطمہ ہر چیز جو قوہ سے فعل میں آوے گی از جنس حکایات و نام ہر ملکی و خانگی کہ تا قیامت پیدا ہوں اوسمیں ہیں اور جامع کتاب ہے کہ جسکا طول ستر گز ہے جو آنحضرت صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھوائی تھی ما یحتاج خلق اللہ روز قیامت تک کا اوسمیں درج ہے اور یہہ مخصوص باہل بیت ہے دوسرے کسیکو معلوم نہیں۔ و ابن جوزی اپنی تصنیف میں لیث بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں کوہ ابو قبیس پر ایک روز گیا وہاں ایک شخص دیکھا کہ رو بقبلہ بیٹھکر کہہ رہا تھا یا رب یا اللہ یا حسبی یا رحیم یا ارحم الراحمین سات دفعہ یہہ کلمات کہے اور حق تعالی سے جامہ برائے پوشیدن اور کچھہ چیز واسطے کھانے کے دعا فرمائی اوسیوقت ایک طبق انگور تازہ اور دو چادر نو اونکے آگے ظاہر ہوگئیں پس اوس شخص نے ارادہ کھانے انگور کا کیا۔ میں نے کہا میں بھی شریک ہوں فرمایا آؤ اور کہاؤ و ذخیرہ مکرو میں لیث بن سعد کہتے ہیں بیتے ہمراہ اوس شخص کے خوب سیر ہوکر انگور کھائے اور ہرگز اوس طبق سے انگور کم نہوئے اور اوس شخص نے ایک چادر سے ازار کرلی اور دوسری سر پر اوڑھ لی اور دو چادر پورانی اپنی لیکر چلنے لگا میں اوسکے پیچھے ہولیا۔ راستہ میں اوسکو ایک مرد ملگیا وہ دو نو چادر پورانی اپنی اوس مرد کو دیدیں اور خود چلا گیا میں نے اوس مرد سے پوچھا کہ یہہ شخص کون تھا اوسنے کہا امام جعفر بن محمد باقر۔ پھر میں نے بہت تلاش کیا آپ کو نہیں پایا۔ فضل بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک روز آپ ایک کوچہ سے جارہے تھے دیکھا کہ ایک عورت معہ فرزندوں کے گریہ و زاری کررہی ہے دریافت پر عورت نے کہا کہ ایک مادہ گاؤ رکھتی تھی اوس کی شیر سے میرا اور میرے عیال کا گذرا ہوا جاتا تھا۔ ابھی یہہ مادہ گاؤ مرگئی جو پڑی دیکھتے ہو حیران ہوں کیا کروں آپ کو رحم آگیا اور اپنے نہایت توجہ سے دعا کی اور پاے مبارک گاؤ کو لگا کر آواز دی وہ فی الفور اوٹھ کھڑی ہوئی۔ بہت سے خرق عادات و کرامات کا ذکر مطولات میں ہے زیادہ شوق ہو تو ملاحظہ کریں۔ اکثر مورخین کا قول ہے کہ آپکو ابو منصور دوانقی نے زہر دیا تھا اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ بحکم جعفر دوانقی زہر دینے سے شہادت پائی ہے۔ ایام امامت ۳۴ سال صاحب حدیقۃ الاولیا لکھتے ہیں پیران عظام سلسلہ نقشبندیہ نے اپنے شجرہ میں لکھا ہے کہ آپ کو فیض حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق سے بھی حاصل ہوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب + حضرت

نام خاندان یا خانوادہ یا سلسلہ	[illegible]	نام مقدس صاحبان خاندان یا خانوادہ بتفصیل کنیت و لقب وولدیت و نسبت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام کتب جن سے یا جنکے حوالہ سے مؤلف نے اقتباس کیا۔	مختصر حالات
مصطفوی ایمہ معصومین اہلبیت	امام یا پیشوائے دین متین	حضرت امام موسیٰ کنیت ابوالحسن وابوابراہیم وابوعلی لقب کاظم بن امام جعفر صادق	روز یکشنبہ ساتویں صفر ۱۲۸ھ ابوامیان تا مکہ ومدینہ ہے	روز جمعہ پانچویں یا پچیسویں ماہ رجب ۱۸۳ھ عمر ۵۵ سال	بغداد شریف مقبرہ کہ معروف بمقابر قریش ہے۔	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا تاریخ الاولیا انوار العارفین۔	

کھانے والے تھے اسیوجہ سے آپکا لقب کاظم ہوا۔ بست سالہ عمر میں آپ نے مسند امامت پر جلوس فرمایا۔ اورپینتیس ۳۵ سال یا بقول تاریخ الاولیا ۲۸ سال نو مہینے مسند امامت پر متمکن رہے۔ ارباب سیر وتاریخ لکھتے ہیں ہارون رشید سندی بن شاہک یا یحییٰ بن خالد برمکی نے امام بیگناہ کو زہر دیا وبقول بعضے حلق معصوم میں ضرب ڈالکر کام تمام کیا۔ آپ کثیر الاولاد ہوئے ہیں مگر چودہاں صاحبزادوں سے آپکی نسل اولاد کی چلی ہے ۱۲ آپکے کمالات وخرق عادات بہت کچھ ہیں لیکن اس مختصر میں صرف ایک دو پر تمثیلاً انحصار رکھا گیا ہے۔ حضرت خواجہ شفیق بلخی رح فرماتے ہیں کہ مجھے آپکے دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ آپ کو وضو کی ضرورت ہوئی لب چاہ کھڑے ہوکر پانی چاہ دیکھنا تھا کہ فوراً پانی چاہ سے اوپر نکل آیا اور آپ نے کوزہ کو اوس سے بھر لیا۔ بعد فراغت نماز کے تودہ ریگ کی طرف التفات فرمایا۔ اور کچھ ریگ یعنے ریت اوٹھا کر کوزہ میں ڈالی اور ملایا اور کھانے لگی یعنے سلام کرکے کہا کچھ اسمیں سے مجھے مرحمت ہوئے آپ نے وہ کوزہ مجھے دیدیا۔ جب میں نے اوسمیں سے نکال کر کھایا تو شہد وشیر تھا شفیق بلخی فرماتے ہیں کبھی ایسی خوش ذایقہ ولذیذ کوئی چیز نہیں کھائی جیسا کہ وہ تھا اور خوب سیر ہوکر کھایا اوس سے چندروز مجھے کھانے پینے کی طرف میل نہیں ہوا۔

نام خاندان یا خانوادہ یا سلسلہ	[illegible]	نام مقدس صاحبان خاندان یا خانوادہ بتفصیل کنیت و لقب وولدیت و نسبت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام کتب جن سے یا جنکے حوالہ سے مؤلف نے اقتباس کیا۔	مختصر حالات
ایضاً	ایضاً	حضرت امام علی موسیٰ رضا کنیت ابوالحسن وابومحمد ولقب رضا ومرتضیٰ وضامن وصابر	روز جمعہ ۱۱ ذالحجہ ۱۴۸ھ مدینہ منورہ وبقولے روز پنجشنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۵۳ھ	روز جمعہ نویں رمضان ۲۰۸ھ وبقولے آخر ماہ صفر ۲۰۳ سالہ ہجری	طوس قریہ سنابا معروف مشہد شریف بوجہ مدفن حضرت علی رضا مشہد کہتے ہیں بقول بغداد میں بہشت	بشرح صدر وچہل مجالس علاءالدین سمنانی۔	

بن ہارون رشید معلوم کرکے ایسا معتقد ہوا کہ خلافت تک دینے لگا لیکن آپ راضی نہیں ہوتے تھے کہ بحکم جفر الجامع سے خبر نہیں دیتا آخر ایسا ہی ہوا کہ تمام ارکان عباسیان نے خلیفہ کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ امر خلافت کو اپنے خاندان سے انتقال کرنا کیا لایق ہے اور رفتہ رفتہ خلیفہ مامون کو یہانتک آپکی طرف سے برخلاف کیا کہ انجام کار وہ خود درپے ہلاکت امام معصوم ہوگیا۔ حضرت شیخ علاءالدین سمنانی چہل مجلس میں فرماتے ہیں کہ امام برحق کو خلیفہ مذکور نے باغ میں طلب کیا اور خلیفہ نے چند دانہ انگور زہر آلودہ کے اپنے ہاتھ سے حضرت کو کھلائے آپ سمجھ گئے کہ زہر کھایا ہے اور وقت وفات قریب آگیا ہے اوسی روز محمد تقی پسر ہفت سالہ خود کو بغداد سے طوس میں طلب کیا اور وصیت فرمائی کہ فلاں جگہہ کہودوا کر دیکھنا اوس میں سے ایک پتھر نکلے گا لکھا ہوا مجکو نیچے اوس پتھر کے دفن کرنا اور جب بلوغت کو پہونچو تو زیر فلاں درخت امانت رکھی ہے کتاب جفر الجامع کہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لکھی ہے اور اوسمیں اسرار غیب بیان کئے ہیں اوسکو کوئی نہیں دیکھے الا وہ کوئی جو امام حسینی ہووے اور اسوقت وہ کتاب اور دیگر چند چیز کہ انبیا سے ودیعت ہیں پوشیدہ ہیں جو بزمانہ ظہور مہدی آخر الزمان عم

۱ بغداد در اصل باغ داد ہے کثرت استعمال سے بغداد مشہور شہر عراق عرب میں دجلہ کے کنارہ واقعہ ہے خلفائے عباسیہ نے اپنے عہد خلافت میں آباد کیا تھا کسی زمانہ میں اہل اسلام اسکو فخریہ مدینۃ الاسلام بھی کہتے تھے جہاں بڑے بڑے علما اور فضلا ومشایخ اور عماید گزرے ہیں۔ عرس بالکسر زن باشوئے دا نیز طعام عروسی ونکاح ومجازاً مجلس طعام فاتحہ بزرگان کہ بروز وفات سال کے بعد کرتے ہیں کیونکہ رحلت غم کدہ دنیا سے عاشقان حق میں شادی عروسی یعنے وصل حق ہے۔ از غیاث

[illegible]	[illegible]	نام مقدس مع بیان خاندان و تفصیل کنیت و لقب و ولدیت و سکونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام کتب کہ جن کے حوالے سے مؤلف نے اقتباس کیا	مختصر حالات
مصطفوی اثنا عشریہ اہلبیت	امام یا پیشوائے دین متین	حضرت امام محمد تقی کنیت ابوجعفر لقب جواد آپ کو جعفر ثانی بھی کہتے ہیں بن علی رضا۔	بقول تاریخ الاولیا دسویں ماہ رجب ۱۹۵ھ مدینہ منورہ	روز شنبہ آخر ماہ ذیقعدہ ۲۲۰ھ عمر ۲۵ برس دوماہ پندرہ روز وبقول مراۃ الاسرار	بغداد قریب امام موسیٰ کاظم [illegible]	مراۃ الاسرار بحوالہ شواہد النبوۃ و حبیب السیر تاریخ الاولیا انوار العارفین	[illegible]
ایضاً	ایضاً	حضرت امام علی نقی کنیت ابوالحسن لقب نقی و عسکری وہادی۔ ناصح۔ متوکل و فتاح بن امام محمد نقی	تیرہویں رجب ۲۱۴ھ بقولے روز عرفہ ذی الحجہ موضع صریا مدینہ منورہ	روز دوشنبہ آخر جمادی الثانی بقولے دوئم رجب ۲۵۴ھ عمر ۴۰ برس	سرمن رائے مشہور سامرہ	مراۃ الاسرار بحوالہ شواہد النبوت انوار العارفین تاریخ الاولیا	[illegible]

و خوارق عادات کا مامون بن ہارون رشید شیفتہ ہوکر اپنے دختر ام فضل کو آپکے عقد نکاح میں دیا تھا اور مدینہ روانہ کردیا تھا اور ہر سال ایکہزار دینار بھیجا کرتا تھا ایک روز کوفہ کی مسجد میں درخت کے نیچے آپ نے وضو فرمایا۔ وہ درخت چند ساعت میں بارور ہوگیا اور لوگوں نے میوہ شیریں بیدا نہ اوس درخت سے کھائے وبقول بعض ارباب سیر و تواریخ کی شہادت آپکی بفرمان معتصم خلیفہ بغداد کے زہر دینے سے ہوئی۔ آپکا ارشاد ہے ہر کار استخارہ سے کرو کہ زیاں کار نہ ہو اور ہر کام مشورہ سے کرو کہ پشیمان نہ ہو۔ آخیر شب میں سفر کرو کہ اوسوقت میں جلد طے ہوتی ہے برخلاف دن کے۔ اور جو کام صبح کو کیا جاوے اوسمیں برکت ہوتی ہے۔

نوٹ ۱ سرمن رائے ایک شہر عراق عرب میں بنا کردہ خلیفہ معتصم کا ہے جبوقت اوسکے لشکر میں انبوہ ہوا اور شہر بغداد میں گنجایش نہیں رہی اور مردمان اوسکی اقامت سے تکلیف اوٹھانے لگے تو اوسکو خلیفہ نے اپنے لشکر وغیرہ سے آباد کیا تھا اور شہر بعمارات خوب بنایا تھا اور سرمن رائے نام رکھا تھا اوسیکو سامرہ بھی کہتے ہیں۔

عباس کو وہم اور اندیشہ پیدا ہوا اسلئے اوسنے حکم دیا کہ آپ کو مدینہ سے عراق عرب میں لیجاویں اور سرمن رائے کہ مشہور بسامرہ ہے لیجاکر رکھیں آپ کو سامرہ میں لیجاکر ایک متوحش اور غلیظ جگہہ میں رکھا۔ ایک شخص محبان امام سے مسمی صالح بن سعید نے آپکو ایسی جگہہ میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ فرمایا چشم باطنی سے دیکھو وہ کیا دیکھتا ہے کہ باغہائے خوش اور نہریں رواں و قصرہائے عالی اور فرش غیر مکرر ہیں۔ شواہد النبوت میں ہے کہ ایک شعبدہ باز ملک ہند سے بحضور خلیفہ وقت آیا اور شعبدہ ہائے غریب دکھلائے ایک روز خلیفہ نے کہا کہ اگر علی نقی کو اپنے شعبدوں سے شرمندہ کریگا تو میں تجکو ہزار دینار دونگا۔ شعبدہ باز حسب گفتہ خلیفہ ویسا ہی کرنے لگا اور حاضرین مجلس ہنسنے لگے پس آپ کو غیرت آئی اوس مجلس میں صورت شیر بھی کہیں ہوئی تھی آپ نے اوس صورت کو شعبدہ کیطرف اشارہ کیا وہ صورت شیر مجسم ہوگئی اور شعبدہ باز کو ہلاک کر ڈالا اکثر روایات سے خلیفہ مستنصر بن متوکل کے زہر دینے سے جام شہادت پیا تھا۔ ایام امامت انتیس برس چھہ مہینے ۲۷ روز۔

سلسلہ	[illegible]	نام مقدس صاحب خاندان یا خانوادہ بتفصیل کنیت و لقب و ولدیت و سکونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام کتب جن سے یا جنکے حوالہ سے مولف نے اقتباس کیا	مختصر حالات
مصطفوی	ابیہ معصومین	حضرت امام ابو محمد حسن عسکری کی کنیت ابو محمد لقب عسکری۔ خالص و سراج	روز دوشنبہ دہم ربیع الاول یا ربیع الثانی ۲۳۲ھ مدینہ منورہ	روز جمعہ ہشتم ربیع الاول ۲۶۰ھ	سرمن رای قریب مزار والد ماجد خود عمر ۲۸ سال	مراۃ الاسرار بحوالہ شواہد النبوۃ تاریخ الاولیا انوار العارفین و تاریخ طبری	[illegible]

جسقدر چاہئے خرچ کر سکتے اور جسکو جتنا دینا چاہتے دیدیتے تھے۔ تفصیلات اوسکی مراۃ الاسرار سے ملاحظہ کریں وفات آپکی بحکم معتمد خلیفہ بنی عباس از زہر دینے سے ہوئی۔ ایام امامت سات سال و بقولے چھہ سال آپ کے ایک ہی صاحبزادہ تھے جو امام مہدی کے نام سے منسوب تھے۔

سلسلہ	[illegible]	نام مقدس صاحب خاندان یا خانوادہ بتفصیل کنیت و لقب و ولدیت و سکونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام کتب جن سے یا جنکے حوالہ سے مولف نے اقتباس کیا	مختصر حالات
ایضاً	ایضاً	حضرت امام ابو القاسم محمد کنیت و نام موافق نام حضرت رسول صلعم لقب مہدی۔ و حجت و قایم و منتظر و آخر الزمان بن امام ابو محمد حسن عسکری	شب جمعہ پندرھویں شعبان ۲۵۵ھ بقول شواہد النبوۃ ۲۳	۲۶۵ھ یا ۲۶۶ھ [illegible] رمضان	سرمن رای و بقول علاء الدولہ سمنانی بمدینہ منورہ مدفون ہوے و بزعم امامیہ ۲۶۵ھ سرداب بسرمن رای [illegible]	مراۃ الاسرار بحوالہ شواہد النبوۃ حبیب السیر فتوحات مکی شیخ محی الدین عربی۔ مذاہب امامیہ مقصد اقصے بحوالہ سعد الدین حموی	[illegible]

نوٹ امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک آپ ہی مہدی آخر الزمان و حجت و قایم و منتظر ہیں لیکن اہل سنت جماعت کے نزدیک وہ صاحب دوسری اولاد حضرت فاطمۃ الزہرا سے ہونگے ۱۲

و بر ذراع ایمن یعنے بازو سے راست پر لکھا ہوا تھا جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا شواہد النبوۃ میں لکھا ہے معتضد یا معتمد خلیفہ بنی عباس فرمانروائے بغداد نے دو آدمیوں کو حکم دیا کہ حسن عسکری فوت ہوگئے ہیں جلدی جاؤ اور اون کے گھر کا محاصرہ جاکر کرلو اور جس کسی اہل ذکور کو وہاں دیکھو اوسکا سر لاکر ہمارے روبرو پیش کرو بموجب حکم کسان مذکور گھر میں آئے گھر کو خوبطرح سے آراستہ پایا دروازہ حجرہ پر ایک پردہ پڑا تھا اوٹھاکر دیکھا تو اون کو ایک دریا نظر آیا اور پانی پر سجادہ بچھا یا ہوا ایک آدمی نماز پڑھتا دیکھا اون میں سے ایک نے پانی میں جانا چاہا غرق ہونے لگا دوسرے نے اوسکو ہاتھ پکڑ کے نکالا۔ اور کسان مذکور عذر معذرت کرتے رہے مگر آپ نے کچھہ التفات نہیں فرمائی۔ کسان مذکور نے پیش خلیفہ واپس جاکر یہہ حال ظاہر کیا خلیفہ یہہ ماجرا سنکر حیران ہوگیا اور اُن آدمیوں کو کہا خبردار یہہ حال کسی پر ظاہر نہ ہووے ورنہ تمکو جان سے مرواڈالونگا۔ صاحب حبیب السیر لکھتے ہیں تمام فرق امت نبوی صلعم اور کل طوایف ملت مصطفوی اتفاق رکھتے ہیں کہ قرب قیامت کیوقت ظہور مہدی ہوگا لیکن اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ آیا مہدی موعود امام محمد بن عسکری ہوں گے یا دیگر اولاد بنی فاطمہ سے لیکن عقیدہ اہل سنت جماعت کا ہے کہ آخر زمانہ میں اولاد حضرت فاطمۃ الزہرہ سے پیدا ہوں گے چنانچہ شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی کتاب عروۃ الوثقی میں ارقام فرماتے ہیں کہ جب محمد بن عسکری نظر مردمان سے غائب ہوئے تو اون دایرہ ابدال میں داخل ہوے بعد اوسکے ترقی پاکر مرتبہ قطب اعلے پہونچے اور اوسی مرتبہ میں وفات پائی اور مدینہ منورہ میں دفن ہوے۔ مذہب امامیہ اثنا عشریہ یہہ ہے کہ محمد بن عسکری زندہ ہیں اور سرداب میں پوشیدہ ہیں اور جب تک خداتعالی کو اونکا ظہور منظور نہیں پوشیدہ رہیں گے فتوحات مکی شیخ اکبر میں لکھا ہے کہ مہدی آخر الزمان از آل رسول صلعم اولاد حضرت فاطمہ سے ظاہر ہوں گے اونام اون کا رسول اللہ کا نام

[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام مقدس معہ نام مادر یا والد بتفصیل کنیت و لقب و لذت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام کتب جن سے یہ حالات مؤلف نے اقتباس کیا	مختصر حالات

پر محمد ہوگا اور کہ سید دست عالی اصل کامل آپکے ہمراہ ہونگے شیخ سعد الدین حموی نے مہدی آخر الزمان کے بارہ میں ایک کتاب تصنیف کی ہے اور کہی پیر جیلانی مہدی آخر الزمان کی ذات شریف سے مخصوص کی ہیں کہ جو کسی دوسرے کو ممکن نہیں۔ ولایت مطلق محمدی اونپر ختم ہوگی یعنی بنائے کفر و نفاق کو گرا دینگے اور عیسی علیہ السلام بھی اوسی زمانہ میں آسمان سے زمین پر نزول فرماوینگے اور مروج دین محمدی ہو کر دجال اور شر یاجوج و ماجوج کو دفع کرینگے۔

از ائمہ اہلبیت		حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کنیت ابو محمد لقب محی الدین حسنی الحسینی بن سید ابی صالح محمد — [illegible]	اول ماہ رمضان ۴۷۱ھ بمقام گیلان تاریخ ولادت از نجم اولیا ۴	شب شنبہ بعد از نماز عشاء ۱۱ یا ۹ ربیع الثانی ۵۶۱ سنہ ہجری — و بقولے روز پنجشنبہ ۱۱ ماہ مذکور و بقولے ۱۳ و ۱۷ ماہ مذکور مگر قول صحیح نزدیک ربیع الثانی شہر مشہور ولادت و وفات و عمر ۹۱	بغداد شریف مدرسہ باب الازج	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا اقتباس الانوار بحوالہ سلوک لطائف ستہ و تحفۃ الراغبین۔ — [illegible] عمر ۹۱ سال	[illegible]

نام پہاڑ زیر کوہ جودی کہ جہاں کشتی حضرت نوح علیہ السلام طوفان کے وقت ٹھیری تھی ہے آپ بواسطہ احدی تربیت یافتہ و مرید و خلیفہ حضرت محمد مصطفی صلعم ہیں کہ روح مکرم حضرت سرور عالم نے مجسم ہو کر آپ کو تربیت کیا اور بخلافت کبری پہنچایا گویا آپ درحقیقت اویسی ہیں اور ظاہر میں پیر طریقت پکڑنا بامر سید کائنات تھا تاکہ آپکا سلسلہ طریقت بواسطہ ارتباط پیر ظاہر کما حقہ جاری رہے کیونکہ جریان سلسلہ کا توسل پیر ظاہر نہیں رہ سکتا کسی عارف کا مقولہ ہے ؎ چو ممکن نیست رفتن بے وسیلے ۔ بیاید مصطفی را جبریلے ۔ پس نسبت خرقہ تصوف ظاہری دونوں جگہ سے آپ کو حاصل تھے ایک منجانب ابای بزرگوار دوسرے حضرت شیخ ابو سعید مخزومی نبیرہ حضرت شیخ تاج العارفین شیخ ابو الوفا سے اور ابتدای حال میں آپ نے تربیت حضرت خضر علیہ السلام سے پائی تھی آپ کل مقامات غوثی قطبی۔ قطب الاقطابی سے ترقی پا کر بدرجہ محبوبی پہونچے اور محبوب سبحانی کے خطاب سے مفتخر ہوئے اور بامر الہی قدمی هذه على رقبة كل ولی اللہ برسر منبر فرمایا یعنی میرا قدم اسوقت کل اولیا کی گردن پر ہے۔ کتب مطولہ میں بشرح بسط درج ہے زیادہ شوق دامنگیر ہو تو وہاں سے دریافت کریں آپ مذہب حنفی الشافعی رکھتے۔ بالتحقیق طریقہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سب طریقوں سے بالا ہے اسیواسطے مراد از قدم قدم ولایت سے ہو حلقہ و منشاء مشایخان طریقت نے آپ ہی سے فیض پایا ہے چنانچہ حلقہ سلسلہ چشتیہ کے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری پانچ مہینے سات روز آپکی صحبت میں رہے اور بعض ثقات سے ایسا سننے میں آیا کہ وقت رخصت خواجہ بزرگوار کے آپ نے ایک شغل اونکے کان میں فرمایا کہ اوسکو طریقہ عالیہ چشتیہ میں سر گوشی کہتے ہیں اور وہ شغل حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی تک پہونچا اور ہمراہ خود لیگئے و شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی نے آپکی خدمت میں پہنچکر فیض پایا اور ولایت عراق حاصل کی و سرگروہ طریقہ کبرویہ حضرت نجم الدین کبری نے بھی آپکی خدمت میں حاضر ہو کر فیض صحبت اور تربیت پائی اور پیشوای طریقہ نقشبندیہ کے حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی بھی فیض یاب ہوئے ہیں۔ صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں کہ گیارہ نام آپکے پڑھنا واسطے بر آنے

نوٹ ۱ وجہ تسمیہ لقب محی الدین۔ ایکروز جمعہ کے دن بغداد میں آتے تھے راستہ میں ایک شخص نہایت متغیر اللون دیکھا پڑا ہے اوسنے آپکو کہا مجھ اوٹھاؤ جب اوسکو اوٹھایا تو وہ تازہ رنگ و صورت ظاہر ہوا اور اسنے کہا میں دین اسلام ہوں حق تعالی نے مجھے زندہ کرنے کا ۲ آپکی تاریخ وفات میں ۹ سے ۱۷ تک اختلاف ہے ہندوستان میں نہم یازدہم و بعضے ہفتدہم کرتے ہیں اور بغداد میں ہفتدہم عرس ہوتا ہے۔ وجہ تسمیہ گیارہویں از تکملہ ذکر الاصفیا۔ آپ ہر مہینے گیارہویں کو عرس رسالت مآب صلعم کیا کرتے تھے اسوجہ سے گیارہویں آپکے نام سے مشہور ہے۔ ۱۲

مختصر حالات	نام کتب کہ جن سے یا جنکے حوالہ سے مؤلف نے اقتباس کیا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام مقدس صاحبان خاندان یا خانوادہ مفصل کنیت و لقب و ولدیت و سکونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جمیع حاجات کے مجرب و سریع التاثیر ہیں۔ چاہئیے کہ عروج ماہ میں شب جمعہ وقت نماز مغرب درمیان سنت و فرض اور اسیطرح درمیان سنت و فرض فجر اول گیاراں دفعہ درود اور بعدہ اسماء معظم بعد او سکے سات دفعہ سورہ فاتحہ اور پھر گیاراں دفعہ درود پڑھے اور دعائے حاجت کرے اسیطرح گیاراں روز تک و اسماء معظم یہ ہیں الہی بحرمت سید محی الدین الہی بحرمت شیخ محی الدین الہی بحرمت سلطان محی الدین الہی بحرمت قطب محی الدین الہی بحرمت غوث محی الدین الہی بحرمت مخدوم محی الدین الہی بحرمت خواجہ محی الدین الہی بحرمت درویش محی الدین الہی بحرمت غریب محی الدین۔ الہی بحرمت ولی محی الدین الہی بحرمت مسکین محی الدین اور ثقات سے منقول ہے کہ آپ کا اسم اعظم یعنے یَا شَیْخ عَبْدُ الْقَادِرْ شَیْئًا لِلّٰہِ واسطے محبت حق کے بضم ہمزہ و برائے قہر اعداے بکسر ہمزہ و برائے تسخیر خلق و کشایش دنیاوی بفتح جو کوئی پڑھے و بنا بر جمعیت باطن و ظاہر بسکون ہمزہ انشاء اللہ مراد اوسکی برآوے اور برائے مزید دولت و حشمت ہر روز پانچسو بار و برائے زیارت حضرت سرور عالم صلعم و حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حضرت غوث الاعظم سات رات ہر رات میں ہزار بار باترک حیوانات پڑھے اور واسطے غنی ہونے کے ہر صبحکو نود و یکبار او ر جہت بلند ہونے درجہ و قبول سلاطین بست روز ہر روز صد بار اور واسطے تحصیل علوم و حکمت بعد نماز عشاء ہشتاد بار۔ تحفۃ الراغبین میں لکھتے ہیں دوگانہ نماز قضائے حاجت کے لئے بہت سریع التاثیر و مثل کبریت احمر ہے طریقہ ادا کرنے دوگانہ اسطرح پر ہے اول دو رکعت نماز گذارے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیاراں دفعہ سورہ اخلاص پڑھے بعد سلام سجدہ میں جاکر یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی و یا غوث صمدانی شاہ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی اغثنی و امددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات اسکے بعد تین مرتبہ آمین کہے بعدہ اوٹھکر بجانب عراق گیاراں قدم چلکر کہے السلام علیک یا حضرت شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر گیلانی پھر گیاراں قدم واپس آوے اور اپنی حاجت کو کہڑے رہ کر مانگے اور پھر سجدہ میں جاکر تین مرتبہ کہے یا لطیف الطف الخفی اوسکے بعد اگر ذکر کلمہ طیب ایکہزار مرتبہ کہے بہتر ہے ورنہ تین مرتبہ بھی کافی ہے وغیرہ زیادہ مفصل حال دیکھنا ہووے تو اقتباس الانوار کو آپ کے ذکر میں ملاحظہ کرو طریق فاتحہ شیرینی نیاز اسطرح پر ہے ایک بار الحمد اور گیاراں دفعہ سورہ اخلاص با تسمیہ پڑھکر بخشے اور جو نقدی برائے شیرینی آپکی اختیار کرے وہ دو قسم ہے گیاراں ٹکہ یا گیاراں پاولہ یا گیارہ محمودی یا گیارہ مظفری یا گیارہ اشرفی یا گیارہ روپیہ۔ دوسرے اکسٹھ عدد ہر قسم مذکورۃ الصدر سے جو میسر آوے نذرانہ آپکا مقرر کرے جب مقصد حاصل ہو بلا توقف ادا کرے دیر و تعجیل نکرے۔ و توشہ حضرت غوث الاعظم برائے قضائے حاجات و کفایت مہمات مثل کبریت احمر ہے چاہیے کہ یہہ توشہ پیش از حصول مقصد ادا کرے اس تفصیل سے سوا پانچ سیر میدہ اور اسیقدر شکر تری و روغن زرد و سوا سیر مغز بادام اور اسیقدر مغز پستہ و کشمش و ناریل و یک تانک یا ؤ بالا لونگ اور اسیقدر دارچینی قلمی و الایچی خورد ایک جا کرکے حلوا پکاکر فاتحہ دلاویں اور تقسیم کریں **آپکی کیفیت سوانح عمری اسطرح پر ہے** پچیس[۲۵] برس جنگل و بیابان میں بقدم تجرید ریاضت کی اور چالیس برس تک بوضو عشاء صبح کی نماز ادا کی پندرہ سال تک بعد نماز عشاء ایک پانو پر کہڑے ہوکر ختم قرآن کرتے تھے بحالت زہد و ریاضت روزہ چالیس و زکار رکھتے تھے اور افطار برگ درختان و اشیاء مباح بیابانی سے فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا فرمودہ ہے کہ خدا تعالی سے مجکو ایک کاغذ فراخ ملا ہے اوس کاغذ میں میرے مریدوں کے نام اور میرے اصحاب کے نام لکھے ہوئے تھے کہ جو تا قیام قیامت نسبت خود میرے ساتھ درست کرینگے اور حکم خدا تعالی سے ہوا ہے کہ اون سبکو ہمنے بخشدیا اور قسم ہے رب العزت کی کہ قدم پروردگار کی حضور سے نہیں اوٹھاونگا جب تک کہ میرے مریدوں و متوسلوں کو حق تعالی بہشت کی طرف نہ بھیجے گا۔ اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں ضرور تخفیق اوسکو چھپاؤنگا یا جسنے میرا مونہہ دیکھا یا میرا نام سنا اور وہ خوش ہوا اوس سے عذاب گور قیامت تک اوٹھاویں گے **بیت** ہر کرا یار توئی زار نگردد ہرگز ✦ چونکہ غمخوار توئی خوار نگردد ہرگز ✦ صاحب تحفۃ القادریہ لکھتے ہیں کہ آپ ایک چشمہ آب پر وضو کررہے تھے ایک عورت ضعیفہ اوس چشمہ آب سے کوزہ میں پانی بہر کر زار زار رو رہی تھی آپ نے موجب گریہ ضعیفہ سے پوچھا کہا کہ بارہ سال

[illegible]	[illegible]	نام مع صاحبان خاندان یا فرزند بتفصیل کنیت لقب ولدیت و سکونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام کتب کہ جن سے یہ حالات مؤلف نے اقتباس کیا	مختصر حالات

اسیر شوہر ہوا جبکہ قریب سے فرزند کی شادی کرنے گیا تھا وقت واپسی کے تمام براتی و دولھا دلہن مع ساز و سامان کے سب اس دریا میں کشتی سمیت غرق ہوگئے جس وقت وہ واقعہ اسکو مجھے یاد آتا ہے بے اختیار گریہ وزاری شروع ہو جاتی ہے آپنے بعجز وزاری اوس ضعیفہ کے رحم فرماکر حق تعالی سے استدعا کی آواز آئی کہ یہ کسطرح ہوسکتا ہے۔ غرض جناب باری میں کی ہرگاہ کہ اونکو عالم عدم سے وجود میں لایا اب کہ لیئے وجود میں تھے ناپید کیا تیری قدرت سے کیا مشکل ہے کہ پھر وجود میں آجاویں چنانچہ بہ برکت دعا آپکی حکمت الہی سے وہی کشتی مع تمام براتیان و غلغلہ ساز و سامان و لتارہا عالم عدم سے از سر نو وجود میں جوں کے توں آگئے وہ ضعیفہ اپنے فرزند اور سب براتیوں سے ملاقی ہوئے اور اپنی مراد کو پہنچی خدا کرے ایسی ہی سبکی مرادیں آپ کی طفیل سے پوری ہوں۔

ہر تصرف آپسے جو مقام محبوبیت صادر ہوا وہ تمام پسندیدہ و مرضی حق وارد ہوا لہذا تصرف آپکا قضاء مبرم میں بھی جاری و ساری تھا پس مواخذہ و عدم مواخذہ کی آپکی تصرفات میں گنجایش نہیں تھی۔

الائمہ مجتہدین	نمبر شمار ۱ مذہب حنفی	حضرت نعمان امام اعظم ابوحنیفہ کوفی کنیت ابوحنیفہ لقب امام اعظم ابن الثابت	۸۰ھ کوفہ مادہ تاریخ [illegible]	ماہ رجب ۱۵۰ھ عمر ۷۰ سال	بغداد کہنہ	تاریخ الاولیا بحوالہ خیرات الحسان فی مناقب النعمان۔ خزینۃ الاصفیا۔ کشف المحجوب۔ سیرت امام اعظم۔ حدیقۃ تصوف	اول آئمہ اربعہ [illegible] امام جعفر صادق [illegible]

جابر بن عبداللہ۔ عبداللہ بن انس۔ عبداللہ بن حرث۔ معقل بن یسار و اثلہ بن اسقع کو دیکھا اور فیض اوٹھایا ہے۔ صاحب کشف المحجوب لکھتے ہیں کہ جس وقت آپ طواف روضہ رسول اللہ صلعم کے لئے جاتے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہتے اندرون روضہ سے جواب علیک السلام یا امام المسلمین سنتے آپکے پدر بزرگوار کابلی الاصل تھے یہانتک درجہ مقبولیت حاصل کیا کہ قیامت تک آپکا مذہب باعث فروغ دین محمدی رہے گا۔

حضرت رسول صلعم نے آپ کو بخطاب سراج الامت فرمایا ہے۔ اور استاد حضرت فضیل بن عیاض و ابراہیم بن ادہم و بشر حافی و داؤد طائی اور امام یوسف و امام محمد تھے۔ آپ ہر شب ایکہزار رکعت نماز گذارتے اور تیس ۳۰ برس تک نماز صبح کو بطہارت نماز عشا باحیا شب ادا کرتے تھے نقل ہے کہ جب تک آپ زندہ رہے حضرت امام شافعی پیدا نہیں ہوئے اور چار برس تک اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں رہے اور جس رات کو آپنے وفات پائی اوسی رات کو آپکا تولد ہوا تھا۔ چار سو شاگرد رشید آپکے تھے جس وقت کسی مسئلہ میں مشکل نظر آتی چالیس ختم قرآن کرنے مشکل حل ہو جاتی [illegible] ماہ رمضان میں اکسٹھ قرآن ختم کرتے اور ریاضت و عبادت کا یہ حال تھا کہ ہر شب میں تین ۳۰۰ سو رکعت نماز پڑھتے نقل ہے ایک روز راہ میں کہ ایک عورت نے دوسری عورت سے کہا کہ دیکھو یہ شخص ہر روز پانچسو رکعت پڑھتا ہے آپ نے اوسی روز سے پانچسو رکعت پڑھنا شروع کردیا پھر دوسرے روز لڑکوں نے آپسمیں کہا کہ دیکھو یہ شخص ہر روز ایک ہزار رکعت نماز پڑھتا ہے آپ نے اوسی روز سے ایکہزار رکعت پڑھنی شروع کردیں اس خیال سے نماز کو موافق کہنے لوگوں کے پڑھتے تھے کہ میں ویسا نہیں ہوں جیسا کہ لوگ مجھے خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ نقل ہے کہ آپ کو کسی سے کچھ قرضہ لینا تھا محلہ مدیون میں آپکے شاگردوں سے کوئی مرگیا دھوپ کا وقت تھا آپکے اصحاب سے کسی نے کہا کہ سایہ دیوار کے تلے چندے آرام فرماویں جب تک کہ غسل میت ہووے فرمایا کہ میرا ذمہ صاحب خانہ اس دیوار کے قرض لینا ہے پس روا نہیں کہ تا حصول مال خود سایہ دیوار اوسکے سے متمتع ہوں کہ وہ داخل سود ہے۔ صاحب کشف المحجوب فرماتے ہیں کہ میں ایکوقت ملک شام میں بر سر مزار حضرت بلال سویا ہوا تھا خواب میں دیکھا کہ میں مکہ میں ہوں اور آنحضرت صلعم باب بنی شیبہ سے ایک پیر صورت کو گود میں لئے چلے آتے ہیں اور بہت شفقت کرتے ہیں میں نے قدمبوس ہوکر بہت تعجب کیا کہ یہ پیر روشن بخت کون ہے کہ آنحضرت صلعم جسکو مانند طفل گود میں ملئے ہوئے چلے آتے ہیں۔ حضرت صلعم نے خطرہ دل پر

نام خاندان سلسلہ	مذہب	نام مقدس صاحبان خاندان یا خانوادہ بتفصیل کنیت و لقب و ولدیت و سکونت	سنہ ولادت	تاریخ وفات	مقام مدفن	نام کتب کہ جن سے یا جسکے حوالہ سے مؤلف نے اقتباس کیا	مختصر حالات

آگاہ ہوکر فرمایا اے علی ہجویری بہلا امام مسلمانان اہل سنت ابو حنیفہ ہے۔ ابو جعفر منصور دوانیقی خلیفہ بنی عباس نے جسکو بنی فاطمہ کیطرف سے خدشہ رہا کرتا تھا اور آپکی رائے یہی کہ منصور نے لوگوں سے جبراً بیعت لی ہے خلافت کے حقدار بنی فاطمہ ہے اسوجہ سے عہدہ قضا سے آپنے انکار کیا اور خلیفہ وقت نے نافرمانی کو حیلہ اوٹھاکر آپ کو منصور نے قید میں بہیجدیا اور آخرش زہر دلایا جب آپکو زہر کا اثر محسوس ہوا تو سجدہ کرکے عالم عقبےٰ کی راہ لی۔ ۸ مہینے قید رہے ہر روز انکو کوڑوں سے مارتے تھے اور تلواروں سے کوچتے تھے زمین پر ڈالکر پاؤں سے روندتے تھے کہتے ہیں آپکے جنازہ کی نماز میں آٹھ لاکھ آدمی تھے اور ساٹھ ہزار عورتیں ایک روایت میں دو کروڑ آدمی آئے ہیں دس روز میں ہزار یہود و نصاریٰ و مجوس مسلمان ہوئے۔

نام خاندان سلسلہ	مذہب	نام مقدس	سنہ ولادت	تاریخ وفات	مقام مدفن	نام کتب	مختصر حالات
الیضاً	سرنشاہ مذہب مالکی	حضرت امام مالک ابو عبد اللہ نام مالک کنیت ابو عبد اللہ بن انس الاصبحی	سنہ ۹۵ھ	روز یکشنبہ ساتوین ربیع الاول سنہ ۱۷۹ھ	مدینہ منورہ جنت البقیع عمر ۸۴ برس	تاریخ الاولیا	[illegible]

در باب صحت و توثیق بڑے معتبر و شہرہ آفاق کتاب ہے آپکی فضیلت اس سے عیاں تر کیا ہوگی کہ آپکے شاگرد حضرت امام شافعی اور مالک ذو النون مصری تھے اور بے غسل تازہ و لباس پاکیزہ کے کبھی حدیث نہ سُناتے تھے اور نہایت درجہ کی تعلیم و تکریم مدینہ منورہ کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس میں پر تربت رسول مقبول صلعم کی ہو وہ جگہ کب مناسب ہے کہ میں سوار ہوکر نکلوں اور عمر بھر مدینہ منورہ سے باہر نہیں گئے مگر ایکدفعہ بضرورت حج مکہ شریف تشریف لیگئے تھے۔

نام خاندان سلسلہ	مذہب	نام مقدس	سنہ ولادت	تاریخ وفات	مقام مدفن	نام کتب	مختصر حالات
الیضاً	سرنشاہ مذہب شافعی	حضرت امام ابو عبد اللہ محمد شافعی نام محمد کنیت ابو عبد اللہ لقب شافعی ابن ادریس	سنہ ۱۵۰ھ غزہ یا عسقلان غزہ شام مین نامی شہر ہے	روز جمعہ سلخ ماہ رجب سنہ ۲۰۴ھ	مصر بہ قرافہ صغریٰ ۵۴ سال	تاریخ الاولیا بحوالہ فتوحات مکی شیخ اکبر	[illegible]

تاریخ تولد و وفات۔ سال مولود او سلطان بود سال ترحیل او مقدس خان
از واقعات عالم۔ مرقد او بمصر فیض رسان + بزمین زمانہ کون مکان

جاکر کہا (سلونی عما شئتم) یعنے سوال کرو تم مجھسے جو کچھ کہ تم چاہتے ہو پندرہ برس کی عمر میں آپنے فتویٰ لکھا۔ حضرت امام حنبل جو تین ہزار حدیث کے حافظ تھے آپکے شاگرد تھے شیخ محی الدین عربی پینتیسویں باب فتوحات مکی میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام شافعی اوتاد اربعہ سے تھے قرآن شریف اور موطا آپ کو حفظ تھا آپ شاگرد امام مالک کے ہیں اور امام محمد شیبانی سے فیوضات علم کی بدرجہ کمال حاصل کی تھی آپکے خصائل و شمائل و مناقب بہت کچھ ہیں فراست و کیاست میں اور بشاشت میں عجوبہ روزگار تھے آپنے باطنی تربیت حضرت امام موسیٰ کاظم سے پائی تھی حضرت امام حنبل فرماتے ہیں کہ آپ دین کے لئے مثل آفتاب اور آدمیوں کے واسطے مثل عافیت کے ہیں۔ آپکا قول ہے شعر

شکوت الی وکیع سوء حفظی + فاوصانی الی ترک المعاصی + فان العلم فضل من الله + وفضل الله لا یعطیٰ لعاصی +

(وکیع ابن الجراح استاد آپکے تھے۔ شکوہ کیا باستاد خود نسیان سے۔ بس وصیت کی مجھے ترک گناہ کی۔ بس نہ کہ علم فضل الٰہی سے ہے۔ اور فضل اللہ کا گناہ گار کے تئیں نہیں دیا جاتا ہے)

نام خاندان سلسلہ	مذہب	نام مقدس	سنہ ولادت	تاریخ وفات	مقام مدفن	نام کتب	مختصر حالات
ائمہ مجتہدین	سرنشاہ مذہب حنبلی	حضرت امام احمد حنبل کنیت ابو محمد یا ابو عبد اللہ بن حنبل۔	سنہ ۱۶۴ھ	روز جمعہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۲۴۱ھ عمر ۷۷ سال	بغداد	تاریخ الاولیا تذکرۃ الاولیا	آپ ریاضت و تقویٰ و ورع اور کرامات میں شان عظیم رکھتے تھے صاحب فراست اور مستجاب الدعوات تھے آپنے

بہت مشایخ و ذا النون و بشر حافی و سری سقطی و معروف کرخی وغیرہ کو دیکھا تھا نقل ہے کہ جب معتزلہ کا غلبہ ہوا اور آپکو کہا قرآن کو مخلوق کہیں مگر آپنے نہیں مانا آپ پیر ضعیف تھے آپکو پکڑ کر لیگئے اور مشکیں باندھی اور ہزار تازیانہ مارے کہ قرآن کو مخلوق کہیں مگر آپ نے نہیں کہا اوسی حالت زدوکوب مشکیں بندھی ہیں آپکا ازاربند کھل گیا ایک ہاتھ غیب سے ظاہر ہوا اور آپکی ازار کو باندھا یہ صریح کرامت دیکھکر چھوڑ دیا اور اوسی حالت میں وفات پائی ایک گروہ آدمیوں نے آپسے پوچھا کہ جنہوں نے آپکو رنجیدہ کیا اور اسقدر تکلیف پہونچائی ہے آپ انکی حق میں کیا کہتے ہیں فرمایا وہ جانتے تھے کہ میں باطل پر ہوں اور وہ حق پر اسلئے مجھ کو انہوں نے مارا اور زخمی کیا اسلئے قیامت کے روز مجھے اونسے کچھ خصومت نہیں ہے۔ اور اوسی حالت تکلیف میں داعی اجل کو لبیک کہا اور انتقال کیا نقل ہے آپکو مدت مدید سے آرزوئے ملاقات عبد اللہ مبارک رہتی تھی ایک روز خود بھی عبد اللہ موصوف آگئے اور صالح فرزند آپکے نے کہا کہ عبد اللہ دروازہ پر کھڑے ہیں

و ہلاعۃ دیکھوں جہان پھر فراق ہی نہ ہووے (آپ دھوکنی کئے جانے کی ساتھ آزمائے گئے پھر نکلے تو سرخ سونے کی مانند تھے) از حدیقہ تصوف۔

إن أولياء الله لا يموتون بل ينقلون من دار إلى دار

جدول ثانی فی البیان حضرات خانوادہ چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم

منجملہ شش جداول کتاب

کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ

موسوم بہ

تحفۃ الابرار

مؤلفہ و منتخبہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال عنی جناب مرزا آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا بیگ صاحب

تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی ادام اللہ فیوضہ

بصحت تمام

مطبع رضوی دہلی میں سید میر حسن کی اہتمام سے چھپی

١٣٢٢

جدول دویم خاندان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے بیان میں

نمبر سلسلہ ترتیب خاندان ہای چہاردہ خانوادہ	نام مقدس صاحبان خاندان بتفصیل کنیت و لقب وولدیت	تاریخ ولادت مع سنہ	تاریخ وفات مع سنہ و عمر و مادہ تاریخ	مقام مزار مع تفصیل ... زیارت و فاصلہ	نام کتب جن سے حالات لیے گئے	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت خصائل وشمائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات و فوائد وغیرہ
سر سالار وپیشوا خانوادہ چشت اہل بہشت	حضرت امام الاولیا خواجہ حسن بصری کنیت ابو محمد وابو سعید لقب حسن لو و بن ابی الحسن	مدینہ منورہ سنہ ۲۱ ہجری	چاندرات ماہ رجب سنہ ۱۱۰ ہجری عمر ۸۹ برس مادہ تاریخ وفات بیت سال نقلش بدر و حضرت خوان قدوۂ دین شدہ بہ بصرہ نہان	شہر بصرہ سے باہر بفاصلہ تین کوس	سیر الاقطاب طبقات حسامیہ جواہر مودودی رسالہ فخر الحسن مولانا فخر الدین احیاء العلوم اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ ریحان القلوب فی التوصل الی المحبوب	آپ کا نسب پدری بقول سیر الاقطاب موسی راعی ابن خواجہ اویس قرنی کے ساتھہ ملحق ہوتا ہے۔ مگر طبقات حسامیہ میں لکھتے ہیں کہ آپ کے والد کا نام یسار تھا جو بقول جواہر مودودی فتوحات عراق کیوقت گرفتار ہوکر آئے تھے اور زید بن ثابت کے غلام ہوئے تھے

جنکو حضرت ابوبکر صدیق نے سنہ ۱۲ ہجری میں مسلمان کیا تھا۔ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب کی خلافت میں دو برس رہ گئے تھے کہ آپ پیدا ہوئے آپ کے والد حضرت عمر کے حضور لیگئے حضرت نے اپنے ہاتھہ مبارک سے آپکی تحنیک کی یعنی خرما تر کا چباکر آپ کے تالو میں دیا اور فرمایا سموہ حسنا فانہ حسن الوجہ یعنی نام آپ کا حسن رکھو کہ یہہ خوبصورت اور نیکو رو ہیں اس میں کچھہ شک نہین کہ آپ کی بیعت اور خرقہ ارادت بیچ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے آپ نے حاصل کیا ہے۔ اور آپ سر سالار وپیشوا پیران چشت اہل بہشت کے ہیں حضرت مولنا فخر الدین فخر جہان دہلوی اپنے رسالہ فخر الحسن میں آپ کا لقاو سماع وبیعت حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے بخوبی ثابت کرتے ہیں اور ارقام فرماتے ہیں۔ چونکہ چند اصحاب اہل حدیث بر خلاف ملاقات تھے اس لئے اونہین کی کتابوں سے تتبع کیا تو صحیح اون سے اور نیز جنہوں نے اون سے استفادہ کیا ملاقات کرنا وسنا موصول ومقبول موافق اصول علماء کے پایا اس طرح سے کہ آپ کی پیدائش جبکہ حضرت عمر کی خلافت میں دو برس باقی رہ گئے تھے سنہ ۲۱ ہجری میں بالاتفاق محدثین مدینہ منورہ میں ہوئی پھر اسوقت سے چودہان برس کئی مہینے کی عمر تک حضرت امیر المومنین عثمان کی شہادت تک آپ مدینہ ہی میں رہے۔ بعد اوس کے بصرہ میں آئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی آپ کے زمانہ صغر سنی سے لیکر چودہان برس تک مدینہ ہی میں رہے۔ اور جب حضرت علی سے لوگون نے خلافت کی بیعت کی اوس وقت بھی آپ موجود تھے بلکہ اوس کے بعد بھی چار یا پانچ مہینے آپ کا رہنا پایا جاتا ہے۔ احیاء العلوم میں ذکر ہے کہ حضرت علی بصرہ کی مسجد میں تشریف لیگئے۔ اوس وقت تمام واعظین مسجد کو نکال کر فرمایا کہ میری مجلس میں

نوٹ ۱۲ حافظ مجد الدین ابن اثیر جزری جامع الاصول کے فن اسماء الرجال میں اور شیخ العلامہ ولی الدین محمد بن عبد اللہ محمد خطیب تبریزی (صاحب مشکوۃ) نے اسماء الرجال المشکوۃ میں۔ اور حافظ جمال الدین مزی نے تہذیب میں اور حافظ شمس الدین ذہبی نے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ یوم الدار (واقعہ شہادت حضرت عثمان) میں آپ موجود تھے۔ اور اوسوقت اون کی عمر ۱۴ برس کی تھی۔ ۱۲

بیان نہ کیا کرین لیکن حضرت حسن بصری کو جو اوس وقت وعظ کر رہے تھے منع نہین فرمایا۔ آپ نے ستر بدری اور تین سو صحابہ اور عشرہ مبشرہ سے جو اوسوقت موجود تھے دیکھا اور فیض پایا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرہ مین تھے تب آپ بھی وہان تھے کہ جو زمانہ مدینہ سے بعد کا ہے۔ اور واضح ہو کہ سن تمیز کا سماع صحیح و مقبول ہے عام اس سے کہ سننے والا بلوغ کی حد کو پہونچا ہو یا نہیں چنانچہ امام جلال الدین سیوطی نے تمام الدرایہ مین سن تحمل کا اور اوس کا وقت تمیز بہ نسبت سماع کے پانچ برس کے سن کا قرار دیا ہے (دیکھو اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ) باوجود ان واقعات کے کیونکر کہا جائے کہ حضرت حسن بصری نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نہین دیکھا اور نہ اون کے ساتھہ ملاقی ہوئے اور نہ کچھہ سنا حالانکہ آپ چودہان برس تک مدینہ منورہ مین بموجودگی حضرت علی کرم اللہ وجہہ رہے۔ اور پانچ وقت کی نماز آپ کے ساتھہ پڑہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قاعدہ مستمرہ تھا کہ امہات المومنین رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کو جایا کرتے تھے۔ اون مین حضرت ام سلمہ بھی تہین۔ اور حسن اور اون کی والدہ مسمات خیرہ بروقت اونکے گہر مین رہتی تہین۔ اور حضرت ام سلمہ کی نہایت شفقت آپ پر تھی بلکہ آپ کی گود مین پرورش پاتے رہے ہین جب کبھی آپ کی والدہ کسی کام مین ہوتین اور آپ دودہ کے لئے گریہ کرتے تو حضرت موصوفہ جوش محبت مین اپنی چھاتی چپ کرنے کے لئے دیا کرتی تہین اور اوسوقت فرط محبت کیوجہ سے خدا کی قدرت سے چند قطرات شیر نکل آتے جس کے نوش جان فرمانے سے چند ہزار برکات و کرامات آپ کی ذات مین پیدا ہوئین۔ اور حضرت موصوفہ آپکو صحابہ کے پاس لیجایا کرتی تہین۔ اور اصحاب آپکو دعا و برکت دیا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت عمر کے پاس لیگئین آپ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ اسکو دین کا عالم بنا اور لوگون مین محبوب رکہہ چنانچہ حضرت ام سلمہ اور صحابہ کی دعا سے آپ مقتدائے اہل حق ہوئے۔

بیعت کے بارہ مین رسالہ ریحان القلوب فی التوصل الی محبوب مین لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت سے پوچھا یا رسول اللہ ہمکو نہایت ہی آسان اور نہایت ہی قریب راستہ اللہ کی طرف پہونچنے کا جو اللہ کے نزدیک بھی افضل ہو تبلائیے فرمایا اے علی خلوت اور تنہائی مین اپنے اللہ کے ذکر کی مداومت کیا کر۔ حضرت علی نے عرض کی کس طرح ہم ذکر کرین۔ فرمایا دونون آنکھون کو بند کر اور مجھہ سے تین مرتبہ سن۔ پہر تو بھی تین مرتبہ اوسیطرح سنا۔ پس آنحضرت صلعم نے لا الہ الا اللہ کو آنکھہ بند کرکے بلند آواز سے تین مرتبہ فرمایا۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سُنا۔ پہر اوسی طرح آنکھہ بند کرکے حضرت علی نے تین مرتبہ آواز بلند لا الہ الا اللہ کو کہا۔ اور رسول صلعم نے سنا پہر اوس کی تلقین حضرت علی نے حسن بصری کو فرمائی۔ اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ آپنے چودہ برس کی عمر سے زیادہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین رہ کر فیض صحبت اور دولت بیعت حاصل کی تھی۔ اور خرقہ ارادت و خلافت حاصل کیا تہا۔ اور یہہ خرقہ فقر وہی تھا جو شب معراج مین آنحضرت صلعم کو عطا ہوا تہا۔ بنظر حالات مبینہ کے اب کوئی جائے انکار منکران نہین رہی۔ تذکرۃ الاولیا مین یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرہ مین تشریف لائے۔ اور جس جگہ کو باب الطشت کہتے ہین وہان آپکو طہارت صوری و معنوی سکہائی۔ سیر الاقطاب مین ہے ریاضت و مجاہدہ مین کوشش بلیغ فرمایا کرتے تھے جیسا کہ تین دن یا پانچ دن یا چہہ دن مین روزہ افطار کرتے۔ اور فرماتے اگر مین سنت رسول اللہ صلعم و متابعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نکردن تو مین اُن مین سے نہون اور جو خرقہ اُن کا مینے پہنا ہے تو پیروی بھی اُنکی کرنی مجہپر فرض ہے۔ ستر سال بغیر ضرورت کے آپ کا وضو نہین ٹوٹا۔ فخر الحسن مین لکھا ہے کہ جب آپ کا تذکرہ حضرت امام باقر کے پاس ہوتا تو فرماتے کہ یہ وہ شخص ہے جس کا کلام پیغمبرون کے

نوٹ۔ واضح ہو کہ اول خرقہ فقری اور خلافت کا آنحضرت صلعم کو شب معراج مین حق تعالے سے عطا ہوا تہا پس آن حضرت صلعم خلیفہ حق تعالی ہین اور اسیطرح آنحضرت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جنہون نے راز فقر کا اور عشق خدا دنیا مین ظاہر کیا اور اسیطرح حضرت امام حسن بصری کو پر اسیطرح پشت بہ پشت و سینہ بسینہ تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر خیر اصحاب آنحضرت صلعم مین ہو چکا ہے۔ اس لئے اس مختصر مین ضرورت اعادہ نہین سمجھی گئی۔ ۱۲ منہ

خاندان	نام مع ولدیت و خطاب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتاب	مختصر حالات
						کلام کے مشابہ ہے ۔ اور ضمرہ ابن ربیع سے روایت ہے کہ عوام بن جوشب سے کہتے ہیں سنا کہ حسن اپنے قوم میں نبی کے مانند ہے ۔ آپ کا جذب قلوب اس درجہ تہا کہ اگر کوئی فاسق وفاجر بھی ایک دفعہ آپ کی محفل میں آجاتا تائب ہوئے بغیر نہیں جاتا ۔ آپ اس درجہ کی کسرنفسی وشکستگی رکہتے تہے ۔ کہ تمام مخلوق کو اپنے سے بہتر دیکہتے اور جانتے تھے اور سب جگہ ظہور حق پاتے تھے جو کمال درجہ توحید کا ہے بیت اسرار محبت را ہر دل بنود قابل ؛ دُر نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے ؛ صاحب اقتباس الانوار لکہتے ہیں ۔ کہ چار کس ارباب تصوف ہیں ۔ جنہوں نے ہر چہار امام سے انتساب نسبت حاصل کیا ہے اول حضرت حسن بصری نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ۔ دوم حضرت ابراہیم ادہم نے حضرت امام باقر سے ۔ سوم حضرت بایزید نے حضرت امام جعفر صادق سے ۔ چہارم معروف کرخی نے امام علی رضا رضی اللہ عنہم سے آپ کے پانچ خلیفہ تھے ۔ حضرت خواجہ عبدالواحد ابن زید ۔ ابن زرین ۔ وخواجہ حبیب عجمی و شیخ عتبہ بن غلام و شیخ محمد واسع ۔ لیکن ان سب میں آپ کے وارث حال اور صاحب مقام حضرت عبدالواحد بن زید تھے ۔
	حضرت خواجہ کمیل بن زیاد		۸۲ھ ہجری ۹ شعبان بروز دوشنبہ ۱۱۱ از وفیات الاخبار	مکہ معظمہ	چہل مجلس انوار العارفین	آپ نے بھی خرقہ ارادت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے پایا تھا ۔ حضرت خواجہ حسن بصری سے نہایت محبت رکہتے تھے رکن الدین ۔ علاؤالدولہ سمنانی چہل مجلس میں ارقام فرماتے ہیں ۔ کہ آپ محرم راز واسرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے ۔ ایک روز حضرت علی نے مخاطب ہو کر آپ سے فرمایا کہ اے کمیل میرے سینہ میں اللہ تعالیٰ نے بہت علم ودیعت کئے ہیں ۔ لیکن کسیکو لائق نہیں دیکہتا ہوں ۔ کیونکہ جس میں دانائی وزیرکی دیکہتا ہوں ۔ جانتا ہوں کہ یہ علم کو جال اور دنیا جاہ ومرتبہ کی کرینگے ۔ اور جنہیں درد دین وترک جاہ دیکہتا ہوں وہ دانائی وزیرکی نہیں رکہتے کہ اس علم کو سمجہیں اور یہ دونوں ایک آدمی میں جمع نہیں پاتا لیکن امیدرکہتا ہوں کہ حق تعالے زمین کو ان آدمیوں سے خالی نہیں رکہے گا ۔ الا وہ بہت تھوڑے ہوں گے ۔ آپ تمام غزوات میں سب وقت حضور میں حضرت علی کے حاضر رہے اور بعد شہادت اون کے گوشہ نشین ہو کر مریدان صادق الاخلاص کو ارشاد کرتے تھے ۔ اور بہت سے شہبازان کو اپنے دام ارشاد میں مبتلا کیا تہا ۔
پیشوائے چشتیان وسرمنشا خانوادہ زیدیان نمبر ۱	حضرت خواجہ ابو الفضل عبدالواحد نام کنیت ابو الفضل بن زید	بصرہ	۲۷ صفر ۱۷۷ھ ہجری مادہ تاریخ امام عبد واحد	بصرہ وبقول مرآۃ الصالحین مکہ معظمہ جنت المعلی قریب روضہ حضرت خدیجۃ الکبرےٰ	مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا انوار العارفین تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیر المشائخ اقتباس الانوار جواہر مودودی	آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ حسن بصری کے ہیں اور ایک خرقہ آپنے حضرت خواجہ کمیل بن زیاد سے بھی پایا تھا اور فیض صحبت حضرت امام حسن بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور تحصیل علوم حضرت امام اعظم سے کیا تھا ۔ آپ نے ارادت حاصل کرنے سے پہلے چالیس سال بڑے ریاضت اور مجاہدہ کئے ہیں ۔ اور ذکر کلمہ شریف لا الہ الا اللہ کو بہت دوست رکھتے تھے ۔ اور جو کچھ دنیا سے آپ کے پاس تھا وہ سب کا سب راہ خدا میں لٹا دیا تھا ۔ اگر اتفاقاً درہم

خاندان	اسم مبارک و کنیت	جائے ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	اسم کتاب	مختصر حالات
						یاد دنیا سو کبھی واسطے دینے کسی فقیر کے ہاتھ میں لیتے تو ہاتھ پانی سے اسقدر دھوتے کہ آپ کا ہاتھ دھوتے دھوتے چھل جاتا۔ جو کچھ آپ زبان سے فرماتے اور جس چیز کی خواہش کرتے وہ فوراً جناب الٰہی سے منظور اور ظہور پذیر ہوجاتی تھی۔ کمالات اور خوارق عادات آپ کے بہت کچھ ہیں مگر اس مختصر میں اُن کی گنجائش نہیں زیادہ شوق دامنگیر ہو تو مطولات کو ملاحظہ کریں **بیت** یہ دفتر ختم کو پہنچا حکایت ہے ابھی باقی نہیں آتی ہے دفتر میں حدیث حال مشتاقی۔ بحوالہ سیر الاقطاب لکھتے ہیں کہ آپ کے تین خلیفہ تھے۔ خلیفہ اعظم خواجہ فضیل ابن عیاض و ابوالحسن علی بن رزین۔ و ابو یعقوب سوسی کہ (سلسلہ شیخ اسمٰعیل قیصری کہ وے از اصحاب شیخ ابوالنجیب سہروردیست و شیخ نجم الدین کبریٰ اصل خرقہ از و پوشیدہ است) بوئے میرسد
پیشوائے چشتیان و سرتاج خانوادہ عیاضیان نمبر ۹	حضرت خواجہ ابوالفیض فضیل نام کنیت ابوالفیض و ابو علی	سمرقند و جائے نشوونما خراسان	روز جمعہ محرم ۱۸۷ھ بقول سیر الاقطاب و سفینۃ الاولیا سہ ربیع الاول ۱۸۶ھ مادہ تاریخ او قطب جہاں بودہ	مکہ معظمہ جنت المعلی متصل روضہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا انوار العارفین اقتباس الانوار تذکرۃ المشائخ	آپ ابتدائے حال میں ہمیشہ قزاقی و قطاع الطریقی رکھتے تھے۔ بلکہ سرغنہ اون کے تھے۔ آخر کار اُس سے توبہ کرکے حضرت امام اعظم کوفی سے علم تحصیل کیا اور پھر خدمت میں حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید کے حاضر ہوکر خرقہ ارادت و خلافت پہنا۔ آپ صائم الدہر و قائم اللیل رہا کرتے تھے اور پانچ فاقوں کے بعد روزہ افطار کیا کرتے تھے پانچسو رکعت نماز اور دو ختم قرآن ہر روز کیا کرتے تھے اور صاحب سماع و کرامات و عظمت تھے۔ قاری نے سورۂ فاتحہ پڑھی آپ نے نعرہ مارا اور جان بجانان سپرد از رہ گذر خاک سر کوئے شما بود ہر نافہ کہ در دست نسیم سحر افتاد
پیشوائے چشتیان سرتاج خانوادہ ادہمیان نمبر ۱۰	حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بلخی	سنہ ۔۔۔ ہجری شہر بلخ	غرہ ماہ شوال یا ۲۴ جمادی الاول ۱۶۱ھ یا ۲۶۲ھ یا ۲۸۰ھ ہجری	بغداد متصل قبر امام احمد حنبل بقولے شام جہاں باقی بیانات مندرجہ کی طرف دیکھو	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا اقتباس الانوار	آپ کے والد ماجد صحیح النسب فاروقی تھے۔ جن کا نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب تک پہنچتا ہے اور آپ کی والدہ ماجدہ بادشاہ بلخ کی بیٹی ہیں۔ والد آپ کے سیر کنان بلخ میں وارد ہوئے اور شہر کے باہر جھونپڑی ڈالکر فقیرانہ بسر کرنے لگے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بادشاہ بلخ کی بیٹی فقیر سے منسوب ہوئی اسکا قصہ عجیب اگر دیکھنا ہو تو اقتباس الانوار کو ملاحظہ کریں

ے آپ صائم رہ کر تیسرے دن افطار کیا کرتے تھے اور تین لقموں سے زیادہ نہیں کھاتے تھے اور اکثر اوقات خوف حق سے رویا کرتے تھے اور خوش آواز اور نغمۂ دلکش کو بہت دوست رکھتے تھے (از جواہر مرتضوی)

نوٹ ے مکہ معظمہ میں جو مدفن آپ کا مشہور ہے وہ آپ کے مرشد کا مزار ہے اور مدینہ منورہ میں دوسرے ابراہیم ہیں جو آپ کے ہم عصر تھے اور بغداد میں جو مشہور ہے وہ مزار حضرت ممشاد علوی دینوری کا ہے جو قریب کا زمانہ تھا (از تذکرۃ العابدین۔ یعنی تاریخ متقدمین و متاخرین)

خاندان	نام مع کنیت و لقب	تاریخ ولادت	والدین	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
نمبر ۳	کنیت ابو اسحاق لقب امان الارض بن ادہم			یا ۲۸۱ھ شب جمعہ ۲۸ جمادی الاول مادہ وفات امام اصفیا ۲۸۰ھ عمر ۱۱۱ سال	لوط پیغمبر کی قبر ہے وبقول مخدوم جلال الدین جہانیان جنت المعلی وبقول صراط السالکین آخر عمر میں پوشیدہ ہوگئے اور سمندر کے کسی جزیرے میں انتقال فرمایا جو زیر آب ہے	تذکرة الاولیا صراط السالکین	کہ اس مختصر میں اُس کی گنجایش نہیں ہے۔ چونکہ بادشاہ کا کوئی فرزند نہ تھا اس لئے اپنے نواسہ سلطان ابراہیم کو ولیعہد اپنا بنا کر خود عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے آپ نے سالہا سال حکمرانی عدل وانصاف کے ساتھ کی لیکن ہمیشہ دل بجانب حق رہا کرتا تھا اور اسی جستجو میں تعظیم وتکریم اہل اللہ بہت کیا کرتے تھے بہر حال دل کی لو جانب حق رہا کرتی تھی دنیا میں گرہزار تگ ودو لگی رہے آصف یہ چاہیے کہ ادہر لو لگی ؂ رہے حضرت فریدالدین عطار نے تذکرة الاولیا میں چند سبب ترک سلطنت لکھے ہیں۔ صاحب نفحات لکھتے ہیں کہ شکار میں ہاتف سے آواز آئی کہ تجھکو اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا۔ متنبہ ہوکر ترک بادشاہی کی۔ میر سید اشرف جہانگیر لطائف اشرفی میں فرماتے ہیں کہ خضر علیہ السلام نے مربی احوال آپ کے ہوکر تربیت کی اور خرقہ خلافت پہنایا اور حضرت الیاس علیہ السلام سے اسم اعظم سیکھا۔ آپ خلیفہ حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض کے تھے اور روحانیت حضرت اویس قرنی سے بھی خلافت رکھتے تھے اور شاگرد حضرت امام ابوحنیفہ اعظم تھے اور بہت

مشائخ وقت کو دیکھا اور اُن سے فیض اُٹھایا اور حضرت جنید بغدادی آپ کو مفاتیح العلوم کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔ آپ کو حضرت امام باقرؓ سے بھی خلافت حاصل تھی۔ نقل ہے کہ وقت وفات کے ہاتف سے آواز آئی اَلَا اِنَّ اَمَانُ الْاَرْضِ قَدْمَاتَ خلق متحیر رہی کہ یہ کیا آواز ہے وہیں خبر وفات حضرت ابراہیم کا افواہ ہوگیا آپ کے دو اکمل خلیفہ تھے ایک خواجہ حذیفة المرعشی جنسے یہ سلسلہ چشت چلتا ہے۔ اور دوسرے شفیق بلخی جن کا ذکر خیر اپنے موقع پر آئیگا جو خانوادۂ حضرویہ کے سرمنشا ہیں۔

نوٹ [۱] ایک روز محل شاہی میں استراحت فرما رہے تھے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ یکایک محل کی چھت نے جنبش کھائی دریافت کیا چھت پر کون ہے آواز آئی میں مسافر ہوں میرا شتر جاتا رہا ہے اسکو تلاش کرتا ہوں سلطان نے فرمایا بڑا نادان ہے شتر کو بام خانہ پر تلاش کرتا ہے جواب آیا مجھسے تو زیادہ نادان ہے کہ بادشاہی میں خدا کا طلبگار ہے ؎ ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں + این خیال است ومحال است وجنوں سلطان کو یہ بات تیر ہدف ہوگئی علی الصباح فرزند کو اپنی جگہ تخت پر بٹھاکر رو بصحرا رکھا اور نیشاپور میں ایک پہاڑ کی کھوہ کے اندر بعبادت الٰہی مشغول رہے جمعرات کو غار سے نکلتے اور پشتارہ لکڑیوں کا جنگل سے شہر میں لاکر فروخت کرتے اسکی آدھی قیمت للہ خدا میں دیتے اور آدھی اپنے صرف ما یحتاج میں لاتے اشارہ غیبی سے مکہ معظمہ تشریف لیگئے و در اثناء راہ ہر قدم پر دوگانہ ادا کرتے گئے اور اسیطرح چودہ برس میں مکہ پہنچے وہاں آپ کا ایک فرزند آیا اپنے کمال رحم تو یہ اسکے حال پر فرمائی۔ ہاتف سے آواز آئی کہ دعوی دوستی ہمارا کرتا ہے اور دل لگی فرزند سے آپنے اسیوقت عرض کی الٰہی جو میرے اور تیرے حجاب ہے اسکو اُٹھا لے چنانچہ آپ کا فرزند فوت ہوگیا اور وہاں بحضور خواجہ فضیل بن عیاض مرید ہوکر خلافت کبرے سے مشرف ہوئے۔

نوٹ صاحب مراة الاسرار بحوالہ حاشیہ ملا عبدالغفور جو نفحات پر لکھا ہے اسم اعظم کے دو اطلاق ہیں اول وہ اسم جو ایسی ذات پر دلالت کرے کہ جو مستجمع صفات کمال ہوے اور وہ اسم اللہ ہے دوم وہ اسم کہ اُسکی برکت سے آثار عجیبہ مترتب ہوویں آیا وہ ایک اسم ہے یا کئی بحسب اشخاص وتعین اور یہ اسم شریعت میں بطریق اجمال ہے دیکھو صفحہ ۶ اقتباس الانوار مطبوعہ اسلامیہ لاہور۔

[۱] صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں کہ اس فرزند کے سوا آپ کے اور بھی فرزند ہوئے ہیں چنانچہ ابو اسحاق ناصرالدین کہ جد فرخ شاہ کابلی تھے اور فرخ شاہ جد حضرت شیخ فرید گنجشکر ہیں جنکی اولاد بہت ہے دوسرے خواجہ ناصح الدین کہ جنکی اولاد ناصحی مشہور ہے وشیخ مبارک کو پاموی ناصحی کہ خلفائے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ تھے ومشائخ تھانیسر فاروقی تھے نسل ناصح الدین موصوف سے ہیں و اولاد حضرت خواجہ اکثر بلاد ہندوستان میں منتشر ہے اور اعتبار تمام رکھتی ہے دیکھو صفحہ ۶ اقتباس الانوار مطبوعہ اسلامیہ لاہور

پیشوایان	نام	مقام ولادت	تاریخ وفات	مزار	ماخذ	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	حضرت خواجہ سدید الدین لقب حذیفۃ المرعشی	مرعش	۱۴ شوال [illegible] ہجری مادہ تاریخ وفات قطب الزمان بود	مرعش ملک شام کا ایک قصبہ ہے	اقتباس الانوار انوار العارفین تذکرۃ المشائخ سیر الاقطاب جواہر مودودی	آپ خلیفہ اعظم حضرت سلطان ابراہیم ادہم بلخی ہیں۔ بہ نعمت وامانت حضرت خضر علیہ السلام وحضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت امام باقر اور حضرت فضیل ابن عیاض سے آپ کو پہونچی تھی وہ سب کے سب حضرت سلطان ابراہیم ادہم نے آپ کو عطا کر دی۔ آپ حقایق ومعارف میں عالی کلام رکھتے تھے اور صاحب تصنیفات تھے تیس سال وضو آپ کا سوائے قضائے حاجت کے نہیں ٹوٹا بعد تین چار روز یا پانچ چھ روز کے افطار کرتے اور تین لقمہ سے زیادہ تناول نہیں فرماتے جو کوئی دنیا دار ترک دنیا کر کے آتا آپ چالیس روز اس کا منہ نہیں دیکھتے اور چلہ کے بعد حضور میں بلا کر بغل گیر ہوتے اور فرماتے اے ولی اللہ سات برس کی عمر میں حافظ سات قرات تھے اور ہر رات کو ایک ختم فرمایا کرتے تھے حضرت امام شافعی کو آپ سے بیعت تھی آپکا فرمودہ ہے غذائے اہل دلاں اور قوت روح اُن کا کلمہ لا الہ الا اللہ ہی اور یہ بھی فرمودہ ہے کہ اگر کسی درویش کو دیکھو تو اسکے سامنے ہرگز نہ بیٹھو جیسا کچھ اُن کے منہ سے نکلتا ویسا ہی ہو جاتا۔ ایکروز قافلہ کثیر آپ کی خدمت میں آئے اور کہا اے حذیفہ اگر تو خدا کے ساتھ مشغول ہے مگر ہم تجکو شغل سے باز رکھتے ہیں دیکھیں تیرا النفس ہم پر کیا اثر ڈالتا ہے ایک نے ان میں آپ کا دست مبارک پکڑ کے رنجیدہ کیا آپ نے تین مرتبہ آہ آہ آہ کی اور ایک آتش آپ کے منہ سے نکلی اور اُن سب کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ آپ دائم البکا رہتے کسی نے سبب اس قدر بکا کا پوچھا فرمایا نہیں معلوم میں روز محشر زمرہ فریق فی الجنۃ میں ہوں گا یا فرقہ فریق فی السعیر اسپر کسی نے کہا کہ جب یہ نہیں معلوم کہ تو کس فرقہ میں ہوگا پس بیعت کس واسطے کرتا ہے اور کیوں لوگوں کی راہ مارتا ہے۔ حضرت خواجہ نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے۔ ہاتف نے آواز دی جو سب حاضرین نے اسوقت سنی کہ اے حذیفہ میں تجکو دوست رکھتا ہوں اور برابر محمد مصطفی صلعم بہشت میں داخل کروں گا اس مجلس میں سی صد کفار حاضر تھے اس کلام کے سنتے ہی سب مسلمان ہو گئے۔
پیشوائے چشتیان سر نشاء ہبیریان ہبیرہ	حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرۃ البصری کنیت مشہور کنیت سے ہیں	بصرہ ۱۶۱ ہجری	۷ شوال ۲۸۷ عمر ۱۲۶ سال مادہ تاریخ زاہد کریم	بصرہ دریائے دجلہ کے کنارے عراق عرب کا مشہور شہر تجارت کی منڈی ہے حضرت عمر فاروق کے عہد میں آباد ہوا تھا	مراۃ الاسرار انوار العارفین اقتباس الانوار تذکرۃ المشائخ وفیات الاخیار	آپ نے برابر ۳۰ سال ریاضات ومجاہدات شاقہ کئے لیکن شاہد مقصود نہیں ملا ایکروز بکمال مایوسی اپنی نامرادی پر رو کر کہا الٰہی ہبیرہ بیچارہ با ہمہ شکستگی تیرے ساتھ دلبستگی رکھتا ہے بخشدے اُسکو آواز آئی کہ ہبیرہ ہمنے تجکو بخشا چاہئے کہ خدمت میں حذیفہ کی جا وہاں تیرا مطلب بر آوے گا آپ بامر خدا خدمت میں حضرت ممدوح کی حاضر ہوئے حضرت موصوف بکمال مہربانی پیش آئے اور آپ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر ارشاد کیا کہ اے ہبیرہ تمنے ۳۰ سال مجاہدہ کیا وہ حکم خدا سے نہیں تھا اسلئے مشاہدہ حاصل نہیں ہوا لیکن ہمارا بتایا ہوا مجاہدہ نہایت اثر رکھتا ہے کیونکہ کوئی اپنے آپ مجاہدہ سے مشاہدہ کو نہیں پہنچا کس لئے کہ وہ کسی کا بتایا ہوا نہیں اور بتائے ہوئے مجاہدہ کو اثر بہت ہوتا ہے بتائے کردہ مشاہدہ کو پہنچا دیتا ہے چنانچہ آپکی تعلیم کے مجاہدہ نے ایک ہفتہ میں مقام قرب کو آپ کو پہنچا دیا اور مقصود حاصل ہو گیا جس روز سے آپنے خرقہ فقیری لیا گوشت ونمک وشکر کو نہ چکھا اور نہ طعام زیادہ تین لقمہ سے تناول فرمایا۔ آپ معرفت حقیقی درمیان مشائخ معاصر معروف تھے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎ اسرار محبت را ہبر دل [illegible]

نوٹ: ۱؎ جواہر مودودی میں ہے ستر برس تک آپنے سجادہ سے قدم باہر نہ رکھا۔ مگر ہر سال حاجی حج کر کے واپس آتے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ آپکو خانہ کعبہ [illegible] کرتے ہوئے اور بیت المقدس میں دیکھا ہے [illegible] حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی فرماتے ہیں کہ عارف حق کا قدم مرتبہ وحدت میں ہے بسبب اُسکے نزدیک ایک ہی سبب ہر جگہ دکھائی دیتے ہیں اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ جس شخص نے [illegible] ہر جگہ دکھائی جا سکتا ہے ۱۲

نام خاندان	نام صاحب حالات	جائے پیدائش	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
						دُرنیست بہر دریا زینت بہر کافی - آپ کے کمالات اور خوارق عادات بہت ہیں لیکن یہ طائفہ کشف و کرامات کو مقامات[۱] سلوک میں نہیں رکھتے اور اسی لئے متروک و مردود کرتے
پیشوائے چشتیان	حضرت[۲] ممشاد علو دینوری ملقب کریم الدین	دینور[۴] جائے نشوونما بغداد	۱۴ محرم ۲۹۸ھ یا ۲۹۹ھ ہجری مادہ تاریخ قدوہ اولیائے حق بودہ	بغداد عراق عرب کا مشہور شہر دریائے دجلہ پر کربلائے معلیٰ کے جانیوالے یہاں کشتی سے اتر کر خشکی کا سفر کرتے ہیں	تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیر الاقطاب مراۃ الاسرار اخبار الاخیار انوار العارفین اقتباس الانوار	آپ اعظم خلیفہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری ہیں و ہمقران حضرت شیخ جنید بغدادیؒ و ہم بصحبت حضرت شیخ معروف کرخی رہ کر فیض پایا ہے آپ مادرزاد ولی تھے زمانہ شیرخواری میں بھی روزمرہ دن کو دودھ نہیں پیا۔ برسوں ریاضت و مجاہدہ میں بسر کی ساتویں دن افطار کرتے اور ایک کھجور یا چھوہارہ اور ایک گھونٹ پانی پر اکتفا کرتے حضرت خضر علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ بلا وسیلہ شیخ کامل کے راہ حق نہیں ملتی اور مرتبہ وصل و شہود کا میسر نہیں ہوتا اس وقت میں ہبیرۃ البصری ایسے شیخ ہیں اُن کی خدمت میں حاضر ہو چنانچہ آپ حاضر ہوئے ایک روز آپ کے مرشد نے آپ کا ہاتھ پکڑ کے کہا اے بار خدایا علو کو کمال فقر

سے سرفراز کر یہ کلام تمام ہونے پایا تھا کہ آپ بے خود ہوگئے اور کچھ دیر کے بعد آپ کو ہوش آیا اسی طرح چالیس دفعہ بیہوش ہو کر ہوش میں آتے رہے حضرت خواجہ ہبیرہ نے اپنا لعاب دہن آپکے[۳] دیا جس سے آخر تک ہوش میں آئے آپ کے مرشد نے پوچھا اے علو اپنا مطلب پایا اور مقصود دیکھا عرض کی سال مجاہدہ کیا مگر کچھ نہیں پایا جو بدولت پیر دستگیر کے طرفۃ العین میں حاصل کیا پس آپکے مرشد نے دو گلیم جو بزرگان سے پہنچا تھا عطا کیا اور سجادہ پر بٹھایا اور ذکر لا الہ الا اللہ کی تلقین فرمائی آپ شیفتہ عشق و سماع تھے اور عرس پیروں کے دن سماع سنا کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ سماع سنا عرس کے دن کہاں سے آیا ہے فرمایا روز عرس[۳] خصوصیت سماع اسواسطے ہے کہ اس روز وصل دوست میسر ہوا ہے پس میں بھی اپنے پیران کے وصل کی خوشی میں سماع سنتا ہوں تاکہ ان کی برکت اور توجہ سے مجھے بھی مقام وصل میسر ہووے۔ کہتے ہیں کہ آپ نے آنحضرت صلعم کو ایک روز خواب میں دیکھا اور پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ سماع سے منکر ہیں حضور نے فرمایا ما انکرہ بشئ یعنی میں اُسکی کسی چیز سے منکر نہیں ہوں لیکن اہل سماع سے کہدے کہ شروع مجلس قرآن کے ساتھ کریں اور ختم بھی پس اُسوقت سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے آپ کا فرمودہ ہے جو کوئی دوستان حق کی دوستی سے انکار کرے اوس کی سزا یہی ہے کہ خدا کی محبت و دوستی اُس کے دل میں پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ وہ توبہ نکرے آپ کے تین خلیفہ تھے اول خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی دوئم ابو عامر تیسرے شیخ احمد اسود دینوری جو سہروردیوں میں صاحب سلسلہ ہیں۔

نوٹ[۱] مقامات سلوک خواجگان چشت کی تصانیف میں پندرہ مقرر کئے گئے ہیں منجملہ اِن کے اول کے پانچ مقام کشف و کرامات کے ہیں پس جبتک اِن پانچ مقامات سے عبور نہ کیا جائے باقی دس مقام طے نہیں ہو سکتے سالک کی بلند ہمتی یہ ہے کہ کسی مقام میں نہ ٹھہرے اُسوقت فنا مطلق حاصل ہوتی ہے اور یہ راہ بغیر شوق و عشق میسر نہیں ہوتی صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں کہ ہمارے پیروں نے تین مقام مقرر کئے ہیں سالک اُن کے طے کرنے سے کمال کو پہنچتا ہے مقام اول فنا در شیخ یعنی فنا فی الشیخ و برزخ صغریٰ ہے دوسرا مقام فنا فی الرسول و برزخ کبریٰ ہے اِس درجہ میں ذات محمدی پیر کی صورت یا دوسری شکل میں طالب کے دل پر پرتو ڈالتی ہے۔ تیسرا مقام فنا فی اللہ یا برزخ اکبر ہے اِس مرتبہ میں محویت ہو جاتی ہے اور علم ربانی و اوصاف سبحانی سے اپنے میں اور غیر میں یکساں حالت دکھائی دیتی ہے اور اِن تینوں مقام کا موصل اسم الظاہر ہے جس سے مراد تصور شیخ ہے بغیر اس کے اسم الباطن یعنی ذات آنحضرت صلعم و خداوند جل علیٰ منکشف نہیں ہوتا۔

[۲] - واضح ہو کہ ممشاد دینوری و ممشاد علو دینوری دو حضرت جداگانہ ہیں آپ ممشاد علو دینوری کے نام سے ملقب ہیں۔

[۳] عرس بالکسر زن و شوی و بالضم طعام عروسی و نکاح مجازاً مجلس طعام فاتحہ بزرگان کہ بروز وفات سال کے بعد کرتے ہیں کیونکہ رحلت غمکدہ دنیا سے عاشقان کے حق میں شادی عروسی یعنی وصل حق ہے (از غیاث) [۴] دینور بکسر دال و سکون یائے ایک شہر ہے درمیان ہمدان و بغداد کے (از خیر الاذکار)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
سرگروہ سرمشاہ چشتیان نمبر ۵ +	حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی لقب شریف الدین یا شرف الدین	نسبت چشت از صراط الصالحین	چودھویں ربیع الثانی ۳۲۹ ہجری مادہ تاریخ قطب السالکین کی رو سے ۳۲۹ ہجری	عکہ بلاد شام کا مشہور شہر ہے	جواہر مودودی بحوالہ طبقات حاسبہ مراۃ الاسرار اخبار الاخیار انوار العارفین بحوالہ لطائف اشرفی تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیر المشائخ اقتباس الانوار سیر الاقطاب	آپ سادات عظام سے ہیں خلیفہ اعظم حضرت خواجہ مشاد علو دینوری کے ہیں اوائل میں ریاضات شاقہ اٹھائیں اور مرید ہونے کے لئے چالیس روز متواتر استخارہ کیا غیب سے آواز آئی کہ مشاد علو دینوری کے جاکر مرید ہو کر دہ ہمارا دوست ہے آپ حاضر ہوئے پوچھا کیا نام ہے آپنے عرض کی ابو اسحاق شامی حضرت موصوف نے فرمایا آج سے تمکو ابو اسحاق شامی چشتی کہیں گے۔ اور چشت کے باشندے تم سے ہدایت پادینگے اور جو کوئی تمہارے سلسلہ ارادت میں آئے گا تا قیامت چشتی کہلائے گا۔ پس تربیت کرنے کے بعد آپ کو خرقہ خلافت پہنا کر چشت میں بھیجا اس دن سے خواجگان چشت کہلانے لگے سیر الاقطاب میں ہے کہ آپنے مرید ہونے سے پہلے بھی بہت بڑے ریاضات و مجاہدات کئے ہیں اور مرید ہونے کے بعد بھی حسب فرمان مرشد سات برس جلوت میں بیٹھکر نفی و اثبات کے شغل میں مصروف رہے اور اس عرصہ میں ساتویں طے کو یعنی اکیسویں دن روٹی کا ٹکڑہ

اور ایک گھونٹ پانی پر افطار کیا کرتے تھے۔ آخر کار ہاتف غیب سے آواز آئی اے علو ابو اسحاق نے اپنا کام انجام کو پہنچایا اسکو اپنا خرقہ پہنا کر ہمارے حضور میں بھیج انھوں نے ارشاد غیبی کے اوپر عمل کیا اور اپنا خلیفہ بنایا آپ سماع بہت سنتے تھے علماء وقت سے کوئی اسپر اعتراض کرنیکی مجال نہیں رکھتا تھا جو کوئی مجلس سماع میں آپ کی حاضر ہوتا اور نظر کیمیا اثر اسپر آپ کی پڑجاتی پھر وہ کبھی گناہ کا کام نہیں کرتا آپ کے وجد کی تاثیر سے حضار مجلس بلکہ در و دیوار میں جنبش پیدا ہو جاتی تھی اور اگر مریض پر نظر پڑتی تو اسکو شفا ہو جاتی دنیا داروں کو اپنی مجلس میں گھسنے نہیں دیتے تھے احیاناً اگر کوئی دنیا دار شریک بھی ہو جاتا تو پھر تارک الدنیا ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا مجلس سماع قرار پانے سے دو تین دن پہلے ہم جلیسوں کو خبر دیجاتی تھی خود بھی طے کے روزے رکھتے تھے اور قوالوں کو تائب کرتے تھے وقت خشک سالی سلطان عصر و علماء دہر آپ کی خدمت میں بارش کیلئے التجا لائے آپنے سلطان کو واپس کر دیا اور قوالوں کو بلا کر قوالی شروع کرائی۔ بادشاہ نے اس مجلس میں حاضر ہونا چاہا آپ نے فرمایا اگر بادشاہ آوے گا تو ابر رحمت نازل نہیں ہو گا حالت قوالی میں

نوٹ[1] پانچتن چشت میں تھے اول ابو اسحاق چشتی ۲ خواجہ ابو احمد چشتی (۳) خواجہ ابو محمد چشتی (۴) خواجہ ابو یوسف چشتی - ۵ خواجہ قطب الدین مودود چشتی اور انھی کے خلفاء میں سے پانچتن ہندوستانی ہیں (۱) خواجہ معین الدین چشتی (۲) خواجہ قطب الدین بختیاری چشتی (۳) خواجہ فرید الدین گنج شکر چشتی (۴) خواجہ نظام الدین اولیا چشتی (۵) خواجہ نصیر الدین محمود چشتی جواہر مودودی میں لکھتے ہیں کہ ان پانچوں بزرگوار کا شجرہ ان پانچوں خواجگان چشت سے ملتا ہے۔

[2] ذکر اثبات نفی بیشتر معمول مشائخ چشتیہ ہے - حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا نے فرمایا ہے کہ وقت کہنے لا الٰہ تصور کرے کہ جو سوائے حق کے ہے وہ دل سے باہر کیا اور وقت الا اللہ کہنے کے لحاظ کرے کہ حق کو ثابت کیا یعنی وقت اثبات تعلق حق کرے و طریق رعایت واسطہ در ہر ذکر خصوصاً نفی و اثبات میں یہ ہے کہ چہرہ مرشد کو بسن چاردہ سال کے اعتبار کر کے ضرب کرے یعنی خود را بصورت شیخ اور شیخ کو بسن مذکور خیال کر کے عین اپنا ملاحظہ کرے اور اس ذکر کی یہاں تک مداومت کرے کہ قلب ذاکر ہو جائے اور آواز اس کے ذاکر کی کان میں آئے۔

+ آپ کو سرمشاہ چشتیان اس واسطے کہتے ہیں کہ آپ نے چشت میں جاکر حضرت خواجہ احمد چشتی کو مرید کیا تھا۔

خاندان	نام سلطان خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات

آپ کو وجد اور رونا آیا اور اوسی وقت بارش بھی شروع ہوگئی۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ اہل دنیا کو مجلس سماع میں کیوں نہیں آنے دیتے فرمایا تمام اہل سماع صاحب لطافت اور کل اہل دنیا اہل کثافت پس لطافت و کثافت میں ضد اصلی ہے سماع کے لیئے اخوان الصفا شرط ہیں کہ سب کے دل حق کیطرف متوجہ ہون اور طالب دیدار دوست ہون اگر ایکا دل سماع میں منتشر ہو تو سب کا دل منتشر و متفرق ہوجاتا ہے آپکے مزار پر جلت کے وقت سے شام کو غیب سے چراغ روشن ہوجاتا ہے اور صبح تک روشن رہتا ہے اور کیسی ہی ہوا اور مینھ کیون نہو گل نہین ہوتا کسی عارف نے کیا حسب حال یہ شعر کہا ہے ؎
اگر گیتی سراسر باد گیرد ؛ چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

خاندان	نام سلطان خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	حضرت خواجہ ابی احمد ابدال چشتی بن سلطان فرسنافہ یا فرشنافہ یا فرشناقہ	چشت ۲۶ رمضان ۲۶۰ھ ایام خلافت معتصم باللہ	غرہ جمادی الثانی ۳۵۵ھ عمر ۹۵ سال تاریخ وفات قطب العالمین بود	چشت ہرات سے دو منزل درہ کوہ میں قصبہ ہے دوسرا نام مشاقلات ہے ازوفیات الاخیار	مراۃ الاسرار انوار العارفین اقتباس الانوار بحوالہ سیر الاقطاب تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیر المشائخ	آپ کے والد بزرگوار سلطان فرسنامہ شرفا چشت اور امیران اصلی ولایت سے تھے اور سلسلہ نسب آپ کا بجند واسطہ درمیانی سادات حسنی سے بحسن مثنی پہنچا ہے آپ سر حلقہ مشائخ قدیم خاندان چشت کے ہیں اور اکمل و اعظم خلیفہ حضرت ابو اسحاق شامی چشتی ہیں۔ آپ بالاتفاق قطب الابدال تھے۔ نقل ہے۔ کہ

نوٹ صاحب مراۃ الاسرار کہتے ہین کہ طریقہ خواجگان چشت یہ ہے کہ شہر یا بستی مین موافق سنت نبوی گھر بنا کر رہتے ہیں اور خلقت کو حق کی طرف مشغول کرتے ہیں (۲) صفائے باطن کی کوشش کرتے ہیں اور جو کچھ اپنے پیران کے سلسلہ سے اُن کو پہنچا ہے اُس پر خوب مستحکم رہتے ہیں وسوسہ کو اُس مین راہ نہین دیتے (۳) ریاضت کو عزیز رکھتے ہیں۔ فقیری کو تونگری پر فضیلت دیتے ہیں (۴) مہمان کی خدمتین بہت کرتے ہیں (۵) سماع اور اہل سماع کو بہت عزیز رکھتے ہیں (۶) اپنے پیرون اور بزرگون کا عرس بہت شوق سے کرتے ہیں ۷ ہر فرقہ کو اپنے سے بہتر جانتے ہیں ۸ ہر گروہ سے صلح کل رکھتے ہیں بقول حافظ بیت حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام ؛ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام (۹) ہمیشہ نظر اون کی وحدت وجود کی طرف رہتی ہے باوصف کثرت میں ہونے کے جمال احدیت کو عین کثرت مین مشاہدہ کرتے ہین (۱۰) اول مرید کو لا موجود الا اللہ کا مراقبہ کرنے کے واسطے حکم دیتے ہیں تاکہ ایمان حقیقی سے محروم نہ رہیں (۱۱) جو شغل اور ورد اور عبادت کہ اپنے واسطے مقرر کرتے ہین اُسکو تا لب گور نہیں چھوڑتے (۱۲) ہمیشہ مست اور ہوشیار رہتے ہیں بخلاف طیفوری و جنیدیون کے۔ کیونکہ جنیدی صحو یعنی ہوشیاری کو سُکر پر فضیلت دیتے ہیں اور طیفوری مستی کو ہوشیاری پر۔ خواجگان چشت میں دو نو صفتین جمع ہیں وہ قدم بقدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چلتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلعم دونون صفتون پر قادر تھے چنانچہ صفت مستی سے متصف ہوکو لی مع اللہ وقت فرماتے تھے اور کبھی صحو کے رنگ میں آکر ما عرفناک حق معرفتک زبان مبارک پر لاتے تھے ۱۳۔ خواجگان چشت آداب و تواضع اور اخلاق پسندیدہ کے ایسے خوگر ہیں کہ کسی قوم کو ان سے نفرت نہیں ہوتی ۱۴۔ عقل اور زیرکی کو علم پر فضیلت دیتے ہیں ۱۵ علم لدنی اُن کے نزدیک بہت عزیز ہوتا ہے ۱۶ مرید کی صفائی باطن کی ابتدا ہی حال میں ایسی کوشش کرتے ہیں کہ جس سے بزرگوں کی صحبت روحانی اور حضوری دل کی پیدا ہوجاتی ہے ۱۷ تمام کام حکم الہٰی کے موافق کرتے ہیں امر جال اُن کے نزدیک بہت معتبر ہے یعنی انبیاء کو وحی ہوتی ہے اور اولیا کو الہام ہوتا ہے ۱۸ حضوری حق کی انپر ایسی غالب ہوتی ہے کہ خلقت کے برا اور بھلا کہنے کی پروا نہیں کرتے ۱۹۔ جس کام اور جس طریق سے جمعیت باطنی حاصل ہو وہ کرتے ہیں ۲۰ اصل مشرب اُن کا عشق و انکسار و ایثار ہے ۲۱۔ مشایخ خواجگان کا اتفاق اس امر پر ہے کہ مرید کو کل مذاہب سے قطع تعلق کرنا اور اپنے پیر کے مذہب کا اتباع کرنا فرض طریقت ہے مرید کو اپنے شیخ کے سوا دوسرے کے مذہب میں ہونا جائز نہیں۔ محققون نے لکھا ہے کہ چودہ سلسلوں کے کل اولیا اپنے پیرون کے مذہب میں تھے اگرچہ ظاہر معاملات میں مذہب ابوحنیفہ و شافعی کا اقتدا کرتے تھے لیکن عقائد و عبادت میں پیرون کے قدم بقدم چلتے تھے۔ چنانچہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء و دیگر پیران چشت معاملات مین اکثر امام ابوحنیفہ کوفی کا اقتدا کرتے ہیں لیکن سماع اپنے پیرون کی مشرب کی متابعت مین سنتے ہین اگرچہ ابوحنیفہ کے نزدیک سماع مطلق حرام ہے۔

الفقرا در نفس الواحد سرایات کا سبب کرتا ہے جس اسرار الٰہی ظاہر ہوتے ہیں اور دل اہل سماع کا آئینہ کی طرح صفا ہو جاتا ہے اور عکس [illegible] ہے جس سے اہل سماع [illegible] ہو جاتے ہیں اسوقت اگر اہل دنیا حاضر ہوں تو [illegible] سماع [illegible] کر دیتا ہے [illegible] مراقبہ لا موجود الا اللہ [illegible]

مختصر حالات	ماخذ	مدفن	تاریخ وفات	تاریخ ولادت	نام مع کنیت و لقب	خاندان
آپ کے والدہ خمخانہ تھا ایک روز اسپنے قابو پاکر خمخانہ کو توڑنا شروع کیا آپ کے والد کو خبر ہوئی طیش و غصہ میں آن کر بالائے بام سے ایک پتھر آپ کے مارنیکو پھینکا - وہ خدا کی قدرت سے ہوا کے اندر معلق یعنی ٹھیر رہ گیا یہ حال دیکھ کر آپ کے والد نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی - آپ ہر شب بعد نماز تہجد کے دعا کرتے تھے کہ الٰہی گنہگار امت محمد مصطفی صلعم کو بخشدے					آپ کا نام کنیت سے مشہور ہے لقب آپ کا قدوۃ الدین تھا	

آواز آتی کہ اے احمد دس ہزار آدمی امت کے ہم نے تیری خاطر بخشدیئے وہ ہمراہ تیرے بہشت میں جاوینگے - نقل ہے ایک وقت آپ ایسے جنگل میں گئے جہاں کافروں کی بود و باش تھی اور ان کفار کا دیرہ تھا کہ جو کوئی مسلمان ملتا اُس کو آگ میں جلا دیتے تھے یہ کہکر کہ مسلمان لا الہ الا اللہ کے کلمہ کا فخر کرتے ہیں کہ ہم اس کلمہ کے ذریعے آتش دوزخ سے نجات پادیں گے پس جسکو آتش دوزخ سے نجات ہے اسکو یہ آگ کب جلاویگی اس بنا پر مسلمان جو ہاتھ لگتے اُن کو جلا دیتے تھے اسیطرح کفار نے آپ کو قابو پاکر بھی کہا اگر تم مسلمان ہو ہم تمکو اپنے ہاتھ سے آگ میں ڈالتے ہیں تم آگ میں سے زندہ نکل آؤ گے اور کچھ آسیب تمکو نہ پہنچیگا تو ہم جانیں گے کہ مسلمان ہو - اگر ایسا نہوا تو کیوں کہتے ہو کلمہ گو کو آتش دوزخ سے نجات ہے آپ نے طیش میں آنکر فرمایا ہاں ایسا ہی ہے - کافر غضب میں آئے اور آگ جلائی کہا اگر تو سچا کلمہ گو ہے تو تجکو آگ نہیں جلائے گی اور ہم سب اسیوقت مسلمان ہو جائینگے آپ اُسیوقت جلتی آگ میں چلے گئے اور مصلا بچھا کر نماز پڑھنے لگے آگ سرد ہوگئی کفار نے ہرچند تیل ڈال کر آگ کے بھڑکانے کی کوشش کی مگر کچھ پیش چلی زیادہ تر سرد ہوتی گئی یہ کرامت دیکھکر اسی وقت دس ہزار مرد و زن مسلمان ہوگئے اور انمیں سے دو سو آدمیوں نے آپکی خدمت اختیار کی اور ہر ایک ان میں سے ولی اللہ ہوا - آپ شغل سماع بہت رکھتے تھے نقل ہے شیخ فضیل بن یحییٰ برکی نے دربارہ سماع آپ سے تعرض کیا آپ نے فرمایا اگر وہ ناحق ایسا کہتا ہے اپنے کئے کی سزا پائے گا یہ کہنا تھا کہ وہ سخت علیل ہوگیا جس قدر حکیم علاج کرتے تھے مرض زیادہ ہوتا چلا جاتا تھا - ایکروز انھوں نے حضرت صلعم کو خواب میں دیکھا اسپنے شفاء مرض کے لئے استدعا کی آنحضرت صلعم نے فرمایا اے فضیل تو سماع ابو احمد چشتی سے انکار کرتا ہے انکار اُس کا اور اُس کے مشایخوں کا انکار ہمارا ہے جبتک تو توبہ نہ کرے گا اور مجلس سماع میں حاضر نہوگا صحت نہ پاوے گا فضیل خواب سے بیدار ہوکر اور مجلس سماع میں حاضر ہوکر دست بستہ کھڑا رہا - آپ کی نظر فیض اثر فضیل پر پڑی اور تبسم کرکے فرمایا اے فضیل دیکھا انکار سماع کا فضیل نے سر زمین پر رکھکر عفو تقصیر چاہی آپ نے دست حق پرست اُن کے سر پر رکھا اور فضیل اسی وقت شفایاب ہوا پیشانی آپ کی ایسی نورانی تھی کہ تاریک گھر میں اتنی کیوں بے چراغ قرآن شریف با اعراب خاصی اچھی طرح پڑھ لیا کرتے تھے - خواجہ اسحاق شامی بعد تربیت و تلقین روم کی طرف تشریف لیگئے آپ مسند ارشاد پر متمکن ہوکر چشت میں حاجت روائے عالم تا زیست رہے -

مختصر حالات	ماخذ	مدفن	تاریخ وفات	تاریخ ولادت	نام مع کنیت و لقب	خاندان
آپ مرید اور خلیفہ اعظم اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ ابو احمد چشتی ہیں آپ کے ولی مادر زاد ہونے اور ایام طفولیت سے کرامات ظاہر ہونے کی چند حکایات تذکرۃ المشائخ میں درج ہیں وہاں سے ملاحظہ ہوں اکثر اوقات عالم	تذکرۃ المشائخ مراۃ الاسرار سیر الاولیا	چشت مذکور الصدر	۴ ربیع الثانی ۴۱۱ ہجری بقول بعض جمادی الثانی	دسویں محرم ۳۳۱ ہجری شب عاشورہ	حضرت خواجہ ابو محمد چشتی نام ناصح الدین	پیشوائے چشتیان

از تحفہ سیر الاولیا تحقیق لفظ فرستافہ حسب فرمودہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی - فرستافہ بفتح فا و کسر را مہملہ و سکون شین معجمہ و تا و فوقانیہ و بہ نزدیک عبد الغفور نقحات بفتح فا و فتح را و سکون سین مہملہ - دونوں استادہ و نا منقول ہے اور یہی شجرات چشتیہ میں مروج بھی ہے از مولف -

خاندان	نام معہ نام خاندان	مقام و تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
	ہے لیکن مشہور گیشہ میں بن خواجہ ابو احمد ابدال چشتی		بقولے غرہ رجب ۴۱۱ھ عمر ۷۰ سال مادۂ تاریخ مطلوب کبریا دلام برحق		انوار العارفین اقتباس الانوار خزینۃ الاصفیا جواہر مودودی	تحیر میں رہتے سالہا سال پہلوے مبارک زمین سے مس نہیں کیا۔ نماز معکوس اپنے گھر کے چاہ میں ادا کرتے اور سات روز کے بعد ایک خرما اور ایک گھونٹ پانی لیا کرتے تھے آپ باشارۂ حضرت رسول صلعم کے سلطان محمود سبکتگین کے امداد کے لئے گجرات کے جہاد میں شامل ہوئے آپکے قدم کی برکت سے سومنات فتح ہوا سات برس کی عمر سے خلوت اختیار کی جو زبان مبارک سے نکلتا ہو کر رہتا

خلیفہ وقت اور تمام خلقت نہایت اعتقاد آپ سے رکھتی تھی جس نیت سے جو کوئی حاضر ہوا اُس کا مقصد بر آیا اور جو کافر حضور میں آتا وہ بلا مسلمان ہوئے نہیں جاتا آپ کے تین خلیفہ کامل خواجہ ابو یوسف چشتی - خواجہ محمد کاکو - خواجہ استاد مروان

خاندان	نام معہ نام خاندان	مقام و تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	حضرت خواجہ ناصر الحق والدین ابو یوسف الحسینی الچشتی نام آپکا کنیت سے مشہور ہے بن سید محمد سمعان الچشتی	چشت سنہ ۳۶۲ھ	۳- رجب سنہ ۴۵۹ھ ہجری بقولے ۲۶ ربیع الثانی عمر ۹۰ سال مادۂ تاریخ عارف کامل ابو یوسف	چشت مذکور الصدر	تذکرۃ المشائخ مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا انوار العارفین اقتباس الانوار جواہر مودودی	آپ کا نسب پدری بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام علی نقی ائمہ اہل بیت کے دسویں امام تک پہونچتا ہے اور بواسطہ مادری آپ خواہرزادہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی کے تھے آپ نے خرقہ خلافت اپنے ماموں صاحب سے زیب تن کیا اور انھوں نے آپ کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا تھا آپ کے مرشد نے وقت مرید کرنے کے ناصر الدین کے خطاب سے مخاطب کر کے فرمایا اے ناصر الدین سات بار میرا نام لے کر آسمان کی طرف نظر کر آپ کا حکم بجا لایا تھا کہ معلّٰی عرش تک کوئی حجاب نہ رہا پھر دوسری دفعہ فرمایا کہ سات بار میرا نام لے کر زمین کی طرف دیکھ دیکھتا تھا کہ تحت الثریٰ تک سب کچھ کشف ہو گیا بعد ازاں اسم اعظم کہ جو خضر علیہ السلام سے سیکھا تھا عنایت فرمایا اوسی گھڑی

علم لدنی اور اسرار ربانی منکشف ہو گیا۔ پس خرقہ پہنایا اور خلافت عطا فرمائی آپ سماع بہت سنا کرتے تھے وقت سماع آپ کی پیشانی سے ایک نور چمکتا تھا اور آسمان پر جاتا تھا۔ مجلس سماع میں سوائے فقراء علماء و صلحاء و فضلا و مشائخ کے دوسرے کو دخل نہیں تھا اگر کوئی اہل دنیا حاضر ہوتا تو سماع میں ذوق نہیں ہوتا لوگوں کو نکال دیتے خواجہ ابوبکر شبلی اکثر اُن کی مجلس میں آیا کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ اگر سماع اسرار الٰہی سے ہے تو حضرت جنید بغدادی نے کیوں نہیں سنا اور سماع سے کیوں توبہ کی تھی۔ فرمایا شبلی محب اور خلیفہ حضرت جنید بغدادی مجلس سماع میں تو آتے ہیں اور سماع بھی سنتے ہیں حضرت جنید نے سماع سنا اپنے اوپر مشکل جانا توبہ کری پس جس کسی کو احوال سماع حاصل ہو وے اسکو توبہ ہی سزاوار ہے۔ لیکن اگر حضرت جنید بھی اس مجلس سماع میں آتے تو ہرگز توبہ نہ کرتے۔ نقل ہے کہ جب آپ کا سن پچاس برس کو پہنچا تو آپ نے ایک صومعہ نزدیک مقبرہ خواجہ حاجی کی خلیفہ شیخ ابو اسحاق شامی اپنے ہاتھ سے زیر زمین بنایا بارہ سال اُس میں رہے حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری اس جگہ آپ سے ملاقات کرنے گئے تھے اور رجال الغیب بھی شب و روز رہا کرتے تھے۔ اور قوم بریزاد و جن ہزاروں حاضر حضور ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ دو نفر جنات سے آپ کے مرید تھے کہ جو بشکل مار ممتثل ہو کر صومعہ کی مدام دربانی رکھتے تھے۔

نام خاندان	نام بانی خاندان	مقام و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام کتب حوالہ	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان و سرمشاہود چشتیاں	حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی نام مودود ملقب قطب الدین بن خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی	چشت ۴۳۰ ہجری	غرہ یسینی بانہات ماہ رجب ۵۲۷ھ بقولے بقیری یا دسویں رجب عمر ۹۷ سال مادۂ تاریخ آن حجت اولیا بود	چشت چتہ بشرح صدر	جواہر مودودی بحوالہ بحر الانساب تذکرۃ المشائخ سبع سنابل خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار بحوالہ سیر الابرار سیر الاقطاب اقتباس الانوار	آپ صحیح النسب سید حسنی الحسینی ہیں جس زمانہ میں حجاج بن یوسف ثقفی نے اکثر سادات ساکنان عرب و عجم اور ان کی اولاد و خاندان کو قتل کرنا شروع کیا ان میں سے ایک جماعت سادات کی جان بچا کر اوس ظالم کے پنجہ سے نکل گئی۔ منجملہ اُن کے سلطان فرسنافہ بھی تھے جن کی اولاد سے آپ ہیں آپ خلیفہ اعظم اور صاحب سجادہ اپنے والد بزرگوار ہیں اور حضرت شیخ احمد جام سے بھی آپ کو خلافت حاصل تھی اور اس سلسلہ کو سلسلۂ مودودیہ چشتیہ سے موسوم کیا تھا۔ آپ بخطاب شمع صوفیان و چراغ چشتیان و محبوب پروردگار سے مخاطب تھے۔ کہتے ہیں بیت المقدس سے چشت اور بلخ تک دس ہزار خلیفہ رکھتے تھے اُن

میں سے ایک ہزار خلیفہ با مدار تھے اور جو کوئی مشکل آپ کے کسی مرید کو پیش آتی اُس کی عقدہ کشائی فرماتے آپ کو کشف قلوب و کشف قبور و کشف ارواح حاضر الوقت تھا۔ جو کوئی حاضر ہوتا اُس کے دل کا حال حرف بحرف زبان پر لاتے اور جب قبر پر گذرتے اُسکی حالت بیان فرماتے اور علم ایسا تھا کہ پندرہ برس کی عمر میں کتاب منہاج العارفین روش خواجگان چشت میں و خلاصۃ الشریعہ تصنیف فرمائی تھی۔ جب آپ کو شوق بیت اللہ دامنگیر ہوتا ہوا میں طیران یعنی پرواز کر کے بعد طواف کعبہ واپس آجاتے تھے۔ آغاز سماع آپ کی مجلس میں قرآن سے ہوتا اور ختم بھی قرآن سے حالت سماع میں اکثر اوقات غایب ہو جاتے تھے۔ کہتے ہیں آپ کی وفات کے قریب ایک مرد باہیبت نے پارہ حریر لکھا ہوا آپ کے ہاتھ میں دیا آپ نے اوسکو اپنی آنکھوں پر رکھا اور انتقال فرمایا بعد غسل لوگوں نے چاہا کہ جنازہ لیجائیں جنازہ نہیں اُٹھا حیران ہو گئے یکایک ایک سخت آواز آئی اُس کے خوف سے لوگ دور ہو گئے۔ مردمان غیب سے آئے نماز جنازہ گذار کر چلے گئے بعدہ اجنہ ہزار در ہزار آئے اور نماز جنازہ گذاری اُسکے بعد اور مخلوق نے نماز ادا کی پھر چاہا کہ جنازہ اٹھائیں مگر جنازہ خود بخود ہوا میں چلا گیا اور جہاں آپنے اپنا مدفن قرار دیا ہوا تھا وہاں اُتر پڑا اس کرامت خواجہ سے بہت کفار اُس دیار کے مسلمان ہو گئے اب تک جو شخص تین روز آپ کے مزار پر انوار پر حاضر رہتا ہے مطلب اُسکا خدا کے حکم سے پورا ہو جاتا ہے۔ آپ کی اولاد میں سے جب کسی کو کوئی مشکل واقع ہوتی ہے آپ کا نام یاد کرنے سے وہ مشکل آسان ہو جاتی ہے آپ کے ۹۹ نود و نہ نام ہیں جو شخص اُن کا ورد کرے اُس کی تمام مشکلیں جاتی رہیں اور ساری حاجتیں پوری ہو جائیں۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے ورد کے طور پر ایک دفعہ یا تین دفعہ یا پانچ یا سات دفعہ اس طرح پڑھے اول آخر سات مرتبہ درود و خمسہ و سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور اگر کسی حاجت یا مشکل کے واسطے پڑھنا چاہے تو یہ ترکیب ہے کہ ہر روز اکتالیس مرتبہ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اور اکتالیس دفعہ ظہر کی سنت اور فرض کے درمیان اور اکتالیس دفعہ فرض و سنت مغرب کے درمیان چالیس دن تک پڑھے انشاء اللہ حاجت بر آوے گی حکم کبریت احمر رکھتے ہیں اور اگر تسخیر خلایق کے واسطے اسیطرح پڑھے تو جذب قلوب بدرجہ غایت پیدا ہو اور خلقت مسخر ہو جائے اور اگر فاتحہ معکوس کو بھی شروع اور آخر میں پڑھا کرے مشرق سے مغرب تک مشہور اور معروف ہو جائے یہاں تک کہ سلاطین اُس کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا دیں اور مریض پر اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرنا خاصیت کبریت احمر رکھتا ہے وہ نود و نہ نام دیکھو اقتباس الانوار و جواہر مودودی میں یہاں بخوف طوالت نہیں لکھے گئے۔ کتاب جامع السلاسل میں لکھا ہے کہ ایکروز مجلس قوالی

نام خاندان	نام صاحبان یا بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام تصنیف	مختصر حالات

میں لوگوں کو دیکھتے دیکھتے غائب ہو گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر آگئے کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ تھا فرمایا کہ خداوند جل شانہ کا ایک مقام نور اسود ہے کوئی سالک وہاں تک نہیں پہنچ سکتا مگر سماع کی حالت میں رسائی ہو جاتی ہے اسوقت ظاہر بینوں کی نظر سے غائب ہو جاتا ہے اور در اصل اپنی جگہ پر قایم رہتا ہے جسطرح ستارے آفتاب کی روشنی میں نہیں دکھائی دیتے ہیں اسیطرح سے وہ بھی کسیکو بجز محبوب حقیقی یا درویش صاحب کمال کے نہیں دکھائی دیتے - اولاد پاک نہاد حضرت خواجہ مودود چشتی جو اس قدر پر مودود اول سے موسوم ہیں جیساکہ قصبہ چشت اور اسکے مضافات میں موجود ہیں ویسا ہی ملک ہندوستان کے قریہ براس میں کہ بارہ کوس کرنال سے جانب غرب واقع ہے اور قریہ سرنائی میں کہ جو پانچ میل پانی پت سے بجانب شمال واقع ہے اور موضع شیخپورہ برناوہ اور دہلی میں سکونت رکھتے ہیں ان سب کا مجملاً حال و شجرہ نسب بخوف طوالت حوالہ قلم ہوتا ہے -

شجرہ نسب حضرت خواجہ قطب الدین مودود اول

خواجہ احمد

- حضرت خواجہ بہاء الدین محمود
- حضرت خواجہ نظام الدین محمد
  - حضرت خواجہ نظام الدین احمد
- حضرت خواجہ رکن الدین محمد
  - خواجہ ولی الدین علی
    - محمد حقانی نقی الدین ... دہلی ... اور عبد الصمد ... کا لقب ... ہے
  - نظام الدین احمد
    - خواجہ قطب الدین محمد
    - خواجہ ابو احمد ثانی
    - خواجہ ابو یوسف ثانی
    - خواجہ محمد زاہد
    - خواجہ مودود ثانی
    - خواجہ علی
    - شاہ خواجگی
    - شاہ ابو العلی یا ابو الاعلی
    - خواجہ عبد العلی سجادہ نشین معہ برادر

حضرت خواجہ احمد سجادہ نشین حضرت خواجہ قطب الدین مودود اول اپنے والد بزرگوار کے ہیں اور ولایت احمدی سے مریدوں کے دلوں کو صاف کرتے تھے آپ چھ ماہ آنحضرت صلعم کے روضہ مبارک پر مجاور رہے اور بغداد میں حضرت شہاب الدین سہروردی سے ملاقات کی چودھویں رمضان ۵۷۷ھ کو بعمر ستر برس وفات پائی

* آپ اپنے والد خواجہ احمد کے سجادہ نشین ہوئے -

خواجہ عبد العلی کی اولاد میں سے کچھہ اصحاب نے موضع فخرپور عرف شیخپورہ پرگنہ برناوہ میں اور خواجہ کرم الٰہی مودودی نے دہلی میں تعلق پیدا کیا اور انکے سید حسن بخش اور خواجہ وارث علی فرزند ہوئے سید وارث علی کے صاحبزادہ سید حسن مودودی اور ان کے صاحبزادہ سید احمد حسین مودودی سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہیں خدا انکو دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے

مجمل حال اولاد پاک نہاد حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی اول کا

پیشوائے چشتیان	حضرت خواجہ احمد بن خواجہ قطب الدین مودود چشتی		۱۴ رمضان ۵۷۷ھ ہجری بعمر ستر برس	چشت	جواہر مودودی	آپ خلف راستین و خلیفہ اپنے والد بزرگوار کے ہیں آپ حسب الطلب آنحضرت صلعم مدینہ منورہ زیارت روضہ سے مشرف ہوئے اور باذن مجاور مشہد مقدس اختیار کی اور یہ بیت ورد تھا بیت تا ز بیخانہ دمی نام و نشان خواہد بود سر ما خاک در پیر مغان خواہد بود - بروقت واپسی بغداد میں حضرت شہاب الدین سہروردی سے ملاقات کی اور آجتک مسلسل آپ کی اولاد سجادہ نشین ہوتی چلی آتی ہیں

نوٹ واضح رہے وجد سماع کی کئی قسمیں ہیں ابتدائے حال میں نہایت قلق و اضطراب مہجوری مقصود سے صوفی کو ہوتا ہے - دوسری قسم یہ ہے کہ عروج کے وقت صوفی بحسب حرکت ہو جاتا ہے تیسرے جب روح کو رقاص دیکھتا ہے تو خود بھی رقص کرنے لگتا ہے چوتھے روح اعظم کے مشاہدہ میں غرق ہو جاتا ہے اسوقت جسم ظاہری حکم روح پیدا کرتا ہے اور نظروں سے غائب ہو جاتا ہے

ولایت کبریٰ کی دو قسمیں ہیں احمدی و محمدی ولایت احمدی کا مالک اکثر اوقات سکر کی حالت میں رہتا ہے اور ولایت محمدی کا مالک کبھی محو ہو کر مقام لی مع اللہ میں رہتا ہے اور کبھی صحو ہو کر مقام انی عبد اللہ میں اس قسم کا ولی ہدایت اور ارشاد کی طرف بہت توجہ فرماتا ہے چنانچہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی کو حضرت خواجہ قطب الدین مودود سے ولایت محمدی حاصل ہوئی تھی اور انکے حضرت خواجہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	حضرت خواجہ رکن الدین محمد ابن خواجہ احمد	[illegible] ہجری	یکم [illegible] رمضان سنہ [illegible] ہجری عمرہ [illegible] سال	چشت	جواہر مودودی	آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہوئے آپ [illegible] پرورش [illegible] ہوکر بہ بشارت اپنے والد بزرگوار کے [illegible] زمین تشریف لے گئے جب [illegible] چنگیز خانی سے امن ہوا تو آپ نے خواجہ محی الدین علی اپنے فرزند کو خلافت عطا فرما کر دہلی کو روانہ کیا اور آپ مع فرزند نظام الدین احمد چشت تشریف لے گئے
پیشوائے چشتیان	خواجہ محی الدین علی بن خواجہ رکن الدین محمد				جواہر مودودی جواہر [illegible]	آپ اپنے والد بزرگوار سے خلعت خلافت زیب تن فرما کر بعہد سلطان شمس الدین التمش دہلی تشریف لائے آپ کی عمر [illegible] غیاث الدین بلبن بادشاہ کے زمانہ تک آپ زندہ تھے اور وہ بادشاہ

آپ کا مرید تھا جب آپ کے بھائی نظام الدین احمد کا چشت میں انتقال ہوگیا تو آپ کے برادر زادہ خواجہ قطب الدین محمد نے ایک عرضداشت بھیجی کہ ہم لوگ آپ کے دیدار کے مشتاق ہیں اگر آفتاب ہدایت یہاں ہم تیرہ دلوں کو منور کرے تو عین رحمت و بندہ نوازی ہے۔ آپ نے اُس کے جواب میں لکھا کہ قرب روحانی کو بعد مکانی اور مسافت جسمانی مانع نہیں ہے۔ تمہیں چاہئے کہ اس فقیر کے ساتھ توجہ باطنی رکھو اور آئینہ کا شغل کرو و نفی و اثبات و اسم ذات کا شغل رکھو۔ فقیر بوجہ چند موانع وہاں نہیں آسکتا۔ واضح ہو کہ یہ شغل آئینہ مخصوص بحضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی اس طرح پر ہے۔ اول غسل کرکے اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے۔ بالوں اور ڈاڑھی میں کنگھا کرے اور آئینہ ہاتھ میں لیکر اپنے روبرو رکھے اور اپنی صورت دیکھے اور صفات الٰہی کا تصور کرے دیکھنے والے ہیں اوس وقت جو حرکت پیدا ہوگی وہ آئینہ میں بھی دکھائی دیگی پس اپنی حرکت کو رب الارباب سے اور آئینہ کی حرکت کو رب روح سے تصور کرے۔ تھوڑی مدت میں اسرار غیب اور علوم لاریب منکشف ہونے لگتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ اس شکل کی مواظبت سے اول شعلہ نوری ظاہر ہوتا ہے اور پھر خوبصورت انسان کی شکل بنجاتا ہے اور جب شاغل کے ساتھ کچھ نسبت ہوجاتی ہے تو متکلم ہوتا ہے اور تمام علوم اولین و آخرین سکھا دیتا ہے۔ کشف قلوب کشف قبور میں حاضر الوقت ہوجاتا ہے طرفۃ العین میں عرش سے فرش تک حال معلوم ہوتا ہے اسکا شاغل مشرق سے مغرب تک چشم زدن میں پہنچ جاتا ہے یہ شکل صورت مثالی کہلاتی ہے اور روح مسافر بھی اُسکو رب روح بھی کہتے ہیں رب الارباب سے فیض حاصل کرتے ہیں اور روح حیوانی اور نباتی اور جمادی کو فیض پہنچاتا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کیا کروں اسرار پوشیدہ نہیں رہتے ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں اس رسالہ شریفہ کے مالک کو چاہئے کہ عوام سے پوشیدہ رکھے۔ شغل آئینہ کو شطاریہ طریقہ میں مراقبہ نظر بر قدم و شغل خیال یا صرف خیال کہتے ہیں اول سے ناظر چشم اور ثانی سے ملاحظہ دل کا مراد لیتے ہیں یعنی جو چیز دکھائی دے اوسکا دل میں یہ خیال کریں کہ رب الارباب نے روح کی صورت میں جلوہ دکھایا ہے اور حقیقت میں وجود عین مظہر کا ظہور ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہمیشہ قبلہ وجود کا مجاور بنکر اسکا منتظر رہے کہ بحکم قلوب المومنین بین الاصبعین من اصابع الرحمن یقلبہا کیف یشاء حضرت رب الارباب سے کیا فرمان پہنچتا ہے اُس کی اطاعت واجب سمجھکر قبول کرے۔ چاہئے کہ چلتے وقت قدم پر نظر رکھکر اسم الرافع والخافض کا مشاہدہ کریں۔ صلوٰۃ وسطیٰ کا شغل سلسلہ چشتیہ میں خاصکر حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی سے ہے واضح ہو یہ صلوٰۃ ایک کعت اور سیدھی جانب کے ایک سلام کی ہے جو شخص چالیس دن تک اسکو بلا ناغہ ادا کرے وہ مقصود حقیقی کو پہنچ جائیگا اس نماز کے مصلی کو اختیار ہے چاہے کھڑا ہوکر ادا کرے یا بیٹھ کر یا چت لیٹ کر لیکن بہتر یہ ہے کہ مربع بیٹھ کر

نام خاندان	نام بانی خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
						حلوتخانہ تنگ و تاریک میں مابین عصر ومغرب کے ادا کرے۔ اس طریقہ سے اول دونوں ہاتھ کے انگوٹھے دونوں کانوں کے سوراخ میں رکھے اور دونوں کلمہ کی انگلیوں سے دونوں آنکھیں بند کرے اور بیچ کی دونوں انگلیوں سے ناک کے دونوں نتھنے بند کرے باقی چاروں انگلیوں سے منھ بند اسطرح کرے کہ انگشتہائے بنصر اوپر کے لب پر اور خنصر نیچے کے لب پر رکھکر منھ بند کرے پھر دم ناف سے کھینچکر دماغ تک پہنچائے اور صدائے جرس یا شمع نوری کے تصور میں بیٹھے اور یہ جانے کہ اب نسبت باندھی ہے جب دم گھٹنے لگے چھوڑ دے اور مرشد کی صورت کو حاضر خیال کرکے نو مرتبہ یا سمیع یا بصیر یا علیم بطور عروج و نزول کہے پھر اسی طرح سانس روک کر تصور متذکرہ میں سے ایک کا تصور کرے اور سمجھے کہ قیام میں ہوں اور قرأت پڑھتا ہوں جب غیر کا خطرہ ہو یا سانس گھٹنے لگے تو سانس لیکر پھر اوسی خیال سے تینوں اسم اوسیطرح سے نو دفعہ پڑھے تیسری دفعہ سانس روک کر انھیں دونوں تصویروں میں سے ایک تصور کرکے سمجھے کہ میں رکوع میں ہوں اور جب دم گھٹنے لگے تو چھوڑ دے اور مرشد کا خیال کرکے وہی اسم نو دفعہ اسیطرح بقید عروج و نزول کے ساتھ پڑھے پھر چوتھی مرتبہ سانس روک کر اسی طرح تصور کرکے خیال کرے کہ میں قومہ میں ہوں جب دم گھٹنے لگے تو سانس چھوڑ دے اور شیخ کی صورت کے تصور سے نو مرتبہ وہی اسماء مذکور پڑھے پھر اوسیطرح سانس روک کر اور صدائے جرس یا شمع نوری کا تصور کرکے خیال کرے کہ سجدہ میں ہوں جب تنگی نفس کی ہو تو اسکو چھوڑ دے اور اسیطرح سے تینوں اسموں کو نو دفعہ بتکرار اسی خیال سے کرے پھر چھٹی دفعہ حبس دم کرکے انھیں تصورات سے جانے کہ بیٹھا ہوں اور جب دم گھٹنے لگے تو شیخ کی صورت کے تصور سے وہی تینوں اسم نو مرتبہ پڑھے پھر حبس دم کرکے انھیں دونوں تصوروں میں سے ایک تصور کرکے خیال کرے کہ دوسرے سجدہ میں ہوں جب دم گھٹنے لگے تو اسکو چھوڑ دے تینوں اسم تصور شیخ کے ساتھ پڑھے پھر حبس دم کرکے اسی تصور میں سمجھے کہ آخر قعدہ میں ہوں اور جب دم گھٹنے لگے سانس چھوڑ دے تو وہی تصور شیخ کرکے تینوں اسم پڑھے پھر نویں دفعہ حبس دم کرے اور دونوں تصورتوں میں سے ایک تصور کرے اور سمجھے کہ سلام کہتا ہوں اور تنگی نفس کے وقت چھوڑ دے اور سلام سیدھی طرف منھ کرکے کہے۔ جو سالک اس صلوٰۃ کی مواظبت کرے تو حضوری لاریب اور وصال بے فراق میسر ہو جائیگا۔ درود تیسوں نے بعض اصحاب فرماتے ہیں کہ شغل مخصوص سلسلہ قادریہ کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے ساتھ مخصوص ہے (تصور شیخ) جسکو مشائخ چشتیہ مراقبہ برزخ اور حضرت جنید بغدادی کا گروہ جسبت الیقین کہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مرشد کی صورت کا خیال دل میں کرکے اپنے آپ کو اسی میت میں تصور اسطرح کرے کہ اپنی اصلی صورت بھول جائے اور اپنے جسم کو جسم شیخ سمجھے اور جو حرکت اپنے میں پیدا ہو اسکو شیخ کی حرکت تصور کرے اور اس شغل میں ایسا مشغول ہو جائے کہ بالکل شیخ اپنے تئیں سمجھنے لگے اور اس شغل کو مراقبہ جسبت الیقین اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اتحاد صوریتن حاصل ہو جاتا ہے اور اس تصور سے فنا فی الشیخ و فنا فی الرسول و فنا فی اللہ ہو جاتا ہے اور ان تینوں میں فرق سالک کے علم پر منحصر ہے ورنہ سب ایک ہی بات ہے جب ذات شیخ میں طالب فنا ہو جاتا ہے پھر رجعت نہیں ہو سکتی اشغال سلسلہ چشتیہ کا مجملاً لکھا گیا اگر تفصیل سے دیکھنا ہو تو رسالہ جواہر ستہ کو ملاحظہ کرو۔
پیشوائے چشتیان	حضرت خواجہ قطب الدین محمد بن خواجہ نظام الدین احمد	۵۸۴ھ	ماہ شعبان ۶۱۱ھ عمر ۶۳ سال	چشت	جواہر مودودی	آپ صاحب مقام وسجادہ نشین اپنے عم معظم خواجہ محی الدین علی کے ہیں۔ اور خواجہ نظام الدین احمد آپ کے والد انتقال فرماگئے تھے باتفاق رائے مشائخان وقت یہ امر قرار پایا کہ اصل وارث سجادہ یعنی خواجہ نظام الدین احمد دہلی میں ہیں انکو اطلاع کرنی چاہئے وہ جو کچھہ فرماویں اسپر عمل ہونا واجب ہے پس سب نے مصلحت کرکے دو خلیفہ صاحب نعمت خواجہ نور و خواجہ غور رحمۃ اللہ علیہم کو دہلی روانہ کیا اور خواجہ محی الدین علی نے ان بزرگوں کے ساتھ جنت سرشت جانیکا ارادہ کر لیا لیکن سلطان

نوٹ عارف کامل کا تصور سالک کے واسطے موصل الی المقصود ہوتا ہے خواہ وہ عارف اس کے آبا و اجداد میں سے ہو یا غیر اسکے لیکن مردہ کا تصور بغیر اسکے کہ اسکی حیات میں اسکے برزخ کے ساتھ ارتباط ہو کچھہ نفع نہیں دیتا اگرچہ وہ میت غوث و قطب کیوں نہو اور شیخ کامل زندہ کا تصور بھی سالک کے مقصد کو پورا کرتا ہے (از جواہر مودودی)

غیاث الدین بلبن نے جو اسکا مرید تھا نہ جانے دیا اور اسوجہ سے خواجہ محی الدین علی نے بزرگان چشت کو لکھا کہ میں نے جو نعمت اپنے اباء کرام سے پائی تھی سب کی سب ایک آن واحد میں اپنے برادرزادہ خواجہ قطب الدین محمد کو بطریق جذبہ و القا کے بخش دی بس یہ مکتوب خواجہ زرداد خود لیکر آئے اور سب بزرگوں کے اتفاق سے آپکو سجادہ پر بٹھایا۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	حضرت خواجہ ابو احمد ثانی بن محی خواجہ قطب الدین	۵۸۰ھ	۲۶ رجب سنہ ۶۴۲ عمر ۶۲ برس ۷ ماہ	چشت	جواہر مودودی	آپ خلف رشید و سجادہ نشین اپنے والد ماجد کے ہیں ولایت ابراہیمی رکھتے تھے اور بذل و ایثار میں قدم بقدم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے تھے
پیشوائے چشتیان	خواجہ ابو یوسف ثانی بن خواجہ ابو احمد ثانی	سنہ ۶۱۱ھ	۱۲ ربیع الثانی سنہ ۶۷۰ ہجری عمر ۵۹ سال	چشت	جواہر مودودی	آپ خلیفہ اعظم اپنے والد بزرگوار کے تھے۔ آپ اسم با مسمیٰ ولایت یوسفی کا درجہ رکھتے تھے
پیشوائے چشتیان	خواجہ محمد زاہد بن خواجہ ابو یوسف ثانی		۱۲ محرم	چشت	جواہر مودودی	آپنے خرقہ خلافت اپنے والد ماجد خواجہ ابو یوسف ثانی سے پہنا تھا۔ آپ احمد آباد گجرات تک تشریف لائے ہیں اور وہاں کے لوگوں کو ہدایت و ارشاد کے ذریعے سے کمال کو پہنچایا تھا اب تک اس دیار میں آپ کے ارشاد و ہدایت کا اثر باقی ہے کسی نے آپ سے دریافت کیا رأیت اللہ علی صورۃ امرد حدیث نبوی ہے یا قول

مشایخ اور اس کے معنی کیا ہیں فرمایا یہ کلام مقولہ حضرت بایزید بسطامی کا ہے اوس کے معنی میں مولوی جلال الدین رومی نے دو احتمال بیان کئے ہیں ایک تو یہ کہ ابو یزید بسطامی حق تعالی کو امرد کی صورت میں دیکھتے تھے یا حق تعالی خود امرد کی صورت میں بایزید کے میل کی وجہ سے مصور ہوتا تھا آپ سے کسی نے سوال کیا کہ سورۂ والنازعات کے شروع میں جو آیات کریمہ ہے اوسکا مطلب صوفیہ طریق میں کیا ہے۔ فرمایا ان آیات سے حبس دم کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور اسکے معنی گوش بگوش یہ سنتے چلے آئے ہیں والنازعات قسم ہے حبس دم کرنے والوں کی غرقا جو سختی و بصوت تمام دم کشی کر کے نیچے سے ہو لیکر اوپر لے جاتے ہیں) والناشطات اور قسم ہے سانس کے چھوڑنے کی وقت دم باہر لیجانے والوں کی نشطا جو نرمی اور آہستگی کے ساتھ سانس کو منہ سے نکالتے ہیں تاکہ جو گرمی سلوک سے حاصل ہوئی ہے وہ دفعتًا نہ نکل جاوے والسابحات اور تسبیح کرنے والوں کے دم روکنے کے وقت جو اللہ جلدی جلدی کہتے ہیں اور ترقی کرتے کرتے ستاریں یا چھبوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ سبحا تسبیح کرنا فالسابقات بس یہ لوگ اس عمل سے سابقات ہو جاتے ہیں اور سبقت طلب کرتے ہیں سبقًا سبقت طلب کرنا کہ ہمیشہ سجین سے قصد خلاصی کا رکھتے ہیں اور علیین کو پہنچتے ہیں فالمدبرات اور تدبیر کرتے ہیں کہ اس روش برکہ مونکو انجام دے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	خواجہ مودود ثانی بن خواجہ محمد زاہد	[illegible]	۷ ذیقعد [illegible]	پشنگ متصل ہیچ مبارک بیابان افغانستان	جواہر مودودی	آپ خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہیں۔ ہندوستان کی سیر کے ارادہ اباء کرام کا وطن چھوڑکر اور اپنے دو نوصاحبزادوں کو ساتھ لیکر خراسان کرمان کیچ مکران اور بلوچستان کی سیر کرتے ہوئے ٹھٹھہ کے راستے سے احمد آباد

نوٹ مراۃ الاسرار میں لکھا ہے جو کہ اولیا انبیا کے وارث ہیں بس جو شخص وارث مقام جامعیت کا ہے اسکو محمدی کہتے ہیں اور جو کوئی ولایت موسوی کا وارث ہے اسکو موسوی اور اسیطرح ولایت عیسوی وغیرہ کا وارث کہتے ہیں یعنی فلاں شخص فلاں پیغمبر کے قدم پر یا دلبر ہے جس سے یہ مراد ہے کہ وہ علوم و تجلیات و مقامات و حالات جو فلاں پیغمبر میں تھے فلاں ولی کو اس پیغمبر کے وسیلے سے حاصل ہو گئے

خاندان	نام صاحبان خاندان	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام تصنیف	مختصر حالات
						گجرات آئے اور وہان سے اجمیر شریف اور دھلی تشریف لے گئے اور چند روز کے بعد واپس چشت جانے کا ارادہ کیا خواجہ علی صاحبزادے کو تو ہندوستان مین ٹھیرنے کی اجازت دی اور خواجہ احمد صاحبزادہ ثانی کو اپنے ساتھ لے چلنے کو فرمایا لیکن وہ اُن کے ساتھ چلنے کو راضی نہوسے آپ نے رنجیدہ ہوکر فرمایا کہ اگر تو نہ آوے گا تو تیرا تابوت پیچھے سے آوے گا صاحبزادہ بھی مظہر ولایت پدر تھے اُن کی زبان سے نکلا کہ آپ بھی کوہ ہیچ بدرک سے آگے نہیں جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ کے کمالات معنوی اور خصائل ظاہری خواجہ مودود اول کے ساتھ بہت مناسبت وشباہت رکھتے تھے اسی لئے آپ کا خطاب مودود ثانی ہوا
پیشوائے چشتیان	خواجہ حضرت علی بن خواجہ مودود ثانی			موضع ہڑاری قصبہ پانی پت سے بفاصلہ چار کوس بجانب شمال	جواہر مودودی	آپ خلیفہ اعظم اپنے پدر بزرگوار کے تھے آپکو خرقہ خلافت وارشاد کا آپ کے والد نے عطا فرماکر ہندوستان میں رہنے کی اجازت دی تو آپ سیر وسیاحت کرتے پانی پت پہنچے بادشاہ وقت جو قوم افاغنہ سے تھا آپ سے اُس کی ارادت تھی تانا ہیڑی کی سادات نے سنکر آپ کی خدمت میں استغاثہ اور پناہ لاکر عرض کیا کہ یہان سے قریب موضع سرنامی بہت اچھی جگہ آپ کی سکونت کے قابل ہے وہان کفار ناہنجار رہتے ہیں جو ہمکو تکلیف دیتے ہیں اگر حضور بادشاہ سے وہ قریہ لے لیں اور وہاں سکونت اختیار کریں تو ہم لوگ اون کفار کے ظلم وتعدی سے نجات پاجاوینگے آپ نے بھی موضع سرنامی کے مضافات کو دیکھکر پسند کیا اور دھلی کے بادشاہ سے ملکر فرمایا کہ اس فقیر کا ہندوستان مین رہنے کا ارادہ ہے اور جگہ بھی پسند کرلی ہے وہ مجھے ملجاوے اور کفار بھی وہان سے نکلوادئے جاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ موضع سرنامی تشریف لائے اور سکونت اختیار کرکے اور سادات موضع تاناہیڑی کو جو ملکے مشہور ہیں اپنی طرف سے تیسرا حصہ تمام گانوئیں سے عطا فرماکر آباد کیا اور دو حصے اپنے اولاد کے واسطے رکھے۔
پیشوائے چشتیان	حضرت شاہ خواجگی بن خواجہ علی			سرنامی بشرح صدر	جواہر مودودی	آپ خلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہیں آپ کو حضرت خواجہ مودود اول کی زیارت کا شوق ہوا اور ایک خادم ملک چالاک نام کو اپنے ہمراہ لیکر قصبہ چشت جنت بہشت میں پہنچے وہاں کے خدام نے آزمایش کی راہ سے یہ کہا کہ اولاد حضرت خواجہ مودود اول کی یہ شناخت ہے کہ روضۂ مبارک کے دروازہ کا قفل آپ کے فرزند کے ایک سنگریزہ مارنے سے کھل جاتا ہے اور اژدہا جو پتھر ہوگیا ہے اُس کی گود میں آجاتا ہے اگر آپ بھی اُن کی خاص اولاد سے ہیں تو یہ کام کرسکتے ہیں ورنہ دعوے جھوٹا ہے آپ نے یہ بات سنکر ملک چالاک سے کہا کہ جا حضرت کے روضہ کے دروازہ کے قفل پر کنکر مار اور سانپ کو جو پتھر ہوگیا ہے بغل میں لے لے اوسنے عرض کیا کہ یہ حکم حضرت کی اولاد خاص کے لئے ہے خادم کے واسطے نہیں آپ نے فرمایا کہ میں اپنے جدامجد کے اشارہ سے حکم دیتا ہون اپنی طرف سے نہیں کہتا ہیں اوس خادم نے حسب ارشاد عمل کیا وہ قفل فوراً کھل گیا اور سانپ گود میں آگیا یہ حال دیکھکر سب خادم روضہ اقدس کے دنگ ہوگئے اور سند خواجگی سے اوٹھکر قدمبوس ہوئے اور ان اشعار کے مضمون کے موافق شور وفغاں کرنےلگے۔

اشعار در ہوائے نفس خود را عمر ضائع کردہ ایم + پیش اہل اللہ از اطوار خود شرمندہ ایم + ایک نظر بر مخلصان خستہ دل فرما کہ ما + خواجگی را ماندہ اکنون خواجگی را بندہ ایم ۔۔ یہ خبر شاہ خراسان سنکر واسطے قدمبوسی کے آئے اور روضہ متبرکہ حضرت خواجہ مودود اول کی کُنجی آپ کے سپرد کی اور سجادہ نشین آپ کو بنایا اور نہایت رسوخ واعتقاد سے اپنی دختر نیک اختر کو آپکے عقد نکاح میں دیا اُس ولیہ عصر سے فرزند ارجمند پیدا ہوا جنکا نام ابو الاعلی رکھا بیت یہ دفتر ختم کو پہنچا حکایت ہے ابھی باقی + کہیں آتی ہے دفتر میں حدیث حال مشتاقی

نام خاندان	نام صاحب خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
چیشیدی چشتیان	حضرت شاہ ابو الاعلی بن حضرت شاہ خواجگی					آپ نے اپنے والد شاہ خواجگی اور اپنے دادا خواجہ علی سے خرقہ فقر و ارادت حاصل کیا تھا جب آپ کے والد چشت سے ہندوستان تشریف لائے آپ اپنی والدہ ماجدہ کے پاس رہے سن بلوغت کو پہنچے تو آپ کے نانا صاحب نے انتقال فرمایا جو اُس ولایت کے بادشاہ عالیجاہ تھے آپ کی والدہ نے چاہا کہ آپ تخت سلطنت پر متمکن ہوں مگر آپ تو موروثی فقر کا تاج سر پر رکھتے تھے راضی نہیں ہوئے اور ہند کا ارادہ کیا اور اپنی والدہ ماجدہ کو بھی

اپنے ہمراہ لائے - جب تھانیسر پہنچے اتفاقًا شکار کھیلتے ہوئے براس کے جنگل میں جو کرنال سے بارہ کوس غرب کی جانب ہے آئے اور موضع براس کے مکانات خوب اور شکار گاہ مرغوب پایا اُسوقت دل میں آیا کہ دہلی کے بادشاہ سے مل کر اپنے رہنے کے واسطے یہ جگہ لوں گا - بعد ازاں سرنائی پہنچکر اپنے جد امجد اور پدر بزرگوار کے قدمبوس ہوئے اور کچھ عرصہ ہر دو آفتاب ہدایت کی صحبت میں رہ کر نور معرفت اور خرقہ خلافت حاصل کیا اوسکے بعد شاہ سکندر لودھی بادشاہ دہلی کے ملنے کو روانہ ہوئے لیکن بادشاہ اوسوقت راجہ نور سے لڑائی میں مصروف تھا اور قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا لیکن فتح نہیں ہوتا تھا آپ بھی اُس بادشاہی لشکر میں پہنچے اور راجہ کو اپنے تیر سے ہلاک کیا وہ قلعہ سے نیچے آن پڑا بادشاہ کا لشکر جو گھات میں لگا بیٹھا تھا راجہ کا فورًا سر کاٹکر روبروئے بادشاہ کے لیگئے چونکہ تیر پر آپ کا نام بعبارت شاہ ابو الاعلی چشتی لکھا ہوا تھا اوسنے یقین کر لیا کہ راجہ کے قاتل شاہ ابو الاعلی چشتی ہیں بادشاہ بعد تلاش آپ کے مقام قیام پر آیا اور عوض کی جو کچھہ اس ولایت میں پسند خاطر ہو قبول فرمائیے آپ نے پرگنہ سردھنہ اور قریہ براس پسند کیا بادشاہ نے اوسیوقت دونوں محالوں کا فرمان تحریر کر کے بطور نیاز پیش کیا آپ نے پرگنہ سردھنہ اپنے خادموں کو انعام فرمایا اور قریہ براس اپنے اولاد کے صرف کیواسطے رکھا اور بادشاہ سے رخصت ہو کر بہت سے مریدوں واقفانوں اور بزرگوں کے ساتھ براس کی طرف متوجہ ہوئے جب یہاں آئے تو ایک بہت بڑا اسندر پہاڑ سے بھی اونچا تھا اوسکو بہدر کالی اور پرسالی کہتے تھے آپنے تفاول کی نیت سے گائے سلیبہ اُس بتخانہ کے نیچے ذبح کی اوسیوقت وہ مندر گر پڑا ایک روایت ہے کہ کیرو پانڈو اُس مندر کے بانی نے مجاہدہ و کشف کی رو سے دریافت کیا تھا اور ہندی الفاظ میں لکھدیا تھا کہ ایک کامل اہل اسلام یہاں آکر گائے سلیبہ ذبح کرے گا اُس وقت یہ مندر خود گر پڑے گا اوس بتخانہ کا اینٹ چونہ وغیرہ مصالحہ آپ نے تعمیر قلعہ و مسجد و خانقاہ میں برصرف کیا آپ کے بارہ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تھیں

آپ کے خلف اکبر خواجہ عبد العلی کی اولاد میں سے موضع فخر پور عرف شیخوپورہ پرگنہ برناوہ میں آباد ہو گئے تھے اور مغلیہ خاندان کی سلطنت میں کچھہ اراضی اِس موضع اور دیگر دیہات میں بطور وجہ معاش اون صاحبوں کو ملگئی تھی - خواجہ عبد العلی موددی موصوف کی اولاد میں سے سید خواجہ کرم علی نے دہلی میں تعلق پیدا کیا تھا اور شاہ محمد امان صاحب جو شیخ زمان اور عارف کامل تھے اون کی صاحبزادی سے نکاح کیا اِس سبب دہلی میں رہنے کا اتفاق رہتا تھا لیکن بطور وطن و مسکن کے شیخوپورہ ہی تھا اوس ولیہ عصر سے سید خواجہ کرم الٰہی کے ہاں ایک دختر نیک اختر اور دو فرزند سید حسن بخش اور خواجہ وارث علی پیدا ہوئے - خواجہ حسن بخش عنفوان شباب ہی سے شیخوپورہ میں رہے - بگروہ لیت حیات حیدر آباد دکن میں بسر کی - مگر خواجہ وارث علی مثل اپنے والد کے دہلی میں بھی رہتے تھے اور شیخوپورہ میں بھی اون کی شادی نکاح دہلی میں خواجہ نقشبند عرف خواجہ محمد مشایخ طریقت کی دختر نیک اختر سے جو نواب فیض اللہ بیگ خان بہادر عارف جنگ والی علاقہ پتین ملک میوات کی نواسی تھیں ہو گئی یہ بی بی صاحب عصمت دہلی میں رہیں اور اُن کی وجہ سے اولاد شاہ ابو الاعلی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

موودودی چشتی براسوی کی سکونت دہلی میں قرار پائی خواجہ سید وارث علی موودودی چشتی نے اپنا خلف الصدق خواجہ سید حسن موودودی چھوڑا جو اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین رہ کر راہ نمائے خلق رہے اور قدم بقدم اپنے بزرگان کے چلکر عرس بزرگان کرتے تھے اور ہندو و مسلمان سب آپ کے معتقد تھے باہمہ وانئے ہمیشہ زندگی بسر کرتے تھے ع باسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام کا طریقہ برتتے تھے - کہتے ہیں اولاد خواجہ قطب الدین موودود چشتی کے صحیح النسب ہونے کی بڑی پہچان یہ ہے کہ سگ یا شغال دیوانہ کے کاٹے ہوئے کے زخم پر حضرت کی اولاد کا لعاب دہن یا گلی ذلواد یجائے تو مرہم کا کام دیتی ہے اور دائیں پاؤں کا انگوٹھا دھوکر کسی عورت کو پلا دیں تو بلا تکلیف بچہ پیدا ہو جاتا ہے یہ سب اثر آپ میں تھا اب آپ کی صاحبزادہ سید احمد حسن صاحب سجادہ نشین آپ کے ہیں جنھوں نے بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے کاروکالت عدالتہائے سرکار نظام والی حیدر آباد دکن چھوڑ کر اپنے آبائی کام کو اختیار کیا ہے خدائے تعالیٰ آپ کو تا دیر سلامت با کرامت رکھے بیت

یہ دفتر ختم کو پہنچا حکایت ہے ابھی باقی + کہیں آتی ہے دفتر میں حدیث حال مشتاقی

خدا کا شکر ہے کہ مجملاً ذکر حضرت خواجہ قطب الدین موودود چشتی کی اولاد امجاد کا ختم کو پہنچا اب سلسلہ مستقیم خانوادہ چشتیہ بہشتیہ کی طرف جو بواسطہ حضرت مخدوم حاجی شریف زندنی دنیا خاصکر ہندوستان میں شائع ہے قلمبند ہوتا ہے لمولفہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی لقب منیر الدنیا	زندنہ سنہ ۴۹۲ ہجری	دسویں رجب سنہ ۶۱۲ ہجری عمر ۱۲۰ سال مادہ تاریخ وفات - حاجی شریف	زندنہ ایک قصبہ ہے شہر بخارا کے متصل	سبع سنابل مرآۃ الاسرار انوار العارفین اقتباس الانوار سیر الاقطاب	آپ خلیفہ اعظم واکمل حضرت خواجہ قطب الدین موودود چشتی کے ہیں - آپ کا مقولہ ہے کہ سماع سے آلایش حسد و کینہ و غل و غش زائل ہو جاتی ہے صاحب سبع سنابل فرماتے ہیں روزہ طے - تین روز کا رکھتے اور تین لقمہ ساگ یا سبزی بے نمک سے افطار کرتے تھے جو کوئی آپ کا اوشش کھا لیتا مجذوب ہو جاتا - مرآۃ الاسرار میں ہے سلطان سنجر سلجوقی کو بعد اسکی وفات کے کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا خدائے تعالیٰ نے تیرے ساتھ کس طرح معاملہ کیا کہا جو کہ دنیا میں میں نے برا بھلا کیا تھا اسکو

میری نظر میں لائے فرشتگان عذاب کو حکم عذاب دیا گیا کہ اتنے میں فرمان حق تعالیٰ آگیا کہ فلاں روز اور وقت اسنے مسجد دمشق میں سعادت دست بوسی حاجی شریف زندنی حاصل کی تھی اوس کی برکت سے اسکو ہمنے بخش دیا - فقرا کی تعظیم اور تکریم اسقدر حد کرتے تھے کہ خاک پائے فقرا آنکھوں اور منہ پر ملتے تھے اور فرماتے تھے الٰہی بحرمت فقر غربا و مساکین غربا بیچارہ حاجی شریف زندنی کو استقامت فقر بخش -

صاحب سیر الاقطاب لکھتے ہیں - مرقد آپ کا شہر قنوج پر کنار دریا واقع ہے مگر تشریف لانا آپ کا ہندوستان میں کسی جگہ پایا نہیں جاتا لیکن قنوج میں اور زبانی دیگر بزرگان شہرت تمام ہے -

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان امام الاولیا	حضرت خواجہ عثمان ہارونی کنیت ابو المنصور یا ابی النور	قصبہ ہارون سنہ ۵۲۲ ہجری ملک خراسان بین ہارون بجوالی	۵ - یا ۶ شوال سنہ ۶۱۷ ہجری مادہ تاریخ تاج الاصفیا عمر ۹۱ سال	مکہ معظمہ مابین کعبہ و جنت المعلی لمولف لیکن شریف مکہ	تذکرۃ المشائخ انوار العارفین اقتباس الانوار سیر الاقطاب سیر العارفین	آپ[1] نے خرقہ خلافت و منصب خلافت حضرت حاجی شریف زندنی سے حاصل کیا تھا آپ کے کمالات ولایت اس جگہ سے قیاس کرنے چاہئیں کہ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سجزی ثم اجمیری سے اولی جیسے شاہ باز آپ کے دام تربیت میں آئے - جب آپ بالہام ربانی اپنے پیر کی خدمت میں پہنچکر قدمبوس ہوئے تو انھوں نے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
		نیشاپور - ہارون قصبہ سے ہے ولقبوں دیار فرغانہ کے ماوراء النہر میں		نے اپنے محل کے ساتھ شامل کر لیا ہے	مراۃ الاسرار	بکمال مہربانی آپ کے سر پر کلاہ چہار ترکی رکھی اور بیعت کی و مشرف فرمائی فرمایا یہ کلاہ ترکی تمہارے سر پر رکھی گئی ہے اول چاہیے کہ دنیا کو ترک اور اہل دنیا سے متنفر رہو - دوسرے ہوا و حرص کو ترک رکھو تیسرے جو دل چاہے اسکے برعکس کرو چوتھے رات کو خواب کم کرو و عبادت سے مشغول رہو - لیکن ہمارے پیروں نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کلاہ چہار ترکی سر پر رکھے وہ ماسوی اللہ سے دلکو اٹھا وے اور جو کچھ غیر حق

سے ہے وہ چھوڑ دے اور سب کو اپنے سے اچھا جانے تو سب سے اچھا ہوے تواضع اور فروتنی کا پیشہ اختیار کرے اور جو ایسا نکرے اسپر خرقہ پہنا حرام ہے تین سال کی ریاضت شاقہ کے بعد خلافت و اسم اعظم کہ پیران سے سینہ بسینہ پہنچا تھا مرحمت فرمایا - آپ ہر نماز میں واسطے مغفرت امت محمد صلعم دست بدعا ہوتے غیب سے آواز آتی کہ بیس ہزار گناہگار امت محمد صلعم کو ہمنے تیری خاطر بخشا - ہر ایک نماز میں یہ ہی دعا کرتے اور ہر بار یہی جواب حضرت باریتعالیٰ سے سنتے اس روز سے خدا ہی علیم ہے کہ اتنے گناہگاران امت محمدی بخشے گئے ہوں گے حق تعالیٰ اس خاکسار کو بھی اُن کے زمرہ میں اٹھا وے **نقل ہے** بحالت مسافرت آپ ایسے مقام پر پہنچے جہاں مغان یعنی آتش پرست تھے انھوں نے ایک آتشکدہ تیار رکھا تھا ہر روز بیس عرابہ یعنی چھکڑے ہیمہ سوختنی اس میں جلایا کرتے تھے آپ نے ایک درخت کے نیچے لب جو استقامت فرمائی اور فخر الدین نام خادم کو فرمایا کہ آگ لاکر روٹی افطار کے لئے پکاے - خادم آگ لینے آتشکدہ گیا مگر پوجاریوں نے آگ دینے سے انکار کیا - خادم نے واپس ہوکر عرض حال کیا - آپ کو غیرت احدیت جوش زن ہوئی اور بذات خود نزدیک آتشکدہ جاکر مخیتا نام مغ سے جو اسوقت ایک ہفت سالہ لڑکا گود میں لئے تختہ چوب پر بیٹھا تھا - فرمایا پوجنے آتش سے کیا فائدہ جو پانی سے بوجھ جاتی ہے کیوں نہیں قادر مطلق کی پرستش کرتے برسوں سے پرستش کرتے ہو بھلا ہاتھ تو اس میں ڈالو دیکھیں یہ نہ جلائے مغ نے کہا کہ اس میں بالطبع خاصیت جلانے کی ہے پس خواجہ نے اس بچہ کو مغ سے لیکر اور بسم اللہ الرحمن الرحیم آیت قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم پڑھ کر آتشکدہ میں چلے گئے اور کامل چار گھنٹہ تک آتشکدہ میں رہے لیکن کچھ اثر آگ کا آپ کو اور اس بچہ کو نہیں پہنچا بعد اسکے باہر نکل آئے مغان نے بچے سے پوچھا کہ وہاں کیا دیکھا کہا سوائے پھول اور باغ کے وہاں کچھ نظر نہیں آیا یہاں سے پایا جاتا ہے کہ آپ کو ولایت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حاصل تھی - پس یہ کرامت ظاہری دیکھ کر سب کے سب مغان مسلمان ہو گئے اور اوس مخیتا نام مغ کا اسلامی نام عبد اللہ اور اس لڑکے کا ابراہیم نام رکھا اور دونوں کو وہاں رہ کر ڈھائی برس تک تربیت فرمائی اور بجائے آتشکدہ کے مسجد اور بقدر شیخ عبد اللہ و ابراہیم بنایا **نقل ہے** خلیفہ وقت خانوادہ سہروردیہ میں مرید تھا اس نے آپ کو سماع سے منع کیا اور کہا اگر سماع نیک ہوتا تو حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی سماع کیوں ترک کرتے اور حکم دیا کہ جو کوئی سماع سنے اوسکو سولی پر چڑھا دو اور قوالوں کو قتل کرو یہ ماجرا آپ کے گوش گذار ہوا - فرمایا سماع ایک سر ہے اسرار الٰہی سے کہ جس سے درمیان خدا اور بندہ کے حجاب نہیں رہتا کس کی قدرت ہے کہ ہمکو سماع سے منع کرے - خدا جو چاہتا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ سماع قیامت تک مریدان اور فرزندان سنیں گے اور کوئی طفرا [illegible] سماع پر

نوٹ سلہ رسم مقراض چلانے کی حضرت شیث علیہ السلام سے ہے صاحب اوراد چشتیہ کتاب معدن المعانی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ہاں جو فرزند ہوتا تھا اسکو جس کام کی لائق دیکھتے اسمیں مشغول کر دیتے تھے حضرت شیث عم ابتدا ہی میں خلوت پسند تھے آپ سوچتے تھے کہ انکو کس کام پر لگاویں ہتر جبرئیل آئے اور کہا شیث صوفی ہے اور شیث عم ماندان خلوت میں رہنے لگے یہاں تک کہ لوگ اُن کے پاس آکر مرید ہونے لگے حضرت جبرئیل عم ایک مقراض آپ کے پاس لائے اور کہا کہ جو کوئی تمسے تعلق پیدا کرے اس قینچی سے اسکے بال

مختصر حالات

نہیں پا دے گا البتہ خلیفہ وقت کہ مرید سہروردیوں کا ہے اوسکو حرام ہے اگر ہمارے پیروں نے سماع سنا ہے باوجود اسکے اگر سماع سے توبہ کروں تو بزہ کار ہوں خلیفہ نے یہ جواب سنکر آپ کو طلب کیا کہ علما کے ساتھ آپ بحث کریں آپ مجلس علما میں تشریف لے گئے اور خلیفہ بھی اُس مجلس میں آیا مگر آپ کے جمال جہان آرا کی تاب نہ لاکر پس پردہ بیٹھ گیا۔ بڑے بڑے علما صرف آپ کا جمال ہی دیکھکر لرزنے لگے اور سب علم اون کا لوح دل سے مٹ گیا زبان بستہ رم مجذوب ہوگئے اور آخرش سب نے خلیفہ وقت سے عرض کی کہ ہمنے جمال حضرت عثمان دیکھکر سب علم اپنا بھولا دیا ہم اُن سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور حاصل کلام تمام علما و فقہا وغیرہ حاضرین بعجز و قصور اعتراف کرکے آپ کے قدموں میں گر گئے اور عذر کیا کہ صدقہ اپنے اور اہل سماع کے ہم پر لطف فرماؤ ہم نے تمام عمر علم پر صرف کی ہے اور وہ سب ہمارا طرفۃ العین میں فراموش ہو گیا اور ہم یقین کرتے ہیں جب تک آپ کی توجہ نہ ہوگی وہ علم ہمارے سینہ میں عود نہیں کریگا آپ نے فرمایا تم قدر سماع کی کیا جانو سماع کے لئے احوال شرط ہیں۔ حضرت جنید اگر ہمارے عصر میں ہوتے تو ہرگز سماع ترک نہ کرتے حالانکہ ہمارے واسطے ترک خواجہ جنید حجت نہیں ہے ہمارے پیر سماع سنتے رہے ہیں۔ میں جبکہ سب طرح سے مطابقت اون کی کرتا ہوں تو پھر میں کس طرح سے اُن کی اس سنت کو چھوڑدوں حضرت شبلی مرید حضرت جنید مجلس حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی میں تشریف لاتے تھے اور حالت سماع میں بہت نعمت حاصل کرتے تھے اور مفضل برکی نے نسبت سماع حضرت ابو احمد چشتی سے تعرض کیا جس کی سزا اُنھوں نے پائی تھی اب تم کیا چاہتے ہو سب نے ملکر عفو تقصیر کے لئے عرض کی آپنے بنظر التفات وکرم اُن کی طرف دیکھا جو علم کہ انھوں نے فراموش کر دیا تھا اُسی لحظہ یاد میں آگیا آپ نے توجہ خاص بھی فرمائی جس کے اثر سے عرش سے لیکر فرش تک کشف ہو گیا اور خدمت میں انکی رہنا پسند کیا اور صاحب کمال ہوئے خلیفہ نے جب یہ عظمت آپ کی صریحًا دیکھی تو کہا میں ہرگز خواجہ عثمان ہارونی کو سماع سے منع نہیں کرتا آپ نے واپس آکر سات روز تک مجلس سماع گرم رکھی۔ **نقل ہے** ایک رات آدھی رات کے وقت ستر نفر کافران باہم مشورہ کرکے آزمایش کے لئے یہ دل میں ٹھانکر کہ ہر ایک شخص ہمارے سے جدا گانہ کوئی طعام اپنے اپنے لئے نیت کرکے اُسیوقت آپ کے حضور جاویں آپ نے اُنکو دیکھکر فرمایا اے فرزندان آدم خدا تعالیٰ عالم السر والخفیات ہے اور جبیر اُس کا لطف ہوتا ہے اوسکو بھی معلوم کرادیتا ہے اور اُسیوقت خادم کو حکم دیا کہ ان سب کے ہاتھ دہولاؤ اُس کے بعد آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اور ہر مرتبہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف کیا اور ہر مرتبہ جسقدر مختلف طعام کا طباق موافق خواہش ہر ایک کی آپ کے ہاتھ میں آتا اور علی الترتیب اُن کے آگے رکھا جاتا۔ چنانچہ سب نے سیر ہوکر وہ طعام غیبی بڑی لذت سے تناول کیا اور عرض کی ہم نے جان لیا کہ آج آپ جیسا کوئی بزرگ صاحب نعمت دنیا میں موجود نہیں ہے اگر ہم بھی بوحدانیت حق تعالیٰ ایمان لاویں اور مسلمان ہوجاویں تو کیا ہمکو بھی خدائے تعالیٰ مانند آپ کے صاحب نعمت کرے گا آپ نے فرمایا میں بیچارہ کیا ہوں اور کس گنتی میں اگر اُسکا لطف ہوجاوے تو مجھسے ہزار مرتبہ زیادہ کردے یہ سنکر سب اُسی وقت مسلمان ہوگئے اور مرید ہوکر بدرجہ اولیائے کامل پہنچے **حضرت** خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری فرماتے ہیں میرا ہمسایہ آپ کے مریدوں سے تھا وہ فوت ہوگیا میں چند ساعت اُس کی قبر پر رہا اور معلوم کیا کہ فرشتگان عذاب آئے مگر ساتھ اون کے میرے پیر یعنی حضرت خواجہ عثمان بھی موجود ہوگئے اور فرمایا یہ شخص میرے مریدوں سے ہے اس کے عذاب سے باز رہو فرشتگان آپ کے فرمانے سے چلے گئے اور چند لمحہ کے بعد پھر آئے اور کہا رب العزت سے فرمان ہوا ہے کہ یہ مرید برخلاف اپنے پیر کے رہا ہے آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ یہ شخص برخلاف رہا ہے مگر ہاتھ اپنے میرے دامن کو لگا یا ہے اسیوقت فرمان رب العزت سے آیا اے فرشتو اپنا ہاتھ اس شخص کے عذاب سے اُٹھالو کہ میں نے بطفیل اوس کے دوستی کے بخشدیا ہے **لطیفہ** اے مرید حضرات چشتیہ خوش ہو کہ تمکو سکو اور تمہارے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

ساتھ اور مختارات طفیل اس خاکسار کو حق تعالیٰ عذاب گور سے محفوظ رکھے اور بطفیل حضرت جنت نجات دے اور عافیت بخیر کرے۔ آپکی پیشینگوئی آثار قیامت کے بارے میں مندرجہ مراۃ الاسرار حسب ذیل ہے (۱) کہ چشتیاں ویران کریں گے (۲) مدینہ منورہ قحط سے ویران ہوگا (۳) بصرہ و عراق شراب خواری سے خراب ہوگا۔ سنگ آسمان سے برسے گی (۴) روم کثرت لواطت سے برباد ہوگا (۵) آسمان سے امت کو ایک ہوا چلے گی صورت خوک و سگ میں مسخ ہو جائے گی (۶) خراسان تا بلخ خیانت تجارت سے خراب ہو جائیگا (۷) مسلمان سود خوار ہو جائیں گے (۸) خوارزم و عبد شہر و بخارا اس کے مضافات کے شامت مزامیر سے خراب ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو قتل و ہلاک کریں گے (۹) بوستان ویران اور زلزلوں سے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے اور مردمان اسجگہ کے میت و نابود ہو جائیں گے (۱۰) مصر اور دمشق کی خرابی عورتوں کو آخر زمانہ میں مار ڈالیں گے اور سولی چڑھا دیں گے پس حق تعالیٰ اُن سب کو نیچے زمین کے لے جاوے گا (۱۱) ویرانی سندھ کی ہند کی وجہ سے اور ویرانی ہند کی سندھ کی وجہ سے ہوگی (۱۲) جب شہر خراب ہو جاویں گے تو اُسوقت محمد بن عبداللہ یعنی حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اُس وقت دین مسلمانی عزیز تر ہوگا اور دن بہت چھوٹے یعنی سال مثل مہینہ اور مہینہ مثل ہفتہ اور ہفتہ مثل دن کے اور دن مثل نماز یکوقتہ

حضرت شاہ محمد آپ کی اولاد سے دہلی تشریف لائے تھے اور لاہوری دروازے جہاں اب قصاب پورہ ہے مقیم رہے تھے اور وہیں آپ کا مزار ہے۔ آپ کے چار خلیفہ تھے حضرت خواجہ معین الحق والدین اجمیری۔ و شیخ نجم الدین صغرہ شیخ سعد گنگوہی و شیخ محمد ترک نارنولی رحمۃ اللہ علیہم۔

آپ صحیح النسب سادات حسینی سے ہیں اور خرقہ ارادت و فقر کا آپ نے امام الاولیا حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے زیب تن فرمایا آپ ہی کے قدوم میمنت لزوم سے نور اسلام کفرستان ہندوستان میں چمکا اور ظلمت کفر و شرک دور ہوئی اسیوجہ سے آپکو نبی الہند کہتے ہیں آپ سیر کرامات	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیاء سیر العارفین سیر الاقطاب تذکرۃ المشائخ مجالس المشائخ کلمات الصادقین مونس الارواح تحفۃ الزائرین ضمیمہ سیر العارفین اقتباس الانوار تکملہ سیر الاولیا	اجمیر[2] ملک راجپوتانہ کا مشہور شہر ہے	۶ ماہ رجب روز دوشنبہ ۶۳۳ سنہ ہجری بعہد شمس الدین التمش عمر ۱۰۶ سال مادہ تاریخ آفتاب ملک ہند	سنجر[1] ملک سنجبان یعنی سیستان ۵۳۷ سنہ ہجری نشوونما خراسان	حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری ثم اجمیری بن خواجہ غیاث الدین حسن السنجری لقب خواجہ بزرگ	سرحلقہ چشتیان
		بود در روی شہید اشکارا ۱۰۶ زاہد کرسی شکار این ملک اللہ		ولادت عاشق بسال ہر تر وفاتش آفتاب ملک ہند ۶۳۳	تاریخ ولادت و عمر وفات انسے ساقب المحبوبین	

نوٹ

ذکر شیخ محمد ترک نارنولی وفات سنہ ۶۴۲ھ معاصر خواجہ بزرگ مقام نارنول

آپ خلیفہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی و مشاہیر مشائخ ہندوستان سے ہیں آپکی اصل و وطن ترکستان سے ہی نارنول میں آکر متوطن ہوئے وہانکے لوگ آپکو زیادہ تر ترک و ترکمان و ترک سلطان کہتے تھے مجرد و حصور رہے و کسیکو بیعت نہیں کیا اور کسی سے اختلاط کیا ہندوؤں کا نارنول میں بہت غلبہ تھا اور مسلمان کمتر ہندو موقع کے منتظر رہتے تھے عیدکا روز تھا اور نماز عید کے یکبارگی حملہ کرکے ہندو آن پڑے اور قتل کرنیلگے بہت مسلمان اسروز مسجد میں شہید ہوئے اور آپ بھی اُسی معرکہ میں آخر شہید ہوئے خزینۃ الاصفیا از مراۃ الاسرار بحوالہ اخبار الاخیار اس شہیدوں میں بہت شہدا آسودہ ہیں لیکن انمیں سے دو شہید بزرگتر ہیں ایک شہید بلند کہلاتے ہیں کہ انکا مزار بلندی پر ہے اور دوسرے شہید نشیب میں ہیں

خوارق و کرامات تا حال خاک پاک اُن کی سے جاری ہے اور اُن کے مزار پر انوار سے اکثر اوقات آواز تلاوت قرآن جمعرات و جمعہ کے دن آتی ہے۔

(اپنے خرقہ خلافت حضرت خواجہ بزرگ معین الدین سے ہی پہنا تھا اسلئے آپکا ذکر بطور نوٹ اسجگہ لکھ دیا گیا) مولف

[1] سنجر نام ایک قصبہ کا جو عراق سے سات روز کی راہ درکنار ہے

[2] اجا نام راجہ کا تھا جو ہجری سن کے لگ بھگ تھا اُسنے شہر اجمیر کو بسایا تھا اور میر ہندی میں پہاڑ کو کہتے ہیں چونکہ یہ شہر کوہ میں واقع ہے اسلئے اجامیر کے نام سے نامزد ہوا مگر کثرت استعمال کی وجہ سے اجمیر کے نام سے مشہور ہو گیا اور اجا معنی آفتاب کے ہیں۔

مختصر حالات	سن عمر	مقام مزار	تاریخ وفات	تاریخ ولادت	نام صاحبان خاندان	خاندان

بہت کی اور بہت اولیاء اللہ سے فیض پایا ہے جب بغداد مسجد حضرت جنید بغدادی میں دولت پابوس حضرت خواجہ عثمان ہارونی حاصل
کی اوسوقت بہت مشایخ کبار حاضر تھے آپ کے مرشد نے بہت لطف و مہربانی سے فرمایا کہ اے معین الدین دوگانہ نماز گذار رو بقبلہ ہوا اور سورہ
بقرہ پڑہ اور اکیس دفعہ درود شریف کہو اوس کے بعد آپ کے مرشد نے منہ آسمان کی طرف کیا اور ہاتھ آپ کا پکڑا اور فرمایا معین الدین تمکو
خدا تک پہنچا دیا اُسکے بعد حلق سر کیا اور کلاہ چار ترکی اور گلیم خاصہ خرقہ آپکو عطا کیا اور فرمایا کہ ایک رات دن مجاہدہ کر اور ہزار بار سورہ
اخلاص پڑہ کہ ہمارے خانوادہ میں ایک رات دن کا مجاہدہ ہے۔ حکم بجالانے کے بعد حجاب آپ کی نظر سے دور ہوا اور مقام مشاہدہ میں
پہنچگئے مرشد نے فرمایا کام تمہارا تمام ہوا اسوقت ایک اینٹ آگے پڑی تھی فرمایا اسکو اٹھاؤ وہ خشت طلا کی نکلی یا مٹھی دینار کی ریت گئی
فرمایا اسکو درویشوں کو تقسیم کردو اسکے بعد آپ بیس سال اپنے پیر کی خدمت میں سفر و حضر میں حاضر رہے وقت سفر بستر شب خوابی اپنے
مرشد کا خود اُٹھا کر لیجاتے تھے ہمرکاب اپنے مرشد کے مکہ معظمہ گئے آپ کے پیر نے زیر ناودان رحمت آپ کے حق میں دعا کی آواز آئی معین الدین
دوست ہمارا ہے اوسکو قبول اور برگزیدہ کیا ایک روز حرم کعبہ کے طواف میں مشغول تھے آواز آئی اے معین الدین میں تجھ سے خوش ہوں
اور میں نے تجھے بخشا اور جو کچھ خواہش رکھتا ہے مانگ میں عطا کروں گا۔ عرض کی الٰہی مریدان معین الدین و مرید مریدان معین الدین
کو جو اس سلسلہ میں داخل ہوں بخش درگاہ رب العزت سے آواز اجابت پہنچی الخ اوقات خواجہ صاحب فرماتے کہ جو مرید میرا اور مرید میرے
مریدوں کا قیامت تک ارز دسے شجرہ میرے پاس پہنچے گا معین الدین بہشت میں قدم نہیں رکھے گا جب تک کہ اُسکو اپنے ہمراہ نہ لیجاوے گا
پہر اسی طرح مدینہ منورہ آپ کے پیر نے فرمایا معین الدین سلام کرو آواز آئی وعلیکم السلام یا قطب المشایخ۔ بغداد میں آنجا آپ کے پیر معتکف
ہوے اور آپکو مسافرت کے لئے رخصت کیا اور فرمایا معین الدین ہمارا محبوب رب العالمین ہے اور اسکی مریدی سے ہمکو فخر ہے آپ نے پانچ
مہینے سات روز شہر جیلان میں جائے خوش دیکھکر اقامت فرمائی۔ حجرہ بنایا اعتکاف اور چلہ میں رہے۔ چنانچہ اب تک وہ حجرہ خاص جیلان
میں موجود ہے حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی آپ کے ہمشیر زادہ اور بعض کے نزدیک خالہ زاد بھائی ہیں۔ کہتے ہیں جب پیر سے
رخصت ہوکر آپنے مسافرت اختیار کی اوسوقت آپ کی عمر باون برس کی تھی بغداد میں پہنچکر آپ نے حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی
اور شیخ اوحدی سے فیض صحبت اٹھایا اور ہمدان میں حضرت شیخ یوسف ہمدانی سے ملاقات فرمائی پھر تبریز میں حضرت شیخ ابو سعید
تبریزی سے اور پھر اصفہان میں شیخ محمود اصفہانی کو دریافت کیا اور وہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی آپ کے مرید ہوئے وہاں
سے دونو صاحب ملک ہرات پہنچے وہاں کا حاکم محمد یار نام مذہب شیعہ امامیہ رکھتا تھا اور سب اصحاب کبار کیا کرتا تھا یہاں تک کہ جبکوئی
اپنی اولاد کا نام ابوبکر یا عمر یا عثمان رکھتا اوسکو فوراً قتل کرا دیتا تھا۔ آپ کی نظر فیض اثر سے وہ بھی عقیدہ مذہب شیعہ سے توبہ تائب ہوا
اور مع ارکین خود مرید ہوا بلکہ درجہ خلافت پایا پھر بلخ میں چند روز اقامت فرما کہ شیخ احمد خضرویہ کی خدمت میں رہے وہاں سے غزنی
میں صحبت شمس العارفین میں کچھ دن رہ کر لاہور تشریف لائے اور مزار پر انوار حضرت مخدوم علی ہجویری المشہور بہ داتا گنج بخش
دو مہینے تک معتکف رہے چنانچہ حجرہ چلہ کا اب تک موجود ہے اور اُسکے عوز پر داخت ہوتی ہے اور زیارت گاہ خلایق ہے اور وہاں
سے چلکر چند روز دہلی میں قیام فرمایا اور جہاں قبر شیخ رشید مکی کی ہے وہ منزل آپ کے مقام کی تھی دسویں محرم ۵۶۱ھ ہجری رونق افزائے
اجمیر شریف ہوئے صاحب مراۃ الاسرار لکھتے ہیں کہ اول ہی اول میر سید حسین مشہدی خنگ سوار کہ (اول مذہب اون کا شیعہ تھا)
اور بعد میں توبہ تائب ہوکر آپ کے مرید ہوئے اور آپ کی حین حیات میں معرکہ آرائی کفار میں شہید ہوئے اور نماز جنازہ کی خود
خواجہ بزرگ نے جا کر پڑھی جسکا مفصل حال کتاب مذکور میں درج ہے لیکن کتاب سیر الاقطاب میں ہے کہ آپ حسب الحکم رسول صلعم

(نوٹ) مولف صاحب مراۃ الاسرار و سیر الاقطاب کا بیدھین کچھ واقعات میں اختلاف کا باعث نہیں معلوم ہوتا۔ سید حسین مشہدی سادات عالیقدر مشہد مقدس سے تھے جو بسبب جہاد ہمراہ شہاب الدین غوری تشریف لائے
... جب شہاب الدین غوری فتح ہندوستان کرکے اور قطب الدین ایبک کو دہلی میں مقرر کرکے واپس۔ گئے تو قطب الدین ایبک نے آپکو حکومت اجمیر پر بھیجا تھا (از اقتباس) اور حضرت سید حسین مشہدی کے حقیقی چچا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

مدینہ منورہ سے پایا نے اس کے کہ ہندوستان میں ایک مقام اجمیر ہے وہاں فرزند ہمارے میر حسین نے بہ نیت غزا و جہاد گیا تھا اور وہ کفار کے ہاتھوں سے شہید ہو گیا ہے تم جاؤ کہ تمہارے سبب سے وہاں اسلام آشکارا ہوگا اور کافر مقہور اور ایک انار خواجہ کے قدمیں دیا اور کہا اس میں دیکھو کہ کہاں تمکو جانا ہے آپ نے نظر غور سے انار کو دیکھا تو مشرق سے مغرب تک سب کچھ نظر آگیا اور شہر اجمیر اور کوہ وغیرہ کو بخوبی شناخت کر لیا۔ الغرض۔ آپ نے اجمیر شریف آکر انا ساگر پر مقام فرمایا کسی نے عرض کیا کہ یہ وہی مقام ہے کہ میر سید حسین خنگ سوار جب تسخیر اس دیار کے لئے آئے تھے تو یہاں اُن کا مقام رہا تھا اور اس اناساگر کو حوض مرتضوی سے منسوب کیا تھا۔ فرمایا الحمد للہ کہ اپنے بھائی کے ملک پر متصرف ہوں پھر آپ نے انا ساگر تالاب پر مقام رکھا قصہ شادی دیو و جیپال جوگی قابل دیکھنے کے ہے زیادہ شوق ہو تو مطولات سے ملاحظہ ہو وے اسوقت دہلی کا راجہ رائے پتھورا قوم کا چوہان تھا جس کے ماتحت اجمیر تھی۔ ایک روز آپ کا گذر بتکدہ کفار میں ہوا وہاں سات گبر بت پرستی میں مشغول تھے آپ کو دیکھنے کے ساتھ ہی خود رفتہ ہو کر مسلمان ہو گئے چنانچہ شیخ حمید الدین دہلوی اون سات گبروں سے ہیں۔ آپ ہی کی دعا سے معز الدین سام یعنی شہاب الدین غوری نے غزنین سے پہنچکر رائے پتھورا کو زندہ گرفتار اور ہلاک کیا تھا اور اسی تاریخ سے ہندوستان میں اسلام شائع ہوا اور دہلی تختگاہ سلاطین اسلام ۵۸۷ھ ہجری میں ہوئے بعض بزرگان دوسرے سلسلون کے کہ جن کی ہند میں بڑی شہرت ہے وہ بھی بیقین ولایت معنوی آپ کے تصرف کرتے ہیں جیساکہ احوال حضرت سالار مسعود غازی و حضرت بدیع الدین الملقب بہ شاہ مدار کہ جنکا ذکر اپنی جگہ پر آوے گا شاہد حال ہے۔

کلمات طیبات کا انتخاب جو آپنے ارشاد فرمائے۔ (۱) عاشق کا دل محبت کا آتشکدہ ہے جو کچھ اسمیں پڑے جلجاوے (۲) جس شخص میں یہ خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسکو دوست رکھے گا۔ اول سخاوت مثل سخاوت دریا۔ دوئیم شفقت مثل آفتاب۔ سوم تواضع مثل تواضع زمین (۳) عارف کامل کا ایک مرتبہ ہے جب اُس مقام پر پہنچتا ہے تمام عالم اور جو کچھ اسمیں ہے اپنی دو انگشت کے درمیان دیکھتا ہے (۴) عارف وہ ہے جو کوئی جو کچھ ارادہ اپنے دل میں کرے وہ اسکو ظاہر ہو جائے یا جو کوئی سوال کرے فوراً جواب اسکو مل جاوے (۵) کمترین درجہ عارف یہ ہے کہ صفات حق اوسمیں ظاہر ہوں (۶) فاضلترین اوقات وہ ہے کہ وسواس خاطر نہو وین (۷) گناہ اتنا ضرر نہیں رکھتا جتنا برادر مسلمان کو خوار رکھنا (۸) جب تک غیر کی ہستی درمیان سے نہ اوٹھے بندہ ہو کر واصل نہیں ہو سکتا (۹) چار چیزیں گوہر نفس ہیں

حضرت خواجہ بزرگ کا اجمیر تشریف لاکر شہر سے باہر ایک درخت کے نیچے مع چالیس ہمراہیوں کے مقیم ہونا اور شتربان راجہ اجمیر کا وہاں کے بیٹھنے سے منع کرنا انکا وہاں سے اُٹھکر تالاب انا ساگر پر آجانا اور شتران راجہ کا اپنی جگہ سے بیٹھکر نہ اٹھنا اور کفار کا نرغہ کرکے حملہ کرنا اور آپنے مٹھی خاک پر آیۃ الکرسی پڑھ کر کفار پر مارنا اور جسپر وہ خاک پڑی اُسکا تن بدن خشک ہو جانا۔ شادی دیو کا کفار کے ساتھ آنا اور آپ کا دیدار کرکے کفار کو مارنے لگنا اور شادی دیو کا بعد مدہ آپ کے قدح آب یا بدرجہ کر اناساگر سے بھرنا اور تمام پانی اناساگر کا اوسمیں سما جانا اور اجیپال جوگی کا بجمعیت کثیر آنا اور طرح طرح کے طلسمات و سحر نمایات کو دیکھانا اور اُسکا آسمان پر اڑنا نعلین چوبی حضرت کا اُسکو مارتے ہوئے زمین پر لانا اور اجیپال کا توبہ تائب ہو کر خرقہ خلافت پانا اور عبداللہ نام پاکر آپ کی دعا سے حیات ابدی حاصل کرنا۔ کتب مطولہ میں مندرج ہے۔ بخوف طوالت چھوڑ دیا ہے ۱۲

نوٹ ا حضرت سالار مسعود غازی اور حضرت خواجہ بزرگ میں تقریبا دوسو برس کا تفاوت ہے کیونکہ سالار مسعود غازی بزمانہ سلطان محمود غزنوی ۴۲۴ھ میں شہید ہوئے تھے اور جنکا مزار بہرائچ میں زیارتگاہ خلق ہے اور رحلت خواجہ صاحب ۶۳۳ھ ہجری میں ہوئی ہے اور جو آپ کے مرید ہیں وہ مسعود غازی دوسرے ہیں ہمنام ہونیکی وجہ سے

خاندان	نام صاحبان خاندان	تاریخ و ماہ ولادت	تاریخ و ماہ وفات	مقام مزار	مدت عمر	مختصر حالات

اول درویشی کہ تونگری دکھلادے دوسرے گرسنگی کہ سیری ظاہر کرے تیسرے اندوہگینی کہ خرمی کا پیرایہ رکھتی ہو چوتھے یہ کہ دشمن کے ساتھ
دوستی کرے (۱۰) مومن وہ ہے کہ تین چیزیں دوست رکھے پہلے فقر وفاقہ دوسرے بیماری تیسرے موت (۱۱) آدمی قرب حاصل نہیں کرسکتا
مگر اہتمام نماز سے کیونکہ نماز مومن کے لیے معراج ہے (۱۲) عارف وہ ہے کہ ہر روز اسپر سو ہزار تجلی نازل ہوں اور وہ ایک شمہ ظاہر نکرے (۱۳)
عاشق و معشوق و عشق عالم توحید میں ایک ہیں (۱۴) حاجیان کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں اور بہشت چاہتے ہیں عارفان قلوب سے گرد عرش
وحجاب عصمت طواف کرتے ہیں (۱۵) درحقیقت متوکل وہ ہے کہ محبت خلق سے اٹھالیوے اور قرار پکڑنے کے لیے اس راہ میں دو چیز ہیں
ایک ادب عبودیت۔ دویم تعظیم حق تعالی وغیرہ از مونس الارواح آپ ہمیشہ نماز نفل دوگانہ خالق یگانہ پڑھا کرتے تھے اور کھانا کھانے کے
وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اکثر یہ بیت اور یہ مصرعہ فرمایا کرتے تھے ؎ خوبرویان چو پردہ می گیرند + عاشقان پیش شان چنین میرند
مصرعہ صحبت نیکان بہ از طاعت بود۔ تکملہ سیر الاولیا سے منقول ہے کہ ہر سائل جو آپ کے آستانہ عالی میں مشرف زیارت سے ہوتا ہے
وہ خالی نہیں آتا ضرور وہ حال پر ملال سے تبدیلی پاتا ہے جس رات کو آپ انتقال فرمائیں گے بعد نماز عشا دروازہ حجرہ خاص کو بند کردیا تھا
اور اصحاب خواص کو اندر رفت حجرہ سے منع فرمادیا تھا محرمان درگاہ دروازہ حجرہ پر مقیم رہ کر تمام رات صدائے پائے کوبی سنتے رہے جیسا کہ
کوئی وجد کرتا ہے آخر شب صدا بند ہوگئی وقت نماز فجر ہر چند دستک دی آواز ماری مگر جواب نہیں آیا تو ناچار دروازہ کھولا دیکھا کہ
خواجہ صاحب برحمت حق پہنچگئے ہیں ؎ در کوئے تو عاشقان چنان جان بدہند۔ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز۔ اسی رات کو چند اولیاء اللہ نے
حضرت رسالت پناہ صلعم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں میں استقبال کو محبوب اللہ معین الدین کے آیا ہوں اور پیشانی مبارک پر بخط سبز
یہ کلمہ حبیب اللہ مات فی حب اللہ لکھا پایا۔ قبر آپ کی اول خشت سادہ سے تعمیر ہوئی تھی بعد میں پہلی عمارت قبر کو اسی طرح بحال رکھکر
اوپر صندوق سنگ مرمر کا بنوایا گیا ہے اسیوجہ سے قبر زیادہ تر بلند ہے آپ کا مقبرہ اول خواجہ حسین ناگوری نے بنوایا اور عمارت درگاہ
شریف محمود بن خانجہاں وزیر ہوشنگ بادشاہ نے بنوائی تھی اور سو من کی یا سو من کھانے کی دیگ حضرت جہانگیر بادشاہ نے چڑھائی
تھی جو ابتک موجود ہے اور جانب غرب روضہ مبارک کے ایک مسجد عالیشان تمام وکمال سنگ مرمر کی حضرت شاہجہان بادشاہ ہند نے
بنوائی جو قابل دید اور بے نظیر ہے زمانہ حال میں ایک بڑا عالیشان مجلس خانہ مع آلات شیشہ۔ جھاڑ۔ فانوس وغیرہ اراکین سلطنت حضور
نظام حیدر آباد دکن نے تعمیر کرایا ہے
آپ کے یوں تو خلیفہ بہت ہیں لیکن چند نامور خلفا تحریر ہوتے ہیں ۱۔ خلفائے عظام سے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی
(۲) خواجہ فخر الدین فرزند آپ کے (۳) شیخ حمید الدین ناگوری (۴) شیخ وجیہہ الدین (۵) شیخ حمید الدین صوفی (۶) برہان الدین
عرف بدھو (۷) شیخ احمد (۸) شیخ محسن (۹) شیخ سلیمان غازی (۱۰) شیخ شمس الدین (۱۱) خواجہ حسن خیاط (۱۲) جیپال جوگی جس کا
دوسرا نام عبد اللہ ہوا اور جس نے آپکی دعا سے عمر جاودانی پائی ہے اور خضر بیابانی کا خطاب پایا ہے اور کہتے ہیں وہ پہاڑ اجمیر میں
ہوتا ہے اور بعض آدمیوں سے ملاقات بھی کی ہے ایسی صورت میں کہ کوئی شناخت نہ کرے۔ چنانچہ ایک وقت ایک ہیزم کش سے
ملاقی ہوا اور شیر برنج اسکو کھلایا۔ (۱۳) شیخ صدر الدین کرمانی (۱۴) بی بی حافظہ جمال صبیہ سعیدہ آنحضرت (۱۵) شیخ محمد ترک نارنولی
(۱۶) شیخ علی سنجری (۱۷) خواجہ یادگار نہروانی (۱۸) خواجہ عبد اللہ بیابانی (۱۹) شیخ منہاج جن کے لئے آپ نے دعائے اکرام کی
تھی اور آپ کی دعا کے اثر سے لوگوں کے دلوں میں اسقدر عزیز و محترم ہوئے کہ مخلوق ان کا بول و براز تک بطور تبرک لیجاتی کہ اُس
کی خوشبو مشک و عنبر سے بھی زیادہ تھی (۲۰) شیخ وحید برادر شیخ احمد (۲۱) سلطان مسعود غازی وغیرہ مناقب المحبوبین بحوالہ

خاندان	نام ونسب	تاریخ ولادت و مقام	تاریخ وفات و عمر	مزار	نام کتب	مختصر حالات

فخر الاولیا و اقتباس الانوار و مداین المعین از زبدۃ الحقایق - من تصنیف خواجہ قطب الدین بختیار کاکی لکھتے ہیں کہ ایک خرقہ خلافت خواجہ بزرگ بحضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی بھی پہنچا ہے لیکن سلسلہ چشتیہ ہمارا بواسطہ خواجہ قطب الدین بخواجہ بزرگ پہنچتا ہے (دیکھو صفحہ ۴۲ مناقب المحبوبین مطبع حسنی)۔

ذکر اولاد آنحضرت از مناقب المحبوبین بحوالہ مناقب الحبیب

آپ کی دو زوجگان سے تین پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی سب سے بڑے فرزند سید فخر الدین جو درجہ خلافت پاکر بیس سال سجادہ نشین رہے اور جن کی اولاد یکے بعد دیگرے آجتک بعہدہ سجادگی بلقب دیوان ہوتی چلی آتی ہے - دوسرے ابو سعید ضیاء الدین - تیسرے حسام الدین ابدال جو غائب ہوکر بصحبت ابدال ملگئے اور بی بی حافظ جمال دختر کہ جنکا مزار پرانوار بیرون روضہ مبارک آپ کی زیارت گاہ خلایق ہے (اقتباس الانوار) و مجاوران آستانہ علیہ کی اولاد سید فخر الدین ساکن قصبہ کرد کہلاتے ہیں اور اُن کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ سادات عالی نسب قصبہ مذکور سے ہیں بسبب محبت و روحانیت پاک حضرت خواجہ بزرگ وطن سے جدا ہوکر اجمیر شریف میں سکونت اختیار کرلی تھی چنانچہ انھیں میں سے آجتک یکے بعد دیگر خدمت آستانہ متبرکہ کرتے چلے آتے ہیں۔

خاندان	نام ونسب	تاریخ ولادت و مقام	تاریخ وفات و عمر	مزار	نام کتب	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	حضرت خواجہ قطب الدین نام بختیار کاکی اوشی لقب بن کمال الدین احمد بن سید موسی اوشی	وقت شب اوش اوش قصبہ ہے ولایت فرغانہ میں اور فرغانہ باتین سمرقند و اندجان کے ہے	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۳۴ ہجری تاریخ وفات خواجہ جیو یا اوخواجہ بود عمر ۵۲ سال	قصبہ مہرولی معروف قطب صاحب تحصیل بلب گڈھ ضلع دہلی	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا انوار العارفین اقتباس الانوار تذکرۃ المشائخ روضۃ الاقطاب بحوالہ فوائد السالکین اداب الطالبین غرائب نگار	آپ صحیح النسب سید حسینی ہیں آپ کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام جعفر پہنچتا ہے آپ کے ولی مادرزاد ہونے کی حکایات مطولہ میں درج ہیں - آپ اعظم و اکمل خلفائے حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری ہیں آپ چار سال چار مہینے کے ہوئے تو بحکم خدا قاضی حمید الدین ناگوری آپ کے استاد بنے اور چار روز میں آپ نے اُن سے قرآن ختم کیا پھر قاضی صاحب دہلی چلے آئے آپ نے تھوڑی مدت میں تحصیل علوم کرلی پھر جذبہ الٰہی نے کشش کی اور بغداد پہنچے اور مسجد امام ابو اللیث سمرقندی میں حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی کی ملازمت میں مشرف ہوئے اور سترہ سال کی عمر میں خرقہ خلافت پایا اور حسب الارشاد پیر روشن ضمیر کے بہ قطبیت دہلی مقرر ہوئے

قاضی حمید الدین ناگوری آپ کی تشریف آوری کی دہلی بشارت پاکر اپنے گھر میں آپ کو بڑی تعظیم و تکریم سے لائے باوجودیکہ قاضی صاحب نسبت استادی رکھتے تھے لیکن ادب و خدمت گذاری میں اسقدر کوشش کرتے تھے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے تھے اور کہتے تھے کہ قطب الدین

نوٹ وجہ تسمیہ بختیار بقول مناقب المحبوبین - بزبان ثقات سناہی بختیار نام ایک قوم کا ہے سادات سے اور لکھتے ہیں کہ اکثر اس قوم کے صوفیان عجیب ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ قطب صاحب ہماری قوم سے تھے دیگر روایت آپ پانچ سال کے تھے کہ آپ حضرت شیخ ابو الحفص کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ممدوح نے دیکھتے ہی فرمایا اے لڑکے عجب بختیار ہستی کہ حضرت خضر علیہ السلام ممن حوالہ کردہ - وجہ تسمیہ کاکی بکلی لغت میں روٹی خشک کو کہتے ہیں اول خواجہ صاحب بسبب تنگی معاش شرف الدین بقال سے قرض لیکر صرف احتیاج کیا کرتے تھے ایک روز عورت بقال نے ایکے حرم محترم سے کہا کہ اگر ہم نہ ہوتے تو تمہارا حال کیا ہوتا یہ کلام عورت بقال کا ناگوار گذرا اور اُن کے حرم نے حضرت صاحب سے عرض کیا فرمایا آج سے قرض نہ لیا کرو کہانے کی ضرورت ہو تو فلاں طاق سے ہاتھ ڈالکر لے لیا کرو چنانچہ وقت ضرورت طاق میں ہاتھ ڈال کر کہانے گرم روٹی نکالیتں اور صرف کرتیں دیگر از افضل الفوائد - ایکروز آپ حوض شمسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہوا سرد تھی یاران کہا کہ اس وقت کاکہائے گرم ہوتے تو کیا اچھا ہوتا آپنے پانی تالاب شمسی سے گرم کاک نکال کر یاروں کو دی اور خود بھی تناول فرمائی کاک لغت فارسی بمعنی کلچہ ونان تنوری عربی کیک۔ تیسری وجہ سرکار ملک ندا دُد

مختصر حالات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

قطب المشایخ ہے آخر الامر ان کے اوستاد قاضی حمید الدین ناگوری نے باوصفیکہ آپ خلیفہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری تہے سمت خلافت آپ سے بھی پائی آپ شان عظیم اور رتبہ رفیع رکہتے تہے اور مستجاب الدعوات جو کچھ زبان مبارک سے نکلتا وہ ہوکر رہتا تھا اور جو کوئی آپ کی صحبت میں رہتا صاحب ولایت ہوتا اور جسپر نظر لطف آپ کی ہوتی عرش سے تحت الثریٰ تک اوسی گہڑی کشف ہو جاتا اہل قصبہ آپ کی سماع میں مخالفت کرتے قاضی صادق و قاضی عماد اور انکی پاداش میں اون کے فوت ہونیکا سیر الاقطاب سے ملاحظہ کریں نیز سماع درہوا معلق کی دو نقل روضۃ الاقطاب میں ان کے درج ہیں بخوف طوالت یہاں انہیں الفاظ پر اکتفا کیا گیا ایک روز قوالوں نے یہ بیت بڑھی اور خوش الحانی سے الاپی ؎ سرود جیست کہ چندین فسون عشق در وست + سرود محرم عشق ست و عشق محرم او آپ سات شبانہ روز بیہوشی سے الا وقت نماز فوت نہیں ہوتا تھا ۔ مشغولی پیران چشت کے دو رکن ہیں ایک رکن نماز دوسرا سماع ہے ۔ نماز میں ہوش با خود اور سماع میں بے خود ۔ آپ کے انتقال کی کیفیت اسطرح پر ہے ۔ ایک روز ہنگام سماع خانقاہ قاضی حمید الدین ناگوری میں گرم تھا اور قوال یہ بیت کہ رہے تھے ؎ عاشق روئیت کجا بیند بکس + بستہ موئیت کجا یابد خلاص ۔ خواجہ صاحب کو حالت ہوئی اور قوالوں کو اپنے آگے طلب کیا کہ اسی اثنا میں صلاح الدین و نصیر الدین نے یہ بیت احمد جام شروع کیا ؎ کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جان دیگرست اس شعر کے سننے سے آپ کی ایسی حالت ہوئی کہ ایک حبت میں بقدر دس گز کے فاصلہ پر اوپر سے زمین پر آئے اول مصرعہ کے بڑہنے پر آپ بیدم محض ہو جاتے اور دوسرے کے بڑہنے سے زندہ اسیطرح تین روز تک یہی حالت و نقشہ رہا اور استخوان جسم مبارک اپنی جگہ نہیں رہے تو تیسرے روز قاضی حمید الدین ناگوری و شیخ بدر الدین نے التماس کی کہ خلفا سے آپ کا قایم مقام کون ہوگا آپنے فرمایا فرید الدین مسعود اور جو خرقہ و نعلین و مصلا خواجہ بزرگ سے مجھے پہنچا ہے وہ انکو پہنچا دینا آخر الامر قوالوں کو دوسرے مصرعہ کے بڑہنے سے روکا اور آپ نے جان عزیز کو سپرد جانان کیا حضرت سلطان شمس الدین التمش نے آپ کو غسل دیا اور نماز جنازہ بڑھی ۔

میر حسن دہلوی نے جو ایک غزل اسی زمین میں کہی ہے وہ اشارت اسی قصہ سے ہے ؎ جان بریں یک بیت دادست آں بزرگ + آرے آن گوہر زکانے دیگرست کیفیت مزار مبارک آپ کا مزار پر انوار کشادہ اور پر فضا جگہ حسب وصیت ہے جسکو روضہ من ریاض الجنت کہنا بجا ہے ۔ کہتے ہیں کہ حضرت بابا فرید گنج شکر آپ کے خلیفہ اعظم تالاب شمسی سے ٹوکریاں مٹی کی عصر و مغرب کے درمیان اٹھا کر مزار پر ڈالتے تہے جو مزار مبارک پر جونکی توں بڑی ہیں اور اسپر غلاف پوشش بڑا رہتا ہے ۔ شمالی دروازہ درگاہ کا اسلام شاہ کے عہد میں ۱۵۹۱ عیسوی میں یوسف خان نے بنوایا اور غربی دروازہ شاہ عالم کے وقت میں شاکر خان نے تعمیر کرایا مزار کے گرد سنگ مرمر کا کٹہرہ جالی دار محی الدین شمس الامرا امیر کبیر خورشید جاہ رکن سلطنت نظام حیدر آباد دکن نے بست و ہفتم صفر ۱۳۱۰ھ میں غلام حسین سنگ تراش کے اہتمام سے بنوایا اور ہر چہار گوشہ مزار شریف پر محمد اکرام اللہ خان رئیس دہلی نے چار ستون سنگ مرمر نصب کرائے ذکر فرزندان آنحضرت آپ کے فرزند شیخ احمد جنکو خواجہ احمد تماجی بہی کہتے ہیں آپ بزرگ عصر و وحید دہر بڑے فرزند خواجہ قطب صاحب ہیں بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے ۶۳۵ھ بعہد ملکہ رضیہ سلطان دختر شمس الدین التمش کے وفات پائی اور تا زمانہ حضرت سلطان المشایخ زندہ تھے دوئم فرزند آنحضرت شیخ محمد نام طفولیت ہی میں بحق واصل ہوئے و بقول حضرت سلطان المشایخ وہ دونوں بھائی توام یعنی جوڑواں ہوئی تہی (از شواہد نظامی)

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ سعد الدین سے کئی من میدہ گندم واسطے بکانے کے کاک بزرگ کے ہاں لائے کاک بزرگ کاک تنور میں لگا کر قضا کار سو گیا بیدار ہو کر دیکھا تو تمام کاک جلگئے ملازم ملک زادہ دیکھکر غضبناک ہوا اور زدو کوب کرنے لگا اتفاقاً آپکا گذر اسطرف ہوا اور حالت نان پز پر دیکھکر رحم آیا اور ملازم ملک مذکور کو کہا کہ اگر تمہارے کاک درست ہوجائیں تو کیا تم اسکو چھوڑ دو گے انھوں نے کہا ایک دیوانہ سے تو کام پڑا ہی تھا دوسرے دیوانہ کو دیکھو کہ مردہ کو زندہ کرتا ہے دیکھیں دیوانہ کیا کرتا ہے آپنے وہ سب کاک اپنے ہاتھ سے تنور میں ڈال دے اور تہوڑی دیر میں تمام پاکیزہ اور اچھی طرح پکی ہوئی نکال لئے وہ سب

خاندان	نام صاحب خاندان	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	شیخ حمید الدین صوفی سوالی کنیت ابو احمد لقب سلطان التارکین	سوال موضع ہے دو فرسنگ اجمیر شریف سے تابع ناگور	۲۹ ربیع الثانی ۶۷۳ ہجری	ناگور جنوبی ہند میں مشہور شہر ہے تبرا ورتبرک	خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار مونس الارواح	آپ اولاد حضرت سعید بن زید میں جو اصحاب عشرہ مبشرہ سے تھے اور خلیفہ اعظم حضرت خلیفہ بزرگ معین الدین حسن سنجری سے متقدمین مشائخ ہند کے ہیں عمر طویل رکھتے تھے چنانچہ ابتدائے ولایت حضرت سلطان المشائخ بصدر حیات تھے رسالہ عشقیہ آپ کی تصنیفات سے ہے اول آپ ہی نے تصنیفات حقایق و معارف کی ہندوستان میں کی ہیں التارک من الدنیا والفارغ من العقبیٰ والموصول الی اللہ سلطان التارکین حمید الدین صوفی لقب فرمودہ خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ کی اور حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی کی باہم دربارہ بحث فقر و غنا خط و کتابت

بہت ہوتی رہی اور شیخ صاحب موصوف نے ہر چند تحریر جواب میں بہت کوشش کی لیکن عہدہ برا نہیں ہوئے

کلمات طیبات از مونس الارواح اہل شبہ کے مانند حق تعالیٰ کا طالب نہو اور معطلوں کی مانند ترک طلب نہ کر۔ خدائے تعالیٰ و تبارک کسی جہت میں نہیں ہے کہ تو اسطرف ڈھونڈے اور کسی مکان میں نہیں کہ تو جستجو کرے وہ آنیوالا نہیں کہ کوئی اسکو بلائے وہ دور نہیں کہ کوئی اسکے نزدیک ہو گم شدہ نہیں کہ کوئی اس کی تلاش کرے وہ زمانی نہیں کہ زمانہ کا منتظر ہو یہ سب طلب کی نفی ہے پس اثبات کیا ہو گا چاہئے کہ اپنے اوصاف کی نفی کرے کہ بشریت سے گذر جائے اور ہر چیز سے علحدگی پائے۔ طلب یہ نہیں کہ اوسکا اثبات کرے طلب یہ ہے کہ اپنی ہستی کو مٹا دے طلب وہ نہیں کہ اسکی طرف دوڑے طلب وہ ہے کہ آپ کو اسمیں فنا کرے طلب وہ نہیں کہ تو اوسکو ڈھونڈے طلب وہ ہے کہ خود گم ہو جائے آئینہ کو صاف کر جب صاف ہوا ضروری الوجود ہے فرمایا سلوک کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ دو جہان سے فارغ ہو اور مقصود یہ ہے کہ خود نہ ہے ایک راہ در پیش ہے تاریک اور دراز اور تجکو عمر دی ہے بے ثبات اور کوتاہ اس تاریکی میں تیرے واسطے مطلع عنایت سے ایک چاند طالع کیا ہے اٹھ اور دوڑ اور اس ماہ منیر کو غنیمت جان اور باقی عمر کو گذرا ہوا بیجان اپنے کو مردہ سمجھ۔ آپ سے پوچھا شریعت و طریقت کو کس طرح ایک جانیں فرمایا جس طرح ہم جان و تن کو ایک جانتے ہو اسی طرح طریقت جان شریعت کی ہے اہل شرع کی راہ نفس اور مال سے باہر آنا اور بفکر ذات حق کی طرف متوجہ ہونا اور سالکان طریقت کا راستہ جان و دل سے گذرنا اور راہ وحدت میں قدم رکھنا۔ کسی نے سوال کیا خدا کہاں ہے کہ ہم اس کی طرف توجہ کریں فرمایا کون سی جگہ ہے جہاں وہ نہیں اینما تولوا فثم وجہ اللہ پھر پوچھا کہ کسی نے اوسکو دیکھا ہے کہ دکھلاوے کہا اوسنے دیکھا ہے کہ جسکی آنکھیں ہیں بلکہ اوسنے دیکھا ہے کہ جس کے آنکھیں نہیں فرمایا فقر امر عدمی نہیں اور عدم کے ساتھ فخر کرنا مذموم ہے اور اسکے وجود کے ساتھ فخر کرنا محمود ہے۔ الفقر فخری یعنی فقر میرا فخر ہے اس جگہ سے رسول کریم نے فرمایا ہے۔

خاندان	نام صاحب خاندان	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	شیخ عبد العزیز علی بن شیخ حمید الدین صوفی		سنہ ۶۸۱ھ	ناگور	خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاخیار وسیر الاولیا	آپ اعظم خلفائے حضرت شیخ حمید الدین صوفی پدر خود ہیں آپ نے عین عالم شباب میں بحالت سماع جان بجانان سپرد کی تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ ایک روز صوفیوں کی مجلس سماع برپا تھی اور قوال اس بیت کو پڑھ رہے تھے ؎ فائدہ در گفتن بسیار چیست

جان بدہ و جان بدہ و جان بدہ بمجرد استماع اس شعر کے آپ نے نعرہ مار کر فرمایا دادم دادم دادم اور جان بحق تسلیم کی۔

خاندان	نام صاحبان خاندان	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	شیخ فریدالدین بن عزیزالدین یاعبدالعزیز صوفی المشہور بچاک پران	ناگور	سنہ ۷۵۲ھ	دھلی کہنہ بجانب جنوب بجے منڈل	روضۃ الاقطاب	آپ نبیرہ و خلیفہ اپنے جدا مجد حضرت شیخ حمیدالدین سلطان التارکین ہیں اور کتاب سرورالصدر ملفوظات شیخ حمیدالدین آپ کی جمع کی ہوئی ہے آپ کے مزار کے قریب ایک گول پتھر مانند خراس یعنی چکی کے پڑا ہے کہتے ہیں کہ شیخ حالت سماع میں اپنی گردن میں ڈال لیا کرتے تھے اور حالت وجد میں اس پتھر کو گلے میں ڈالکر ناگور سے دھلی تشریف لائے تھے
پیشوائے چشتیان	میر سید حسین خنگ سوار آپ کو سید حسین مشہدی بھی کہتے ہیں		سنہ ۶۰۷ھ بقولے سنہ ۶۱۰ھ	بالائے کوہ تاراگڑھ اجمیر شریف	مراۃ الاسرار	آپ کی نسبت ارادت بسلسلہ اباء و اجداد خود آئمہ اہلبیت سے تھی اور واسطے حال بلباس اہل دنیا و بصحبت اغنیا رہا کرتے تھے و کمالات سیکھتے تھے و موافق سنت اجداد خود بہ نیت جہاد ہمراہ شہاب الدین غوری ہندوستان میں آئے تھے اور آپ کو شہاب الدین غوری ایبک کی رفاقت میں چھوڑ گئے تھے اور اُنھوں نے آپ کو بحکومت اجمیر کہ اسوقت پائے تخت راجہ رائے پتھورا تھا مقرر کیا امیر موصوف

کو خدمت میں حضرت خواجہ بزرگ اجمیر ارادت اور بہت محبت تھی مشرکان آپ سے سخت عداوت دینی رکھتے تھے اور فرصت وقت کو دیکھتے تھے جب خبر وفات قطب الدین ایبک پہنچی اسوقت اہل لشکر اکثر اکناف و اطراف اجمیر شریف گئے ہوئے تھے اور آپ معدودے چند اوپر قلعہ اجمیر کہ اوسکو ہنلی کہتے ہیں قیام پذیر تھے اوسوقت میں مشرکان قابو پاکر ہر چہار طرف سے مثل مور و ملخ آن پڑے اور آپکو مع ہمراہیان اندھیری رات میں شہید کر کے اپنے اپنے مسکن کو چلدئے صبحکو خواجہ بزرگ نے برسر قلعہ تشریف لیجاکر نماز جنازہ ادا کی اور برسر کوہ دفن کیا وہ جائے نہایت پرفیض اور غایت فرح بخش ہے مولف بھی اسجگہ سے فیضیاب ہوا ہے ایسی جگہ پر فضا و دل ربا کم دیکھنے میں آئی ہے۔ آپ کے مزار پر انوار سے اب بھی شہادت کی شان ٹپکتی ہے۔ حضرت عبدالرحمان مولف مراۃ الاسرار فرماتے ہیں کہ وقت زیارت مرقد اقدس حجاب وجود عنصری درمیان سے اُٹھ گیا تھا اور روحانیت حضرت مسعود غازی کو اس جگہ حاضر پایا تھا اور عجیب احوال و اسرار رونما ہوا تھا و بموجب اشارت آپ کے رات کو آپ کے روضہ مبارک پر رہا حق تعالی نے بوجہ روحانیت حضرت موصوف حقیقت عالم ارواح پیش از وجود عنصری و حقیقت بہشت و دوزخ با جمیع مراتب منکشف کر دئے تھے۔

خاندان	نام صاحبان خاندان	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	شیخ حمیدالدین دھلوی		سنہ ۶۴۰ھ	دھلی کہنہ جائے قبر معلوم نہیں	رسالہ جیب	آپ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری سے مشرف باسلام و مرید ہوئے اسوقت میں جبکہ تسلط سلطان معزالدین سام کا ہوا اور راجہ پتھورا مارا گیا فتح دھلی حاصل ہوئی خواجہ بزرگ غزنین سے دھلی تشریف لائے ایک روز آپ نے سات آدمیوں کو تکبارہ میں مشغول بہ بت پرستی دیکھ کر انکو اپنے

کلام ہدایت بخش سے ایسا مفتون کیا کہ اوسیوقت وہ مشرف باسلام ہوگئے سب ہوگئے آپ نے ان میں سے ایک کو جو سبکا سردار تھا حمیدالدین کے لقب سے ملقب کیا اور دوسروں کے لئے کچھ اور نام تجویز کئے اُنھوں نے عرض کی کہ ہم نے کفر و اسلام میں دامن شرکت ہاتھ سے نہیں دیا چاہئے کہ لقب میں بھی شریک رہیں خواجہ صاحب نے اوسوقت ان سبکو بلقب حمیدالدین ملقب فرمایا لیکن آپنے دھلی میں قیام فرماکر شہرت حاصل کی تھی

خاندان	نام مع خاندان	تاریخ پیدائش	تاریخ وفات	جائے مزار	نام کتب	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	حضرت شیخ نظام الدین ابوالموید		سنہ ۶۷۲ھ بعہد سلطنت غیاث الدین بلبن	دہلی کہنہ محلہ تذکرۃ العابدین میں ہے مزار کوئی جسکو علیگڈہ کہتے ہیں	خزینۃ الاصفیا	آپ خلفائے اعظم حضرت خواجہ قطب الدین سے ہیں صاحب خزینۃ رقمطراز ہیں کہ پیر طریقت آپ کے شیخ عبدالواحد غزنوی تھے۔ جو شمس العارفین مشہور تھے جب آپ دہلی تشریف لائے ۱ور صحبت خواجہ صاحب موصوف میں رہے اور فیض صحبت اُٹھایا تو پیران چشت میں شمار ہونے لگے اور یہ ہی خطاب شمس العارفین کا آپ کے شیخ نے آپ کو بھی عطا کیا تھا اور شیخ جمال کوئلی کہ اکابر اولیاسے گذرے ہیں اور جنکا مقبرہ کوئل میں ہے آپ کی اولاد سے ہیں۔
پیشوائے چشتیان	شیخ بدرالدین غزنوی		سنہ ۶۵۷ھ	دہلی کہنہ پایان مزار حضرت خواجہ قطب الدین	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا مناقب المحبوبین	آپ اعظم خلفائے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی ہیں سماع میں بہت غلو آپ کو تھا جملہ مشایخ وقت آپ کی بزرگی کے معترف تھے سالہا خادم پیر خود رہے اور نہایت ضعف پیرانہ سالی میں طاقت چلنے پھرنے کی نہیں رکھتے تھے لیکن وقت سماع مثل طفل دہ سالہ کے وجد و رقص کرتے تھے کسی نے کہا اس عالم پیری میں کس طرح رقص کرتے ہو جواب پایا شیخ رقص نہیں کرتا بلکہ عشق رقص کراتا ہے ؎ من اگر پیر شدم عشق جوان ست ہنوز مناقب المحبوبین میں ہے آپ کے خلیفہ عماد الدین ابدال اور اون کے خلیفہ شہاب الدین عاشق اور اون کے خلیفہ شرف الدین بوعلی قلندر اور اون کے خلیفہ مصطفی امانی اور اون کے خلیفہ شاہ احمد چشتی اور اون کے خلیفہ شاہ برہان چشتی کہ بلدہ تالہ ڈھولہ میں آسودہ ہیں و نیز یک سلسلہ قلندریہ از شاہ جعفر قلندر رومی خلیفہ آپ کے سے جاری ہے
پیشوائے چشتیان	حضرت قاضی حمید الدین ناگوری سہروردی ثم الچشتی نام محمد عطاء اللہ محمود البخاری		شب پنجم ماہ رمضان سنہ ۶۴۳ھ ۶۷۸ھ ہجری	دہلی کہنہ پائین مزار خواجہ قطب صاحب بلند چبوترہ دہلی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے	خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار اقتباس الانوار شواہد نظامی بحوالہ سیر الاولیا اقتباس الانوار	آپ تین سال قاضی ناگور رہے ایک رات حضرت رسول صلعم کو خواب میں دیکھا کہ گویا آپ کو اپنی طرف بلاتے ہیں علی الصباح قضا سے دست بردار ہو گئے اور ترک و تجرید اختیار کر کے بغداد پہنچے اور حضرت شہاب الدین سہروردی کی خدمت میں شرف ملازمت حاصل کر کے مرید ہوئے ایک سال تک حاضر حضور رہ کر خرقہ خلافت اختیار کیا انھیں دنوں میں حضرت خواجہ قطب الدین بھی بغداد میں تھے آپ میں اور حضرت خواجہ قطب صاحب میں بدرجہ غایت محبت و اخلاص ہو گیا اور بعد زیارت حرمین الشریفین دہلی میں بہ صحبت حضرت قطب الاسلام حیات و ممات میں رہے اور کبھی جدا نہیں ہوئے اور حضرت موصوف سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور صاحب سماع و وجد و ذوق ہوئے آپ کی تصنیفات معارف و حقایق میں بہت ہیں از انجملہ طوالع الشموس جسمیں ہر جگہ موج موج اسرار حقیقت و موج موج معانی طریقت درج ہیں آپ نے صرف تین شخص کو مرید کیا اور کمال کو پہنچایا۔ شیخ احمد نہروانی۔ وحید الدین قصاب و شیخ حسن رسن تاب تھے۔ صاحب اقتباس الانوار لکھتے ہیں کہ بنائے سماع ہندوستان میں آپ ہی سے ہوئی ہے اور پیشین گوئی حضرت خواجہ عثمان ھارونی پوری ہوئی ہے چنانچہ فرمایا تھا کہ ایک مرد ہندوستان میں پیدا ہوگا کہ جسکا نام محمد و لقب قاضی حمید الدین ناگوری اور وہ سہروردی ہوگا چنانچہ منع سماع سہروردیان سے ہے بنا سماع بھی انھیں سے ہوگی تاکہ قدر چشتیان کی جانیں۔ شواہد نظامی

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ حصول خلافت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتب ماخذ	مختصر حالات
						بحوالہ سیر الاولیا لکھتے ہیں جس کو قاضی صاحب موصوف سماع میں بے ضرب و بے اصول دیکھتے اپنی مجلس سے باہر کر دیتے تھے صاحب سماع کو چاہیئے کہ رقص و تواجد بے ضرب و اصول نہ کرے یعنی تال و مول میں قوالوں کے ساتھ موافقت کرے تا رونق سرد کی جاتی نہ رہے اور لذت قایم رہے آپ نے بعد نماز تراویح و نماز وتر کے سر مبارک سجدہ میں رکھا و جان بمشاہدہ حق سپرد کی سے ۵ در کوئے تو عاشقان چناں جانے بدہند + کانجا ملک الموت نیاید جانے ۔ آپ کے صاحبزادہ ناصح الدین سجادہ نشین آپ کے ہوئے بڑے بزرگ مصدر کرامات و مظہر خارقات تھے سنہ ہجری میں وفات پائی اور جوار پدر خود مدفون ہوئے ۔
پیشوائے چشتیاں	حضرت شیخ جلال الدین تبریزی		سنہ ۶۲ھ بقول وفات روز دوشنبہ سنہ ۶۲ھ	بدایوں مشہور شہر بدیل کہنڈ میں	خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار خیر المجالس	آپ علمائے کرام خاندان چشت اہل بہشت سے ہیں اور فائدہ تام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے پایا تھا اور بعض مشایخ نے آپکو خانوادہ سہروردیہ سے شمار کیا ہے اگرچہ آپ مرید شیخ ابوسعید تبریزی کے تھے لیکن جب شیخ ممدوح کو فوت ہوگئی تو بحضور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رہ کر کمال کو پہنچے اوس کے

بعد کچھ مدت صحبت حضرت خواجہ معین الدین چشتی و خواجہ قطب الدین اوشی رہ کر فیض صحبت اٹھایا یہاں تک کہ خلفائے طریقۂ چشتیہ میں نامور ہوئے جب آپ دہلی تشریف لائے تو سلطان شمس الدین التمش نے بہت تعظیم و تکریم کے ساتھ آپ کا استقبال کیا اور کہا اسوقت شیخ نجم الدین صغری شیخ الاسلام سے بادشاہ کا اس طرح تعظیم سے پیش آنا ناگوار ہوا اور کئی موقع پر ناحق متہم کیا اور ندامت اٹھائی بادشاہ نے عہدہ شیخ الاسلامی سے معزول کیا آپ شہر بدایوں چلے آئے اور وہاں سکونت اختیار کی ایک روز آپ اصحاب کے ساتھ کنارہ لب آب بیٹھے ہوئے تھے وہاں سے اٹھکر تجدید وضو کی اور کہا اے درویشو طیار ہو کہ نماز جنازہ شیخ نجم الدین صغری ادا کروں کہ اوسنے اسیوقت انتقال دہلی میں کیا ہے اور بعد ادائے نماز جنازہ فرمایا کہ اگر میں بحبت بہت اوس کے دہلی سے چلا آیا تھا تو وہ بھی بغرت پیران کبار میرے کے اس جہان سے بدر ہوگیا ۔ حضرت خواجہ علی آپ کے خلفاء سے تھے جنھوں نے دستار فضیلت اپنے ہاتھ سے حضرت سلطان المشایخ کو باندھی تھی قبولیت عظیم رکھتی تھی جو کوئی آپکو دیکھتا یقین کرتا کہ مرد خدا ہے ۔ ایضًا مولانا علاء الدین اصولی بدایونی آپکے منظور نظر حضرت جلال الدین تبریزی ہیں آپ اوستاد حضرت سلطان المشایخ تھے اور نہایت درجہ کے بزرگ و کامل خیر المجالس میں تحریر ہے کہ حضرت سلطان المشایخ نے آپسے قدوری سبقًا پڑھی تھی ۔ حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی فرماتے ہیں کہ آپ کو فاقہ تھا آپ کنجارہ کھا رہے تھے کہ اتنے میں حجام اگیا واسطے ستر حال کے وہ کنجارہ شیخ نے اپنی دستار میں چھپا لیا حجام جب ڈاڑھی کا خط بنا چکا تو آپنے دستار حجامت کے لیئے اوتاری وہ کنجارہ زمین پر گر پڑا اسیروز اس حجام نے یہ ذکر کسی بزرگ ہمعصر سے کیا اوس بزرگ نے کئی من میدہ اور جنس روغن زرد آپکی خدمت میں ارسال کئے آپ نے قبول نہیں فرمائے اور رد کر دئے اور حجام کو ملامت کی اور کہا پھر میرے پاس نہ آیو حجام نے چند مرید ان کی شفاعت سے خطا معاف کرائی

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ حصول خلافت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتب ماخذ	مختصر حالات
	حضرت خواجہ محمود مو ئنہ دوز		سنہ ۶۵۵ھ	جوار روضہ قطب الاسلام بیرون دروازہ	خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار جانب حوض شمسی بر سر راہ	آپ مصاحبان و معتقدان خواجہ قطب الاسلام تھے جس کسیکو کوئی مشکل پیش آتی ہی کوئی ٹکڑہ پتھر یا اینٹ آپ کی قبر سے اٹھا لیجاتا ہے اور حفاظت سے رکھ چھوڑتا ہی جب مراد اوسکی بر آتی ہے تو اس پتھر کے ہموزن شکر آپ کے مزار پر لاکر تقسیم کرتا ہے اور پتھر لاکر مزار پر رکھدیتا ہے

نوٹ ۔ ضرب کو تال اور اصول کو مول زبان ہندی میں کہتے ہیں ۱۲

خاندان	نام مع ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مزار	ماخذ	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	حضرت سلطان شمس الدین التمش بن ایلم خان		۲۰ شعبان ۶۳۲ھ ہجری بقول مراۃ نسب ۶۳۳ھ ہجری	قطب صاحب عقب مسجد قوت الاسلام	مراۃ الانساب خزینۃ الاصفیا گنج کرامتہ فی آثار فیامد سیر العارفین بحوالہ طبقات ناصری	آپ تیسرا بردار السلطنت دہلی ہند کے بادشاہ ہوئے ہیں اور صوفی مشرب تھے اور علمائے نامدار و مریدان با وقار حضرت خواجہ قطب الاسلام و محبوب و منظور نظر حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی سے تھے اگرچہ بظاہر مثل بادشاہوں کے رکھتے تھے لیکن دل سے فقیر دوست۔ کم کھاتے۔ کم سوتے۔ راتکو جاگتے لیکن کاروبار میں رات کے وقت غلاموں اور نوکروں کو تکلیف نہیں دیا کرتے تھے یہاں تک جب راتکو جاگتے پانی چاہے خود ہی نکالتے اور خود ہی وضو کر لیا کرتے تھے و علماء فضلاء صلحا و اصفیا

گنج فراواں بخشتے تھے اس طریقہ سے کہ برتن گلی میں زرخالص بھر کر اوپر اوس کے دانہ غلہ گندم ڈال دیا کرتے تھے تاکہ سخاوت در پردہ رہے اور داخل ریا نہووے آپ بزرگ زادگان ترکستان سے تھے بسبب حوادث روزگار بحالت گرفتاری وطن سے ہندوستان آئے اور صدر جہاں نے آپکو خرید لیا انکی بعد آپ سلطان شہاب الدین غوری کے مملوک ہوگئے جسوقت سلطان قطب الدین ایبک کہ وہ بھی سلطان شہاب الدین کے مملوک تھے تخت دہلی پر متمکن ہوئے تو آپکو بجاگیر شہر بدایوں مقرر کیا تاہر گاہ کہ قطب الدین ایبک گھوڑے پر سے گر کے فوت ہوگئے اور آرام شاہ فرزند اُن کا فرمان روا ہوا۔ مگر اسمٰعیل سپہ سالار و امیر داؤد دیلمی رکن سلطنت نے آرام شاہ سے ناراض ہو کر آپ کو بدایوں سے بلا کر تخت دہلی پر بٹھایا آپ بادشاہ ہندوستان بن گئے۔ بہت فتوحات کیں گوالیار پر قبضہ کیا شہر اوجین کو فتح کیا اور بتخانہ مہاکال کو جو بارہ سو سال سے آباد تھا ۶۳۱ھ ہجری میں ویران کیا اور بت صورت بکرما جیت کو وہاں سے دہلی لا کر توڑا اور زیر دروازہ مسجد قوت اسلام ڈالا فخر الملک بغدادی و نظام الملک وزرائے عالیشان بادشاہ کے تھے۔ سیر العارفین بحوالہ طبقات ناصری لکھتے ہیں انقلاب زمانہ سے آپ قید میں پڑ گئے تھے آنکو خواجہ جمال الدین نے خرید اور غزنین لائے وہاں کوئی خریدار نہیں ہوا بخارا لے گئے اور وہاں سے تجارت کے لئے ہندوستان آئے اثنائے راہ کاروان سرائے میں قیام ہوا اور سلطان کو واسطے لانے طعام کے بازار بھیجا اتفاقاً خانقاہ شیخ شہاب الدین سہروردی پر گذر آپ کا ہوا اسوقت اوحد الدین کرمانی بھی موجود تھے سلطان نے چند پیسہ پیش نظر شیوخ گذرانے اور التماس دعا کی شیخ نے فرمایا کہ میں اس شخص کے چہرے سے انوار سلطنت پاتا ہوں اوحد الدین کرمانی نے فرمایا آپ کی برکت سے سلطنت دنیوی میں دین اسکا سلامت رہے گا حضرت سلطان المشایخ سے فوائد الفواد میں ہے کہ سلطان شمس الدین التمش منظور و مقبول از ہرد و بزرگان کے ہیں۔ آپنے تخمیناً ۲۶ سال سلطنت کی

خاندان	نام مع ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مزار	ماخذ	مختصر حالات
پیشوائے چشتیان	حضرت سلطان ناصر الدین محمود غازی بن حضرت شمس الدین التمش	مادہ تاریخ ذات	۱۷ ذیقعد ۶۶۴ھ یا ۶۷۰ھ ہجری سلطان زمانہ شاہ عادل	قطب صاحب سے جانب جنوب فاصلہ دو ڈھائی کوس	خزینۃ الاصفیا طبقات ناصری	آپ چھوٹے صاحبزادہ حضرت سلطان شمس الدین التمش میں باپ کو ارادت حضرت فرید الدین گنج شکر سے تھی پہلے آپ حاکم بہرائچ رہے و بعد گذشتن علاء الدین مسعود برادر زادہ خود کے تخت نشین دہلی ہوئے تاریخ طبقات ناصری مولانا سراج صاحب منہاج آپ ہی کے نام سے ہے آپ بادشاہ نہایت حلیم الطبع و

نوٹ:- چونکہ سلطان شمس الدین شب خسوف میں پیدا ہوئے تھے اسلئے التمش نام رکھا گیا از گنج کرامتہ و از غیاث اللغات التمش بالفتح و تائے فوقانی مفتوح و کسر میم و سکون شین یعنی فوج بیین

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
						زاہد و پارسا تھے اور اپنی معاش کتابت مصحف سے رکھتے تھے نقل ہے ایکروز ایک امیر نے آپ کی مکتوبہ قرآن شریف میں ایک جگہ غلط کتابت کا اشارہ کیا آپ نے اوسپر نشان پنسلی کر دیا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لفظ صحیح تھا فرمایا مجھے اُسکا صحیح ہونا یقینی تھا لیکن میں نے بپاسخاطر امیر مذکور کے نشان کر دیا سبحان اللہ کیا حلیم الطبع تھے سوائے ایک بیوی کے دوسری نہیں رکھتے تھے جو اپنے ہاتھ سے کھانا پکایا کرتی تھی ایک روز آپ کی بیوی نے درخواست خادمہ کی۔ آپ نے منظور نہیں فرمایا۔ بادشاہ ہندوستان ہو کر ایسا محتاط ہونا آپ ہی کے حصہ میں تھا آپ نے بیس سال کی بادشاہی کی چونکہ بعد آپ کے کوئی وارث نہیں تھا اس لئے الغ خان وزیر بادشاہ ہوا اور غیاث الدین بلبن خطاب اپنا مشہور کیا المولف ان دونوں بادشاہوں کا حال صلحا کے ساتھ اس لئے لکھا گیا کہ اُنھوں نے بادشاہت دینی بھی حاصل کی تھی۔
پیشوائے چشتیان	حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر اجودہنی الفاروقی بن قاضی جمال الدین سلیمان بن قاضی شعیب نام آپ کا مسعود ہے اور لقب فرید الدین گنجشکر قطب الموحدین وقطب الزاہدین	قصبہ کھوتوال جسکو فی زمانا چاولی مشائخ کہتے ہیں متصل مہار شریف مضافات ملتان ۵۶۴ھ ہجری	پانچویں محرم روز سہ شنبہ ۶۶۴ھ بقول خواجہ نظامی بحوالہ فوائد الفواد و راحت القلوب ۶۵۹ھ ہجری تاریخ وفات بلفظ مخدوم عمر ۹۵ سال اصح ہے کہ ۹۵ سال کی عمر ۶۵۹ھ وفات کے ہوتے ہیں	اجودھن جسکو بزمانہ حال پاکپٹن شریف کہتے ہیں ملک پنجاب ضلع منٹگمری میں واقع ہے	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا تذکرۃ المشائخ سیر الاقطاب جواہر فریدی سیر العارفین انوار العارفین سیر الاولیا اثار اولیا تذکرۃ العابدین	آپ کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بفرخ شاہ بادشاہ کابل اور وہاں سے بچند واسطہ بحضرت سلطان ابراہیم ادھم بلخی اور وہاں سے بچند واسطہ بفاروق اعظم حضرت عمر بن الخطاب پہنچتا ہے آپ کے والد ماجد خواہرزادہ سلطان محمود غزنوی تھے جو بعہد سلطان شہاب الدین غوری کابل سے لاہور میں اور وہاں سے کچھ دنوں قصور میں سکونت رکھی اور حسب الحکم بادشاہ سند ملتان میں تشریف لے گئے اور اس جگہ دختر مولانا وجیہہ الدین خجندی سے متاہل ہوئے آپ محبوب ترین خلیفہ و قایم مقام حضرت شیخ الاسلام قطب الدین بختیاری کے ہیں و بخطاب قطب الموحدین و قطب الزاہدین و گنج شکر مخاطب ہوئے آپ کو حضرت خواجہ معین الدین سنجری

نوٹ اول نام اجودھن تھا جسوقت حضرت گنجشکر نے وہاں استقامت فرمائی اور وہیں انتقال فرمایا اکثر مردمان مشایخ دیار دور و دراز سے دریا عبور کرکے زیارت کے لئے آتے تھے اور پٹن بزبان پنجابی گذر دریا کو کہتے ہیں اس لئے پاک پٹن کے نام سے مشہور ہوا کذا فی خیر الاذکار۔

وجہ تسمیہ گنجشکر بچند وجہ اول آپ کے مرشد نے روزہ طے رکھنیکا ارشاد فرمایا بعد تین روز افطار کے لئے ایک شخص کچھ کھانا لایا جو کہا نیکے ساتھ ہی نکل گیا آپکے مرشد نے فرمایا وہ طعام شبہ شراب خوار کے گھر کا تھا۔ آیندہ جو چیز غیب سے پہنچے اس کے ساتھ روزہ کھولنا۔ تین روز گذر گئے کچھہ نہ آیا یہانتک کہ ۷ روز گذر گئے کچھہ کھانے کو نہ پہنچا آخر شدت بھوک سے بہت بیطاقت ہو کر چند سنگریزہ اُٹھا کر منھ میں ڈال لئے جو شکر ہو گئے حضرت شیطانی جانکر منھ سے نکال دئے بوقت نیم شب پھر اسیطرح سنگریزے شکر ہو گئے جانا کہ یہ مواہب الہی ہے مرشد نے فرمایا تھا جو غیب سے ہے وہ لے لے گنجشکر و شکر بار و شکر خوار کے لقب سے ملقب فرمایا دوسری وجہ سوداگر کے پر بار شکر کا نمک ہو جانا اور پھر نمک کا آپکی زبان کی تاثیر سے شکر ہو جانا۔ خانجہان محمد بیرم خان اس قصہ کو نظم میں اسطرح فرماتے ہیں سے کان نمک جہان شکر شیخ بحر و بر + آن کز شکر نمک کند و ز شکر نمک رباعی کان نمک و گنج شکر شیخ فرید + کز گنج شکر کان نمک کرد پدید + وز کان نمک کرد نمک گشت شکر شیرین ترازین کرامتے کس نشنید تیسری وجہ کیچڑ میں آپ کا پیر پھسلا اور نعلین پا سے وہ کیچڑ آپکے منھ میں چلی گئی اور شکر ہو گئی چوتھی وجہ آپکو طفولیت میں شوق شیرینی کھانے کا تھا آپ کی والدہ ماجدہ تھوڑی شکر بچھونے کے نیچے رکھدیا کرتی تھیں اور صبح کو آپ لیکر کھا لیا کرتے تھے ایکروز شیرینی رکھنی بھول گئیں آپنے حسب عادت صبح کو اُٹھکر روز سے دو چند شکر موجود پائی

مختصر حالات

سے جیسی نفیس ہوا ہے - ایک روز آپ شان کی مسجد منہاج الدین میں کتاب نافع پڑھ رہے تھے کہ حسن اتفاق سے حضرت خواجہ قطب صاحب نے مسجد مذکور میں پہنچکر آپ سے پوچھا اے لڑکے کیا پڑھتا ہے - عرض کیا نافع آپ نے فرمایا انشاء اللہ نافع ہوگا آپ کو یہ سخن حضرت خواجہ صاحب کا ایسا دل میں موثر ہوا کہ مرید ہوگئے حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا تحصیل علم میں کوشش کرو کہ نا بد بے علم مسخرہ شیطان ہوتا ہے آپ لئے تحصیل علم کے بغداد پہنچے و بشرف صحبت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و سیف الدین باخرزی و سعدی حموی و سعد الدین حموی و شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی و شیخ اوحد الدین کرمانی و شیخ فرید الدین محمد نیشاپوری رہ کر مستفیض ہوئے اور اسکے بعد دہلی پہنچکر حاضر حضور مرشد خود ہوئے حضرت صاحب موصوف نے تکمیل و ترتیب آپکی بہ سعی بلیغ فرمائی اور خرقہ خلافت عطا فرمایا اور حسب فرمان مرشد خود مسجد جامع حاجی مقام اوچہ میں چالیس رات نماز معکوس ادا کی کہتے ہیں جب وقت وفات آپ کے مرشد کا قریب پہنچا تو انھوں نے خرقہ و عصا و نعلین چوبی بطور امانت حوالہ قاضی حمید الدین ناگوری کرکے وصیت کی کہ یہ امانت فرید الدین مسعود کو دیدینا چنانچہ جس روز آپ کا انتقال ہوا کشف سے معلوم کرکے اسیوقت روانہ دہلی ہوئے اور موافق وصیت مرشد سجادہ نشین و قایم مقام اپنے مرشد کے ہوئے اور خرقہ مطلبہ زیب تن کیا جس وقت ہجوم خلقت بہت ہونے لگا تو آپ ہانسی چلے گئے اور وہاں شیخ جمال الدین ہانسوی کو مشرف ارادت کیا اور آخر عمر میں قصبہ اجودھن میں تشریف لے گئے یہ مقام غیر مشہور اور گمنام تھا اور مقصود یہ تھا کہ کسیکو اطلاع نہووے اور ہجوم خلقت مخل عبادت نہ ہووے با وجود کثرت عیال داری شغل ڈیلہ کریہ باگل کریر خورش تھے - حضرت سلطان المشایخ فرماتے ہیں کہ جس روز گھر میں ڈیلہ باگل کریر ہم سیر ہوکر کھاتے تھے وہ روز ہمارے لئے گویا عید کا ہوتا تھا ایکروز خادم نے ایک درم کا نمک قرض لیکر کھانے میں ڈالا جب افطار کیوقت طعام آپ کے آگے آیا آپنے فرمایا کہ اس طعام میں مجھے بوئے اسراف آتی ہے اسکا کھانا مجھے روا نہیں کلمات طیبات آپ کا مقولہ ہے کہ نظام الدین جان - علاء الدین صابر صبر - جمال الدین جمال و شیخ بدر الدین اسحاق ہاتھ ہمارے ہیں (دیکھو تذکرۃ العارفین) دیگر (۱) اگر خواہی از خود رسیدن بحق (۲) نادان را زندہ مدان واز نادان دانا حذر کن (۳) نان ہر کس مخور ولیکن نان ہمہ کس را بدہ (۴) دل را بازیچہ دیو مساز (۵) پنہاں خویش را بہتر از آنکہ آشکارا بدان (۶) نفس را بر اے جاہ بیقدر مکن (۷) ہر چہ حل بہ مدعی آن گواہی دہد منود از شر آن برخیز (۸) از ہیچ دشمن اگرچہ از تو خوش باشد ایمن مباش ہر کہ از تو بترسد از و تو بترس (۹) بوقت شہوت خویشتن داری از ہمہ وقت زیادت کن (۱۰) چون زحمت حقتعالی رو بتو آرد از و مگریز اگر آسودگی خواہی حسد مکن (۱۱) ہمیشہ در ان کوشش کہ بمرگ زندہ شوی (۱۲) زکات تین قسم ہے اول زکواۃ شریعت کہ دوسبت درم سے پانچ درم مستحقان کو دئے جاویں دوسرے زکات طریقت کہ دوسبت درم سے پانچ درم نگاہ رکھے جائیں اور باقی راہ حق میں ایثار کردئے جاویں تیسرے زکات حقیقت وہ ہے کہ ہر دوسبت درم راہ خدا میں دیدئے جاویں حضرت شیخ بہاء الدین اسحاق خلیفہ خاص و داماد آپکے نے عرض کیا کہ اسراف کیا ہے فرمایا جو کوئی بے نیت

نوٹ کلمات از اسرار الاولیا - طاقیہ دو قسم کا ہے اول طاقیہ جسکو لاطیہ کہتے ہیں جو سر کے ساتھ لگا رہتا ہے اور وہ طاقیہ غلیبلہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے سر پر رکھا ہے دوم طاقیہ جو سر کے ساتھ لگا ہوا نہو یعنی سر سے بلند اور اٹھا ہوا ہے اسکو ناشزہ کہتے ہیں جو سیاہ ہوتا ہے - کلاہ چار ترکی یعنی چار بلڑی باترکی یہ کلاہ سر پر وہ رکھتا ہے کہ جو دنیا اور ما فیہا سے حقارت دیوے و صحبت اغنیاء سے اجتناب کرے ورنہ رسوا اور خراب ہوتا ہے ارشاد ہوا کہ جو کوئی چہار عالم کو نگاہ رکھے اسکو طاقیہ رکھنا روا ہے نہیں اول عالم چشم ہے کہ اسکو تمام دیکھنے سے باز رکھے دوم عالم گوش کہ اسکو تمام باتوں سے جو ناشنیدنی ہیں باز رکھے سوم زبان تمام ناگفتنی سے باز رکھے چہارم ہاتھ کو تمام چیز ناگفتنی سے باز رکھے فرمایا ہاتھ جو مناسب رسول صلعم و انبیاء پیشین ہے جو کوئی دست مشایخ تعظیم کے ساتھ چومے حقتعالیٰ اسکو گناہ سے اسطرح پاک کرتا ہے گویا اسوقت مادر سے پیدا ہوا اور یہ بھی فرمایا

مختصر حالات	مزار	عمر	تاریخ بیعت	ولادت	تاریخ وفات	نام پیران	نام

دیوے یا واسطے خدا کے دیوے اسراف ہے اگر تمام عالم اسکو دیویں اور وہ راہ خدا میں دیدیوین اسراف نہیں ہے (۳) درویشی پردہ پوشی ہے - درویش کو چار چیز چاہئے اول آنکھ بند تاکہ عیب کسی کا نہ دیکھے دوسرے کان کو بہرا تاکہ کوئی بات سننے کی بھی نہ سُنے تیسرے زبان گنگ تاکہ کوئی بات کہنے کی نہ کہوے چوتھے پائے لنگ تاکہ بخواہش نفس کسی جگہ نہ جاوے اصل اس راہ کی حضوری دل ہے اور حضوری دل اُسوقت حاصل ہوتی ہے کہ لقمہ حرام سے پرہیز کرے اور دنیا سے پرہیز رکھے اور اہل دنیا کی صحبت میں نہ بیٹھے نقل ہے حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی نے شیخ جمال ہانسوی کو چند روز کیلئے اپنے پاس رکھنے کو طلب کیا آپ نے فرمایا اے برادر کوئی جمال اپنا کسیکو دیتا ہے لیکن شیخ موصوف نے شیخ جمال الدین ہانسوی کو بجذب باطن اپنی طرف کھینچا کہ اُس سے خودبخود شیخ جمال الدین نے حضور میں عرض کی کہ اگر حکم ہو تو میں چند روز شیخ بہاء الدین کی خدمت میں گزاردں اور دوبارہ وسہ بارہ عرض کرنا آپ کو خوش نہیں آیا اور غصہ میں فرمایا کہ جا اور منھ سیاہ کر بمجرد اس کہنے سے تمام نعمتیں سلب ہوگئیں اور جنگل و بیابان میں پریشان و سرگردان پھرنے لگے ورنگ بشرہ دگرگوں ہوگیا اور بدن میں زخم پڑکہ خون و پیپ جاری ہوگیا آپ نے فرمایا کہ آیندہ کوئی ہے ذکر شیخ جمال کا نہ کرے اتفاقاً ایک سبود اگر جو آپکا مرید تھا اُسنے شیخ جمال کے حال پر ملال کو دیکھکر سخت افسوس اور حیرانی ظاہر کی اور حاضر حضور ہوکر حال زار شیخ جمال الدین کا عرض کیا آپ نے رحم فرمایا کہ اسکو لکھو وہ حاضر آوے اور ارشاد کیا کہ یہ رباعی لکھ - رباعی - ہیچو رو گرد جہان بگرد پا آبلہ کن + گر ہیچو سنبا بی مارا لملہ کن + یک صبح باخلاص بیا بر در ما + گر کار تو بر نیاید آنگہ گلہ کن + شیخ بمجرد دیکھنے اس سرفراز نامہ کے حاضر حضور ہوئے اور قدموں پر اپنا سر رکھا دیر تک روتے رہے آپ نے مہربانی کرکے توجہ خاص فرمائی اور جس طرح پیشتر قرب و منزل حاصل تھی اُس سے زیادہ سرفراز فرمایا اور ارشاد ہوا کہ (جمال ما قطب عالم ست) دیگر حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا کو عالم غیب سے بشارت ہوئی کہ جو کوئی آج کے روز تیرا منھ دیکھیگا اُسپر آتش دوزخ حرام ہوگی آپ نے اُس فیض کو عام پہنچانے کی نیت سے بسواری چنڈول ہر کوچہ و بازار میں اپنے پھرنے کی تجویز کی تاکہ ہر کوئی میرا منھ دیکھ لیوے - میاں بھورا خادم حضرت گنج شکر نے بازار میں یہ غلغلہ سنکر جسوقت چنڈول اون کا قریب تر اُسکے آیا بجائے منھ دیکھنے کے اسطرف کو پشت کر لی اور کہا اگر کفش برداری حضرت گنج شکر سے آتش دوزخ حرام نہیں ہوئی تو نہ دیکھتے مونہ شیخ ذکریا سے دوزخ اختیار ہے آپ نے یہ ماجرا سنکر فرمایا کہ جو کوئی مرید میرا اور مرید مرید میرے کا قیامت تک ہوگا اور میرے شجرہ میں اوے گا آتش دوزخ انشاء اللہ اُسپر حرام ہوگی - دیگر آپ سیستان کے ملک میں ایک روز اوحد الدین کرمانی کی خدمت میں گئے اور وہی موقع پر چند کس دیگر صاحب کرامت پہنچگئے اتفاقاً ذکر کرامت چلا اور اُنھوں نے کہا اوحد الدین صاحب ولایت ہیں اول وہ کرامت دکھلادین - انھوں نے فرمایا حاکم اس شہر کا مجھسے عقیدہ نہیں رکھتا ازار پہنچاتا ہے تعجب ہے کہ آج میدان مرواں سے سلامت رہے فرماتا تھا کہ اُسیوقت ایک آدمی نے آپکو خبر دی کہ والی اس شہر کا اسوقت میدان میں گیند بازی کررہا تھا گھوڑے پر سے گرکر مر گیا اُس کے بعد اشخاص مذکور نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے مراقبہ میں لیجاکر فرمایا کہ آنکھ سامنے کرو سب نے آنکھیں سامنے کیں سبکو مع اپنے خانہ کعبہ میں کھڑا دیکھا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد پھر اپنے مقام پر پایا پھر اون مردمان کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم نے بھی کچھ دیکھا ؟ فی الفور درویشان نے سر اپنا اپنا خرقہ میں کرلیا اور غائب ہوگئے اور خرقے خالی پڑے رہ گئے آپ کے مزار پر انوار کا جنوبی دروازہ بہشتی دروازہ کے نام سے مشہور ہے اور وہ دروازہ ہرسال پانچوین محرم کو بعد نماز مغرب کھلتا ہے اور صبح کی نماز تک کھلا رہتا ہے اس دروازہ سے رات بھر میں ہزار در ہزار آدمی آپ کے روضہ مبارک میں داخل ہوکر بعض کو تو نصیب ہے اسقدر موقع ملتا ہے کہ طواف کرسکے اور اگر بلا طواف ہی کثرت ہجوم کی وجہ سے دوسرے اصلی دروازہ سے مزار مبارک سے نکل جاتے ہیں اور آت

بیان اولاد احفاد سجادہ نشین آنحضرت

بھر فرید فرید کے آواز لذ ابیوالون آدمیوں سے شور و غل رہتا ہے لموئلف بہروز تخمیناً چندہ سال ہوئے بھی بشرف زیارت ہوا تھا اسوقت بیں مخدوم دیوان پیر اللہ جوایا صاحب سجادہ نشین تھے ۔ وجہ تسمیہ بہشتی دروازہ کی صاحب خزینۃ الاصفیا نے یوں لکھی ہے کہ حضرت سلطان المشائخ نے آپ کے مزار پرانوار پر حاضر ہوکر واقعہ میں دیکھا کہ حضرت رسول صلعم درمیان دروازہ مذکور تشریف رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے نظام الدین (من دخل فی ھذہ الباب کان آمنا یعنی جو کوئی داخل ہوا اس دروازہ میں وہ امان میں ہے پس اُس روز سے یہ دروازہ بہشتی دروازہ کے نام سے مشہور ہے - یہ بھی ثقات سے سنا ہے کہ حضرت سلطان المشائخ نے آپ کے روضہ کی ایک ایک اینٹ پر ختم قرآن شریف کر کے روضہ بنوایا تھا - صاحب تذکرۃ المشائخ لکھتے ہیں کہ آپ کے سب سے بڑے فرزند شیخ شہاب الدین سے تھے جن کے ۵ صاحبزادے ہوئے دوسرے بدر الدین سلیمان اُن کے چھ فرزند اور پانچ دختر ہوئیں اور اولاد ان کی قریہ تاج سرور میں (جہاں خانقاہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی ہے) اور شیخ تاج الدین سرور صاحبزادہ بدر الدین سلیمان کے بھی وہیں آسودہ ہیں - تیسرے فرزند شیخ نظام الدین آپ کے دو فرزند ہوئے چوتھے سب سے چھوٹے فرزند شیخ یعقوب تھے جن کے دو فرزند اور دو بیٹیاں تھیں پانچویں نصیر الدین گیلڑ یا پچھلاگ ام کلثوم کے بطن سے تھے منجملہ آپ کی اولاد کے حضرت بدر الدین سلیمان اور اون کی اولاد و احفاد آجتک پاک پٹن شریف میں نسلاً بعد نسلا و بطنا بعد بطنا سجادہ نشین بنام دیوان حسب ذیل ہوتے چلے آئے ہیں -

خاندان	نام سجادہ نشین	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
سجادہ نشینان پاکپٹن شریف	حضرت شیخ بدر الدین ملقب سلیمان بن خواجہ فرید الدین گنج شکر		۴- شعبان ۶۶۹ھ ہجری ازگلزار فریدی	پاک پٹن پہلوئے بابا فرید الدین گنج شکر	اخبار الاخیار گلزار فریدی	آپ خلف الرشید و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود حضرت فرید الدین گنج شکر تھے خواجہ عزو خواجہ زرزرکہ خلفائے خواجگان چشت سے تھے بصدر حیات حضرت گنج شکر اجودھن میں تشریف لائے تھے حضرت گنج شکر نے تبرکاً و تیمناً مولانا شہاب الدین و شیخ بدر الدین ہر دو صاحبزادوں کو کلاہ ارادت خواجگان موصوف سے دلائی تھی و مرید کرایا تھا
ایضاً	دیوان حضرت علاء الدین بن شیخ بدر الدین سلیمان		۷۲۲ھ ہجری از ونیات	جوار حضرت گنج شکر بگنبد عالی	شواہد نظامی	آپ سب نبیرگان حضرت فرید الدین گنج شکر سے ممتاز اور سرفراز تھے اور بعد وفات اپنے والد کے ۱۶ برس کی عمر میں سجادہ نشین ہوئے اور چون سال حق سجادہ نشینی ادا کیا چنانچہ الی الآن رسم سجادہ نشینی یکے بعد دیگرے جاری ہے - سلطان محمد تغلق نے آپ کے مزار پر گنبد عالی طیار کرایا تھا -
ایضاً	دیوان معز الدین بن دیوان مخدوم علاء الدین	تاریخ جلوس سجادہ نشینی یکم شوال ۷۳۴ھ	۱۲- محرم ۷۴۹ھ	پاک پٹن شریف گنبد کلاں میں	گلزار فریدی	آپ سجادہ نشین حضرت خواجہ علاء الدین پدر خود ہیں احمد آباد گجرات میں کفار وں کی ہاتھ سے شربت شہادت نوش فرمایا تھا صاحب وجد و حال تھے ہر وقت سماع میں رہتے سیر و سیاحت کا بڑا شوق تھا ۱۲- برس سجادہ پر متمکن رہ کر رہنمائے خلق رہے -

نوٹ دیوان کار مختار کو کہتے ہیں حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیا نے وقت سجادہ نشینی مخدوم بدر الدین بیعت فرمائی تھی کہ آپ حضرت فرید الدین گنجشکر اور خواجگان کی طرف سے سجادہ پر بیٹھے ہو آپ اُن کی طرف سے دیوان ہوئے جب سے لقب سجادہ نشینان [illegible] پڑ گیا -

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
سجادہ نشینان پاک پتن شریف	حضرت دیوان فضل الدین بن دیوان مخدوم معز الدین			۷۵۶ ہجری اندرون گنبد کلاں پہلوئے والد خود	گلزار فریدی	آپ اپنے والد ماجد کے حین حیات سجادہ نشین مسند خلافت ہوئے صاحب کشف وکرامات علم وحلم تھے جو شخص آپ کی مجلس سماع میں داخل ہوتا فوراً خواہشہائے دنیاوی سے تارک ہو جاتا۔
ایضاً	حضرت دیوان منور شاہ بن دیوان فضل الدین	تاریخ جلوس سجادہ نشینی یکم شوال ۷۵۶ھ	۳ صفر ۸۰۲ ہجری	اندرون گنبد کلاں	گلزار فریدی	آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین ہوکر رہنمائے خلق رہے۔ صاحب فضیلت وریاضت وکشف وکرامات تھے۔
ایضاً	حضرت دیوان نور الدین بن دیوان منور شاہ	۳ صفر ۸۰۲ھ	۲۷ رمضان ۸۲۴ھ	پاکپتن	گلزار فریدی	آپ سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار تھے اور صاحب حال وقال اور قدم بقدم پیران چشت چلتے رہے۔
ایضاً	حضرت دیوان بہاء الدین	۲۷ رمضان ۸۲۴ ہجری	۷ رجب ۸۴۲ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ اپنے برادر دیوان نور الدین کے بجائے سجادہ نشین ہوئے ہر وقت یاد الٰہی میں رہتے تھے۔ صاحب علم وحلم وسماع تھے۔
ایضاً	حضرت دیوان یونس بن دیوان بہاء الدین	۷ رجب ۸۴۲ھ	۷ ربیع الاول ۸۵۶ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار تھے بڑے فیاض اور صاحب کرامت وعظمت تھے۔
ایضاً	حضرت دیوان احمد شاہ بن دیوان یونس	۷ ربیع الاول ۸۵۶ھ	۸ ذیقعد ۸۷۷ھ	ایضاً	ایضاً	آپ سجادہ نشین اپنے والد امجد ہوکر رہنمائے خلق رہے صاحب کشف وسخا تھے بوقت عشا جو کچھ گھر میں غلہ و پارچہ و نقد ضروریات سے زاید رہ جاتا وہ سب کا سب راہ خدا میں صرف کر دیا کرتے تھے تب نماز ادا کرتے تھے
ایضاً	حضرت دیوان عطاء اللہ بن دیوان احمد شاہ	۸ ذیقعد ۸۷۷	۷ جمادی الاول ۸۹۵ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ اپنے والد امجد کے سجادہ نشین مسند خلافت تھے اور صاحب زہد وریاضت بدرجہ کمال
ایضاً	حضرت دیوان شیخ محمد بن دیوان عطاء اللہ	۷ جمادی الاول ۸۹۵ھ	۴ شوال ۹۱۷	ایضاً	ایضاً	آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین مسند ارشاد رہے آپ ولی زمانہ وصاحب صفا تھے جو شخص روبرو ہوتا اوسکے ضمیر سے آگاہ کر دیتے تھے نقل ہے بار بادشاہ ہمایوں کے لباس قلندرانہ پہنے ہوئے آ گئے آپ نے لنگر سے ملاقات

طعام منگوایا اور ہمراہ اون کے کھانا شروع کیا اور فرمایا کہ سبحان اللہ اسوقت بادشاہ دستر خوان درویشان پر کھانا کھا رہا ہے۔ بادشاہ نے آداب بجا لاکر قدم بوسی کی اور عرض کی کہ ظلم باغیان سے جلا وطن ہوکر آیا ہوں حضور دعا فرمائیں آپ نے فرمایا جاؤ بادشاہی ہندوستان

خاندان	اسمائے مشائخ خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
						کی تمکو اور تمھارے اولاد کو مبارک ہو اور ایک چادر پارچہ بچھا کر اوس کے اوپر بابر کو بٹھا دیا کہ یہ تخت ہندوستان کا تمکو سلامت رہیگا
سجادہ نشینان پاک پٹن شریف	حضرت دیوان ابراہیم معروف شیخ برہم اکبر فرید ثانی بن شیخ محمد	۱۴ شوال ۹۱۳ھ	۱۲ رجب ۹۵۹ھ	پاک پٹن	گلزار فریدی	آپ اپنے والد بزرگوار کے جانشین مسند ارشاد ہوئے آپ سے فیض مثل حضرت فرید الدین گنجشکر جاری ہوا ہے اسلئے آپ فرید ثانی کے لقب سے ملقب ہیں۔ بابا نانک جو قوم سکھان کے گرو تھے ملاقات اور گفتگو ہوئی تھی جو بابا موصوف نے اپنی پوتھی گرنتھ صاحب میں درج کی ہے۔
ایضاً	حضرت دیوان تاج الدین محمود بن دیوان ابراہیم	۱۲ رجب ۹۵۹ھ	۱۷ صفر ۱۰۲۲ھ	ایضاً	ایضاً	آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین تھے اور بہت خلفائے نامدار رکھتے تھے اور صاحب کشف و کرامات تھے
ایضاً	حضرت دیوان فیض اللہ بن دیوان تاج محمود		۲۵ ذالحجہ ۱۰۱۸ھ	ایضاً	ایضاً	آپ کو حضرت دیوان تاج محمود نے اپنی حیات میں سجادہ نشین کیا تھا۔ لیکن صرف دو سال سجادہ نشین رہ کر حین حیات اپنے والد بزرگوار کے رحلت فرمائی۔
ایضاً	دیوان ابراہیم صغیر بن دیوان فیض اللہ	۲۵ ذالحجہ ۱۰۱۵ھ	۱۸ محرم ۱۰۳۱ھ	ایضاً	ایضاً	آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین ہوئے اور بعد وفات حضرت دیوان فیض اللہ کے حضرت تاج محمود نے اپنی حیات میں آپ کو مسند خلافت پر بٹھایا تھا غایت درجہ کے اولیائے کاملین سے تھے۔
ایضاً	دیوان شیخ محمد بن دیوان ابراہیم صغیر	۱۸ محرم ۱۰۲۱ھ	۵ صفر ۱۰۸۳ھ	ایضاً	ایضاً	آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین ہوئے صاحب حقائق و معارف تھے اور کتاب جواہر فریدی و مخزن چشت آپ ہی نے تالیف کرائی ہیں
ایضاً	دیوان محمد اشرف بن دیوان شیخ محمد	۵ صفر ۱۰۸۳ھ	۵ ذیقعد ۱۱۲۲ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہوئے، اور بعہد محمد شاہ بادشاہ دھلی تشریف لے گئے تھے مگر بادشاہ سے ملاقات نہیں کی چونکہ آپ اکثر سماع میں رہتے تھے۔ بادشاہ نے حجت سماع اٹھا کر آپ کو

گرفتار کر لیا اور برج گلبر پر چڑھا کر زینہ توڑ لی نیچے کھینچ لیا چند روز آپ اسجگہ رہے حضرت کو جب ضرورت غسل یا وضو کی ہوتی قدرت الٰہی سے برج برابر زمین کے ہو جاتا اور نیز دیکھا ایک چادر تھا اسکی گادی پر پارچہ بدن رکھدیتے وہ چلنے لگتا بعد غسل اور وضو کے پارچہ مذکور اٹھا لیتے اور پھر بدستور برج میں چلے جاتے ایکروز بعد غسل اور وضو کے پارچہ اٹھانا آپ کو یاد نہیں رہا برج میں جا کر تہجد اور وظائف میں مشغول

نام خاندان	نام بزرگ	تاریخ سجادگی	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
						ہو گئے صبح کو عام لوگوں نے دیکھا کنواں خود بخود چل رہا ہے یہ خبر دھلی میں مشتہر ہوگئی اور بادشاہ تک پہنچی بادشاہ نے خود جا کر دیکھا جب لباس اٹھالیا تو کنواں چلنے سے رہ گیا۔ بادشاہ آن کر قدم بوس ہوا اور نقد و پارچہ جات و سواری پیش نذر کیا مگر قبول نہیں ہوا کہتے ہیں راجے الیاس خان جگرا لڑالہ جو آپ کا مرید تھا اُن کی نذر و نیاز و سواری منظور فرما کر روانہ ہوئے تھے
سجادہ نشینان پاک پٹن شریف	دیوان محمد سعید		یکم شوال ۱۱۵۰ھ	پاک پٹن	گلزار فریدی	آپ ہمشیرزادہ و داماد حضرت دیوان محمد اشرف تھے انھوں نے اپنی حین حیات آپ کو اپنا سجادہ نشین کیا تھا۔
ایضاً	دیوان محمد یوسف بن دیوان محمد سعید	یکم شوال ۱۱۵۰ھ	۱۰ جمادالثانی ۱۱۶۵ھ	ایضاً	ایضاً	آپ سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہو کر مسند ارشاد پر متمکن رہے
ایضاً	حضرت دیوان عبد السبحان معروف دیوان شہید	۱۰ جمادی الثانی ۱۱۶۵ھ	۱۱۸۰ھ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ برادر خورد دیوان محمد یوسف تھے اور قبل سجادگی اپنے برادر موصوف کے شاہان دھلی کی جانب سے اسّی ہزار روپیہ کی جاگیر بنام اولاد حضرت بابا صاحب گنجشکر علاوہ لواحقان تھے باوجود اس آمدنی کے طریقہ

درویشانہ رکھتے تھے اور تمام راہ خدا میں صرف کردیا کرتے تھے

مگر آپ کے زمانہ میں سلطنت دھلی زوال پذیر ہوئی اور طوائف الملوکی اور جابجا خودسر پیدا ہوگئے اور ملک پر جابجا قابض ہونے لگے تو آپنے بھی جمعیت فوج و پیادہ و سوار و بندوق و اتواپ کر کے تمام ملک اردگرد کو بزور شمشیر اپنے قبضہ میں کر لیا تھا چنانچہ بہاول خان کو بھی ملک آنزوی دریای ستلج فتح کر کے اپنی طرف سے دیا جیسکا پتہ کاغذات و دستاویزات قدیمہ سے لگتا ہے بلکہ تا زمانہ عہد دیوان شرف الدین موضع ہائے آنزوے آپ سے حصّہ مقرر تھا اور اس زمانہ میں یہ قوم داؤد پوتے چنداں قوت نہیں رکھتے اور ملک غیر سے تھے محض رفاقت و اقبال حضرت دیوان عبد السبحان سے ریاست و حکومت اس ملک کی حاصل ہوئی آپ نے بہت کفار کو تہ تیغ کیا راجہ بیکانیر کو مار کر اوسکا ملک فتح کیا رات کے وقت راجہ مذکور کی بیوی اپنے خورد سال لڑکے کو لیکر حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ہماری گذر اوقات اور خورد سال لڑکیوں کے واسطے کچھ عطا فرمایئں حضرت نے رحم فرما کر بیکانیر پھر اُسکو عطا کردیا اور تا سن بلوغت اس لڑکے کے آپ خبرگیران رہے شہر پناہ پاک پٹن شریف آپ کے عہد میں از سر نو تعمیر ہوئی نقل ہے افغان قصوریہ و سیدان حجرہ والا نوکر رسالہ تھے اُن دونوں فریق میں کسی وجہ سے عداوت پیدا ہوئی اور افغان سیدوں کے مارنے کے لئے مستعد ہوئے شاہ دین و صدرالدین سیدان نے استغاثہ کیا آپ اُن کے ہمراہ رات کے وقت ہو کر پہلے گھوڑے سیدان کو آگے کیا اور پیچھے اپنا گھوڑا اور خبردار نے افغانان کو خبر دی کہ سید پہلے ہیں اور آپ پیچھے اُن کے لیکن اتفاق سے گھوڑا دیوان صاحب آگے ہوگیا اور سیدوں کے گھوڑے پیچھے افغانوں اور اُن کے ہمراہیوں ماہی گیروں نے بندوقیں چلایئں دیوان صاحب موصوف کو شہادت

[illegible] ۱۱۶۵ھ [illegible] نصیب ہوئی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
سجادہ نشینان پاک پتن شریف	دیوان غلام رسول	سنہ ۱۱۸۰ھ	سنہ ۱۲۲۴ھ	پاک پتن	گلزار قریشیہ	جب دیوان عبدالسبحان بلا اولاد نرینہ فوت ہوگئے اور دختر دیوان محمد یوسف عقد نکاح دیوان غلام رسول ہیں گئی تو اُس ذریعہ سے خرقہ خلافت و دستار دیوان غلام رسول کو حاصل ہوا اور غلام رسول اولاد دیوان تاج محمود سجادہ نشین سے ہیں اور تمام اقتدار دیوان عبدالسبحان کا آپ کو حاصل ہوا آپ نہایت درجہ کے قبیلہ پرور تھے۔ نقل ہے بعد شہادت دیوان عبدالسبحان کے بعض مردمان برادری اولاد دیوان فیض اللہ کے دہرے نے فساد کیا اور حاکمان وقت کے پاس تنازع برپا کیا یہاں تک کہ آپکو چند عرصہ تک قلعہ رتباس میں زیر حراست کرایا اُسوقت ایک خادمہ نگاہ رادھا نامی گداگری کرکے واسطے افطار کے کچھ لاتا اور آپ اُسی سے افطار فرماتے بابا غلام فرید و محمد پناہ سفارش کے لیئے آئے الغرض حاکم وقت نے دیکھا کہ لشکر عظیم نیزہ ہاتھ میں لیئے ہوئے واسطے مارنے کے اوسکے مستعد ہیں لرزاں و ہراساں ہوکر حاکم مذکور نے امان طلب کی ہر دو صاحبان نے فرمایا کہ اگر امان چاہتا ہے تو غلام رسول سجادہ نشین سے خطا معاف کرا اس خواب سے بیدار ہوکر حاکم مذکور نے قدمبوسی حضرت مع نذر نیاز ما حضر حاصل کی اور اُسیوقت حضرت کو پالکی میں سوار کراکے فوج کے ساتھ پاکپتن میں پہنچادیا۔
ایضاً	دیوان محمد یار بن دیوان غلام رسول	سنہ ۱۲۲۴ھ	سنہ ۱۲۴۲ھ	ایضاً	ایضاً	آپ نے خرقہ خلافت و دستار اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا اوس زمانہ میں شروع عملداری مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ہوئی تھی آپ بڑے عالم و زاہد تھے ریاست سے دست بردار ہوکر انتظام ملک کا حوالہ رنجیت سنگھ آپ نے کردیا اور مہاراجہ نے آخر کار جاگیر واسطے خرچ لنگر کے اور کچھ نقدی اور کچھ مواضعات مع پاکپتن شریف مقرر کردیا جو آپتک قایم ہے اور کچھ جاگیر نواب بہاول خان کی طرف سے نقد و مواضعات اور کچھ نواب حیدرآباد کی جانب سے مقرر ہے آپ نے بلا اولاد نرینہ وفات پائی۔
ایضاً	دیوان شرف الدین	سنہ ۱۲۴۲ھ	۱۹ - رمضان سنہ ۱۲۶۱ھ	ایضاً	ایضاً	آپ دختر زادہ دیوان محمد یار کے ہیں اور اُنھوں نے اپنا سجادہ نشین بنایا بڑے سخی مرد تھے۔
ایضاً	دیوان پیر اسد جوایا	سنہ ۱۲۶۱ھ	سنہ ۱۲ھ	ایضاً	ایضاً	آپ نے اپنے برادر کلاں دیوان شرف الدینؒ خرقہ خلافت و دستار حاصل کیا تھا آپ کے عہد میں مسجد و خانقاہ بابا صاحب حضرت گنجشکر و برج نظامی و کل حجرہ ہائے و کچہری متصل خانقاہ کے مرمت و تجدید ہوئی ۔ مولف نے بھی دولت قدمبوسی آپکی حاصل کی تھی
ایضاً	دیوان سید محمد		سنہ	ایضاً	ایضاً	آپ دختر زادہ دیوان پیر اللہ جوایا کے جنکو پیر اللہ جوایا نے متبنیٰ اپنا کیا تھا اور پیر عبدالرحمان چچا پیر اللہ جوایا سے مقدمات گدی نشینی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
							تا پریوی کونسل ہوتے رہے آخر ش عدالت پریوی کونسل سے دیوان سید محمد گدی نشین مقرر ہوئے جو فی زمانا رونق افروز مسند حضرت بابا فرید الدین گنجشکر پاکپٹن میں ہیں ذکر اولاد بابا صاحب ختم ہوا

ذکر خلفاے حضرت گنجشکر آپ کے خلفا کی تعداد کہتے ہیں کہ ستر ہزار کے قریب تھی اور جواہر فریدی میں پچاس ہزار آٹھ سو بیالیس لکھے ہیں مگر چند خلفائے عظیم الشان ذکل اولیار کے نام اس جگہ مجملاً اور بعض کے اپنے اپنے موقع پر مفصلاً درج ہوتے ہیں۔
(۱) حضرت شیخ جمال الدین قطب ہانسوی (۲) حضرت سلطان المشایخ محبوب الہی نظام الدین بداونی (۳) حضرت علاو الدین احمد صابر کلیری (۴) حضرت بدر الدین اسحاق غزنوی (۵) شیخ نجیب الدین متوکل (۶) شیخ عارف سیستانی (۷) شیخ سید امام علی لاحق سیالکوٹی (۸) شیخ ضیاء الدین نخشبی (۹) شیخ داؤد پالہی (۱۰) سید محمد کرمانی - خواجہ ابو حفص حداد - لیکن سب سے بڑے اور مشہور دو سلسلہ ایک چشتیہ نظامیہ جو منسوب بحضرت سلطان نظام الدین اولیا سے ہے اور دوسرا چشتیہ صابریہ منسوب بحضرت علی احمد صابر سے ہے۔

	حضرت شیخ نجیب الدین متوکل			سنہ ۶۷۱ ہجری	دہلی کہنہ بیرون دروازہ مندوا متصل مقبرہ بلابی زلیخا	خزینۃ الاصفیا رسالہ حبیب	آپ براد رحقیقی اور خلیفہ راستین حضرت گنج شکر ہیں (۷۰) سال دہلی میں رہے مگر اس عرصہ میں کسی دنیادار کے گھر میں نہیں گئے دولت مند اور غریب سب آپ کے آگے یکساں تھے نقل ہے کہ یکا دن میں ایک درویش صاحب دل مسمی وجیہہ الدین سے ملاقات کو گئے دیکھا کہ وہ ایک بوریا

پر بیٹھے ہیں آپ بھی جوتی اوتار کر اوس بوریا پر جا بیٹھے شیخ کو رنج ہوا اور تعظیم آپ کی نہیں کی اور نہ کچھہ کلام کیا بوریا پر ایک کتاب رکھی ہوئی تھی آپ نے اسے کھول کر دیکھا اوس کتاب میں غیب سے سطر اول میں لکھا دیکھا کہ آخر زمانہ میں درویشان متکبر پیدا ہوں گے اگر احیاناً کوئی صالح اون کے نزدیک حصیر یعنی بوریا یا مصلی پر پاپوش اتار کر بیٹھے گا تو وہ درویش آتش تکبر سے جل جاوے گا اور درپے ایذا اوسکے ہوگا آپ نے اُس کتاب کو شیخ کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ اسکو پڑھو اسکا مضمون مطابق حال تمھارے کے ہے شیخ نے پڑھا اور بہت منفعل ہوا آپ اٹھکر چلے گئے۔ درختان راک یعنی پیلو انبوہ کے ساتھ آپکے مزار کو سایہ افگن اسطرح سے ہیں کہ جو شخص زیارت کو جاوے ممکن نہیں وہ بغیر پشت خم کئے اور راکع ہونے کے جا سکے۔

	خواجہ ابو حفص حداد					رسالہ حبیب	آپ برادر و خلیفہ حضرت گنجشکر تھے ستر برس دہلی میں رہے مگر کوئی گانو یا معافی یا وظیفہ قبول نہیں کیا متعلقین سمیت توکل پر گزران کرتے تھے اور عیش کے ساتھ بسر رکھتے تھے دنیات کی کچھ خبر نہیں تھی یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ آج کون سا دن اور کون سا مہینہ ہے اور یہ درہم

کیا ہے آپ کا مقولہ ہے جو کچھہ آوے دے اور جو جاوے نگاہ نہ رکھ کہ نہ آوے ویسی بنی آید برہ کہ کم نیاید وچوں میرود نگاہ مدار کہ نیاید

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
	شیخ داؤد پالہی بن محمود		سنہ ۷۰۰ھ		خزینۃ الاصفیا	آپ منجملۂ خلفائے حضرت گنجشکر سے ہیں آپ بعد نماز فجر کے گھر سے باہر جنگل کو چلے جایا کرتے تھے اور عبادت حق میں مشغول رہتے تھے جب آواز آپکے ذکر کی جنگل میں بلند ہوتی تھی تو آہوان وغیرہ دام ودد صحرائی آپ کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔
	حضرت شیخ سید امام علی لاحق سیالکوٹی ملقب لاحق		سنہ ۶۸۲ھ	سیالکوٹ ضلع ودستت راولپنڈی مزار دیرک ہے	خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت	آپ اعظم وکبرائے اصحاب حضرت گنج شکر تھے بعد تربیت وتکمیل اور عطائے خرقہ خلافت کے سیالکوٹ بھیجے گئے تب اور وہان ہزارہا مخلوق کو آپ نے باخدا کیا صاحب معارج الولایت لکھتے ہیں کہ جسوقت آپ پیر کے حضور میں حاضر ہوئے اوسوقت دو علی یعنی حضرت علی احمد صابر و علی بہاری مرید ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ علی بھی ان ہر دو علی کے ساتھ ہوکر ذکر وشغل یکجا کیا کریں اس روز سے آپکا لقب علی لاحق ہوگیا۔
	حضرت شیخ بدر الدین بن علی بن اسحاق سید بخاری ثم دہلوی		سنہ ۶۹۰ھ	صحن جامع مسجد اجودھن جسکو پاکپٹن کہتے ہیں ضلع منٹگمری	مراۃ الاسرار اخبار الاخیار	آپ اعظم خلفائے حضرت گنجشکر تھے آپ کو نسبت دامادی بھی حاصل تھی ملک شرف الدین حاکم دیو۔ پالپور واسطے حصول ارادت حضرت گنج شکر کے حضور میں آیا اوسکو ارشاد ہوا کہ شیخ بدر الدین کے مرید ہو ویں بعد وفات حضرت گنجشکر کے آپ بقید حیات تھے بسبب عظمت واحترام آپکے حضرت سلطان المشایخ آپکو بیعت نہیں فرماتے تھے حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا کہ میں درحالت تنگی اول حضرت گنج شکر کو یاد کرتا اور حضرت شیخ بدر الدین اسحاق کو بحضرت غریب نواز شفیع لاتا تھا آپ غایت درجہ کے سریع البکا تھے کسیوقت آپ کی آنکھ آنسوؤں سے خالی نہیں رہتی تھی۔ کتاب اسرار الاولیا آپ ہی کی تصنیف ہے
	سید محمد بن سید محمود کرمانی۔ مگر مراۃ الاسرار میں سیر سید محمد بن الامبارک کرمانی اور سید محمد بن سید محمد کرمانی لکھا ہے لقب سید محمد بن مبارک سید محمد کرمانی		شب جمعہ سنہ ۷۱۱ھ از شجرہ چشتیہ شمسیہ ہجری بعہد فیروز شاہ	دہلی درگاہ حضرت سلطان نظام الدین بر چبوترہ یاران	خزینۃ الاصفیا	آپ سادات کرمان سے ہیں سوداگری کے لئے لاہور دہلی آئے تھے اور بحضور حضرت گنجشکر اعتقاد صادق پہنچاکر قصبہ اجودھن میں سکونت اختیار کی تھی آپ مرید داخل احباب حضرت گنجشکر تھے اور بعد وفات حضرت گنجشکر کے حضرت سلطان المشایخ کی خدمت میں حاضر رہ کر تکمیل کو پہنچے تھے اور داخل یاران اعلی میں تھے حضرت سلطان المشایخ سے آپکا اخلاص بے اندازہ تھا اسیوجہ سے حضرت گنجشکر نے فرمایا تھا کہ تم دونو ایک جگہ رہو اور تم دونو کے درمیان مواخات رہے آپ مصنف سیر الاولیا حضرت سلطان المشایخ ہیں

مختصر حالات	نام ماخذ	مقام مزار	تاریخ وفات	تاریخ و مقام ولادت	نام بانیان خاندان	نام خاندان
آپ کو ارادت و تربیت حضرت گنج شکر سے تھی آپ نبیرہ و جانشین سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوری ہیں آپ ہمعصر حضرت سلطان المشائخ تھے آپ کی تصنیفات اکثر ہیں چنانچہ سالک السلوک و عشرہ مبشرہ و کلیات و جزویات و طوطے نامہ وغیرہ مشرب ملامتیہ در ذات اختیار کیا ہوا تھا۔	مراۃ الاسرار	بداؤں قریب روضہ بدر الدین صاحب ولایت	سنہ ۷۱۵ ہجری		حضرت شیخ شہاب الدین نخشبی	
آپ کا سلسلہ نسب بہ ابو حنیفہ کوفی پہنچتا ہے آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت گنجشکر تھے آپ کی صحبت میں حضرت گنج شکر بارہ سال تک رہے ہیں۔ خطیب اور قطب خطاب آپ کا تھا اکثر آپ کے مرشد فرمانے کہ شیخ جمال سیرا جمال ہے اور جس کیکو خلافت نامہ دیتے تو ارشاد ہوتا کہ	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا سیر الاقطاب	ہانسی ضلع حصار قسمت دھلی	سنہ ۶۵۹ھ		حضرت شیخ جمال الدین احمد ہانسوی	

اول جمال الدین کو ملاحظہ کراؤ چنانچہ حضرت علی احمد صابر قصبہ اجودھن سے قصبہ ہانسی میں چوڈول پر سوار ہوکر خانقاہ شیخ جمال الدین میں آئے آپ نے دروازہ خانقاہ تک استقبال کیا اور باعزاز و اکرام مسند پر بٹھایا بعد فراغت نماز مغرب حضرت علی احمد صابر نے مثال قطبیت کو مہر کرنے کے لئے آپ کے روبرو پیش کیا اتفاقاً چراغ گل ہوگیا حضرت علی احمد صابر نے فی الحال اپنے دم کی پھوک سے چراغ کو روشن کردیا جب آپنے یہ حال دیکھا مثال اُن کے ہاتھ سے لیکر چاک کرڈالی اور کہا دہلی بیچاری تاب تمہارے دم آتشین کی نہیں رکھتی اس حرکت سے حضرت علی احمد صابر نے غصہ میں آن کر فرمایا کہ تمنے میری مثال کو پارہ کیا میں نے تمہارے سلسلہ کو آپ نے فرمایا اول سے یا آخر سے حضرت علی احمد نے فرمایا اول سے۔ پھر حضرت موصوف نے اجودھن میں واپس آنکر تمام سرگذشت کو عرض کیا حضرت گنج شکر نے فرمایا (پارہ کردہ جمال را فرید نتوان دوخت) یعنی جمال الدین کا پارہ کیا ہوا فرید نہیں جوڑ سکتا۔ آپکو حضرت گنجشکر سب خلفا سے زیادہ تر دوست رکھتے تھے چند بار شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی نے حضرت ممدوح سے آپکو طلب کیا جواب حضرت گنجشکر سے ہر بار یہی ملا کہ جمال الدین جمال ماست کوئی شخص اپنے جمال کو دوسرے کو نہیں دیتا جب یہ جواب ملا تو شیخ بہاء الدین نے ناامید ہوکر آپ کو جذب باطن سے اپنی طرف کھینچا یہاں تک کہ آپ نے خود درخواست حضور میں حضرت گنج شکر خدمت میں شیخ بہاء الدین کے جانے کی کی جب نوبت عرض کی تکرار ہوئی تو حضرت گنجشکر نے ازراہ غضب فرمایا (برو و روے خود سیاہ کن) فی الفور تمام نعمت سلب ہو گئی اور منھ سیاہ خانقاہ سے آپ کو نکالا آپ حیران و پریشان سر برہنہ جنگل میں پھرتے تھے اتفاقاً ایک سوداگر جو سوم عالم مرید حضرت گنجشکر ملتان سے آیا اور گذر راہ میں آپ کا یہ حال تباہ دیکھکر سخت افسوس کیا اور اقرار کیا کہ میں خدمت میں حضرت شیخ کی حاضر ہوکر تمہارے لئے روئے شفاعت زمین پر رکھوں گا غرضکہ سوداگر مذکور نے اثنا دحالات دیگر آپکی خستہ حالی و پریشانی کا حال حضور میں بیان کیا حضرت شیخ نے فرمایا شیخ جمال نے بہت وبال اور تکلیف اٹھائی اور اپنے اعمال کی سزا پائی فرمایا انکو صرف ایک رقعہ دو حرفہ یعنی صرف یہ رباعی لکھ بھیجو۔ رباعی۔ رو گرد جہاں بگرد و پا آبلہ کن + گر ہیچو منی یابی و مارا بلہ کن + یک صبح با خلاص بیا بر در ما + گر کار تو بر نیاید انگہ گلہ کن + ۔ شیخ جمال بمجرد ملاحظہ اس رقعہ کے حاضر حضور ہوئے اور سر زمین پر رکھکر بہت روئے شیخ نے ازراہ عنایت سر زمین سے اوٹھاکر بغلگیر کیا اور تقرب و مرتبہ پہلے سے زیادہ تر کیا اور فرمایا جمال قطب عالم ہے بلکہ قطب الاقطاب کہ جسکو

نام خاندان	نام مع خطاب	تاریخ ولادت و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
						چ ہے درجہ قطبیت کو پہنچا دے اور اس روز ت میں کسیکو خرقۂ خلافت حضرت گنجشکر عطا فرماتے تھے بے تب مہر آپ کے وہ عمل پذیر نہیں ہوتا تھا
	شیخ برہان الدین صوفی بن شیخ جمال الدین ہانسوی			ہانسی	اخبار الاخیار	جسوقت حضرت شیخ جمال الدین نے دنیا سے رحلت فرمائی ہے اسوقت آپ سفر میں تھے۔ آپ کو خدمت میں حضرت گنجشکر کے پیش کیا بہت لطف و مہربانی فرمائی اور خلافت نامہ دمصلا و عصا مع ان نعمتوں کے جو آپ کے والد ماجد کو عطا ہوئی تھی آپکو بھی مرحمت ہوئیں اور حضرت ممدوح نے آپ کے بارے میں حضرت سلطان المشایخ کو وصیت فرمائی۔ آپ ہر سال خدمت میں حضرت سلطان المشایخ حاضر ہوکر تربیت پاتے اور جب تک سلطان المشایخ حیات ہے آپ نے کسیکو مرید نہیں کیا۔ شیخ جمال الدین کا ایک پسر دانشمند نام تھا جو بظاہر دیوانہ تھا اور کبھی کبھی ہوش میں آجاتا تھا اور ہوشیارانہ کلام کرتا تھا چنانچہ حضرت سلطان المشایخ فرماتے ہیں کہ ایک روز اُن کی زبان سے سُنا کہ العلم حجاب الاکبر میں نے جانا کہ یہ مجذوب حقیقی ہے بیان اس کلام العلم حجاب الاکبر کا اُسنے پوچھا کہا علم دون حق ست وہرچہ دون حق ست حجاب حق ست
پیشوائے چشتیان و سر حلقۂ نظامیہ چشتیہ	حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی نظام الدین محمد اولیا نام محمد لقب سلطان المشایخ اور نظام الدین اولیا وخطاب محبوب الٰہی از جناب کبریا بن خواجہ احمد دانیال بن خواجہ علی البخاری	۲۷ ماہ صفر سنہ ۶۳۴ھ روز آخری چہار شنبہ مقام بدایون	سنہ ۷۲۵ھ ۱۸ ربیع الثانی روز چہار شنبہ بعد طلوع آفتاب	دہلی کہنہ یعنی دہلی نو شاہجہان آباد سے بفاصلہ تین میل	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا تذکرۃ العاشقین اخبار الاولیاء تذکرۃ المشایخ شواہد نظامی اقتباس الانوار بحر المعانی سیر العارفین تکملہ سیر الاولیا سوانح سلطان نظامی علمان نظامی بحوالہ شواہد نظامیہ فتوحات عینی سوانح عمری کلاں بحوالہ سبع سنابل وسیر الاولیاء معدن معانی	آپ نجیب الطرفین سید حسینی ہیں آپ کے جد پدری خواجہ علی وجد مادری خواجہ عرب بخارا سے اول لاہور اور پھر وہاں سے بدایوں تشریف لائے تھے اور خواجہ عرب نے اپنی دختر نیک اختر رابعہ عصر حضرت بی بی زلیخا کو خواجہ احمد بن خواجہ علی کے ساتھ منسوب کر دیا تھا۔ بی بی صاحبہ ممدوحہ سے آپ تولد ہوئے آپ نے بعمر دوازدہ سالگی فارغ التحصیل ہوکر دستار فضیلت باندھی و بعمر بست سالگی بشرف صحبت شیخ نجیب الدین متوکل برادر حقیقی حضرت گنجشکر حاضر ہوکر اون کے وسیلہ سے بحضور حضرت گنجشکر اجودھن میں حاضر ہوئے کہتے ہیں جسوقت آپ حضرت گنجشکر کے حضور میں پہنچے ہیں حضرت موصوف نے دیکھتے کے ساتھ ہی یہ شعر فرمایا شعر اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ ۔ سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ ۔ پھر کسی وقت غیبت آپ کی میں بعض نے حضرت گنجشکر سے اس شعر کے پڑھنے کا مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا ہمارے خانوادہ میں بہت عرصہ سے ایک محبوب الٰہی کے مشائخان میں ایکدوسرے سے ہم جر بشارت چلی آتی ہے مجکو اس شان محبوبیت کا جلوہ اس شخص

نوٹ المؤلف ۔ دونوں محبوبان الٰہی یعنی حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی و حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی محمد نظام الدین اولیا کا وصال ایک ہی مہینے اور ایک ہی تاریخ کیا حسن اتفاق ظاہر ایسے ہے [illegible] روز ولادت آپ کا ۲۷ ماہ صفر روز آخری چارشنبہ تھا اور اسی روز آپ کی [illegible] اسلئے آخری چارشنبہ ماہ صفر کو [illegible]

مختصر حالات

کی پیشانی میں چمکتا ہوا نظر آتا ہے شعر بالائے سرش ز ہوشمندی + می تافت ستارہ بلندی کیفیت اس اجمال کی مشایخان سلسلہ سے یون
ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابراہیم ادھم کسی بیابان ریگستان میں مراقبہ میں بیٹھے تھے اتفاقیہ آندھی آئی اور اُس سے جہان حضرت بیٹھے
ہوئے تھے اسقدر ریت کا تودہ چڑھا کہ وہ اس ریت میں پوشیدہ ہو گئے آپ کو حالت مراقبہ میں کچھ خبر نہیں رہی حسن اتفاق
سے کچھ عرصہ بعد ایک سوار کا وہان گذر ہوا اور اوسنے گھوڑا کھڑا کر کے اپنے نیزہ کو زمین پر گاڑ دیا اور جس کام کے لیے ٹھہرا تھا
اوس سے فارغ ہو کر گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ کو زمین سے نکالا نیزہ کی پوری زمین کے اندر سے خون آلودہ دیکھ کر تعجب میں ہوا
گھوڑے سے اُتر کر اوس جگہ سے ریت کو ہٹایا تو اُس جگہ حضرت ابراہیم ادھم کو بیٹھا پایا اور دیکھا کہ نیزہ کی پوری آپ کی
ران میں گڑ گئی تھی وہ بہت ڈرا اور آپ کو ہوشیار کر کے اپنے قصور کی معافی چاہی آپ نے جو اسکے باطن پر نظر ڈالی تو اوسکو
مقہور بقہر ربانی پایا آپ نے اوسکے حق میں دعا مانگی اور التجا کی مگر پذیرا نہیں ہوئی جب بہت دعا التجا سے کی تو حکم الٰہی ہوا کہ تیری
دعا قبول نہیں ہوگی البتہ تیرے سلسلہ میں ایک ہمارا محبوب ہوگا اگر وہ دعا کرے گا تو ہم اس کی روح کو عذاب سے نجات دینگے چنانچہ
حضرت ابراہیم ادھم نے اس حکم کو یاد رکھا اور تمام مشایخ میں یہ خوشخبری یکے بعد دیگرے چلی آئی یہانتک کہ جسوقت حضرت محبوب الٰہی
پر شان محبوبیت کا ظہور ہوا تو حضرت گنج شکر نے اس قصہ کو آپ سے نقل فرمایا اور اُس شخص کے واسطے آپ سے دعا کرائی اور اُس
شخص کی روح کو عذاب سے نجات دلائی۔ جس روز حاضر حضور ہوئے اوسی روز کلاہ چار ترکی اپنے سر کی آپکے سر پر حضرت گنجشکر
نے رکھی خرقہ و نعلین چوبی عطا فرمائی اور فرمایا میں نے تمکو ولایت ہندوستان عطا کی اور صاحب سجادہ اپنا کیا آپ محبوب ترین خلفائے
حضرت گنجشکر سے سرسالار خانوادہ چشتیہ نظامیہ کے ہیں آپ نے کل مقامات غوثی و قطبی و فردانیت کو طے کر کے درجہ محبوبیت کا پایا
تھا ملقب بمحبوب الٰہی و بخطاب سلطان المشائخ ممتاز تھے۔ آپ دہلی میں بحکم مرشد تشریف لائے اور بالہام غیبی غیاث پور میں
سکونت اختیار کی اسباب معیشت بہت تنگ تھا چند یار خاص جو ہمراہ تھے وہ تین چار روز کے بعد نان زنبیل گدائی کر کر لاتے تھے اُس
سے افطار ہوتی تھی یا نباس پتی خنگل پر قناعت تھی سلطان معز الدین کیقباد بادشاہ کا زمانہ تھا۔ صاحب تذکرۃ العاشقین لکھتے
ہیں کہ خلقت کے رجوع کی کثرت سے تنگ ہو کر آپ نے ارادہ نقل مکان یختہ کر لیا تھا کہ ناگاہ ایک جوان دروازے سے آیا
اور یہ شعر پڑھا شعر روز سے کہ تو مہ شدی بمیدانستے + انگشت نمائے عالمے خواہد شد + امروز کہ زلفت دل خلقے بربود
در گوشہ نشستنت نمیدارد سود اور کہا خلق سے گوشہ پکڑنا سہل ہے لیکن کار مردانگی یہ ہے کہ باوجود انبوہ خلق کے خلوت و انجمن
ہو اور مشغولی حق میں خلل نہ آوے۔ اخبار اولیا سے منقول ہے کہ جب سلطان علاء الدین خلجی فوت ہوئے تو سلطان قطب الدین
مبارک شاہ تخت پر بیٹھے اور فرزند علاء الدین نے خضرخان کو کہ (مرید حضرت سلطان المشائخ تھا اور عمارت عالی برج کلان مسجد
نورگاہ اوسکی بنوائی ہوئی ہے) شہید کیا اسیوجہ سے بادشاہ خود مرید ضیاء الدین رومی ہوا اور آپ سے عداوت رکھکر قدم بے ثبات کو یہ آزار
حضرت رکھا اور بذریعہ حاضری حضور دیا لیکن آپ نے حاضر ہونا روا نہ رکھا اور فرمایا بادشاہ مجھپر ظفر نہیں پاویگا چنانچہ ایسا
ہی ہوا کہ بادشاہ مذکور اندر عمارت کوشک ہزار ستون کے رات کو سوتا تھا خسرو خان نے کہ (پروردہ نمک و خاک برکشیدہ
اوسکا تھا) راتکو آنکر بادشاہ کو قتل کر دیا اُسوقت آپ اپنی خانقاہ میں گلگشت فرما رہے تھے اور یہ بیت پڑھ رہے تھے
بیت اے روبہک چرا نہ نشستی بجائے خویش + با شیر پنجہ کردی و دیدی سزائے خویش۔ بعدہٗ غیاث الدین تغلق تخت پر بیٹھے
اور انھون نے بھی مخالفت شروع کی اتفاقاً طرف لکھنوتی کے کچھ خلل واقع ہوا بادشاہ اُدھر گئے اور جاتے وقت کہا کہ دا پس

مختصر حالات

آنکہ سلطان نظام الدین کو دھلی سے باہر کردوں گا یہ بات آپنے بھی سنی فرمایا ہنوز دھلی دور است واپس آنے کے ساتھ ہی اسیر جلی گری دربادشاہ ہلاک ہوا اس کی جگہ اسکا بیٹا غیاث الدین بن تخت پر متمکن ہوا اور بہت معتقد حضرت سلطان المشائخ رح اور اسی بادشاہ کے بیٹے سلطان محمد عادل بادشاہ نے ایک عالی گنبد آپ کی قبر مطہر پر بنوایا تھا بعد اس کے سلاطین و خوانین دھلی نے گنبدہائے مسجد و مجرہ بنوائے اور کار چشمہ بائیں کو بانصرام پہنچایا جسکا ذکر مفصل آیندہ آویگا نقل ہے ایک روز آپکے مرشد نے فرمایا کچھ کھانے کو لاؤ آپ نے اپنی دستار مبارک رہن رکھکر کچھ لوبیا خریدا اور ابال کر و نمک ڈال کر حاضر کیا حضرت گنجشکر نے تناول فرمایا اور ارشاد کیا کہ خوش نمکیں پکا ہے اور خدا سے میں نے چاہا ہے کہ ہر روز ہفتاد و سہ من نمک تمہارے باورچیخانہ میں صرف ہوا کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ہر روز ستر من نمک اور چند قطار شتروں کی باورچیخانہ سے پوست پیاز کے نکلتے تھے۔ آپ کی ازار پاردہنی حضرت پیر و مرشد کی نظر پڑی اور ازرا دعنایت اپنی ازار مرحمت فرمائی آپ جلدی سے اپنی ازار بردہ ازار پہننے لگے جلدی میں ازار بند ہاتھ سے چھوٹ گیا اور ازار پاؤں پر گر پڑی فرمایا ازار بند مضبوط کرکے باندھو کہ تا روز قیامت نہ کھولے اگر کھولے تو بجوان بہشتی کھلے آپ نے عرض کی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا اور اسیوجہ سے آپ نے تمام عمر نکاح نہیں کیا اور عورات سے سخت متنفر رہے۔ صاحب تحفہ سیر الاولیا بحوالہ بحر المعانی لکھتے ہیں کہ ایک روز حضرت سید محمد بن جعفر مکی مصنف بحر المعانی کشتی میں مصاحب خضر علیہ السلام تھے ذکر شاہدان لایزالی کی طرف چلا خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی و حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی مقام معشوقی میں تھے ان کی مانند کسی نے درجہ نہیں پایا نقل ہے حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے کہ وقت سماع ابتدا سرود کے حضرت امیر خسرو غزل پڑھتے اور امیر کے داہنی طرف میر حسن اور بائیں طرف خواجہ بلشیر غلام زر خرید آپ کے ہوتے جو لحن داؤدی حسن صوت میں رکھتے تھے اور دوبست قوال کہ ادائے سرود سے مرغ کو ہوا سے اوتار لیتے تھے علوفہ خوار رہا کرتے تھے ایک روز حضرت سلطان المشائخ کو ان دو بیت حدیقہ حکیم ثنائی سے بہت وجد ہوا ابیات بیش منما جمال جہان امروز + ور بنودی بر و سپندی سوز + وان جمال تو چیست ہستی تو + وان سپندی تو چیست مستی تو از رسالہ مواہب نظامیہ بحوالہ شواہد نظامیہ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیشین گوئی سلطان المشائخ کی نسبت یوں فرمائی ہے واشوقاہ الی اخوانی وھم یکون بعدی وھم کالانبیاء و بمنزلتی ویکون فی امتی رجل اسمہ محمد ولقبہ نظام الدین اولیاء وھو من اصفیاء امتی فاذا یلاقی احد منکم فاقرء منی السلام ترجمہ میں نہایت مشتاق ہوں طرف بھائیوں اپنے کے اور وہ ہوں گے بعد میرے اور وہ ہوں گے مانند انبیاء کے اور میرے مرتبہ کے اور ہوگا میری امت میں ایک شخص نام اسکا محمد ہوگا اور لقب اسکا نظام الدین اولیا ہوگا اور وہ میری امت کے اصفیا میں سے ہوگا پس جسوقت کہ تم میں سے کوئی ملے تو اسکو میرا سلام کہے معدن معانی سے نقل ہے کسی نے حضرت شیخ یحیی منیری فردوسی بہاری سے آپ کا حال و نشان و مقام دریافت کیا فرمایا ان کا مقام الطف ہے اور یہ محض لطف رب سے ہے کسکو نصیب ہوتا ہے کیونکہ خواب و بیداری آپ کی یکساں تھی یہ مرتبہ حضرت رسول صلعم جیسا آپ کو تھا۔ حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی نے اپنی تفسیر عزیزی کے صفحہ ۲۲۹ تفسیر الم نشرح کے بارھویں نشین میں شان محبوب الٰہی کو اس عبارت میں ارقام فرمایا ہے محبوب نازنینی ماہ جبینی بلکہ کعبہ مثالی کہ تجلی جمال الٰہی بدن او را آشیانہ خود ساختہ و طور تمثالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شان محبوبیت الٰہی در و جلوہ گر شدہ صید دلہا بجاذبہ محبت میکند و ہزاران ہزار عاشق حسن ازلی دیوانہ وار بتوقع منفعت و استفادہ کمال از دور دست بجاذبہ کمند او دویدہ می آید الخ شواہد بحوالہ نشر سعادت میں ہے جسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رویت جاہی فرمان ہوا لن ترانی پھر درخواست کی حکم ہوا کہ ہنوز ظہور سلطان المشائخ نظام الدین

نام بزرگان	نام والدین بزرگان	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وصال	عمر بزرگان	مدفن بزرگان	مختصر حالات

بداونی کا نہیں ہوا عرض کیا وہ کون ہے حکم آیا حبیب میرا اور امت سے میرے حبیب محمد صلعم کا حضرت موسیٰ نے جمال محمد صلعم سے جمال امت محمد دیکھکر فرمایا اللھم اجعلنی من امت محمد نقل فتوحات غیبی سے ہے کہ کل مشایخ عرب وعجم آپ کی فضیلت پر اتفاق رکھتے ہیں اور مشتاق جمال مبارک آپ کے تھے اور دربارہ تعظیم وتکریم آپ کے کلی اعتراف تھا چنانچہ قطب مشایخ زمان حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی باوصف کمال منصب محبوبیت کے مشتاقان وواصفان آنجناب سے تھے اور آپ کے وجود باجود سے خبردی اور آپ کو یہ لقب امام محبوبان وامام صدیقان یاد فرماکر ایک اکابر ہند سے فرمایا کہ حق تعالیٰ تمھاری عمر دراز کرے قریب ہے کہ صحبت میں ایک محبوبان حق سے پہنچو کہ نام اون کا محمد اور لقب نظام الدین ہے اور ظہور اون کا ساتویں صدی میں ہوگا انکو میرا اسلام کہنا۔ از شواہد نظامی منقول از حضرت سید علیم الدین ہمشیرہ زادہ حضرت سلطان المشایخ ایک روز حضرت امیر خسرو بطریق سیر خدمت میں حضرت بو علی قلندر عاشق الٰہی گئے قلندر صاحب نے اون سے فرمایا کہ اے خسرو میں اکثر محفل قدس منزل حضرت صلعم میں تمام اولیا کو مشاہدہ کرتا ہوں کیا سبب ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا کو محفل میں نہیں دیکھتا امیر نے حاضر ہوکر اپنے حضرت سلطان المشایخ سے دریافت کیا فرمایا خسرو دوبارہ اون کی ملاقات کو جاؤ کہ اگر حضرت صلعم کی محفل میں جاؤ تو جس جگہ حضرت صلعم تشریف رکھتے ہیں پشت کی جانب حضرت کے ایک پردہ ہے اوس پردہ کے اندر اس فقیر کو تلاش کرنا چنانچہ ایسا ہی امیر صاحب نے جاکر قلندر صاحب سے کہا انھوں نے کہا خسرو آؤ ہم اور تم مجلس حضرت صلعم میں حاضر ہوں اور حضرت نظام الدین کو دیکھیں پس محفل قدس حضرت صلعم میں حاضر ہوئے تمامی اولیا کو کھڑا دیکھا امیر خسرو بھی اوس جگہ کھڑے رہے اور حضرت قلندر صاحب اوس پردہ کی طرف گئے اور چاہا کہ حضرت سلطان المشایخ کو دیکھوں لیکن ادب حضور صلعم سے آگے نجا سکے اور ذوق وشوق دیدار حضرت محبوب الٰہی کا جوش میں آیا تب ایک نعرہ آواز بلند سے مارا اور یہ بیت وہ دہرہ اوس جوش وخروش کیحالت میں پڑھا ع پردہ بردار کہ تا عارض زیبا نگریم + ورنہ از آہ جگر پردہ عالم بدریم دوہرہ گھونگٹ کھول بدن سے موکہ دیکھن دے موہ + نا تر نارہ مارہوں جو سب جگ دیکھے توہ حضرت صلعم نے قلندر عاشق الٰہی کی طرف دیکھا اور پوچھا اے شرف الدین مست کیا چاہتا ہے کیا محبوب نظام الدین کو دیکھنا چاہتا ہے عرض کیا ہاں فرمایا دیکھ لو حجلہ محبوبی میں بیٹھے ہوئے ہیں عاشق الٰہی لب ادب سے زمین خدمت چومکر حجلہ کیطرف گئے کہ حضرت محبوب الٰہی سفید مصلی پر مقام معشوقی میں نہایت ناز وادا کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں سبحان اللہ عاشق الٰہی کو محبوب الٰہی کی زیارت مقام محبوبی میں کس تمنا وشوق سے حاصل ہوئی از عطیات نظامی حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری فرماتے ہیں کہ آپ کو قوت دس قطب کی تھی اور قطب ہر زمانہ میں ایک ہوتا ہے جسکو غوث کہتے ہیں آپ نہایت درجہ محبوبی اور اعلیٰ درجہ کی معشوقیت میں تھے۔
نقل ہے از شواہد نظامی سلطان قطب الدین خلجی آپ سے حسد رکھتا تھا حکم دیا کہ میرے لشکر سے کوئی شخص حضرت کی خدمت میں نجاوے اور ایک حبہ نذر کا نہ دیوے دیکھیں پھر یہ دستر خوان اور لنگر شیخ کہاں سے جاری ہوتا ہے آپ نے یہ سنکر دستر خوان اور لنگر کا خرچ دوچند کردیا بادشاہ کو یہ خبر سنکر سخت تعجب ہوا۔ کتاب چشتیہ بہشتیہ میں لکھا ہے کہ بادشاہ نے شہر میں آنکر منادی کرادی کہ کوئی دوکاندار بلکہ ترکاری وسبزی فروش تک بھی خادمان سلطان المشایخ کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نکرین آپ نے سنکر فرمایا جو کچھ ہمارے باورچیخانہ میں درکار ہو وہ شہر نظام آباد سے لادیں خادمان نے عرض کی کہ شہر کیا بلکہ گانوں بھی اس نام کا اس علاقہ میں نہیں ہے فرمایا دریائے جمن سے تھوڑی دور جاؤ شہر نظام آباد میں جا پہنچوگے خادمان گئے شہر دیکھا نہایت آباد اور ہر تحفہ وتحائف اور طرح طرح کی اجناس خوردنی وغیرہ ہے پس جو کچھ ضرورت تھی خرید کیا قیمت دینے کے وقت

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

دوکانداران معذرت پیش آئے اور کہا حق تعالیٰ نے اس شہر کو حضرت سلطان المشائخ کے نام سے آباد کیا ہے اور جو کچھ اس شہر میں ہے
وہ حضرت ہی کا ہے ہم قیمت نہیں لیتے جو کچھ چاہیئے وہ بلا قیمت لیجاؤ چنانچہ مدت تک خادمان اوس شہر سے اشیائے مطلوبہ لاتے
رہے جب سلطان وقت نے اس واقعہ عجیب سے اطلاع پائی اپنے کیے ہوئے پر بڑا پشیمان ہوا اسیطرح روز عرس حضرت گنجشکر
سلطان مذکور نے منادی کرائی کہ کوئی شخص دوکاندار شہر کا خادمان سلطان المشائخ کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نکرے جب روز عرس
حضرت ممدوح کا پہنچا آپ نے بدستور یاروں کی دعوت اور مجلس سماع آراستہ کرائی لوگوں کو حیرت تھی کہ حال طعام کا مجلس کے واسطے
کیا ہوگا الغرض جس وقت مجلس آخر ہوئی اور سماع تمام ہوا چند کشتی لبالب قابوں مملو ہیں سے کہ جنمیں طعام طرح طرح کے بہرے ہوئے
تھے دریا سے جمن میں زیر خانقاہ آپ کے نمودار ہوئیں اور خود بخود کنارے پر پہنچ گئیں آپنے خواجہ اقبال میر خانساماں کو فرمایا لاؤ
لاؤ اس کہانے کو تقسیم کرو انھوں نے اوسکو مجلس میں تقسیم کیا اور چند قاب کہانے کی بادشاہ کے لئے بھی بھجیں بادشاہ یہ طرح طرح کے
کہانے لذیذ گرماگرم عجوبہ روزگار دیکھکر حیران ہوگیا اور سخت پشیمان ہوا چند **کلمات** طیبات از شواہد نظامی فرمایا حکما کا قول ہے تین
چیزیں خود چاہیں کرنی دوسرے کو نچاہیں سکھانی ایک ہمیشہ حلق یعنی سر منڈانا دوسرے پہلے کہانے سے شوربا کہانا تیسرے کنپٹی
کو چرب کرنا۔ لیکن درویش کو چاہیئے جو کلمہ نفع کا ہوے خلق سے اسکو دریغ نہ کرے (۲) مرد میں تین چیز سے کمالیت پیدا ہوتی ہے
قلت الطعام وقلت المنام وقلت الصحبت مع الانام (۳) طاعت دو طرح پر ہے طاعت لازمی اور طاعت متعدی لازمی وہ ہے
کہ نفع اوسکا بذات خاص طاعت کنندہ کو ہو اور وہ نماز روزہ اور جو متعلق اسکے ہے لیکن طاعت متعدی وہ ہے کہ اوس سے راحت دوسروں
کو پہنچے اور وہ ذکاۃ وصدقہ و مانند آن اور اسمین فیض عمیم و ثواب عظیم ہے لیکن طاعت لازمی میں اخلاص چاہیئے طاعت متعدی جسطرح کرے
داخل ثواب ہے (۴) خطرہ وعزیمت کے بارہ میں فرمایا اول خطرہ ہے یعنی جو کچھ دل میں آوے بعد اسکے عزیمت ہے یعنی عمل میں لانا اوس
خطرہ کا۔ لیکن خواص کو خطرہ سے مواخذہ ہے اور عوام کو جبتک گناہ فعل میں نہ آوے مواخذہ نہیں ہے۔ درویش کو چاہیئے کہ ان
تینوں حال میں پناہ خدا سے لیوے اور کلمہ لاحول پڑہے ابو سعید ابو الخیر ہمیشہ فرماتے تھے کہ کوئی خطرہ دل میں میرے ایسا نہیں آیا ہے
کہ اسکے فعل کے ساتھ متہم ہوا ہوں اگرچہ اوسکو عمل میں نہ لایا تھا چنانچہ اسی معنی میں حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں ایک وقت خانقاہ
شیخ ابو سعید ابو الخیر پر ایک درویش کامل پہنچے شیخ نے جو کمال ان کا دیکھا دختر اپنی کو فرمایا کہ وقت افطار کوزہ پر از آب اُن کے روبرو
لیجائے اگرچہ دختر خورد سال تھی لیکن بڑے ادب سے کوزہ پیش کیا ابو سعید کو یہ ادا پسند آئی اور دل میں گذرا کہ کون بندہ نیکبخت
ہوگا کہ جس کے نکاح میں یہ دختر آوے گی مثنا اس خطرہ کے آپ نے حسن موذن کو بازار میں بہیجا اور فرمایا خبر بازار کی لاؤ کہ شہر میں
کیا شہرت ہے او ہسنے واپس آکر کہا کہ دو مرد آپس میں کہہ رہے تھے کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر اپنی دختر کا نکاح کسیکو گھر داماد رکھ کر کرنا
چاہتا ہے شیخ نے سنکر فرمایا کہ وہی خطرہ میرا پکڑا گیا اور متہم مواخذہ کیا فرمایا جو کچھ خدا کی راہ میں صرف کرے وہ اسراف نہیں
ہے الا اپنے نفس کے لئے ایک درہم بھی داخل اسراف ہے چنانچہ ایک بخیل نے روبروے شیخ ابو سعید ابو الخیر آنکر یہ حدیث پڑھی
لاخیر فی الاسراف ابو سعید نے جواب دیا لا اسراف فی الخیر فرمایا مقولہ حضرت جنید بغدادی ہے لا اعتبار فی الخرقۃ انما الاعتبار بالحرقۃ
یعنی کچھ اعتبار خرقہ میں نہیں ہے اعتبار اسکا ہے جو حق خرقہ بجا لاوے اور گناہوں سے پاک رکھے اور آتش عشق الٰہی میں خود کو
جلا دیوے از سوانح عمری کلاں حضرت سلطان المشائخ بحوالہ سبع سنابل و سیر الاولیا۔ کسی نے آپ سے سوال کیا جو مرید زاہد عابد
ہو لیکن پیر کی محبت اسکے دل میں تھوڑی ہو اور دوسرا مرید جو سوائے روزہ نماز معمولی کے اور کچھ عبادت اُس سے نہو تی ہو

نام خاندان	نام حضرات خاندان	تاریخ و سال ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	مدت عمر	مختصر حالات

لیکن اعتقاد اور اخلاص میں اپنے مرشد کے ثابت قدم ہو ان دونوں سے کون بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ محب اور معتقد اپنے شیخ کا ہے کہ ایک وقت اخلاص کا اوسکا بسبب اعتقاد کے کل اوقات پر شرف رکھتا ہے ادب مرید کو وہی چاہئے جو پیر فرمائے مے بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا۔ اور جو شخص خدمت میں کسی بزرگ کے پیوند کرتا ہے اور ارادت لاتا ہے اوسکو تحکیم کہتے ہیں یعنی اوسکو اپنے اوپر حاکم کرتا ہے اگر مرید قول و فعل سے انکار کرے مرید نہوگا نعوذ باللہ منہا اور یہ پیر کے نوافل و تسبیح و اوراد میں مشغول نہ ہو کہ کوئی شغل بالاتر مشاہدہ پیر سے نہیں ہے مرید کو چاہئے کہ پیر کی طرف پشت نہ کرے اور روبرو سے پچھلے پانو چلے تاکہ پشت اوسکی پیر کے منھ کی طرف نہو نظر سے غائب ہو کر سیدھا چلے اگر پیر یا استاد یا بزرگ راستہ میں ملیں نعلین یا کفش نکال کر ملاقات کرے اگر پانی جھوٹا پیر کا یا بزرگ کا پاوے تو کھڑا ہو کر پیوے اسیطرح کھڑے ہو کر آب زمزم و بقیہ آب وضو پینا چاہئے جتنی دفعہ خرقہ یا کلاہ و یا پیرھن پیر سے پاوے پہنے اور دوگانہ تحیت ادا کرے اور بعد ازان کچھ شکرانہ آگے پیر کے لیجا کر عرض قبولیت کرے اور بعد قبولیت پابوس اور تسلیمات بجا لاوے۔

جسوقت روضہ پیر یا استاد یا کسی اور بزرگ کے جاوے تو پھول اور شیرینی اور کچھ نقد ہمراہ اپنے لیجاوے اور اگر قدرت نہو تو سبزہ ہی کافی ہے خالی ہاتھ نجاوے بائیں طرف سے قبر کے آوے اور پائیں قبر کے تقبیل کرے اور بعد اوس کے تین طواف کرے اور مقابل منھ یعنی داہنی طرف مزار کے کھڑا ہو اور کہے علیکم السلام یا اہل القبور لا الہ الا اللہ پس گل یا سبزہ اپنے ہاتھ سے داہنی طرف مرقد کے نزدیک موکھ میت کے آہستہ سے رکھے اور پھول اور شیرینی اور نقد کو آگے اپنے رکھے اور چند آیات قرآن سے بھی پڑھے اور ثواب اوسکا نذر کرے بعد اوس کے دونو ہاتھ اٹھاوے درود و فاتحہ و آیۃ الکرسی و اذا زلزلت الارض و الہٰکم التکاثر ایک ایک بار و اخلاص گیارہ بار و لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و ہو حی لا یموت ابداً ابدا ذو الجلال و الاکرام بیدہ الخیر و ہو علی کل شئی قدیر پڑھے اور کہوے قراۃ القرآن و جعلت ثوابہا بروح فلان بن فلان بعد ازان او نگلی کلمہ کو مزار پر رکھے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور جو حاجت رکھتا ہو عرض کرے اور شیرینی اور نقد کو اون بزرگوں کے وارثوں کو یا خادموں کو دیوے اور خود رخصت ہو۔ جب زیارت سے مقبروں کی واپس ہو واسطے دیکھنے مریض کے نہ جاوے کہ امید صحت کی اوس کی نہو اور اگر جانا ضرور ہو اول مسجد میں یا گھر میں ٹھہر کر دوگانہ نماز ادا کرے پھر وہاں سے بہ نیت عیادت مریض کے قصد کرے **فائدہ** اگر کوئی شخص لفظ یا سلام کو اکیسو گیارہ بار پڑھے اور اوپر مریض کے پھونکے انشا اللہ صحت پاوے اور اگر کوئی شخص واسطہ شفا مریض غائب کے لفظ یا سلام کو پڑھ کر اور طرف اوس کے پھونکے امید ہے شفا پاوے مجرب ہے فرمایا ولایت ایمانی و عرفانی کو زوال جائز ہے ولایت احسانی کو زوال نہیں فرمایا مجکو واقعہ میں ایک کتاب دی اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ جب تک بجہہ ہوسکے دل کو راحت پہنچا اسلئے کہ دل مومن کا ظہور ربوبیت کامل ہے فرمایا بازار قیامت میں کسی سامان کو ایسا رواج نہوگا جیسا کہ دریافت دلوں کا ہوگا نخستہ از تذکرۃ العابدین ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ میں اور حضرت محبوب سبحانی میں کیا فرق ہے فرمایا وہ بیاسے تھے اور میں آنکھ لگا ہون **بیان** معمولات آنحضرت جس کسیکو کوئی مشکل پیش آوے چاہئے کہ واسطے بر آنے دعا کے ان تین شرطوں کو یاد رکھے اول جو دعا پڑھے واسطے اللہ کے پڑھے دوئم واسطے دعا کرنے کے ایک مکان لازم کرلے جہاں گذر عورتوں کا نہووے تاکہ دل اوسکا خطرہ شیطانی سے محفوظ رہے سوئم پہلے دعا سے مقدور کے موافق صدقہ دیوے تاکہ دعا درجہ قبولیت کو پہنچے اور بعد بر آنے مراد کے صدقہ بہت درویشوں کو دیوے تاکہ بار دیگر دعا اوس کی بارگاہ اللہ تعالیٰ میں قبول ہو۔ حضرت امام شافعی سے روایت ہے کہ جو کوئی دربار بادشاہوں میں جاتا ہے واسطے

نام بزرگان	نام پیران بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	عمر	مزار	مختصر حالات

اپنی حاجت کے البتہ دربانوں کو انعام سے خوشنود کرتا ہے درویش بھی دربانان الٰہی ہیں تو جو کوئی واسطے بر آنے حاجت کے نذر ایصال ثواب اون کو نہ دے ہرگز وہ حاجت اوس کی روا نہ ہو اور یہ بھی اون کا مقولہ ہے کہ بوقت دعا کے جو گناہ کہ کئے ہیں اون کو دل میں نہ لاوے کہ وہ بیقین دعا میں سستی لادیں گے نیز جو عبادت کی ہے یا د نہ کرے کہ عجب پیدا ہوگا اُسوقت نظر خاص محض اوپر رحمت الٰہی کے چاہیے کہ وہ اجابت دعا کے واسطے ہے اور وقت دعا کے دونوں ہاتھ اپنے متصل اور اچھے بلند رکھے اور منتظر رہے کہ اسیوقت آسمان سے کوئی چیز میرے ہاتھ میں پہنچی ہے عمل قضائے حاجات جو کوئی اس آیت کریمہ کو ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب ہمیشہ پڑھے جو کام اور مطلب اور جو مشکل کہ رکھتا ہو جلدی حاصل ہو اور کشایش رزق کی ہو وے جس کسی کو معاش تنگ ہو جاوے ہر شب سورہ جمعہ پڑھے جلدی کشایش ہو اور فتح نصیب ہو اور اگر ہر شب نہ پڑھ سکے تو شب جمعہ ہی کافی ہے ایک وقت ایک مرد کو آگے شیر کے ڈالا یہانتک کہ سات روز تک پڑا رہا مگر شیر نے اُس کے اوپر دانت تیز نہیں کئے اس وجہ سے کہ وہ دعا ذیل اپنے پاس پوشیدہ رکھتا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا دائم بلا فنا یا قائم بلا زوال یا امیر بلا وزیر و یا صانع بلا نصیر نیز اس دعا کو بعد ہر نماز کے جو کوئی ایک سو بار پڑھے شر دشمنوں سے بے غم ہو اور ہر دشمن اُسکا دوست ہو اور جس کسی کو غم یا الم پیش آئے چاہیے کہ اس آیت کریمہ کو پڑھے حق تعالیٰ اوسکو جلدی غم و الم سے رہائی بخشے آیت کریمہ یہ ہے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بر ائے دفع آزار دشمن و ظالم اس دعا کو پڑھے حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر بہت پڑھے تو جلد اوس سے رہائی پائے برائے شرف قبولیت اعمال ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم برائے روشنی دل ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب برائے تولد فرزند صالح رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء حضرت خواجہ گنجشکر اس دعا کو بہت پڑھتے تھے یا دائم الفرد والبقایا ذو الجلال والجود والعطایا اللہ یا رحمن یا رحیم بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین فرماتے جو کچھ مجھے دیا ہے اس دعا میں دیا ہے۔ فرمایا جو کوئی ان تین کلموں اللہ شافی اللہ کافی اللہ معافی لکھ کر بازوے مریض و یا گلے میں اُسکے باندھے جلد شفا پاوے۔ آپ کا ارشاد ہے تعویذ کو بازو یا گلے میں سخت باندھنا چاہیے آویزاں اور لٹکا ہوا رکھنا تعویذ کا ممنوع ہے اور بہتر یہ ہے کہ بازو میں باندھے ایک مرد سیاح کے اعتراض پر آپ نے فرمایا جو امر پیشتر اُسکے فرض تھا اگر فرضیت اُس کی اب اُٹھ گئی پس استحباب اُسکا باقی رہا چنانچہ روزہ ہائے ایام بیض اور عاشورہ کی فرضیت اور اباحت ماضیہ کے فرض تھی جسوقت عہد آنحضرت صلعم میں روزہ ماہ رمضان فرض ہوئے وہ فرضیت ایام بیض اور عاشورہ کی اُٹھ گئی اور استحباب اُسکا باقی رہا۔ امم پیشین میں رعیت خاص بادشاہ کو اور شاگرد خاص استاد کو اور امت خاص پیغمبر کو سجدہ کرتے تھے اگر اب استحباب اُسکا جاتا رہا تو اباحت باقی رہی اس امر میں کہ نفی کرتے ہو کہاں سے ہے اور انکار محض بیجا ہے شواہد نظامی بحوالہ تذکرۃ الاتقیاء چشتیہ بہشتیہ حضرت سلطان المشایخ کو پردہ پوربی بہت ہی پسند خاطر تھا جب اسکا سوال کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے روز میثاق کی آواز الست بربکم کی اسی پردہ پوربی میں سنی تھی اور ہنوز وہ مزہ اُسکا دلمیں اور کان میں میرے باقی ہے۔ اکثر فرماتے تھے میں پیر ہوا لیکن پوربی پیر نہیں ہوئے نقل ہے ایک روز حضرت شیخ الشیوخ گنجشکر نے دستار مبارک اپنے سر سے اوتاری اور چنی اور اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پر باندھی وہ دستار سات پیچ کی تھی باندھنے کے وقت فرمایا اے نظام آج کے روز انتظام سات اقلیم کا ان سات پیچ دستار ہماری سے باندھا کہتے ہیں آپ کا ایک پیچ دستار مذکور کا سماع کی حالت میں کھل گیا آپ نے جلدی سے خبردار ہو کر پیچ کو درست کر لیا بعد سماع ایک

طریقہ تعویذ

مختصر حالات

شخص نے باعث اس طرح سے جلد پیچ کے احتیاط سے درست کر لینے کا دریافت کیا فرمایا بہت مدت سے باریتعالیٰ نے انتظام ہفت اقلیم کا ان سات پیچ دستار کے ساتھ منضبط کر رکھا ہے اس لئے ڈرتا ہوں کہ مبادا کوئی پیچ درہم برہم ہو تو ایک اقلیم ابتر ہو جائے گی اوراد السالکین میں درج ہے کہ ایک وقت آنحضرت صلعم اپنے یاروں کے ساتھ دولتخانہ میں تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے رحمت تا سے آپ کو تفریح حاصل ہوئی یاروں نے ایک شعر کو باآواز موزوں ذو لیر با شروع کیا آپ کو مقام تواجد واقع ہوا اور جتنے اسوقت مجلس میں سو یاران آنحضرت تھے آپ نے اپنی رداۓ مبارک کو سو ٹکڑے کئے اور ہر ایک کے حصے میں ایک ایک ٹکڑہ تقسیم ہوا - یہاں سے ثابت ہے کہ جو کچھ حالت سماع میں صوفی کے پاس سے گر جاوے وہ حق قوالوں کا ہے - ایک وقت آنحضرت صلعم کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ حق تعالیٰ کا حکم ہے کہ فقراۓ امت تمہاری کے پانچسو سال پہلے اغنیاۓ اسوں دوسری سے بہشت میں جا دیں گے پس آنحضرت صلعم اس بشارت سے خوشدل ہوئے فرمایا کوئی ہے اسوقت ایک شخص بدو حاضر تھا اسکو کچھ کہنے کو ارشاد ہوا اُسنے ایک شعر آواز موزوں کے ساتھ پڑھا خوش ہوا اور تواجد فرمایا - پس یہ واقعہ حجت ہے سماع سننے کے لئے مشایخوں کے اصل اس کام میں درد ہے اور جس کسیکو درد نہیں وہ لذت سماع سے محروم ہے - عشق ایک مرغ ہے کہ سواۓ دل دردناک کے دانہ نہیں چنتا اور بغیر جان مشتاقاں کے آشیانہ نہیں قبول کرتا - چنانچہ سیر الاولیا میں لکھا ہے کہ ایک صوفی کو خواب میں دیکھا بہشت میں لیکن غمگین پوچھا یہ غم کس سبب سے ہے کہا کہ جو شوق ذوق اُس عالم سماع میں رکھتا تھا بہشت میں نہیں ہے پس جو راحت اور جو حظ کہ صوفیوں کو سماع میں ہوتا ہے لذتیں بہشت کی اُنکی آنکھوں میں نہیں آتیں فہم من فہم آپ نے فرمایا سماع قوی کسوٹی اُن مردوں کے واسطے ہے جو اہل اس کار کے ہیں اور جو لوگ صاحب ذوق ہیں اگر ایک بیت بھی سنیں ذوق شوق پیدا ہو جاتا ہے چاہے مزامیر ہوں یا نہوں اور جو عالم عشق سے بیخبر ہیں اُن کو مزامیر سے بھی کچھ فائدہ واثر نہیں کیونکہ کام درد دل پر موقوف ہے فرمایا ایک وقت گا بنواسے یہ بیت کہتے تھے ؎ محرام بدین صفت مبادا + کز چشم بدت رسد گزندے -

اسوقت مجکو اوصاف حضرت گنجشکر یاد آئے اور حمل معنی شعر کو اوپر اُن کے کیا اور اوپر مجکو ذوق وشوق ہوا اوس موقع پر امیر حسن علائی سنجری نے عرض کیا اگر علما رباب سماع میں بحث کریں اور حرمت میں اُس کی کوشش فرماویں تو درست ہے - لیکن فقیروں کو نفی سماع نہیں چاہیے اور جو شکوک چاہیں نہ سُنیں لیکن دوسروں کے ساتھ خصومت جائز نہ رکھیں کہ خصومت صفت درویشوں کی نہیں ہے اور بندہ اوس گروہ کو جو منکر سماع ہیں خوب جانتا ہے اور اُن کے مزاج پر وقوف کلی رکھتا ہے - اگر بالفرض یہ سبب سماع کو حلال جانتے تب بھی نہیں سنتے آپ نے یہ سنکر تبسم کیا اور فرمایا کہ ہاں جب اُن کے دل میں درد نہیں کیونکہ سنتے کہ یہ کام تعلق دل سے ہے اور اسی معنی میں یہ رباعی زبان مبارک پر لائے رباعی دنیا طلبا جہاں بکامت بادا + این جیفہ مردار بنامت بادا + گفتی کہ بہ نزد من حرام ست سماع + گر بر تو حرام ست حرامت بادا - آپ نے حالت مرض موت میں حضرت شیخ شہاب الدین امام وخلیفہ خاص کو وصیت فرمائی کہ تین روز میرے جنازہ پر سماع کر کے چوتھے روز دفن کرنا اُنھوں نے بموجب وصیت قوالوں کو حاضر کیا لیکن حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح نے سماع کو منع کیا - کتاب سبع سنابل میں ہے کہ جب جنازہ اُٹھاکر لے چلے اور تمام قوالوں نے جمع ہو کر یہ غزل شیخ سعدی رح کی خوش آوازی سے شروع کی غزل سرو سیمینا بصحرا میروی + نیک بد عہدی کہ بے ما میروی کس بایں شوخی ورعنائی نرفت + خود چنینی بالعجب میروی - جب اس شعر پر پہنچے - اے تماشاگاہ عالم روۓ تو + تو کجا بہر تماشا میروی - شوق سماع نے حضرت سلطان المشایخ پر غلبہ کیا اور ہاتھ جنازے سے اُٹھاۓ اور چاہا کہ حرکت میں آدیں

مختصر حالات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح نے امتناع سماع فرمایا اور آپ کے ہاتھ کھینچ کر رہ گئے اور بعض کتب میں درج ہے کہ جب آپ نے ہاتھ جنازہ سے اٹھایا اور متحرک ہونے لگے تو حضرت شیخ نصیر الدین محمود نے استدعا التماس کی کہ دستخیا تیخا باش دوست درکش کہ قدم بعد دریان امامت نماز جنازہ شیخ رکن الدین ابو الفتح نے ادا کی۔ جب عمر آپ کی ۹۱ برس کی پہنچی آٹھ روز تک بول و براز منقطع رہا اور آٹھویں روز خواجہ اقبال میر خانساماں کو فرمایا کہ جو کچھ اسباب و نقود وغیرہ کا موجود ہے حاضر کرو تاکہ اسکو تقسیم کردوں عرض کی کہ جو فتوح یا اسباب آتا ہے دوسرے روز تک نہیں رہتا مگر کئی ہزار من غلہ موجود ہے جو خرچ لنگر میں ہر روز صرف کیا جاتا ہے فرمایا کل غلہ نکال کر مستحقان کو تقسیم کردو اور بقیہ جامہائے خاص طلب کیا اور اس بقیہ سے ایک دستار خاص و پیراہن و مصلا و شال خلافت مولانا برہان الدین غریب کو عطا کیا و بجانب دکھن رخصت کیا اور ایک دستار و پیراہن شمس الدین یحییٰ کو عطا فرمایا اور اسی طرح تمام پوشاک اپنی ہر ایک خلیفہ کو تقسیم فرمائی بعد اس کے حضرت نصیر الدین محمود کو اپنے پاس بلوا کر خرقہ و مصلی و تسبیح و کاسہ چوبیں جو حضرت گنجشکر سے آپ کو عطا ہوا تھا مرحمت فرمایا۔ لیکن مطلوب الطالبین خواجہ محمد بلاق میں لکھا ہے اصلی خرقہ چشتیہ کو موجب وصیت قبر میں جسم مبارک پر رکھا اور مصلی شیخ الشیوخ نیچے سر اور عصا برابر آپ کے۔ لیکن کتب متعددہ سے ثابت ہے کہ وہ خرقہ جسوقت یاران نے آپ پر ڈالا اسکے بعد خود بخود بلا تحریک شخصے مخدوم العالمین خواجہ نصیر الدین محمود کے زیب تن ہو گیا آپ نے نماز عصر ادا کی اور غروب آفتاب سے پہلے بہ دہ کل نفس ذائقۃ الموت میں مستور ہوئے یوں تو آپ کے خلفا بہت ہیں لیکن ان میں سے برگزیدہ و منتخبہ عشرہ مبشرہ کے نام سے مشہور ہیں جنکا ذکر خیر آگے آوے گا ذکر عمارت خانقاہ درگاہ شریف سلطان غیاث الدین بلبن یا ان کے فرزند سلطان محمد عادل بادشاہ نے آپ کی قبر مطہر پر ایک گنبد عالی بنوایا سنہ ۹۷۰ھ ہجری میں بعہد سلطنت اکبر شاہ اول سید فریدوں خاں نے مزار شریف کے گرد سنگ مرمر کے ستون لگا کر اور بارہ در بنوا کر اوپر پتھر و چونہ کا گنبد بنوایا اور اسمیں سنگ مرمر کی جالیاں لگوائیں اور گنبد کے اندر مزار شریف کے سرہانے ایک پتھر کی لوح اشعار ذیل کندہ کرکے لگا دی ہے شکر کہ در روضۂ حضرت غوث الانام + از پے تعمیر شد خان فلک احتشام + مہر نسب را شرف اوج شرف راشہاب + سید عالی نسب میر فلک احترام + بانیٔ او ہاشمی ساعی او ہاشمی + آنکہ بدوران شاہ ہست سخن را نظام از پے تاریخ آن متفکر شدم + کلک خرد زد رقم قبلہ گہ خاص و عام + روئے بدرگاہ او آر فریدوں بصدق + شاید از الطاف پیر کار تو گردد نظام (کاتب حسین بدخشی) سنہ ۱۰۱۹ھ ہجری بعہد حضرت نور الدین جہانگیر بادشاہ کے نواب فرید خان معروف مرتضیٰ خان آباد کنندہ قصبہ فریدآباد نے ایک چھپر کھٹ آبنوسی سیپ سے عمدہ دستکاری کا آپ کے مزار پر چڑھایا جسمیں سیپ کی پچیکاری سے اشعار ذیل تحریر ہیں **اشعار** شیخ دہلی نظام راد و فرید + کار دنیا و دین مہیا کرد + یک فریدش مقام فانی داد + یک فریدش مقام احیا کرد + مرتضیٰ خان مزار مرقد او + قبہ چون سپہر برپا کرد۔ ابر فیروزی از جہان برخاست + در یک دانہ در صدف جا کرد + بر جہان کعبۂ مربع او + چار در از چہار جدوا کرد عرشۂ مرقد مبارک او + بر زمین کار عرش اعلیٰ کرد + عرش دریائے چار قائمہ اش + چار تکبیر بے محابا زد + ہر کہ رخ از مقام او تابید پشت بر کعبہ معلی کرد + آنکہ رو در سجود او آورد + رخ چو آئینہ مصفا کرد + خاکروب مقاش ار باشی + میتوان کار صد مسیحا کرد + سال تاریخ این بنا جستم + قبہ شیخ عقل القا کرد + قدر بانی او رفیع کناد + آنکہ این ہفت سقف خضرا کرد سنہ ۱۰۲۳ھ ہجری بعہد شاہ جہان بادشاہ نواب جلیل اللہ خان حاکم شاہجہان آباد یعنی دہلی حال نے آپ کے مزار کے گرد سنگ سرخ کی غلام گردش بنائی اوسکے چند عرصہ کے بعد حضرت مولانا فخر الدین نے یہ قصد کرکے کہ غلام گردش سنگ سرخ کے بجائے سنگ مرمر کی بنائی جائے سنگ مرمر کے ستون خرید کیے مگر یہ قصد آپ کا پورا نہیں ہوا تھا کہ سنہ ۱۱۹۹ھ ہجری میں انتقال فرمایا سنہ ۱۲۲۳ھ کے قریب نواب احمد بخش خان والئی فیروزپور جھرکہ

خاندان	نام سلطان یا بادشاہ	تاریخ جلوس	ولادت	تاریخ وفات	نام مزار	[illegible]	مختصر حالات

نے وہ ستون سنگ مرمر کے نصب کرائے اور چار دیواری خانقاہ کی ازسرنو مرمت کرائی اور باؤلی کے رخ کے دروازہ پر یہ مصرعہ تحریر کرادیا مصرعہ شاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا ۱۲۳۶ھ ہجری میں نواب فیض اللہ خان بنگش نے غلام گردش کی چھت کو جو سنگ سرخ کی تھی تانبے کیلیا دروں سے جڑوا کر سنہری و لاجوردی کام سے رونق دو بالا کر دی ۱۲۳۸ھ ہجری کے قریب حضرت اکبر شاہ ثانی دہلی نے آپ کے مزار شریف کے گنبد کو جو چونہ کا تھا سنگ مرمر کا بنوادیا اور ایک سنہری کلس اسپر مزین کرادیا جس سے درگاہ شریف کی عظمت اور خوشنمائی پہلے کی بہ نسبت بدرجہ ہا زیادہ ہوگئی اور مصداق اس شعر کے بن گئے۔ شعر بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ہست + سجدہ گاہ ملک در روضۂ شاہنشاہ ہست ذکر مسجد عالی درگاہ شریف اس مسجد کا بڑا درجہ بیچ کا جس کے عالیشان گنبد میں ایک کٹورہ معلوم نہیں کس دھات کا ہے لگا ہوا ہے جسپر کسی وقت جاٹوں نے اس خیال سے کہ سونیکا ہے گولیاں ماری تھیں خضر خان ابن سلطان علاء الدین خلجی کا بنایا ہوا ہے جو حضرت محبوب الٰہی سے نہایت عقیدت رکھتا تھا یہ درجہ حضرت کی حیات میں ۷۱۰ھ ہجری کے قریب تعمیر ہوا تھا اس گنبد کے دونوں پہلوؤں کے درجہ سلطان محمد تغلق شاہ ابن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ نے حضرت کے وصال کے بعد ۷۲۵ھ میں بنوائی تھی اس مسجد کے دروں کی پیشانی پر خط نسخ اور خط کوفی سے آیات قرآنی کندہ ہیں اور ایک دیوار پر حضرت محبوب الٰہی کی تاریخ وصال حسب ذیل کندہ ہے تاریخ وصال۔ نظام دو گیتی شہ ما و طین + سراج دو عالم شدہ بالیقین چو تاریخ فوتش بجستم ز غیب + ندا داد ہاتف شہنشاہ دین درگاہ حضرت امیر خسرو آپ کا مزار پائیں طرف حضرت محبوب الٰہی کے رانی چبوترہ پر ہے ایک عرصہ تک بلا گنبد و مجرہ تھا ۱۰۱۴ھ ہجری بعہد سلطنت حضرت نور الدین جہانگیر بادشاہ کے طاہر محمد عماد الدین حسن نے آپ کے مزار مبارک پر مجرہ اور سنگ مرمر کا برج بشکل مستطیل محدب نہایت نفیس و خوبصورت تعمیر کرایا اور برج کے اندر دیوار کے پیشانی پر یہ تاریخ کندہ کرائی تاریخ نظم

اے خسرو بے نظیر عالم + با روضۂ تو مرا تیاز ہست + تعمیر نمود طاہر آنرا + فیض ازلی ہمیشہ باز ہست + تاریخ بنایش عقل گفتہ + با روضہ بگو کہ جائے راز ہست۔ قایل اینکلام و بانیٔ این مقام طاہر محمد عماد الدین حسن بن سلطان علی سبزواری ۱۰۱۴ھ ہجری غفر ذنوبہ و ستر عیوبہ و برج کے اندر نبیرہ حضرت شیخ فرید گنجشکر نے دو قطعہ جو حضرت امیر خسرو کے فیض نظام سے ہیں اپنی قلم سے تحریر کر دیے ہیں اور وہ یہ ہیں قطعہ اے شربت عاشقی بجامت + وز دوست زبان زبان پیامت + شد سلک فرید از تو منظوم + زان ست کہ شد لقب نظامت + جاوید بقاست بندہ خسرو + چون شد بہزار جان غلامت دیگر مرا نامیکست خواجہ عظیم + دو شین و دو قاف و دو لام و دو جیم + اگر نام یابی درین حرفہا + بدانم کہ ہستی تو مرد فہیم (کاتب مذکور نبیرہ شیخ فرید شکر گنج) مزار کی جانب شمال جالیوں میں ایک سنگ مرمر کی لوح لگی ہوئی ہے جسپر آپ کے انتقال کی تاریخ وغیرہ کندہ ہے اس لوح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمارت موجودہ سے پہلے مہدی خواجہ نے بعہد بابر بادشاہ کچھہ عمارت مختصر مع اس لوح کے آپ کے مزار پر تعمیر کرائی تھی مگر وہ عمارت تو نہ رہی لیکن لوح مذکور باقی رہ گئی عبارت لوح مذکور لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ۹ زمیں را ازین لوح شد سرفرازی + بدوران بابر شہنشاہ غازی۔ میر خسرو خسرو ملک سخن + آن محیط فضل و دریائے کمال + نثر او دلکش تر از ماء معین + نظم او صافی تر از آب زلال بلبل دستان سرائے بے قرین + طوطی شکر مقال بے مثال + از پئے تاریخ سال فوت او + چون نہادم سر بزانوئے خیال۔ شد عدیم المثل یک تاریخ او + دیگرے شد طوطی شکر مقال + مہدی خواجہ سید با جاہ و جلال + شد بانی این اساس بے شبہہ و مثال گفتم سعی جمیل مہدی خواجہ + تاریخ بنائے این چو کرد یدسوال (حررہ شہاب الدین المعمائی الہروی) مجرہ جہان آرا بیگم بنت شاہجہاں بادشاہ۔ یہ مجرہ سر سے لیکر پاؤں تک تمام سنگ مرمر کا ہے اور اسکیں نہایت خوبصورت سنگ مرمر کے جالیاں لگی ہوئی ہیں یہ مجرہ

خاندان	نام بزرگ خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	جائے مزار	نام کتاب	مختصر حالات
بیگم موصوف نے اپنی زندگی میں خدام درگاہ شریف سے زمین خرید کر طیار کرا یا تھا اس حجرہ میں پانچ قبریں ہیں ایک جہان آرا بیگم کی اور تین اور بیگمات کی - جہان آرا بیگم کے مزار کی لوح پر یہ عبارت کندہ ہے ہو الحی القیوم سے بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا کہ قبر پوش غریبان ہمیں گیاہ بس ست الفقیر الفانیہ جہان آرا بیگم مریدہ خواجگان چشت بنت شاہ جہان بادشاہ غازی انار اللہ برہانہ سنہ ۱۱۶۱ ہجری حجرہ محمد شاہ بادشاہ جہان آرا بیگم کے حجرے کے پاس حجرہ محمد شاہ بادشاہ کا ہے یہ حجرہ زیادہ خوشنما و نفیس ساخت کا ہے اس حجرہ میں سوائے قبر محمد شاہ کے چھہ اور بھی قبریں ہیں یہ حجرہ سنہ ۱۲۳۶ ہجری کے بنا ہے حجرہ مرزا جہانگیر بالمقابل حجرہ محمد شاہ کے ہے جو فی الجملہ مطابق حجرہ محمد شاہ ہے مرزا جہانگیر اکبر شاہ بادشاہ ثانی کی بیٹے تھے جنہوں نے سٹین صاحب رزیڈنٹ دہلی پر طپنچہ مارا تھا اور اسوجہ سے نظر بند ہو کر الہ آباد بہیجدئے گئے تھے وہاں انتقال ہوا مگر اُن کی والدہ ممتاز محل نے اُن کی نعش الہ آباد سے منگوا کر یہاں دفن کرائی سنہ ۱۲۴۹ ہجری میں یہ حجرہ طیار ہوا تھا و کرباولی درگاہ شریف یہ باولی نہایت دلکشا و خوشنما بنی ہوئی ہے یہ حضرت محبوب الٰہی کے حین حیات طیار ہوئی تھی اسمیں چاروں طرف سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں جو زیر آب پوشیدہ رہتی ہیں اوس کا پانی تبرکاً ہر ایک امر میں مستعمل ہوتا ہے - باولی میں ہر مریض کا غسل کرنا شفا کا حکم رکھتا ہے باولی کے اندر یعنی شمال کی جانب میں ایک کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ معروف نے سنہ ۷۱۸ ہجری میں یہ باولی تعمیر کرائی تھی - ایام عرس میں تیراک لوگ بلند تر عمارت سے اسمیں کودتے ہیں جو باعث دلچسپی اور فرحت تماشائیان کا ہوتا ہے -						
چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ سراج الدین عثمان بداونی المشہور باخی سراج		سنہ ۷۵۸ ہجری	لکھنوتی ملک بنگالہ	خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار شواہد نظامی	آپ مشاہیر خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ ہیں اور جو سلاسل مریدان خانوادہ چشت اہل بہشت اس ملک میں مشہور ہیں وہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی اور آپ ہی کے سلسلہ کے ہیں آپ بمقام لکھنوتی ملک بنگالہ مامور ہو کر بھیجے گئے تھے آپ کو بارہا آپ کی مرشد نے آئینہ ہندوستان فرمایا ہے - شواہد نظامی سے نقل ہے جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو جو ملبوسات حضرت سلطان المشائخ سے آپکو عطا ہوئی تہی اون سبکو ایک جگہ دفن کیا اور اس کے پایان میں دنیا کو چھوڑ کر آرام فرمایا -
ایضاً	حضرت شیخ قطب الدین منور بن شیخ برہان الدین بن جمال الدین قطب ہانسوی		سنہ ۷۶۰ ہجری	ہانسی اندر گنبد جد امجد شیخ جمال الدین	مراۃ الاسرار بحوالہ سیر الاولیا شواہد نظامی روضۃ الاولیا	آپ بھی خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ سے ہیں درمیان یاروں کے ممتاز تھے آپ کو اور حضرت خواجہ نصیر الدین محمود کو ایک ہی روز خلافت عطا ہوئی تہی اور فرمایا تھا کہ تم دونوں پیر بھائی ہو بغلگیر ہو نقل ہے کہ ایک وقت سلطان محمد

نام خاندان	نام صاحب حال مع لقب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
						تغلق نے موضع مبتی متصل ہانسی نزول کیا نظام الدین عرف مخلص الملک کو واسطے دیکھنے نواح ہانسی کے بھیجا وہ جب زیر خانہ آپ کے پہنچے پوچھا یہ مکان کسکا ہے لوگون نے کہا شیخ قطب الدین کا کہا تعجب ہے کہ بادشاہ تخت لشکر سمیت یہان آئے اور خلیفہ نظام الدین اولیا اُس کے دیکھنے کو نجاوے اور یہ حال جاکر بادشاہ سے کہا بادشاہ نے حسن سر برہنہ کو بہ طلب شیخ بھیجا آپ نے فرمایا کہ اس طلب میں مجھے بھی کچھہ اختیار ہے یا نہیں حسن نے کہا نہیں بلکہ حکم ہے کہ جس طرح ہو آپکو طوعًا وکرہًا حاضر کرون فرمایا الحمد للہ کہ مین اپنے اختیار سے نہیں جاتا یہ کہکر مردان خانہ کو سپرد خدا کیا اور مصلا کندہے پر ڈال کر پیدل روانہ ہوگئے اور جسوقت نزدیک مقبرہ شیخ جمال الدین دبرہان الدین باپ دادا کے پہنچے بلند آواز سے کہا کہ مین خلوت سے باختیار خود نہیں جاتا اور چند نفر بندگان خدا کو گوشہ تنہائی میں بلا خرچ چھوڑ کر جاتا ہون اور سکے تھوڑے ہی دیر کے بعد ایک شخص غیب سے پیدا ہوا اور کچہہ روپیہ خرچ کے لئے پیش کیا فرمایا میرے گھر پہنچادو جب لشکر مین پہنچے بادشاہ نے اغماض کرکے نہیں بولایا اور دہلی روانہ ہوگئے دہلی پہنچکر آپ کو بولایا جب خبر شیخ کے پہنچنے کی لگی تیر اندازی میں مشغول ہوگیا مگر شیخ کو دیکھکر بتعظیم تمام پیش آیا اور مصافحہ کیا شیخ نے ہاتھ بادشاہ کا مضبوط پکڑا بادشاہ نے کہا کہ ہم آپ کے دیار میں گئے آپ ہماری ملاقات کو نہیں آئے فرمایا درویش گوشہ فقر خانہ میں بدعا گوئی کافہ اسلام مشغول ہے معذور رکہنا چاہئے تھا بادشاہ نے سنکر کہا جو مرضی شیخ کی اگر کوئی خدمت لایق میرے ہے تو فرماؤ کہا یہی ہے کہ مجھے رخصت کردو بادشاہ نے رخصت کیا اور شیخ فیروز وضیاء برنی کے ہاتھ ایک لاکھ تنکہ شیخ کی نذر کو بھیجا آپ نے قبول نہیں کیا واپس کردیا آخرش کئی دفعہ کے رد و کد میں ایکہزار تنکہ قبول کیا اور اُسیجگہ مستحقان کو تقسیم کردیا۔
چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ برہان الدین غریب بن محمد بن ناصر لقب غریب		سنہ ۷۳۸ و بقول روضۃ الاولیاء ۱۵ ماہ صفر سنہ ۷۳۸ ہجری	دیو گیر یعنی دولت آباد وسط حصار	خزینۃ الاصفیا روضۃ الاولیاء	آپ خواہرزادہ شیخ جمال الدین ہانسوی کے ہیں اور مشاہیر خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ۔ صاحب ذوق وشوق وعشق ومحبت وسماع و وجد تھے آپ کو حضرت سلطان المشائخ بایزید بسطامی فرمایا کرتے تھے۔ شہر برہان پور آپ کے ہی نام سے آباد ان ہے آپ باجازت پیر ومرشد خود دولت آباد تشریف لے گئے تھے۔ شیخ زین الدین داؤد شیرازی آوازہ کرامت وبزرگی سنکر شیراز سے دولت آباد پہنچے یہان آن کر سنا کہ شیخ سماع میں غلو رکہتے ہیں اور اکثر مردمان آپ
نوٹ آپ ہانسی سے دہلی اگر غریبانہ بسر اوقات رکہتے تھے اس لئے غریب کے نام سے ملقب ہوئے تھے						

کو سجدہ کرتے ہیں یہ حال سنکر زین الدین متردد ہوئے آپ نے اُن کے خطرہ سے بروے کشف واقف ہوکر کہلا بھیجا توقف کرنا کار خردمندی نہیں ہے اگر خطرہ یا وسواس شیطانی مانع ہے تو ہمارے پاس آن کر دریافت کرین انشاء اللہ تعالیٰ برفع ہوجائیگا شیخ زین الدین حاضر ہوئے اسوقت شیخ سماع میں تھے بے اختیار زین الدین سر براہن لائے اور سماع میں آن کر وجد کیا خطرات جو دل میں تھے یکسر دفع ہوئے اسیوقت مرید ہوئے اور تھوڑے دنوں میں کامل ترین اولیاء سے ہوئے چنانچہ شیخ زین الدین شیرازی وشیخ فریدالدین وشیخ کمال الدین کاشانی وشیخ رکن الدین حمام کاشانی آپ کے خلفاء کاملین سے ہیں۔ شمائل الاتقیا نام ایک ضخیم کتاب رکن عماد دبیر مرید خاص الخاص کے ہے جو اقوال اتقیا پر مشتمل ہے۔ شیخ رکن الدین بن عماد کاشانی نے آپ کی ملفوظات جمع کرکے کتاب نفائس الانفاس تا وقت رحلت آپ کے اور شیخ حماد بہائی حقیقی شیخ بدرالدین نے کتاب ملفوظات مسمی باحسن الاقوال

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

دو منبر سے بہائی مجدالدین نے دورہ لدخدق تخت بت مزب الکرامات و دیگر بقیہ المذاہب مرتب کئے اذشاء اللہ خوب خوب بہت دنیا کو پشت دی دوشل سایہ کے اُسکے پیچھے آتی ہے دوسرے نے طرف دنیا کے منہ کیا وہ مثل سایہ کے پشت اسکی طرف کرتی ہے فرمایا شرق سے لیکر غرب تک عالم نظر درویش میں ایسا ہے جیسا کہ بیضہ ہتھیلی پر فرد یک لحظہ غافل شے تو اسے ہزار لواز - بہتر ہزار سال تسبیح و نماز - فرمایا اگر پیر کو معلوم ہووے کہ عاقبت کار مرید کیا ہے پیر کو تو تہ بچنا حرام ہے جب تک مرید آگے پیر کے بیٹھا رہے اسکو کوئی مشغولی یا لا بر مشاہدہ پیر سے نہیں ہے۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	حضرت مولانا فخر الدین زررادی یا رازی		سنہ [illegible] ہجری	سفر حج دریا میں انتقال ہوا	خزینۃ الاصفیا	آپ خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ تھے سکونت غیاث پور رکھتے تھے اکثر اوقات سفر میں رہا کرتے تھے پہاڑ و جنگل میں آپ کا باسا تھا حضرت نصیر الدین محمود فرماتے ہیں جو کچھ مجھکو ایک مہینے میں منکشف ہوتا تھا آپ کو ایک ساعت میں جسوقت سکنائے دہلی بحکم بادشاہ محمد تغلق دہلی سے جلاوطن ہوکر دیوگیری دولت آباد گئے ہیں آپ بھی اُن کے ساتھ چلے گئے تھے اور وہاں سے بیت اللہ گئے۔ بعد ادائے مناسک حج و مدینہ منورہ کے بغداد گئے اور علمائے عصر سے علم حدیث میں بحث کی وہاں سے کشتی میں سوار ہوکر ہندوستان کی طرف مراجعت فرمائی اتفاق سے کشتی مذکور غرق بحر ہوئی اُس میں آپ بھی غریق رحمت الٰہی ہوئے۔
ایضاً	مولانا وجیہ الدین یوسف ثانی کلا کھڑی و چندیریوال بھی کہتے ہیں		سنہ ۷۲۹ ہجری	دہلی کہنہ درگاہ حضرت نظام الدین بچبوترہ یاران	خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار سیر الاولیا	آپ اعظم خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ تھے جس وقت آپ شیخ کے حضور میں آتے تو آپکے دل میں خطرہ پیدا ہوتا کہ حضرت پیرومرشد میں قدموں سے کس طرح جاؤں اس لئے تعظیم کے واسطے سر کو پیر بنا کر سر کے بل حاضر حضور ہوتے تھے سر زمین پر اور دونوں ہاتھوں سے رفتار کرتے تھے آخر ادن کو پیرومرشد کی دعا سے قوت طیران یعنی پرواز حاصل ہوئی بوقت حاضری ہوا میں پرواز کرکے حاضر ہوتے بعد تکمیل واسطہ ہدایت خلق کے چندیری میں مامور کئے گئے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ شمس الدین یحییٰ اودھی		سنہ ۷۴۷ھ	بشرح صدر پہلوئے علاء الدین نیلی	خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار	آپ اعظم خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ تھے اکثر علمائے ہندوستان آپ کی شاگردی سے فخر کرتے تھے آپ واسطے تحصیل علم کے اودھ سے دہلی آئے تھے کسی عالم کو علم فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ میں مقابلہ کی تاب آپ سے نہیں تھی بوسیلہ شیخ صدر الدین کے حضرت سلطان المشائخ کے حضور میں حاضر ہوئے اور خلافت کے درجہ کو پہنچے اور تمام عمر اپنی پیرومرشد کی سنت پر تجرید و تفرید میں کاٹی

نام خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	حضرت مولانا علاء الدین نیلی		سنہ ۷۶۲ ہجری	بشرح صدر	خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار	آپ بھی خلفائے عظام عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ تھے اگرچہ پیر و مرشد نے مجاز و ماذون کئے تھے۔ لیکن آپ نے عمر بھر میں ایک بھی مرید نہیں کیا اور بارہا فرماتے تھے کہ اگر حضرت شیخ زندہ ہوتے تو میں خلافت نامہ واپس کر کے عرض کرتا کہ مجھ ہیچ کارہ سے یہ کار عظیم بر نہیں آسکتا۔

کتاب فوائد الفواد میر حسن ہر وقت اپنے پاس رکھتے تھے اور مطالعہ کرتے تھے باوجودیکہ دیگر کتب تصوف وغیرہ آپ کے پاس تھیں۔ لیکن فرماتے تھے کہ تمام جہان گو کتب سلوک سے مملو ہے الا ملفوظ روح افزا پیر و مرشد کچھ اور ہی چیز ہے۔

نام خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	حضرت شاہ منتخب الدین معروف بزری زربخش		۱۰ ربیع الاول سنہ ۶۹۷ ہجری بقول روضۃ الاولیاء سنہ ۷۰۹ ہجری	دولت آباد دکن بیرون حصار	تاریخ الاولیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۸ء خزینۃ الاصفیا	آپ برادر خورد حضرت شیخ برہان الدین غریب ہیں آپ اور آپ کے بھائی دونوں ایک ساتھ حضرت سلطان المشائخ کے حضور حاضر ہو کر مرید ہوئے تھے اول حضرت سلطان المشائخ نے خلافت و مصلی و عصا۔ اور خلعت آپ کو عطا فرما کر اہل دکن کی رہنمائی کے لئے مقرر فرمایا اور بروایت مشہور اپنے سات سو مریدوں کو جن میں بعض پالکی سوار تھے اون کے ہمراہ کیا اسوقت آپ نے اُن لوگوں کے خرچ کی طرف متفکر ہو کر

عرض کیا ان سب کے صرف کے لئے ایک ریاست چاہئے اور میں یہ حالت نہیں رکھتا حضرت شیخ نے تھوڑی دیر مراقبہ کر کے فرمایا ان لوگوں کا خرچ ہر شب وقت نماز تہجد تجکو پہنچا کرے گا۔ غرضکہ آپ زمین بوس ہو کر دکھن کی طرف روانہ ہوئے اور دولت آباد پہنچکر سکونت اختیار کی آخر عمر تک ہر شب نماز تہجد کے وقت ایک درج زر بن غیب سے آتا اور آپ علی الصباح اُسکو فروخت کر کے درویشوں پر صرف کیا کرتے تھے اس سبب سے آپ کا لقب بزری زربخش ہوا جس وقت آپ فوت ہوئے ہیں اُسی روز حضرت سلطان المشائخ نے از روے کشف معلوم کر کے اُن کے بھائی برہان الدین سے پوچھا کہ تمہارے بھائی کی کیا عمر تھی شیخ برہان الدین اسیوقت سمجھ گئے کہ میرے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اور اسی وقت مکان پر جا کر بھائی کے ماتم میں بیٹھے دوسرے دن حضرت سلطان المشائخ تشریف لائے اور اپنے انتقال سے تھوڑے دن پہلے شیخ برہان الدین کو خرقہ خلافت دیکر دکھن کی طرف رخصت کیا۔ صاحب خزینۃ الاصفیا ارقام فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت منتخب الدین کی ہدایت سے انکار کیا تھا اور برخلاف تھے شیخ برہان الدین نے اُن کے حق میں دعائے بد کی یہاں تک کہ بہت آدمی مسخ ہو گئے چنانچہ تا حال صورتیں مسخ شدہ پتھر ہوئی دیوگر میں پائیجاتی ہیں۔

نام خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ شہاب الدین امام			دہلی کہنہ بجوار خانہ خود موضع لاڈو سرا	شواہد نظامی	آپ خلیفہ ہفتم عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ ہیں اور امامت میں دل حضرت سلطان المشائخ کا خوش الحانی سے لے جایا کرتے تھے آپ پر نظر شفقت کی بہت رہتی تھی اور لباس خاص سے مشرف ہوا کرتے تھے۔ بعد وفات حضرت سلطان المشائخ ایک مدت تک زندہ رہکر

خلق دہلی کو سنت بیعت اور ارشاد کرتے رہے وفات کے بعد اون کو جائے مسکن میں دفن کیا تھا اولاد اون کی زیر دیوار قلعہ شیر شاہ

خاندان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
						دہلی جدید میں سکونت رکھتی ہے شیخ رکن الدین آپکے خلف ارشد تھے جو دونوں ہوئے کہ جن کے دام ارادت میں خواجہ مسعود بک شاہ زادہ آئے تھے اور درجۂ کمال پہنچے تھے
چشتیہ نظامیہ	حضرت قاضی محی الدین کاشانی		۲۵ ربیع الاول ۷۲۳ھ ہجری بقولے وفات ۷۱۹ھ ہجری	دہلی کہنہ	مراۃ الاسرار	آپ بھی مریدان اجل حضرت سلطان المشائخ مشاہیر علماء شہرت سے تھے درمیان یاران اعلیٰ کے معظم و مکرم و صاحب صدر تھے و تجدید بیعت مشرف ہوئے تھے باعث تجدید بیعت مطولات سے دریافت ہو سکتا ہے آپ نے حضرت پیر مرشد سے دریافت کیا کہ مرید کو مراقبہ حضرت عزت باریتعالیٰ اور حضرت رسول صلعم و شیخ خود ہر ایک کا علیحدہ چاہیے۔ یا اکٹھا بھی فرمایا کہ جمع بھی ممکن ہے اور جدا گانہ بھی مفید ہے جب مراقبہ جمع کرنا کو جی چاہے تو ایسا خیال صاحب مراقبہ کرے کہ گویا بین ید اللہ حاضر ہوں اور پیغمبر صلعم بر یمین و شیخ بر یسار ہیں
چشتیہ نظامیہ	حضرت خواجہ فخر الدین زروری		۷۳۶ھ ہجری بعہد تغلق شاہ	دہلی کہنہ درگاہ سلطان نظام الدین بہ پہلوئے شیخ شمس الدین یحییٰ	مراۃ الاسرار	آپ مرید و مصاحب باصفا حضرت سلطان المشائخ تھے اور حافظ کلام ربانی صفت قرارت بکمال تقویٰ و ورع آراستہ ہمیشہ کتابت کلام مجید سے روزی کھاتے آپ کے حضرت نے ایک رقعہ بدستخط مبارک آپ کی طرف اس مضمون کا لکھا کہ اہم مطلوب اعظم مقصود پیدا کرنے خلقت کا محبت رب العالمین ہے اور وہ دو طرح کی ہے محبت ذات و محبت صفات لیکن محبت ذات مواہب سے ہے اور محبت صفات مکاسب سے ہے۔ طریقہ اکتساب محبت دوام ذکر ہے مع تخلیۃ القلب عما سواہ اسکو فراغ شرط ہے اور فراغ کو چار چیزیں مانع ہیں اور جو مانع شرط ہیں وہ مانع مشروط ہیں خلق و دنیا و نفس و شیطان و طریق دفع خلق عزلت و گوشہ نشینی اور طریق دفع دنیا قناعت اور طریق دفع نفس شیطان التجا کرنا حق تعالیٰ سے ہر ساعت اور مشہور ہے کہ طریق دفع شیطان ذکر و طریقہ دفع نفس التجا ہے۔
چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ حسام الدین ملتانی		۷۳۵ھ ہجری	پٹن جسکو پیران پٹن بھی کہتے ہیں متعلقہ احمد آباد گجرات	خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار	آپ اعظم خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ تھے حضرت موصوف آپ کے حق میں فرمایا کرتے تھے کہ شہر دہلی آپ کے ساتھ حمایت میں ہے جس زمانہ میں سلطان محمد تغلق نے دہلی کو ویران کیا تھا اور سکناے دہلی کو دیوگر بھیجا تھا آپ بھی اسوقت دہلی سے نکل کر گجرات احمد آباد تشریف لے گئے تھے۔ آپ صاحب ذات اس درجہ کے ہیں

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	شیخ حمیدؒ قلندر		سنہ [illegible] ہجری	دہلی کہنہ	ایضاً	آپ مرید راسخ الاعتقاد حضرت سلطان المشائخ تھے اور اُن کے خلفائے اعظم سے بہت فیض حاصل کیا تھا چنانچہ اول بصحبت مولانا برہان الدین غریب اور پھر بصحبت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی اور اُسکے بعد دیگر خلفا سے

ہم صحبت رہے اور ملفوظ حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے ایک کتاب موسوم بخیر المجالس لکھی شاعر بے بدل تھے آپ کا مقولہ ہے صرف مجاہدہ سے کچھ حاصل نہیں صرف القلب من الالتفات الی غیر اللہ و الاستغراق فی طاعت اللہ یعنی حاصل مشاہدہ گردانیدن دل ست از غیر خدا بسوئے تفرقہ و اطاعت خدا) بعدہ فرمایا این سر لا الہ الا اللہ ست صرف القلب من غیر اللہ نفی ست و الاستغراق فی طاعت اللہ اثبات ست

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	شیخ عزالدین صوفی بن خواجہ ابراہیم بن خواجہ نظام الدین		سنہ ۷۴۱ ہجری	پایان روضہ سلطان المشائخ	خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار و شواہد نظامی	آپ مرید خاص حضرت سلطان المشائخ تھے اور نواسہ حضرت گنج شکر آپ کے فضائل و لطائف بیشمار ہیں۔ کتاب تحفۃ الاسرار ملفوظات حضرت سلطان المشائخ آپ ہی کی تصنیف ہے قاضی محی الدین کاشانی آپ کے استاد تھے۔ آپ کتاب مذکور میں لکھتے ہیں کہ ایک روز میں حضور میں حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت موصوف تنہا رو بقبلہ بیٹھے ہوئے ہیں اور آنکھیں آسمان کی طرف ہوئی ہیں اور مستغرق

بجمال حق ہیں اکیساعت بعالم تحیر کھڑا رہا دیکھا کہ حضرت شیخ نے خود کو مانند کنجشک جھاڑا اور عالم صحو میں آن کر فرمایا کون ہے میں نے عرض کی عزیز فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ عزیز ہوگا۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	حضرت مولانا ضیاء الدین برنی		سنہ ۷۳۸ ہجری	جوار روضہ سلطان المشائخ پایان قبر والد خود	خزینۃ الاصفیا و شواہد نظامی	آپ مرید و محبوب و مقبول حضرت سلطان المشائخ تھے اور مورد عنایات و مصدر عطایات پیر خود مجموعہ لطائف و ظرائف اکثر اوقات حضرت شیخ کے حضور میں حکایات و کلمات خوش بیان کرتے و بخواجہ امیر خسرو و میر حسن علائی صحبت رکھتے تھے اور صاحب تصنیف تھے۔ چنانچہ ثنائے محمدی صلوات

کبیر عنایت نامہ الٰہی۔ تاریخ سادات تاریخ فیروز شاہی جو بحکم سلطان جلال الدین فیروز شاہ لکھی تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز میرے دل میں گذرا کہ مشائخ سلف بیعت کرنے مرید و میں بہت احتیاط کرتے ہیں۔ لیکن شیخ ہمارے بلطف و کرم خاص و عام کو بلا احتیاط دست بیعت دیدیتے ہیں اسمیں کیا حکمت ہے آپنے بوجود اس خطرہ کے فرمایا۔ میں بمتابعت پیران عظام اپنے کے بیعت کرنے میں احتیاط نہیں کرتا اس میں چند طرح کے فوائد ہیں اول میں سنتا ہوں کہ اس عمل بیعت سے بہت مرید تقصیروں سے باز رہتے ہیں اور نماز با جماعت گذارتے ہیں اوراد و نوافل میں مشغول رہتے ہیں۔ دوم میں دیکھتا ہوں بعجز و اضطرار میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں تمام گناہوں سے توبہ کی ہیں بہ نیت اس کے کہ بات انکی درست ہوگی بیعت کرتا ہوں اور خاصکر اس جہت سے جبکہ میں سنتا ہوں کہ ارادت مرد اہل بیعت کو گناہ سے باز رکھتی ہے۔ تیسرا قوی تر سبب یہ ہے کہ ایک روز میرے پیر روشن ضمیر نے قلم دوات میرے سامنے رکھکر فرمایا کہ تعویذ لکھو اور حاجت مندوں کو دو میں اس کام سے دل میں تنگ ہوا ارشاد کیا کہ نظام الدین اسیوقت ملول ہو گیا جسوقت حاجتمند تیرے دروازہ پر ہجوم کرینگے تو اسوقت کیا حال ہوگا غرضکہ حضور نے مجکو بتربیت خلافت ممتاز کیا۔ میں قصیر ہوں اختلاط خلق سے متنفر اور یہ کام

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
						کام خلافت کا بہت بڑا ہے اسکا سرانجام مجھ بیچارہ کی قوت سے باہر ہے آپ نے یعنی حضرت گنجشکر نے سنکر فرمایا نظام الدین جان لو کہ قیامت کے دن درگاہ الٰہی میں آبرو میری ہوگی یا نہ اگر ہوگی تو میں تمہارے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ اپنا قدم بہشت میں نہیں رکھوں گا جب تک کہ اُن لوگوں کو جنکو تم نے بیعت کیا ہے اپنے ساتھ بہشت میں نہ لیجاؤں اسلئے اسوجہ سے اکثر مردمان کو دست بیعت دیتا ہوں کہ خلق خدا تشنہ نہ رہے اور توفیق نیکی کثیر پس جسقدر خلق بوسیلہ جمیلہ پیر دستگیر آتش دوزخ سے خلاص پاوے غنیمت ہے
چشتیہ نظامیہ	مولانا وجیہ الدین پایلی			مہرولی قطب صاحب کنارہ حوض شمسی مقبرہ کمال الدین صدر جہاں	مراۃ الاسرار شواہد نظامی	آپ مرید خاص حضرت سلطان المشائخ تھے زہد وتقوی ومجاہدہ وترک وتجرید میں ممتاز تھے وباشارہ حضرت خضر علیہ السلام کے حضرت شیخ کی خدمت میں ارادت لائے اور مرید ہوئے ایک وقت واسطے زیارت حضرت گنجشکر اجودھن گئے آواز روضہ مبارک سے آئی۔ خوش آمدی اے ابوحنیفہ پایلی
ایضاً	خواجہ مؤید الدین کڑہی		۷۲۶ ہجری	کڑہ پایان بروضہ حضرت سلطان المشائخ میان یاران	خزینۃ الاصفیا وشواہد نظامی	آپ خلفائے حضرت سلطان المشائخ تھے ابتدا میں آپ حاکم کڑہ صاحب ثروت وجاہ تھے مگر بارادت حضرت شیخ کے آنکر بے اختیار خیال دنیا سے اُٹھالیا۔ جب سلطان علاءالدین تخت پر بیٹھے تو آپ کو یاد کیا اور طلب کا پیغام بھیجا حضرت شیخ نے فرمایا کہ اُن کو کار رہا ہے دیگر درپیش ہے اور اُس کے سرانجام میں مصروف ہے کار ظاہری سے اُسکو کچھ تعلق نہیں رہا سلطان اس جواب سے رنجیدہ ہوا اور کہلا بھیجا کہ مخدوم آپ چاہتے ہیں کہ سبکو اپنے مانند بناویں فرمایا چاہتا ہوں کہ مجھسے بہتر ہوں سلطان نے جب یہ کلام سنا مولانا سے دست بردار ہوگئے
ایضاً	خواجہ سالار	پرگنہ بھین		خطیرہ یاران سلطان المشائخ	شواہد نظامی	آپ مرید فنا فی الشیخ حضرت سلطان المشائخ تھے ایک روز مجلس سماع تھی گانے والے یہ بیت کہہ رہے تھے **بیت** از سر زلف حسینان چمن دست بدار + بسر زلف اگر دست رسد باد بسار بحال وجد وذوق میں رہے اور چند روز بیماری عشق اُٹھا کر عالم بقا کو سدھارے
ایضاً	حضرت امیر خسرو نام اصلی ابوالحسن یمین الدین	قصبہ مومن آباد عرف پٹیالی کنارہ گنگ نشوونما دہلی	روز چہارشنبہ ۱۸ شوال ۷۲۵ ہجری	دہلی کہنہ پاس مزار سلطان المشائخ	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا شواہد نظامی	آپ محبوب ترین مریدان خاص حضرت سلطان المشائخ تھے آٹھ برس کی عمر میں آپ کے والد ماجد نے حضرت شیخ کا مرید کرایا تھا۔ حضرت شیخ کو آپ کے ساتھ نہایت محبت تھی یہاں تک فرماتے تھے میں سب سے

نام خاندان	نام صاحب حالات	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتب	مختصر حالات
	تخلص خسرو خطاب محمد کاسہ لیس ترک اللہ بن امیر سیف الدین ترک قوم لاچین				سیر العارفین سبع سنابل میر سید عبد الواحد بلگرامی	بلکہ اپنی ذات سے بھی بعض وقت تنگ آجاتا ہوں۔ مگر امیر خسرو سے نہیں آپکو محمد کاسہ لیس ترک اللہ کے نام سے حسب ندائے غیب خطاب فرمایا ہے آپ کی تصنیفات نظم و نثر ننانوے ۹۹ ہیں اور اشعار دہ لاکھ سے کم اور چار لاکھ سے زیادہ اکثر حضرت شیخ آپ کے حق میں فرماتے **بیت** گر برائے ترک ترکم ارہ برتارک نہند ترک تارک گیرم وہرگز نگیرم ترک ترک۔ وقت انتقال حضرت شیخ کے آپ ہمراہ

تغلق شاہ لکھنوتی میں تھے آپ نے بھی حضرت شیخ کی وفات سے چھ ماہ کے بعد انتقال فرمایا مخدوم شیخ رکن الدین ابو الفتح سہروردی نے اپنے یاروں سے کہا چلو امیر خسرو کو اپنے سامنے تجہیز و تکفین کردیں اور دعاء مغفرت کریں کہ وہ مداح بادشاہوں کے تھے آپ کے جنازہ پر پہنچنے کے ساتھ ہی امیر صاحب اُٹھ بیٹھے اور یہ بیت پڑھی **بیت** ما بنعمہائے پیر خود بسندہ کردہ ایم + نیست مارا حاجت آمرزش آمرزگار۔ یہ بیت پڑھ کر پھر جیسے مردہ تھے ویسے ہی ہو گئے۔

نام خاندان	نام صاحب حالات	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	امیر حسن علائی سنجری	دہلی کہنہ	۷۳۸ھ ہجری	دولت آباد دکن جوار مرقد حضرت برہان الدین غریب مادہ تاریخ مخدوم الاولیا	خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار شواہد نظامی روضۃ الاولیا	آپ مریدان حضرت سلطان المشائخ میں تقرب و امتیاز رکھتے تھے اور علمائے عصر و فضلائے دہر میں آپ کی عزت و شان تھی اور شعر گوئی میں شعراء عصر سے سبقت لے گئے تھے اور بعمر ۳۰ سال پہنچکر اور توبہ تائب ہوکر مرید ہوئے تھے اور حسب الحکم سلطان محمد تغلق ہمراہ دیگر رعایائے دہلی کے دیوگر یعنی دولت آباد تشریف لے گئے تھے حسن معاملہ و صفائی سیرت میں یگانہ روزگار تھے۔ کتاب فوائد الفواد

ملفوظات حضرت شیخ میں بے بہا تصنیف ہے امیر خسرو کا مقولہ ہے کاش کہ میری تمام تصنیف بنام حسن ہوتی اور کتاب فوائد الفواد میرے نام ہوتی۔ قریب وفات آپ نے نظم فرمائی ہے جو روضۃ الاولیا سے نقل کی جاتی ہے **نظم** اے ماہ خوبان یک شبے با خویش مہمان کن مرا + در آفتاب روئے خود چون صبح خندان کن مرا + دارم دلے آتشکدہ آخر خلیل من توئی + بر من فروز آن یکدمے آتش گلستان کن مرا + افگندہ زلف کافرت اشکالہا در دین من + زاں مے کہ چشمت است شد امروز غلطان کن مرا + در کنج فرقت سالہا باد او دو سال نالیدہ ام + بر تخت وصلت اے پری یکشب سلیمان کن مرا + گاہ ناز گاہے عربدہ چندیں چہ زارم میکشی + لب بر لب من نہ دہ نہ جان کندن آسان کن مرا + تسکین حسن سگ دیت اے وقت عشاق تو خوش + گر من زا ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا۔ لوآح دولت آباد میں آپکو حسن بشیر کے نام سے مشہور کرتے ہیں

نام خاندان	نام صاحب حالات	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	خواجہ شمس الدین ماہر و خواہر زادہ حضرت امیر خسرو		۷۲۲ھ ہجری	دہلی کہنہ پایان قبر امیر خسرو	خزینۃ الاصفیا و شواہد نظامی و مرۃ الاسرار	آپ مریدان اور عاشقان جان باز حضرت سلطان المشائخ تھے اور بے دیکھے جمال حضرت پیر کے آسودہ نہیں ہوتے تھے وقت ادائے نماز فریضہ کے جب تک کہ روئے مبارک حضرت شیخ نہیں دیکھ لیتے تحریمہ نہیں باندھا کرتے تھے چنانچہ یہ شعر حسب حال ہے **شعر** در اثنا رنماز اے جان نظر بر قامت دارم + مگر از قامت خوبت قبول افتد نماز من۔ در عین خواب عشق و محبت حضرت شیخ میں واصل حق

نوٹ المؤلف آپ نے شرکت تاریخ وفات پیر کو نہیں چھوڑا جیسے کہ ۱۸ جمادی الاول روز چار شنبہ انکی حضرت شیخ کی تھی وہی ۱۸ شوال چار شنبہ آپ کی ہوئی دکیا حسن اتفاق اور ارتباط ہے

خاندان	نام خلفاء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	حضرت کریم الدین سمرقندی المخاطب بہ بیابانی ابن خواجہ کمال الدین سمرقندی			ستگانو	مراۃ الاسرار شواہد نظامی	آپ مرید و خلیفہ خاص حضرت سلطان المشائخ کے معزز ہوئے تھے بخلافت میں شہرۂ آفاق ظاہر و باطن اہل تصوف سے آراستہ تھے فاضل متبحر طبع لطیف اور عقل و فراست بدرجۂ غایت رکھتے تھے دختر خواجہ محمد بن شیخ بدرالدین اسحاق نواسہ حضرت گنجشکر بحکم اشارت حضرت سلطان المشائخ آپ کے نکاح میں آئی تھیں اور اس نسبت قرابت سے حضرت شیخ نہایت توجہ آپ کے حق میں رکھتے تھے بعد وفات حضرت سلطان المشائخ کے بموجب درخواست سلطان محمد شاہ بخطاب شیخ الاسلام کے مخاطب ہوئے اور حکومت پرگنہ ستگانوں آپ کو ملی اور وہیں وفات پائی اور اکثر اولاد پاک نہاد اُن کی ستگانو میں سکونت رکھتے ہیں۔
ایضاً	میر سید حسین بن سید محمد کرمانی		۲۱ شعبان ۷۵۰ ہجری			آپ محبوب ترین مریدان حضرت سلطان المشائخ تھے آپ نے ایام طفولیت سے بنظر رحمت حضرت شیخ پرورش پائی تھی و بشرف پیر خواندگی مرتبہ حاصل تھی آپ جمیع فضائل انسانی سے آراستہ تھے اور علم و طہارت و لطافت و ظرافت و عقل و فراست میں اور حسن و نزاکت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے چنانچہ ملک کریم الدین آپ کے وصف میں کہتے ہیں بیت صفات ذات وے اندر جہان ہمیں نہ بس است + کہ شیخ خواندش فرزند خود چہ در سر است - آپ کے جمال پر جس کی نظر پڑتی بے تکلف دل خوش ہو جاتا علما و مشائخ و امرا و ملوک بعد قدمبوس سلطان المشائخ آپ کے پاس آتے اور جمال یوسفی بہ برکت نظر سلطان المشائخ ہویدا تھا رباعی راحت دلہاست دیدن روئے تو + فرحت جانہاست جاناں روئے تو + گرد کوئے اہل دل گرداں ندام + خانہ اہل دلان شد کوئے تو
ایضاً	شیخ نظام الدین مولی			منیر قصبہ ہے صوبہ بہار میں	مراۃ الاسرار بحوالہ مناقب الاصفیاء	آپ یاران حضرت سلطان المشائخ سے ملک بہار میں مشہور تھے اور وہاں آپ کے بہت طالب تھے اور شیخ شرف الدین یحیی منیری نے آپ کی محبت کے سبب جنگل چھوڑ کر بہار میں سکونت اختیار کی تھی اور آپ نے حاکم شہر کو طلب کر کے روپیہ واسطے بنانے عمارت پختہ شیخ شرف الدین منیری کے دیا تھا آپ کے کمالات و خوارق عادات بہت کچھ ہیں یہ مختصر متحمل اسکا نہیں
ایضاً	شیخ نظام الدین شیرازی		۷۱۸ھ ہجری از شجرۂ چشتیہ	دہلی کہنہ	مراۃ الاسرار شواہد نظامی	آپ مرید حضرت سلطان المشائخ بجمیع اوصاف تصوف آراستہ تھے تقریر دلپذیر اور شیفتہ سماع تھے بنظر عاشقانہ رقص کرتے تھے قوالوں کو لباس خاص سے عطا فرماتے ملک دور و دراز سے سفر کر کے دہلی آئے اور سکونت اختیار کی اور وہیں واصل بحق ہوئے۔

نام خاندان	نام صاحبان خاندان	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	خواجہ تاج الدین داؤدی			دهلی کہنہ بچھوترہ یاران	مراۃ الاسرار شواہد نظامی	ابتداے حال میں تعلق دنیا سے رکہتے تھے تائید الٰہی سے مرید حضرت سلطان المشایخ ہوئے تجرید و ترک و مجاہدہ اپنا شعار کر لیا جس وقت نام مبارک اپنے شیخ کا سنتے بے اختیار دونو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے سماع میں غلو پرلے درجہ کا رکہتے تھے
ایضاً	حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر بن سالار فخر الدین	پانی پت	سنہ ۷۲۴ھ ہجری و ماہ رمضان بقول ۱۳ ماہ مذکور	قصبہ پانی پت ضلع کرنال قسمت دهلی	معارج الولایت اخبار الاخیار شواہد نظامی جامع گلشن اولیا غرائب نگار	آپ اولیا نامدار و مجاذیب باوقار و مشایخ صاحب اسرار خاندان چشت اہل بہشت سے اولاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی سے ہیں صاحب معارج الولایت فرماتے ہیں کہ آپ خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اور تعلیم یافتہ حضرت شیخ شہاب الدین عاشق پیر بھائی اپنے کے تھے کتاب اخبار الاخیار میں ہے آپ خواجہ قطب الدین کے مرید تھے پھر حضرت نجم الدین قلندر کے ہوئے ۔ مناقب فریدی میں ہے کہ آپ مرید شیخ شہاب الدین

عاشق حذا اور وہ مرید شیخ عماد الدین ابدال اور وہ مرید خواجہ بدر الدین غزنوی اور وہ مرید خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے تھے ۔ اکثر کا قول بلکہ روایت قوی یہی ہے کہ آپ حضرت سلطان المشایخ کے مرید ہیں نقل ہے جامع گلشن اولیا نے حضرت نور قطب عالم پنڈوی سے دریافت کیا کہ حضرت شرف الدین پانی پتی مرید کس کے تھے آپ نے فرمایا حضرت سلطان المشایخ کے ۔ حقیقت اس کی اس طرح پر آپ نے فرمائی ایک وقت خاطر شریف حضرت شیخ شرف الدین کے یہ خیال آیا کہ میں ایسے شیخ کا مرید ہوں گا کہ جو آسمانوں پر بھی اپنا تصرف رکہتے ہوں آخر الامر اسی ارادہ سے آپ نے آسمان اول پر عروج کیا وہاں دیکھا کہ حضرت سلطان المشایخ نماز پڑہ رہے ہیں اسی طرح دوسرے روز آسمان دوم پر اور علی ہذا القیاس آسمان ہفتم پر بھی نماز ادا کرتے ہوئے آپ کو پایا ایک روز آپ سب آسمانوں سے اوپر عالم بالا پر پہونچے تو ستر ہزار حجابات ظلماتی و نورانی پیش آئے جس میں سے پچاس ہزار ظلماتی آپ نے طے کئے ہر ایک حجاب میں دیکھا کہ حضرت سلطان المشایخ مصلی سفید پر کھڑے ہوئے نماز ادا کرتے ہیں اس کے بعد بیس ہزار حجاب نورانی بھی طے کرنے چاہتے تھے تب اُن کو یہ ندا ہوئی کہ یہ حجاب نورانی بغیر وسیلہ پیر کے طے نہیں ہوں گے آخر کار حقیقت حال اپنا حضرت سلطان المشایخ کے حضور میں عرض کر کے درخواست ارادت کی حضرت شیخ نے اُس کے جواب میں فرمایا کہ تم نے تو خود ہی عروج کر کے یہ منزلیں طے کر لی ہیں اب تمکو کیا حاجت ہے کسی سے مرید ہونے کی حضرت شرف الدین کے مکرر سہ کرر عرض کرنے کے بعد کہ وہ بیس ہزار حجاب نورانی بے وسیلہ پیر کے طے ہونے دشوار ہیں اوسوقت حضرت سلطان المشایخ امام الصدیقین سلطان المحبوبین رحمۃ للعالمین خواجہ نظام الدین نے فرمایا کہ عصر کے وقت برلب دریائے جمنا تمکو بیعت کروں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ کو وہاں بیعت کیا۔

آپ ہمعصر حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی میں اُنکو چند روز کلیر شریف سے پانی پت میں آئے ہوئے گذرے تھے کہ خادم اُن کا بطرف مسکن حضرت شیخ شرف الدین کے گذرا اور آپ کو بشکل شیر متمثل ہوئے بیٹھے دیکھا ڈرا اور حضور میں اپنے شیخ کے حاضر ہو کر اس ماجرے کو عرض کیا فرمایا واپس جاؤ اور شیخ بو علی قلندر کو پھر اُسی شکل میں دیکھو تو کہو کہ شیر جنگل میں ہوتا ہے آبادی جگہ شیر کی نہیں ہے خادم اسی طرح حکم بجا لایا اوسیوقت حضرت قلندر صاحب اسی شکل شیر میں شہر کے باہر چلے گئے اور دور تر شہر سے آپ نے مقام فرمایا

چنانچہ اب وہ مقام بنام پانڈو تی مشہور ہے اور بہاگ ہندی میں شیر کو کہتے ہیں تا حال وہ مقام زیارت گاہ خلق ہے چند سال وہاں رہ کر آپ بمقام بدھا کھیڑ جو ایک موضع مضافات کرنال سے ہے تشریف لیجا کر سکونت اختیار کی۔ آپ کے بہارک خاں مرید راسخ الاعتقاد تھے محبوب و منظور نظر آپ کے خلق خدا واسطے کشود کار خود اون کی طرف رجوع رکھتی تھی اور وہ بخدمت شیخ عرض کر کے حاجات خلایق کو انجام پہنچاتا تھا آپ نے در اصل ۹۰ ماہ رمضان کو رحلت فرمائی دوسرے روز کرنال میں خبر ہوئی گیا رہویں کو اہل کرنال جنازہ لینے گئے ابھی اثنا میں شیخ احمد برادر زادے آپ کے پہنچ گئے اور بعد بحث و گفتگو کے آخر نعش جنازہ آپ کا پانی پت لا کر دفن کیا آپ نے اپنی حیات میں مکان و گنبد مدفن خود کا سلطان وقت دہلی کے حکم سے تعمیر کرا لیا تھا جو تا حال موجود ہے و بقول غرایب نگار ۹۹۰ ہجری میں خضر خاں شادی خان بن سلطان علاء الدین غوری نے آپ کی درگاہ بنوائی تھی اب سہ دری پتھر کسوٹی کی ستون کی نہایت عمدہ رزق اللہ خاں بن نواب مقرب خاں نے تعمیر کرائی ہے۔ آپ کی تصنیفات عشق و محبت و عوارف و حقایق و توحید و ترک میں و محبت مولیٰ میں بہت ہیں اور مکتوبات کہ بنام اختیار الدین مرید خود تحریر کئے ایک کتاب ہے جامع علوم توحید و دیگر رسالہ موسوم حکمنامہ شیخ شرف الدین وغیرہ و مثنوی مختصر کہ مخزن امور توحید و معارف ہے علاوہ اس کے اشعار و غزلیں و رباعیات ہیں آپ کے خلفا و مرید بہت ہیں علاء الدین و جلال الدین بادشاہان دہلی حلقہ ارادت آپ کا اپنی گردن میں رکھتے تھے۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ سرمشار نصیریہ	حضرت خواجہ نصیر الدین محمود اودہی لقب چراغ دہلی و مخاطب بخطاب گنج معانی یا محمود گنج بن شیخ یحیی بن شیخ عبد اللطیف یزدی	۷۵۷ھ ہجری اودہ جسکو فیض آباد کہتے ہیں	شب جمعہ ۱۸ ماہ رمضان ۷۵۷ ہجری بقولے ۱۳ ماہ رمضان بعہد سلطان فیروز شاہ تغلق	چراغ دہلی شاہجہان آباد سے جانب جنوب بفاصلہ پانچ کوس عمر ۷۰ سال	اقتباس الانوار مراۃ الاسرار بحوالہ سیر العارفین تاریخ الاولیاء خزینۃ الاصفیاء آداب الطالبین شواہد نظامی ثاقب المجوبین تذکرۃ المشایخ فردوسیہ قدسیہ تحفۃ سیر الاولیا تذکرۃ العابدین خیار الاخیار		صاحب اقتباس الانوار و صاحب فردوسیہ قدسیہ آپ کا سلسلہ نسب بحضرت امیر المومنین امام حسین علیہ السلام پہنچاتے ہیں۔ لیکن صاحب مراۃ الاسرار آپ کو خالدی بتاتے ہیں اور بعض بچند واسطہ درمیانی آپ کو اولاد حضرت عمر ابن الخطاب سے جو مشابہ نسب حضرت گنج شکر ہوتا ہے اور فرخ شاہ کابلی تک پہنچتا ہے۔ لکھتے ہیں صاحب ثاقب المحبوبین وجہ آخر کو ترجیح دیتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ آپ کے جدامجد حضرت شیخ عبد اللطیف یزدی ولایت سے آن کر لاہور میں متوطن ہوئے اور وہاں شیخ یحیی آپ کے والد پیدا ہوئے آپ کا تولد فیض آباد میں ہوا جس کو اودہ بھی کہتے ہیں نو برس کی آپ کی عمر تھی جبوقت آپ کے والد نے انتقال کیا تھا مولانا عبد الکریم شیروانی سے اور اُن کے بعد مولانا افتخار الدین گیلانی سے تحصیل علم کی بچپن ہی کے زمانہ سے نشان ترک اور تجرید و محاسن اخلاق و مجاہدہ نفس آپ کی پیشانی حال سے عیاں تھا روزہ رکھتے اور اکثر اوقات درخت سنبھالو کے پتوں سے افطار کرتے چالیس برس کی عمر میں اودہ سے دہلی آئے اور حضرت سلطان المشایخ کے حاضر حضور ہو کر
		مادہ تاریخ شمع جمع صوفیان دیگر گل بہشت					

مرید ہوئے آپ علوم ظاہری و باطنی سے اسقدر مالامال تھے کہ گنج معانی و محمود گنج کے لقب سے مخاطب تھے اور مدت تک خدمت میں حضرت شیخ کے رہکر درجہ خلافت حاصل کیا آپ اعظم و اکمل خلفائے حضرت شیخ مشہور سے ہیں اور قایم مقام و سجادہ نشین حضرت شیخ کے

مختصر حالات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عرصہ ۲۲ سال تک رہے اور کسی دوسرے کے دروازہ پر نہیں گئے آپ کے علو درجہ ہونیکی روایت ہے مناقب المحبوبین بحوالہ خیر الاذکار حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو الہام ہوا کہ اس سلسلہ چشتیہ میں ایک شخص پیدا ہوگا کہ اوسکا وجود مسعود باعث نجات اولین و آخرین اس سلسلہ کا ہوگا اور استغراق کی حالت میں اوس پر ایسی ایسی حالت طاری ہوگی پس حضرت موصوف منتظر اوس شخص کے رہے مگر آپ کے یاران میں سے کسی پہ یہ حالت ظہور پذیر نہیں ہوئی انھوں نے اپنے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ بزرگ معین الدین کو وصیت فرمائی کہ اگر وہ اپنے یاران میں سے کسی میں یہ علامتیں پاویں تو اوس سے دعا بخیر حسن خاتمہ تمام اہل سلسلہ کی درخواست کریں انھوں نے بھی اپنے یاران میں یہ صورت نہیں پائی پھر انھوں نے اسی طرح وصیت اپنے خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین کو اور اسی طرح پھر یہ وصیت سینہ بسینہ بحضرت سلطان المشائخ پہنچی اور حضرت موصوف اسی انتظار میں رہتے تھے ایک روز حضرت خواجہ نصیر الدین محمود کنار حوض پر بیٹھے تھے اور دو نو پیر آپ کے پانی میں تھے اور عالم استغراق میں وہی علامات پیشین گوئی آپ پر ظاہر ہوئیں اتفاقاً حضرت سلطان المشائخ کا گذر اسطرف ہوا اور وہ حالت دیکھ کر بسرعت تمام دوسرے کنارے حوض کی طرف سے مع جامہ تن پوشی حوض میں داخل ہوکر پانوں آپ کے پکڑ لئے جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پانو کھینچکر دست و پاس کرنے سے اپنے پیر کے سخت اندوہ گین ہوئے حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا کہ میں نے یہ کار کچھ اپنی طرف سے نہیں کیا بلکہ مجکو پیران چشت سے وصیت چلی آتی ہے اور میں نہیں چھوڑوں گا جتبک داخلان اس سلسلہ چشتیہ کے اول سے آخر تک کو جو قیامت تک ہوتے چلے آویں گے دعا حسن خاتمہ و نجات اُخروی نکروگے اوسوقت آپ نے دعا فرمائی اور متوسلان اس فرقہ کو امید نجات ارزانی ہوئی۔ صاحب مناقب المحبوبین فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رسالہ میں اس طرح لکھا دیکھا ہے جب اس امر کی وصیت حضرت گنج شکر کو پہنچی آپ نے حضرت رب العزت سے عرض کی کہ الٰہی کون شخص ہمارے میں سے اور کس کے مریدوں میں سے ہوگا حکم ہوا کہ وہ شخص نظام الدین بداونی کے مریدوں سے ہوگا پس جسوقت حضرت گنجشکر نے خلافت دیکر آپ کو روانہ دہلی کیا تھا اُسوقت یہ وصیت بھی فرمائی تھی اور حضرت سلطان المشائخ نے بحالت مستی اور بحالت خلوت آپ کو از روئے کشف معلوم کرکے پانو پکڑ لئے تھے آپ نے فرمایا کون ہے حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا نظام فرمایا دنظام کا اسوقت کیا کام حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا سلسلہ چشتیہ کو بخشد و کہا بخشیدا واللہ اعلم بالصواب تحقیقہ از تکملہ سیر الاولیا منقول از حضرت قاضی محمد عاقل خلیفہ اعظم حضرت خواجہ نور محمد صاحب مہاروی۔ فرماتے ہیں حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی تک لقب پیران ہمارے خاندان چشت کا خواجہ ہے اور مشہور ہے کہ خواجگان نسبت دو دو ہیں از جناب رسالت پناہ تا حضرت چراغ دہلوی نسبت و یک خواجہ ہوتے ہیں اور وہ ایک جس کے ساتھ ملکر نسبت دو دو ہوتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں بعد اس کے لقب شیخ المشائخ ہے کلمات طیبات آنحضرت لباس درویشی کا حق نگاہ رکھو تا کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اور رسول صلعم سے شرمندہ ہو۔ جفا کھینچو۔ وفا کرو گندم نما جو فروش نہ ہو (از تذکرۃ العابدین)

(۱) ایک عزیز نے آپ سے پوچھا جو حال درویشوں کو ہوتا ہے کہاں سے ہے اور کیونکر ہے فرمایا حال نتیجہ ہے صحت اعمال کا اور عمل دو طرح ہے ایک تو جوارح یعنی اعضا سے اور وہ معلوم ہے دوسرا عمل دل کا ہے اسکو مراقبہ کہتے ہیں المراقبۃ ان تلازم قلبلک بان اللّٰہ ناظر الیک ولیس اسباب کا علم لازم کرے کہ اللہ تعالیٰ میری طرف دیکھ رہا ہے۔ فرمایا اگر درویش رات کو بھوکا سو جائے اور آخر رات کو جاگے اور مشغول ہو اور باطن کا کسی چیز سے تعلق نہو تو نزول انوار کا ارواح پر مشاہدہ کرے غیر کو دل سے نفی کرکے بیٹھنا چاہیے وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ قدر مطلوب کو نہیں جانتے اس لئے مجاہدہ اختیار نہیں کرتے فرمایا قبول اعمال کا جذبہ پر موقوف ہے جسوقت

نوٹ از مولف حضرت دہلی شریف ۲۲ خواجہ کی چوکھٹ مشہور ہے شاید یہی وجہ ہو دیگر از مرآۃ الاسرار پانچ خواجہ ہندوستان خواجہ معین الدین سے لیکر نصیر الدین محمود چشتی تک ہندوستان میں

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

جذبہ ہوگا تو جو عمل کرے گا وہ قبول ہوگا جذبہ عوام کو توفیق پاتا ہے ۔ جذبہ خواص کو توجہ قلب کی سبب صرف حق کے انقطاع ماسوی
آپ کا طریقہ صبر و شکر فقر و فاقہ و رضا و تسلیم تھا نماز جماعت آپ کی کبھی قضا نہیں ہوئی آپ کی مجلس سماع میں مزامیر نہیں ہوتے تھے کوئی
صاحب ولایت آپ کے مقابلے نہیں آتا تھا چنانچہ یہ اشعار آپ کی شان میں مشہور ہیں ؎ غلام ہمت بلندش آیاز مسعود ہست ۔ کسیکہ
محبت وے چون نصیر محمود ہست ۔ شب حصول وصول خدا بعراجش ۔ کمینہ منزل و ادنیٰ مقام محمود ہست ۔ نقل ہے ایک روز حجرہ خاص
میں بیاد الٰہی مشغول تھے عین استغراق میں ایک قلندر تراب نام نے کچھ مانگا آپ نے اشارے سے دو تین دفعہ بیٹھنے کو فرمایا اس نے
طیش میں آکر چاقو سے گیارہ زخم کاری ایسے لگائے کہ خون بہ نکلا اور قلندر نے جانا کہ کام شیخ تمام ہوا حجرہ سے باہر نکلا خادموں نے گرفتار
کر لیا اور بعد فراغت مشغولی قلندر کو آپ کے حضور میں پیش کیا سزا دینی چاہی آپ نے منع کیا اور اسے از دست گھوڑا اور پچاس روپیہ
دے کر فرمایا کہ ابھی اس شہر سے چلا جا تاکہ کوئی تجھسے مزاحم نہو آپ قطب[1] مدار سے بدرجہ فردانیت پہنچے ہوئے تھے ۔ جب وقت انتقال
آپ کا قریب آیا ہر دو خواہر زادہ حضرت شیخ زین الدین و حضرت شیخ کمال الدین کو وصیت فرمائی کہ جسوقت مجھے گور میں رکھیں چاہیکہ
خرقہ میرے پیر کا میرے سینہ پر اور کاسہ چوبی بجائے خشت زیر سر اور تسبیح انگشت میں لپیٹ کر و نعلین و عصا کو برابر میرے گور میں رکھدیں
چنانچہ اسی بموجب عمل کیا گیا ۔ درگاہ شریف فیروز شاہ تغلق کی بنائی ہوئی ہے اور قلعہ آپ کے مزار کے گرد بعہد محمد شاہ حافظ خدمتگار خاں
خواجہ سرانے بنوایا تھا ۔ از اخبار الاخیار حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت ایکوقت ادہی رات کو کعبہ میں گئے کعبہ آپ کو نظر نہیں آیا
ندا آئی کہ کعبہ نصیر الدین محمود کو دیکھنے گیا ہے آپ نے نیت کی کہ میں بھی اوسکا طواف کروں گا جسکو کعبہ دیکھنے گیا ہے آپ دہلی کی طرف
یہ تین نیت کر کے چلے اول یہ کہ طواف کروں گا دوسرے وضو کا بچا ہوا پانی پیوں گا ۔ تیسرے جنڈول اُن کا اپنے کندھے پر رکھوں گا
جب آپ دہلی حضرت ممدوح کے حضور پیش ہوئے تو آپ قبلہ رو بیٹھے وضو کر رہے تھے جب آپ وضو سے فارغ ہو کر داڑھی میں کنگھا کرنے
لگے اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ اے فرزند رسول صلعم طواف کی نیت کی تھی وہ حاصل ہوئی بچا ہوا پانی وضو پیلو اور جنڈول کے بانس
میں کندھا لگا لو وجہ تسمیہ چراغ دہلی ۔ شیخ عبد اللہ یافعی نے مکہ معظمہ میں حضرت مخدوم جہانیاں سے فرمایا تھا کہ تمام مشائخ دہلی
جان بحق تسلیم ہو چکے ہیں صرف شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی میں باقی ہیں جب سے آپ کا لقب چراغ دہلی ہوا دوسری توجیہ سلطان
محمد بن تغلق نے بسلطان المشائخ کے عرس کے روز بسبب بخل و حسد روغن فروشان کو منع کیا آپ نے شب عرس کو چراغان میں
پانی ڈلوا کر روشن کرائے تیسری وجہ از رسالہ حبیب ایک روز آپ مجلس سلطان المشائخ میں حاضر ہو کر کھڑے رہے حضرت شیخ نے فرمایا
بیٹھ جاؤ عرض کیا کہ درویشوں کی طرف پشت ہوتی ہے فرمایا چراغ کا پشت و رو یکساں ہے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
خشیتہ لقبا خلفائے حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی	قاضی شیخ عبد المقتدر بن رکن الدین		۲۸ محرم ۷۹۱ھ از معارج الولایت بقولے ۲۴ محرم ۷۸۹ھ عمر ۸۸ برس	دہلی کہنہ جانب جنوب حوض شمسی خانقاہ شیخ عبد الصمد بنا شیخ ابو الفتح جونپوری	مرۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا رسالہ حبیب	آپ اعظم خلفائے حضرت نصیر الدین محمود سے ہیں کتاب مناقب الصدیقین اپنے پیر و مرشد کے مناقب میں آپ نے تالیف کی ہے قاضی شہاب الدین کہ اجل علما متقدمین سے ہیں آپ کے شاگرد اور شیخ حسام الدین فتحپوری اکمل خلفائے آپکے سے تھے ۔ شیخ عبد الصمد اکابر بعہد سلطان سکندر تھے

[1] نوٹ قطب مدار قطب عالم کا ہوتا ہے اور قطب کو مقام نقب سے معزول کر سکتا ہے اور احکام لوح محفوظ کو بھی حقتعالی اُسکے اختیار میں کر دیتا ہے اور عرش و کرسی تک قطب مدار مدد دیتے ہیں قطب مدار سے اوپر فردانیت کا درجہ ہے اوس درجہ میں تصرف نادر ہو جاتا ہے اور اسکو مراد بنیں ہوتی اور اُسکی کل مراد عند اللہ ہوتی ہے ۔

نام خاندان	نام خلفاء و اولاد	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
						جنھون نے جونپور سے آن کر مقبرہ اپنے بزرگان کا بنوایا تھا
چشتیہ نظامیہ خلفائے حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی	قاضی شادی خشتی		سنہ ۸۱۰ھ ہجری		مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا رسالہ حبیب	آپ خلفائے نامدار حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے ہین اور بہت اشخاص آپ کی توجہ سے خدارسیدہ ہوئے چنانچہ خواجہ اختیار الدین عمر ایرجی آپ کے خلفائے کاملین سے تہے۔
ایضاً	شیخ متوکل کنتوری		سنہ ۸۲۷ھ ہجری	قصبہ کنتور مضافات بہرائچ	ایضاً	آپ اعظم خلفائے حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے ہین نقل ہے ایک روز بہرائچ اپنے حجرہ مین مشغول بیاد خدا تھے دروازہ حجرہ بند تھا آپ نے دیکھا ایک جوگی گوشہ حجرہ مین بیٹھا ہے جانا کہ اپنے تصرف سے چلا آیا ہے بدستور مشغول رہے آخر کار جوگی نے سلام کیا شیخ نے جواب اوسکا کہا جوگی نے مصافحہ کیا اور باتین شروع کین اوسوقت جسطرف حجرہ کے شیخ نگاہ کرتے تھے درو دیوار حجرہ سب از زر و زرین نظر آتے تھے شیخ نے پہر بھی کچھہ التفات نہین کیا جوگی نے معلوم کیا کہ شیخ مستغنی ہے سر آپ کے قدمون پر رکھکر کہا کہ مین آپ کو آزماتا تھا اور مرید ہوگیا شیخ نے فرمایا پہر اس طلسم کو کرو ہرچند جوگی نے کوشش کی کچھہ نہین ہوا تحفۃ از تحملہ سیر الاولیاء۔ واسطے انوار و اسرار الہیہ کے حوصلہ وسیع چاہیے تاکہ اوس مین اسرار دوست سکن کرین اور ہر تجلی کہ اوسپر وارد ہوئے ظاہر نکرے اور اگر کرے تو وہ حال پہر نہین دکہلاتے
ایضاً	شیخ سعد اللہ کیسہ دار بن شیخ متوکل		سنہ ۸۰۶ھ ہجری از مناقب الاولیاء		ایضاً	آپ کبرائے خلفا و عظمائے اصحاب حضرت شیخ تھے کہتے ہین آپ کو حضرت خضر علیہ السلام نے ایک کیسہ عطا کیا تھا کہ ہمیشہ درم و دینار سے بھرا رہتا تھا اور شیخ اسمین سے جسقدر چاہتے خرچ کرتے مگر وہ کیسہ کبھی خالی نہین ہوتا اس سبب سے سعد اللہ کیسہ دار کے لقب سے آپ کی شہرت تھی اور آپ نے میر سید اشرف جہانگیر سمنانی سے بھی خرقہ حاصل کیا تھا
ایضاً	مخدوم شیخ سلیمان ردولی			ردولی ضلع بارہ بنکی اودہ کا نامی قصبہ ہے	ایضاً	آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت شیخ ممدوح سے تھے و خارق عادات مثل احیا و اموات آپ سے صادر ہوئے ہین
ایضاً	مولانا خواجہ خواجگی		سنہ ۸۱۹ھ ہجری	کالپی بیرون شہر متصل جانب دریا جمنا کے ہے	ایضاً	آپ احضر و اکمل خلفائے حضرت شیخ ممدوح و شاگرد مولانا معین الدین عمرانی و استاد قاضی شہاب الدین تھے مولانا معین الدین کے دل مین کچھہ تنقیص حضرت شیخ کی طرف سے تھی جو آپ کا حضرت شیخ کی خدمت مین حاضر ہونا پسند نہین کرتے تھے اتفاقاً مولانا کو مرض [illegible]

لاحق حال ہوا وہاں تک کہ اطباء وقت نے جواب دیدیا تھا مولانا خواجگی نے اُن سے کہا تھا سب یہ ہے کہ ایک بار استمداد
دعا مردان خدا سے کہ اطباء امراض حل میں کی جانے اور۔ اسوقت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی اولیا نے مستجاب الدعوات
سے ہیں اگر اون کی خدمت میں قدم رنجہ فرماویں تو امید ہے حضرت موصوف کی دعا سے صحت حاصل ہو اگرچہ مولانا کا دل
نہیں چاہتا تھا لیکن بسبب اضطرار و تکالیف کے جانا منظور کیا مولانا مذکور کو حضرت شیخ خانقاہ میں استقبال کر کے لے گئے وہاں
تمام چنا یا دسترخوان واسطے تناول طعام بچھایا گیا اور رقاب طعام برنج خشکہ و حجرات کہ ظاہرا مخالف مرض سرفہ و ضیق النفس
تھے آگے مولانا کے کہانے کے واسطے رکھے حضرت شیخ نے فرمایا بسم اللہ کرو اور کہاؤ مولانا نے طوعاً و کرہاً چند لقمہ اُس سے
کہائے جب دسترخوان اٹھ گیا مرض نے سخت زور کیا اور قے کرنے کی نوبت پہنچی اسیوقت جلچی موجود ہوئی جو کچھہ مادہ و مواد
سرفہ و ضیق بلغم تھا تمام و کمال نکل گیا اور اسیوقت اچھے ہوگئے اور صحت یاب ہو کر اپنے گھر کو واپس گئے۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ خلفائے حضرت نصیرالدین محمود چراغ دہلی	حضرت سید محمد بن جعفر المکی الحسنی الچشتی		۸۹۱ھ ہجری بعہد سلطان بہلول شاہ لودی	سرہند دہلی	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا بحوالہ بحر المعانی و بحر الانساب	آپ اعظم و اکمل خلفائے حضرت خواجہ نصیرالدین محمود سے ہیں توحید و تفرید میں مقام عالی رکھتے تھے اور جو کچھہ کہ آپنے احوال ظاہر و باطن میں لکھا ہے عقل اُس سے حیران ہوتی ہے آپکی تصنیفات اعلی درجہ اور بڑے پایہ کی ہیں۔ کتابیں ہیں چنانچہ بحر المعانی و دقایق المعانی رسالہ اسرار روح کے بیان میں رسالہ دیگر موسومہ

بہ پنج نکات و بحر الانساب کہ اس میں بیان اہلبیت رسالت کیا ہے اور اپنے ابا و اجداد کا حال بھی لکھا ہے اور جو کچھہ اُنھوں نے اپنے
احوال میں لکھا ہے تحقیق ہوا ہے کہ دعوے اُن کا حق ہے اور بہت بڑی عمر کے تھے۔ چنانچہ ابتدا سے سلطنت تغلقیہ تا زمان سلطان
بہلول لودی زندہ رہے ہیں سن شریف آپ کا کچھہ کم دو سو برس کا تھا آباے کرام آپکے شرفائے مکہ سے تھے بعد اُس کے دہلی آئے
اور وہاں سے سرہند میں سکونت اختیار کی۔ آپ لکھتے ہیں میں نے تین صحابی بزرگوں کو دیکھا ہے اور صفوان بن قضے برادر
عبد مناف کو کہ بحضور حضرت رسالت پناہ مشرف باسلام ہوا تھا دیکھا ہے وہ ایک غار میں مشغول بحق تھا جس روز میں اوس سے
ملاقی ہوا تب اُسوقت تک نوسو یا نوسے ہجری تھے اُنھوں نے فرمایا حضرت رسول صلعم نے میرے حق میں واسطے درازی عمر کے
دعا کی تھی یہ قصہ صفوان عجیب ہے اور خالی از غرابت نہیں دیا کتب احادیث و سیر موافق نہیں واللہ اعلم بالصواب
آپ فرماتے ہیں کہ شیخ اکبر عربی کتاب فصوص الحکم میں لکھتے ہیں کہ منصور حلاج کو تجلی ذاتی تھی اور مقام افراد کا لیکن فقیر کہتا ہے
کہ اگر منصور حلاج کو تجلی ذاتی ہوتی تو وہ ہرگز انا الحق نہیں کہتا اور دیگر سبحانی ما اعظم شانی زبان سے نہیں نکالتے کیونکہ
تجلی ذات میں محویت ہے وہ کیا جانے کہ میں کون ہوں اور کیا ہوں اور کون سبحانی و انا الحق کہے من عرف اللہ کل لسانہ
تجلی ذات میں ہے اور طال لسانہ تجلی صفات میں استغراق چاہیے پس آپ کو بکمال صفتے از صفات او سکے دیکھے یعنی ذات
جائز الوجود صفات واجب الوجود میں مستغرق بوجمال صفات ہوجاتی ہے اور وہ صفت واجب الوجود برین ر بود وہ کلام
آتی ہے اور کہتا ہے سبحانی و انا الحق و ان اللہ ینطق علی لسان میں کیا کہوں ابن عربی اسوقت زندہ نہیں ورنہ اُن کو کہتا جو کہتا تھا
اور وہ سنتے جو کچھہ کہ مجھے یقین ہے جبکہ بدولت فرد حقیقت حضرت نصیرالدین محمود مجھی ترقی ہوئی اور تجلی صفات سے تجلی

خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
						ذات کہ مقام فردانیت سے نزول کیا حضرت شیخ نصیر الدین محمود کو میں نے واقعہ میں دیکھا کہ ذکر خفی فرما رہے ہیں میں نے اپنا روئے نیاز خاک پر ملا آپ نے فرمایا کہ اے شہباز میدان لاہوت اور اے پاک آمدہ جبروت اور اے بار یافتہ عالم ملکوت و ناسوت اُسکے بعد ایک سلائی میری آنکھوں میں پھیری اور فرمایا یہ سلائی نور جمال ذات سے ہے یہ واقعہ ۷۱۱ھ ہجری میں ہوا رات کو میں نے ہوا میں پرواز کی اور ختلان سے مصر میں پہنچا اور پائے بوس حضرت اوحد سمنانی ہوا جو اپنے وقت کے قطب عالم تھے اُنھوں نے اپنے حجرہ میں مجھے ایک گوشہ دیا۔ نماز عشا باجماعت ہمراہ شیخ اوحد سمنانی میں نے گذاری اور تین روز دو ثلث رات تک تین ختم قرآن کئے تیرہ سیپارے مزید بران بعد اُس کے میں نے دیکھا کہ قالب میرا نور ہوکر محیط عرش عظیم ہوا اور دیکھا عرش عظیم میری آنکھ میں مثل خردل ہوگیا ہے بعدہ در خود نظر کی دیکھا کہ تمام بال وجود کی صورت بن گئے ہیں اور تمام صورتیں اپنی صورت کی دیکھتا تھا بعدہ وہ صورتیں محو ہونی شروع ہوگئیں بلکہ کل عالم اور افلاک اور انفس بلاکیفیت ہوگئے اور کل تجلیات صفات و افعال و اسما و آثار محو ہوگئیں اور طرفۃ العین میں ستر ہزار عالم تجلیات کے میں نے سیر کر لی اور کلام بیواسطہ سنا فرمان آیا یا عبدی جلالی حجاب جمالی انوار جلالی و انت بین الجلال و الجمال بعدہ کلام تجلی ذات سے مشرف ہوا کہ کیفیت اُسکی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اور اس تاریخ میں مقام لاہوت میں کہ مقام فردانیت ہے میں نے نزول کیا بعد از تجلی ذات کے ستر ہزار روز عالم صحو میں آیا بیہوشی کے ایام میں شیخ اوحد سمنانی میرے حجرہ میں آتے رہتے تھے اور بوسہ میری پیشانی پر دے کر چلے جاتے تھے اگر شیخ میرے حال سے مطلع ہوتے تو مصاحبان حجرہ مجھے مُردہ جان کر دفن کر دیتے اب جس طرف نظر میں کرتا ہوں نور دیکھتا ہوں کہ فقیر کے ساتھ متصل ہے اور یہ مقام فردانیت کا ہے واقعہ دیکھا کہ مسجد قبا میں حضرت رسول صلعم مع کل اصحاب کرام و اولیاء عظام و از امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ تا حضرت نصیر الدین محمود موجود ہیں حضرت رسالت پناہ نے بلفظ فارسی مجھ سے فرمایا کہ اے فرزند دست حضرت لم یزل و لایزال بحر معانی را بیار اُسی وقت میں ۳۵ مکتوب حضور میں لیگیا اور حضرت کے دست مبارک میں دئے حضرت ممدوح نے بسرعت نبوت تمام کو پڑھا کہ اے یاران مصنف بحر معانی ایک مرد ہے کہ تمام کلام مجید کے معانی حقیقت بیان کرتا ہے اور اگر علم روئے زمین فرض کرو کہ محو اور معدوم ہو جائے اور یہ شخص قلم ہاتھ میں لے تو کل علم کو از بر لکھدے پھر فرمایا کہ اے فرزند آیندہ اسرار حقیقت کو صحرا و جنگل میں مت رکھ کہ امور شریعت جہان میں قصور کرتے ہیں میں نے قبول کیا اور بحر المعانی کو چھبیسویں مکتوب پر ختم کیا حضرت صلعم نے بحر المعانی حضرت علی مرتضیٰ کو دی اور اُنھوں نے بعد ملاحظہ حسن خواجہ حسن بصری کو اور اسی طرح دست بدست بجمیع مشائخ سلسلہ کو پہنچکر حضرت محمود نصیر الدین کے ہاتھ میں پہنچے۔
	حضرت شیخ دانیال ملقب بمولانا عود		۷۸۲ھ ہجری	ستر کہ قطع بارہ بنکی اودہ میں پورانہ قصبہ ہے	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا	آپ اعظم خلفائے حضرت نصیر الدین محمود سے تھے آپ کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت عباس بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ پہنچتا ہے بعد خلافت آپ کو اجازت وطن جانے کی ہوئی جب لکھنو سے گذر کر قریب قصبہ ستر کہ پہنچے تو راہزنوں نے آپ کو شہید کر دیا اور پھر چاہا کہ عیال و اطفال شیخ کو بھی قتل کر ڈالیں اور مال و متاع کو بخاطر جمع لے جاویں ناگاہ ایک آواز مہیب شیخ کے جسم بے سر سے نکلی اور اسی وقت تمام راہزنان نابینا ہو گئے اور راہ گریز نہ دیکھی آخر بدست حکام ماخوذ ہوگئے اور بعوض قتل شیخ کے مقتول ہوئے خادمان نے جنازہ آپ کا ستر کہ میں دفن کیا۔

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مزار	نام کتاب	مختصر حالات
	شیخ صدرالدین حکیم ملقب بطبیب دلہا		سنہ [illegible] ہجری از شجرہ چشتیہ	بیرون قلعہ علائی دلہا کہنہ	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا تتمہ سیرالاولیا	آپ اکمل خلفاء حضرت نصیرالدین محمود سے تھیں اور منظور نظر حضرت سلطان المشایخ آپ کے والد سوداگر مرید حضرت سلطان المشایخ تھے بوڑھے ہوگئے تھے اولاد نہیں رکھتے تھے اسیوجہ سے اکثر اوقات رنجیدہ رہتے تھے ایک روز بحالت وجد اپنے شیخ کے حصول اولاد

کے لئے عرض کی حضرت سلطان المشایخ نے پشت اپنی آپ کی پشت سے ملی اور بتولد پسر بلند اختر بشارت دی اوسی شبکو شکم مبارک آپ کی حاملہ ہوگئیں آپ پیدا ہوئے اور آپ کے والد نے بحضور شیخ خود حاضر ہوکر حضرت شیخ نے آپکو گود میں لیا اور جبہ مبارک اپنی سے کپڑہ پھاڑکر اپنے دست مبارک سے خرقہ بنایا اور پہنایا اور گودی میں شیخ نصیرالدین محمود کے دے کر فرمایا کہ ان کی تربیت ظاہری و باطنی میں کوئی دقیقہ باقی نچھوٹنا آپ کی تصانیف بہت فصیح و متین مشتمل معارف و حقایق اور علم طب میں بھی یدبیضا رکہتے تھے اسیواسطے آپ کو شیخ صدرالدین طبیب دلہا کہتے تھے آپ کو پریان واسطے علاج ایک بیمار کے اٹھالے گئیں اور آپ کے علاج سے بیمار صحت یاب ہوگیا آپ کو ایک خط انھون نے لکھکر دیا اور کہا فلان کوچہ شہر میں ایک کتا اس صورت و رنگ کا ہوتا ہے خط اسکو دکھلانا پس شیخ نے ویسا ہی کیا اس کتے نے جو وہ خط دیکھا تو چل پڑا اور ایک جگہ آپ کو لے گیا اور کھڑا ہوکر اس جگہ کو کھودنے لگا اسمین سے خزانہ نہایت برآمد ہوا شیخ نے اسکو نکال کر راہ خدا میں صرف کر دیا شیخ فتح اللہ اودھی اور حضرت مخدوم شیخ احمد چشتی آپ کے خلفائے اکمل سے ہیں ۔

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مزار	نام کتاب	مختصر حالات
	میر سید علاءالدین			سندیلہ ضلع ہردوئی اودہ کا نامی قصبہ ہے	مراۃ الاسرار	آپ قرابتیان حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت سے ہیں اور خلفائے حضرت نصیرالدین محمود کے ہیں حضرت شیخ نے آپکو سندیلہ رخصت فرمایا تھا اور تین سو بیگہ آراضی سواے سندیلہ سے واسطے خرچ خانقاہ ایک ٹکڑہ سفال یعنی ٹھیکری پر لکھدی تھی

جو وہاں آپ کو حکام وقت سے مل گئی تھی اور وہ تین سو بیگہ زمین ہے کہتے ہیں آجتک آپ کی اولاد کے حق میں بحال ہے اور آج تک کوئی مزاحم نہیں ہوا

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مزار	نام کتاب	مختصر حالات
	شیخ یوسف چشتی		سنہ [illegible] ہجری	دہلی کہنہ	خزینۃ الاصفیا	آپ مریدان پاک نہاد و خلفائے نیک اعتقاد حضرت نصیرالدین محمود سے تھے ایک کتاب موسوم بہ تحفۃ النصایح نظم میں آپ کی ہے جسمین بہت احکام شرع و فرائض و سنن و آداب درج کئے ہیں اور

اسمین یہ صنعت رکھی ہے کہ ہر ایک شعر اسکا رائے مہملہ پر ختم ہوتا ہے آخر کتاب میں اپنے پیر کی مدح میں فرماتے ہیں **شعر**
شیخ معظم پیر ما محمود آن صاحب قرآن + چون او نیا شد ہیچ کس ہم محتشم ہم معتبر + عالم لعالم مثل او ہرگز ندید ہ مردمے + اندر کرامت مثل او خیزد کجا دور قمر ۔

خاندان	نام مع خاندان	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
	مولانا شیخ احمد تھانیسری		۸۲۰ھ ہجری	کالپی	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید پاک اعتقاد اور خلفائے حق یاد حضرت شیخ نصیر الدین محمود سے تھے جس زمانہ میں خروج قاہرہ امیر تیمور گورگانی دہلی میں آئی ہے اور دہلی کو لوٹا ہے اسوقت مولانا مع متعلقین دہلی میں قید سلطانی ہو گئے اور بعد فرو ہونے فساد کے خلاص ہو کر مع عیال و اطفال شہر کالپی میں پہنچے اور چونکہ طریقہ مواخات مولانا خواجگی کے ساتھ رکھتے تھے اوسی جگہ سکونت اختیار کی اور اسیجگہ دفن ہوئے آپ کا مزار پر انوار محل اجابت دعا ہے اور مشہور ہے کہ جو کوئی صادق دل سے چالیس روز متواتر آپ کے مزار پر حاضر ہوتا ہے وہ اپنی مراد کو پہنچتا ہے اور عرس آپ کا وہاں بڑی دھوم دھام سے
چشتیہ نظامیہ خلفائے حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی	حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف حسینی عرف سید راجا المشہور راجو قتال	۴ رجب ۷۲۰ھ ہجری دہلی ماده تاریخ ولادت مخدوم دین و دنیا	۱۶ ذیقعد وقت چاشت روز دوشنبہ ۸۲۵ھ ہجری عمرہ ۱۰۵ سال ۴ ماہ ۱۲ یوم	گلبرگہ ریاست حیدرآباد دکھن کا مشہور شہر ہے اور دوسرا نام حسن آباد حسن گانگوی بہمنی بانی خاندان بہمنیہ کے نام پر ہے	لمعات الاسرار سوانح بندہ نواز ارمغان سلطانی روضۃ الاولیا بحوالہ سیر محمدی محمد علی سامانی جامع الکلم	آپ سادات حسینی سے ہیں شجرہ نسب آپ کا اٹھارہ واسطے سے جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہنچتا ہے آباے کرام آپ کے ملک عرب سے علاو الدین مسعود شاہ کے عہد سلطنت میں متمکن دہلی ہوئے اور مناصب شاہی سے ممتاز ہوتے ہوتے آپ کے والد ماجد امراے سلطان غیاث الدین تغلق میں داخل ہوئے آپ نے سولھویں سال ماہ رجب ۷۳۶ھ ہجری میں حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی سے شرف بیعت حاصل فرما کر ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہوئے اور سید شرف الدین کیتھلی و مولانا تاج الدین و قاضی عبد المقتدر وغیرہ حضرات سے تحقیل و تکمیل علوم ظاہری بھی فرماتے رہے اور ابتداے بیعت سے تا انقراض زمانہ حیات مرشد اکیس برس تین مہینے

از ارمغان سلطانی: سن عادل تولد وار شہود + وفاتش دان کہ تاج المرسلین بود
۸۲۵ ۷۲۰ ۱۰۵

بکمال ریاضات و مجاہدات سے مبادی سلوک کو انتہاے وصول تک پہنچاتے رہے آپ درمیان مشائخ چشت کے مشرب خاص و بیان اسرار حقیقت میں طریقہ مخصوص رکھتے تھے بعد وفات پیر روشنضمیر کے بدیار دکھن تشریف لے گئے اور وہاں بہت بڑا درجہ قبولیت حاصل کیا وجہ تسمیہ لقب گیسو دراز کے صاحب ارمغان سلطانی یوں لکھتے ہیں خواجہ احمد دبیر و قاضی راجہ نے آپ سے وجہ تسمیہ لقب گیسو دراز دریافت کی فرمایا جب میں پہلی پہل اپنے پیر کے حصول ارادت کے لئے گیا تھا اسوقت حضرت ممدوح بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے میں دیر تک نیچے کھڑا رہا بعد میں حضرت ممدوح نے خادم کو بھیجا کہ سید محمد کو بلاؤ خادم نے جاکر دیکھا تو اوس نام کے کئی آدمی موجود تھے واپس ہو کر حضرت شیخ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا سید محمد گیسو دراز کو بلاؤ چنانچہ اسی سے خادم آپ کو شناخت کر کے لے گیا اوسوقت سے میرا لقب گیسو دراز پڑ گیا دوسرے وجہ تخلہ ذکر الاصفیا میں بحوالہ سید اشرف جہانگیر سمنانی یہ لکھی ہے کہ سادات گیسو دراز غایت عالی نسب و عالیشان ولایت میں ہیں ہندوستان میں نہیں اور نسب آپ کا ان کے ساتھ منتہی ہوتا ہے تیسری وجہ ایک روز آپنے دیگر مریدان کے ساتھ ہو کر چوڈول یعنی پالکی سواری حضرت شیخ کو کندھے پر رکھا اوسوقت اُٹھانے چوڈول کے آپ کے دراز گیسو چوڈول کے ڈنڈے کے نیچے دب گئے لیکن بپاس ادب و استغراق کے نکالنا گیسوؤں کا مناسب نہیں سمجھا اور اسی حالت میں مسافت بعیدہ کو طے کیا جب شیخ نے آپ کا

مختصر حالات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہ حال سنا خوش ہوئے اور انکی صدق عقیدت پر آفرین کی اور شعر فرمایا **شعر** ہر کہ مرید سید گیسو دراز شد * واللہ خلاف نیست کہ او عشق باز شد * چونکہ تجلی وجہ انور وختم الاولیا - مولانا علاؤالدین کو وقت مرنے کے حضرت شیخ نصیرالدین محمود نے فرمایا تھا کہ تمکو میرے ساتھ صحبت رکھنی ناممکن ہے اور محمد گیسو [illegible] بہتر ہے کہ تم ایک کو یاان سے اختیار کرو مولانا نے سوچکر عرض کیا کہ وہ سید نا معلوم الاسم جو دراز گیسو کہلاتا ہے - حضرت شیخ نے اسوقت انکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ سید محمد گیسو دراز (یا دلنک زادہ اور صحبت خود نگاہدار) اور جو کچھ شیخ نے تمکو تلقین کیا ہے انکو بھی اسمین سے پوچھا اسروز سے لقب گیسو دراز پڑ گیا - روز سوم وفات اپنے شیخ کے سجادہ نشین ہوئے و بتکلیف والدہ ماجدہ متاہل ہوئے اور بعمر چہتیادسال کہ وقت طوائف الملوکی اور واقعہ تیمور کے دہلی وطن مالوف سے ہجرت اختیار کی اور ساتوین ربیع الثانی سنہ ۸۰۱ ہجری کو دہلی سے دولت آباد کیطرف روانہ ہوئے اسوقت سلطان فیروزشاہ بہمنی فرمانروا تھا اسکے حکم اور اسکی طرف سے خنند الملک حاکم دولت آباد نے بڑی تعظیم اور تواضع سے پیش آیا وہان سے آپ روانہ گلبرگہ تشریف ہوئے سلطان فیروزشاہ خبر تشریف آوری سنکر فیروزآباد سے آپکی پیشوائی کے لئے مع اولاد وارکان گلبرگہ آیا اور بڑی اعزاز واکرام کے ساتھ آپکو داخل شہر کیا بعد اسکے سلطان احمد شاہ بہمنی نے تخت پر بیٹھکر چند دیہات آپکی نذر کئے اور خلائق دکن کو بڑا رجوع ہوا - (کلمات طیبات) کشادگی مین بیشتر تلاوت قرآن و سماع تھا - ۲ - بہت ذکر و یہانتک کہ دل ذاکر ہو جاوے - جب دل ذاکر ہو جاوے تو زبان کو باز رکھو - الذکر باللسان لقلقۃ جب سیر ذکر دل مین آوے تو ذکر بار نکھو کہ الذکر بالقلب وسوسۃ والذکر بالسر معاینۃ اور چاہئے (رابطہ دل بقوت رند یا محافظت دم چنانکہ دل در گداز آید درو ہان بکشاید چون فتح شد مقصود حاصل گشت لا ھجرت بعد الفتح) الکا مقولہ ہے اگر ایک ساعت لطیف مین دل حق تعالے حاضر ہو وہ بہشت ہے بلکہ ہزار بہشت قربان اس ساعت کے **شعر** بفراغ دل زمانے نظرے بماہ روے * بہ ازانکہ چتر شاہی ہمہ عمر ہاؤ ہوئے * شیخ محمد نامی آپکے مرید نے کتاب جامع الکلم مین آپکے کلمات طیبات سے لکھا ہے ہر چیز کے لئے کچھ نہ کچھ آفت ہے عشق کے لئے دو آفتین ہین ایک آفت ابتدائی اور دوسری آفت انتہائی - آفت ابتدائی وہ ہے کہ اسیر درد عشق وغم طلب معشوق ہوجاوے اور محیط ہوجائے اور ایک مدت اسیطرح رہے تاکہ اسکو لذت کامل حاصل ہو مگر کوئی راہ وصول محبوب اسپر نہ کھلے اور جانے کہ سوائے درد وغم کے اور کچھ حاصل نہین ہے اور اسی مین رہے بعد کچھ مدت کے درد وغم اسکی طبیعت مین ہوجائے اور عادت پڑجائے وذوق درد فرقت جاتا رہے اور لذت وصول میسر نہ ہو اور اسیطرح ٹھنڈا پڑ جائے اور اپنی جگہ رہ جائے اور کچھ اس سے یاد نہ رہے عاقبت اسکے حرمان و خسران ہو نعوذ باللہ منہا - دوم آفت انتہا وہ ہے کہ جب بوصال معشوق پہونچ جائے اور مشغول بلذت وصول ہو جاوے اور حرقت فراق والم ہجران اس سے چلی جاوے اور کچھ مدت کے بعد وصال عادت اور طبیعت اس کی ہو جاوے اور ذوق وصال چلا جاوے مطلوب ان دونو حالت سے جز ذوق وخوشی وراحت محبوب نہین ہے پس وصال بے ذوق و فراق بے لذت الم اسکا کس کام کا ہے وہ سرد ہو جاتا ہے اور پھر اس سے اسکے ساتھ نہین رہتا عشق چلا جاتا ہے اور محروم ذوق جمال محبوب سے ہو جاتا ہے اگرچہ وصال ہوتا ہے مگر محبت ذوق کہان کہ اس سے راحت ہووے نرا وصال کیا کار آمد ہے - لیکن عشق برخوردار وہ ہے کہ حالت ابتدائی مین مشغول بالذت فراق وذوق والم وحرقت ہجران ہووے و در انتہا ہر چند کہ وصال اسکو زیادہ ہو ذوق اسکو زیادہ تر ہووے اور طلب زیادہ اور درد اور درد کے زیادہ ہووے اور اسمین ذوق پیدا ہووے ایسا عاشق کو کہتے ہین کہ عاقبت اسکی بخیر ہوئی اور عشق سے برخوردار ہوا اور کامل حظ حاصل کیا - عوارف مین لکھا ہے کامل کو ذوق سماع نہین ہوتا لیکن یہ کامل ایسا ہے کہ آفت انتہائے عشق کی اسکو پہونچی اور اسکو اس نے سرد کیا اور عادت وصال پکڑ لی اور اسکو ذوق بعد انتہا چلا گیا اور ٹھنڈا ہوگیا انتہائے ممدوح کہ آفت اسکو نہ پہونچی وہ ہے کہ اس بیت مین اشارہ ہے **بیت** عجب نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست * عجب اینست کہ من واصل سرگردانم * **تصنیفات** ۱ تفسیر قرآن در قالب سلوک - ۲ تفسیر ثانی بطریق کشاف - ۳ حواشی کشاف - ۴ اشارات المشارق - ۵ رسالہ دربیان رویت ربی فی احسن صورت - ۶ شجرہ نسب جو ستر سے زیادہ رسالون کا مطالعہ فرماکر لکھا ہے - ۷ شرح رسالہ قشیری فارسی - ۸ عوارف جسکو معارف العوارف کہتے ہین - ۹ شرح فصوص الحکم - ۱۰ خلافت نامہ - ۱۱ رسالہ دربیان بود وہست - ۱۲ ترجمہ رسالہ شیخ محی الدین ابن عربی - ۱۳ استقامت الشریعت بطریق الحقیقت - ۱۴ حظائر القدس جسکو عشق نامہ کہتے ہین - ۱۵ شرح تمہیدات عین القضاۃ - ۱۶ ملفوظ اول - ۱۷ ملفوظ ثانی - ۱۸ وجود العاشقین - ۱۹ تلاوت الوجود - ۲۰ ذر الاسرار - ۲۱ رسالہ معراج و [illegible] - ۲۲ رسالہ رویت - ۲۳ رسالہ سبیل المحققین والمجذوبین - ۲۴ ترجمہ مشارق - ۲۵ سیر النبی صلعم - ۲۶ اسرار نامہ جو خاص مخدوم زادہ بزرگ کے لئے تحریر فرمایا - ۲۷ شرح فقہ اکبر فارسی - ۲۸ شرح

مختصر حالات

قصیدہ امالی - شرح عقیدہ حافظہ با فضائل خلفائے راشدین - ضرب الامثال - حواشی قوت القلوب - شرح رسالہ قشیری - شرح آداب المریدین ایک عربی اور تین فارسی - اسماء الاسرار - حدائق الانس - خاتمہ رسالہ قشیری - رسالہ آداب سلوک ظاہر - رسالہ در بیان اشارت محبان حق - رسالہ بیان ذکر و مراقبہ بزبان فارسی - در بیان معرفت حضرت رب العزت - رسالہ در ایام سفر - مکتوبات حضرت خواجہ بندہ نواز - دیوان جسکو ابو الغیاث المعروف قاضی نور الدین خادم خانقاہ نے ترتیب دیا تھا - کتاب الاسما اسمین آپنے تصوف نے اسرار و غوامض خاص ڈہنگ کے ساتھ کوٹ کوٹ کر بھرے ہین جسکے صاحب معارف نے دو شمہ درج کئے ہین دیکھنا ہو تو اُسکو ملاحظہ کیجئے - آپ شاعر بھی تھے چند نظم کے نمونے درج ہین **غزل** دولت عشق را نہایت نیست ✤ عاشقان را بجز ہدایت نیست ✤ ہر کہ راحل شد مشکل عشق ✤ او ہدایت کہ جز ہدایت نیست ✤ عشق را بوحنیفہ درس نگعت ✤ شافعی را در روایت نیست ✤ عشق حسنے ست از برون لبشر ✤ آب و گل زاد ر دکفایت نیست ✤ بوالعجب صورتے ست صورت عشق ✤ چار مصحف از و یک آیت نیست ✤ **رباعی** مرا من بے پدید آمد ہم از من ہر چہ بجستم ✤ کنون در عین استغنی حسینے کیست حیرانم ✤ مرا یاریست در خاطر اگر گویم کدام ست او ✤ جہان مبتلا گرد و بلائے خاص و عام است او ✤ **رباعی** یارے دارم کہ جسم و جان صورت اوست ✤ چہ جسم چہ جان جملہ جہان صورت اوست ✤ ہر معنے خوب صورت پاکیزہ ✤ اندر نظر تو آید آن صورت اوست ✤ **ابیات** دوئی را نیست راہ در حضرت تو ✤ ہمہ عالم توئی و قدرت تو ✤ ایضاً - گر یار نمیکند قبولت ✤ خود را البستم بزلف او بند ✤ **حالات صاحبزادگان آنحضرت** حضرت سید شاہ حسین محمد الحسینی الحسنی معروف سید محمد اکبر جنکو میان بڑے بھی کہتے ہین آپ کے خلف اکبر تھے بڑے صاحب کشف و کرامات تھے آپکی عمر سولہ برس کی ہوگی کہ آپ زیارت حضرت خواجہ قطب الدین بختیاری کے لئے گئے اور تمام رات حضرت خواجہ صاحب کی قبر پر توجہ کے لئے بیٹھے رہے حضرت خواجہ صاحب قبر سے باہر نکلکر رو بقبلہ بیٹھے اُسوقت بہت سی نعمتین آپنے حاصل کین وقت رخصت خواجہ نے فرمایا ماشاء اللہ بہت مضبوط لڑکا ہے - حضرت بندہ نواز فرماتے ہین مینے اپنی عمر مین محمد اکبر سا صوفی نہین دیکھا اور نہ کوئی مرید اپنے پیر سے بہتر ہوا الا بجز دو شخصون کے ایک شیخ الاسلام قطب الدین اپنے پیر سے دوسرے محمد اکبر میرے سے آپ نے اپنی والد کی حین حیات ۱۵ - ربیع الاول ۸۱۲ ہ مین وفات پائی حضرت بندہ نواز نے خود آپکو غسل میت دیا تھا آپ عالم اور فاضل اور صاحب تصنیف تھے چنانچہ معارف عربی در علم نحو - شرح ملتقط رسالہ اباحت سماع - رسالہ اباحت پوشیدن کفش در مسجد - مقامات صوفیان عربی تصریف مالکی شرح مواقع - شرح مسئلہ رسالہ فارسی در علم صرف جوامع الکلم - **حالات فرزند اصغر** - سید یوسف المعروف سید محمد اصغر حسینے جنکو میان لہرا بھی کہتے ہین - آپ صاحبزادہ خورد اور خلیفہ حضرت بندہ نواز تھے آپ بھی بڑے صاحب کشف و کرامات ہوئے ہین آپکا وصال ۱۲ - محرم ۸۲۳ ہ ہوا مزار آپکا خواجہ بندہ نواز سے بائین طرف ہے - تیسرے صاحبزادے نبیرہ آپکے شاہ ید اللہ بن محمد اصغر تھے - سلطان احمد شاہ بہمنی نے اپنا دار الخلافہ بجائے گلبرگہ کے محمد آباد بیدر کو قرار دیا اور خواجہ بندہ نواز سے چند بزرگون کو وہان لیجانیکے واسطے درخواست کی چنانچہ آپنے بہت لوگون کو روانہ کیا جنکو بادشاہ نے بڑے بڑے عہدہ اور رتبہ دئے اور حضرت بندہ نواز نے اپنے صاحبزادہ شاہ ید اللہ کو بھی جانیکے لئے دریافت کیا اُنھون نے مودبانہ کھڑے ہوکر یہ رباعی پڑھی **رباعی** پائے من از در تو بر در دیگر نرود ✤ گر مرا سر برد عشق تو از سر نرود ✤ سر من گر چہ کہ پامال شود بیش درت ✤ نقش پیشانی من ہرگز ازین در نرود ✤ حضرت بندہ نواز یہ رباعی سُنکر بہت خوش ہوئے اور اُسروز سے آپکو خطاب **قبولا** کا ہوا - **از ارمغان سلطانی** - اخبار الاخیار لکھتے ہین آپکو ایک عورت جمیلہ سے محبت ہوگئی آخرش اُسکو اپنے نکاح مین لائے وقت سحر موافق رسم ہندوستان عروس کو جلوہ دیا بجرد اُسکے کہ نگاہ آپکی اوپر جمال اُس عورت کے پڑی ایک ذوق و حالت حقیقی نے مُنھہ دکھلایا آہ نکالی اور جان عزیز معشوق حقیقی سپرد کردی بعد فوت عروس نے بھی آپکو بغل مین لیکر جان بجان آفرین سپرد کردی پس ہر دو عاشق حقیقی کو پہلوئے یکدیگر مین اندر قبر کے رکھدیا۔

نوٹ - لہرا زبان ہندی مین جھوٹے کو کہتے ہین۔

خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ زین الدین			دہلی کنہ چراغ دہلی پایان مزار حضرت چراغ دہلی گنبد مین	مرآۃ اسرار	آپ خواہرزادہ و خلیفہ حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی تھے اور صحبت یافتہ حضرت برہان الدین کے تھے کہتے ہین نصیر خان ذوق والی خاندیس نے قلعہ اسیر کو فتح کیا اور آپکو جاگیر دینے کی تمنا کی مگر آپ نے قبول نہین فرمائی اور فرمایا ایک شہر بنام میرے مرشد برہان الدین کے جہان تم فروکش ہوا آباد کرو اور ایک شہر بنام میرے جہان مین مقیم ہون بنوا دو چنانچہ ایسا ہی ہوا۔
ایضاً	حضرت مسعود بک آپکا اصلی نام شیر خان		۸۳۶ھ	دہلی لاڈو سرائے مقبرہ پیران	مرآۃ اسرار خزینۃ الاصفیا تکملہ سیر الاولیا	آپ اقربا حضرت فیروز شاہ دہلی سے ہین اچانک جذبۂ حق آپکو ہوا اور دل کو کل مرادات دنیوی سے سرد کر دیا اگرچہ آپ مرید شیخ المشائخ رکن الدین بن شیخ شہاب الدین امام و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ تھے لیکن استفادہ آپ کے حضرت نصیر الدین محمود سے کیا تھا اور دیوان اشعار باجازت حضرت موصوف آپ نے لکھا ہے اور ہر قسم کے سخن لطیف اُسمین درج کئے ہین مرآۃ العارفین کے آپ مصنف ہین اور یہ بیت مشہر کمالات اشعار آپ کے ہے ؏ رفت ز مسعود بک جملہ صفات بشر ؎ چونکہ ہمان ذات بود باز ہمان ذات شد ؎ کتاب التمہید مین بطرز تمہیدات عین القضاۃ ہمدانی و ام الصحائف و یوسف زلیخا و مرد العارفین نہایت مرغوب الطبع تصنیفات مین۔ نقل ہے کہ ایکروز حضرت مسعود بک نعلین واسطے شیخ کے لئے جاتے تھے ایک عالم اُنکو راستہ مین ملے اور کہا یہ نعلین کسکی اُٹھائے لئے جاتے ہو فرمایا کفش حق تعالے۔ اسبات پر علماء ظاہر نے متفق ہو کر بعہد فیروز شاہ آپکے اعضاء مبارک کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے زیر قلعہ فیروز آباد کنارہ دریا جمن پھینکدیا بعد وقوع اسکے ہرچند معتقدان آپکے نے جال وغیرہ ڈالکر میت کو نکالنا چاہا مگر دستیاب نہین ہوئی بعد تردد و جستجو کے معلوم کیا کہ کل اعضاء آپکے جمع ہو کر بصورت مجسم حجرہ خاص حضرت سلطان المشائخ کیلوگڈھی مین ہین وہان سے اُٹھا کر مقبرہ پیران لاڈو سرائے آپکو دفن کیا۔ جب یہ خبر واقعہ کے حضرت شیخ کو ہوئی۔ فرمایا کس مسئلہ پر اُنکو شہید کیا قاضی نے کہا حق تعالے کا پاپوش ثابت کیا تھا حضرت موصوف نے فرمایا کہ اضافت برائے ادنی ملابست درست ہے یہ پوچھنا چاہیے تھا کہ کفش خدائے تعالے واسطے ملکیت حق تعالے کہتا تھا کہ للہ ما فی السموات والارض۔ یا حق تعالے کو لابس کفش کہتا تھا۔ قاضی جواب سے عاری ہوا۔ پس آپ کو جوش آیا اور فرمایا اے روسیاہ اُسیوقت قاضی کا مونہہ سیاہ اور حال تباہ ہوگیا۔
چشتیہ نظامیہ بخاریہ	میر سید جلال الحق والدین لقب مخدوم جہانیان بخاری بن سید احمد کبیر بن سید حسین جلال الدین بخاری	۱۴ شعبان شب برات ۷۰۷ھ	دسوین ذوالحجہ روز عید الضحیٰ ۷۸۵ھ ازمعارج الولایت بعہد سلطان فیروز شاہ	اوچ عمر ۷۸ سال	خزینۃ الاصفیا تذکرۃ العابدین سیر العارفین	آپ صحیح النسب سادات بخاری ہین ہر چہار دہ خانوادہ کے خلیفہ[1] ہین ہر ایک خانوادہ مین اپنے اپنے موقع پر آپکا ذکر انشاء اللہ آویگا آپ نے دوبار سیر ربع مسکون کے[2] ہے آپکو مکہ معظمہ مین حضرت شیخ امام عبد اللہ یافعی سے بہت صحبت رہی ایکروز امام موصوف نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا اگرچہ اسوقت دہلی مین درویشان اہل دل وفات پا چکے ہین **نوٹ** [1] سید جلال الدین سرخ آپکی جد امجد کا سلسلہ نسب پنجد واسطہ درمیانی بحضرت امام تقی ہو پہنچتا ہے [2] شہر بخارا سے ملتان رہکر متاہل ہوئے آپنے پہلے اپنے والد سید احمد کبیر سے ارادت حاصل کی پھر شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی سے خرقہ خلافت سہروردیہ حاصل کیا۔ بعد زیارت حرمین الشریفین کرکے بکرہ ارادت و خرقہ تبرک شیخ الاسلام شیخ عفیف الدین بن عبد اللہ المشہر یافعی سے حاصل کیا اور دو سال تک سبقاً کتاب عوارف و دیگر کتب سلوک اُنسے پڑھی

لیکن اثر برکت اُنکا تمام نصیر الدین محمود مین موجود ہے اور وہ چراغ دہلی ہین اُنکی صحبت مین جانا چاہیے اُسیوقت حضرت مخدوم عازم دہلی ہوئے اور بعد قطع مسافت حضور مین حاضر ہوئے حضرت شیخ نے آپکو دیکھکر فرمایا کہ آپکو بواسطہ ارشاد حضرت عبد اللہ یافعی کے حسن ظن فقیر پر ہوا ہے جو اس فقیر پر نوازش فرمائی مخدوم نے جوابدیا رحمت خدا کی امام پر ہووے کہ جنہون نے مجھے اس درگاہ ملک پایگاہ مین حصول دولت عظمےٰ کے لئے بھیجا ہے آخرکار حضرت شیخ نے آپکو خرقہ خلافت چشتیہ بھی عطا فرمایا۔

خاندان	نام صاحبان	جاے ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ بخاریہ	حضرت شیخ صدر الدین راجو المعروف راجن قتال بن سید احمد کبیر بخاری		شب شنبہ ۱۶ جمادی الثانی سنہ ۸۲۷ھ	اوچ ضلع ملتان مین مشہور قصبہ ہے	تکملہ سیر الاولیا سیر العارفین	اگرچہ آپ خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار حضرت سید احمد کبیر سے رکھتے تھے لیکن سلسلہ چشتیہ مین آپکو ارادت اپنے بھائی حضرت مخدوم جلال الدین بخاری سے بھی تھی آپکی کرامات و خرق عادات مشہور و کمالات اظہر من الشمس ہین اب بھی اگر کوئی آپکے مرقد مبارک پر چند روز متواتر حاجت کے لئے جاوے جلدی اُسکا مقصد برآتا ہے اور واسطے برآنے حاجات کہڑاہی کہ عبارت روغن زرد ودلیہ گندم وقند سرخ مساوی الوزن سے ہے مشہور و مجرب ہے ونیز قطعہ چوب کنار و بید کہ باہم آمیختہ آپکی خانقاہ پر موجود ہین واسطہ تپ غب حکم اکسیر رکھتے ہین آپکی زبان سے جو کچھ قہر یا لطف سے گزرتا وہ ہو کر رہتا تھا چنانچہ ایک روز آپکے صاحبزادہ نے کسی بیگناہ شخص کی ریش تر شوادی اُسنے حضور مین استغاثہ کیا آپکی زبان سے نکلا کہ وہ (صاحبزادہ آپکا) اپنی ڈہاری کو خود مونڈھیگا چنانچہ فوراً صاحبزادے پر ایک حالت وارد ہوی اور اُسیوقت حجام کو بولایا۔ اور کہا کہ جلدی میری ڈاڑھی مونڈھ وہ ڈر گیا اور بہ بہانہ ہاتھ دہونے کے چھپ گیا آپ نے آئینہ دیکھکر استرہ سے اپنی ڈاہی کا صفایا کردیا۔
ایضاً	حضرت مخدوم شیخ اخی راجگری نام جمشید لقب اخی	زہرا مصافات پرگنہ دریاباد ملک اودھ	روز چہار شنبہ ۱۱ شوال سنہ ۸۰۱ھ	راجگر ایک موضع ہے برلب دریائے گنگ متصل قنوج	مرقد الاسرار	آپ کا سلسلہ نسب بہ انبیاء بنی اسرائیل پہونچتا ہے آپ خلیفہ اعظم حضرت مخدوم جلال الدین جہانیان ہین آپ پر حضرت شیخ کی کمال مہربانی تھی اسلئے اخی کے نام سے آپکو یاد کرتے تھے۔ حضرت شیخ نے نعمت خلافت دیکر بولایت قنوج باجازت الہامی رخصت فرمایا تھا مگر آب و ہوا وہان کی ناموافق ہوئی اسلئے موضع راجگر برلب دریائے گنگ سکونت اختیار فرمائی تھی آپ اسقدر قرب حق تعالے سے ممتاز تھے کہ حضرت مخدوم جہانیان آپسے درخواست دعا کیا کرتے تھے اور آپ انکسار و عجز سے التماس کرتے تھے کہ بندہ کی کیا مجال ہے حضور ہی دست بدعا ہون جب مخدوم صاحب زیادہ بجد ہوتے تو آپ ناچار ہو کر عرض کرتے کہ حضرت مخدوم دعا کرین اور بندہ آمین۔ آپ ایام ہولی مین ہندوان قنوج کے ساتھ رہتے اور غلبۂ شوق مین مستانہ تھے تا اینکہ بعض مشائخ طالب تعذیر شرعی ہوئے مگر کوشش سید احمد مجھلے سے باز رہے۔ جو نہایت درجہ کے معظم حلقہ اکابر علماء مین بعہد سلطان سکندر لودھی ممتاز تھے بعد اُن کے صاحبزادہ عبد الغفار اکابر عالیشان ہوئے یہ ثمرہ دعا شیخ اخی راجگر تھا۔
ایضاً	قاضی شیخ قوام الدین چشتی سہروردی بن ظہیر الدین عباسی از فوائد سعدیہ	دہلی	۲۰ شعبان ۸۴۲ھ از شجرہ چشتیہ بقول اخبار الاخیار سنہ ۹۰۰ھ	لکھنو قریب امام باڑہ نواب آصف الدولہ	خزینۃ الاصفیا مرقد اسرار فوائد سعدیہ اخبار الاخیار تذکرۃ العابدین	آپ مرید حضرت شیخ نصیر الدین محمود تھے بعد وفات مرشد خود بحضور سید جلال الدین مخدوم جہانیان کے حاضر ہو کر تکمیل کو پہونچے اور درجہ خلافت حاصل کیا۔ نقل ہے جب وقت وفات حضرت مخدوم جہانیان نزدیک ہوا تو انہون نے مصلحتاً آپ سے دریافت کیا کہ نعمت سجادہ و امانت پیران کسکو دون آپ نے فرمایا سید صدر الدین راجن قتال برادر خورد کو دینی چاہیے کہ اُنسی بہتر اور کوئی نہین ہے۔ آپنے ویسا ہی کیا اور ایک خرقہ تبرکاً سید ناصر الدین محمود فرزند کو بھی عطا فرمایا۔

نام خاندان	نام حضرات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
						علاوہ اسکے تذکرۃ العابدین میں لکہا ہے کہ آپ کے خلفاء یہ بھی ہیں قاضی سید عبد الملک عرف سید اجمل بہرائچی آکی ارشاد مرا حضرت بدیع الدین کے خلیفہ ہیں۔ وفات اونکی ۱۵ ہو رمضان سنہ ۷۳۳ ہجری کو ہوئی مزار بہرائچ میں ہے سید بڈہن بہرائچی آپ خلیفہ سید اجمل بہرائچی و پیر شیخ درویش محمد بن محمد قاسم اودہی ہیں وفات آپکی ۸ رشوال سنہ ۸۰۰ ہجری مقام بہرائچ
ایضاً	حضرت مخدوم حسام الدین فتحپوری سلطان المشائخ کے خلفاء سے		سنہ ۶۰۰ ہجرے	فتح پور سہوہ متصل الٰہ آباد	خزینۃ الاصفیا	آپ اکمل خلفاء قاضی عبد المقتدر سے تھے بہت خلقت آپکی ہدایت سے باخدا ہوئی حضرت شیخ بڈہن جیسے آپکے اکمل خلفاء سے ہیں۔
پیشوا چشتیہ نظامیہ	حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی لقب جہانگیر	سنہ ۶۸۸ھ	۲۸ محرم سنہ ۸۰۸ھ عمر ۱۲۰ سال	جونپور مقام کچھوچھہ ضلع فیض آباد	معارج الولایت بحوالہ لطائف اشرفی مرآۃ الاسرار	آپ کے پدر عالی قدر سلطان ابراہیم بادشاہ سمنان تھے اور مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ علاؤالحق والدین بنگالی اور فیض یافتہ ہر چہار پیران خانوادہ فقر تھے آپ ولی مادر زاد اور عظماء اولیاء دکبرائے اتقیا خطہ ہندوستان سے ہیں آپ نے بعمر سات سال کے قران شریف سات قرات میں حفظ کیا اور چودہ سال کی عمر میں علوم معقولی و منقولی سے فارغ ہو گئے بعد وفات آپکے والد کی ارکان سلطنت نے آپکو تخت سلطنت سمنان پر متمکن کیا مگر آپ بعد فراغت امور سلطنت

کے اکثر اوقات بصحبت حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی اور دیگر مشائخان وقت رہا کرتے تھے ایک روز حسن اتفاق سے خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے فرمایا اگرچہ تم کو امور سلطنت سے فراغت نہیں ہے الا بر سبیل اجمال ملاحظہ معانی نقش اسم اللہ بیواسطہ زبان دل صنوبری میں کرتے رہو اور واقف انفاس بھی رہنا چاہئے ہرگز اس کام سے غافل نہ رہنا آپ نے حسب الحکم ایسا ہی عمل کیا اور فائدہ عظیم اُٹھایا بعد اُسکے خواجہ اویس قرنی کو خواب میں دیکھا آپکو اذکار اویسیہ سے اُنہوں نے تلقین فرمائی سات سال اذکار اویسیہ میں مشغول رہے باز خضر علیہ السلام نے تشریف لاکر فرمایا ؏ ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں۔ ایں خیال است و محال است وجنوں۔ اور اگر طلب خدا درکار ہے تو سلطنت سے دست بردار ہو کر جلد تر ہندوستان میں حضرت شیخ علاء الدین بنگالی کی خدمت میں حاضر ہو آپ بموجب ارشاد سلطنت اپنے بھائی سلطان محمود یا محمد کو سپرد کر کے واسطے حصول اجازت و ترخیص والدہ ماجدہ کی خدمت میں گئے آپکی والدہ نے فرمایا کہ اے فرزند تمہارے پیدا ہونے سے پہلے حضرت خواجہ احمد یسوی نے مجھے اشارہ کیا تھا کہ تیرے فرزند ہوگا کہ جسکے نور ولایت سے تمام دنیا روشن ہو گی الحمد للہ کہ وہ وقت پہونچگیا مبارک ہو بیٹے تمکو اپنا حق بخشا اور تم کو اپنے حق سے نکالکر حق کے سپرد کیا۔ آپ رخصت ہو کر بمقام اوچ بحضور حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت حاضر ہوئے اور نعمت بیغایت بانوید مقام قطبی و غوثی حاصل کی اور پھر زیارات حضرات دہلی سے مشرف ہو کر خدمت میں حضرت شیخ علاؤالدین بنگالی حاضر ہوئے شیخ علاؤالدین نے بنور باطن و اطلاع خضر علیہ السلام آپ کے آنیسے اطلاع پاکر جمیع اصحاب خود کے ساتھ واسطے استقبال کے آئے اور از راہ مہربانی سکھپال اپنے پر سوار کیا اور آپ دوسرے سکھپال پر سوار ہو کر خانقاہ میں آئے اور اُسی روز بشرف بیعت مشرف کیا اور بلباس خود ملبس اور تھوڑی مدت میں تکمیل کو پہونچاکر خطاب جہانگیر کے ساتھ ملقب کیا اور جو خرقہ خاص سلطان المشائخ شیخ اخی سراج سے پایا تھا باجمیع امانت پیران آپکو عطا کر دیا آپ نے اس سفر میں ایک سو نوے ۱۹۰ مشائخان جید سے فیض حاصل کیا پھر دوسری دفعہ بمقام اوچ خدمت میں حضرت مخدوم جلال الدین تشریف لیجاکر فیض کامل حاصل کیا اور حضرت مخدوم نے بڑی خوشی کے ساتھ اُس فیض کو جو اُنہوں نے چار سو کئی پیران سے حاصل کیا تھا ایثار کیا۔ نقل ہے ایک روز پوجاریان بت خانہ شہر بنارس میں بحث اور تنازع ہوا اُنہوں نے دلیل قاطع صاحب ولایت ہونیکی آپ سے طلب کی آپ نے اُنکے بتخانہ سے ایک بت سنگین کو طلب کیا اُسی وقت وہ بت حاضر ہوا اور زبان حال تصدیق آپکی ولایت کہو لی اور کلمہ توحید کہا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

یہ حال دیکھکر کئی ہزار ہنود مسلمان ہو گئے۔ آسیب زدہ مجرد دیکھنے آپکے روضہ کے شفا پاتا ہے اور اگر نام نامی آپکا اوپر آسیب زدہ کے دم کریں تو آسیب دفع ہو جاتا ہے ستائیسویں محرم کو آپ نے جمیع بزرگان عہد کو جمع کیا اور فرزند دینی خود حضرت حاجی عبدالرزاق کو خرقہ خلافت عطا کیا اور سجادہ نشین اپنا بنایا اور بعد نماز ظہر قوالان کو طلب کیا اور مجلس سماع گرم ہوئی اور قوالان نے یہ شعر پڑھا ؎ خوب تر زین دگر چہ باشد کار۔ یار خنداں رود بجانب یار ؏ سیر بنید جمال جاناں را۔ جاں سپارد و نگار خنداں را۔ ان اشعار کے سننے سے آپکو سخت حالت ہوئی اور آخر کار ایک آہ سینہ سے نکالکر جان بجاناں تفویض فرمائی۔ آپکی تصنیفات سے بشارت المریدین و مکتوبات ہیں اور کتاب لطائف اشرفی آپکے احوال میں نہایت مطبوع و دل پسند ہے آپ چند بار بزیارت حرمین الشریفین گئے ایک مرتبہ حضرت شیخ بدیع الدین معروف شاہ مدار آپکے رفیق صحبت تھے زیارت حرمین الشریف کے بعد شاہ مدار بطرف ہندوستان اور آپ کربلا معلی سے ہوتے ہوئے بطرف روم گئے اور صاحب سجادہ حضرت مولوی روم کے مسمی سلطان ولد صاحبزادہ اُنکے سے ملاقات کی پھر شام کیطرف متوجہ ہوئے اور صاعہ دمشق میں زیارت شیخ محی الدین عربی حاصل کی اور وہاں سے مشائخ مصر و یمن کی ملازمت کرکے پھر زیارت بیت اللہ و مدینہ سے مشرف ہو کر سیر عراقین و مرقد ائمہ اہل بیت و دیگر بزرگان بغداد کر کے کاشان پہونچے اور شیخ عبدالرزاق کاشی کو دریافت کیا اور کتاب فصوص الحکم و فتوحات مکی و اصطلاح کبیر کو اُنسے پڑھا اور اصطلاح حقائق کو ہند بیہا آنکار کیا پھر مشہد شریف گئے اور آستانہ حضرت امام علی رضا رہ کر انواع فیوض حاصل کئے اور وہاں سے ماوراء النہر جاکر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند سے خرقہ خلافت حاصل کیا وہاں سے ترکستان گئے اور صاحبزادگان حضرت خواجہ احمد یسوی سے نعمتیں حاصل کیں وہاں سے معاودت کرکے قندہار و کابل و غزنین سیر کرکے ملتان پہونچے وہاں کے بزرگان وقت سے نیاز حاصل کرکے بفیض زیارت حضرت داتا گنج بخش لاہوری مشرف ہوئے اور مکرر زیارات حضرات پیران دہلی و حضرت اجمیر سے سعادت حاصل کی اُسکے بعد دکھن پہونچکر حضرت سید محمد گیسو دراز سے نیاز حاصل کیا۔ آپکے خلفاء کے اسماء یہ ہیں سید عبدالرزاق شیخ شمس الدین ملقب اشرف۔ شیخ معروف جنکی شان میں فرمایا ہے کہ اشرف معروف ہے اور معروف اشرف۔ مخدوم شیخ خیر الدین انصاری۔

چشتیہ نظامیہ کے پیشوا	حضرت حاجی سید عبدالرزاق المخاطب بنور العین	سنہ ۸۲۲ھ	۵ر جمادی الثانی سنہ ۹۴۲ھ	سمنان برابر مرقد حضرت اشرف سمنانی عمر ۱۲۰ سال	مرآۃ الاسرار	آپ اولاد پاک نہاد حضرت غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی ہیں آپکو فرزند دینی بناکر حضرت میر اشرف جہانگیر سمنانی نے خرقہ خلافت عطا فرماکر سجادہ نشین اپنا فرمایا تھا اور جمیع خلفاء اپنے کو کچھ کچھ تبرکات دیکر آپکی متابعت میں رہنے کی وصیت کی تھی۔ آپ مخاطب بنور العین تھے تفصیل اس اجمال فرزندی کی اسطرح پر ہے۔ حضرت میر اشرف جہانگیر بموجب ارشاد اپنے پیر کے مجرد و حضور و مسافر تمام عمر رہے اسیواسطے آپکو فرزند حقیقی ہونیکا یقین جاتا رہا تھا آپکے اس خطرہ سے آپکے مرشد آگاہ ہوئے اور فرمایا کہ ایک فرزند دینی و معنوی حق تعالے نے تم کو عطا کیا ہے کہ جانشین تمہارا ہوگا اسوقت سے آپ منتظر رہتے

تھے جب آپ بطرف خراسان و عراقین تشریف لیگئے اُسجگہہ سید حسن عبدالغفور سے ملاقات ہوئی کہ جنکے گھر میں آپکی ہمشیرہ خالہ زاد منکوحہ تھی اُنسے یہ سید عبدالرزاق پیدا ہوئے آپکو بعمر دوسالگی میر سید اشرف سمنانی نے فرزندی میں قبول کیا اور سایہ ولایت میں پرورش کیا اور آپ بعلوم دینی و دنیوی بہرہ یاب ہو کر بمرتبہ تکمیل و ارشاد پہونچے حضرت میر اشرف بکمال مہربانی فرمایا کرتے کہ اور فرزند صلب سے پیدا ہوتے ہیں بیٹے عبدالرزاق کو براہ چشم پیدا کیا ہے اور یہ بیت بدیہہ زبان مبارک سے فرماتے ؎ بنور دیدہ ام از نور دیدہ * کہ نور دیدہ باشد نور دیدہ۔ اُس روز سے آپ مخاطب بنور دیدہ ہوئے تھے ایک روز حضرت موصوف نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بیٹے اپنے آپکو بتمامہ تم پر نثار کر دیا ہے اور کوئی چیز تم سے دریغ نہیں کی ہے بلکہ فرزندان تمہارے کے لئے حق تعالے سے چاہا ہے کہ وہ ہمیشہ مقبول و مسعود رہیں اُنکی دعا سے آپکی عمر ۱۲۰ برس کی ہوئی تھی۔

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
پیشوا چشتیہ نظامیہ	حضرت مخدوم شیخ صفی الدین ردولوی ولد نصیر الدین		۱۵ ذیقعدہ سنہ ۸۱۹ھ مادہ تاریخ وفات اے صفی دادرس امت از اخبار الاخیار	ردولی	مراۃ الاسرار	آپکے والد جد امجد شیخ نظام الدین کے ہمراہ غزنین سے ہندوستان میں تشریف رہے اور آپکے والد نے جونپور میں آکر قاضی شہاب الدین کی صاحبزادی سے نکاح کیا آپ مرید و خلیفہ حضرت میر اشرف جہانگیر تھے ایک روز حضرت میر اشرف نے قصبہ ردولی کی جامع مسجد میں نزول فرمایا۔ شیخ صفی بموجب ارشاد خضر علیہ السلام منتظر اس سعادت کے تھے حاضر حضور ہوئے اور سعادت مریدی حاصل کی حضرت موصوف نے قدرے نبات اپنے ہاتھ سے آپکے مونہہ میں ڈالی اور دعا کی کہ حصول انوار الانوار مبارک ہووے آپ نے چالیس روز اقامت فرمائی اور تکمیل کو پہونچکر خرقہ خلافت حاصل کیا پس حضرت موصوف آپکو مسند ارشاد پر بٹھاکر شہر اودھ تشریف لیگئے آپکی تصنیفات سے دستور المبتدی صرف میں اور حل التراکیب کافیہ و شرح کافیہ نحو میں و غایۃ التحقیق وغیرہ مشہور ہیں۔
ایضاً	حضرت مخدوم شیخ خیر الدین انصاری	سدہورا		سڈہورا جسکو ظفرآباد بھی کہتے ہیں ضلع انبالہ میں ہے	مرآۃ الاسرار	آپ قصبہ سڈہورا کے باشندہ اولاد شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری تھے آپکے دادا خواجہ نظام الدین بسبب انقلاب زمانہ ہرات سے تشریف لائے تھے آپ نے خانقاہ شیخ شمس الدین اودہی میں حضرت میر سید اشرف سمنانی سے شرف ملازمت حاصل کیا بعد مجاہدہ و ریاضات چہار سالہ کے نعمت خلافت حاصل کی تھی۔
چشتیہ نظامیہ بخاریہ پیران گجرات احمد آباد	حضرت قطب عالم نام برہان الدین کنیت ابو محمد لقب قطب عالم بن ناصر الدین محمود بن مخدوم جہانیاں	۱۴ رجب سنہ ۷۹۰ھ	۸ ذی الحجہ سنہ ۸۵۷ھ عمر ۶۷ سال	موضع بٹود مضافات احمد آباد	اخبار الاخیار و خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت سید ناصر الدین محمود اور نبیرہ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں کے ہیں نقل ہے ایک ٹکڑہ پتھر کا آپکے روضہ کے دروازہ پر پڑا ہے جب دفعتاً دیکھیں تو پتھر دکھائی دیتا ہے اور جس وقت غور سے دیکھتے ہیں تو لوہا معلوم ہوتا ہے اور جب بہت غور کریں تو وہی لکڑی دکھائی دیتی ہے کہتے ہیں کہ ایک روز آپ نماز تہجد کو اٹھے اور چلنے لگے ناگاہ آپکے پائے مبارک نے ایک ٹکڑہ چوب سے ٹھوکر کھائی بے اختیار آپکی زبان سے نکلا کیا چوب ہے یا پتھر یا لوہا یا کیا چیز ہے آپکی زبان کی تاثیر سے حق تعالے نے تینوں صفتیں اُس ٹکڑہ چوب میں ظاہر کردیں۔
ایضاً	مخدوم سراج الدین عرف شاہ منجھلے لقب شاہ عالم	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۸۱۷ھ	۲۰ جمادی الثانی صبح روز یکشنبہ	گجرات احمد آباد	ایضاً	آپ منجھلے صاحبزادہ حضرت قطب عالم تھے اسلئے میاں منجھلے مشہور تھا حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں کی اولاد سے ہیں اور خاندان حضرت مخدوم جہانیاں اُس ملک گجرات میں آپ ہی سے روشن ہوا ہے بعد وفات اپنے والد ماجد کے آپ نے

نام خاندان	نام مع خطاب و لقب	تاریخ ولادت و جائے ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
	کنیت ابوالبرکات بن برہان الدین قطب عالم	سنہ ۸۱۷ھ عمر ۶۳ سال مادہ تاریخ فخر	سنہ ۸۸۰ھ عمر ۶۳ سال مادہ تاریخ فخر			حضرت شیخ احمد کہتو سے بھی نعمت حاصل کی تھی ایک جماعت خلفائے قطب عالم وشاہ عالم، احمد آباد میں آسودہ ہیں جہاں سے فی الحقیقت بوی عشق ومحبت آتی ہے اور ویرانہا سے نور وبرکت ولایت نکلتی ہے۔ اشہر مشائخان صاحب ولایت سے شیخ حسام الدین ملتانی خلیفہ حضرت سلطان المشائخ ہیں۔
چشتیہ نظامیہ بخاریہ پیران گجرات احمد آباد	عبداللطیف نام داورالملک خطاب بن محمود قریشی		۱۷ ذیقعد سنہ ۸۸۹ھ مادہ تاریخ لفظ ذیقعد	گجرات	مرآۃ الاسرار	آپ کو ارادت حضرت شاہ عالم سے تھی سلطان محمود بیگہرنے آپکو خطاب داورالملک دیا تہا دنیا میں امیرانہ لباس رکہکر کار آخرت کو انجام کیا کرتے تھے۔ آخرش ایک شخص قوم گوربچہ نے شمشیر پیش کرتے وقت آپ کو شہید کر دیا۔ آنکہ در راہ تو شہید انند ٭ کشتن خویش راشہی دانند۔
ایضاً	قاضی نجم الدین گجراتی		سنہ ۹۱۱ھ از وفیات الاخبار	احمد آباد		آپ بہت متشرع ومتعصب تھے حضرت شاہ عالم کی کرامت وولایت کی آزمایش کرکے حضرت شاہ عالم سے ارادت حاصل کی اور اُنکے فیض تربیت سے واصلان حق میں منسلک ہوئے اور بمرتبہ ارشاد پہونچے۔ نقل ہے حضرت شاہ عالم صاحب وجد وسماع تھے اور مزامیر کے ساتھ سنا کرتے تھے آپ چند

مسئلہ در منع سماع لکہکر لیگئے جسوقت نظر شاہ عالم کے جمال پر پڑی طاقت بات کرنیکی نہیں رہی اُنہوں نے فرمایا قاضی ہاتہہ میں یہ کیسا کاغذ ہے بیچار لاچار آپ نے وہ کاغذ حضرت کے ہاتہہ میں دیا آپ نے نگاہ کیا تو بالکل سفید اور نوشت سے معرا کاغذ ہوگیا اور سیاہی مسائل رسمی کہ حجاب راہ قاضی تھی محو ہوگئی پس کاغذ قاضی کو واپس کرکے فرمایا دیکہو کیا لکھا تھا۔ آپ نے دیکہکر اپنا سر قدموں میں حضرت شاہ عالم کے رکہکر عجز ونیاز ظاہر کیا اور اسیوقت مرید ہوکر محلوق ہوئے اور واصلان حق میں منسلک ہوکر بمرتبہ ارشاد پہونچے۔

نام خاندان	نام مع خطاب و لقب	تاریخ ولادت و جائے ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
ایضاً	خواجہ عبدالحق جامی	احمد آباد گجرات	۳ رمضان شب دوشنبہ سنہ ۱۰۲۹ھ	برہان پور	سفینۃ الاولیا	آپکے جدامجد شیخ محمد صدر فرزندان حضرت صدیق اکبر سے تھے ابتدائے جوانی میں آپ نے خدمت میں شیخ حنفی گجراتی کے پہونچکر خرقہ اجازت پہنا بارہ برس مکہ معظمہ میں بخدمت علی متقی رہے وہاں سے معاودت کرکے احمد آباد گجرات پہونچکر متاہل ہوئے وبصحبت شیخ محمد ماہ جونپوری فیضیاب ہوئے اور جو نعمت کہ آپکے والد بزرگوار شیخ محمد کو سپرد کرگئے تھے لیکر برہان پور متوطن ہوئے آپ متاخرین سلسلۂ چشت سے تھے اور جو کچھہ فتوح ہوتے تھے اس میں سے ایک حصہ بنا بر قوت عیال اور دوسرا حصہ صرف خانقاہ وفقرا اور تیسرا حصہ نذر حضرت سرور کائنات بحرمین الشریفین بھیجا کرتے تھے۔

نام سلسلہ	نام مع لقب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
پیشوا چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ علاء الحق والدین اسعد لاہوری بنگالی ملقب بہ گنج نبات		غرہ رجب سنہ ۸۰۰ھ بقول ثمرات ۲۷ رجب سنہ ۸۰۰ ہجری روز یکشنبہ بقول اخبار الاخیار سنہ ۸۰۰ھ	پنڈوہ بنگال کا مشہور قصبہ ہے۔	خزینۃ الاصفیا وفیات الاولیا اخبار الاخیار	آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ سراج الدین عثمان معروف با خی سراج تھے آپکا سلسلہ نسب بخالد بن ولید ختم ہوتا ہے آپکے والد وزیر بادشاہ بنگالہ تھے کہتے ہیں کہ آپ بغرور دولت و احتشام ملقب بہ گنج نبات مشہور تھے۔ یہ بات سنکر حضرت سلطان المشایخ غصہ میں آئے اور فرمایا کہ میرے پیر گنج شکر ہیں اور وہ اپنے آپکو گنج نبات کہواتا ہے الٰہی زبان اسکی گنگ کردے بمجرد اس کہنے کے زبان آپکی گنگ ہوگئی جب باراوت حضرت شیخ سراج حاضر ہوئے تو زبان آپکی کشادہ ہوئی اور نہایت زہد و ریاضت کو پہونچے تھے یہانتک کہ میر سید اشرف جہانگیر سمنانی بعد ترک سلطنت ظاہری برہنموئی خضر علیہ السلام حاضر خدمت ہوکر تکمیل کو پہونچے اور آپکے فرزند صاحب سجادہ نورالدین قطب عالم آپکی توجہ سے قطب عالم ہوئے اور شیخ نصیرالدین مانک پوری آپکے مریدان سے تھے جو بدرجہ ابدال پہونچے ہوئے تھے۔ آپ نے تمام دولت وثروت وجاہ وحشم چھوڑکر خدمت مرشدمیں حاضر رہتے تھے یہانتک کہ جب مرشد آپکے سفر کو جاتے تو خدام آپکی دیگ طعام گرم گرم آپکے سرپر رکھدیتے اسیوجہ سے آپکے سرکے بال اوڑ گئے تھے اور جب اکثر اوقات اتفاق گذر حضرت شیخ اخی پیش دولتخانہ برادران وخویشان کہ امیر کبیر و رئیسان با توقیر آپکے تھے ہوتا تو آپ پابرہنہ ہمراہ سواری شیخ ہوتے اور دیکھنے بھائی بندوں سے کچھ تغیر و تاثیر آپکو مطلق نہیں ہوتی تھی۔
ایضاً	شیخ سید تاج الدین شیر سوار		سنہ ۸۴۷ھ ہجری	بیرون شہر نارنول متعلق ریاست پٹیالہ	خزینۃ الاصفیا	آپ خلیفہ و صاحب راز حضرت شیخ قطب الدین منور بن شیخ برہان الدین بن شیخ جمال الدین ہانسوی ہیں۔ کوہستان نارنول میں ریاضات و مجاہدات شاقہ کئے تھے۔ دروحوش وطیور آپکے ساتھہ انس رکھتے تھے جب آپکا ارادہ زیارت پیر کا ہوتا تو ایک شیر کو جنگل سے پکڑ لیا کرتے تھے اور اوسپر سوار ہوکر اور ہاتھہ میں بجائے کوڑہ سانپ لیکر روانہ ہوا کرتے تھے جب نزدیک آبادی قصبہ ہانسی کے پہونچتے تو شیر و سانپ کو چھوڑ دیا کرتے اور پاپیادہ قصبہ ہانسی میں آیا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت شیخ قطب الدین منور دیوار پر بیٹھے تھے سید تاج الدین اسیطرح شیر پر سوار ہاتھہ میں مار لئے حضور میں آگئے فرمایا اے سید یہ حیوان جاندار ہیں اگر مردان حق دیوار بے جان کو حکم کریں کہ جماد ہے وہ بھی چل پڑے کہتے ہیں اس فرمانیکے ساتھ ہی وہ دیوار جسپر آپ تشریف رکھتے تھے چندگز چلی۔ فرمایا اے دیوار مینے یہ بات برسبیل تمثیل کہی تھی تجھے نہیں کہا تھا کہ چلیو۔ تیری جہاں جگہہ ہے وہیں رہو۔
چشتیہ نظامیہ	قاضی شہاب الدین دولت آبادی		سنہ ۸۴۸ھ		خزینۃ الاصفیا	آپ اعظم خلیفہ مولینا محمود خواجگی اور اکمل شاگردان قاضی عبدالمقتدر سے تھے اپنے عہد میں قبولیت عظیم پائی تھی۔ تصانیف وتوالیف عالی رکھتے تھے چنانچہ شرح کافیہ وکتاب الارشاد۔ بدیع البیان وبحر مواج تفسیر قرآن

نام خاندان	نام صاحبان حالات	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
						رسالہ تقسیم علوم رسالہ تقسیم صنایع کہ ہرایک کتاب بغایت عمدہ ہے فن شاعری بھی رکھتے تھے چنانچہ ایک قطعہ اُنکا بیکی ازملوک جو بطلب کنیزک لکہا تھا نظیراً پیش ہے **قطعہ** این نفس خاکسار کہ آتش سزاے اوست۔ بر باد گشت لایق بے آب کردن است ❊ شخصے چنان فرست کہ پا برسرم نہد۔ ریزد ہمہ منی وتکبر کہ در من است ❊ اور ایک رسالہ مسمی بمناقب السادات ہے بسبب مناظرہ سید اجمل کے بارشاد حضرت پناہی تصنیف کیا تھا۔
چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ علاؤالدین قریشی گوالیاری		سنہ ۸۵۳ ہجری	گوالیار ریاست سندھیا کا مشہور شہر راج وہانی وسط ہند میں	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید وخلیفہ حضرت سید محمد گیسو دراز ہیں آپ جامع علوم ظاہر و باطن وتجرید وتفرید تمام عمر گوشہ نشینی میں گذاری بغیر حق کے دوسرا کام نہیں رکہتے تھے خادم کو فرمایا ہوا تھا کہ گوڑہ وغیرہ جو خاکروب گھر سے باہر لیجاتا ہے اُسکو دروازہ گھر کے آگے جمع رکہو تاکہ لوگ ظن آبادی نرہے اور اندر آنکر میرے اوقات عزیز کو مشوش نکریں
ایضاً	شیخ ابوالفتح علائی قریشی کالپوی	گوالیار	سنہ ۸۶۳ھ	کالپی مشہور شہر ہے	ایضاً	آپ خلفاے حضرت سید محمد گیسو دراز سے ہیں جامع علوم ظاہر وباطن ومشرف بزیارت حرمین الشریفین۔ آپکی تصانیف بہت ہیں چنانچہ کتاب عوارف المعارف اعلی تصنیف آپکی ہے وتکملہ نحو میں اور رشادیہ تصوف میں وغیرہ
ایضاً	شیخ کبیر چشتی	ناگور	۵ ربیع الاول سنہ ۸۵۸ھ	گجرات احمد آباد	ایضاً	آپ اولاد شیخ فرید بن عبدالعزیز بن حمید الدین صوفی ناگوری ہیں جامع علوم ظاہر وباطن کتاب وہن شرح ضوءالمصباح آپکی تصنیف ہے ناگور میں سکونت رکہتے تھے مگر آخر کار از دست معاندان اہل اسلام ناگور میں تفرقہ پڑا آپ وہاں سے ہجرت کرکے گجرات تشریف لیگئے اور وہین فوت ہوگئے۔
ایضاً	خواجہ حسین ناگوری		سنہ ۹۱۰ ہجری اخبار الاخیار	ناگور جنوبی ہند میں مشہور شہر ہے۔	ایضاً ومراۃ الاسرار	آپ بھی اولاد حضرت شیخ حمید الدین صوفی ناگوری اور مرید وخلیفہ راستین حضرت شیخ کبیر چشتی تھے اہل ہندوستان کو آپکی ولایت وعظمت سے اتفاق ہے آپ نے بہت مدت گجرات اپنے پیر کی خدمت میں رہکر تحصیل علوم دینی کیا اور مدتوں مجاور مزار گوہر بار حضرت خواجہ بزرگ معین الدین سنجری رہکر عبادت الٰہی میں مشغول رہے جس زمانہ میں شہر اجمیر ویرانہ تھا اور گرد نواح اُس کا شیر ودرندوں کا مسکن بنا ہوا تھا آپ حجرہ مقدسہ حضرت خواجہ بزرگ میں سکونت رکہتے تھے اور جب تک اوپر مزار حضرت خواجہ کے کوئی عمارت نہیں تھی آپ نے نہایت محنت وعرق ریزی سے بنیاد عمارت کی رکھی اور جو عمارت کہ قبر خواجہ صاحب پر ہے وہ آپکی بنوائی ہوئی ہے

نام سلسلہ	نام بزرگ	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
						اور دروازۂ روضۂ مبارک کا ملوک مندو سے کسی نے بنوایا تھا اور نیز عمارت روضہ شیخ حمید الدین صوفی ناگوری آپکی بنوائی ہوئی ہے اور ایک تفسیر موسوم بنور النبی اور حل التراکیب و بیان معانی قرآن باحسن وجوہ بیان کئے ہیں ورسائل و مکتوبات بھی آپ کے ہیں اور سوانح حضرت شیخ احمد غزالی کی بھی شرح آپ نے کی ہے
چشتیہ نظامیہ	شیخ احمد بن قاضی مجد الدین شیبانی	نارنول	د رصفر ۹۲۷ھ	ناگور روضہ سلطان التارکین میں۔	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و شاگرد رشید حضرت خواجہ حسین ناگوری تھے کمال محبت اہلبیت رسالت پناہ صلعم سے آپکو تھی چنانچہ ایام عاشورہ محرم اور نیز بارہ دن ربیع الاول کے جامہ نو اور دھلا ہوا نہیں پہنتے تھے اور ان دنوں زمین پر بستر رکھتے تھے اور ہر روز بقدر امکان بروح حضرت صلعم و بارواح اہلبیت طعام تقسیم کرتے عاشورہ کے روز کوزہ پر از شربت اپنے سر پر رکھکر سید و نکے گھر یتیموں اور فقیروں کو دیا کرتے تھے اور دیگر اعراس مشایخ کرام کیا کرتے تھے روزمرہ آدھی رات کو روضہ حضرت خواجہ بزرگ میں آتے اور نماز تہجد پڑھتے اور تا نماز چاشت کسی سے کلام نہیں کرتے اور بعد فراغت وظائف دنماز درس علوم دینیہ کرتے دو پہر کے وقت قدرے قیلولہ پھر تا وقت عصر اوراد میں رہتے بعد اسکے بیان تفسیر مدارک آخر مجلس کے فرماتے چنانچہ تفسیر مدارک کا وظیفہ آپکے مشائخوں کا طریقہ ہے اور خواجہ حسین ناگوری و شیخ حمید الدین صوفی بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔
ایضاً	شیخ ابوالفتح جونپوری	۱۴ المحرم سنہ [illegible]ھ دہلی	روز جمعہ ۱۳ ربیع الاول ۸۵۸ھ	جونپور ممالک متحدہ آگرہ واودھ کا مشہور شہر ہے	خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار	آپ مرید و خلیفہ و شاگرد شیخ عبد المقتدر جد امجد خود تھے اور کبرائے مشایخ وقت سے اور فقر و ریاضت و وجد حالت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے آپ بسبب آنے افواج امیر تیمور اور تفرقہ پڑنے اہل دہلی کے جونپور تشریف لیگئے وہاں پہونچکر فقر و فاقہ سے بسر کرتے تھے گھر نہیں رکھتے تھے اور کثرت گرسنگی سے اور قلت طعام سے اسقدر ضعف ہو گیا تھا کہ ہاتھ پاؤں آپکے لرزتے تھے۔ صاحب اخبار الاخیار لکھتے ہیں ایک بار شیخ ابوالفتح کے گھر میں قراصہ ہائے زر برسے تھے شیخ فخر الدین بجنوری و شیخ محمد آنکش دریابادی کاملین خلفا سے تھے۔
ایضاً	شیخ پیارا		سنہ ۸۶۵ھ	دہلی	ایضاً۔	آپ مرید ان پاک سید ید اللہ نبیرۂ حضرت سید محمد گیسو دراز ہیں لیکن تربیت و تکمیل آپ نے حضرت سید محمد گیسو دراز سے پائی تھی جسوقت آپکی خدمت میں آئے تو سید گیسو دراز نے آپ سے پوچھا کہ اے طالب اگر پہلے اس سے کہیں عاشق ہو رہے ہو تو مجھسے بیان کر کیونکہ اس حال کے دریافت کرنے سے مقصود امتحان حال و جاننا مشرب کا ہے اگر اس بارہ میں کبھی اتفاق ہوا ہو تو کہو پردہ مت کرو عرض کیا کہ ایک وقت ایک ہندو عورت پر عاشق تھا اور کسی وجہ سے دولت دیدار حاصل نہیں ہوتی تھی آخر زنار یعنے جنئو باندہا اور پرستش گاہ ہندوان میں گیا کہ جہاں معشوقہ بے حجاب جاتی تھی سکونت اختیار کی تاکہ اسکو دیکھوں اس بات کے سننے سے حضرت میر نے بغل گیر فرمایا اور ارشاد کیا کہ در باب عشق عجب

نام خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ پیدائش	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب حوالہ	مختصر حالات
						عالی ہمت ہے ایسا آدمی کہاں پاؤنگا کہ جسکو طریق عشق خدا سکھاؤنگا اور فرمایا آؤ تم کو عشق حقیقی سیکھاتا ہوں اسوقت آپ نے بیعت فرمایا اور حجرہ حضرت شیخ فریدالدین گنجشکر میں کہ داخل روضہ متبرکہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار ہی ہے بعبادت حق مشغول کیا۔ اور تھوڑی مدت میں آپکو کامل کر دیا۔
چشتیہ نظامیہ	مولانا فریدالدین ادیب		۹ رمحرم ۷۳۷ھ	دولت آباد بیرون حریم مقبرہ شیخ منتخب الدین	روضۃ الاولیا	آپ سرحلقہ خلفائے حضرت برہان الدین غریب ہیں جس روز مولانا نے ارادت حاصل کی شیخ نے فرمایا کہ یہ جوان میری نظر میں اُس طریقہ سے آیا ہے جیسا کہ کوئی مرید تیس سال سے اپنے پیر کی خدمت میں رہتا ہے اور آپکے حق میں فرمایا جو نعمت ظاہری و باطنی میرے پاس تھی وہ بیٹے تمکو دیدی آپ نے تیرہ روز پیشتر اپنے پیر کے انتقال کیا۔
ایضاً	شیخ زین الدین داؤد بن خواجہ حسین بن سید محمود شیرازی	شیراز ۷۰۱ھ	۵ ربیع الاول وقت نماز عصر ۷۷۱ھ	دولت آباد درون حصار علیحدہ مقبرہ میں ہے	ایضاً	آپ عظمائے خلفاء و سجادہ نشین حضرت برہان الدین غریب ہیں صاحب کرامات ظاہرہ و علامات باہرہ و مجمع البحرین علوم ظاہری و باطنی سے ونصیر خان والی خاندیس نے شہر برہانپور کنارہ دریائے تپتی بنام شیخ برہان الدین غریب اور مقابل اُسکے زین آباد اُسطرف آب دریا مذکور کے بنیاد ایک روز بنام زین الدین رکھی تھی۔
ایضاً	شیخ محمد عرف حضرت شیخ مینا ابن شیخ قطب الدین		۲۳ صفر ۸۸۴ھ	لکھنو دریائے گومتی صوبہ اودہ کا دارالحکومت ہے	فوائد سعدیہ	آپ مرید و پرورش یافتہ حضرت حاجی شاہ قوام الدین ہیں اور بعمر پانزدہ سالگی حلقہ ارادت حضرت شیخ سارنگ میں رہ کر ریاضات شاقہ کہ جو طاقت بشری سے باہر ہیں کریں اور اکثر نعلین چوبین پہنکر پاپیادہ گیارہ بارہ کوس زیارت پیر کے لئے جاتے تھے ۵ مرداں بسعی و رنج بجائے رسیدہ اند۔ تو بیخبر کجا رسی از نفس پروری ॥ آپ قطب وقت و صاحب ذوق سماع تھے آپکے حلم و بردباری و فروتنی کا وہ حال تھا اگر کوئی آپکو اذیت دیتا تو اُسکو بخشدیا کرتے

تھے اور عفو تقصیر فرماتے تھے بلکہ از دست بدعا خیر تلافی اُسکی کیا کرتے تھے اور یہ ابیات فرمایا کرتے تھے رباعی ہر کہ مارا یار نبود ایزد اورا یار باد۔ ہر کہ مارا رنجہ دارد راحتش بسیار باد ॥ ہر کہ اندر راہ ما خارے نہد از راہ کین۔ ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد۔ آپ نے دو شخصوں کو خلعت خلافت عطا فرمایا ہے ایک مخدوم شیخ سعد کو اور دوسرا شیخ قطب الدین برادر زادہ خود کو کہ صاحب سجادہ تھے ۵ ہر کہ خواہد چشم را بینا کند۔ سرمۂ خاک در مینا کند۔

نوٹ مولف معلوم نہیں کہ زین الدین خواہرزادہ حضرت نصیرالدین جنکا ذکر سابق ہو چکا ہے یہی ہیں یا دیگر۔

نام سلسلہ	نام صاحب حالات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	مخدوم شیخ ملک سارنگ حاجی حرمین الشریفین	۸۰۰ سنہ ہجری	۱۲ شوال ۹۰۰ سنہ ہجری عمر ۱۲۰ برس	لکھنؤ مجھگوتی اعمال پرگنہ فتح پور	فوائد سعدیہ	آپ اوایل حال امرا رنامدار سلطان فیروز شاہ تھے - ہمشیرہ آپکی نکاح سلطان محمد فرزند سلطان فیروز شاہ آئی ہوئی تھیں - بارگاہ سلطانی میں عزت وانتیاز تمام رکہتے تھے چنانچہ سارنگپور کہ بلاد مشہور ہندوستان سے مالوہ میں ہے آپ ہی کا آباد کیا ہوا ہے - آپ کو ملک سارنگ بھی کہا کرتے تھے آپ چند مدت حلقہ ارادت حضرت شیخ قوام الدین رہ کر طریقہ پیران چشت کے مشغل باطن میں رہے اور پھر کچھہ مدت مجاور حرمین الشریفین رہ کر ملک ہندوستان مراجعت فرماکر بخدمت شیخ یوسف ایرجی کہ خلفائے حضرت مخدوم جہانیاں سے تھے پہونچے اور خرقہ خلافت اُنسے حاصل کیا - بروقت وفات حضرت قوام الدین کے آپ موجود نہ تھے - شیخ موصوف نے عدم موجودگی آپکی سے تاسف کیا اور فرمایا سارنگ نہیں کہ میں اُنکو خرقہ اپنا دیتا حالا اوسکو گور میں لئے جاتا ہوں مگر ایک کفنی بے آستین حاضران وقت سے ایک کے سپرد کرکے کہاکہ اوسکو شیخ سارنگ کو پہونچا دینا چنانچہ وقت تشریف لانے آپکے وہ امانت آپ کی سپرد کی گئی آپ نے اُس کفنی کو پیرایہ آخرت کے لئے رکہا اور آپ لکھنؤ سے بمقام مجھگوں اعمال پرگنہ فتحپور گوشہ ویرانہ میں وطن اختیار کیا - اونہیں ایام میں حضرت سید راجو قتال سے خرقہ خلافت و دیگر امانت کہ پیران طریقت سے آپکو پہونچی تھی بے سابقہ طلب کے آپکو پہونچائیں - آپ نے اول اوسکو قبول نہیں کیا اور پھیر دیا اور لکہا کہ میں یہ لیاقت کہاں رکہتا ہوں کہ جامہ اولیا اللہ کا پہنوں سید صاحب موصوف نے پھر واپس کرکے کہلا بھیجا کہ مینے یہ خرقہ اپنی طرف سے نہیں بھیجا حکم خدا اور رسول و پیران طریقت کے حکم سے بھیجا ہے و غدغہ خاطر میں نہ لاؤ تم کو مبارک رہے اُسوقت آپ نے قبول فرمایا اُس روز سے جو کوئی واسطے مرید ہونیکے دیار لکھنؤ سے اُنکے پاس آتا اسکو ہدایت فرماتے کہ مینے اُسجگہہ شیخ سارنگ کو مقرر کر دیا ہے کچھہ ضرورت اسقدر مسافت طے کرنیکی نہیں ہے اوسجگہہ جاکر ارادت حاصل کرو
ایضاً	حضرت مخدوم شیخ سعد الدین بڈہن خیرآبادی	قصبہ و نام	۹۰۹ سنہ ھ بقول تذکرۃ الاقطاب ۸۸۰ سنہ ھ	خیرآباد ضلع سیتاپور اودہ کا نامی قصبہ ہے	فوائد سعدیہ	آپ اولاد امجاد قاضی قدوہ سے ہیں آپ عالم شباب میں حلقہ ارادت حضرت شیخ مینا میں آئے اور بیس سال آپ کی خدمت میں رہے اور ریاضات شاقہ و مجاہدات مافوق الطاقت بجالائے اور مرتبہ کمال کو پہونچکر خلعت خلافت سے مشرف ہوئے اور مشتاق وجد وسماع تھے اور صاحب تصنیف منیف - یعنے مجمع السلوک شرح رسالہ مکیہ وشرح مصباح وکافیہ وغیرہ یہ شعر آپکے کلام سے ہے شعر بروائے عقل نامحرم کہ امشب درخیال او - چناں خوش خلوتے وارم کہ من ہم نیستم محرم ‡
چشتیہ نظامیہ	حضرت مخدوم شاہ صفی عرف عبد الصمد		۱۸ محرم ۹۳۲ سنہ ہجری بقول وفیات ۹۴۵ سنہ ہجری	سائی پور معروف صفی پور قصبہ ہے ضلع اوناو اودہ میں	فوائد سعدیہ	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ سعد کے تہے بہت مدت پیر کے حضور میں رہکر ریاضات شاقہ اوٹھاکر خلعت خلافت مشرف ہولے تہے و بہ سنت پیر خود مجرد و حضور زندگی بسر کی ذوق و شوق بدرجہ کمال تہا مگر جلال غالب تھا جسپر آپ کی نظر پڑتی بیخود ہو جاتا کہتے ہیں کہ زمانہ سابق میں ایک عورت اندرون گنبد مزار کے چلی گئی تہی اوسکے بدن پر آبلہ پڑ گئے تہے و سیفی صفی سعد مینا مینا برای حل مشکلات و مہمات مجرب وآزمودہ ہے ترکیب اوسکے پڑہنے کی

نام خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
خاندان صفویہ میں مشہور ہے آپکے خلفاء اعظم شیخ جنید ساکن سکندرہ و میر عبدالواحد و شیخ الہدیا ہیں -						
پیشوائے چشتیہ نظامیہ قادریہ	حضرت میر عبدالواحد بلگرامی	سنہ ۹۱۵ ہجری	۳ رمضان شب جمعہ سنہ ۱۰۱۷ ہجری عمر یک صد سال	بلگرام ضلع ہردوئی اودہ میں نامی قصبہ ہے -	انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار	آپ اجداد سید زادگان مارہرہ سے ہیں اوائل حال میں مرید شیخ صفی الدین شاہی پور معروف صفی پوری کے ہوئے جب آپکے مرشد نے وفات پائی اسوقت اٹھارہ سال کی آپکی عمر تھی بعد اُسکے شیخ حسین ساکن سکندرہ پیر بھائی سے تربیت پائی اور تکمیل کو پہونچے آپکی تصنیفات و تالیفات کا سلسلہ بہت کچھ ہے چنانچہ رسالہ حل مشتبہات بطور سوال جواب و رسالہ منظومہ مصطلحات سلوک کے بیانیں و شرح نزہت الارواح و کتاب سبع سنابل سلوک و عقاید میں اور شرح کافیہ بطور حقایق وغیرہ ہے اور نسب آپکا بچند واسطہ درمیانی بسید زید شہید بن حضرت امام زین العابدین پہونچتا ہے اور کتاب سبع سنابل مقبول حضرت صلعم ہوئی اور اُسی کتاب میں ہے نماز چار طرح کی ہے نماز عوام کی عادت ہے مصرع ع ہزار سال عبادت کند نمازی نیست ؎ نہ ہمیں شستن و برخاستنت ہست نماز - دل چو حاضر نہ بود جنبش بیکار چہ سود لا صلوۃ الا بحضور القلب و نماز عابدان عبادت بحکم صلوا کما ... اور نماز سالکان کی نماز دایمی ہے کہ خواب و بیداری میں کبھی قضا نہیں ہوتی بلکہ بحظہ و لمحہ خالی نہیں ؎ در کوئے خرابات کسے را کہ نیاز است - ہشیاری و مستیش ہمہ عین نماز است ؎ نماز زاہداں رکوع و سجود است - نماز عاشقاں ترک وجود است ؛ اور نماز کاملوں کی نہ یہ ہے اور نہ وہ ؎ قیام و قعدہ تکبیر و نیت - ہمہ محو است در عین معیت -
ایضاً	حضرت میر عبدالجلیل بن میر عبدالواحد بلگرامی -	بلگرام ۲۰ رجب روز پنجشنبہ اول وقت ظہر سنہ ۹۷۳ ہجری	۸ صفر سنہ ۱۰۵۷ ہجری عمر ۸۵ سال	مارہرہ ضلع ایٹہ	ایضاً	آپ خلیفہ اور فرزند حضرت میر عبدالواحد بلگرامی ہیں بارہ ۱۲ برس بقدم تجرید ایک عالم کی سیاحت کی اور اکثر اوقات جنگل میں بسر کرتے اور برہنہ رہتے برگ درختان کھاتے تھے بعد کئی سال کے موقع عرس حضرت شاہ مدار کہ بلگرام سے یکمنزل فاصلہ پر ہے کو نچہ بلگرام سے آپ نے گذر فرمایا و بحالت بیخودی نعرہ مارا کہیں آپکی ہمشیرہ نے آواز سنکر بے اختیار ہوکر دہلیز خانہ خود سے آنکر آپکو آغوش میں لیلیا آپ نے ہر چند کنارہ کشی چاہی لیکن برعایت صلہ رحم آپ اپنی خواہر کے گھر میں رات کو رہے اور اخیر رات کو جنگل کی راہ پکڑی پھر بعد دو سال کے اوپر تلی کے کہ مارہرہ سے بفاصلہ چار کوس ہے آپکا گذر ہوا وہاں ایک مرد نورانی نظر آیا اُس نے چاول و دودہ آپکو کھلایا اور فرمایا کہ مارہرہ تمکو حوالہ ہوا ہے وہاں قیام کرو اور ساتھ ہی اسکے وزیر خاں قانونگو مارہرہ نے خواب میں دیکھا کہ صاحب ولایت اسجگہہ کے فلاں طرف سے آتے ہیں قانونگو مذکور فضلا و فقرا لیکر استقبال کے لئے نکلا اور اثنا راہ مشرف سلام ہوکر قدمبوس ہوا چالیس برس آپ نے ہدایت خلق کو فرمائی آپکو رفع آسیب وغیرہ میں بڑی قدرت تھی -
ایضاً	میر سید اویس		۱۴ رجب سنہ ۱۰۹۷ھ	بلگرام ضلع	ایضاً و	آپ فرزند و خلیفہ اور صاحب سجادہ اپنے والد بزرگوار ہیں انکسار و عجز آپ کے

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
	بلگرامی بن سید عبدالجلیل			ہردوئی اودہ میں نامی قصبہ	آثار احمدی	مزاج میں غایت درجہ تحا خود نمائی وخود لپسندی کا تو گویا ذکر ہے بلکہ کسی موذی کو بھی اذیت نہیں پہونچاتے تھے اور بہ رتبہ نزدیک صوفیوں کے ابدال کا ہے اور جو کوئی بجور وجفا پیش آتا تہا آپ بمقابلہ اُسکے لطف فرمایا کرتے تھے ۔
پیشوا چشتیہ نظامیہ قادریہ ماہریریہ	سید شاہ برکت اللہ الملقب بصاحب البرکات	۲۶ جمادی الثانی ۱۰۷۰ہجری سال تولدم ہمہ بتقویم ان شہر روگحساب شایق خوبان نوشتہ اند از عمدۃ الصحایف	۱۰ محرم قریب صبح روز دوشنبہ ۱۱۴۲ہجری عمر ۷۲ سال فنافی اللہ شد آن پیر محرم از عمدۃ الصحایف	ماہریرہ ضلع ایٹہ	انوار العارفین عمدۃ الصحایف کشف الاستار	آپ پسر اولین وخلیفہ وسجادہ نشین حضرت میر سید اویس کے ہیں اگرچہ آپ کو نعمت سجادگی اپنے والد سے ملگئی تھی لیکن آپ نے اکتفا اُسپر نہیں کیا دست بیعت بسید فرئی بن سید عبدالغنی ابن میر سید طبیب دیا اور خلافت سلاسل قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ حاصل کی نیز سید مصطفےٰ بن سید فیروز بن سید عبدالواحد بلگرامی اور سید شاہ لدہا بلگرامی سے خلافت حاصل کی اور روحانیت حضرت غوث الاعظم سے فیضیاب ہوتے رہتے تہے اسی اثنا میں شہرہ حضرت سید شاہ فضل اللہ سنکر آپ کالپی تشریف لیگئے حضرت شاہ صاحب نے بھی سلاسل خمسہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ ومداریہ کی اجازت دیگر سند خلافت معہ اعمال دیگر آپکو دوروز میں رخصت کردیا آپ نے ماہریرہ آنکر قیام فرمایا اور ننی سال اپنی جگہ سے حرکت نہیں فرمائی اور سلسلہ صاحبان کالپی یعنے حضرت شاہ فضل اللہ جاری رکہا کشف الاستار میں مفصل حال درج ہے ۔
ایضاً	حضرت شاہ آل محمد بن حضرت شاہ برکت اللہ	بلگرام ۱۸ رمضان ۱۱۱۱ہجری مادہ تولد ظہور آل محمد ز برکت اللہ	۱۶ رمضان روز دوشنبہ ۱۱۶۴ھ مادہ وفات شمس گردید زیر ابر نہاں	مارہرہ متصل روضہ پدر خود محلہ میناکی بستی	عمدۃ الصحایف	آپ خلیفہ وسجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہیں اٹھارہ سال ریاضت کرتے رہے جسمیں سے تین سال اعتکاف میں خلوت گزیں رہے افطار نان جویں سے فرمایا کرتے تھے آخر الاعمال حبس نفس کیطرف متوجہ ہوئے اور اس شغل کو بدرجہ کمال پہونچایا اور تین مہینے میں بقدر فلوس پانی نوش فرمایا کرتے تھے اور روٹی جو خشک تناول کیا کرتے تہے دنیا دار وسالک ہر کوئی آنکر اپنے اپنے مقصد کو پہونچتے تھے آپ سالک کی پیشانی دیکہکر سمجہہ جاتے تہے کہ اسکو فلاں شغل کارگر ہوگا اور بفلاں طریق منزل مقصود کو پہونچے گا ۔
ایضاً	حضرت سید شاہ حمزہ ماہریروی بن شاہ آل محمد	۱۴ ربیع الثانی ۱۱۳۱ہجری	۱۴ محرم ۱۱۹۸ہجری عمر ۶۷ سال	ماہریرہ شریف	ایضاً	آپ فرزند وخلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار تھے آپ مصنف کتاب کاشف الاستار ہیں وفات سے چھہ مہینے پیشتر آپ نے ایک وصیت نامہ لکہکر مخفی رکھا ہوا تھا جسپر آپکی وفات کے بعد عمل کرتے رہے وصیت نامہ انوار العارفین میں قابل دید ہے یہ رباعی آپ کے ورد زبان تھی رباعی گر گوہر طاعتی

خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
						نہ سفتہ ہرگز۔ ورگرد گناہ زرنج نرفتم ہرگز۔ نومید نیم ز آستان کرمت۔ زیراکہ یکے را دو نگفتم ہرگز۔
پیشوا چشتیہ نظامیہ قادریہ ماہریریہ	حضرت سید آل برکات معروف ستھرے صاحب بن سید شاہ حمزہ		۷ رمضان سنہ ۱۲۵۱ ہجری	ماہریرہ احاطہ جامع مسجد	ایضاً	آپ مرید و ماذون اپنے والد بزرگوار ہیں اور اپنے بڑے بھائی سید آل احمد سے بھی تربیت پائی تھی بعد انتقال اپنے برادر موصوف کے مسند ارشاد پر متمکن ہوئے و بطریق آبا و اجداد خود رہے روپیہ اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے تھے اگر اتفاق سے روپیہ ہاتھ میں آجاتا تو ہاتھ دہویا کرتے تھے حافظ نصیر الدین نے بطلب خدا قصد قدمبوسی آپکا کیا جب قریب ماہریرہ پہونچے تو راستہ بھول گئے ایک پیر ضعیف کو راستہ میں دیکھکر راہ پوچھا وہ دروازہ تک پہونچا کر گم ہوگئے جب آپکے حضور حاضر آئے دیکھا کہ وہ پیر ضعیف رہنما آپ ہی تھے بعد رہنمائی باطن آپ کو گوالیار روانہ کیا۔
ایضاً	حضرت سید آل احمد عرف اچھے صاحب بن شاہ حمزہ	۲۸ رمضان سنہ ۱۱۶۰ ہجرے سلطان مشائخ جہان از عدد الصحائف	۷ ربیع الاول روز پنجشنبہ سنہ ۱۲۳۵ ہجری عمر ۷۵ سال	ماہریرہ محلہ میاں کی بستی از گلشن فقیری	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار تھے آپکا آوازہ مشیخت سنکر مشایخ اس زمانہ کے آپکی خدمت میں حاضر ہوتے تھے چنانچہ حضرت شیخ غلام حسین صاحبزادہ اخوند فقہ کو اپنے فیض صحبت میں داخل کیا اور انکو ہر پنج طریقے قادریہ چشتیہ نظامیہ سہروردیہ و مداریہ و نقشبندیہ ابوالعلائی میں مجاز و ماذون کیا بارہ برس ایک چاہ میں نماز معکوس آپ نے پڑہی آپکے پاؤں میں نشان رسی تھا آپ وصیت نامہ لکھکر جسپر آپکے بعد عمل ہوتا رہا لاولد فوت ہوئے تھے۔
ایضاً	حضرت سید آل رسول بن سید آل برکات		۲ محرم سنہ ۱۲۸۸ ہجری	ماہریرہ	ایضاً	آپ مرید اپنے چچا سید آل احمد کے تھے اور چھوٹے سرکار کے نام سے مشہور تھے کریم النفس و با برکات و صاحب جود و الکرم تھے۔
چشتیہ نظامیہ قادریہ	مخدوم سید نظام الدین عرف شیخ الہدیا		۷ ربیع الاول سنہ ۹۹۳ ہجری	خیرآباد	فواید سعدیہ	آپ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم شاہ صفی ہیں اور آپکو حضرت موصوف نے مثال ولایت باری دیکر کہ دس کوس خیرآباد سے ہے روانہ کردیا تھا جس زمانہ میں اکبر شاہ بادشاہ ہند دین سے برگشتہ ہوا اور اطراف واکناف سے علماء نامدار طلب کئے آپکو بھی تکلیف بلانیکی دی تھی جب آپکی اکبرآباد پہونچنے کی خبر فیضی کو پہونچی اُس نے اکبر بادشاہ کو اطلاع دیکر کہا کہ کوئی تعظیم و تکریم آپکی نکرے جسوقت آپ مجلس سلطانی میں پہونچے تو اکبر بادشاہ نے

اختیار و باضطرار تمام آپکو دیکھکر اُٹھا و بکمال تعظیم و تکریم پیش آیا آپ نے بادشاہ کو بہت پند و نصایح و ترویج دین متین و قمع بدعات خلاف آئین میں ترغیب دی و بدون قبول نذر ہدایا اُٹھ گئے فیضی نے حاضر ہوکر بادشاہ سے تعرض کیا بادشاہ نے کہاکہ دو شیر داہنے و بائیں شیخ کے تھے اگر میں ایسا نکرتا تو وہ مجھے ہلاک کر ڈالتے۔ دوسرے روز فیضی آپکے حضور حاضر ہوا اور عرض کی آج میرے گھر آپ کی دعوت ہے حضرت نے قبول فرمائی اُس شقی نے سگ و گربہ و موش کو مروا کر اوسکا قلیہ و پلاؤ طیار کرایا آپ ہاتھ دہوکر دسترخوان پر بیٹھے اور طرف قاب ہائے طعام مخاطب ہوکر فرمایا کہ شارع نے کھانا تمہارا ہم پر حرام کیا ہے جہان سے آئے ہو اٹھکر چلے جاؤ۔ بمجرد اس کے سگ و گربہ و موش ہا سب کے سب زندہ ہوکر کنارے ہو گئے وہ شقی فیضی یہ حال دیکھکر آپ کے قدموں پر گر پڑا اور معذرت کی آپ نے فرمایا . . . . کہ ہم حکم آب کا رکھتے ہیں جو کچھہ ہم پر آتا ہے گذر جاتا ہے ہم کو کچھہ تکدر نہیں ہے تم کسواسطے معذرت کرتے ہو۔ اور وہاں سے بغیر طعام کھائے تشریف لیگئے سید ابو الفتح آپکے صاحبزادہ بہت بزرگ و صاحب کشف و کمال و جلد تھے کہتے ہیں عرس کے روز آپکے والد ماجد کے قوالان نے یہ بیت کہا **بیت** جاں بجاناں دہ وگرنہ از تو بستاند اجل ۔ خود تو منصف باش ایدل این نکو یا آن نکو۔ آپکو کمال ذوق ہوا اور بے اختیار ہوکر زبان پر لائے این نکو این نکو دادم دادم اور یہہ کہکر جان بجاناں سپرد کردی آپ روضہ والدین مدفون ہیں

خاندان	نام صاحب حال	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ حال	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ قادریہ	شیخ اختیار الدین عمر ایرجی		۱۴ محرم سنہ ۸۰۹ ہجری	ایرج ملک پنجاب میں ہے	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت قاضی محمد شادی خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود ہیں مسند ارشاد پر متمکن رہکر واصل بخدا ہوئے آپکی کرامات و خوارق عادات بہت کچھہ ہیں جن کی گنجایش اس مختصر میں نہیں ہے۔
ایضًا	حضرت شیخ یوسف بڈہ ایرجی		سنہ ۸۳۴ ہجرے	ایرج صحن خانہ خود	ایضًا	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ اختیار الدین تھے اور شیخ الشیوخ اپنے وقت کے کتاب منہاج العابدین امام غزالی کا ترجمہ آپ ہی نے کیا ہے۔ عین حالت سماع میں جان بمشاہدہ حق تسلیم فرمائی۔
ایضًا	شیخ فخر الدین بن شیخ الاسلام بن سعد اللہ بجنوری۔		سنہ ۹۱۰ ہجری مادہ تاریخ شیخ	لکھنؤ	مرۃ الاسرار	آپ مرید و تربیت یافتہ بمرتبہ ارشاد حضرت شیخ ابو الفتح جونپوری ہیں آپکا سلسلہ ملک لکھنؤ میں ابتک جاری ہے تاریخ وفات آپکی لفظ شیخ سے برآمد ہوتی ہے۔
چشتیہ نظامیہ	شیخ عبد السلام پران			ایضًا	ایضًا	آپ برادرزادہ و خلیفہ حضرت شیخ فخر الدین ہیں آپ سیر و طیر صوری و معنوی میں بینظیر تھے۔

ف۲ کسی نے کیا خوب کہا ہے **شعر** دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ ۔ عارف کہ برنجد تنک آب ست ہنوز۔

نام خاندان	نام بزرگ مع ولدیت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	میر سید علاؤالدین اودہی	سنہ ۹۶۶ ہجری مادہ تاریخ ای عارف خدا	فیض آباد صوبہ اودہ کا مشہور شہر دریائے گھاگرہ پر	مراۃ الاسرار	آپ خلیفہ صاحب کمال حضرت شیخ عبدالسلام ہیں اولاد میر سید احمد ماہرو سے صاحب سماع وارشاد تھے۔ سید احمد ماہرو بغداد سے ہندوستان آئے تھے آپکو ولایت بغداد میں سادات ماہرو کہتے تھے۔
ایضاً	شیخ فتح اللہ اودہی	سنہ ۸۲۱ ہجری	اودہ	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ صدرالدین حکیم طبیب دلہا تھے باوجود ریاضت شاقہ و فقر فاقہ کے آپکا دل کشود کار نہیں ہوئے اور یہ امر پیش پیر روشنضمیر خود عرض کیا فرمایا ترک تدریس کرو اور کتابیں جو تمہاری ملک ہیں وہ نکالدو آپ نے ویسا ہی کیا مگر چند کتابیں کہ الطف والنفس تھیں نگاہ رکھیں مگر پھر بھی کشود کار نہیں ہوئے آخرش بقیہ کتابونکو بھی جدا کیا اور دیکھا کہ آپ برلب آب بیٹھکر کتابوں کو دہوتے تھے و دریائے اشک قلزم چشم سے جاری تھے جب لوح خاطر آپکا نقش ماسوای سے پاک ہوا اُسوقت صفحہ باطن خود پر حرف مقصود و رب المعبود منقش پایا اور کاملین سے ہوئے چنانچہ شیخ قاسم دہلوی و شیخ محمد عیسےٰ تاج جونپوری آپکے مرید و خلیفہ تھے۔
ایضاً	شیخ سعداللہ اودہی	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۸۷۰ ہجری	اودہ	تذکرۃ العابدین	آپ خلیفہ حضرت شیخ فتح اللہ اودہی کے بہت بڑے مشایخ طریقت تھے مگر اپنا حال تا بہ زندگی پوشیدہ رکھا۔
ایضاً	شیخ درویش محمد بن شیخ محمد قاسم اودہی	۱۴ صفر سنہ ۹۰۴ ہجری	اودہ	ایضاً و اقتباس الانوار	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ سعداللہ اودہی اور پیر حضرت عبدالقدوس گنگوہی ہیں جنکو آپ سے خرقہ خلافت تین طریق کا پہونچا تھا سلسلہ علیہ نصیریہ نظامیہ دوئم خلافت سلسلہ عالیہ سہروردیہ شہابیہ سوئم خلافت سلسلہ شریفیہ قادریہ جیلیہ
ایضاً	شیخ معین الدین قتال	سنہ ۸۴۳ ہجری	کنتور ضلع بارہ بنکی اودہ میں پورانی بستی ہے۔	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ والد بزرگوار خود شیخ سعداللہ کے تھے وارا ور نیز مرید سید امیر ماہ برانچی کے تھے طریقہ ملامتیہ رکھتے و بشرب شراب مدام کار رکھتا علما روقت نے شکایت اس حال کی آپکے والد کے آگے لیگئے نہ مانع ہوئے پس جس سبو یا برتن سے پانی واسطے پینے کے یا طہارت کے لایا جاتا تھا شراب ہو تا تھا پس شیخ موصوف نے فرمایا پانی چاہ سے لاؤ وہ بھی شراب نکلا پس دریا سے طلب کیا دیکھا دریا بھی اُسوقت شراب ہو رہا تھا جب تنگ آئے تو آپکو مطلق العنان کر دیا۔ آخر کار جب وقت وفات شیخ سعداللہ قریب آیا اُسوقت معین الدین پسر کلان آپکا موجود نہیں تھا فرمایا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
						اگر دو سو خود نہیں تو اسی خراباتی بدعتی یعنے آپکو حاضر کرو اسوقت آپ دروازہ میخانہ پر بیٹھے تھے جب بیٹھے ہوئے شخص پر آپکی نظر پڑی تو اسوقت آپ نے نظر آسمان پر کرکے ساقی سے کہا ایک پیالہ دیگر جو میرے نصیب میں ہے وے آپ نے پیالہ پیا اور سبو شراب کے اپنے ہاتھ سے توڑے اور اپنے والد کی خدمت میں حاضر آئے شیخ نے خرقہ خلافت و جمیع امانت خواجگان چشت آپکے حوالہ کیا اور برحمت حق واصل ہوئے اُسکے بعد آپ سجادہ نشین ہوکر جو حق شریعت و طریقت کا تھا وہ بخوبی ادا کیا کہ اس سے بڑھکر متصور نہیں ہو سکتا
چشتیہ نظامیہ	شیخ نور الدین معروف بنور قطب عالم		دسویں ماہ ذیقعد ۸۱۸ھ ہجری مادہ تاریخ نور بنور شد	پنڈوہ صوبہ بنگالہ کا مشہور قصبہ ہے	خزینۃ الاصفیا مرآۃ الاسرار اخبار الاخیار ملفوظ حسام الدین مانکپوری بحوالہ رفیق العارفین	آپ فرزند دلبند و خلیفہ راستین شیخ علاء الدین بنگالی مشاہیر ہندوستان صاحب عشق و محبت و ذوق و شوق و تصرف کرامات ہوئے ہیں آپ نے خدمات شایستہ و ریاضات بایستہ کرکے درجہ قطبیت حاصل کیا تھا اور قطب عالم خطاب پایا تھا۔ صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہیں کہ کل خدمات خانقاہ از قسم جامہ شوئی فقرا و گرم کرنے پانی و ہیزم کشی وغیرہ آپ کے متعلق تھی بلکہ خدمت اُٹھانے غلاظت و نجاست بیت الخلاء خانقاہ بھی آپ کے سپرد تھی اتفاقاً ایکروز ایک فقیر کو درد شکم ہوا اور اچانک اوسکو ضرورت اقتضاء حاجت ہوئی بیت الخلاء گیا چونکہ اُسوقت آپ اُٹھانے نجاست میں مشغول تھے۔ اجابت فقیر بے اختیار بیت الخلاء میں پہونچنے کے ساتھ ہی صادر ہوگئی تمام جامہ

آپکا نجاست سے پلید ہوگیا جب آپکے والد نے یہ حال دیکھا بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ تم یہ خدمت بخوبی بجالائے اب دوسری خدمت پر مامور ہوتے ہو۔ شیخ اعظم خان بڑا بھائی آپکا وزیر سلطان تغلق تھا **کلمات طیبات** مشائخ پیشینہ نے منزل سلوک بتعداد اسمائے الٰہی ۹۹ نناوے قرار دی ہیں اور ہمارے پیروں نے پندرہ ۱۵ اور اس فقیر نے تین منزل مقرر کی ہیں اول حاسبو قبل ان تحاسبوا یعنے سالک حساب کرے کہ رات دن میں اُسنے کسقدر اعمال نیک و بد کئے ہیں۔ منزل دوئم من استوای یوماہ فی الدین فھو مغبون۔ پس ایسی کوشش کرے کہ ہر ساعت حسنات زیادہ ہوں اور سیات دور ہوجاویں منزل سوئم عبادۃ الفقیر نفی الخواطر۔ یعنے خطرہ غیر کو دل میں جگہہ ندے۔ **بیت** ہر خیال غیر حق راوزدواں۔ ایں ریاضت سالکاں رامزدواں۔ ان عملوں سے کار سالک تمام ہوجاتا ہے۔ نہایت ریاضت وہ ہے کہ ہر وقت دل کو ملازم حق سبحانہ تعالیٰ پاوے کیا خواب کیا بیداری ہیں۔ چنانچہ طفل جس خیال کسی چیز میں سو جاتا ہے بعد بیداری کے بھی اُسی چیز کو طلب کرتا ہے غیریت حق کا اقتضاء ہے کہ غیر کو درمیان میں نہیں چھوڑتے جو کوئی بغیر اُسکے مشغول ہوا اوسکو گداخت کردیا قرار درویش بیقراری ہیں اور عبادت درویش سوائے حق کے بیزاری۔ مشغول بغیر حق گرفتاری و طاعت بے استغراق باطن بیکاری و ظاہر آراستن بدکاری۔ خون جگر خوردن بزرگواری۔ ملفوظ حسام الدین مانکپوری بحوالہ رفیق العارفین میں لکھا ہے کہ جو کوئی تمام حظوظ نفس سے رہ گیا ہو اُسکو کمل اوڑھنا روا ہے اور یہ بھی فرمودہ آپکا ہے (پیراں نفس نمی رانند) یعنے جس کسیکو نعمت دیتے تھے طعام و پانی میں ایثار فرمادیا کرتے تھے اور جو کوئی آپکی خدمت میں التماس کسی حاجت کی کرتا تھا فاتحہ فرماتے و (نفس نمی راند) اور یہ مصرعہ پڑھتے **مصرعہ** قفل مہمات را فاتحہ آمد کلید **چند کلمات آپکے مکتوبات سے** بیچارہ حزین نور سکیں عمر بباد دادہ و بوئے مقصود نیافتہ۔ ودر تیہ حیرت و میدان حسرت چون گوئے سرگردان شدہ ف ہمہ شب بزاریم شد کہ صبا ندا دبوئے۔ نہ مید صبح بختم چہ گناہ نہم صبا را۔ عمراز شصت گذشتہ و تیراز شست جستہ واز شہر نفس اماره یک ساعت

نرستہ خبر باد نبرد ست و آتش در جگر و آب در دیدہ و خاک بر سر نہ پیوستہ جز ندامت و خجالت دستاویزی نہ و جز درد و آہ پائے گریز نہ۔ **مصرعہ** در دربا باش اے برادر و دردا۔ **بیت** دل مردان دیں پر درد باید۔ ز محنت فرق ساں پر گرد باید۔ ہر چند دست و پا زدیم بمقصود نرسیدیم ؎ گفتم بسے کہ کار بساماں شود نشد۔ یار از جفائے خویش پشیماں شود نشد۔ گفتم مگر زمانہ عنایت کند نکرد۔ بخت ستیزہ کار بفرماں شود نہ شد۔ دنیا جائے غرور و نفسک حسور و حق غیور و مقصود در دل کے تواند سرور ؎ راہ نا ایمن است و منزل دور۔ وکیت لنگ و یار سخت غیور۔ غیرت حق آں اقتضا کرد کہ غیر را در میان نگذاشت ہر کہ بغیر او پرداخت خود را گداخت۔ اے جان برادر سالہا نفسک امارہ را بانواع ریاضت مرتاض کردم اما یکساعت از شر او نرستم و یک لمحہ از خود نیاسودم ؎ کردیم بسے سپید سیے۔ از مانشد ایں سیہ گلیمے۔ شستم بسے بچارہ سازی۔ پیراہن ما نشد نمازی۔ شیخ رفیع الدین و شیخ انور صاحبزادگان آپکے مسند ارشاد پر متمکن رہ کر رہنمائے حق ہوئے۔

نام خاندان	نام مشہور بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
سیہ	شیخ شمس الدین طاہر		۸۸۱ھ ہجری	اجمیر شریف عمر ۱۵۰ برس	خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاخیار	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ نور الدین قطب عالم تھے صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہیں کہ آپ بہت طویل العمر تھے ڈیڑہ سو برس کی عمر تھی سوائے اپنے مرشد کے بہت سا فائدہ روحانیت حضرت خواجہ بزرگ اجمیر سے حاصل کیا تھا اور نہایت محبت و اعتقاد سے شہر اجمیر میں سکونت رکھتے تھے باوجود اس درازی عمر کے کوچہ ہائے اجمیر میں آب دہن و بینی سوء ادب کے لحاظ سے نہیں ڈالتے تھے اور بول و براز نہیں کرتے تھے اور شہر میں بے طہارت نہیں رہتے تھے وقت ضروریات باہر شہر کے نکل جایا کرتے تھے۔
ایضاً	شاہ کاکو لاہوری		۸۸۲ھ ہجری	لاہور بیرون دہلی دروازہ	خزینۃ الاصفیا	آپ خلفاء حضرت شیخ نور الدین قطب عالم سے تھے اور نسب شریف آپ کا بچند واسطہ درمیانی بحضرت فرید الدین گنجشکر پہونچتا ہے اور شیخ پیر محمد چشتی لاہوری سے بھی فیض وافر اور خرقہ خلافت پایا ہے بعد تکمیل لاہور میں تعینات ہوئے تھے اور مسند ارشاد پر بیٹھکر بہت لوگونکو خدارسید کیا تھا۔
ایضاً	شیخ حسام الدین مانکپوری		۲۴ رمضان ۸۵۲ھ ہجری	مانک پور ضلع پرتابگڈھ اودہ میں پوٹہ قصبہ ہے	ایضاً	آپ اعظم خلفاء شیخ نور الدین قطب عالم تھے آپ مسند قطبیت پر متمکن ہوکر ارشاد کرتے تھے یہانتک کہ صاحبزادہ سجادہ نشین شیخ نور قطب نے بموجب وصیت پدر خود خرقہ خلافت آپ سے پہنا تھا ملفوظات موسومہ بر فیق العارفین آپ کے کسی مرید نے جمع کی ہے۔
ایضاً	شیخ جلال الدین گجراتی ثم بنگالی		۸۸۱ھ ہجری	گجرات بنگالہ	خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاخیار و معارج الولایت	آپ خلفائے شیخ پیارا سے تھے صاحب اخبار الاخیار و معارج الولایت فرماتے ہیں آپ نے اپنی خانقاہ میں شاہانہ تخت بنایا ہوا تھا اسپر آپ اجلاس فرماکر مریدوں و معتقدوں کو احکام جاری فرمایا کرتے آخرکار ایک مخالف و حاسد نے

خاندان	نام بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
						یہ خبر بادشاہ کو پہونچا کر مہلن کیا بادشاہ نے یہ حال سنکر ایک فوج واسطے قتل شیخ اور تابعین اُسکے مقرر کی اور قاتلان نے خانقاہ شیخ میں پہونچکر شیخ کو معہ مریدان وغیرہ بیکناہ شہید کرڈالا سر مبارک آپکا زمین پر پڑا ہوا اللہ اللہ کہتا تھا۔
چشتیہ نظامیہ	شاہ میانجی قطب ولایت	سنہ ۷۶۱ ہجری	سنہ ۸۱۹ ہجری عمر ۱۲۰ برس	مندوکہن کی مشہور شہر اور تاریخی مقام ہے	خزینۃ الاصفیا ثمرۃ الاسرار اخبار الاخیار	آپ بیک واسطہ و سیانی مرید حضرت سید محمد گیسو دراز اور درویش کامل اپنے وقت تھے ماہ رجب سے یوم عاشورہ تک معتکف رہتے تھے اور حجرہ اعتکاف کا دروازہ پتھر ول سے بند کرا دیا کرتے تھے چھ مہینے بے طعام و آب بسر کرتے اور جس روز حجرہ سے باہر نکلنے کا وقت آپکے آتا تمام حاضرین حجرہ سے بہت دور چلے جاتے اور اگر اتفاق سے کوئی حاضر رہتا اور نظر جلالت اثر آپکی اُسپر پڑ جاتی تو وہ شخص دو روز تک بیخود پڑا رہتا چنانچہ قاضی شہر نکنہا ایکروز بوقت حجرہ سے باہر نکلنے کے نظر شیخ کی اتفاقاً اُسپر پڑ گئی دو روز بیہوش رہا مندو کہ پائے تخت سلاطین ولایت مالوہ ہے سکونت رکھتے تھے۔
ایضاً	میاں شاہ نجم الدین مندوی			اجمیر شریف	اخبار الاخیار	آپ مرید شاہ جیو کے ہیں ایکسو تینس ۱۳۳ برس کی عمر رکھتے تھے آپکا والد وزیر سلطان غیاث الدین مندوی کا تھا۔ عارف صاحب حال و مجرد از خلایق۔ لباس سے صرف ستر عورت رکھتے تھے کہتے ہیں آپ سے خرق احیاء میت واقعہ ہوا تھا بعد اُس قضیہ کے غائب ہوگئے تھے دہلی آ کر خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین میں رہتے بعد اُسکے اجمیر شریف تشریف لیگئے اور عنقریب جاکر وفات پائی حضرت خواجہ بزرگ نے اپنی اولاد سے ایک کو خواب میں کہا کہ شاہ نجم الدین فوت ہونیوالا ہے اسکو میرے حجرہ کے آگے دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی
ایضاً	سید راجی حامد شاہ		سنہ ۹۰۱ھ ۵ ۲ ماہ شعبان	مانکپور بجوار پیر خود	خزینۃ الاصفیا	آپ خلیفہ حضرت شیخ حسام الدین مانکپوری ہیں آپکے جد امجد سید شہاب الدین گردوپڑی کو خطاب راجی کا سلطان وقت دہلی سے ملا ہوا تھا آپکے کشف کا یہ عالم تھا کہ اگر وہ چاہتے کہ کسی کی ضمیر کی بات ظاہر کریں حکایت سرگذشت احوال اپنی بیان کرتے اور اُسی ضمن میں اُس شخص کے مدعا کا جواب دیدیتے تھے راجی سید نور آپکے صاحبزادہ اولیاء عظام سے تھے۔ مثل والد خود صاحب برکت و کرامت مگر لباس سپاہیوں میں ظاہرا مستور رہا کرتے تھے۔
ایضاً	شاہ سید والہیہ		سنہ ۹۲۳ ہجری بعہد بابر شاہ		ایضاً	آپ بھی خلیفہ شیخ حسام الدین مانکپوری ہیں اوائل حال میں خدمت ملوک رہ کر دولتمند تھے اور شاعر بھی چنانچہ یہ بیت آپ ہی کی ہے بیت دل گو بدم سید و بگو احوال خود یکبار و آندم کہ خودی آید او سید و کجا گفتار کو۔ شیخ معروف آپکے مرید تھے اور اُنکے مرید شیخ احمد دین جونپوری ہیں۔
ایضاً	شیخ حسن طاہر	بہار	۲۴ ربیع الاول سنہ ۹۰۹ ہجری	دہلی کہنہ حصار کے مناڈل	ایضاً و پیکولوٹ صفحہ ۹۴	آپ خلیفہ حضرت سید راجی حامد شاہ ہیں حسب الطلب سلطان سکندر لودہی دہلی آئے تھے اور کوشک بجے منڈل برج حصار سلطان محمد تغلق میں سکونت رکھتے تھے۔ اور

نام خاندان	نام صاحبان	جائے ارادت	تاریخ وفات	جائے مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
						اُسجگہ آپ سنے وفات پائی تھی مفتاح الفیض وغیرہ رسائل علم سلوک وتوحید میں آپکے ہیں۔
چشتیہ نظامیہ	میاں قاضی خاں یوسف ناصحی ظفرآبادی	ظفرآباد	۱۵ صفر سنہ ۹۷۰ ہجری	ظفرآباد ضلع جونپور	ایضاً روضۃ الاقطاب	آپ خلیفہ شیخ حسن طاہر بڑے صاحب استقامت وکرامت وزہد وورع تجرید وتفرید تھے آپ فرماتے تھے تیس۳۰ برس جانفشانی کی تو اس درجہ کو پہونچا کہ نفس امارہ کس طریق سے راہ آدمی کی مارتا ہے اور کتنی کمین گاہ رکھتا ہے۔
ایضاً	مخدوم شیخ محمد عیسیٰ تاج جونپوری بن شیخ احمد عیسیٰ		سنہ ۹۱۱ ہجری	جونپور	ایضاً	آپ اعظم خلفائے شیخ فتح اللہ اودہی ہیں آپکے والد اکابران دہلی سے تھے بوقت انقلاب زمانہ تیمور شاہ دہلی سے جونپور چلے گئے تھے مشغولی آپکی اس حد تک پہونچگئی تھی کہ مدام سر گریبان میں رکھتے تھے اور نہیں جانتے تھے کہ میں کون ہوں اور کہاں ہوں اور ہر وقت مراقبہ میں رہتے تھے استخوان مہرہ گردن آپکی نکل آئی تھی اور زنخدان یعنے ٹھوڑی آپکی سینہ کو پہونچگئی تھی۔
ایضاً	میر سید معزالدین عرف سید مٹہا	انبیٹھی		انبیٹھی	〃	آپ اکمل خلیفہ حضرت شیخ عیسیٰ تاج جونپوری کے ہیں جملہ سادات قصبہ انبیٹھی آپ کی اولاد سے ہیں۔
ایضاً	مولانا الہداد جونپوری		سنہ ۹۲۳ ہجرے		〃	آپ بھی مرید وخلیفہ راجی حامد شاہ اعظم علما وکبرا ئے وفقہائے جونپور تھے۔ شارح کافیہ وہدایہ ویزدوی ومدارک تھے وبیک واسطہ شاگرد قاضی شہاب الدین تھے
ایضاً	شیخ بہاوالدین جونپوری		سنہ ۹۴۷ ہجری	جونپور	〃	آپ مشاہیر علمائے جونپور اور مرید شیخ محمد عیسیٰ وخلیفہ راجی حامد شاہ تھے خرقہ خلافت آپ نے راجی حامد شاہ سے پایا تھا۔
ایضاً	سید علی قوام سوانی الاصل		۱۵ رمضان سنہ ۹۵۰ ہجری	جونپور سرائے میر	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ بہاوالدین جونپوری تھے سادات سوانہ سے آپکا فرمودہ ہے مجکو تعجب آتا ہے اُن لوگوں سے جو قوالوں سے فرمایش غزل وغیرہ کرتے ہیں مجھے جو کچہہ وہ کہتے ہیں خوش لگتا ہے اور ذوق آتا ہے۔

نوٹ حصار بجے منڈل یا بڑے منزل اور برج منڈل اور کوشک بجے منڈل لکھا ہی اصل میں یہ برج اُس فصیل کا ہی جو محمد عادل تغلق شاہ نے ۱۳۲۷ عیسوی میں قلعہ رائے پتھورا اور قلعہ سلطان علاء الدین کے گرد بنوائی تھی سکندر لودہی کے عہد میں اس برج میں حسن طاہر رہتے تھے زیر برج اُنکی اولاد کی قبریں ہیں۔ از غرابت نگار ۱۲

نام سلسلہ	نام صاحب حالات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ حمزہ دہرسو قریشی		دوم ربیع الثانی سنہ ۹۵۷ ہجرے	دہرسو متصل نارنول	خزینۃ الاصفیا	آپ اولاد امجاد شیخ الاسلام حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی تھے اور سلسلہ طریقت آپکا حضرت سید محمد گیسو دراز سے پہونچتا ہے آپ نے بمقام اجمیر شریف ایک مجذوب موسوم غمردے سے نعمت باطنی حاصل کی بعد اُسکے بفیض صحبت شیخ احمد مجدالدین شیبانی پہونچے پھر اپنے وطن میں آکر قصبہ دہرسو میں سکونت اختیار کی اور سادات دہرسو کو علوم ظاہری و باطنی سے واقف کیا وقت شام دو رکعت نماز ادا کی اور تیسری رکعت کے سجدہ میں جاں بحق ہوئے۔
ایضاً	شیخ عبدالعزیز کشکی بن شیخ حسن طاہر لقب جمال الحق	جونپور سنہ ۸۹۸ ہجرے	۱۸ جمادی الثانی سنہ ۹۰۵ ہجری	دہلی بکوشک برور	خزینۃ الاصفیا شواہد نظامی رسالہ حبیب	آپ مرید و خلیفہ میاں قاضی خاں یوسف ناصحی ظفرآبادی تھے اور اُنہوں نے آپکو جمال الحق سے ملقب کیا تھا۔ مشاہیر مشائخ چشتیہ سے اہل سماع تھے۔ کہتے ہیں کہ وقت رحلت بھی ذوق و شوق ہی میں رحلت فرمائی اور خاتمہ اس آیت پر ہوا فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ دہلی میں ستر سال رہنمائے خلق رہے۔ آپ برادر شاہ خیالی ہیں۔ **بیت** درکوے تو عاشقاں چناں جاں بدہند کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز
ایضاً	شیخ ولی محمد دہلوی		۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۷ ہجرے	دہلی براہ قدم شریف بہ پچھواڑی مسجد عبدالکریم	رسالہ حبیب	آپ مریدان باکمال شیخ عبدالعزیز سے صاحب حال و قال تھے۔
ایضاً	شیخ عبدالغنی بیابانی		۹ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۷ ہجرے	دہلی صحن مسجد فیروزی قریب عیدگاہ فیروزی۔	ایضاً	آپ خلفائے شیخ عبدالعزیز سے نہایت دردمند و صاحب حال و قال تھے۔
ایضاً	شیخ نجم الحق والدین عرف جامیں لدہا		۱۹ محرم سنہ ۱۱۷۱ ہجری ازروضۃ الاحباب	پرگنہ ٹہٹہ تابع دہلی	ایضاً	آپ بھی خلیفہ شیخ عبدالعزیز ہیں آپکے پیر کا فرمودہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپکو ولایت عالمگیری دی ہے وہ بعد وفات اپنے پیر کے پرگنہ ٹہٹہ کہ تابع شہر دہلی سے ہے رہنمائے خلق رہے۔
چشتیہ نظامیہ بخاریہ	حضرت سید		سنہ ۹۶۶ ہجرے	اوچہ	حدیقۃ الاولیا	اگرچہ بعد وفات حضرت مخدوم جہانیاں کے صاحب سجادہ سید صدرالدین راجو قتال

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ و ماہ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ کتب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ بخاریہ	ناصر الدین محمود بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت					ہوئے تھے مگر آپ بھی اپنے والد کے ارشاد کے بموجب ہدایت ارشاد میں مصروف تھے لاکھوں طالبان خدا آپکی ہدایت و دستگیری سے مقام قرب تک پہونچے آپ صاحب اولاد کثیر تھے اسلئے آپکو ناصر الدین ثمر کہتے تھے آپ کے لڑکوں کی تعداد ایک سو تک پہونچگئی تھی۔
ایضاً	شیخ سراج الدین سوختہ		سنہ ۸۳۰ ہجری	کالپی	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں تھے۔ کہتے ہیں قادر شاہ بن سلطان محمود حاکم کالپی تھے حضرت بدیع الدین شاہ مدار سے ملنے کالپی تشریف لائے مگر خادمان شاہ مدار نے کہا وہ ایک درویش سے خلوت میں باتیں کر رہے ہیں اہل غرض نے قادر شاہ کو جاکر برافروختہ کیا قادر شاہ نے خجل ہوکر خادمان شاہ مدار سے کہا اپنے مخدوم کو کہدو کہ ہمارے شہر میں نرہے اور خود واپس چلا گیا جب یہ مقدمہ گوش زد شاہ مدار ہوا تو اُسیوقت آپ نے عبور دریائے جمن فرماکر طرح اقامت انرویٔ دریا ڈالی اور قادر شاہ کے حق میں دعاء بد کی اور اپنے ایک خادم کو فرمایا تین روز منتظر رہو اور خبر قادر شاہ کی لاؤ بمجرد دعائے بد حضرت موصوف کے قادر شاہ کے تمام بدن پر آبلہ پڑگئے اور اُوسکی حرارت سے سخت مضطرب و بیتاب ہوکر آگے اپنے پیر شیخ سراج کے گیا شیخ نے اپنا پیراہن دیا قادر شاہ اپنی اصلی حالت پر آگیا خادم شاہ مدار نے یہ سب حال اپنے مخدوم سے عرض کیا شاہ مدار نے غیرت سے فرمایا کہ شیخ سراج کیوں نہیں جلا اس کہنے کے ساتھ ہی حضرت شیخ سراج پر آبلہ نمودار ہوئے اور اُنکی حرارت سے جلنے لگے یہانتک کہ اُسی حالت میں آپکا وصال ہوگیا اُس روز سے شیخ سراج سوختہ کہلانے لگے۔
ایضاً	حضرت مولانا سماء الدین بن قمر الدین		۱۷ جمادی الاول سنہ ۹۰۷ ہجری	دہلی کہنہ بالائی حوض شمسی	سیر العارفین رسالہ حبیب	آپ مرید شیخ کبیر الدین اسمٰعیل خلیفہ و نبیرہ حضرت سید جلال الدین بخاری ہیں آپکے مفصل حالات و خرق عادات وغیرہ حضرت جمالی آپکے مرید نے کتاب سیر العارفین میں لکھی ہیں۔ وقت غسل انگشت شہادت اُٹھاکر اللہ اللہ کہا جو سب حاضرین نے سنا لمعات عراقی پر حاشیہ وافیہ لکھا ہے شیخ عبد اللہ بیابانی فرزند کلاں و شیخ نصیر الدین پسر خورد آپکے تھے۔
ایضاً	شیخ عبد اللہ بیابانی بہنگ دیانۂ سعانی بن مولانا سماء الدین			دہلی کہنہ	سیر العارفین	آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید و خلیفہ تھے آپ جیسا مجاہدہ و ریاضت تجرد و توکل شاید ہی کسیکو میسر ہووے ساٹھ سال سے کئی سال اوپر ایک حالت اور ایک ہی اسلوب سے جنگل بیابان میں بسر کی اور جھونپڑی تک نہیں بنائی اور پنجوقتی نماز کو بے غسل ادا نہیں کیا اور تمام عمر سوائے بناس پتی و یا میوہ جنگل کے افطار نہیں کیا ایک ختم قرآن کا ہر روز معمول تھا اور اکثر آپکے گرد شیر و پلنگ وغیرہ تمام جانوران جنگلی جمع رہتے اور کوئی ایک دوسرے کو گزند نہیں پہونچاتا۔

نام خاندان	نام صاحب حالات	سنہ ولادت	سنہ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ بخاریہ	شیخ نصیرالدین بن مولانا سماء الدین			دہلی کہنہ	سیر العارفین	آپ بھی مرید وخلیفہ اپنے والد بزرگوار باکمال ہیں بڑے عابد و پرہیزگار وبصورت وسیرت مقبول روزگار تھے آپکے صاحبزادہ شیخ عبدالغفور تھے جنکی شان مین اُنکے دادا سماء الدین فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالغفور ہمارے گھر کا چراغ ہے اور اُنکو ارادت شیخ نصیرالدین اپنے والد سے تھی۔
چشتیہ نظامیہ	شیخ ملادہ ملقب بمفتاح العاشقین		سنہ ۹۰۰ ہجری	ملادہ بمقام بردوئی اودھ میں چھوٹا قصبہ ہے	حدیقۃ الاولیا	آپ اول مرید شیخ احمد بداونی ہوئے اور ریاضات ومجاہدات شاقہ اُن کی خدمت میں رہ کر کئے اور آخر کو بصحبت حضرت جلال الدین گجراتی تکمیل کو پہونچے وبخطاب مفتاح العاشقین مخاطب ہوئے۔
ایضاً	شیخ رزق اللہ تخلص مشتاقی	۸۹۷ سنہ ہجری	سنہ ۸۸۹ ہجری عمر ۹۲ برس	۲۰ ربیع الاول	دہلی کہنہ	آپ مریدان حضرت ملادہ مفتاح العاشقین سے تھے آپکی چار سال کی عمر تھی کہ آپکے مرشد نے وفات پائی۔ بعد بلوغت بتوجہ فیض روحانی اپنے مرشد کے فاضل اور عارف کامل ہوئے وعشق ومحبت وحضور واستقامت میں یگانہ اثر۔ بہت سفر کئے اور بہتوں سے فیض صحبت حاصل کیا اشعار آبدار بزبان ہندی بتخلص راجن وور اشعار فارسی تخلص مشتاقی معروف تھے۔ چنانچہ رسالہ پیماین وجوت نرنجن آپکی تصنیفات سے مشہور ہیں آپ بزرگان دہلی وعم کلاں شیخ عبدالحق محدث دہلوی تھے۔
ایضاً	شیخ خالو گوالیاری		سنہ ۹۴۰ھ بقول شجرہ چشتیہ سنہ ۹۴۷ ہجری	گوالیار		آپ مریدان پاک اعتقاد خواجہ حسین ناگوری اور خرقہ خلافت شیخ اسمعیل فرزند شیخ حسین سرمست چشتی سے پایا تھا جو چندیری میں سکونت رکھتے تھے آپ کو فیض روحانی حضرت خواجہ معین الدین اجمیری سے بھی تھا شیخ نظام نارنولی ورشیخ اسمعیل بھائی آپکا خلفار سے تھے
ایضاً	سلطان جلال الدین قریشی		سنہ ۹۴۰ ہجری بقول اخبار الاخیار سنہ ۹۲۵ ہجری	مندو دکہن کا مشہور تاریخی شہر ہے	خزینۃ الاصفیا	آپ فیض یافتہ خاندان چشت ہیں آپ حال غریب اور مقامات عجیب رکہتے تھے باطن میں سالک مگر بظاہر مجذوب تھے اور سوائے ستر عورت بدن پر کچھ نہین رکہتے تھے مجرد اور جوان تھے مرید بھی نہیں کرتے تھے فرماتے تھے ایک مرید ہمارا ہشام نام جنگلو نمیں پھرتا ہے اور بارہا یہ بیت ورد زبان تھا بیت حاصل عشقبت زسہ سخن بیش نیست۔ سوختم وسوختم وسوختم۔ اور یہ مصرعہ بھی نوک زبان تہا مصرعہ خام بدم پختہ شدم سوختم۔ کہتے ہیں کہ پانچ برس تک بیواسطہ کتاب علم حقیقت پڑہتے رہے اور اس عرصہ میں سوائے برگ درختان کچھ

خاندان	نام صاحبان حالات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
						نہیں کمایا آپکے اُستاد رجال الغیب تھے - کہتے ہیں جنگل اجمیر شریف میں آپ سے حضرت خضر علیہ السلام ملاقی ہوئے اور بعض کہتے ہیں مردان غیب سے کوئی صاحب جمال حسن کمال سے آپ نے تربیت پائی تھی اور پانچ سال کے عرصہ میں تین سو کئی علم آپکو سکھائے تھے اور باقی علوم کی نسبت فرمایا تھا کہ تم حوصلہ نہیں رکھتے آپ فرماتے ہیں کہ آخرکو وہ مرد روحانی مجھسے غائب ہوگیا اور میری جستجو کچھہ کارآمد نہیں ہوئی بارہا فراق پیر میں گریہ فرماتے اور یہ ابیات پڑھتے **ابیات** من مست مئی عشقم ہوشیار نخواہم شد - از روزی و قلاشی بیزار نخواہم شد -
چشتیہ نظامیہ	شیخ علاوالدین بن شیخ نورالدین اجودہنی		سنہ ۸۷۲ ہجری	دہلی کہنہ	خزینۃ الاصفیا تاریخ حبیب	آپ اولاد امجاد حضرت شیخ فریدالدین گنجشکر تھے آپ فریدالدہر وحید العصر صاحب اخلاق حمیدہ وصفات ملکیہ تھے آپکو فرید ثانی و فیل مست کہتے تھے اور خدمت میں شیخ تاج الدین بن عبدالصمد جد خود ارادت رکہتے تھے آپکو روحانیت حضرت خواجہ قطب الدین بختیاری سے خاص رابطہ تھا نقل ہے ایک درویش آپکی خدمت میں آیا اُسکے پاس تریاق اکبر تھا اور خاصیت اُسکی یہ تھی زہر خوردہ بیمار کو دیتے شفایاب ہوجاتا - فرمایا ہمارے پاس بھی تریاق اعظم ہے آؤ امتحان کریں پس ایک چڑیا زندہ طلب کی اور قطرہ زہر ہلاہل اُسکو دیا وہ مرگئی بعد اُسکے پارہ کاک خشک لنگرخانہ خواجہ قطب اپنے پاس سے نکالا اور پانی میں حل کرکے چڑیا کے موہنہ میں ڈالدیا چڑیا زندہ ہوکر اوڑگئی -
ایضاً	سید سلطان بہرائچی		سنہ ۹۴۹ ہجری	بہرائچ اودہ کے شمالی سرحد حدود نیپال کے ملحق ہے	ایضاً	آپکو ارادت شیخ علاوالدین اجودہنی سے تھی اور تلقین خاندان شطاریہ سے بھی پائی تھی اور سوائے ستر عورت کے اور کوئی کپڑا بدن پر نہیں رکہتے تھے
ایضاً	شیخ یوسف المشہور بشاہ جوسی چشتی		سنہ ۹۵۰ ہجری	برہان پور	خزینۃ الاصفیا	آپ اولاد حضرت گنجشکر سے ہیں ولایت موروثی حاصل تھی اور قدم بقدم اپنے جد امجد چلتے تھے حرمین الشریفین تشریف لیگئے اور وہاں سے واپس ہوکر آخرش برہان پور میں سکونت اختیار کی تھی -
ایضاً	شیخ امان المعروف پانی پتی لقب عبدالملک		۱۲ ربیع الثانی سنہ ۹۵۷ ہجری	پانی پت مشہور شہر ضلع کرنال کا ہے -	خزینۃ الاصفیا حدیقۃ الاولیا	آپ ارادت شیخ محمد حسن طاہر سے رکھتے تھے اور علوم ظاہری شیخ مودود لاری سے تحصیل کیا تھا اور مشرب قلندریہ میں دو واسطہ سے بشاہ نعمت اللہ ولی پہونچتے ہیں مسئلہ توحید وجودی میں بیان کافی اور وافی رکھتے تھے رسالہ اثبات الاحدیت آپکا تالیف ہے اور شرح لوایح جامی بسیط اور طویل لکھی ہے فرمایا اگر یہ انصاف کسی میں ہوتا تو علم توحید ممبر پر بیان کیا جاتا آپکا ارشاد ہے درویشی میرے نزدیک دو چیز ہے تہذیب اخلاق و محبت اہل بیت نبوی صلعم کی آپکے خلفائے راشدین سے شیخ تاج الدین ذکریا اجودہنی و شیخ رکن الدین اور شیخ سیف الدین والد

نام سلسلہ	نام صاحب حالات	مقام ولادت و سن ولادت	تاریخ و سن وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
						شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۔ رسالہ اثبات الاحدیت کا انتخاب مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب اخبارالاخیار میں کیا ہے زیادہ شوق ہو تو وہاں سے ملاحظہ کریں مولف تو اس رباعی پر اکتفا کرتا ہے ۔ رباعی من با تو چنانم ای نگار ختنی ۔ کاندر غلطم کہ من توام ویا تو منی ۔ نہ من منم نے تو ئی نے تو منی ۔ ہم من منم و ہم تو توئی ہم تو منی ۔
چشتیہ نظامیہ	میر سید عبدالاول بن علائی چشتی جونپوری	دکھن	۹۶۸ سنہ ہجری سے	دہلی کہنہ	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و اولاد میر سید محمد گیسو دراز سے تھے دکھن میں جامع جمیع علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی اور صاحب تصانیف فیض الباری شرح صحیح البخاری اور رسالہ فرائض سراجی کو نظم کیا و رسالہ دیگر فارسی تحقیق نفس و معرفت بعبارت مختصر و کتاب سفر السعادت علاوہ بران اور اکثر کتب پر حواشی شروح لکھے ہیں بہت معمر تھے آخر عمر میں باستدعاء خان خاناں محمد بیرم خاں دہلی آ نکر دو سال قیام کے بعد راہ گزائے عالم بقا ہوئے ۔
ایضاً	شیخ ادہن جونپوری بن شیخ بہاوالدین		۹۷۶ سنہ ہجری سے	جونپور	ایضاً	آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین عظمائے مشائخ وقت سے تھے عمر طویل رکھتے تھے ضعف ایسا غلبہ پا گیا تھا کہ جب تک دو آدمی ادہر اُودہر سے پکڑ کے نہ اُٹھاتے نہ اُٹھتے لیکن حالت سماع میں وجد ایسا کرتے کہ دس آدمی بھی آپکو پکڑ نہیں سکتے تھے
ایضاً	حضرت شیخ سلیم بن شیخ بہاوالدین چشتی	دہلی سرائے علاؤالدین زندہ پیر ۸۸۴ سنہ ہجری سے	روز جمعرات ۲۹ رمضان ۹۷۹ سنہ ہجری عمر ۹۵ برس	فتح پور سیکری آگرہ کے قریب پہاڑی سلسلہ ہے جس کو سیکری کہتے ہیں ۔	ایضاً تاریخ الاولیا توزک جہانگیری صفحہ ۲۶۰ مطبوعہ علیگڈہ چھاپہ سیسہ	آپ اولاد امجاد حضرت فریدالدین شکر گنج ہیں نام نامی آپکا ہندوستان میں شیخ سلیم چشتی اور عرب میں شیخ الہند ہے آپکے والد پیش از ولادت آپکی لدہیانہ سے دہلی آئے اور محلہ سرائے علاؤالدین زندہ پیر میں سکونت اختیار کی آپ کی ولادت اوسجگہہ ہوئی ۔ آپکے والدین نے کسی تقریب سے دہلی سے فتح پور جاکر سکونت اختیار کی اور وہیں انتقال پایا ۔ شیخ موسٰی اپنے بھائی کے سایۂ عاطفت میں آپنے پرورش اور تربیت مثل فرزندان کے پائی ۔ جب شیخ موسٰی کے گھر فرزند صُلبی پیدا ہوا تو آپ سرہند میں تشریف لائے اور شیخ مجدالدین کہ ملک العلماء وقت تھے تحصیل علم کی اور کبھی کبھی سرہند سے بہ قصبہ بہدالی کہ وہانسے بفاصلہ ایک کوس ہے مزار حضرت شیخ زین الدین چشتی پر آمد و رفت رکھتے تھے پھر بیت اللہ گئے اور کئی حج کئے اور عرصہ تک مجاور روضہ منورہ نبوی مدینہ میں رہے وہاں سے رخصت ہو کر سیر سیاحت عرب و عجم میں کچھ مدت بسر کی اثنا ء سیر و سیاحت میں بقطب العارفین شیخ ابراہیم چشتی بیعت کرکے خرقہ خلافت پایا اور بہتوں کو ملک عرب میں اپنا مرید بنایا اور خرقہ خلافت بھی عطا کیا چنانچہ سید محمد لولی و شیخ محمود شامی و شیخ رجب علی متولی روضہ منورہ حضرت رسالت پناہ صلعم مشرف بخلافت ہوئے بعد اُسکے ہندوستان میں تشریف لاکر پہاڑ سیکری پر گوشہ نشین ہوئے و بریاضت و مجاہدہ مشغول رہے اور وہیں متاہل بھی ہوئے اور اہل عیال و صاحب عمارت و باغہا وغیرہ اور بسبب مفسدہ پردازی ہیمو بقال مفسد کے پھر حرمین الشریفین گئے اور واپس آئے اور آپکی دعا سے شاہزادہ سلیم جہانگیر فرزند اکبر شاہنشاہ اکبر پیدا ہوئے اور بادشاہزادہ کو واسطے تربیت و پرورش کے اکبر شاہ نے آپکے سپرد کیا اور کل باشندہ اُس مقام کے بعنایت شاہی مخصوص ہوگئے

نام خاندان	نام بزرگان مع حالات خاندان	تاریخ پیدائش و ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
						اور شہر عظیم آباد ہوا چنانچہ نورالدین جہانگیر بادشاہ اپنی توزک جہانگیری میں ارقام فرماتے ہیں کہ عمارات محل شاہی میں ایک بڑا حوض سنگین غایت درجہ کا مصفا کپور تلاؤ نام ۳۶ × ۳۶ گز مربع اور ساڑھے چار درعہ گہرا تہا اور بحکم اکبر شاہ متصدیان خزانہ عامرہ نے بروپیہ و فلوس اُسی کو پُر کیا تھا کہ جسکا زر نقد ۳۴ کروڑ ۴۸ لاکھ ۴۶ ہزار دام ہوتے ہیں جو برابر ۸۶ لاکھ ۹۷ ہزار چار سو روپیہ کے ہوتے ہیں جسکا مجموعہ ایک کروڑ تین لاکھ بحساب ہندوستان ہوتا ہے جو سب کا سب مستحقان غربا و فقرا و مساکینان کے خرچ میں آیا تھا۔ حضرت جہانگیر فرماتے ہیں کہ میری ولادت سے پہلے حضرت شیخ سلیم نے اس نیاز مند اور دو بھائی دوسرے کے پیدا ہونیکی بشارت دی تھی ایک روز بسبیل تذکرہ حضرت عرش آشیانی یعنے اکبر شاہ نے آپ سے دریافت کیا کہ آپکی عمر کتنی رہی ہے اور کب ارتحال آپکا بدار الملک بقا ہوگا فرمایا اللہ تعالے عالم السر والخفیات ہے مگر بعد مبالغہ و استغراق کے اشارت باین نیاز مند کر کے فرمایا کہ جسوقت شہزادہ بتعلیم معلم یا دیگر کچھہ یاد کریگا اور اُسکے ساتھ متکلم ہوگا میرا نشان وصال ہے اسلئے فرمان عرش آشیانی تہا کہ کوئی شاہزادہ کو نظم ونثر سے کچھہ تعلیم نکرے اس عرصہ میں دو سال اور سات مہینے گذر گئے ایکروز ایک عورت محلہ سے جو بہ بہانہ کالا دانہ نظر جلانیکو آیا کرتی تھی وخیرات وتصدقات سے بہرہ مند ہوا کرتی تھی مجھے تنہا پا کر لیکن غافل اس بات سے یہ بیت اُسنے مجھے سکھایا۔ **بیت** الٰہی غنچہ امید بکشا۔ گلے از روضۂ جاوید بنما۔ فرماتے ہیں یہ بیت مینے یاد کر لیا اور روبرو شیخ کے جاکر پڑہا شیخ بے اختیار ہوکر جلدی سے بادشاہ کے پاس چلے گئے اور اظہار اس واقعہ کا کیا قضا کار اُسی رات کو اثار تپ ظاہر ہوئے اور تانسین کلاونت کو بلایا کہ وہ کچھہ کہے اور بادشاہ کو بھی طلب کیا اور فرمایا وعدہ وصال پہونچگیا ہے میں رخصت ہوتا ہوں اور دستار اپنے سر سے اُتار کر میرے سر پر رکھی اور کہا مینے انکو جانشین اپنا کیا۔ بادشاہ نے آپکا روضہ عالیشان اور مسجد بلند مکان بنوائی پانچ لاکھہ روپیہ خزانہ عامرہ سے صرف ہوا قطب الدینخاں کوکلتاس نے محجر واحاطہ روضہ وفرش گنبد وپیش طاق مسجد سنگ مرمر سے بنوایا وہ علاوہ اوسکے ہے۔ ایکروز شیخ عمارت عالی اور محل شاہی میں تشریف لیگئے بادشاہ نے جو خانقاہ ومسجد عالی واسطے شیخ کے تعمیر کرائی تھی وہ روبروسے شیخ اور بعد اُنکے خاتمہ کو پہونچی تھی۔ اگرچہ آپکے خلفا ر کاملین عرب وعجم وہند میں بے شمار ہیں لیکن چند نام عظام خلفائے درج کتاب ہذا ہوئے ہیں۔
چشتیہ نظامیہ	شیخ فتح اللہ بن سنبہلی چشتی		۹۹۹ ہجری ۶ رجب	فتح پور سیکری	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی تھے حسب الارشاد پیر روشن ضمیر خود کے پہاڑ فتحپور سیکری میں یاد حق میں مشغول رہا کرتے تھے نقل ہے ایک روز شیخ سدہاری کہ وہ بھی خلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی تھے واسطے ملاقات کے آپکے پاس گئے تھوڑی دیر کے بعد آپ ہوا میں اوڑے شیخ سدہاری نے آپکا دامن پکڑ لیا جس سے پھر اپنی جگہہ آگئے آپ نے مخاطب ہوکر شیخ سدہاری سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کہاں جاتا تھا فرمایا نہیں ارشاد ہوا امروز خانقاہ مرشدم پر جماعۃ بزرگان جمع تھی حضرت غوث الاعظم بھی وہانسے مراجعت فرماکر تشریف لئے جاتے تھے اُنکی خدمت میں جاتا تھا تمنے دامن پکڑ لیا حضرت غوث الاعظم نے مجھے رخصت فرمایا
ایضاً	شیخ پیارا ٹانڈوی چشتی		۹۸۶ ہجری	برکنارہ دریای نربدا راہ دکھن وگجرات	ایضاً	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی اور عظمائے مشائخ وقت سے تھے۔
"	شیخ طاہا چشتی		۱۰۰۱ ہجری	احمد آباد گجرات	"	آپ بھی مرید وخلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی تھے اور سفر حرمین الشریفین میں حضور شیخ

<table>
<tr><th>خاندان</th><th>نام صاحب حالات</th><th>جائے ولادت</th><th>تاریخ وفات</th><th>مقام مزار</th><th>سلسلہ ارادت</th><th>مختصر حالات</th></tr>
<tr><td colspan="7">کے ہمراہ تھے وقت مراجعت حرمین الشریفین کے شیخ نے آپکو گجرات پہونچکر مع دیگر اعزا بجانب احمدآباد رخصت فرمایا تھا۔</td></tr>
<tr><td>چشتیہ نظامیہ</td><td>شیخ ولی چشتی بن یوسف چشتی</td><td>قصبہ مئو</td><td>سنہ ۱۰۴۰ ہجری</td><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td>آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی تھے کہتے ہیں کہ جسروز آپ بحضور مرشد خود پہونچے ہیں اُسی روز منظور ہوکر بتاج خلافت مزین ہوگئے تھے اس حال کو دیکھکر دوسرے مریدان نے عرض کی کہ برسوں سے ہم حاضر حضور رہتے ہیں ہمکو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی اور شیخ ولی آتے ہی مشرف بخلافت ہوگیا فرمایاکہ شیخ ولی</td></tr>
<tr><td colspan="7">دیکھے پر ہمہ چیز لایا صرف حاجت نمک تھی اُسمیں ہمنے نمک ڈالدیا معاملہ ہرطرف سے طیار تھا نمک ڈالنے کی دیر تھی۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>شیخ سید جیو دھلوی</td><td></td><td>سنہ ۱۰۱۵ ہجری</td><td>دہلی</td><td>ایضاً</td><td>آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی ہیں اول آپ امرائے ذوی الاحتشام دہلی تھے خرقہ خلافت پاکر اپنے وطن کو رخصت ہوگئے تھے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>شیخ تقی جایک بن شیخ رمضان</td><td></td><td>سنہ ۹۹۲ ہجری</td><td>کوہ مانکپور بقول اقتباس الانوار قصبہ جہونسی متصل الہ آباد</td><td>ایضاً</td><td>آپ نے بھی حضرت شیخ سلیم چشتی سے ارادت حاصل کی تھی ہمیشہ نور باقی رکھتے تھے صاحب کرامات وخرق عادات تھے آپکا نام داسطے دفع زہرہوام خصوصاً زہرمار نہایت موثر ہوتا ہے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>شیخ نظام الدین بھکاری ابن شیخ یوسف المشہور بشاہ جوسی</td><td></td><td>سنہ ۹۸۵ ہجری</td><td>برہان پور جو جنوبی ہند کا مشہور شہر ہے</td><td>〃</td><td>آپ صاحب ولایت برہان پور تھے باتقوی وورع وذوق وشوق دوازدہ سال کے بعد وضع حمل سے آپ پیدا ہوئے تھے والدہ ماجدہ آپکی چلہ کے اندر فوت ہوگئیں تھیں ہمشیرہ کلان شیخ یوسف نے آپکی پرورش کی تھی مدرسہ اجودہن میں تعلیم پائی عالم خواب میں حضرت فریدالدین گنجشکر نے آپکے سر پر کلاہ رکھکر فرمایا کہ حق تعالےٰ نے تمکو خرقہ فقر عطا فرمایا ہے حرمین الشریفین کی زیارت کو جاؤ۔</td></tr>
<tr><td colspan="7">چنانچہ اپنے والد بزرگوار سے اجازت بیت اللہ شریف لیکر ہمراہ شیخ بھکن وشیخ سونا وغیرہ فرزندان شیخ حسین روانہ سمت بیت اللہ ہوئے اور حضرت یوسف بایمائے غیبی قلعہ اسیر میں سکونت پذیر رہے جب عمر شیخ یوسف آخر کو پہونچی تو غنیا شاہ حاکم وقت کو آپ نے وصیت فرمائی کہ فرزندم شاہ بھکاری بعد زیارت حرمین الشریفین آویگا اُنکی خدمت میں سرگرم رہنا جو مراد کہ رکھتے ہو خدا تعالےٰ اُنسے پوری کرائیگا اور شیخ حسین کو مثال خلافت دیکر سجادہ نشین فرمایا آپ بعد زیارت حرمین الشریفین تشریف لائے غنیا شاہ نے بہت تحفہ تحایف ودر نقد پیش کیا آپ نے کچھ قبول نہیں کیا۔ پانچ حج آپ نے کئے کبھی پشت کعبہ کی طرف سے نہیں کی اور پاپوش چمڑہ کی نہیں پہنی اور ایک برتن پر از کژدم سفید وسیاہ اپنے پاس رکھتے تھے جب خواب غلبہ کرتا تو ہاتھ اپنا اُس برتن میں ڈالدیتے تھے تاکہ بچھوؤں کے کاٹنے سے خواب نہ آوے روزہ بعد چھ ماہ کے افطار کرتے اور روٹی جو اپنے ہاتھ سے پکاتے وہ خود کھاتے اور سب یاروں کو دیتے چنانچہ ایکسو آدمیوں کو وہ نان کافی ہوجاتی تھی۔</td></tr>
</table>

نام خاندان	نام صاحبان خاندان	تاریخ پیدائش یا ولادت	تاریخ وفات یا انتقال	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	شیخ محمد طاہر گجراتی		سنہ ۹۸۴ ہجری از اخبار الاخیار		خزینۃ الاصفیا	آپ مریدان پاک اعتقاد حضرت شیخ علی متقی سے تھے آپ قوم بوہرہ حوالیہ گجرات سے ہیں حرمین الشریفین جاکر علما و مشایخ اُس دیار سے فیض صحبت حاصل کیا اور بدعتوں کی اپنی قوم سے دور کرنیمیں کوشش بلیغ فرمائی اور علم حدیث میں تالیف مفیدہ جمع کی اُن میں سے مجمع البحار متکفل شرح صحابہ اور رسالہ مغنے کہ جس میں تصحیح اسمار رجال فرمائی ہے اور آپ بوصیت مرشد خود سیاہی یعنے روشنائی واسطے کتابت طلبار بنایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے دست بکار و دل بایار و زبان در گفتار چاہیئے اور چونکہ آپ نے ازالہ بدعتوں اُس دیار میں حتی الامکان کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا تھا اسوجہ سے مخالفین کے ہاتھہ سے شہادت پائی تھی۔
ایضاً	شیخ دانیال چشتی خضری	بسنہ ۸۸۳ ہجری	۱۳ ربیع الاول سنہ ۹۹۴ ہجری عمر ۱۱۱ سال	جونپور	خزینۃ الاصفیا دفیات	آپ مرید و خلیفہ سید راجی حامد شاہ اور صحبت یافتہ حضرت خضر علیہ السلام تھے اور فیض باطنی حضرت خواجہ معین الدین چشتی حاصل کیا تھا اور شعر ہندی کہ درج کتاب معارج الولایت و شرح حروف العالیات برا ینمعنی دال ہے ~~ جگ جگ عمر جو حضرت خواجی ۔ حضرت بنے رسول نواجی ؛ دانیال جو بر گھٹ کنیاں ۔ حضرت خواجہ ہتہ دنیاں ؛ یعنے حضرت خواجہ بزرگ کہ عمر ہمیشگی باطنی رکہتے ہیں چاہا کہ دانیال کو ظاہر کریں اور اولیا اللہ سے کریں دانیال کو واقعہ میں حوالہ خضر علیہ السلام کیا۔
ایضاً	شیخ نظام الدین چشتی نارنولی		پنجشنبہ ۱۲ ذوالحجہ سنہ ۹۹۹ ہجری از وفیات الاخبار	الہ آباد	خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا اخبار الاخیار	آپ خلفائے حضرت شیخ خالو چشتی گوالیری سے ہیں چالیس سال بہدایت و ارشاد طالبان مشغول رہے بہتوں کو خدارسید کیا۔ شیخ خواجگی اور شیخ منور جو آگرہ میں شہرت تمام رکھتے ہیں آپکے مریدوں سے تھے۔
ایضاً	شیخ کبیر جولاہہ		سنہ [illegible] ہجری	مانکپور ضلع پرتاب گڈہ اودہ میں مشہور ہے پرانا قصبہ ہے بقول خزائن نگار آپکی قبر بنارس میں ہے بقول تذکرۃ العابدین مدفن گورکہپور قصبہ بکہر	خزینۃ الاصفیا اقتباس الانوار	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ تقی سے اکمل اولیا و مشاہیر اپنے وقت کے تھے ظاہر طریقہ ملامتیہ رکھتے تھے اور موحدان وقت میں ممتاز تھے اور صحبت رامانند بیراگی میں بھی رہے ہیں آپکا ہندی زبان میں کلام عالی ہے جو آپکی علو درجات کی دلیل ہے آپکا کلام اکثر وصال میں ہے سب سے اول آپ ہی نے اکثر بزبان ہندی حقایق و معارف کو بیان فرمایا ہے انواع اشعار ہندی میں جواہر دقایق و لوائے حقایق سے منسلک کئے ہیں کہ دوسرے کے کلام میں پائے نہیں جاتے ۔ اکثر سورٹھہ اور دوہرہ میں نظم فرمائی ہے آخر مخدوم شیخ بہیکہ سے خرقہ بسلسلہ فردوسیہ آپ نے پہنا و طریق صلح کل رکہا۔ وقت نزاع مسلمان لوگوں نے پوچھا دفن کرنیکو آپ نے جواب میں کہا اگر پاویں اسیطرح ہنود نے جلانیکو پوچھا اُنکو جواب یہ ہی ملا اگر پاویں دروازہ حجرہ بند کر کے گذر گئے حجرہ کھول کر دیکھا تو کئی ایک پھول پڑے پائے مولف آپکی ایک غزل حسب حال لکھتا ہے۔ غزل کبیر چادر جھینی جھینی رام رنگ بھینی ؛ اشٹ کمل

خاندان	نام صاحبان تذکرہ	جائے ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب حوالہ	مختصر حالات
						دل چرخہ چلیا پانچ تت کر بہنی ٭ آٹھ مانس تو بنتے لاگے سور کے سیلی کینی ٭ جب وہ چادر بنکر آئی رنگریز کو دینی ٭ پریم پیت کا رنگ چہڑایا مرشد رنگ دینی ٭ اودھر نسنک سنک مت لائے دن دس تو کو دینی ٭ دھو اوڑہی پہیلا داوڑہی سکھدیو نرمل کینی ٭ اولیا انبیا سب ہی نے اوڑہی محمد اجلی کینی ٭ داس کبیر جوگت سے اوڑہی جوں کی توں دہر دینی ٭ ہندو مسلمان ہر دو فریق آپسے اعتقاد کامل رکھتے تھے چنانچہ اہل اسلام میں بہ پیر کبیر اور اہل ہنود میں بہگت کبیر کے نام سے شہرت رکھتے ہیں ۔
چشتیہ نظامیہ	مولانا عبداللہ انصاری سلطان پوری		سنہ ۱۰۰۶ ہجری		خزینۃ الاصفیا	آپکو ارادت خاندان چشت سے تھی آپ اکابر علماے و اعظم فقرائے ہند سے ہیں اعلان کلمہ توحید و احیائے سنت میں بہت کوشش فرمایا کرتے تھے و رفع کرنے کفر و بدعت میں بہت سعی رکھتے تھے یہانتک کہ جب اکبر بادشاہ نے ابداع مذہب الہیہ کیا اور خلق کو اس طرف دعوت کی اور شمس پرستی وغیرہ کے احکام جاری کئے اور حکم دیا کہ بجائے کلمہ محمدی کے لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ کہا کریں اُسوقت میں حضرت موصوف بادشاہ کے ساتھ جہاد میں رہا کرتے تھے۔ آخر الامر بادشاہ نے حکم شہر بدر دیا آپ مسجد میں معتکف ہوئے اکبر نے وہاں بھی رہنے نہیں دیا آپ زیارت حرمین الشریفین چلے گئے وہاں سے پھر واپس آئے آخر الامر بحکم اکبر شاہ زہر طعام میں دیکر آپکو شہید کیا آپکی تصانیف بہت ہیں چنانچہ کشف الغمہ و منہاج الدین و عصمۃ الانبیا آپکی تصنیف ہیں
ایضاً	شیخ اختیار الدین مردانے نام اختیار خان	شمس آباد	سنہ ۱۰۱۱ ہجری	کالپی	ایضاً	آپکا نام اختیار خاں تھا آپکو جذبہ الٰہی دامنگیر ہوا و بہ بشارت حضرت خواجہ معین الدین چشتی بحضور حضرت شیخ نظام الدین نارنولی حاضر ہوئے اور بدرجہ تکمیل پہونچکر درجہ خلافت حاصل کیا اور اختیار خان سے اختیار الدین موسوم ہوئے اور مرشد نے خرقہ خلافت عطا فرماکر اُنکے وطن کو رخصت کیا۔
ایضاً	شاہ نعمان چشتی برہانپوری		سنہ ۱۰۱۶ ہجری	قلعہ اسیر	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ شاہ نظام الدین بہکاری چشتی تھے آپکے مرشد نے بعد عطائے خلافت قلعہ اسیر کو رخصت کیا تھا۔
ایضاً	شیخ جلال الدین کاشی چشتی نام جلال خان		سنہ ۱۰۱۳ ہجری	بداؤں قریب مرقد صاحب ولایت	ایضاً	آپکا نام جلال خاں قوم افغان سے کاشی میں بڑی عزت رکھتے تھے شیر شاہ بادشاہ کے عہد میں امیروں میں تھے جب سلطنت افغانوں میں تخلل پڑا تو آپ نے ترک کلی کرکے بخدمت شاہ محمد چشتی کہ جنکر مئو میں آسودہ ہیں مرید ہوئے لیکن فتح باب میسر نہیں ہوا بعد چند مدت کے شاہ محمد نے فرمایا کہ کشود کار تمہارا حضرت شیخ بدر الدین صاحب ولایت کے آستانہ پر ہے بموجب ارشاد آستانہ موصوف پر جاکر جاروب کشی میں مشغول رہے تلاوت قران کریا کرتے تھے بعد ریاضت و مجاہدات کے روحانیت صاحب ولایت سے حضور تمام ہوا اور اُنکے مرقد مقدس سے آواز آئی کہ (جلال بدر الدین بدر الدین جلال) اور کار تکمیل کو پہونچگیا۔ آپکی رسم تھی کہ آدھی رات تک اوپر آستانہ صاحب ولایت کے تلاوت قرآن کیا کرتے اور مشغول رہتے بعد ازاں

نام خاندان	نام صاحبان خاندان	ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
						شہر میں عیال کے پاس جاتے ایک رات اثنار راہ میں چوروں نے آپ کو مخل سمجھکر یکبارگی تیر چلانے شروع کر دیئے ایک تیر قضا کار آپ کے بدن مبارک میں ایسا کارگر لگا جس سے درجہ شہادت پایا۔
چشتیہ نظامیہ	مخدوم عبد اللہ		سنہ ۱۰۳۴ ہجری	بداؤں بہ پہلوی شیخ جلال	خزینۃ الاصفیا	آپ قوم کے ہندو کایستھ پرگنہ اسوی اعمال سرکار لکھنؤ سے تھے بارہ برس کی عمر میں معلم کے سامنے گلستاں پڑھ رہے تھے جب سبق بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ۔ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ۔ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ۔ پر آئے تو آپ نے معلم سے پوچھا اس مرتبہ کا کون شخص ہوا ہے معلم نے آنحضرت صلعم کیطرف اشارہ کیا یہ سنکر آپ مسلمان ہوگئے اور شہر بداؤں بحضور شیخ جلال الدین حاضر ہوئے روحانیت شیخ بدر الدین صاحب ولایت نے شیخ جلال الدین کو آگاہ کیا کہ فرزند موعود تیرے دروازہ آیا ہے اُسکا نام مخدوم عبد اللہ رکھو وہ تمہارا جانشین ہوگا اور خود روحانیت شیخ بدر الدین صاحب ولایت سے بھی فیض پایا اور سجادہ نشین شیخ جلال الدین ہوئے اور کشف و کرامات میں بہت شہرہ پایا چنانچہ شیخ طٰہٰ ایک اکابرزادہ قصبہ رائے بریلی پہونچکر آپکی خدمت میں تارک الدنیا ہوا اور آپکا سجادہ نشین ہوا۔
ایضاً	سید مزمل چشتی بن عبد الوہاب		سنہ ۱۰۱۵ ہجری	بداؤں	خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت	آپ مرید و خلیفہ طٰہٰ چشتی تھے آپکے والد کا نام قاضی عبد الوہاب تھا۔ اکابر سادات ہند سے۔ صاحب معارج الولایت لکھتے ہیں آپکو شوق ملاقات والد مرحوم خود کا ہوا کیونکہ آپکے ایام طفولیت میں آپکے والد فوت ہوگئے تھے آپنے اپنے پیر سے عرض کی آپ کے مرشد نے تین بار منع کیا مگر باز نہیں آئے جب بہت الحاح کیا تو فرمایا جاؤ نوکر شیر شاہ کے ہو بموجب حکم نوکر ہوگئے فرمایا بعد مدت چار سال کے بادشاہ واسطے تسخیر قلعہ گوالیار جائیگا اور تمہارا خیمہ خاصیان لشکر سے باہر ایک ویرانہ میں لگاویں گے جب اُسمیں جاکر بیٹھو گے تو تھوڑی دیر کے بعد ایک درویش بوضع قلندر ظاہر ہوگا چاہیئے کہ اُسکا استقبال کرنا اور بعزت پیش آنا اور جو کچھ وہ کہے قبول کرنا چنانچہ ویسا ہی ہوا اور قلندر رندکور نے کہا کیا تو اپنے باپ کو دیکھنا چاہتا ہے کہا ہاں پس قلندر خیمہ سے باہر گیا اور پھر واپس آیا۔ اور کہا اُٹھو دیکھو تمہارا باپ یہ کھڑا ہے سید مزمل فرط شوق سے فریاد کناں اُٹھے جب نظر باپ کی صورت پر پڑی بے صبر ہوکر باپ کے قدموں پر گر پڑے جب سر اُٹھایا نہ باپ کو دیکھا اور نہ اُس قلندر کو آنکر عرض حال اپنے پیر سے کیا فرمایا اگر جلدی نکرتے اور آہستگی سے پیش آتے تو صحبت بھی میسر ہو جاتی۔
ایضاً	سید محمد مہدی بن یوسف	جونپور	سنہ ۹۴۲ ہجری	جونپور بقولے دکہن	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ دانیال کے تھے اور مغلوب الحال صاحب سکر تھے چنانچہ بعضے اکابر نے انا اللہ و انا الحق و سبحانی و امثال آن زبان سے فرمایا ویسا ہی آپ نے بھی انا مہدی کہا ہے لیکن در عالم صحو دعویٰ انا مہدی سے تائب تھے بلکہ آپ نے مہدی موعود کے ہونے سے انکار فرمایا ہے۔
ایضاً	شاہ علی چشتی پانی پتی نام عبد السلام	سنہ ۸۹ ہجری	۲۵ ربیع الاول ۱۰۳۲ ہجری	پانی پت	ایضاً	آپ نے خرقہ خلافت نظام الدین پدر بزرگوار خود سے اور نیز شیخ نظام الدین نارنولی سے حاصل کیا تھا چنانچہ یہ بیت کسی نے حسب حال کہی ہے۔

نام خاندان	نام و خطاب صاحب تذکرہ	سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
	خطاب شاہ اعلیٰ	مادہ تاریخ فیاض از سیر الاقطاب	از سیر الاقطاب	عمر ۱۰۳ سال		**بیت** نظامش پیروہم پدرش نظام است۔ نظام دو جہاں بر دست تمام است شیخ اللہ دیا آپ کے مرید نے ایک کتاب ملفوظات واقعات موسوم بجواہر الاولیا تالیف کی ہے۔
چشتیہ نظامیہ	شیخ نظام الدین بن شیخ عثمان زندہ پیر پانی پتی	۸۷۱ھ ہجری	۱۰۱۸ھ ہجری عمر ۱۴۷ سال	پانی پت	خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت	آپ عظمائے مشائخ سے مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود تھے آپ دو بھائی حقیقی تھے بڑا بھائی آپکا شیخ کمال بہت اہل کمال و صاحب جلال و جمال تھا بعد وفات آپکے والد بزرگوار کے اکابران شہر آپکو سجادہ نشین کرنے لگے اُنہوں نے قبول نہیں فرمایا اور شیخ نظام الدین چھوٹے بھائی کو اپنے ہاتھ سے دستار سجادگی باندہ کر سجادہ نشین کیا اور آپ بہدایت خلق مشغول رہے۔
ایضاً	سعید خان میانہ چشتی		۱۰۶۷ھ ہجری	برہان پور	ایضاً	آپکی ارادت حضرت شیخ نظام الدین نارنولی سے تھی اور بعض کا قول ہی کہ آپ مرید شاہ اعلیٰ پانی پتی تھے۔ کہتے ہیں سماع آپ کا جانوران صحرائی میں اثر کرتا تھا اور ہوا سے محفل سماع میں جانوران آن پڑا کرتے تھے اور مانند مرغ نیم بسمل تڑپا کیا کرتے تھے۔

(**نوٹ**) **بیت**۔ یہ دفتر ختم کو پہونچا حکایت ہے ابھی باقی۔ کہیں آتی ہے دفتر میں حدیث حال مشتاقی۔ مولف پھر شروع سلسلہ مستقیم خاندان چشت اہل بہشت کا حضرت شیخ کمال الدین علامہ خلیفہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی سے قلمبند کرتا ہے جنکا سلسلہ مستقیم بحضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی سے بحضرت مولانا فخر الدین فخر جہان اور اُنسے بحضرت خواجہ نور محمد مہاروی اور اُنسے بحضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہم پہونچا ہے

نام خاندان	نام و خطاب صاحب تذکرہ	سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ کمال الدین علامہ خطاب چشتی بن عبد الرحمن	اودہ	۲۷ ذیقعد ۷۵۶ھ ہجرے	دہلی کہنہ پاس مزار حضرت چراغ دہلی محجر سنگ باسی میں	انوار العارفین بحوالہ مناقب المحبوبین آداب الطالبین و مجالس حسنیہ مرات ضیائی	نسب آپکا بحضرت امام حسن علیہ السلام پہونچتا ہے آپ برادر عمو زادہ و خواہر زادہ حقیقی و مرید و خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی ہیں مجالس حسنیہ سے نقل ہے کہ آپکو خلافت حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے بھی تھی چنانچہ آپ زیارت حرمین الشریفین کو لیجانیکو ہوئے تو آپ نے بحضور سلطان المشائخ یہ ارادہ ظاہر کیا حضرت موصوف نے اجازت فرمائی اور جامہ ملبوسہ خود پہنایا اور خلافت نامہ دیکر آپکو رخصت کیا جسکی برکت سے سات حج آپ نے کئے اور بیت المقدس کی زیارت سے مشرف ہوکر مراجعت فرمائی اور بہت کچھ فتوحات حاصل کی جب

دہلی آئے تیرہ ۱۳ ہزار سکہ زر و نقرہ و اسباب دیگر لائے حضرت شیخ نصیر الدین محمود نے اسقدر مال و متاع دیکھکر فرمایا اتنی دنیا کیوں جمع کی آپ نے عرض کی راہ میں سنا تہا کہ حضرت سلطان المشائخ رحلت فرما گئے ہیں اور آپ سجادہ نشین ہوئے ہیں اگر خالی ہاتھ جاؤنگا تو مجکو پیر بھائی و ابنائے جنس مطعون کرینگے اس متاع و مال کو علما و صلحا میں تقسیم کر دونگا چنانچہ ایسا ہی کیا اور ہر سکہ زر کے سیاہی ملکر اور گرہ باندہ کر دیتے اور کہتے یہ سیاہی قبول

خاندان	نام صاحب خاندان	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
						کرو اُسکے بعد تاتارخاں نے ہشتاد تنکہ روزینہ مقرر کیا آپ نے حضرت چراغ دہلی سے دریافت کیا فرمایا جو بغیر طلب و قصد کے وظیفہ ہوا ہے وہ بمنزلہ فتوح کے ہے قبول کرو۔ کثرت علم کیوجہ سے مخاطب بخطاب علامہ تھے۔ حضرت مخدوم جہانیاں نے شرح مشارق آپ سے سبقاً پڑھی تھی۔ پھر آپ احمد آباد گجرات تشریف لے گئے اور خلق خدا کو اپنے حلقہ ارادت میں لائے پھر دہلی میں آنکر تا زیست بہ تہذیب مخلوق مصروف رہے آپکے تین صاحبزادہ تھے اول شیخ نظام الدین کہ عالم و فاضل تھے دوئم شیخ نصیر الدین خلیفہ حضرت سید محمد گیسو دراز جنکی اولاد گلبرگہ شریف میں ہے اور قبر بھی اُنکی وہاں ہے سوم حضرت خواجہ سراج الدین جو مرید و خلیفہ اور سجادہ نشین پدر خود ہوئے اور جنکے سبب سے یہ سلسلہ زیر قلم چلا ہے۔
چشتیہ نظامیہ	حضرت خواجہ سراج الحق والدین بن حضرت خواجہ کمال الدین علامہ	اودہ	یکم جمادی الاول شب پنجشنبہ سنہ ۷۶۲ ہجری بقولے ۱۲ / جمادی الاول سنہ ۷۷۲ ہجری مادہ تاریخ اہل خلوص	پیران پٹن نہروالہ محلہ پیر پورہ معروف برکات پورہ بلدہ قدیم گجرات	انوار العارفین مجالس حسنیہ فخر الاولیاء تکملہ بحوالہ مجالس حسنیہ	آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود ہیں اور خلافت حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی سے بھی حاصل کی تھی اور تحصیل علم ظاہر و باطن کے ہوئے تھے اور شعر بھی فرمایا کرتے تھے چنانچہ یہ شعر آپ کے دیوان کا ہے **شعر** بار دیگر ہم ہمیں گوید سراج۔ قبلۂ ما نیست الا روے یار + اکثر ظہور خوارق عادات آپکا علی الضمایر و اخبار عن المغیبات و دفع بلیات و عوایق و قضاء حاجت خلایق تہا تقوے میں بےمثل تھے چنانچہ سلطان فیروز شاہ نے آپکو سات ہزار سکہ رائج الوقت زادراہ بھیجکر بسمت دکہن طلب کیا آپ نے قبول نہیں فرمایا۔
ایضاً	حضرت خواجہ علم الحق والدین بن حضرت خواجہ سراج الحق والدین	پیران پٹن	۲۶ / صفر روز چہارشنبہ سنہ ۸۹۵ ہجری بقولے سنہ ۹۰۱ ہجری سے۔	پیران پٹن محلہ برکات پورہ بلدہ قدیم گجرات		آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود تھے اور حضرت سید محمد گیسو دراز سے بھی خلافت حاصل کی تھی۔ متمکن بمسند خلافت رہ کر رہنمائے خلایق رہے اور پیران پٹن بلدہ قدیم گجرات کلاں میں مزار مبارک آپکا ہے بیزار و متبرکہ۔ کہتے ہیں وہاں کی سرزمین عشق خیز و محبت انگیز ہے انوار برکات و ولایت وہاں کے ویرانوں سے چمکتے ہیں۔
ایضاً	حضرت شیخ محمود چشتی ملقب راجن بن حضرت خواجہ علم الحق والدین	ایضاً	روز جمعہ وقت صبح صادق ۱۲ / صفر سنہ ۹ ہجری بقول آداب الطالبین سنہ ۹۴۰ھ بہ گلزار الابرار سنہ ۹۸۹ھ	پیران پٹن حوض اعظم جانجہان	انوار العارفین بحوالہ اخبار الاخیار تکملہ سیر الاولیاء	آپ مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود تھے اور خرقہ خلافت سہروردیہ و شطاریہ حضرت شیخ قاذن کے ہاتھ سے بھی پہنا تھا چنانچہ یہ نسبت سہروردیہ بھی پیران چشت میں آجتک جاری ہے اور خرقہ چشتیہ حضرت سید محمد گیسو دراز و شیخ ابوالفتح سے بھی رکھتے تھے اور شیخ عزیز اللہ متوکل اور رکن الدین کان شکر خلیفہ زاہد چشتی سے بھی خرقہ حاصل کیا تھا اور خلافت سلسلہ مغربیہ کے شیخ احمد کتھو و شیخ عزیز اللہ متوکل و شیخ قاذن سے حاصل کی تھی نسبت سہروردیہ کے شیخ قازن نے شیخ قاضی علم الحق والدین شاطی سے اور انہوں نے حضرت صدر الدین سے اور انہوں نے

نام خاندان	نام صاحبان خاندان	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
						حضرت راجو قتال سے حاصل کی تھی۔
چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ جمال الدین عرف شیخ چمن چشتی بن حضرت شیخ محمود راجن چشتی	پیران پٹن	۹ ربیع الاول ۹۰۷ھ سنہ ہجری	احمد آباد گجرات محلہ نور پور یا شاہ پور بر دریائے سابرمتی مراۃ ضیائی جانپانیر گجرات	انوار العارفین بحر المجالس حسنیہ و مراۃ ضیائی گلزار الابرار مناقب المحبوبین	آپ مرید و خلیفہ والد ماجد خود تھے اور نیز خلافت بھائی عم زاد پدر خود شیخ نصیر الدین ثانی المعروف شیخ خواجہ سے بھی رکھتے تھے اور انکو خلافت اپنے پدر بزرگوار شیخ مجد الدین سے تھی حضرت شیخ نصیر الدین کا فرمودہ ہے کہ جس کسیکو مشکل پیش آوے وہ بارواح پاک ہمارے بزرگوں کے کندوری دیوے جسکی تفصیل یہ ہے۔ دہ نیم اثار آرد۔ دو نیم اثار گوشت۔ سواد و اثار روغن زرد گاو۔ سریع الحاجات یہ عمل ہے۔ کتاب گلزار الابرار میں ہے کہ کفار نے آپکو بتاریخ ۲۹ ربیع الاول ۹۰۸ھ میں شہید کردیا تھا آپ کی تاریخ وصال شہید خنجر تسلیم عمر جاوداں دارد۔ میں نکلتی ہے آپکی اولاد قصبہ بیرم پور احمد آباد میں سکونت رکھتی ہے آپ عالم

ظاہر و باطن کے تھے اور اہل وجد و سماع صاحب دیوان ہیں بطرز دیوان مغربی چنانچہ یہ غزل آپ کے دیوان کی ہے **غزل** عاشق و معشوق عشق اینجا یکیست۔ در دو چشم در دلم پیدا یکیست ٭ قطرہ و موج و حباب از بحر شد۔ لیک موج و قطرہ و دریا یکیست ٭ پیش غافل صد ہزاراں صورت اند پیش عارف صورت و معنی یکیست ٭ صورت حوا و آدم آفرید۔ در حقیقت آدم و حوا یکیست ٭ گرچہ در فردوس اشجار اند بیش۔ شد محقق کاندراں طوبی یکیست ہمچو مجنوں عاشقاں بیحد و عد۔ لیک پنہان و عیاں لیلی یکیست ٭ چوں بدریائے جمالش غوطہ خورد۔ دید چمن دنیا و عقبی یکیست **دیگر** اے جلوہ جمال تو در جملہ کائنات۔ وے مظہر کمال تو اعیان ممکنات ٭ جاریست بحر فیض وجود تو ہر طرف۔ گر خانقاہ باشد و گر دیر سومنات۔ طالع شد آفتاب ظہور تو بر عدم۔ احداث یافت زاں ہمہ ذرات محدثات ٭ فی الجملہ ہر چہ ہست ہمہ حسن روئے تست۔ گر بنگرم بدیدہ دل در تعینات ٭ چون از وجود خویش بکلی عدم شدم۔ دیدم جمال قدس بہر ذات و ہر صفات ٭ از مناقب المحبوبین۔ **دیگر** از مناقب فریدی۔ **غزل** ایکہ نمودی جمالت را با طوار دگر بہر جنت ساختی ہر سو خریدار دگر ٭ طالب حسن خودی بر خود نظر ہا میکنی۔ نیست مارا جز محبت با خود کار دگر ٭ گاہ پوشی دلق صوفی گہ قبائے سلطنت۔ مظہرے سازی دگر از بہر اظہار دگر ٭ نہ چمن آشفتہ تنہا بر رخ زیبائے تو۔ زلف تو دارد بہر موئے گرفتار دگر ٭

نام خاندان	نام صاحبان خاندان	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
ایضاً	حضرت خواجہ شیخ حسن محمد نام جمال الدین کنیت ابوصالح بن شیخ احمد معروف میاں جیو بن شیخ نصیر الدین ثانی۔	احمد آباد گجرات ۹۲۳ھ ہجری مادہ تاریخ عاشق مست بُدہ	۸ ذیقعد ۹۸۲ھ ہجری عمر ۵۹ سال	احمد آباد گجرات محلہ شاہ پور	انوار العارفین گلزار الابرار محمد غوث گوالیاری فرادیس فرخ شاہی مناقب المحبوبین مناقب فریدیہ	آپ بعمر دوازدہ سالگی مرید و خلیفہ عم قرابتی خود حضرت شیخ جمال الدین چمن ہوئے وبعمر شانزدہ سالگی تحصیل علم ظاہری سے فراغت پائی اور صاحب تصنیف ہوئے چنانچہ تفسیر محمدی و تقسیم الاوراد و رسالہ چہار برادران و حاشیہ تفسیر بیضاوی و حاشیہ قوت القلوب بر شرح مطالع از قسم ثانی و حاشیہ نزہت الارواح آپکی تصنیفات سے ہیں آپکے اوصاف زائد از بیان ہیں مقولہ حضرت شیخ سعدی شاہد حال ہے۔ **بیت** فزوں است اوصاف شاہ از حساب۔ نگنجد درین تنگ میداں کتاب ٭ آپکو شیخ محمد غیاث نوربخش سے خاندان قادریہ میں بھی بیعت تھی اور اُن سے خرقہ خلافت خاندان قادریہ و کازرونیہ و فردوسیہ و کبرویہ و فردوسیہ و نوربخشیہ و ہمدانیہ حاصل کیا تھا۔ اور محمد غیاث نوربخش کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں

حضرت شیخ جمن سے بیعت تھی - از مناقب فریدیہ۔

خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	حضرت خواجہ شیخ محمد نام شمس الدین لقب محمد و قطب بن شیخ حسن محمد	احمد آباد گجرات ۹۵۶ھ ہجری مادۂ تاریخ شیخ ولی	بوقت شب روز یکشنبہ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۴۱ ہجری عمر ۸۵ سال مادۂ تاریخ بود چشتی محمد اکبر دیگر واصل حق محمد چشتی	احمد آباد گجرات پہلوی پدر خود	تکملہ سیر الاولیا مرأت ضیائی بحوالہ سنوات الاتقیا۔ آداب الطالبین	آپ مرید و خلیفہ جانشین پدر بزرگوار خود تھے آپکو لقب قطب کا حضرت نصیر الدین محمود سے اسطرح عنایت ہوا تھا کہ جب آپ زیارت مزار حضرت چراغ دہلی پہونچے تو حضرت موصوف کی قبر سنگ خارا درمیان سے شق ہوگئی اور آپ قبر کے اندر گئے اور کچھ دیر کے بعد قبر سے برآمد ہوئے تو نان حلوا آپکے ہاتھ میں اور ہار پھولوں کا آپکے گلے میں تھا اور نیز تبرکات جو حضرت چراغ دہلی اپنے ہمراہ قبر میں لے گئے تھے وہ بھی عنایت ہوئے اور قطب کے لقب سے آپکو ملقب کیا۔ علم شریعت و طریقت میں عالم متبحر تھے تفسیر محمدی و چہل و دو نسخہ جس میں بیالیس کتابیں ہیں آپ کی تصنیفات سے ہیں۔ آپ کے خلفا، یوں تو بہت ہیں مگر مشہور اور اعلیٰ ترین آپکے نبیرہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی بن شیخ محمود ہیں۔
ایضاً	حضرت شیخ یحییٰ مدنی نام محی الدین لقب یحییٰ مدنی کنیت ابی یوسف بن شیخ محمود بن شیخ محمد	احمد آباد گجرات روز پنجشنبہ ۲۰ رمضان سنہ ۱۰۱۰ ہجری	۲۷ صفر سنہ ۱۱۲۲ھ عمر ۱۱۲ سال عاشق سخی	مدینہ منورہ زیر قبہ حضرت عثمان غنی	ایضاً	آپ خلفائے اعظم اپنے جد امجد حضرت شیخ محمد کے تھے آپکا مفصل حال کتاب معارج الولایت فی مدارج الہدایت و مفتاح الکرامات میں لکھا ہے اُس سے معلوم ہوگا کہ کس درجہ کے آپ صاحب کرامات و ہدایات تھے اور حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کے مرشد تھے۔ نقل ہے کہ آپکو حضرت صلعم سے ارشاد و بشارت ہوا تھا اے یحییٰ ہمارا دل چاہتا ہے کہ تم ہمارے نزدیک مدینہ میں رہو۔ بموجب اس بشارت کے آپ سب خانماں چھوڑ کر روانہ مدینہ منورہ ہوئے اثنا راہ میں آپکو خواب و خورش جاتا رہا تھا جب آپ نے مکہ میں جاکر اقامت فرمائی وہاں کے بعض آدمی تعصب کرنے لگے ایک وقت طغیانی پانی نے تمام مکہ کو گھیر لیا۔ مگر آپ کا حجرہ سکونتی محفوظ رہا جسکے گرد آپ نے انگشت مبارک سے ایک خط کھینچ دیا تھا مطلق پانی نے دخل نہیں کیا یہ کرامت دیکھکر متعصبان نے ترک تعصب کیا۔ از تکملہ سیر الاولیا۔
ایضاً ایضاً	حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی بن حاجی نور اللہ	شاہجہاں آباد عرف دہلی ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۰۶۰ھ مادہ تاریخ لفظ غنی	۲۴ ربیع الاول شب شنبہ سنہ ۱۱۴۲ ہجری مادہ تاریخ شیخ کبیر عمر ۸۲ سال	شاہجہان آباد معروف دہلی پاس قلعہ و جامع مسجد	انوار العارفین مناقب فریدی مرأۃ ضیائی بحوالہ مخبر الاولیا، خلاصۃ الفوائد ملفوظ خواجہ نور محمد مہاروی	آپکا نسب شریف بچند واسطہ درمیانی بحضرت صدیق اکبر پہونچتا ہے آپکے اجداد خُجند حوالیہ ترکستان کے باشندے لاہور میں آکر مقیم ہوئے آپ کے والد بزرگوار علم نجوم و ہندسہ میں مہارت کامل رکھتے تھے حضرت شاہجہاں شاہنشاہ ہندوستان نے وقت بنیاد ڈالنے لال قلعہ شاہجہان آباد کے آپکو طلب کرکے دریافت کیا تھا آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ یحییٰ مدنی کے تھے شیخ ابوالفتح قادری سے بھی تکمیل پائی تھی اور امیر محترم اللہ نقشبندی لاہوری سے

مختصر حالات	عمر	مقام مدفن	تاریخ وفات	تاریخ پیدائش و خلافت	نام مقام پیدائش	نام پیران

اور سید محمد کبروی قادری سے بھی خرقہ خلافت آپکو پہونچا تھا آپ عالم متبحر تھے آپکی تصنیفات سے تفسیر کلیمی و سواء السبیل و تسنیم و عشرہ کاملہ و کشکول و مرقعہ و رقعات کلیمی و الہامات کلیمی و مالابد منہ در رسالہ منطق ۲۳ کتابیں ہیں جو الی الاعلان و ستور اہل مشائخان چشت ہیں و کشکول و مرقع وقت خرقہ خلافت پیران چشت دیتے ہیں۔ **ع** ہر آن کو لقمہ زین کشکول ما خورد۔ قلندر گشت گو از دو جہاں برد * ہر آن کو این مرقع کرد بردوش بجانان بیگانان گردد ہم آغوش * خواجہ محمد مصطفےٰ اولاد خواجہ بہاوالدین نقشبندی سے تھے و مرید مجاز و ماذون آپکے۔ حضرت موصوف نے چند روز پیشتر اپنے وصال کے اُنکو یہ شعر لکہکر بہیجا **شعر** اگر بسیر چمن میروی قدم بردار۔ کہ ہیچ رنگ حنا بیرو و بہار از دست * خواجہ مصطفےٰ نے اس بیت کو قرب اجل شیخ دریافت کرکے فوراً حاضر خدمت ہوئے اور چند روزہ رہ کر فیض صحبت اُٹھایا آپ وقت انتقال کے یہ بیت پڑہتے تھے **بیت** غبار خاطر عشاق مدعا طلبی ست۔ بخلوتی کہ منم یاد دوست بے ادبی است * خلفائے آپکے بہت ہیں آپکے فرزندان سے صاحبزادہ حامد سعید و صاحبزادہ حافظ فضل اللہ و صاحبزادہ احسان اللہ و شیخ محمد ہاشم داماد۔ و حضرت نظام الدین اورنگ آبادی۔ حافظ محمود۔ شیخ جمال الدین و شیخ مداری ناگوری و شاہ ضیاء الدین وغیرہ۔ تتمہ حالات آنحضرت مندرجہ خلاصۃ الفواید ملفوظ خواجہ نور محمد مہاروی۔

نقل ہے ایام شباب میں آپکی نظر ایک طفل قوم کہتری پر پڑی اور آپ دل و جان سے فریفتہ ہو گئے وہ بڑا متمول تھا اور آپ بحالت فقیری و مسکینی تھے اسلئے آپکی کچھہ پیش نہیں چلتی تھی ایک بزرگ مجذوب شہر میں تھے کہ ہر کوئی اپنے حصول مرادات کے سلئے اُنکے پاس آمد و رفت رکہتا تھا پس آپ بھی اپنے مطلب کے سلئے تھوڑی سی شیرینی قسم ریوڑی لیکر آپ کے پاس گئے اُس بزرگ کا طریقہ تھا کہ جس کسی کی چیز لیلیا کرتے مطلب اُس کا ہو جایا کرتا تھا جسکی نہیں لیتے اُسکا مطلب نہیں ہوتا۔ مجذوب نے آپ کی شیرینی لے لی دوسرے روز اُس طفل نے آپکو اپنے نزدیک بٹھایا اور بہت مہربانی سے پیش آیا لیکن طبیعت آپکی اُس طفل کی طرف سے تو ہٹ گئی اور اُس بزرگ کی خدمت میں رہنے لگے ایک روز اس بزرگ نے اپنا سر آپکے زانو پر رکہا اور سو گئے جب اُٹھے تو صورت جذب آپ پر واقع ہوئی لیکن آپ مخفی رکہتے تھے آخر جب مزاج شریف میں تغیر پیدا ہونے لگا تو اسی اندیشہ میں اُنکی خدمت میں گئے اُنہوں نے فی الفور آپکو بلا کر فرمایا کہ اگر آتش عشق اس قسم کی چاہتے ہو تو میرے پاس بہت ہے اور آب نزدیک حضرت شیخ یحییٰ مدنی ہے وہاں جاؤ۔ یہ سنکر آپ روانہ مکہ شریف ہوئے اور وہاں سے مدینہ منورہ کو کوچ کیا جب قافلہ مدینہ منورہ میں پہونچا تو آپ زیر نخلستان بیٹھے تھے کہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی نے ایک خادم اپنا بہیجا کہ باہر شہر کے ایک قافلہ آیا ہوا ہے اُسمیں کلیم اللہ نام ایک شخص ہے اُنکو بولا لاؤ اُس آدمی نے ہر چند کلیم اللہ کہکر قافلہ میں دریافت کیا کسی نے جواب نہیں دیا آپ یہ سمجھے کوئی اور کلیم اللہ ہوگا اُس آدمی نے جا کر عرض کیا انہوں نے فرمایا کہ پھر جاؤ اور کلیم اللہ جہان آبادی کرکے پکارو چنانچہ وہ آدمی گیا اور آپ اُسکے ساتھ ہو کر حضرت یحییٰ مدنی کی خدمت میں مشرف ہوئے اور کچھہ مدت حاضر رہ کر خلافت حاصل کی حضرت شیخ نے رخصت کے وقت کچھہ خرچ بھی عنایت فرمایا آپکے دل میں اُسوقت گذرا کہ مجھے تو نعمت باطنی ہی کافی تھی خرچ ظاہری کی حاجت نہیں تھی حضرت یحییٰ مدنی نے کشف سے فی الفور معلوم کرکے فرمایا کہ بیٹے تم کو نعمت ظاہری و باطنی دونوں جمع ہیں مبارک ہو پس شیخ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں تشریف لائے جو کوئی آپکو دیکہتا تھا بے اختیار کہتا کہ قطب عالم آئے ہیں آخر شاہجہان آباد رونق افروز ہو کر بتدریس علم مشغول رہے وجہ معیشت آپکی یہ تھی کہ ایک حویلی دو روپیہ آٹھہ آنہ کرایہ پر لی ہوئی تھی اور ایک دوسرا مکان آٹھہ آنہ کرایہ ماہوار پر سکونت کے لئے لیا ہوا تھا دو روپیہ وجہ خرچ وابستگان کو دیتے تھے۔ فرخ سیر بادشاہ وقت نے بہت الحاح سے التماس کی کہ کچھہ بیت المال سے قبول فرمادیں آپ نے فرمایا کچھہ حاجت نہیں اور نہ حویلی نزول منظور فرمائی پھر بادشاہ نے عرض کی اگر اجازت ہو تو میں حاضر حضور ہو کر قدمبوسی حاصل کیا کروں آپ نے فرمایا تو ظل الٰہی ہے اور میں اوس ذات کے سایہ میں ہمیشہ بدعاگوئی مشغول ہوں اسلئے حاجت آنیکی نہیں ہے آپ مرقع شریف میں ذکر فرماتے ہیں کہ یہ فقیر ابتدائے حال میں ایک بزرگ کے پاس گیا اُنہوں نے فرمایا کہ مشغولی صوت سرمدی کہ جسکو صوت لایزالی

نام خاندان	نام صاحب تذکرہ بزرگان	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حال نسب	مختصر حالات

بھی کہتے ہیں اور اصطلاح جوگ میں ذکر انہد کہتے ہیں کیا کرو مجھے کہا عنایت فرماؤ فرمایا کہ ہر دو سوراخ گوش اپنے کو ہر دو انگلیاں سبابہ سے مستحکم بند کرو اور دھیان کرو کہ تمہارے دماغ میں آواز جیسے اوپر سے پانی پڑتا ہے آویگی تم تمام توجہ اُس آواز کی طرف رکھو اور ایک لحظہ اُس سے غافل نہ رہو۔ جب اسپر مواظبت اور مداومت ہو جاوے پھر تھوڑی سی وہ انگلیاں جو محکم تھیں نرم یا راست کرو پھر متوجہ ہو تاکہ شور عالم سے وہ صوت جاتی نرہے اور اس کثرت کو یہانتک پہونچاؤ کہ بے مدد کوک یعنے بتیر کرنے انگلیوں کے کان میں وہ صوت سنو اور شور عالم و عالمیاں اُسکا مزاحم نہ ہووے بلکہ صوت سرمد تجہیر غالب آجاوے پس اُسوقت تمکو شوق دامنگیر ہوجائیگا جو تحریر و تقریر سے باہر ہے اور بعضوں سے یہ بھی سنا ہے کہ فلفل گرد روئی میں لپیٹ کر سوراخ کان میں اچھی طرح رکھیں کہ حرارت اُس فلفل گرد سے وہ صوت قوت پکڑے اور بعض سے سنا ہے کہ فلفل کو پارچہ حریر سرخ میں لپیٹ کر سوراخ کان میں اچھی طرح رکھیں تاکہ حرارت زیادہ تر پیدا ہووے اور صوت بھی زیادہ تر قوت پکڑے اور وہ فلفل بعد جولان خون واسطے بیماری آنکھوں کے بہت مفید ہے اور اُن بزرگ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت میان میر لاہوری اور اُنکے یاران بھی یہ ہی شغل رکھتے تھے اور اسی صوت سرمدی کو حضرت حق کہتے تھے چنانچہ یہ حال مینے اپنے مرشد حضرت یحییٰ مدنی سے بھی عرض کیا فرمایا یہ شغل بہت مفید ہے اور نافع بصاحبان کرامت و صاحبان استدراج کے۔ اسکا اثر ہے کہ خاطر مشتت کو جمعیت حاصل ہوتی ہے اور تمام طرف سے یکسو ہو جاتا ہے اور اس صوت کو درمیان اُس شخص و مقصود کے ربط ہو جاتا ہے اور خاصکر ربودگی و بیخودگی و غیب کا کہ مقدمہ فنا رالفنا ہے مورث ہو جاتا ہے اور وہ جو کہتے ہیں حق یہ ہی ہے باعتبار مشابہت یہ ہی اطلاق مضمر ہے۔ وَاِلَّا لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ؎ این قدر گفتیم باقی فکر کن۔ فکر گر جامد بود رو ذکر کن۔ ذکر آن باشد کہ بکشاید رہے۔ فکر آں باشد کہ بیش آید شہے۔ آپ نے ایک مکتوب دس فقروں کا حضرت مولینا فخر الدین کو ارقام فرمایا ہے اُسکے فقرے چہارم میں لکھتے ہیں ازدحام خلق موجب شکر الٰہی ہے رجوع خلق محض فضل و کرم او تعالےٰ ہے اس سے تنگ نہ ہونا چاہیے فقرہ دہم رابطہ صلح با ہندو و مسلمانان رکھیں اور جو کوئی دونو فرقوں سے اعتقاد تمہارے ساتھ رکھے ذکر و فکر و مراقبہ اُسکو تعلیم کرو ذکر بخاصیت خود اُسکو بر طریقہ اسلام کھینچیگا اور غیر معتقد اگرچہ سیدزادہ کیوں نہو تعلیم اس امر کی نہ کرنی چاہیے کہ رابطہ مبنی بر اعتقاد ہے آپکو نسبت شاگردی و اجازت اعمال حضرت شیخ برہان الدین المعروف بشیخ بہاول بن کبیر محمد بن علی الصدیقی برہانپوری کہ تابع حضرت شیخ محمد غوث صاحب جواہر خمسہ ہے تھی اور خلافت خواجگان نقشبند یہ حضرت شیخ محترم اللہ المتوکل علی اللہ سے پہونچی ہے جنکا مرقد مبارک لاہور میں زیارتگاہ خلائق ہے اور حضرت میر محترم اللہ کو خلافت حضرت خواجہ محمد مسکین تھی اور انکو حضرت خواجہ محمد ہاشم سے جنکا وصال در ربیع الاول ۱۰۵۴ہجری کو میں ہوا اور مزار انکا شہر دہبیر[1] میں ہے اور خواجہ ہاشم کو خلافت خواجہ کلاں دہبیری سے اور اُنکو خلافت حضرت خواجہ امکنگی اور اونکو حضرت خواجہ محمد قاضی سے اور وہ اکمل خلفائے خواجہ عبید اللہ احرار سے تھے۔

نام خاندان	نام صاحب تذکرہ بزرگان	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حال نسب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی چشتی	کاکوری و نگراؤں متصل لکھنؤ سنہ [illegible]	۱۲ ذیقعدہ شب شنبہ بعد نماز عشا	اورنگ آباد[2]	مناقب فریدی تکملہ سیر الاولیا	سلسلہ نسب آپکا بواسطہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہونچتا ہے اور از جانب والدہ ماجدہ بحضرت سید محمد گیسو دراز ملتا ہے آپ بحالت طالب علمی نگراؤں سے دہلی آنکر حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی

نوٹ (۱) دہبیر ایک موضع ہے کہ جسکو جوبار کہتے ہیں۔

نوٹ (۲) بجائے نام اورنگ آباد اول دھارا نگر پھر دیوگڈھ اُسکے بعد سلطان محمد تغلق نے دولت آباد پھر شاہ عالمگیر نے اورنگ آباد رکھا۔

نام خاندان	نام و خطاب و لقب	مقام ولادت	سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
				سنہ ۱۱۴۲ھ مادہ تاریخ شیخ کبیر عمر ۸۰ سال		شجرۃ الانوار	کے مرید ہوئے اور بعد مجاہدہ تامہ کے خرقہ خلافت حاصل کیا اور صاحب ولایت ملک دکن ہوکر اورنگ آباد میں قیام فرمایا اور ہدایت خلق میں مصروف رہے آپکے ایک لاکھ سے زیادہ مرید ہوئے آپ صاحب ذوق و شوق اور اہل وجد و سماع تھے آپکا مقولہ ہے ~ انفاس پاس دار اگر مرد عاقلی - ملک دوکون ملک تو اگر کرد یک نفس ÷ بر ندہ گردن شیطان خناس - بر مرد انست تیغ پاس انفاس ÷

ترا یک حرف بس از جملہ عالم - کہ از جانت نیاید جز خدا دم - اگر تو پاسداری پاس انفاس - بہ سلطانی رسانندت ازاں پاس - اگر یک ذکر گوید صبح تا شام - رسد کارش بفضل حق باتمام و دیگر پاسبان دل شوانند کل حال - تا نیاید ہیچ دزد انجا مجال - ہر خیال غیر حق را دزد داں - این ریاضت سالکان را فرض خوان و دیگر ~ ہر یک نفس کہ می رود از عمر گوہریست - کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا - یہ مقام عاشقوں کا ہے کہ بغیر کمال عشق کے میسر نہیں ہوتا چنانچہ حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں ~ عشق آمد شد چو خونم اندر رگ و پوست - تا کرد مرا از من پر کرد ز دوست - حضرت رسول صلعم کا فرمودہ ہے لکل الشئی صقالۃ و صقالۃ القلب ذکر اللہ تعالی ~ تا بجاروب لا نروبی راہ - نرسی در سرائے الا اللہ - ایک روز مرزا محمد جعفر نے عرض کی کہ ایک قوال رباب نواز نوکر رکھکر اپنے ساتھ لایا ہوں مجلس آئندہ میں حاضر ہوگا - خواجہ کل محمد احمد پوری [مصنف] تکملہ سیر الاولیا نے عرض کیا کہ آیا صدائے رباب کے دوسرے سازوں سے زیادہ پر سوز ہے آپ نے یہ بیت ارشاد فرمائی بیت ~ از کاسہ رباب مرا لخت رسید - شد آفتاب ہر کہ ازاں ذرہ چشید - اور پھر یہ دو بیت زبان مبارک سے فرمائی -

بیت ~ خشک تار و خشک چوب و خشک پوست - از کجا می آید این آواز دوست ÷ نے ز تار و نے ز چوب و نے ز پوست - خود بخود می آید این آواز دوست مقولہ جب پیر کلاہ مرید کو عطا کرے اس راہ میں صادق وہی ہے جو قدر تاقہ کے جانے ~ در تاقیہ جملہ عشق و شوق است ہمہ - اسرار جمال دوست و ذوق است ہمہ ÷ چوں بر سر خود نہادی آں مونس دوست - می سوز و عشق او چہ شوق است ہمہ ÷ آپکے پانچ فرزند تھے سب سے بڑے اور خلیفہ اعظم حضرت محمد فخر الدین فخر جہاں دوسرے محمد عماد الدین - تیسرے غلام معین الدین - چوتھے غلام بہاء الدین پانچویں غلام کلیم اللہ - آپ کا اور آپکے پیر حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کا سنہ وفات ایک ہی ہے -

نام خاندان	نام و خطاب و لقب	مقام ولادت	سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ بہر منشار فخریہ	حضرت مولینا فخر الدین نام محب النبی فخر جہاں خطاب بن حضرت خواجہ نظام الدین	اورنگ آباد	سنہ ۱۱۲۲ ہجری بقول سنہ ۱۱۲۶ ہجری از اخبار الاخیار	۲۷ جمادی الثانی بوقت آخر شب سنہ ۱۱۹۹ھ خورشید دوجہانی بقول آداب الطالبین سنہ ۱۱۹۰ ہجری	دہلی بجوار مزار حضرت خواجہ قطب صاحب عقب مسجد آستانہ واقعہ مہرولی	بمناقب فخریہ مناقب فخریہ تکملہ سیر الاولیا	آپ عالم بے بدل و درویش بے مثل و خلیفہ اکمل اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی تھے جب آپکے پیدا ہونیکی خبر حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کو پہونچی ہے تو انہوں نے تہنیت نامہ تحریر فرمایا اور اپنے ملبوس خاص سے ایک پیراہن آپکے لئے طیار کر کے بھیجا اور تحریر فرمایا کہ نام اس سعید ازلی کا مولانا فخر الدین رکھنا آپ کی عمر سات برس کی ہوئی آپ نے رسول مقبول صلعم کو خواب میں دیکھا کہ پانچ دانہ قہوہ یعنی بن مرحمت فرمائے جو آپ نے بیدار ہوکر اپنے دست مبارک میں موجود

نوٹ[۱] وجہ تسمیہ محب نبی - از تکملہ سیر الاولیا حضرت مولانا فخر الدین صاحب فرماتے ہیں کہ میں بروز عرس حضرت چراغ دہلی انکے مزار پر گیا حضرت موصوف نے تھوڑا سا لنگر تبرک کا عرس کا مجھے دیکر فرمایا کہ تم محب نبی ہو دیگر وجہ ایک شخص حاجتمند کو عالم رویا میں حضرت خواجہ بزرگ معین الدین نے آپکو کہلا کر فرمایا تھا کہ تجکو انکے پاس جاکر حاجت اپنی چاہنا نام انکا محبت النبی ہے -

خاندان	نام صاحبان خاندان	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حالات نسب	مختصر حالات
	اورنگ آبادی		محبوب سے ہادی فخرالدین ایضاً شیخ جہانگیر ایضاً واقف غیب			

پائے جسکی پوری کیفیت مناقب فخریہ میں درج ہے پندرہ برس کی عمر میں خرقۂ خلافت پایا سولہویں سال یتیم ہوئے تکملہ سیر الاولیا میں لکھا ہے آپ نے تحصیل علم میاں خان محمد سے کی تھی و فصوص الحکم سبقاً و صدرہ و شمس بازغہ وغیرہ پڑہی تھیں میاں خان محمد بڑے صاحب نسبت تھے کہ جس جگہ کسی مسئلہ فصوص الحکم میں بند ہو جاتے ایک دو گھڑی تک آسمان کی طرف دیکھتے رہتے اور پھر اُس مسئلہ کو فرمایا کرتے تھے یعنے روح مصنف کو حاضر کرکے مسئلہ حل کیا کرتے تھے آٹھہ برس ریاضت شاقہ میں مصروف رہکر کار درویشی تکمیل کو پہونچایا - اور ستر حال کے لئے مائل بفن سپاہگری ہوئے اول ہمت یار خاں و نواب نظام الدولہ ناصر جنگ بہادر کی صحبت میں رہے جب راز فاش ہونے لگا تو جانب دیرہ جات پنجاب راجہ کوڑا رام والی ریاست گڈھہ مہاراجہ کے افسر فوج ہوئے راجہ کی لڑائی رئیس[۲] ٹوانہ سے ہوئی لیکن آپ کی توجہ سے وہ لڑائی فتح ہوئی تو آپکی کرامت کا غلغلہ ہوگیا آپ بوقت شب معہ دو کس ہمراہیان کے روانہ ہوکر روضہ منورہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری حاضر ہوئے اور بعد استفادہ روحانیت حضرت خواجہ صاحب اورنگ آباد کا عزم کیا وہاں پہونچکر خواجہ کامگار خاں کے اصرار سے سند مشیخت پر متمکن ہوئے پھر باشارہ غیبی ۱۱۶۵ھ ہجری میں بعہد احمد شاہ بادشاہ گورگانی[۳] رونق افروز دہلی ہوکر قیام فرمایا اجمیری دروازہ شہر دہلی کے باہر خانقاہ طیار کرائی اس اثنا میں پاک پٹن شریف جاکر معتکف ہوئے و مزارات لاہور و پانی پت سے مشرف ہوکر واپس دہلی رونق افروز رہے - حضرت اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی آپ کے مرید ہوئے اُس زمانہ میں علماء دہلی نے حضرت خواجہ حسن بصری کی ملاقات و بیعت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے بارہ میں بحث اُٹھا رکھی تھی آخر آپ نے مسکوتات و بیحرا اُنکی بحث کی رد میں کتاب فخر الحسن تحریر فرمائی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی و مولانا شاہ عبد القادر و مولانا رفیع الدین وغیرہ حضرات نے آپکی ولایت پر اقرار کیا دوسری کتاب عقاید نظامیہ در علم عقاید و رقعات متفرق تصنیف فرمائی روبہ روزمرہ اوقات کا عجیب و غریب تھا - کبھی کبھی آپکو اور کل متعلقین و وابستگان کو بلکہ حیوان و جانوران کو فاقہ ہوا کرتا تھا اُس روز کا نام نعرہ رکھا ہوا تھا اوس روز ہرگز کسی کی دعوت میں نہیں جاتے اور نہ کچھہ از قسم فتوح و تسخیر پہونچتا تھا - ذات مبارک کریم و رحیم و جواد و شجاع و متواضع و عاقل و عاشق و خوش صورت و خوش سیرت خنداں رو و دلکش نگاہ و نرم و خوش سخن و خوش تقریر و جاذب القلوب و غمخوار حریف و ظریف و متین و مستقل و ہمہ داں و ہمہ بیں و صادق القول و قانع و متوکل و پُر دل و بامروت و حیا و وفا و دل جود شہنشاہ باتمام مسکینیت و معزز سراپا انکسار اس موقع پر حضرت نواب غازی الدین خاں نے کیا اچھا فرمایا ہے اوصاف جملہ آپکے دونوں جہاں سے اوانہیں ہو سکتے چہ جائے خامہ و زباں اور اطوار برگزیدہ آپکے بصد داستان نہیں سماتے چہ محل چند فقرہ ایں شکستہ بیان - اس بیعت کے معنی ہیں[۵] برزخ ذات و صفات و مدرشد و تحت و فوق - میفرماید طالباں را کل نفس فوق شوق - فرمایا ذات و صفات و مدوشد و تحت و فوق برزخ کو جانتے ہو باقی تفصیل مرشد سے معلوم کریں - وقت وصال مولانا صاحب کے مشائخان دہلی و خلفائے سید صابر بخش صاحب حضرت کے حضور میں حاضر ہوگئے اور دریافت کیا کہ آپ کے بعد آپکا خلیفہ و سجادہ نشین کون ہوگا فرمایا میاں صاحب نور محمد مہاروی باقی رسم ظاہری کے لئے تمکو اختیار ہے جسکو چاہو بٹھادو - جنازہ بڑی دہوم دہام سے اُٹھایا گیا حضرت اکبر شاہ بادشاہ و حضرت ابو ظفر بہادر شاہ ولیعہد راجہ کے بازار کے پاس سے ہمراہ ہوئے

نوٹ - اب یہ علاقہ داخل ضلع مظفر گڈہ ہے[۲] ٹوانہ ایک قوم ہے ضلع شاہ پور پنجاب میں اور اُسوقت میں شاید ملک فتح خان ٹوانہ معروف موتیوں والہ ملک سٹہ ٹوانہ میں تھا مولف[۳] گورگانی وہ ہوتا ہے جو والدین کی جانب سے بادشاہ ہوتا چلا آیا ہے -

<table>
<tr><th>نام سلسلہ</th><th>نام صاحبان خلافت</th><th>تاریخ ولادت</th><th>تاریخ وفات</th><th>مقام مزار</th><th>نام کتاب</th><th>مختصر حالات</th></tr>
<tr><td colspan="7">درود ت ہوئے ہمراہ جنازہ تا قطب صاحب گئے روز سیوم بسبب عدم موجودگی مولانا قطب الدین صاحب آپکے صاحبزادہ کے سید محمد صاحب کو گدی پر بٹھاکر رسم تعزیت اداکردی گئی تھی - آپکے خلفار کے تین طبقہ ہوئے ایک وہ کہ جنہوں نے ترک تجرید کے ساتھ عبادت حق میں عمر بسر کی دوسرے جنہوں نے اپنی اوقات کو کچھ وعظ و پند و درس تدریس علم دین وعبادت حق میں مشغول رہے مایل بہ پیری و مریدی نہیں ہوئے تیسرے حضرات عالیہ درجات جنہوں نے لکھوکہا بندگان خدا کو راہ ہدایت فرماکر راستہ مستقیم دکھایا اور سلسلہ جاری رکھا و بمرتبہ ولایت وغوثیت وقطبیت وقطب المداریت و ابدالیت پہونچا یا اور وہ حضرات یہ ہیں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی - مولانا عماد الدین سید محمد المعروف میر محمدی دہلوی - مولینا قطب الدین آپکے صاحبزادہ جنکا مفرد و مفصل حال بعض کا بجل تحت میں قلمبند کیا جاتا ہے - مولوی بدیع الدین الحق خلیفہ آپکے تھے اُنسے بہت کچھ فیض جاری ہوا ہے بعد اُنکے اُنکے خلیفہ سید میر عیوض علی دہلوی سجادہ نشین ہوئے اُنکے خلیفہ مولانا ظہیر الدین کرانوی کار خلافت انجام دیکر سنہ ۱۲ ہجری میں انتقال کر گئے قصبہ بنت میں مدفون ہوئے -
مولانا شمس الدین اُنکا مزار اجمیر شریف میں ہے اور اُنکے خلیفہ حاجی میر لعل محمد دہلوی اُنکے بعد مرزا بخش اللہ بیگ سجادہ نشین ہوئے حاجی میر لعل محمد کو حضرت مولانا فخر صاحب سے بھی بیعت تھی - مولانا میر ضیاء الدین جے پوری کہ نہایت بزرگ صاحب کرامات گذرے ہیں مزار جے پور میں ہے - شاہ عبد الوہاب بیکانیری - شاہ محمد غوث کیرت پوری قاضی احمد علی بھوپالی یہہ تینوں موخر الذکر صاحب سلسلہ ہیں مشہید شاہ ادانی دہلوی قادری کہ اُنکو ابائی سلسلہ قادری میں بھی بیعت تھی اور حضرت مولانا صاحب کی آپ پر کمال نظر عنایت تھی بلکہ محبوب فخری مشہور تھے - قاضی علی حید ر ساکن راوی آپ پنجاب میں بڑے مشہور عارف باکمال ونازک خیال وشاعر بیمثال ہوئے ہیں آپکی ریختی ورباعیاں کافیاں پرمضمون ملک پنجاب میں زبان زد خاص و عام ہیں -</td></tr>
<tr><td>چشتیہ نظامیہ فخریہ</td><td>مولانا عماد الدین سید محمد عرف میر محمدی</td><td></td><td>سنہ ۱۲۴۳ھ</td><td>شاہجہان آباد عرف دہلی بھوجلا پہاڑی قریب چتلی قبر</td><td>تذکرۃ الفقرا</td><td>آپ صحیح النسب سادات عظام در وسائے ذوی الاحتشام و علمار عالیمقام دہلی سے تھے عالم شباب میں حضرت مولانا فخر الدین سے بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا اور تکمیل کو پہونچانے علم الٰہی و تربیت و رہنمائی شاہزادگان والاشان دہلی و دیگر مریدان و معتقدان فخر جہان کے مقرر ہوئے حضرت محمد سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ دہلی اخیر بادشاہ خاندان تیموری آپکے ہاں عرس کے موقع پر حاضر ہوا کرتے تھے آپکو</td></tr>
<tr><td colspan="7">اپنے ماموں سید فتح علیشاہ دہلوی قادری سے بھی نعمت پہونچی تھی - حضرت شیخ ابراہیم ذوق استاد ظفر آپ کے مریدوں سے تھے -</td></tr>
<tr><td>ایضًا</td><td>حضرت مولانا قطب الدین</td><td></td><td>۱۸ر محرم سنہ ۱۲۳۳ھ</td><td></td><td>تکملہ سیر الاولیا</td><td>آپ فرزند ارجمند حضرت مولانا فخر صاحب تھے اور مہار شریف خدمت میں حضرت خواجہ نور محمد مہاروی حاضر ہوکر خلافت واجازت پائی تھی حضرت مہاروی صاحب نے فرمایا کہ جو کچھ ہمنے حضرت مولانا فخر الدین صاحب سے پایا تھا وہ سب کا سب صاحبزادہ صاحب یعنے مولانا قطب صاحب کو سپرد کر دیا -</td></tr>
<tr><td>ایضًا</td><td>حضرت مولانا شاہ نیاز احمد</td><td>سنہ ۱۱۷۳ھ</td><td>سنہ ۱۲۵۰ھ ۶ر جمادی الثانی عمر ۷۵ برس</td><td>بانس بریلی</td><td>مناقب فریدیہ</td><td>آپ خلفائے راستین حضرت مولانا فخر الدین وعظمائے اولیائے متاخرین تھے - آپ خورد سالی میں یتیم ہوئے سایہ عاطفت مولانا صاحب میں پرورش فرمائی - اور خرقہ خلافت پایا آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بھی حضرت سید عبد اللہ بغدادی سے</td></tr>
</table>

نام خاندان	نام صاحب حالات	جائے و تاریخ ولادت	تاریخ وفات و عمر	مزار کہاں ہے	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
						بھی خلافت تھی آپ شاعر بتخلص نیاز تھے آپکا دیوان فارسی و اردو با محاورہ ہے جس سے بوئے عشق مہکتی آتی ہے حضرت کے صاحبزادہ شاہ نظام الدین سجادہ نشین تھے جو سنا ہے کہ اسی سال ۱۳۲۱ھ ہجری میں فوت ہوئے ہیں اور قدم بقدم اپنے والد بزرگوار کے رہکر داعی اجل کو لبیک کہا ہے اور مولوی محمد سمیع آپکے بڑے خلیفہ زبردست گذرے ہیں اُنکے مرید میاں مستان شاہ کابلی تھے جو ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ ہجری میں فوت ہوئے مزار اونکا روبروے دروازہ قدم شریف متصل نقارخانہ واقعہ دہلی چبوترہ پر ہے آپ شاعر بھی تھے مثنوی روم کی بحر پر آپ نے ایک دو دفتر بنائے تھے اور دیوان فارسی بھی آپکا تصنیف ہے مولف کو بھی آپ سے فیض صحبت دہلی سے اجمیر شریف عرس کے موقع ہمراہ رہنے سے حاصل ہوا تھا آپکے تین صاحبزادہ ہیں بڑے صاحبزادہ عبد الحکیم نام سجادہ نشین آپکے ہیں اور آپکے بڑے مریدان با اعتقاد سے محرم علیشاہ چشتی وکیل ہیں جنکی سعی جمیلہ سے ہر سال آپکا عرس ہوتا ہی اور مجلس قوالی گرم رہتی ہے۔
چشتیہ نظامیہ فخریہ	حضرت مولانا خواجہ نور محمد مہاروی نام آپکا اصل لقب نور محمد بن ہندال	چوٹالہ مہار شریف سے تین کوس سمت مشرق ۱۴ رمضان ۱۱۴۲ھ	۳ ذی الحجہ ۱۲۰۵ھ مادہ تاریخ حیف واویلا جہان بے نور گشت عمر ۶۳ سال	قریب تاج سرور مہار شریف سے تیس کوس جانب جنوب بستی چشتیاں میں	مناقب المحبوبین مناقب فریدی تکملہ سیر الاولیا تذکرۃ المشائخ	آپ قوم کے کہرل تھے یہ ایک شاخ قوم ہنوار کی ہے جو ہندوستان میں مشہور ہے اس قوم میں پہلے بھی بڑے بڑے خدا پرست و عاشقان باوفا ہوتے ہیں۔ چنانچہ عاشق صادق مرزا بھی اسی قوم سے ہوا ہے آپ مادرزاد ولی تھے چنانچہ شاہ فتح دریا کو نکارہ یعنے نیکوکارہ نے کہ (خلیفہ عبد اللہ جہانیاں نیکوکارہ اور وہ خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں کے تھے صاحب سجادہ اور غوث وقت تھے) اور نیز حافظ احمد ساد سے چہرہ والہ نے خبر دی تھی کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ عاقل بی بی صبیہ مسمی کمال قوم چہٹہ متوطن قصبہ پھولیرہ کے ہاں غوث وقت پیدا ہونگے جہان کو اُنکا فیض پہونچے گا ؎ تاباں چو گشت مہر ز نور محمدی

پر نور شد سپہر ز نور محمدی ؎ پر فرح گشت مادر گیتی ز مقدمش ۔ روشن نمودہ چہرہ ز نور محمدی ؎ آپ نے حافظ مسعود صاحب مہاروی سے پانچ برس کی عمر میں قرآن شریف پڑھا اور پھر حفظ کیا اور تحصیل علم کے لئے موضع بڈہیران وڈیرہ غازیخان وغیرہ مسافرت اختیار کی اور تا شرح ملا علم حاصل کیا بعد اُسکے برفاقت حضرت محکم دین سیرانی کہ وہ بھی اولیاء زمانہ و بدلائے وقت سے تھے لاہور پہونچکر تحصیل علم کے بعدہ دہلی میں حضرت مولانا فخر صاحب کے مرید ہوئے اور علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی حضرت مولانا فخر صاحب عرس حضرت گنجشکر پر پاکپٹن شریف تشریف لیگئے اور آپ سے فرمایا کہ عرس میں ابھی عرصہ باقی ہے تم کو آٹھ روز کی رخصت ہے مہار جاکر اپنی والدہ سے ملاقات کر کے چلے آؤ حسب الارشاد مرشد سولہ سال کے بعد آپ مہار تشریف لائے اور والدہ ماجدہ کے قدمبوس ہوئے ؎ خورم آں لحظہ کہ مشتاق بیار برسد ۔ آرزومند نگارے بہ نگارے برسد ؎ بعد آٹھ روز کے آپ پاکپٹن شریف واپس تشریف لائے اُسوقت حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ میاں صاحب اب آپ کو خدمت معاف ہے میں آپکو دوسری خدمت پر مامور کرتا ہوں اور ڈیرہ اپنا برج نظامی میں کرو اور وہاں مشغول رہو اور منصب خلافت عطا فرمایا اُسوقت سے جو کوئی واسطے مرید ہونیکے یا برائے قضائے حاجت دینی و دنیوی مولانا فخر صاحب کے پاس آتا تو آپ فرماتے میاں صاحب نور محمد سے کہو اور مرید ہو چنانچہ اسی سال بہت لوگ پاکپٹن شریف آپکے مرید ہوئے۔ حضرت مولانا صاحب بعد عرس بھی دو ماہ تک پاکپٹن شریف رہے اور آپ باجازت مرشد خود پھر مہار شریف واسطے ملاقات

نوٹ: تاج الدین سرور بن دیوان بدرالدین سلیمان بن حضرت شیخ فریدالدین گنجشکر ہیں۔

مختصر حالات

اپنی والدہ ماجدہ کے رہتے بعد دوماہ واپس پاکپٹن شریف ہوئے اُسکے بعد چہہ مہینے دہلی حاضر حضور اور چہہ مہینے مہار شریف رونق افروز رہتے حضرت مولانا صاحب نہایت مہربانی اور عزت سے پیش آیا کرتے جسکی وجہ سے پیر بھائیوں کو حسد تھا جسپر حضرت فخر صاحب نے یہ فرمایا تھا **دوہرہ** تن منکی من جیہڑا سرت بلودن ہار۔ ماکن بجالی لیگیا چہاچہہ بیو سنسار ؛ مطابق اس دوہرہ کے نواب غازالدینخان نے اپنی مثنوی میں لکھا ہے **ع** شیخ درحق اوچنیں فرمود۔ کین زماہر چہ بودہ است ربود ؛ نیز ارشاد زان شہ دین است۔ کیں زماں قطب وقت خود این ست ؛ ہم بگفتہ کزیں جہاں آرا۔ شدہ امید مغفرت مارا۔ پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نعمت جوکہ سینہ بسینہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لیکر ایک دوسرے کو حضرات چشت میں پہونچتی رہی تھی وہ حضرت میانصاحب قبلہ عالم کو مولانا فخر صاحب سے حاصل ہوئی۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت مولانا فخر صاحب نے آپکو دیکھکر فرمایا کہ اے نور محمد سبحان اللہ کجا دکہن کجا پاکپٹن قدرت پروردگار کو دیکھنا چاہیئے کہ مجکو دکن سے اور تمکو پاکپٹن سے لایا اور یہ سنجوگ جوڑا اور یہ شعر پڑہا **ع** حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم۔ زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی۔ جسکو آپکے سلسلہ میں خلافت ملتی ہے اُسکو ضرور فتوحات ظاہری و باطنی حاصل ہوتے ہیں اور دل غنی ہوجاتا ہے **کلمات طیبات**۔ جوکوئی منہیات وغیر شرع سے پرہیز نکرے کہ یہ اول منزل ہے کسطرح دوسری منزلوں میں پہونچ سکتا ہو اور جولوگ بمرتبہ بقا باللہ پہونچگئے ہیں کہ اعلیٰ و آخر مقام درویشوں کا ہے وہ بھی ہاتھہ اپنا حبل المتین شرع سے نہیں اُٹھاتے و روز و شب مجاہدہ و مانند مبتدیان مشغول ہیں۔ نہایت قدم سالکان ہدایت اوست انیمعنی وارد داول العوام آخر الخواص ہیں اشارت است بدینک سرار وانوار وکشف قلوب یاکشف قبور یا عالم مثال وغیرہ کو اسطرح پنہاں کرتے ہیں جیساکہ عورت اپنے حیض کو۔ اکثر اوقات یہ بیت آپکی زبان زد تھا **بیت** مگو کہ پیر شدی ذوق عاشقیت بماند۔ شراب کہنہ ما مستی دگر دارد۔ **دیگر** تا مست نگردی نکشی بار غم یار۔ آرے شتر مست کشد بار گراں را۔ **دوہرہ** بھلا ہوا پر میرے سر سے ٹلی بلا۔ جیسی بھی ویسی بھی اب کچھہ کہا نجائے۔

(**ارشادات**) معصیت منافی وحدت نہیں ہے جس کسی نے اقرار وحدت زبان سے اور تصدیق دل سے کیا دیگر امر کوئی نہیں کہ موجب زوال وحدت ہووے کسی نے عرض کی کہ احوال جسد اولیا قبر میں کسطرح ہوتا ہے فرمایا جسد اولیا حکم روح رکھتا ہے جہاں روح اُن کی ہوتی ہے وہیں جسد بھی اُنکا ہمراہ ہوتا ہے چنانچہ عالم ابدال روح اُنکی جسد کے ساتھہ پرواز کرتی ہے کسلئے کہ روحانیت اُنکی جسد پر غالب ہوجاتی ہو ایسے شخصوں کی نسبت لفظ ممات کہنا لازم نہیں آتا جسجگہ ارواح اولیا ہوتی ہے جسد اونکا بمنزلہ ظل ہمراہ ہوتا ہے اور تعلق روح کا قبر میں بقدر موانست ہے۔ السخاوت عند القلب والعفو عند القدرۃ یہ دونوں امر بزرگ اور بہت خوب ہیں ارواح ہمہ کسان نیک و بد اپنے گھر میں آتے ہیں اور کلام اللہ ارواح کو مرغوب ہے لیکن نان و طعام بھی وہاں بہت مطلوب ہے کہ عیوض اُسکا جلد اور خوب اُنکو پہونچتا ہے فرمایا اگر طعام و کلام بہ بیت روح کسی خاص آدمی کے کرکے بخشیں روا ہے اور اگر بارواح دیگراں ہم بخشیں روا ہے لیکن آپ بہ نیت شخص معین مخصوص کرکے پڑہتے تھے فرمایا جاہلان کلام پڑہنا نہیں جانتے اور عالمان روٹی نہیں دیسکتے۔ آپ کا سجع مہر کا یہ تھا۔ ز نور محمد جہاں روشن است۔

ترکیب پڑہنے درود شریف کے جو حضرت مولانا فخر صاحب نے آپکی والدہ صاحبہ کے لئے بنا بر داخل ہونے مجلس و رویت حضرت رسول اللہ صلعم تحریر فرمائی اول نماز فجر بوقت غسق یعنے اول وقت پڑہ کر اس درود کو بلا تعداد تا نماز اشراق یک جلسہ پڑہیں والا دویم وسویم جلسہ کریں درود شریف یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہم صلی علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واہلبیتہ واصحابہ کلہم بارک وسلم وعلی وسلم علیہ یعنے وبارک وسلم کو بغیر واؤ اول صرف بارک وسلم پڑہے **نقل ہے** ایک قاضی قصبہ واجل قریب کوٹ مٹہن آپکا مرید تھا اُسنے عرض کی کہ میں حضور سے ایک وعدہ چاہتا ہوں اگر قبول ہو فرمایا ہاں قبول ہے کہو عرض کی جسوقت میں فوت ہوں میرے جنازہ کی نماز حضور پڑہیں فرمایا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا خدا کا کرنا ایسا ہوا

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حال نسب	مختصر حالات

قضا کار آپ کا انتقال قاضی سے پہلے ہوگیا قاضی نے وعدہ کا خیال کرکے بہت افسوس کیا مگر یہ خیال کرکے کہ آپکو حق تعالےٰ نے حیات جاودانی بخشی ہے اور قدرت رکھتے ہیں کہ آپ کی ارواح میرے جنازہ پر آکر موجود ہو جاوے اور نماز جنازہ کی پڑہے لیکن پیش امام ہونا کیونکر ہوگا اسی خیال میں کچھ مدت کے بعد قاضی فوت ہوگیا اور نماز جنازہ کا وقت آیا کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سوار گھوڑا دوڑائے پانچ چار آدمیوں کے ساتھ چلے آتے ہیں۔ جب قریب آئے تو معلوم ہوا حضرت مولانا صاحب ہیں مریدان نے قدمبوسی کی خدا کی قدرت سے اُسوقت آپکا فوت ہونا سب کو بھول گیا تھا بلکہ زندہ ہونا سب کے منقوش خاطر ہوگیا آپ جنازہ کی نماز پڑہ کر نظروں سے غائب ہوگئے اُسوقت لوگوں نے جانا کہ حضرت تو چند مدت سے فوت ہوچکے ہیں لیکن ایفائے وعدہ کے لئے تشریف لائے تھے اور نقل زبانی اُس شخص کی ہے جو نماز جنازہ میں حاضر تھا **نقل ہے** جب نواب نظام الملک غازالدینخاں علی گوہر شاہ عالم بادشاہ دہلی سے بے ادبی کرکے دہلی سے چلے گئے تھے جابجا پھرتے رہے کسی جگہ اُنکو قرار نہیں آتا تھا اور لوگ بخوف بادشاہ آپکو رہنے نہیں دیتے تھے یہانتک کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں گئے وہاں بھی نہ ٹھہر سکے آپ مولانا صاحب کے مرید و ماذون و مجاز بھی تھے اور شاعر نظام تخلص رکھتے تہے چنانچہ یہ دوہرہ اُنکا ہے۔ **دوہرہ** مکہ مدینہ جائے کر کیا طواف نظام۔ سیس نوایا فخر کو لے لے اُسکا نام ٭ مشکل شست میں کرت ہیں بسم اللہ کر کام۔ ہمکو بسم اللہ ہیو فخر تمہارا نام ٭ پس جب دیکھا کہ میرا قیام مکہ مدینہ میں بھی مشکل ہے۔ حضرت قبلہ عالم نور محمد صاحب کی خدمت میں جو پیر بھائی آپکے تھے آکر قیام کیا اور حضرت موصوف نے بہت تسلی دیکر اپنی صحبت میں رکھا آپکی صحبت کے اثر سے واصلان حق کے درجے کو پہونچے اور آپ سے خلافت حاصل کی نواب موصوف کی تصانیف مثل رسالہ اسماء الابرار و مثنوی و غزلیات و رباعیات وغیرہ اور ایک دیوان ہے جسمیں غزلیں لطیف اور با ذوق ہیں۔ چنانچہ ایک غزل بطور نمونہ درج ہوتی ہے **غزل** مہ و مہر جلوہ بیا بیا بحریم دل بہہ جائے تو۔ کہ نگنجد این دل آشنا بمیان خانہ سوائے تو ٭ گل گلشنے مہ روشنی بکرشمہ برزدہ دامنے۔ تو عزیز جان و دلِ منے دل و جان من بفدائے تو ٭ برہت چو ذرہ فتادہ ام برخ تو دیدہ کشادہ ام۔ ز دل ستم زدہ دادہ ام ہوس جہاں بہوائے تو ٭ دم کان دراَئی تو از درم بنشستہ بہر تو بر درم۔ نرود خیال تو از سرم قسمم بایں کف پا تیو ٭ تو نظام شاہِ شہان شدی چو از ان بفخر جہان شدی۔ چو غلام خویش نگہبان شدی نگہے بس است بہائے تو ٭

دیگر ارشادات فرمایا شیخ اپنے پاس سے اُس شخص کو دور کرتا ہے جو قابل تلقین و لایق تکمیل دوسروں کے ہو جاوے فرمایا اہل شہود جو منکر جود ہیں معلوم ہوتا ہے وہ قالی ہیں اگر اُنکو فی الواقع شہود ہوتا تو پھر وہ کسطرح منکر وجود ہوتے۔ فرمایا اگر کسی سے مخلوق خوشحال ہووے حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ مجکو خوشحال کیا سب اس بات کے قایل ہیں و جانتے ہیں **فرمایا** سب آدمی زبان سے اپنے تئیں مریض کہتے ہیں لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آتا کہ طالب معالجہ ہو والا دوا بہت اور طبیب بہت ہیں **ع** عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نکرد۔ ایخواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست ٭ **فرمایا** فنا ر تمام عبارت نفی خواطر سے ہے **فرمایا** درود شریف اگرچہ ملک حضرت رسول صلعم ہے کہ پڑھنے کے ساتھ ہی راجع بانحضرت صلعم ہوتی ہے لیکن حضرت مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ درود مولا کیطرف سے نیا بتاً پڑھنی چاہیئے **فرمایا** اگر سالک ہمیشہ پیر کی خدمت میں آتا رہے اور ہر روز آنیکو روز اول ہی جانے اُسکا کام سرانجام پذیر ہوتا ہے اگر دوسرے روز کو دوسرا روز سمجھے تباہی میں پڑجاتا ہے **نقل ہے** کسی نے آپ سے پوچھا علماء تعظیم کفار نہیں کرتے اور اہل اللہ تعظیم ہر مومن و کافر کرتے ہیں حالانکہ حقیقت و شریعت میں مخالفت نہیں ہے **فرمایا** نظر علماء ظاہر کفر کفار پر پڑتی ہے اور اہل اللہ تعظیم اُنکی حقیقت کی کرتے ہیں کیونکہ اُنکی نظر میں حقیقت ملحوظ ہوتی ہے یعنے علماء ظاہر اوپر فعل کفار کے نظر ڈالتے ہیں اور اہل اللہ کی نظر اُنکی مظہریت پر پڑتی ہے۔ آپکے تین صاحبزادہ ہوئے۔ بڑے صاحبزادے حضرت نور الصمد جنکی بیعت حضرت مولانا فخر صاحب سے تھی قوم مہار انکے ہاتھ سے شہید ہوئے منجھلے صاحبزادہ حضرت نور احمد اُنکی بیعت آپ سے یعنی مولانا نور محمد مہاروی والد خود سے تھی اور بعد شہادت اپنے بھائی کے مسند نشین ارشاد ہوئے چھوٹے صاحبزادہ حضرت نور حسن جنکی بیعت حضرت

نام ولی	نام والد / نام مرشد	تاریخ ولادت / تاریخ بیعت	تاریخ خلافت	نام مزار	نام خلفاء	مختصر حالات

قاضی محمد عاقل سے تھی ان تینوں صاحبزادوں کے مزار حضرت مولانا نور محمد صاحب کے روضہ میں ہیں آپکے صاحبزادوں کی کثیر اولاد ہوئی۔ بنظر اختصار شجرہ کی شکل میں قلمبند ہوتی ہے۔

صاحبزادہ عبدالصمد اور اُنکی اولاد

نور حسن	غلام نبی	غلام مصطفیٰ
غلام محی الدین، عبداللہ، اللہ بخش[۲]	عبدالغفور، عبدالستار[۲]، محمود	عبدالرحمن، عبدالرحیم

صاحبزادہ نور احمد اور اُن کی اولاد

خواجہ محمود[۱] سجادہ نشین			غلام فرید[۲]					نبی بخش[۳]		خدا بخش[۴]		قادر بخش[۵]	گنج بخش[۶]
نور بخش[۱] سجادہ نشین	غلام قطب الدین[۲]	غلام فخر الدین[۳]	امام بخش[۱]	غلام دستگیر[۲]	غلام رسول[۳]	غلام صدیق[۴]	کمال الدین[۵]	میاں اللہ داد[۱]	غلام حسین[۲]	محمد حیات[۱]	محمد شریف[۲]	سراج الدین	+
نور جہانیاں سجادہ نشین	+	ایک لڑکا	کریم بخش										
خواجہ محمد یوسف سجادہ نشین			محمد عارف[۱]، محمد ناصر[۲]										

آپکی ارادت حضرت اللہ بخش صاحب سے تھی۔

صاحبزادہ نور حسن اور اونکی اولاد سکونت بگھیران میں رکھتے ہیں

نظام بخش[۱]		تاج محمود[۲]	نصیر بخش[۳]		عمر بخش[۴]	غلام قادر[۵]	غلام علی[۶]
احمد بخش[۱]	غلام محمد	نور الحق[۱]	فضل حق سجادہ نشین	عبدالحق[۲]	+	الٰہی بخش	

نوٹ۔ واضح ہو کہ آپ کے یعنے حضرت مولانا نور محمد صاحب کے دہلی سے تشریف لانیکے ماقبل ملک سندھ و مہار شریف و بہاولپور و ملتان وغیرہ گرد نواح میں سلسلہ قادریہ و سہروردیہ کا بڑا زور تھا بعد حضرت گنجشکر اور اُنکے خلفاء کے سلسلہ چشتیہ کا چنداں فروغ نہیں رہا تھا بلکہ اکثر علماء اس خاندان کے منکر تھے و سماع و سرود اور حالت و وجد کے حد سے زیادہ منکر تھے اور ذوق و شوق کے نعمت سے محروم تھے پس اول جسنے بعد حضرت گنجشکر اور اُن کے خلفاء و اولاد کے اس ملک پر سکہ بٹھایا وہ حضرت خواجہ نور محمد صاحب ہی تھے اور اس آفتاب جہانتاب کے فیض سے ہزار ہا ذرہ مثال شمس تاباں ہوئے اور کسیکو انکار سماع اور وجد نہ رہا اور جوق جوق گروہ علماء نے آنکر حلقہ اطاعت و غلامی آپ کا گردن میں ڈالکر داخل سلسلہ چشتیہ نظامیہ ہوئے۔

نام خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ فخریہ	حضرت خواجہ نور محمد ثانی مشہور نارو والہ بن صالح محمد		۱۰ جمادی الاول ۱۲۸۰ھ مادہ تاریخ چراغ	حاجی پور ملک سندہ چاہ نارووالہ	مناقب المحبوبین بحوالہ خیر الاذکار مناقب فریدی	آپ توم کے پڈعاید (سورت اعلی کا نام ہے) ہیں نسب آپکا بچند واسطہ عمر میانی بحضرت عمر الخطاب پہونچتا ہے آپ سب سے مقدم اعظم خلفائے حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی سے تھے آپ نے اپنے وصال کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ بوقت مرگ تین امر بجالاویں اول قوالوں کو غزلہائے عشقیہ کہنے کے لئے حاضر رکہیں دویم گوسفند عین نزاع کیوقت ذبح کریں کہ موجب سہولیت سکرات موت ہی تیسرے چند نفر اقربا حلقہ کرکے ذکر اسم اللہ کرتے رہیں کیونکہ خود بدولت طاقت ذکر لسانی

نہیں رکہتے تہے بعد آپکے آپکے صاحبزادہ میاں غلام رسول سجادہ نشین ہوئے اُنکے بعد اُنکے صاحبزادہ حافظ محمد سجادہ نشین ہوئے کہتے ہیں وقت وصال سے دفن کرتے تک ذکر ہو ہو جاری تھا نواب غازالدین خاں نے زبانی محمد بخش سنا تھا۔

نام خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
ایضاً	حضرت قاضی محمد عاقل بن قاضی مخدوم محمد شریف		۸ رجب ۱۲۲۹ ہجری مادہ تاریخ دوم ہشتم بود از ماہ رجب	کوٹ مٹھن ملک سندہ کا قصبہ ہے ضلع ڈیرہ غازیخاں میں مٹھن خاں رئیس کے نام سے	مناقب المحبوبین بحوالہ خیر الاذکار و تذکرۃ المشائخ مناقب فریدی	آپ توم کے گوریجہ منسوب بہ کوبن ہنوں کے ہیں اصل میں آپ قریشی فاروقی ہیں جب حضرت قبلہ عالم مہاروی بعد بیعت کرنے نور محمد نارووالہ بسمت حاجی پور تشریف لیگئے تو آپ نے وہاں جاکر دولت بیعت حاصل کی تھی اور چندروز کے مجاہدہ وریاضت کے بعد بمرتبہ تکمیل پہونچکر بخلعت خلافت مشرف ہوئے آپ صاحب وجد وسماع تہے آپکو اس غزل ہلالی پر اکثر حالت ہوا کرتی تھی **غزل** ساقیا جامے بدہ تا مست لا یعقل شوم۔ شاید از غمہاے دوراں لحظۂ غافل شوم + بسملم کردی و دارم شوق شمشیرت ہنوز۔ کاش گردم زندہ بار دگر بسمل شوم + میل ابروے تو دارم قبلۂ من روئے تو۔ کافرم گر من بمحراب دگر مایل شوم + ایکہ میگوئی ہلالی بعد ازیں بیدل مشو۔ دل چہ کار آید مرا بگذار تا بیدل شوم + **نقل ہے** آپ کو

خواب میں زیارت حضرت سرور کائنات رسول صلعم ہوئی اُسکے بعد سے آپ کا سایہ جسمی نہیں تھا آپ نے واسطے ستر حال کے روشنی آفتاب ومہتاب میں چلنا موقوف کردیا تھا اور اسیواسطے آپ نے حجرہ سے لیکر مسجد تک ایک چھپر ڈلوادیا تھا اُسکے سایہ میں آپ مسجد کی آمدرفت رکہتے تہے **نقل ہے** لنگر موافق اندازہ اور خرچ طیار ہوچکا تھا کہ بہت سے فقیر اندازہ سے زیادہ آگئے طعام کم اور غلہ ندارد کی اطلاع باورچی نے دی۔ آپ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں آپنے لونگی کندھے پر سے اُتار کر فرمایا لیجاؤ اور کل کھانا ایک جگہ کرکے اُسپر ڈھانک دو اور بسم اللہ کہکر کھانا تقسیم کرو چنانچہ ایسا ہی کیا اور بعد تقسیم بھی کچھ کھانا بچ رہا لنگری خوشی سے دوڑا آیا اور عرض کی حضور کی کرامت اور لونگی کی برکت سے سب کو لنگر پہونچگیا فرمایا توبہ کر میری کرامت اور لونگی کی کیا برکت یہ خواص وبرکت بسم اللہ شریف کی ہے۔

نوٹ - وجہ تسمیہ توم گوریجہ یہہ ہے کہ آپکے ابا و اجداد علماء و فضلا و صاحب کرامات ہوتے ہیں چنانچہ آپکے اجداد سے ایک شخص ایکروز مسجد میں آئے اور دریافت کیا کہ کسینے اذان دی ہے لوگوں نے کہا نہیں آپ نے کوزہ گلی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کوزہ تو ہی اذان کہدے پس آواز اذان اُس کوزہ گلی سے برآمد ہوئی اور کوزہ کو بزبان سندہی گورا بفتح کاف و سکون واؤ کہتے ہیں اور لفظ کہنے کو زبان سندہی میں جو بفتح جیم وسکون واؤ کہتے ہیں پس دونوں لفظوں کو جمع کیا گوراجو ہوا یعنی کوزہ بگو رفتہ رفتہ وہ لفظ غلط العام فصیح گوریجہ ہوگیا

نام بزرگ	نام پیر جن سے بیعت تھی	تاریخ و سال ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام اولاد	مختصر حالات

چند لوائح از تکملہ سیر الاولیا کہ آپ سے حضرت گل محمد صاحب احمد پوری نے سبقاً پڑھی بروے اختصار بر بیہ بر بیتہ و مسئلہ مسئلہ کہ خالی فایدہ سے نہیں حوالہ قلم ہیں۔ گل محمد احمد پوری فرماتے ہیں کہ میری تعلیم کیوقت آپ نے یہ بیت حافظ شیراز پڑھا ؎ نگوییت کہ ہمہ سال مے پرستی کن۔ سہ ماہ می خور و نہ ماہ پارسائی کن ؛ پس اُس روز سے سبب فرمودہ پیر خود تین مہینے کامل ہر سال میں حاضر حضور حجرہ شیخ میں رہتا دیگر آپ نے اس بیت کے معنی ؎ برزخ و ذات و صفات مدو شد۔ و تحت و فوق۔ می فزاید طالبا نرا کل ونفس ذوق و شوق ؛ یہ فرمائے کہ معنی متعارف ذکر جہر و ذکر سہ پایہ سے مشروط ہیں اسکے سوا دوسرے معنی فرمائے جو شغل البرازخ میں کام آتے ہیں یعنے برزخ خود کو ذات حق و صفات الہی جانے و مد یعنے دراز جانے کہ عرش سے فرش تک پہونچا ہے اور شد یعنے عریض دیکھے کہ تمام جہت کو محیط ہے و فوق و تحت جانے **لامعہ دیگر** ایک روز ایک شخص نے آپکی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ اگر میں کسی پر نظر اور توجہ کروں تو تاثیر اُسکی فوراً اُس شخص میں پیدا ہوجاتی ہے آپکی خدمت میں اسلئے حاضر ہوا ہوں کہ اس مرتبہ سے زیادہ استعداد پیدا کروں آپ نے فرمایا کہ یہ مرتبہ تم کو حاصل ہے میں تو کچھ نہیں ہوں اگر باور نہیں تو میں کلام اللہ پر ہاتھ رکھکر حلف اُٹھاؤں وہ شخص یہ سنکر رخصت ہوا آپ نے خواجہ گل محمد کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ موثر حقیقی خدا تعالیٰ ہے دوسرا اوسکے سوا کون ہے کہ اثر کرے جو کوئی نسبت تاثیر اپنی طرف سے جانے اُس سے کیا ہوگا اور کیا نتیجہ نکلیگا **فرمایا** فنا میں تعین نظر سالک سے اُٹھ جاتا ہے لیکن حقیقت مرتفع نہیں ہوتی۔ اور حکم امکانی باقی رہتا ہے۔ حضرت غوث بخش صاحب تحفہ غوثیہ حاضر مجلس تھے انھوں نے پوچھا حضرت مولانا جامی فرماتے ہیں ؎ قدم زنگ حدوث از جان او شست۔ وجوب آلایش امکان او شست ؛ پھر اُسکے معنی کیا ہونگے فرمایا مولانا جامی نے زنگ حدوث و آلایش امکان کو شستہ کہا ہے نہ یہ کہ نفس امکان و حدوث اوٹھ گیا **فرمایا** جو کوئی شیخ کے ساتھ بیعت کرتا ہے اعمال اُس مرید کے شیخ کی طرف منسوب ہوتے ہیں الحمد للہ کہ مجکو اس امر سے مخلصی ہے اس کلام سے مستمعین کو تعجب و استغراق ہوا کہ آپکے ہزار در ہزار غلام ہیں ذات مبارک کس طرح سے عہدہ برا اس سے ہوسکتی ہے آپ نے اس نکتہ کو اس طرح پر انکشاف کیا کہ سلسلہ ہمارا قطعی صحیح ہے کہ دست بدست بجناب حضرت رسالت پناہ صلعم پہونچتا ہے پس تمام اعمال ہمارے اور ہمکو بلہ شیخ میں اور اسیطرح شیخ ہمارے کو بلہ شیخ اوسکے میں ہلم جرا تا ہمہ اعمال اور ہمکو بلہ وسیع حضرت صلعم میں ڈالیں گے ؎ چہ غم دیوار امت را کہ باشد چوں تو پشتیباں۔ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد چوں تو کشتیباں ؛ **فرمایا** نشان گرسنگی صادق یہ ہے کہ مکھی اُسکے لعاب دہن پر نہ بیٹھے۔ فرمایا پانی بعد از طعام بدیر پینا چاہیئے و معنی خیر الماء بین الطعام وہ ہیں کہ درمیان طعام صبح و شام کے پانی پیئے۔ **فرمایا** اصل کار خلوت ہے چلہ کی ضرورت نہیں کہ اسمیں شہرت ہے **فرمایا** وظیفہ کبھی فوت ہوجاتا ہے اُسکی قضا ادا کرنی چاہیئے کہ دوبارہ فوت نہ ہووے وظیفہ اخذ کرنا ابتدا ً سہل ہے بعد ترک اخذ اُسکا مشکل ہے **فرمایا** جب کسی کو قرب الہی حاصل ہوتا ہے وہ شخص جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے لیکن نہیں جانتے کہ قرب میں انکسار ہے اور نفی خواہش لا اخلاق جانتے ہیں کہ فقیر کے ہاتھ میں ہے اور نہیں جانتے الامر یومیئذٍ للہ **فرمایا** حضرت شیخ محمد اداب المریدین میں فرماتے ہیں کہ رعایت اعراس اولیاء اللہ کرنی چاہیئے تاکہ امداد اُنکی ہووے اور تجکو استعداد نیک کام کرنیکی حق تعالے بطفیل اونکے دیوے اگر طالب کو جانا مزار پر دشوار ہووے تو جسجگہ ہو علی قدر امکان اُس ساعت میں کرے اور اگر وہ ساعت وفات معلوم نہو پس اگر دن میں روح نے نقل کی ہو تو اُس روز اگر رات میں نقل کی ہو تو رات میں اور اگر روز و شب بھی معلوم نہو تو دن میں کرے اور کچھ رات میں اگر یہ بھی معلوم نہ ہو تو اُس مہینے اگر مہینہ بھی معلوم نہ ہو تو سال میں کرے خصوصاً ماہ رجب لیلۃ الرغایب یا اُسکے دن اور جو کوئی لیلۃ الرغایب بقدر امکان بلا حرج بارواح جمیع انبیا و اولیاء و اہل ایمان خرچ طعام کرے زہے سعادت کہ تمام اُسکی مدد میں ہوتے ہیں اور اگر فقیر ہو تو جو کچھ اُسکے گھر میں پکا ہو اُنکی ارواح کی نیت کرکے اپنے اہل و عیال کے ساتھ کھالیوے اور فاتحہ فراموش نکرے اور اگر تمام اعراس کرنا دشوار ہو رعایت بعض اعراس کرے تا برکت ایشاں فتوحات و نعمات دارین کی زیادتی ہووے

خاندان	نام صاحب حالات	خاندان	تاریخ پیدائش	والدیت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات

عمر و مال اُسکا افزوں ہووے اور مراد کو پہونچے اور کسیکا محتاج نہووے عزت و دولت پاوے اور اگر رعایت اعراس میں شیخ سے اذن لیلیوے صورتاً یا معناً افضل ہے۔ فرمایا صوم و تقوی بہت نرکہنا چاہیئے کہ موجب عجب ہے بلکہ صوم معنوی رکہنا چاہیئے ایک وقت حکام وقت سے بہت ناملایم کلام آپکے حق میں اور نامناسب امور صادر ہوئے۔ مولوی خدابخش مرد جری نے دونوں ہاتہہ اپنے ہر دو ران پر مار کر کہا اسقدر حوصلہ کا کونسا موقع ہے علمہائے پیران کسدن کے لئے ہیں اگر آپ نہیں کرتے ہمکو اجازت ہو جائے کہ کار اُس بے ادب کا انجام کو پہنچا دویں فرمایا اگر ان باتوں سے تنگ ہو کر عمل کریں تو بس مسئلہ وحدت کو کسواسطے اور کس دن کے لئے پختہ کیا ہے ہمولف کسی بزرگ کا قول ہے ؎ دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ۔ عارف کہ برنجد تنک آب است ہنوز۔

اولاد حضرت قاضی محمد عاقل صاحب کا شجرہ نسب

حضرت قاضی محمد عاقل

قاضی احمد علی

مولانا خدابخش | تاج محمود

غلام فخرالدین | غلام فرید | خواجہ محمد شریف [۱] | خواجہ گل محمد [۲] | خواجہ خیر محمد [۳] | خواجہ شیر محمد [۴] | خواجہ غوث بخش [۵]

شاہ محمد بخش | خواجہ محمود بخش | خواجہ محمد بخش | میاں ہوت

محمد نظام الدین | نصیر بخش وکیل بہاولپور | میاں عبداللہ شیدائی

دین محمد [۱] | محمد سیف الدین [۲] | نجم الدین [۳] متولی خانقاہ خواجہ گل محمد احمد پوری و مصنف و محشی تکملہ سیرالاولیا

محمود بخش | خدابخش | گل محمد المعروف محمد نور | غلام محی الدین یا غلام معین الدین

خاندان	نام صاحب حالات	خاندان	تاریخ پیدائش	والدیت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ فخریہ	حضرت قاضی احمد علی بن حضرت قاضی محمد عاقل				۹ر شعبان سنہ ۱۲۳۱ ہجری	کوٹ مٹھن	مناقب فریدی و تکملہ سیرالاولیا	آپ فرزند و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار تھے اور بیعت آپ کو حضرت خواجہ نور محمد مہاروی سے تھی ایک سال اور ایک ماہ و چند یوم سجادہ نشین رہ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔
ایضاً	مولانا خدابخش بن قاضی احمد علی				۱۲ر ذالحجہ سنہ ۱۲۶۹ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ کو بیعت اپنے جد امجد حضرت قاضی محمد عاقل سے تھی وقت سجادہ نشینی کے تیئیسواں سال عمر کا تھا روایات و کرامات وغیرہ دریافت کرنی ہوں تو مناقب فریدی کو ملاحظہ کرو۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ فخریہ	غلام فخرالدین فخر جہاں بن مولانا اللہ بخش		۵ جمادی الاول ۱۲۸۹ھ ہجری	کوٹ مٹھن	مناقب فریدی و تکملہ سیر الاولیا	آپ خلیفہ اکمل و صاحب سجادہ اپنے والد بزرگوار کے تھے ۴۴ سال کی عمر میں سجادہ نشین ہوئے آپ شاعر اور جدی تخلص رکھتے تھے دیوان فارسی آپکا ہے جسکی ایک غزل تمثیلاً درج ہوتی ہے غزل تا بکے درد تو در سینہ نہاں خواہد بود - تا بکے دیدہ بسویت نگراں خواہد بود ؛ پردہ زلف ز رخسارہ تو گر فگنی - والہ حسن تو ہر پیر و جوان خواہد بود ؛ گر کسے از مے لعل تو یک جرعہ چشید - خود مے و میکدہ و پیر مغاں خواہد بود ؛ آنکہ در دام سیہ طرہ شبرنگ تو گشت - فارغ از خویشتن و ہر دو جہاں خواہد بود ؛ آنکہ از نرگس پر خواب تو بیخواب شدہ - ہر شب از یاد رخت نعرہ زناں خواہد بود ؛ آنکہ دیوانہ ازین حسن جہاں نور تو گشت - گاہ در خندہ و گہ گریاں کناں خواہد بود ؛ ہمچو بلبل بچمن او جدی از شوق رخت - ہر دم از وصف تو در شور و فغاں خواہد بود ؛
ایضاً	حضرت مولانا حاجی شاہ غلام فرید ثانی بن مولانا خدا بخش	۲۶ ذیقعدہ ۱۲۶۱ ہجری چاچڑاں	۷ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ ہجری عمر ۵۸ سال	چاچڑاں شریف	ایضاً	آپ برادر حقیقی و خلیفہ و سجادہ نشین حضرت غلام فخرالدین تھے آپ کے ارشاد و ولایت و سخاوت کو ایک ضخیم کتاب چاہیئے یہ مختصر اسقدر گنجائش نہیں رکھتا زیادہ حال معلوم کرنا ہو تو مناقب فریدی کو ملاحظہ کریں آپکے صاحبزادہ جناب شاہ محمد بخش سجادہ نشین ہیں خدا انکی عمر دراز کرے اور دیر تک رہنمائے خلق رہیں - سوائے انکے خلفائے اعظم آپکے یہ ہیں شاہ فضل حق سجادہ نشین بگھیراں شریف امداد و مولانا نور محمد مہاروی - مخادیم سید ولایت شاہ از اولاد مخدوم جہانیاں ایضاً مخدوم غلام شاہ - سید مراد شاہ ساکن ونڈا شاہ بلاول علاقہ جہلم وغیرہ جنکی اسیطرح ۲۹ خلفاء کی تفصیل دیکھو سوانح عمری فرید ثانی ہیں -
ایضاً	حضرت قاضی تاج محمود بن قاضی احمد علی		شب یکشنبہ وقت عشا ۱۲۷۳ھ ہجری	شمالی لب دریائے سندھ کوٹ مٹھن جدا مقبرہ ہے	ایضاً	آپ فرزند دویم و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہیں مفصل حال مناقب فریدی سے دریافت فرماویں -
ایضاً	حضرت گل محمد احمد پوری معروف کرخی چشتی		۹ محرم ۱۲۴۳ھ ہجری	احمد پور شرقی	ایضاً	آپ مرید حضرت قاضی محمد عاقل و خلیفہ حضرت سلطان محمود خلیفہ اعظم حضرت قاضی محمد عاقل تھے آپ جامع تکملہ سیر الاولیا ہیں -
″	حضرت محمد بخش ولد حضرت گل محمد کرخی		علی الصباح ۲۰ رمضان	ایضاً	ایضاً	آپ نے خرقہ خلافت و ارشاد اپنے والد ماجد سے پایا و نیز حضرت مولانا خدا بخش و حضرت تاج محمود سے ماذون و مجاز تھے -

نام خاندان	نام صاحب حال مع نام پدران	تاریخ ولادت و سال	تاریخ وفات و سال وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ فخریہ	حضرت حافظ مولانا محمد جمال ملتانی بن محمد یوسف ابن حافظ عبدالرشید		۱۲۲۶ سنہ ہجری ۵ جمادالاول روز چہارشنبہ	ملتان مشہور قدیمی شہر ہے	مناقب المحبوبین	آپ اکمل و اعظم خلفائے حضرت خواجہ نور محمد مہاروی تھے آپکو برہنمائی روحانیت شیخ ابوالفتح رکن الدین ملتانی کے شوق زیارت حضرت قبلہ عالم ہوا اور مہار شریف حاضر ہوکر بیعت قبلہ عالم سے مشرف ہوئے آپکو خدمت آفتابہ برداری اور وضوکرانے کی رہی اور تا انتقال قبلہ عالم اُسی خدمت پر مامور رہے ایک روز بمقام دہلی ذکر ہوا کہ ملتان میں تصرف کسی ولی کا بہ عظمت حضرت بہاوالدین ذکریا ملتانی کے پیش نہیں جاتا اور کوئی شخص وہاں بیعت نہیں کرتا حضرت مولانا فخر صاحب نے فرمایا میاں نور محمد ابتک ولایت ملتان میں بہاوالحق صاحب کی

تھی لیکن اب ملتان ہمارے حوالہ ہوگیا ہے لازم ہے کہ کسی کو اپنے مریدوں سے وہاں بھیجو کہ وہ عین خانقاہ حضرت بہاوالدین ذکریا کے لوگوں کو مرید کرے اور تصرف اپنا کرے چنانچہ قبلہ عالم مہاروی نے آپکو بسمت ملتان روانہ فرمایا اور آپ نے حضرت خدابخش ملتانی کو خانقاہ حضرت بہاوالحق میں مرید کیا جو آپکے خلفائے نامدار سے ممتاز تھے - آپکا سجع مہر کا اللہ جمیل ویحب الجمال تھا کلمات قدسی آپکے فرمایا کہ جس کسیکا شیخ وصال کرگیا ہو اور وہ کسی معصیت یا نقصان میں مبتلا ہوجاوے تو اُسکو جائز ہے کہ اپنے پیر کے خلیفہ سے تجدید بیعت کرے اور توبہ تائب ہوکر وردوظائف و اشغال میں مصروف ہوجاوے فرمایا خارق عادات یہ ہے کہ عادات نفس اپنے سے عادت کو چھوڑانا ساتھ کم کرنے عادت بخاموشی یا بریاضت ہائے وغیرہ پس اگر اللہ تعالے نے عادات نفس تیرے سے کسی عادت کو چھوڑادیا اُسکا ثمرہ دو وجہ پر ہے۔

اول یہ کہ تجکو پاداش یعنے بدلا عادت چھوڑنیکا ملجاوے اور یہ بد ہے اکثر مردمان اس سے فریفتہ ہوجاتے ہیں اور اُسکو کرامت جانتے ہیں حالانکہ ایسی کرامت کافران ریاضت کنندگاں کو بھی حاصل ہوجاتی ہے دویم یہ کہ پاداش اُسکی کچھ نہ ہووے بلکہ حق تعالے بلند کرے درجہ از مدارج معرفت و فقر بسبب باز رکھنے عادت کے اور چھوڑنا عادت کا تابع حق ہے وہ بجہت تعظیم و ابراز شرف تیرے کے ہے اور یہ نیک ہے اور یہ قسم کرامت اولیا سے ہے اور ظاہر ہونا اُسکا بہت خوب ہے کسواسطے کہ اُسمیں وہم پاداش ہے اگرچہ پاداش نہیں ہے صاحب مناقب المحبوبین فرماتے ہیں کہ یہ کلمات رازہائے علوم ہیں کہ الکوب سیاہی چشم لکھا جانا روا ہے یاد رکھو اسکو - آپکے ملفوظات بہت ہیں چنانچہ رسالہ فضائل رضیہ مولوی عبدالعزیز سکنہ پڑہیاران رسالہ انوار جمالیہ منشی غلام حسن شہید ملتانی - رسالہ اسرار کمالیہ زاہد شاہ سکنہ ٹھٹی - فرمایا سب شغلوں سے نیکتر شغل ندا و صدا ہے اور وہ یہ ہے کہ جسوقت ظاہر ہووے کوئی امر تیرے وجود میں تجھسے یا غیر تیرے سے تو تحقیق جان کہ وہ امر درحقیقت حق تعالے سے ظاہر ہوا ہے اور وہی فاعل ہے اور نہیں ہے ظہور اُسکا غیر سے مگر امر باطل پس کار خدا تعالے مانند ندا اور تو و دیگر افعل مانند صدا اور آواز خالی کو صدا کہتے ہیں جو پہاڑ و دریا گنبد وغیرہ سے آتی ہے ؎ ہمہ عالم صدائے نغمہ اوست - کہ شنید اینچنیں صدا ے دراز - فرمایا درویشی کیا ہے خاکی بختہ و آبکی فرد ریختہ اُس سے نہ کسی کے کف پا کو درد اور نہ نشت پا کو گرد - فرمایا جو سرمہ پانی ہلیلہ زرد میں پیسا جاوے وہ پانی آنکھ کو نفع دیتا ہے - مصرعہ وضو را در وضو کردہ وضو کن - فرمایا وضو بفتح واؤ بمعنے آب و بکسر واؤ بمعنے ظرف آب مثل کوزہ و آفتابہ وغیرہ و بضم واؤ بمعنے مصدر ہے دھونا اعضا مخصوص نب دیگر الوضوء سلاح المومنین - دوام باوضو رہنا دفع عسرت کے لئے مفید عمل ہے - بعد وضو کنگھی الم نشرح پڑھکر کرنی موجب فراخی رزق و دفع قرض ہے - فرمایا الوجوہ کلہا خیر اس مقدمہ کو اشراقیان و صوفیاں قبول کرتے ہیں - کسی نے پوچھا نبی کا فرد قاتل سے فرمایا اسمیں دو خیر ہیں کہ وہ کسی نبی اور ولی میں بھی نہیں پائی جاتیں قاتل کافر غازی اور مقتول شہید - فرمایا حدیث المومن مرأت المومن - اول لفظ مومن نام خدا تعالے اور دویم لفظ مومن بمعنے بندہ مومن - دویم انکا ارادہ کردہ شود یعنے آنحدیث کما قال فی الفتوحات

نام خاندان	نام بزرگان	تاریخ و سنہ پیدائش	تاریخ و سنہ وفات	جائے مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات

ہو مرآتک فی رویتک نفسک وانت مرایتہ فی رویتہ اسمائہ یعنے در فتوحات نوشتہ کہ خدا تعالیٰ آئینہ تست از سبب دیدن تو نفس خود را و تو آئینہ اوبستی از جہت دیدہ شدن اسماء او در تو۔ فرمایا معراج میں حق تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو اقسام علم کے تعلیم کئے اور منع کیا اُسکے اظہار سے۔ معراج سے آنکر آنحضرت صلعم نے سنا کہ ایک دیوانہ جس راز کو حق تعالے نے منع کیا تھا کہتا ہے حرف کی بار الہا اس امر کے مخفی رکھنے کے لئے مجھے فرمایا تھا وہ اس دیوانہ کو کیونکر معلوم ہوا وحی آئی کہ یہ بھی ہمارا راز ہے اے محمد اگر تو یہ راز کسی عالم میں کہے تو خوف فتنہ ہے لیکن کلام دیوانہ کا کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ فرمایا آیت شریف جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کے دو معنی ہیں اول اہل ظاہر کے نزدیک جزا گناہ باندازہ گناہ یعنے جو کوئی کسی کے ساتھ بدی کرے وہ اُسیقدر اُسکے ساتھ بدی کرے لیکن عارفوں کے نزدیک جزا دینے بدی کے بدی ہے مثل اُس بدی کے یعنے مناسب عفو ہے اور جس نے جزائی بدی کی بدی کی اُسنے بھی مثل اُس شخص کے بدی کی۔ صاحب مناقب فریدی تحریر کرتے ہیں آپ کی برکت سے تاخت سکہان سے ملتان محفوظ رہا۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے پیر اپنے پیر سے کس طریقہ سے ملتے تھے فرمایا جیسا بندہ خدا سے ملتا ہے آپکے مریدوں میں صاحبان ذیل نامور خلفاء گذرے ہیں صاحبزادہ غلام فرید۔ مولوی عبدالعزیز۔ مولوی محمد عمر سوکروی تونسوی مولوی خدا بخش ملتانی۔

نام خاندان	نام بزرگان	تاریخ و سنہ پیدائش	تاریخ و سنہ وفات	جائے مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ فخریہ سر فشار سلیمانیہ	حضرت خواجہ محمد سلیمان المحبوب الرحمن تونسوی بن ذکریا بن عبد الوہاب بن عمر خان افغان جعفری	موضع گرگوجی کوہ توبہ گی میں جو تونسہ شریف سے ۲۰ کوس مغرب کی طرف ہے سنہ ۱۱۸۳ ہجری	ساتویں ماہ صفر شب پنجشنبہ دو گھڑی شب باقیماندہ سنہ ۱۲۶۷ ہجری عمر ۸۴ سال بقولے ۹۰ سال	تونسہ شریف قریہ ہی ملک سنگر میں ملتان سے ۴۰ کوس سمت مغرب ضلع ڈیرہ غازیخان	مناقب المحبوبین نافع السالکین تذکرۃ المشائخ مناقب فریدی	آپ قوم کے افغان جعفری قبیلہ ربدانی سے تھے اور یہ قبیلہ ربدانی اولاد رحیم داد خاں جعفر مورث اعلیٰ کے نام سے مشہور ہوا ہے جو رحیم داد خانی سے مخفف ہو کر ربدانی کے نام سے شہرت رکھتا ہے آپ ولی مادر زاد تھے جنکے پیدا ہونے کی بشارت کاملان وقت دیتے رہے تھے مفصل حال دیکھنا ہو تو مناقب المحبوبین کو ملاحظہ کریں آپ چندروز بستی لانگہ چند کتب فارسی پڑھ کر بشوق تحصیل علم عربی کوٹ مٹھن روانہ ہوئے اور وہاں تحصیل علم عربی کیا پھر وہاں سے آوازہ رونق افروزی قبلہ عالم مہاروی صاحب بمقام اوچ شریف سنکر ہمراہ قاضی احمد علی اپنے استاد کے اوچ شریف پہونچکر اندر خانقاہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے بشرف بیعت مستفیض ہوئے حضرت مولانا فخرالدین نے حضرت مہاروی صاحب کو فرمایا ہوا تھا کہ ایک شاہباز کوہستان مغرب سے آویگا جس طور سے جانے اُسکو اپنے دام میں لاویں ایسا نہ ہو کہ وہ کسی دوسرے کے دام میں چلا جاوے اسیوجہ سے حضرت مہاروی صاحب ہر سال اپنے اوپر سفر لازمی کرکے بسوے ملک مغرب کہ بزبان پنجابی لنبا بھی کہتے ہیں یعنے بسمت کوٹ مٹھن وغیرہ تشریف لیجایا کرتے تھے حضرت مہاروی صاحب ایک دو روز اوچ میں رہکر روانہ وطن ہوئے اور آپکو فرمایا کہ دہلی جاکر حضرت مولانا فخر صاحب سے نیاز حاصل کریں اور پھر میرے پاس واپس آویں لیکن تین روز قبل آپکے دہلی پہونچنے کے حضرت مولانا صاحب کا انتقال ہوگیا تھا۔ مولانا صاحب نے تاج محمود چشتی ساکن بیکانیر کو فرمایا تھا کہ ایک شخص سلیمان نام مریدان میاں صاحب سے آویگا جوکہ تقدیر میں اُن سے

تاریخ وفات طبعزاد مولوی محمد حسین پشاوری
دیگرت او آفتاب چشتیاں بود
۱۲۶۷

طبعزاد مولوی صدرالدین صدر وصدور دہلی
رحمۃ العالمین قطب انوری

خواجہ ماان امام المسلمین
شہ سلیمان رحمۃ اللعالمین
ہفتم ماہ صفر روز خمیس
جان بجاناں داد آن نفس نفیس
روح ہای اولیاء گرد آمدند
بہر سال نقل او رای زدند
زاں میان نالہ کناں ہائے ہوہائی
روح مولانائے رومی گفت
ای دریغا ای دریغا ای دریغ۔ گشت پنہاں آفتاب زیر میغ
۱۲ ۶۷

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

میری ملاقات ظاہری نہیں ہے اونکو میرا سلام پہونچانا اور قلم فولادی اونکو میری دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا - کہتے ہیں کہ وہ قلم کسی شخص نے کہ کسی اختیار خاں میں چرالیا صاحب تذکرۃ المشائخ لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا فخرالدین نے عالم مثال میں آپ کو بشارت دی کہ اے محمد سلیمان جس شخص نے قلم فولادی سرقہ کیا تھا اجڑا اور بنیاد اوسکی اُکھاڑی گئی اور جس نے پاک پٹن شریف میں میری تلوار چرائی تھی - اُوسکے نسل میں تیغ زنی جاری رہے پھر آپ دہلی سے واپس حاضر حضور ہوئے اور انواع مجاہدات و ریاضات حسب فرمودہ پیر روشنضمیر خود کرتے رہے مناقب المحبوبین میں ہے کہ آپ نے خود حقیقت حصول خلافت اسطرح بیر فرمائی کہ میں خلافت لینے سے انکاری تھا اور عرض کرتا تھا کہ قبلہ یہ بوجہ بھاری مجھسے برداشت نہیں ہوتا - قبلہ فرماتے کہ مجھے حکم خدا و رسول کا ہے میں اپنی طرف سے نہیں دیتا یہانتک کہ رسول صلعم کو اسی اثنا تکرار میں دیکھا فرماتے ہیں کہ تو خلافت کسواسطے نہیں لیتا اور کیوں خلق کو فیض نہیں پہونچاتا عرض کیا کہ میں شایان اس کام کے نہیں ہوں فرمایا تو شایان کار ہے اور میں حکم دیتا ہوں کہ تو خلقت کو مرید کر - عرض کی کہ ایک عہد چاہتا ہوں حق تعالے میرے مریدوں کو بخشے آنحضرت صلعم نے فرمایا میں تمہارے مریدوں کی شفاعت کرونگا اللہ تعالی بخشیگا - اوسوقت آپ نے دولت خلافت حاصل کی - اوسوقت قبلہ عالم مہاروی نے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے خلافت قبول کی یہاں سے قیاس کرنا چاہیئے کہ آپ کس رتبہ کے محبوب و اعلیٰ ترین خلفاء حضرت مہاروی صاحب تھے - مناقب فریدیہ میں ہے حضرت سید احمد مدنی نے بحکم رسول مقبول صلعم آکر آپ سے بیعت حاصل کی تھی - زبانی حافظ نورالدین ڈیڈھی نقل کرتے ہیں کہ ایکروز موقع پاکر میں نے عرض کی قبلہ ایک سوال رکھتا ہوں مگر تسکین دل کے لئے سوال کرتا ہوں نہ از راہ اعتراض فرمایا کرو عرض کیا کہ مشائخ سلف عام مرید نہیں کرتے تھے کسی صالح اور عابد کو مرید بنایا کرتے تھے کیا سبب ہے کہ آپ عام مرید کرتے ہیں فاسق فاجر چور شرابی رند وغیرہ جو کوئی آتا ہے مرید ہو جاتا ہے فرمایا یہ بات لایق ظاہر کرنیکے نہیں ہے لیکن سوال کا جواب دینا ضرور پڑا - میں نے چند روز بعد حصول خلافت کے کبھی مرید نہیں کیئے آخر ہاتف نے آواز دی کہ اے فلاں خلق کو مرید کر اور راہ خدا تعلیم دے عرض کی کہ الٰہی میں لایق مرید کرنیکے نہیں ہوں لیکن میں اُسوقت مرید کرتا ہوں کہ جو کوئی میرا مرید ہوگا اُسکو تو بخشدیگا حکم ہوا کہ جو کوئی مرید ہوگا اُسکو بخشونگا اُس روز سے تمام خلقت کو مرید کرنے لگا کہ بخشندہ و آمرزگار اللہ تعالے ہے میں کسلیئے مرید کرنے میں بخل کروں وحسب الارشاد قبلہ عالم مہاروی تونسہ شریف اقامت فرماکر صد ہزاراں شرقی و غربی کو بیعت سے مشرف فرمایا اور بہتوں کو صاحب سجادہ و مجاز و ماذون بنایا - ؏ شد فخر دین نور محمد عیاں نمود - زاں پس بکرّ و فر سلیماں برآمدہ - بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ آپ قطب المدار تھے نقل ہے کہ ایکروز میاں احمد قوال نواب شیر محمد خاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں والہ کی عرضی حضور میں پیش کرنیکو لیجانے لگا کہ بنگلہ حضور سے ناگاہ ایسی آواز خوش الحان کہ کبھی پہلے نہیں سنی تھی اور نہ کسی لولی اور نہ کسی قوال سے کانوں میں پڑی اور یہ غزل ابن یمین اُستے سنی کہ کوئی خوش الحانی سے کہہ رہا ہے غزل جاں بجاناں دادم و جاناں خود را یافتم - در زدم از بہر خود در خانہ خود را یافتم ٭ خویش را بیروں فگندم از حرم وصل یار - چوں دریں خلوت سرا بیگانہ خود را یافتم ٭ من نہنگ عشقم و در بحر بے پایان او - تا فرو رفتم در و یکدانہ خود را یافتم ٭ سالہا گشتم براطراف جہاں چوں گردباد - از برائے آں پری دیوانہ خود را یافتم ٭ تا شدم مست از جمال یار چوں ابن یمین - ساغر و مست و می و میخانہ خود را یافتم - جب بنگلہ میں گیا بجز حضرت کے کسی کو نہیں دیکھا اور حضرت صاحب اُسوقت ذوق و مستی میں بیٹھے ہوئے تھے - فرمایا یہ وقت تمہارے آنیکا کیا تھا یہ وقت ملایک کو بھی میسر نہیں آتا ؏ در خلوت گدایاں مرسل کجا بجد - با برگ بینوائی ساماں شہد ست مارا ٭ دیگر غزل ابن یمین بدیگر مع قیع غزل خاک آں کو را بچشم ما رساند ہر سحر - ایں امید از جانب

نوٹ٭ مگالو نام جن نے یہ غزل خوش الحانی سے پڑھی تھی - از مناقب فریدی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

باد صبا دارم ما ٭ گر شود این میں کشتہ بہ تیغ عشق او غم نباشد . چوں وصالش خوں بہا دارم ما . **نقل ہے** ایک روز نواب غازالدین خانکے مکان میں مجلس سماع تھی قوالان مولانا جامی کی یہ غزل کہہ رہے تہے **غزل** اے ترک شوخ این ہمہ ناز و عتاب چیست با دل شکستگان ستم بے حساب چیست ٭ گفتی شبے بخواب توایم و لے چہ سود - چوں من بعمر خویش ندانم کہ خواب چیست ٭ دارم تظلم بتو آہستہ زاں سمند - اے سنگدل بہ غم منت این شتاب چیست ٭ گر من نہ غرق آتش عشقم زشوق تو - این سینۂ پر آتش وچشم پر آب چیست ٭ از مدرسہ بکعبہ روم یا بمیکدہ - اے پیر راہ بگو کہ طریق صواب چیست ٭ جامی چہ لاف میزنی از پاکدامنی - بر خرقۂ تو این ہمہ داغ شراب چیست ٭ بیت آخرین سے ایسا اثر ہوا کہ ہر دو چشمان سے فوارہ خون جاری ہوگئی پس آپ دونوں ہاتہہ قبلہ عالم اپنے پیر کے پکڑ کے اونکا طواف کرتے تہے اور اونکے گرد پھرتے تہے چنانچہ فوارہ خون کے چند قطرات حضرت قبلہ عالم کے پیراہن پر پڑے بعدہ بیہوش ہوکر گر پڑے قبلہ عالم نے قوالوں کو منع کیا اور آپکو اوٹھا کر حجرہ میں لیگئے اور اپنی لونگی آپ پر ڈالی کچھہ دیر کے بعد افاقہ ہوا - مذکرۃ المشائخ سے نقل ہے کہ صاحبزادہ نور بخش سجادہ نشین قبلہ عالم مہاروی و دیگر معتبران کے زبانی نقل کرتے ہیں کہ ایک وقت قبلہ عالم مہاروی صاحب اپنے پیر بھائی نواب نظام الملک غازالدینخاں کے دیرہ گئے ہوئے تہے جو آپکے بڑے محرم راز تہے فرمایا نوابصاحب حضرت رسول صلعم سے ایک دیگ طعام معرفت سے پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہونچی تھی اور اونسے حضرت خواجہ حسن بصری کو اور اونسے اسیطرح ایک شیخ کسے بشیخ دیگرے سلسلہ چشتیہ میں ہلم جرا حضرت مولانا فخرالدین صاحب تک پہونچی تہی اور اونسے اس فقیر کو عنایت ہوئی مینے اس دیگ کو ہر چند خرچ کیا اور لوگوں کو حصہ دیا مگر اوس دیگ میں کچھہ کمی نہیں پڑی اور اسیطرح رکہی ہوئی ہے نوابصاحب نے عرض کی کہ حضرت آپکے بعد اوس دیگ کا کون مالک ہوگا - فرمایا میں چاہتا تھا کہ اس دیگ کو میاں نور محمد نارووالہ کو دیتا لیکن خدا تعالے کا حکم فقیر کو ایسا پہونچا ہی کہ اس دیگ کو سلیمان روہیلہ کو دے اس امر میں مجبور رہوں کہ یہ دیگ اوسکے قسمت میں ہے **کلمات طیبات** فرمایا درود شریف کثرت کے ساتھ پڑہ کر آنکھوں پر دم کرنا موجب بصارت نابینا ہوتا ہے **فرمایا** جسکو کوئی مہم درپیش آوے سلسلہ چشتیہ اپنے پیر کے نام سے ایکسو تیس مرتبہ تین روز معہ درود مستغاث ہر روز تیرہ بار پڑہے اوسکا مطلب انشاء اللہ حاصل ہو ایک روز ایک درویش کو فرمایا کہ یہ دعا اکیس مرتبہ ہر روز پڑہ لیا کر دنیا میں مسرور رہیگا **فرمایا** حصول مقصود دینی و دنیاوی منحصر متابعت اور فرمانبرداری پیر پر ہے جو کچھہ پیر فرمائے اوسپر محکم رہے - اور جانفشانی وسعی رکہے اور فرمودہ پیر کو پیش نظر رکہے - ذکر اذکار کے لئے بہت سوال نکرے جو کچھہ پیر خود فرمائے اوسکی مواظبت کے لئے کوشش رکہے حضرت بابا گنجشکر صاحب باوجود کشف وسابقہ کے اپنے پیر کی خدمت میں رہ کر وضو کراتے اور کمر بستہ ہر وقت رہتے اور آخر آنکھہ مبارک بھی اوس خدمت میں فدا کی - **نقل ہے** ایک ہندو جو بابا نانک کا مذہب رکہتا تھا حاضر ہوکر سوال کیا کہ وصل خدا قسمت سے حاصل ہوتا ہے یا محنت ومجاہدہ سے - فرمایا قسمت سے اگر حق تعالے نے کسیکی قسمت میں وصل لکہا ہوا ہے - اوسکو یہ نعمت دیدار ووصل حاصل ہوتی ہے اور اگر قسمت میں نہیں ہر چند کہ محنت ومجاہدہ شاقہ کرے بجز دوری وفراق کچھہ حاصل نہیں ہوتا - چنانچہ **ع** ای صوفی سرگرداں در بند نکونامی - تا در دنیا شامی از در دنیا رامی ٭ زہدت بچہ کار آید وگر راندۂ درگاہی - کفرت چہ زیاں دارد گر نیک سرانجامی ٭ بعدہ تمثیلاً فرمایا کہ ایک شخص محنت ومزدوری کرکے خزانہ جمع کرتا ہے جب اوسکی قسمت میں نہیں ہوتا تو چور لوٹکر لیجاتے ہیں اور جس کی قسمت یاوری کرتی ہے بے محنت ومشقت اوسکو جنگل میں خزانہ ملجاتا ہے ایسا ہی بہت آدمی ابتدا میں محنت ومجاہدہ کرتے ہیں جب اون کی قسمت میں وصل نہیں ہوتا پھر بحالت اصلی عالم ناسوت میں رجوع ہوجاتے ہیں اور بعض صاحب قسمتوں کو حق تعالی بغیر محنت ومجاہدہ جذبہ وعشق بفضل خود دیتا ہے کہ اوس سے اپنے مقصد کو پہونچتے ہیں البتہ آدمی کو چاہیئے کہ محنت ومجاہدہ اختیار کرے

مختصر حالات

اور امیدوار فضل خدا رہے اگرچہ موہوب کو حاجت کسب نہیں لیکن اکثر وہب الہی اوپر اہل کسب و مجاہدہ ہوتی ہے لہذا کہا گیا ہے ؎ بجست وجوی نیا بد کسے مراد دلی۔ کسے مراد بیابد کہ جستجو بکند ؛ پھر اسی فقیر نے سوال کیا یا حضرت فقیری کا رتبہ بڑا ہے یا شریعت کا فرمایا شریعت فقیری پر فضیلت رکھتی ہے کسواسطہ کہ اہل شریعت کے حکم سے فقیروں کو سولی چڑہایا ہے الا کسی فقیر نے اہل شرع کو سولی نہیں چڑہایا ؎ شریعت را مقدم دار اکنوں۔ طریقت از شریعت نیست بیروں ؛ حافظ محمد جمال کا مقولہ ہے کہ جو رتبہ حضرت سنگہڑ والہ صاحب یعنے آپکا توکل میں خدا تعالے نے دیا ہے وہ رتبہ ہم میں سے کسی کو نہیں دیا۔ **حکایت** احمد شاہ درانی نے کابل سے شہر اکو آ کر لوٹا چند سپاہی لشکر کے ایک بتخانہ لوٹنے کو گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ہندو کا فر روبروے بت کے مراقبہ کئے بیٹھا ہے اون لشکریوں نے تلواریں اوسکو ماریں ایک بال برابر بھی زخم نہیں ہوا بلکہ جسقدر ضرب تلواروں کی اوسپر لگائی آواز مثل ضرب سنگ اوس کے وجود بضرب شمشیر نکلتی تھی لاچار ہو کر ایک جگہہ بیٹھ گئے اور حیران تہے کہ یہ کیا ماجرا ہے جب وقت مشغولی اوس ہندو کا تمام ہوا تو اوسنے سر اٹھایا یہ سب لشکری اوسکے پاس گئے اور پوچھا کہ ہم سب نے تجہپر تلواریں ماریں تجھے کچھ اثر نہیں ہوا یہ کیا بات ہے اوسنے کہا میں کہاں تھا جو کچھ کہ تھا یہ بت تھا مجھے تمہارے تلوار مارنیکی کچھ خبر نہیں یہ حکایت آپ نے کہکر فرمایا سبحان اللہ دیکھو کہ وہ ہندو جو تمام متوجہ عشق بت میں عین سنگ یعنے بت ہو گیا تھا کہ ایک بال برابر بھی زخم نہیں ہوا جو مرد متوجہ بخدا ہوتے ہیں اونکا حال دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس رتبہ کو پہونچتے ہیں۔ **نقل** ایک روز ایک شخص نے عرض کی قبلہ قوم سکہاں میں دستور ہے کہ اگر کوئی اونمیں بمقابلہ جنگ مسلمانان زخمی ہو جاتا ہے تو اوسکے ہمقوم بھائی اوسکو جان سے مار ڈالتے ہیں اس خوف سے کہ کوئی مسلمان اوسکو گرفتار کر کے نہ لیجاوے اور مسلمان نہ کر لیوے یہ قوم اپنے دین پر اسطرح محکم ہیں۔ فرمایا یہ سب خلق ظہور اسمار خدا تعالی ہے ہر شخص مظہر اسم کا ہوتا ہے اور اوسکو اپنی طرف کہینچتا ہے مثلاً اگر کوئی مظہر اسم مضل ہو وہ ہرگز رجوع بہدایت نہیں ہوتا گو وہ کتنی ہی سعی افعال نیک کی کرے لیکن جبکہ وہ اسم مضل حاکم اوسپر ہے وہ اپنی ہی طرف کہینچے گا اور اسیطرح اسم ہادی ہرگز ضلالت میں نہیں پڑیگا۔ اور چونکہ اسمار حق تعالے مضبوط ہیں ایسے ہی مظہر بھی اونکے مضبوط ہیں اور تابع اوس اسم کے کل واحد علی صراط المستقیم **فرمایا** اللہ تجلی علی قدر استعداد متجلی علیہ یعنے اللہ تجلی کرتا ہے اوپر استعداد تجلی کئے ہو ئے کے۔ ایک روز غلام رسول لانگری کے چچا نے عرض کی کہ یا حضرت مراقبہ صورت شیخ فرماتے ہیں لیکن ستر برس وفات قبلہ عالم کو ہو گئے ہیں صورت آپکی یاد نہیں رہی پھر کسطرح مراقبہ صورت ہووے فرمایا اگر تصور نہ ہووے علماً ہووے کہ وہ بھی مقصود کو پہونچا دیتا ہے یعنے یہ تصور کر کے بیٹھے کہ میرا مرشد میرے دل میں حاضر ہے۔ **نقل ہے** مولوی محمد عابد سوکری سے نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے خود آپ سے ارشاد کرتے سنا کہ میں بوقت رحلت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی پہونچکر قدمبوس ہوا اور سمت پائیں پلنگ قبلہ عالم بیٹھا فرمایا نزدیک آؤ میں تھوڑا سا نزدیک ہوا پھر فرمایا نزدیک آؤ پھر اور زیادہ نزدیک ہوا فرمایا نزدیک تر آؤ چنانچہ قریب تر ہو گیا اور تھوڑا ہی سا فرق درمیان میرے اور قبلہ عالم کے رہگیا اُسوقت سب حاضرین مجلس کو باہر جانیکا حکم ہوا کہ مجکو روہیلہ سے باتیں کرنی ہیں جب سب چلے گئے اُسیوقت مجہپر توجہ فرمائی اور جو کچھ عنایت کرنی تھی وہ کی یہانتک کہ مجھے ہوش نہیں رہا تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا فرمایا کہ مسجد خدا بخش مہار میں مقیم رہو پھر میرے پاس نہ آنا جب تک کہ میں فوت نہ ہو جاؤں۔

(ذکر کرامات و خرقہ عادات) ایک وقت بتاریخ ۱۲ ربیع الاول خلق کثیر عورت و مرد ملک داماں وگرد نواح سنگہڑ شریف ناگہاں خانقاہ حضرت پر جمع ہو کر طواف کرنے لگی دریافت پر اُن لوگوں نے کہا ہمارے ملک میں آوازہ غیبی ہر چھوٹے بڑے مرد و زن نے سنا ہے

نوٹ گویا مکان قاب قوسین کا اشارہ تھا۔

مختصر حالات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کہ جو کوئی آپکی تاریخ زیارت خواجہ سلیمان کریگا بہشتی ہوگا اسلئے ہم چالیس چالیس پچاس پچاس کوس سے مرد وزن آئے ہیں آپ حجرہ میں مشغول یاد الہی تھے شور وغل کی آواز سنکر محمد اکرم خادم سے پوچھا کہ یہ انبوہ کثیر کسواسطے جمع ہے اُسنے عرض کیا کہ آپ ہی تو خلق خدا کو طالب کرتے ہو پھر مجھسے پوچھتے ہو کیوں آنکر جمع ہوئے ہیں آپ حجرہ سے باہر تشریف لائے تاکہ لوگ زیارت سے مشرف ہوں اور بنگلہ میں آنکر رونق افروز ہوئے آیندگان مشرف بقدم بوسی و بیعت ہوکر ندائے غیب کی عرض کرنے لگے - فرمایا اعتقادکم ینفعکم - دوسری کرامت اُوسی دن یہ ہوئی کہ حسبقدر مخلوق کثیر خلاف توقع اور امید جمع ہوئی تھی سب کو لنگر سے کہانا دیا گیا اور کافی ہوا - چندہو قع کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی مناقب المحبوبین میں درج ہے **نقل ہے** اہلیہ اسمٰعیل نام کو خلل جن تھا اُوسکی والدہ نے حضور میں آنکر عرض کی فرمایا تین بار یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئًا للہ پڑہ کر داہنا کان مریضہ میں دم کریں اور اسیطرح پھر بائیں کان میں دم کریں اگر اسکو اثر جن کا ہوگا تو اس دم کے کرنیسے زیادہ ہوگا اور اگر کوئی دوسرا مرض ہے تو شفا ہوجا ئیگی اُسکی والدہ نے اُسیطرح کیا مرض زیادہ تر ہوا آنکر عرض کی فرمایا میرے کہنے سے سورہ جن پڑہ کر دم کرو چنانچہ سورہ مذکور کے پڑہنے سے جن سمات کو چھوڑ گیا **نقل ہے** میاں سول خاں ناکو افغان نے فرمایا کہ ایک روز حضرت صاحب نے اچانک زبان سے فرمایا (گئے فرنگی آئے زنگی) بعد اُسکے حسن شاہ کابلی خلیفہ اپنے کیطرف مخاطب ہوکر پوچھا کہ حسن شاہ ملک خراسان میں کوئی زنگیوں کی قوم بھی ہے اُوسنے کہا مجھے خبر نہیں پھر اُس نے بعد دریافت ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے اس مضمون کی عرضی بھیجی کہ بدریافت زبانی مردمان معتبر معلوم ہوا کہ قوم تاجک خراسان میں قسم زنگیان سے ہیں اور نیز دو تین قسم اور بھی خراسانیاں کی لکہیں کہ وہ بھی قوم زنگیان سے ہوتے ہیں کہ جو ملک خراسان میں ہیں بعد اُسکے فرمایا کہ زنگیان خراسان سے آنکر فرنگیوں کو قتل کرینگے - یہ بھی مناقب المحبوبین میں لکہتے ہیں کہ میاں شیر کاروای و گلندار نام شخصے آپکے پیر دبا رہے تھے آپ نے فرمایا ایک شخص اہل اسلام کا ملک خراسان سے خروج کریگا اور نصارا قتل ہونگے اور فتح اسلام ہوگی گلندار نے عرض کی قبلہ کیا دہلی تک قتل ہوگا فرمایا نہیں آگرہ تک قتل کرینگے **نقل ہے** شاہ شجاع الملک بادشاہ خراسان کا ملک ہاتہہ سے نکل گیا اور ہندوستان میں انگریزوں سے مدد لیکر خراسان پر گیا تھا لیکن چندروز پیشتر اُسکے دوست محمد خاں والی خراسان نے حضور میں عرضی اس مضمون کی بھیجی کہ مینے محض للہ کافروں پر کمر جہاد باندہی ہے تاکہ یہ قطعہ اس اسلام لوث کفر سے آلودہ نہووے دعا و توجہ فرماویں کہ حق تعالے مجھے فتح و نصرت دیوے - آپ نے بجواب اُس عرضی کے منشی کو فرمایا لکہو **ع** ہر آں کا ستعانت بدرویش برد - اگر بر فریدوں رود بیش برد ؛ تا بامداد حضرت صاحب انجام کار حق تعالے نے فتح اُوسکی نصیب کی اور شاہ شجاع الملک خراسانیوں کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور علی اکبر خاں پسر دوست محمد خاں نے یورشش کرکے چند انگریزوں اور چہاونی کو قتل کیا اور خراسان پر تسلط کرلیا اور چند نفر انگریزوں اعلیٰ عہدہ داروں اور اُنکی میموں کو قید کرکے عنواں عنواں کی ایزاو تکالیف دینے لگا سرکار انگریزی نے یہ حال دیکھکر دوست محمد خاں کو جو ہندوستان میں قید کرکے لیگئے تھے واپس بھیجدینا مناسب خیال کیا اور جب تک دوست محمد خاں کابل نہیں پہونچا علی اکبر خان نے قیدیوں کو رہا نہیں کیا - نقل عبور دریائے سندھ پر پیادہ معہ جمعیت کثیر مندرجہ مناقب المحبوبین ملاحظہ ہووے - سید احمد مدنی نے بحکم رسول مقبول صلعم آکر آپ سے بیعت کی تھی از مناقب فریدی - **فرمایا** اولیاء اللہ کی دو حالت ہوتی ہیں ایک حالت بشریت دوسری حالت حقیقت پس حالت بشریت						

نوٹ شاہ شجاع الملک بادشاہ خراسان بن شاہ تیمور بن احمد شاہ درانی غازی اور یہ احمد شاہ درانی وہ ہے کہ جس نے نادر شاہ کو قندہار میں مارکر خود بادشاہ ہوا تھا اور قبل اسکے ایک ملازمان نادر شاہ سے تھا ۱۲

نام خاندان	نام بزرگان	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
						مثل عوام ہوتی ہے اپنے اور غیر کے حال سے بلکہ پس پشت اپنے کی بھی خبر نہیں رکھتے اور جب حالت حقیقت وارد ہوتی ہے تو انکو سب حال خلق دکشف وقاریع آئندہ وغیرہ کا روشن ہوجاتا ہے بلکہ اسوقت میں جو کچھ اُنسے فعل ظاہر ہوتا ہے وہ حق سے ظاہر صادر ہوتا ہے بموجب حدیث قدسی بی یسمع وبی یبصر وبی ینطق وبی یبطش ہے۔ حدیث کتمان الکرامت فرض علی اولیایہ کاظہار المعجزہ فرض علے انبیایہ اور اہل سلوک بھی کہتے ہیں الکرامت حیض الرجال پس جیساکہ عورتیں حیض کو چھپاتی ہیں اسیطرح اولیاء اللہ اپنی کرامت ظاہر ہونے سے شرمندہ ہوتے ہیں ؎ ہر کہ او از کشف خود گوید سخن۔ کفش او کفش کن برسر بزن ؛ آپ ۱۲۷۰ھ ہجری میں زیارات حضرات پیران چشت کے لئے ہندوستان معہ جمعیت کثیر روانہ ہوئے وبراہ بیکانیر وناگور اجمیر شریف زیارت سے مشرف ہوئے اور جے پور سے ہوتے ہوئے دہلی تشریف لائے اور مشرف زیارت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور وہاں سے حضرت روشن چراغ دہلی تشریف لائے جہاں حضرت محمد سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ دہلی خبر تشریف آوری سنکر جلوس کے ساتھہ بسواری فیل دروازہ خانقاہ پر کھڑے رہے آپ نہایت استغنائی سے خبر بادشاہ کے آنیکی سنکر استنجا کے بہانہ جنگل کیطرف چلے گئے آخر لوگوں نے جاکر نہایت الحاج ومنت سے آپکو لائے اور شاہ موصوف قدمبوسی کے بعد رخصت ہوکر چلے گئے پھر آپ حضرت محبوب الٰہی کی زیارت سے مستفیض ہوکر شاہجہاں آباد یعنے دہلی میں رونق افروز ہوئے اور صاحبزادہ غلام نظام الدین نبیرہ حضرت مولانا فخر الدین کے مکان پر قیام فرمایا وہاں اسقدر خلقت آپکی مرید ہوئی کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا اور بادشاہ نے اپنے محل میں لیجاکر بیگمات وشاہزادوں وغیرہ کو آپکا مرید کرایا اور بادشاہ نے ایک زنجیر فیل معہ دیگر اشیاء نقد وجنس آپ کو نذر کیا۔ وہ فیل آپ نے صاحبزادہ حضرت غلام نظام الدین کو عطا کیا۔ آپکے صاحبزادہ حضرت خواجہ گل محمد صاحب آپکے مرید وخلیفہ ودیگر خلفاے آپکے جو رہنمائے خلق عرب وعجم ہوئے اُنکے ۷۷ اسمائے گرامی کی فہرست حاجی محمد نجم الدین خلیفہ حضرت صاحب نے اپنی کتاب مناقب المحبوبین میں درج کی ہے ملاحظہ ہووے ہر ایک صاحب کا حال لکھا جاوے تو بجائے خود ہر ایک کے لئے ایک ضخیم کتاب چاہیئے جسکی اس انتخاب میں گنجائش نہیں ہے۔ مگر تاہم اعلے ومحبوبترین خلفاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔
چشتیہ نظامیہ فخریہ سلیمانیہ	حضرت خواجہ گل محمد بن حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی	تونسہ شریف	۱۱ رمضان ۱۲۶۰ھ ہجری	تونسہ شریف برابر قبر صاحبزادہ درویش محمد برادر خورد خود	از مناقب فریدی	آپ بزرگترین خلف الرشید ومرید وخلیفہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تھے شب وروز ذکر الٰہی میں مشغول رہتے وجد وسماع کیطرف بہت رغبت رکھتے علم موسیقی میں خاصہ درک تھا ساتھہ ہی اسکے علم ظاہری وباطنی میں آراستہ تھے تسلیم ورضا میں بہت بڑی دستگاہ رکھتے تھے کوئی متنفس آزردہ خاطر آپ سے نہیں تھا۔ ایکروز غزل حافظ شیراز ؎ فاش میگویم واز گفتہ خود دلشادم۔ بندۂ عشقم واز ہر دوجہان آزادم۔ ودیگر ؎ نیست بر لوح دلم جز الف قامت دوست کچہ

کنم حرف دگر یاد نداد اوستادم ؛ اسقدر آپکو حالت سوئی کہ بیہوش چند عرصہ تک رہے جب آپکے والد بزرگوار کو خبر ہوئی فرمایا آپکے بدن پر پانی ڈالو جب پانی آپ پر پڑتا تھا مثل تابہ آہنی کے فوراً خشک ہوجاتا تھا تھوڑی دیر میں ہوش آیا آپ نے اپنے والد بزرگ کی حیات میں انتقال فرمایا ہے۔ چند روز پیشتر آپکی وفات کے حضرت صاحب نے ایک یہ بھی نقل فرمائی تھی۔ حضرت امیر حمزہ عم رسول اللہ صلعم کے چند پسر فوت ہوئے تھے جب آپ جنگ اُحد میں شہید ہوئے اور کافروں نے لاشہ آپکے کو مسلہ کردیا اسلیئے نعش آپکی شناخت میں نہیں آتی تھی ہرچند نعش آپکی تلاش کی نہیں پائی حضرت صلعم سے عرض کی فرمایا لاشہ مسلہ شدہ کا دل چیر کر دیکھیں اگر اُس دل میں چند سوراخ پاو تو جانو

خاندان	نام معہ ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار و عمر	کتب ماخذ	مختصر حالات
						کہ یہ رشتہ حضرت امیر حمزہ کا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ کی نعش کو دفن کیا غرض اس نقل سے یہ تھی گویا آپ کو فوت ہونے اپنے پسر کے قبر تھی اور وفات پسر سے جو صدمہ باپ کو ہوتا ہے اس سے آپ خالی نہیں تھے۔ سچ آپکا زگلزار فخر نور دسلیمان۔ شگفتہ گل محمد تازہ ریحان ؛
چشتیہ نظامیہ فخریہ سلیمانیہ	حضرت خواجہ اللہ بخش بن حضرت خواجہ گل محمد ابن حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحم	ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۴۲ھ تاریخ ولادت ربّے بیدار بخت	یوم سلخ یعنے ۲۹ جمادالاول سنہ ۱۳۱۹ ہجری	تونسہ شریف عمر ۷۷ سال	مناقب المحبوبین مرآۃ العاشقین شجرہ چشتیہ مرتبہ محمد عبدالحمید چشتی ومعلومات ذاتی	آپ مرید وخلیفہ برگزیدہ اور نبیرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحم وسجادہ نشین اپنے جدامجد تھے آپکے خلافت ملنے کی کیفیت اس طرح پر ہے عنقریب وصال حضرت خواجہ سلیمان نے آپ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تو کون ہے آپ ابھی جواب دینے نہیں پائے تھے کہ میاں صالح محمد نے کہ مرید مجاز وصحبتی خاص حضرت صاحب ممدوح تھے عرض کی کہ قبلہ یہہ صاحبزادہ اللہ بخش فرزند گل محمد آپکے بیٹے کے حاضر ہیں انپر توجہ اور مہربانی کا یہی وقت ہے۔ جو کچھہ شفقت فرمانی ہو اسوقت اپنے پوتے پر فرماویں اُسوقت آپ نے بھی عرض کی کہ بابو میں آپ سے کچھہ نہیں چاہتا صرف اتنا چاہتا ہوں کہ آپ کے فقیروں کی جوتیاں سیدہی کرتا رہوں حضرت صاحب کو آپ کی یہ عرض بہت خوش آئی اور آپ کی طرف بنظر توجہ خاص دیکھکر فرمایا ونفخت فیہ من روحی بس یہ آخری کلام آپکا تھا اسکے بعد کچھہ کلام نہیں کیا سبحان اللہ قیاس کرنیکی جگہہ ہے کہ اس سے بڑہ کر اور کیا نعمت ہوگی کہ اپنی روح کو آپ میں جاری وساری کردیا گویا ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو
		تاریخ ولادت ورحلت از آہنگ عم مولوی محمد سعید نقشبندی آپکی تاریخ ولادت تھی ربّے بیدار بخت اوراب ہے مقتدائے چشتیاں حلت کا سال				

جان شدی۔ تاکس نگوید بعدازیں من دیگرم تو دیگری۔ سچ ہے کار محنت ومجاہدہ پہ حصر نہیں رکہتا ؎ عبادت کے بھروسہ پہ عبث ہے عمر کا کہونا۔ بغیراز فضل مولی کے محال ہے اولیا ہونا دوہرہ کرم کے ڈہنگ ہیں اُسکے نرالے۔ پیا چاہی تو سوتی کو جگالے آپ پر محض بخشش وکرم الہی ہوا جس سے یہ نعمت غیر مترقب بغیر مجاہدہ وریاضت حاصل ہوئی مگر اسکے بعد آپ نے ایسا دلکو مجاہدہ وریاضت واشغال پیران طریقت کیطرف لگایا کہ ہر وقت سوائے اُسکے اور کوئی دوسرا شغل نہیں تہا اور ایسی کسر نفسی وخاکساری کو پسند خاطر فرمایا تھا کہ جس جسم مبارک پر ایام صاحبزادگی میں ملبوسات بیش قیمت زیب تن فرمایا کرتے تھے پھر یہ حال ہوگیا کہ ایک کلاہ سادہ اور ایک پیراہن سفید وتہ بند رنگ نیلا رکہتے جب وہ کچھہ عرصہ بعد بالکل میلا کوچیلا برنگ خاک ہوجاتا تو اُسکو بدن مبارک سے جدا فرمایا کرتے تھے۔ معاملہ دینی ودنیاوی میں کامل ملکہ اور فہم وفراست رکہتے تھے عمارت کا بڑا شوق تھا روضہ پر انوار اپنے جدامجد کا ایسا عالیشان اور گنبد اُسکا منبت کاری سنگ مرمر سے انوکہی وضع کا بنوایا ہے جو قابل دید ہے۔ برسوں حضرت صاحبزادہ حافظ میاں محمد موسی صاحب اور غلام حسن خاں لوہانہ والہ مرید خاص کوہ مکرانہ سنگ مرمر لینے کو جاتے رہے اور اتنے دور دراز راستہ سے سنگ مرمر بصرف کثیر لاکر روضہ مبارک طیار کرایا۔ تخمینًا دس بارہ سال کا عرصہ ہوا کہ اس خاکسار مولف نے بھی تونسہ شریف حاضر ہوکر دولت قدمبوسی حاصل کی تھی اسوقت میں مسجد خانقاہ از سر نو طیار ہورہی تھی اور چاہ کی عمارت تکمیل کو نہیں پہنچی تھی اور حضور نے اس خاکسار کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا تھا کہ اس چاہ پر میرا پچیس ہزار روپیہ صرف ہوچکا ہے اور ہنوز ناتمام ہے اور داروغہ کو ارشاد ہوا تھا کہ تمام مکانات کی اسکو سیر کرلاؤ

نام بزرگان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مقام مزار	[illegible]	مختصر حالات

شیش محل دیکھا کہ جسمیں ہفت اقلیم کی اشیاء نادرات از قسم چینی وشیشہ وسنگ وغیرہ موجود تھیں سرائے عالیشان درویشوں و مہمانوں کے
لئے معہ متعدد کمروں اور اُنکے سامانوں کے مہیا تھی۔ سامان لنگر و اصطبل وکتب خانہ علاوہ اسکے ہے جو بباعث طوالت چھوڑ دیا گیا ہے۔
حضرت نے دو روز کمال مہربانی فرماکر رکھا اور رخصت کیوقت بعد نماز ظہر اس خاکسار کو روضہ مبارک کے اندر اپنے ہمراہ لیجاکر پیش کیا کہ جس طرح کوئی
اپنے بادشاہ کے حضور کسی حاجتمند متبذل کو لیجاکر اُوسکا حال عرض کرتا اور بادشاہ کے حضور سے مقصد حاصل کراتا ہے اور پھر بعد معانقہ جسمانی
اس خاکسار کو رخصت کیا اُوسکے بعد اس خاکسار کو صرف دو مرتبہ دہلی میں آپ سے قدمبوس ہونیکا اتفاق ہوا۔ مراۃ العارفین کے مولف سید محمد سعید
بحوالہ ارشاد حضرت مولانا شمس الدین صاحب سیالوی خلیفہ حضرت شاہ سلیمان صاحب لکھتے ہیں آپ سے تین عمل فاضلتر ظہور میں آئے اول یہ
کہ اُس ملک میں قرات قران صحت کے ساتھ نہیں تھی آپ نے ایک حافظ عرب شریف کی قرات والہ کو رکھا اور مردمان علاقہ کو تصحیح قرات کے لئے
دعوت فرمائی یہانتک کہ مردمان نابینا جو مابین ڈیرہ غازیخاں و دائرہ دین پناہ تھے سب نے تعلیم لہجہ عرب میں صحت قران کی کرلی۔ دوسرے یہ
کہ مسجد اور برج نظامی پاک پٹن شریف میں جو مدت سے خستہ وشکستہ پڑا تھا آپ کی کوشش سے طیار ہوا تیسرے زیارت حرمین الشریفین
حسب دلخواہ حاصل کی یعنے بتاریخ چوتھی ماہ جمادالثانی ۱۲۹۹ھ ہجری روز پنجشنبہ کو ساٹھ ہزار روپیہ نقد اور پچیس دہ درویش اور دیگر نقار
مانند صاحبزادگان چہار شریف وغیرہ تخمیناً دو سو نفر ہمراہ لیکر شہر ملتان پہونچے وہاں چند آدمیوں کو رخصت کرکے براہ لاہور و دہلی و اجمیر
شریف مقام فرماتے ہوئے ہشتاد نفر کے ساتھ جانب احمد آباد و گجرات اور وہاں سے اورنگ آباد دکھن زیارات سے مشرف ہوکر بمبئی
پہونچے اور وہاں سے بسواری جہاز جدہ پہونچکر مکہ شریف تشریف لیگئے ایک ماہ ۱۷ یوم رہ کر واپس جدہ آئے اور وہاں سے بسواری جہاز
بغلہ براہ بندر کھاری ینبوع روانہ ہوکر پانچروز بحری سفر اور پانچروز بری سفر فرماکر ۱۶ ماہ رمضان مدینہ منورہ پہونچکر زیارت روضہ مطہر
آنحضرت صلعم سے بہرہ یاب ہوئے دو مہینے تین یوم قیام رکھا وہاں سے چلکر یکم ذالحجہ کو مکہ شریف وارد ہوکر مناسک حج کو بجالائے اور پھر
وہاں سے روانہ ہوکر ستائیسویں ماہ محرم ۱۳۰۰ھ ہجری کو تونسہ شریف رونق افروز ہوئے ہمراہیان سے بارہ نفر درمیان حرمین الشریفین
فوت ہوئے (**چند کلمات طیبات**) صحبت ناجنس سے احتراز کرنا خاصکر وہابی وغیر مقلد کی صحبت سے دور رہنا چاہیئے ع
پیر میخانہ یہی کہتا ہے ہر ایک رند سے ۔ صحبت زاہد سے جتنا ہو سکے پرہیز کر ۲۔ تعلق مرید کو اپنے پیر کے ساتھ ضرور رکھنا چاہیئے تو مراد
کو پہونچے اس طریقہ میں اعتقاد رکن اعظم ہے ۳ نقل ہے کہ ایک روز کسی جگہہ متبرک میں حضرت امیر خسرو کو عالم رویا میں زیارت حضرت سرور
کائنات صلعم کی نصیب ہوئی فرمایا خسرو ہاتھ لاؤ تم کو بیعت کریں امیر صاحب نے دست چپ پیش کیا فرمایا دست راست بیعت
کے لئے لاؤ عرض کیا کہ یہ ہاتھ پہلے حضور کو بصورت نظامی دے چکا ہوں اس خوش اعتقادی سے آنحضرت صلعم بہت خوش ہوئے اور
امیر صاحب کو مسرور اور سرفراز فرمایا۔ ۴۔ حضرت مولانا فخر الدین نے فرمایا ہے کہ ہم تاجر ہیں اور آرٹ ہماری جملہ شہرات وقصبات میں
موجود ہے شرق سے غرب تک اور جنوب سے شمال تک کوئی شہر خالی نہیں ہے اور دو کان دو شہر یعنے دہلی اور اورنگ آباد میں ہے ۵۔ ایک مرید
نے پاکپٹن شریف میں حضرت مولانا صاحب فخر الدین سے عرض کی کہ یا حضرت دروازہ بہشتی کہاں ہے جسکی میں زیارت کروں فرمایا دروازہ
بہشتی تو بجائے خود ہے بلکہ جو کوئی اس بقعہ پر بنا بر زیارت بابا صاحب کے اخلاص کے ساتھ آیا آتش دوزخ سے اُسنے امان پائی۔ ۶۔ فرمایا
تہبند خوب جامہ ہے سنت ہے اور طریقہ ہمارا۔ ۷۔ بروز خمیس یعنے جمعرات کو یاد رعید متبرک کو ختم اوپر طعام یا شیرینی جو کچھ میسر ہو پڑھنا
یا فاتحہ نام پیران سلسلہ اپنے کے اور لوبان سلگانا اور غزل پڑھنا اور سماع کرانا جائز ہے بلکہ ثواب عظیم ہے نزدیک اولیاء کرام کے اور عمل ہذا لقیاس
مولود شریف کے واسطے بھی فرمایا۔ ۸۔ فرمایا ضمانت کسی کی نہ دے اگر خدا توفیق دے تو نقد روپیہ جو میسر ہو دیدے ۹۔ طالب کو چاہیئے کہ اوقات

نام سلسلہ	نام مع ولدیت و قوم	جائے پیدائش	تاریخ وفات	مزار	نام تصنیف	مختصر حالات

اپنے نگاہ در رکھے ولایت وقطبیت داد خداست صرف تمام دن ورات میں ایک بار یہ خیال کرلے کہ یہ دن ورات غفلت میں گذرا یا یاد میں اگر غفلت میں گزرا تو افسوس کرنا چاہیئے - ۱۰ - ہمکو نیاز سب سلاسل کے بزرگان سے ہے اور فیض خواجگان چشت کا بہت سے ہے

ذکر صاحبزادگان ونبیرگان حضرت شاہ اللہ بخش صاحب تونسوی رحمۃ آپکے صاحبزادہ بزرگ حضرت حافظ محمد میاں موسی صاحب مدظلہ جو خلیفہ اعظم واکمل سجادہ نشین ارشاد و ہدایت ہوکر رہنمائے خلق ہیں خدا تعالے حضرت ممدوح الوصف کو دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے اور فیض حضرات چشت اہل بہشت کا آپکے وجود باجود سے جاری رہے آمین یارب العالمین - دوئم صاحبزادہ حضرت میاں محمود صاحب ہیں اللہ تعالے اُنکی عمر دراز کرے اور بزرگان چشت کی سنت پر چلنا نصیب کرے - فرزند کلاں کے صاحبزادہ میاں حامد جو بفضل الہی تحصیل علم میں معروف ہیں اور میاں محمود صاحب کے صاحبزادہ میاں احمد نبیرگان آنحضرت سلمہ اللہ تعالے ہیں اللہ تعالے اُنکو زیر سایہ عاطفت والدین بعمر طبعی پہونچادے **(ذکر خلفائے آنحضرت)** حضرت خواجہ محمد یوسف سجادہ نشین مہار شریف مولوی احمد خاں بختیاری مرحوم - صوفی الہداد ساکن شیخ فاضل ضلع منٹگمری صاحبزادہ غلام صدیق مہاروی - میاں عبد الحمید چشتی قرولوی - مولینا اخوں عماد الدین غزنوی - مولوی شرف الدین مرحوم فیروز پوری - مولوی محمد الدین سیالوی ضلع شاہ پور پنجاب شاہ محمد عبد الصمد دہلوی - مولوی غلام حسن خاں ٹوہانی ضلع حصار - میر حیات علی خلف میر فضل علی ساکن جھجر ضلع رہتک - مولوی عبد اللہ شاہ ساکن گدڑی برادر زادہ پیر فاضل شاہ ضلع راولپنڈی وغیرہ ہیں ان میں سے جن صاحبان کا حال کچھہ مفصل معلوم ہوا وہ آیندہ اپنے اپنے موقع پر حوالہ قلم ہوگا

نام سلسلہ	نام مع ولدیت و قوم	جائے پیدائش	تاریخ وفات	مزار	نام تصنیف	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ	حضرت محمد باران کلاچوی ولد نور محمد قوم افغان	بلدہ کلاچی ملک ڈیرہ ان از تونسہ شریف ۲۲ کوس جانب شمال	۲۸ ربیع الاول روز جمعہ ۱۲۴۵ھ ہجری -	کلاچی	مناقب المحبوبین	آپ اعظم خلفائے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی تھے آپ نے موضع گرگوجی جاکر بیعت حاصل کی تھی جسوقت آپ اپنے پیر ومرشد کے روبرو ہوئے ہیں حضور نے دیکھکر فرمایا اے جوان بیا کہ (برائے آمدن تو انتظار تمام کشیدہ ام) صاحب مناقب المحبوبین وجہ بیعت آپکی اسطرح پر لکھتے ہیں آپ قریہ دہوا میں طالب علمی کیا کرتے تھے وہاں ایک بزرگ پیر سلطان کا مزار تھا اُن بزرگ کی یہ کرامت ظاہر تھی کہ جو کوئی کسی حاجت کیواسطے

آپکے مزار پر رات کو رہتا خود وہ بزرگ قبر سے نکل کر حاجت اُسکی برلاتے چنانچہ ایک روز آپ بھی رات کو قبر پر گئے بزرگ موصوف نے قبر سے برآمد ہوکر سبب آپکے آنیکا پوچھا آپ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ حق تعالی مجھے درویشی وعلم باعمل نصیب کرے بزرگ موصوف نے فرمایا تم دیندار اور درویش کامل ہوگے اگر اپنی مراد کو پہونچنا چاہتے ہو تو مہار شریف جاؤ وہاں ایک بزرگ ہیں اُنسے مقصود حاصل ہوگا - آپ بموجب فرمودہ بزرگ موصوف حاضر حضور ہوئے حضرت قبلہ عالم مہاروی نے فرمایا اول علم تحصیل کرو پھر میرے پاس آنا چنانچہ آپ بنا بر تحصیل علم کوٹ مٹھن گئے اور مدرسہ قاضی صاحب میں تحصیل علم کیا اور عرصہ سات سال میں تحصیل علم کرکے مہار شریف حاضر ہوئے اور بیعت کے لئے عرض کی فرمایا کچھہ صبر کرو کہ تمہارا یار ابھی نہیں آیا کچھہ عرصہ بعد حضرت خواجہ محمد سلیمان مہار شریف تشریف لائے اور چند ماہ رہکر اپنے وطن کو جانے لگے وقت رخصت قبلہ مہاروی صاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد باران کو لاؤ کہ اُسکو بھی رخصت کروں آپ اُسیوقت حاضر ہوئے اور قبلہ عالم حضرت مہاروی صاحب نے آپ کا ہاتھہ پکڑکے ہاتھہ حضرت غوث زماں خواجہ محمد سلیمان صاحب کے ہاتھہ میں دیا اور فرمایا کہ پیر تمہارے یہ ہیں اُنسے مرید ہوا اور حضرت خواجہ سلیمان کو فرمایا کہ یہ خلیفہ آپکے ہیں انپر توجہ تمام رکھنا -

مختصر حالات	نام کتاب	مقام مزار	تاریخ وفات	نام مولد	نام صاحب حالات	نام خاندان

چنانچہ آپ نے چند ماہ موضع گرگوجی رہ کر ریاضت و مجاہدہ کئے اور کمالیت کے درجہ کو پہونچکر رتبہ خلافت حاصل کیا۔ آپ صاحب وجد و سماع تھے خوارق و کرامات آپکی حد سے زیادہ ہیں اس مختصر میں گنجائش نہیں۔

مختصر حالات	نام کتاب	مقام مزار	تاریخ وفات	نام مولد	نام صاحب حالات	نام خاندان
آپ اعظم خلفائے حضرت خواجہ محمد سلیمان سے تھے آپ نے بڑی عمر میں ارادت حاصل کی تھی مرید ہوکر چھ مہینے حضرت کے حضور اور صحبت میں رہکر تکمیل کو پہونچکر منصب خلافت حاصل کیا تھا اور شہر مکھڈ جاکر ہزار در ہزار خلق خدا کو فیض پہونچایا اور باوجود ضعیف العمری کے ہر سال اپنے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر چند مہینے رہ کر جاتے۔ آپکے مرشد نے ایکروز آپکے حق میں کہ مولوی ضعیف ہوگیا لیکن عشق جوان ہے کہ انکو ہر سال یہاں لاتا ہے اور یہ رباعی تصنیف کرکے آپکے پاس بھیجی	مناقب المحبوبین	مکھڈ ملک پنجاب کنارہ دریائے سندہ ضلع راولپنڈی	۲۹ رمضان روز جمعرات سنہ ۱۲۵۳ ہجری		مولوی محمد علی مکھڈوی	چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ

رباعی صوفی سبا کہ مشرب رندالست مہیا۔ اینجا شراب خواری و رندالست مہیا ٭ ناموس دیارسائی کردی تو مدتے۔ اینجا چہ کار داری رندالست مہیا۔

اسکے جواب میں آپ نے یہ رباعی لکھی **رباعی** من برائے دین فروشی سوی تو۔ آمدم تا دین دہم بر روئے تو با ننگ و ناموسم نماندہ حبہ۔ چونکہ پا اندر زدم در کوئے تو ٭ آپکی رغبت شعر و سخن کیطرف مائل تھی چنانچہ ایک غزل تمثیلاً حوالہ قلم ہوتی ہے **غزل** شہید تیر آں ترکم کہ از ابرو کمال دارد۔ خدنگ از دست او خوردم کہ از مژگاں سناں دارد ٭ خدارا اے صبا باآں شہ خوبان عالم گو۔ کہ از لب تشنگی مردیم شربت در دہاں دارد ٭ ہمہ عاشق زیار خود زرخ مہر و وفا بیند۔ زیار خویش حیرانم نہ ایں دارد نہ آں دارد ٭ حدیث حسن یوسف را کجا داند اخوانش زلیخا را بپرس از وے کہ صد شرح و بیاں دارد ٭ صبا باآں طبیب عشق حال مولوی برگو۔ کہ بس عمریست کایں بیمار سر بر آستاں دارد۔

آپکے خلیفہ بہت ہوئے اُن میں سے مولوی محمد عابد قایم مقام و سجادہ نشین آپکے ہوئے اور دوسرے خلیفہ آپکے مولوی زین الدین تھے جو بعد وفات مولوی محمد عابد کے سجادہ نشین رہے ۔

مختصر حالات	نام کتاب	مقام مزار	تاریخ وفات	نام مولد	نام صاحب حالات	نام خاندان
آپ اکمل خلفاء حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی ہوئے ہیں آپ سادات حسینی اولاد شیخ الہدیٰ یا خیرآبادی چشتی سے تھے جب آپ کو شوق طلب خدا ہوا تو دہلی آکر چودہ ۱۴ سال ریاضت و مجاہدہ خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کرتے رہے اور خدمت جاروب کشی اور مشک کے ذریعہ مسجد خانقاہ میں پانی لانیکی اور پاخانہائے خانقاہ صفا کرنے کی رکھی آخر شش بہ بشارت و اجازت حضرت خواجہ قطب صاحب عرس حضرت خواجہ گنجشکر پاکپٹن	مناقب المحبوبین مرأۃ المسالکین	خیرآباد	۱۸ ذیقعد سنہ ۱۲۶۶ ہجری	خیرآباد قریب لکھنو	حافظ محمد علیشاہ خیرآبادی نام اصلی محرم علی تخلص مشتاق	چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ

شریف پر حاضر ہوئے۔ حضرت قبلہ حافظ میاں محمد موسیٰ صاحب تونسوی فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان نے اپنے مرید حاجی خاں سے فرمایا دیکھو ایک شخص آیا ہے اور اوسکے پاس پارچہ تن پوشی نہیں ہے اُسکے لئے راتوں رات پارچہ پوشیدنی طیار کراکے لیجاؤ اور پھر اپنے روبروے طلب کرکے زمرۂ مریدان میں داخل فرمایا۔ اور ہمراہ اپنے تونسہ شریف لیگئے سترہ ۱۷ سال مجاہدہ و ریاضت کرتے رہے تا آنکہ توجہ حضرت

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
						صاحب موصوف مرتبہ تکمیل پہونچکر دولت خلافت کو حاصل کیا بعد خلافت بھی بارہ سال خدمت میں اپنے مرشد کے بسر کی پھر رخصت ہوکر دہلی تشریف لائے خلقت دہلی و صاحبزادگان خانقاہ حضرت سلطان المشائخ و خواجہ قطب الدین آپکے مرید ہوئے اُسکے بعد حرمین الشریفین پانچ سال رہے وہاں بھی اکثر خلقت کو اپنا مرید کیا۔ صاحب مراۃ السالکین منقول از حضرت قبلہ خواجہ شمس الدین سیالوی سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ بحالت سفر کوچہ و بازار دیرہ غازیخاں میں گاگشت فرماتے تھے کسی نے عرض کی کہ اسطرح کوچہ و بازار میں پھرنے سے کیا فائدہ بہتر ہے کہ ایک جگہ استقامت فرماویں آپ نے یہ بیت فرمایا **بیت** ہرگز نشوی شیر بیابان طریقت۔ تا سگ شدہ در کوچہ و بازار نگردی۔ آپ شاعر اور مشتاق تخلص رکھتے تھے ایک غزل تمثیلاً حوالہ تمام ہوتی ہے **غزل** دلم بربود جانانے کہ آنے دلستاں دارد۔ شکر لب خندہ نمکینی خمار میکشاں دارد ٭ چو گلرخ نرگسیں چشمے بروئش سنبلی زلفے۔ لب نازک تر از لالہ قد سرو رواں دارد ٭ کہ از تمکین نمی پرسد ز حال زار من دلبر۔ خدایا مہرباں سازش کہ دل سنگیں چناں دارد ٭ ازیں نامہرباں شوخی چہ آسایش دہد دستم۔ کہ با کم التفاتی ہا زمن خاطر گراں دارد ٭ بکیش دلبری شاید روا دارد دل آزاری۔ کہ از مژگاں زند پیکاں واز ابرو کماں دارد۔ متاع صبر از دلہا کند غارت بیک لمحہ۔ مگر در گوشہ چشمے چنیں ہا مرداں دارد ٭ بیا مشتاق زیں بگذر تو خاک پا سلیماں شو۔ کہ ہرکس از جمال او کمال بیکراں دارد ٭
چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ	مولانا حضرت احمد بن مولوی نور محمد	تونسہ شریف	۱۷ ارشوال ۱۲۷۰ھ ہجری	تونسہ شریف قریب مزار صاحبزادہ گل محمد	مناقب المحبوبین	آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی و امام مسجد تھے نماز باجماعت حضرت کو آپ پڑہایا کرتے تھے جب آپکو غلبہ وحدت ہوا و مخمور شراب سکر ہوئے تو عین نماز میں گریہ وزاری کرنے لگے و محویت تمام غالب ہوگئی اور دریائے تلوین میں پڑ گئے حضرت صاحب نے بجائے اُنکے مولوی علی محمد کو امام اپنا مقرر فرمایا آپکو یہانتک غلبہ وحدت ہوگیا تھا کہ جسوقت آپکے آگے کتا یا گاؤ یا دیگر حیوان آتا اُسکو آپ سلام کرتے اور تعظیم بجالاتے گویا تمام کائنات آپکے حق میں آئینہ ہوگئی تھی کہ ذات حق کو اُس میں دیکھتے تھے جیسا کہ حافظ شیراز فرماتے ہیں **بیت** در و دیوار من آئینہ شد از کثرت شوق۔ ہر کجا می نگرم روے شما می بینم ٭ حضرت صاحب کی موجودگی ہی میں آپکی شہرت ایسی ہوگئی تھی کہ ہر طرف سے خلقت آتی تھی اور مرید ہوتی تھی اور ہروقت اژدہام مرد و زن کا رہتا تھا اور لنگر بھی جاری تھا۔ آپکا آوازہ عام تھا کہ جو کوئی خدا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو میرے پاس آوے میں اُسکو دکہا دونگا۔
ایضًا	حضرت شیخ محمد صالح عرف شیخ جیون بن شیخ عبدالرشید	جہجر	۱۷ ار جماد الثانی ۱۲۲۲ھ ہجری روز شنبہ	۱۲۸۳ھ ہجری عمر ۱۵ سال پانچ مہینے ۱۶ یوم	سفر بحری مکہ میں	مناقب المحبوبین	آپ کے والد ماجد ہمراہ اپنے خسر شیخ بدہو کے (جنکو لارڈ لیک صاحب نے خطاب خانی دیا تھا اور ناظم جہجر مقرر کیا تہا) فرخ آباد سے جہجر میں تشریف لاکر مقیم ہوئے تھے آپ اول میں سپاہیانہ وضع رکہتے تھے ناگہاں عشق الٰہی راہبر ہوا اور بحضور حضرت خواجہ سلیمان تونسوی پہونچکر درجہ خلافت حاصل کیا آپ کے مرید دکہن سے دہلی تک بہت ہوئے ہیں حیدرآباد دکہن میں قیام رکہا پھر زیارت حرمین الشریفین تشریف لیگئے اور واپس دکہن آئے پھر دوبارہ بارادہ زیارت حرمین الشریفین جہاز میں بیٹھے جہاز کے اندر بیمار ہوکر انتقال فرمایا اور بندر جدہ کے قریب جسم اطہر دریا سپرد ہوا۔

خاندان	نام بزرگان مع ولدیت	تاریخ و جائے ولادت	تاریخ وفات	جائے مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ	حضرت غلام نصیر الدین عرف کالے صاحب بن مولوی قطب الدین		۱۵ر صفر ۱۲۶۳ھ ہجری	دہلی کہنہ قطب صاحب طرف پائین مولانا فخر صاحب	مناقب المحبوبین مناقب فریدیہ تذکرۃ الفقرا	آپ نبیرہ حضرت مولانا فخر الدین صاحب تہے ابتدا میں آپ نے بڑی ناز و نعمت وجاہ و حشم میں پرورش پائی تھی گویا باوشاہت دہلی آپکی آستانہ بوس تھی آخرش اثر جدی نے ظہور کیا اور شوق خدا طلبی غالب آیا توبہ نصوح اول کرکے اور تمام علایق دنیا سے ترک و تجرید حاصل کرکے زیارت حرمین الشریفین کو تشریف لیگئے اور وہاں سے واپس ہوکر بحضور حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی طلب خدا میں حاضر آئے اور بیعت سے مشرف ہوکر حسب الارشاد اپنے پیر روشن ضمیر کے ایک برس تک تونسہ شریف مقیم رہکر

ریاضت و مجاہدہ میں بسعی تمام مشغول رہے و بہ تربیت غوث زمان تکمیل کو پہونچکر مقصود اصلی میں کامیاب ہوئے آپکے حال پر آپکے پیر کی توجہ کامل تھی چنانچہ بعد نماز فجر در عین مشغولی و مراقبہ کے آپ کو بھی اپنے حجرہ میں مشغولی کے لئے بیٹھا لیا کرتے تہے اور وقت چاشت تک اسی اثنا میں بعض حکایات و اسرار آپکے آگے ارشاد کرتے رہتے تہے ابو ظفر محمد سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ آخرین نسل تیموری آپ کے مرید اور بہت بڑے معتقد آپکے خاندان کے تہے۔ آپکے بہت مرید و خلیفہ ہوئے ہیں۔ بتقریب شادی ختنہ مولف کے جبکہ اسکی عمر نو برس کی تھی کرم بخشی فرماکر تشریف لائے تہے اور اپنے دست کرامت سے اس خاکسار کے سر پر سہرہ باندہ کر اور کچھ روپیہ ہاتھہ میں دیکر تشریف لیگئے تہے اُسکے بعد رسم گھوڑی چڑہانے کی جو دہلی میں ہوا کرتی ہے ہوئی تھی۔ آپکے صاحبزادہ کلاں میاں غلام نظام الدین آپکے سجادہ نشین رہے۔ جنہوں نے ۱۲ر شوال ۱۲۹۶ھ ہجری میں وفات پائی اور پہلو سے والد خود مدفون ہوئے۔ دوسرے صاحبزادہ غلام معین الدین مجذوبی کی لٹک رکھتے تہے اور بڑے سیف زبان تھے جو کچھ حالت جذب میں مونہہ سے نکل جاتا وہ ہوکر رہتا آپکی وفات ۲۷ صفر ۱۳۰۷ھ میں ہوئی۔

خاندان	نام بزرگان مع ولدیت	تاریخ و جائے ولادت	تاریخ وفات	جائے مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
ایضاً	حضرت حاجی شیخ محمد نجم الدین بن شیخ احمد بخش	جہنجنو مصافات جیپور ۱۳ر رمضان ۱۲۳۴ھ ہجری	جہنجنو	جہنجنو	مناقب المحبوبین انیس العارفین	آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تہے اولاد پاک نہاد حضرت سلطان التارکین حمید الدین صوفی السوانی الناگوری الفاروقی سے ہیں آپکا باعث جذبہ الہی اس طرح پر لکہا ہے کہ آپ کتاب انیس العارفین شاہ حبیب کی جسمیں بہت فواید و نکات سلوک درج تہے مطالعہ کررہے تہے کہ جذبہ الہی پیدا ہوا اور تلاش مرشد کامل کے درپے ہوئے اور دروازہ درگاہ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری استدعا کی۔ ایکروز خواب میں آپکو کوئی شخص کہتا ہے کہ مرید خواجہ سلیمان ہو پھر مزار حضرت سلطان التارکین ناگور میں بھی یہ ہی بشارت ہوئی چنانچہ آپ بماہ شعبان ۱۲۵۲ھ

تونسہ شریف پہنچے عین وقت چاشت دولت قدمبوسی حاصل ہوئی حضرت صاحب نے مراقبہ سے آنکھ اُٹھاکر دیکھا اور فرمایا بیا ای مرد ہندوستانی ہندی ہستی عرض کی ہاں حضور نے یہ بیت فرمائی بیت ہندو ہے بت پرست مسلماں خدا پرست ہم بندے ہیں اُسیکے جو ہے آشنا پرست ۱۲

نوٹ رسم گھوڑی یہ ہے کہ ایک دن لڑکے مختون کو غسل دیکر اور عمدہ پوشاک پہناکر مثل دولہا کے بڑی دہوم دہام اور گاجے باجے سے سلام کرانیکے لئے جامع مسجد دہلی میں آثار شریف پر جہاں موی مبارک آنحضرت صلعم و دیگر تبرکات ہیں لیجاتے ہیں ۱۲

مختصر حالات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فرمایا اسوقت مسجد میں جاکر بعد مغرب کیوقت بیعت کرونگا اور پھر کچھ عرصہ بعد آپکو ماذون و مجاز کیا۔ انیس العارفین سے چند فقرات کا اقتباس
فوائد ذکر میں درج کیا جاتا ہے۔ ا۔ لذات نفسانی و خطرات شیطانی سے دل کو زنگ لگتا ہے اور دل سیاہی پکڑتا ہے جسکی وجہ سے
جمال دوست سے رہجاتا ہے ~ سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار۔ زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست (حدیث) لکل شیٔ
صقالۃ و صقالۃ القلب ذکر اللہ ~ روے دل چوں صیقلے شد بیگماں۔ عکس انوار تجلی شد عیاں ۲ یاد حق گناہ سے باز رکہتی ہے۔
تخم عشق حقیقی زمین دل میں بوتا ہے ۳ جب بندہ یاد حق میں استقامت پکڑتا ہے تو حق تعالے فرشتگان کو فرماتا ہے یہ بندہ مجہے دوست
رکہتا ہے میں اُسکو دوست رکہتا ہوں تم بہی دوست رکہو اور یہ ندا زمین پر بہیجدو تاکہ لوگ اُسکو دوست رکہیں کقولہ تعالے فاذکرونی
اذکرکم۔ یعنے مجہے یاد کرو میں تمکو یاد کروں ۳ ذکر بصورت زیبا قبر میں مونس و رفیق ہوتا ہے اور ذکر کا نور قبر کو روشن کرتا ہے۔ نقل ہے
ایک بزرگ نے دوزخ کو بے آگ دیکہا آواز آئی کہ مردم آتش خود اپنے ساتہہ لاتے ہیں اور ہمیں بدنام کرتے ہیں ۴ بخشش گناہ ذکر
کرنے والے اور سننے والے کی ہوتی ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے جہاں ذکر حق ہو فرشتگان نازل ہوتے ہیں اور وہ سنکر درگاہ حق
میں عرض کرتے ہیں رب العزت کا حکم ہوتا ہے کہ حاضران مجلس کو ہمنے بخش دیا۔ ~ آسماں سجدہ کند پیش زمینے کہ درو۔ یکدو کس یکدو
نفس بہر خدا بنشیند ~ سالک جسوقت یاد حق سے غفلت کرتا ہے ملائکہ میں آواز اُسکی موت کی ہوجاتی ہے اور وہانسے عالم ناسوت
میں بدبختی ہے جب پھر ذکر میں مشغول ہوتا ہے زندہ ہو جاتا ہے ~ برزندگی کہ بے تو باشد۔ مرگے ست بنام زندگانی ۵ حرارت
آتش ذکر حجاب غیر کو جلا دیتی ہے اور نور ذکر دل کو روشن کرتا ہے جیسا کہ فی الذکر نار و نور۔ یعنے ذکر میں نار ہے اور ہم نور ہے نار حجاب غیر کو
جلا دیتی ہے اور نور دل کو روشن کرتا ہے حجاب کی دو قسم ہیں ایک ظلمانی کہ بلذت نفسانی ہوتا ہے دوسرے نورانی جیسا کہ عشق ایک حجاب ہے
میان عاشق و معشوق و علم ایک حجاب ہے میان عالم و معلوم و ذکر حجاب ہے میان ذاکر و مذکور جیسا کہ حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں ما معنی العشق
تکلم ایا علیاب الفنا من العشق فانہ حجاب بین العاشق و المعشوق یعنے الٰہی معنی عشق کیا ہے فرمایا خالی ہو عشق سے کہ وہ حجاب ہے درمیان
عاشق او معشوق کے حدیث ان اللہ تعالے سبعین الف حجاب من النور والظلمۃ یعنے خدا تعالے کے ستر ہزار پردہ نور و ظلمت کے
ہیں ذکر حق تعالی امراض باطنی و ظاہری کو شفا دیتا ہے کقولہ تعالی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب یعنے خدا کے ذکر سے دلوں کو آرام ہوتا ہے
~ اسے نام تو ام شفا امراض۔ و زیاد تو ام حصول اغراض ذکر حق جڑ غیر کی اُکہیڑ دیتا ہے اور ہستی موہوم کو باہر کر دیتا ہے مقرب و مصاحب
حق کرتا ہے (انا جلیس من ذکرنی) یعنے ہم ہمنشین اُسکے ہیں جو ہمارا ذکر کرے۔ ایک حالت ہوتی ہے کہ ذکر اور ذکر کرنے والیکو فنا کر دیتی ہے
اور حق باقی رہجاتا ہے جیسا کہ منصور حلاج نے فرمایا ہے۔ اذا اراد اللہ بولی عند الفتح علیہ باب الذکر ثم یفتح علیہ باب القرب ثم یجلسہ
علی کرسی التوحید۔ یعنے جب خدا چاہتا ہے بندہ کو دوست اپنا کرنا دروازہ ذکر کا اُسپر کہولدیتا ہے پس دروازہ قرب کا اُس پر کہولدیتا
ہے اور پھر کرسی توحید پر بٹہادیتا ہے یاد مولی از ہمہ اولی ~ پس از سی سال اینمعنی محقق شد بخاقانی۔ کہ یکدم باخدا بودن بہ از ملک
سلیمانی۔ آپ کی تصانیف بہت ہیں چنانچہ [1] مناقب المحبوبین جو حالات حضرت خواجہ نور محمد مہاروی و حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی میں بڑی
صحت اور عمدگی کے ساتہہ تحریر کی ہے [2] رسالہ پیا ملانی غیر مہولانی۔ ہندی نظم میں۔ [3] بارہ ماسہ ہندی نظم میں جسکو اپنے پیر کے عشق میں مکہ میں
میں ہو کر لکہا ہے۔ [4] دیوان نجم [5] پریم گنج [6] ماحی الغیریت نظم ہندی علم حقایق میں [7] پریم کہانی [8] شجرۃ العارفین [9] شجرۃ المسلمین [10] مقصود
المرادین [11] شرح اوراد نصیر الدین [12] رد المنکرین فی سماع السامعین [13] راحت العاشقین [14] مقصود العارفین [15] نجم الہدایت [16] فضیلت النکاح [17] تذکرۃ الواصلین
[18] مناقب التارکین [19] مناقب العجایب [20] بیان الاولیا [21] قبالات نجمی [22] فضل الطاعت [23] احسن العقاید [24] نجم الآخر [25] گلزار وحدت

نام خاندان	نام صاحب خاندان مع نام پدر	تاریخ ولادت	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ	حضرت قاری حاجی فضل علی شاہ بن سید غلام حیدر	۱۲۱۷ سنہ ہجری	۹ صفر ۱۲۹۱ سنہ ہجری عمر ۷۴ سال	جھجر ضلع رہتک		آپ سادات عظام از اولاد حضرت سید یوسف مشہدی ہیں۔ آپ نے بعد حصول علم ظاہری کے شرف بیعت اور بعد چند ہی روز کے درجہ خلافت حضرت خواجہ سلیمان تونسوی سے حاصل کیا اور بعد ازاں خاص جھجر و اطراف جوانب دہلی وغیرہ کے طالبان خدا کو فیض دیا اور ہزاروں کو واصل الی اللہ کیا حضرت مولانا محمد رمضان بھی آپ کو شیر نرہریانہ فرمایا کرتے تھے۔ نواب فیض علیخاں والی
پیشوا چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ و سر منشا چشتیہ شمسیہ	شمس العارفین حضرت مولینا شمس الدین سیالوی	سیال شریف	روز جمعہ علی الصباح ۲۴ صفر ۱۳۰۰ سنہ ہجرے	سیال شریف قریہ ہے متصل قصبہ ساہیوال ضلع شاہپور پنجاب	مراۃ العاشقین وقوف ذاتی مولف	آپ اعظم و اکمل محبوبترین خلفائے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی تھے۔ آپ عالم متبحر و فاضل اجل پابند شریعت اور قدم بقدم چلنے والے راہ طریقت اپنے پیر روشنضمیر کے تھے ثقات دیکھنے والوں کی زبانی اکثر سنا ہے کہ آخر وقت میں آپ بعینہ ہم شکل و شباہت اپنے پیر کے ہوگئے تھے آپکی آرزوے دلی یہ بھی تھی کہ میری وفات اور عمر مثل پیر کے ہووے چنانچہ آپکا وصال بماہ صفر اور عمر بھی قریبًا اپنے پیر کے ہوئی۔ پورا پورا رتبہ فنافی الشیخ کا آپ ہی کے حصہ میں آیا تھا چنانچہ کسی بزرگ کا قول ہے **رباعی** چونکہ ذات پیر را کردی قبول۔ ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول ٭ گر جدا بینی ز حق تو خواجہ را گم کنی ہم متن ہم دیباچہ را۔ آپکا فرمودہ ہے پیر پرستی نزدیک ارباب ظاہری کے بت پرستی ہے مگر نزدیک مردان حقیقت عین حق پرستی ہے طالب صادق کو چاہیئے کہ تصور شیخ کا کرے تاکہ صورت حقیقی اس سے جلوہ نما ہووے **شعر** صفات و ذات چو از ہم جدا نمی بینم۔ بہر چہ می نگرم جز خدا نمی بینم۔ اسی موقع پر شعر فیضی یاد آیا **شعر** ذاتت صفت صفت گرفتہ

مادہ تاریخ تولد و عمر و وفات در نظم

عمرش یگانہ بود تولد چہ اختری ـ شمس منیر کشور دینی وصال او

(۸۶)　(۱۲۱۴)　(۱۳۰۰ ہجری)

بمولف کل شئی ہالک الا وجہ ـ وحدہ لا الہ الا اللہ

سنین عرب شمس البازغہ ـ مات فی اخلاق اللہ

حیرت رہ معرفت گرفتہ ٭ مولف نے اپنے پیر بھائیوں کی زبانی سنا ہے کہ حضرت قبلہ تونسوی رح کی کمال شفقت و مہربانی آپکے حال پر مبذول تھی اور فرماتے تھے (میرے سیالوں کو رنگ لائیں وے رہنیٹیا) یعنے موضع سیال جہانکے آپ باشندہ تھے اسکو رونق دی اسے پروردگار۔ چنانچہ آپکی دعا کا پورا پورا یہ اثر ہویدا ہے کہ جو رونق آپکے آستانہ بہشت آشیانہ پر عرس اور سادہ دنوں میں رہتی ہے اور جو رنگ رچا ہوا ہے وہ دوسری جگہہ کم نظر آتا ہے۔ آپ نے تیرہ سال مکھڈ شریف رہکر مولوی محمد علی صاحب سے علم

نوٹ اسجگہ رہنیٹیا مراد اللہ تعالے سے ہے تخت ہزارہ کا باشندہ مسمی رانجھا عاشق مسمات ہیر جنگ سیالان کا تھا

جھجر نے ہرچند چاہا کہ اخراجات لنگر شریف کے لئے چند مواضعات منظور فرما دیں لیکن آپ نے منظور نہیں کئے اور فرمایا کہ یہ ہماری خواجگان طریق کے خلاف ہے ہر دوسرے سال اپنے پیر کی قدمبوسی کو تونسہ شریف جاتے تھے۔ کرامات و خرقہ عادات اکثر اوقات آپ سے صادر ہوتے رہتے تھے لیکن آپ ستر حال میں غایت درجہ کوشش رکھتے تھے اور کرامات و خرقہ عادات کو ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔

نام ولی	تاریخ ولادت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

تحصیل کیا تھا زبان مبارک حضرت صاحبزادہ صاحب مولوی محمد الدین سجادہ نشین معلوم ہوا کہ آپکے استاد مولوی محمد علی نے خوشی دیکر خدمت
میں حضرت محمد سلیمان کے آپکو بھیجا اور بیعت کرنیکی استدعا فرمائی آپ نے وقت قدمبوسی عرض کی کہ مجھے تو بیعت فرمادیں اسلئے آپکا
فرمودہ ہے کہ میں استاد سے مرید ہونے میں سبقت رکھتا ہوں۔ چھہ مہینے خاص کابل میں رہکر دستار و سند فضیلت علم حدیث حاصل
کی تھی ہر چند کتب سلوک اور توحید مثل لوایح جامی و لمعات فخر الدین عراقی و شرح لمعات مولوی جامی و سوار السبیل و کشکول و مرقع شریف
من تصنیفات حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی تونسہ شریف خود حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رح سے سبقاً پڑھی تھی۔ آپکی مجلس
میں بپاس شریعت وقت قوالی مزامیر تو کجا دستک زنی کی بھی اجازت نہیں تھی۔ حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی کے حج بیت اللہ
سے تونسہ شریف تشریف لانے پر جس روز حضرت صاحبزادہ محمد الدین صاحب کی تجویز روانگی تونسہ شریف خدمت میں حضرت موصوف ہوئی ہے۔
اُسوقت اتفاق حسنہ سے یہ عاصی مولف بھی حاضر حضور تھا۔ طبیعت حضور کی ناساز تھی صاحبزادہ صاحب کو تاکید اکید ہوئی تھی واپس
آنے میں دیر نکرنا اور جلد واپس ہوکر آنا جس سے پایا جاتا تھا کہ زمانہ فراق اپکا عنقریب آگیا ہے خاکسار کے نصیب بھی بس وہی آخری دیدار
تھا۔ جو شفقت خاص و نظر توجہ اس عاصی پر تھی اُسکی کیفیت زبان سے کرنی مشکل ہے اور دل ہی جانتا ہے۔ سپہر کے وقت کٹورہ شیر بادام کا
آپکے نوشجان کرنیکو آیا کرتا تھا اس موقع پر یہ عاصی حاضر تھا آپ نے کچھہ شیر نوش فرما کر اپنے لطف و کرم سے مجھے دیکر فرمایا پیلو۔ اُسوقت
کا اثر اور کیفیت جو حاصل ہوئی ہے وہ ابتک رگ و پے میں ہے اور انشاء اللہ دم مرگ رہے گی **ہندی** پریم بھٹی کا مدہوا پلاکر
متوالی کردینی موسی نیناں ملا کے **دیگر** صباحت از لعل تو چہ جرعہ چشیدہ۔ سالہا پر خمار خواہد بود + آپ نے چند اشعار زبان ہندی میں اپنے
پیر کے انتقال اور درد فراق میں فرمائے یہ ہیں **بیت**[نام قوال حضرت منسوب الیہ آپکے] تانگ تو ساڈیری سانگ مینو میری جانگھ اسمانوں تے جاے رہی + برہوں تیر
فراقدا چیر گیا ماروپیڑ کلیجڑی کی کہاے رہی + بہکہو سو کہہ تو ساڈی کے ویکہنے کی خوشی چین سو مینو ربہار ہے۔ شمس روگ لگا تن بھوگ میرے
ملان سد طبیب پوچہار ہے۔ **سجع مہر آنحضرت** نور محمدی ز سلیمان ظہور یافت۔ زاں نور شمس دین ہدو عالم سفیض گشت۔
شمایل و خصایل و خرق عادات و کلمات طیبات حضرت مرشد نا مولینا خواجہ شمس الدین صاحب سیالوی ادام اللہ برکاتہم از مراۃ العاشقین۔
فرمایا کہ حضرت صلعم قران مجید و دیگر کتب سماوی میں امی لفظ امی سے بھی ملقب ہوئے ہیں یہ لفظ تین معنی رکہتا ہے ایک یہ کہ پڑھنا لکھنا کسی سے نہ
سیکھا ہو سو چنانچہ آپ ایسے ہی تھے دوسرے یہ کہ عرب ہر چیز کی اصل کو ام کہتے ہیں چنانچہ مکہ کو ام القری کہتے ہیں کہ اصل تمام شہروں و آبادیوں
کا ہے اسیطرح آنحضرت صلعم اصل تمام موجودات و مخلوقات کے ہیں چنانچہ شیخ سعدی فرماتے ہیں **بیت** تو اصل وجود آمدی از نخست۔ دگر ہر چہ
موجود شد فرع تست + ایسا ہی حدیث میں آیا ہے کل الخلایق من نوری و انا من نور اللہ۔ تیسری نسبت بطرف ام القری مکہ ہے یعنے مکی تھے۔
ایکروز یہ بیت حضرت خواجہ حافظ رحمتہ اللہ فرمائی **بیت** می دو سالہ و معشوق ہیژدہ سالہ۔ ہمیں بس است مرا صحبت صغیر و کبیر + ہیژدہ سالہ سے مراد
باںحضرت صلعم باعتبار شب معراج و می دو سالہ قران مجید ہے باعتبار نزول اول لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور دوسری مرتبہ آیت آیت یا
سورت سورت موافق مصلحت بندگان نازل ہوا۔ فرمایا جو کوئی کبیرہ گناہ کرکے توبہ کرے خدا تعالی اُسکے گناہ معاف کردیتا ہے مگر آنحضرت صلعم
کی شان میں کوئی کلمہ بے ادبی نکالے وہ نہیں بخشتا **بیت** محمد نہ بخشد گناہ کار حق را۔ ولے حق نہ بخشد خطائے محمد + اسیطرح کا قول کسیکا ہے
باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار۔ فرمایا مصنف مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز کے حضرت سید محمد غیاث نور بخش نام تھے ساتھہ ہی اسکے یہ بھی
فرمایا کہ ایسے علو ہمت سادات سے ہوتے ہیں کہ جس کار میں مشغول ہوں کمال کو پہونچا دیتے ہیں اُنکی تصنیف سے معلوم ہوتا ہی کہ علم توحید میں درجہ کمال
رکہتے تھے۔ فرمایا اصول دین چار ہیں آیۃ حدیث و قیاس مجتہد و اجماع امت علماء امت۔ آیت اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کو

مختصر حالات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فرض سمجھتے ہیں اور اولی الامر سے مراد صلحا و اتقیا رکھتے ہیں۔ بادشاہ دو جہاں مردان خدا ہیں کہ تمام امور زیر فرمان اُنکے ہیں بخلاف بادشاہ ظاہری کے کہ بامور دنیا مشغول ہوتا ہے چنانچہ اسی محل پر یہ حکایت فرمائی ایک روز اورنگ زیب بصحابت نواب سعد اللہ خاں کے میاں میر صاحب کی خدمتمیں آیا اتفاقاً میانصاحب اُسوقت اپنے کپڑوں سے جوئیں دیکھہ رہے تھے خادم نے عرض کی کہ بادشاہ وقت آپکی خدمت میں آئے ہیں سر اٹھاکر آپ نے فرمایا کہ میں نے جانا کوئی جوں یعنے شپش دیکھی ہے جب بادشاہ آئے آپ نے کچھہ التفات نہیں کیا نواب سعد اللہ خاں نے عرض کی کہ تعظیم بادشاہ واجب تھی فرمایا عجب بات ہے کہ رزق خدا تعالیٰ کھاؤں اور کل حاجتیں اُسی سے طلب کروں پھر کسی دوسرے کی طرف التفات کروں۔ فرمایا فرقہ روافض و غیر مقلد افعال و اقوال اپنے کو مطابق نص و حدیث گنتے ہیں لیکن یہ زعم اُنکا باطل ہے کیونکہ یہ دونوں فرقہ قیاس مجتہدین و اجماع امت سے منکر ہیں اور اونکے حق میں طعن کرتے ہیں اسی موقع پر یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص عالمان و متقیان دین سے واسطے تحقیق مسئلہ شریعت حضور میں خواجہ تونسوی رحمتہ اللہ علیہ آتا۔ فرماتے عمل ہم درویشوں کا با حدیث صحیحہ عین مطلوب ہے مگر جو شخص کہ معرفت حدیث و طریقہ استنباط مسائل کما حقہ نہیں جانتے اُونپر عمل بالحدیث جایز نہیں ہے اُنکو لازم ہے کہ تحقیق مسئلہ کتب فقہ حنفیہ سے کریں کسلئے کہ استنباط مسائل اونکا آیت و حدیث سے اور مطابق دونوں کے ہے ذکر در باب فضیلت عقیدہ بر علم کے فرمایا اکثر مردمان با وجود تحصیل علم قرب حق تعالیٰ سے محروم ہوتے ہیں کسواسطہ کہ اصل علوم کی حسن اعتقاد ہے پس طالب صادق کو چاہئے کہ حسن اعتقاد کے حاصل کرنے میں سعی بلیغ کرے واطاعت شیخ میں اپنے ظاہر و باطن کو مشغول رکھے تاکہ حق تعالیٰ گوناگوں علم اُسکو عطا کرے چنانچہ مولوی معنوی فرماتے ہیں

بیت چوں کنی خدمت بخوانی یک کتیب۔ علمہائے نادرہ یابی زجیب۔

فرمایا اصل سلوک کی اعتقاد ہے اور یہ بیت زبان مبارک سے فرمائی **بیت** در کارخانہ عشق از کفر ناگزیر است۔ آتش کرا بسوزد گر بولہب نباشد۔ کفر اصطلاح صوفیوں میں اعتقاد پختہ ہے کہ ہرگز بتشکیک مشکک زائل نہیں ہوتا و مراد آتش مصائب و شدائد دنیا اور مراد ابولہب سے عاشقان حقیقی ہیں کہ تحمل ایذا کرتے ہیں۔ امام بخش نذر بردار نے عرض کی کیا عشق باشغال واذکار حاصل نہیں ہوتا فرمایا بہ برکت اشغال سے خطرات نفسانی و وساوس شیطانی دور ہوتے ہیں لیکن حصول عشق محض اُسکی کریمی ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ کسی نے عرض کی کہ واسطہ حصول علم و ترقی فہم کے کچھہ فرمائیے ارشاد کیا کہ بعد از نماز فجر اکیسو دفعہ یا علیم علمنی پڑھ کر کہو اے خداوند کریم بحرمت اس اسم کے مجکو علم نصیب کر۔ سید اللہ بخش نے بمحل گفتگو خیر و شر کے عرض کی کہ جس حالت میں سب امور خیر و شر ارادہ حق تعالیٰ اور اُسکے حکم سے ہیں تو موجب عذاب و صواب کیا ہے فرمایا ایسا ہی ہے کہ مبداء تمام کاموں کا اُسکی قدرت کے ہاتھہ میں ہے اور یہ مصرعہ زبان پنجابی زبان پر لائے **مصرع** کچھہ وس نہیں یار نوں جی لکھی آپ نے نوں پئی رونیاں ہیں۔ یعنے جو کچھہ تقدیر میں لکھا گیا وہی مشیت و ارادہ حق تعالیٰ ظہور میں آتا ہے لیکن درویش کو چاہیئے کہ کار خیر کو خدا تعالیٰ کیطرف منسوب کرے اور کار بد کو اپنی طرف سمجھے چنانچہ قولہ تعالیٰ ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک پھر سید موصوف نے عرض کیا کہ جب مبدا تمام امور خیر و شر کا وہ ہے تو فرق درمیان جبریہ و صوفیہ کیا ہے فرمایا جبریہ قایل تعدد ہوتے ہیں اور صوفیہ قایل وحدت اور دوسرے یہ کہ جبریہ اداے امر و نہی میں سست ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا کیا چارہ ہے جو کچھہ کرتا ہے خدا کرتا ہے اور صوفیہ طاعت خدا تعالیٰ میں چست و چالاک رہتے ہیں اور لعر محبوب حقیقی کو سعادت دارین سمجھتے ہیں اسی موقع پر مولوی معظم الدین نے عرض کی کہ جبریہ مظہر مضل اور صوفیہ مظہر ہادی ہیں آپ نے فرمایا آخر سلسلہ ہر دو اسم کا باسم واحد پہونچتا ہے پس فی الحقیقت ہر دو فرقہ ایک تن ہیں باعتبار مرتبہ احدیت کے اور دو تن ہیں باعتبار واحدیت کے۔ فرمایا مدت دراز تک مثنوی کو مطالعہ میں رکھا حاصل مطلب ہر شش دفتر کا اطاعت شیخ کو میں نے جانا جسوقت اطاعت شیخ درست آئی تمام منازل و مراتب سلوک کے اُسکو حاصل ہو گئے کیونکہ اطاعت شیخ کی خود عین اطاعت خدا و رسول کی ہے چنانچہ کسی بزرگ کا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

قول ہے بیت چونکہ ذات پیر اکردی قبول۔ ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول گر جدا بینی زحق تو خواجہ را گم کنی ہم متن وہم دیباچہ را۔
فرمایا نماز کی دو قسم ہیں ایک صوری دوسری معنوی۔ نماز صوری حسب امر شریعت غرا آداب بجا لاوے و معنوی وہ ہے کہ ما سوائے اللہ سے
ترک کرے اور بحضور حق تعالیٰ متوجہ ہووے لہٰذا ازان فرمایا ذکر حق بھی بمنزلہ نماز کے ہے کہ مقصود نماز سے یاد حق ہے اور ارکان نماز کے تین قسم
قولی۔ فعلی۔ قلبی ہیں قولی مثل قرأت و فعلی مثل قیام و رکوع و سجود وغیرہ وجمیع حرکات اور قلبی مثل حضور دل یعنے سب ماسوائے اللہ سے روگردان ہو کر
حق کی طرف متوجہ ہووے بیت ذوق طاعت بحضوری دل نیاید ہیچکس۔ طالب حق را دل حاضر زیں درگاہ بس۔ اور نزدیک اصفیا کے بدون
حضور قلب نماز جائز نہیں۔ جیساکہ حدیث میں وارد ہے۔ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب اور معنی اس حدیث کے چند وجوہ سے کہتے ہیں یعنے نزد بعض کامل
ثواب نماز بدون حضور حاصل نہیں ہوتا اور نزدیک بعض بوقت نیت نماز حضور شرط ہے اور نزد بعض بجز حضور ہرگز جائز نہیں ہے اور یہ ظاہر حدیث
پر عمل کرتے ہیں۔ ذکر محکم الدین سیرانی آیا فرمایا ارادہ نماز سے پہلے قوالوں کو بلا کر کچھ سنتے پھر نیت نماز بحضور دل درست کرکے تمام کرتے تھے
سید اکرام شاہ ساکن سہلوکے نے عرض کی اگر سہواً یا اور کسیوجہ سے نماز قضا ہوجاوے تو اسکے قضا کتب فقہ سے ثابت ہے مگر وہ کونسا عمل ہے
اگر فوت ہوجاوے تو اسکی قضا نہیں ہے آپ نے فرمایا جو نفس غفلت کے ساتھ گذرے تحقیق تلافی اسکی محال ہے۔ گفتگو حج اکبر میں چلی۔
سید محمد سعید مولف مراۃ العاشقین نے عرض کی معنے دل بدست آور کہ حج اکبر است کے کیا معنی ہیں فرمایا مراد دل بدست آوردن سے وہ ہے
کہ سب ماسوائے اللہ دل سے باہر کرے اور ہر وقت ذکر مولیٰ میں مشغول رہے۔ فرمایا ذکر پاس انفاس اصل تمام وظیفوں کا ہے سالک کو چاہیئے
کہ اسمیں کوشش بلیغ کرے یہانتک کہ دل اوسکا ذاکر ہوجاوے۔ فرمایا جو شخص باستعمال خوشبو و بحضور دل جگہہ پاک پر بیٹھ کر درود شریف
پڑھے روح مبارک آنحضرت صلعم کی طرف اُس شخص کے متوجہ ہوتی ہے اور اپنے کانوں سے سنتے ہیں اور قبول فرماتے ہیں اور جو شخص بدون
ان شرائط کے پڑھتا ہے اُسکو وہ فرشتہ کہ جو واسطہ پہونچانے درود شریف کے ہر مومن کی پیشانی پر موکل ہے وہ درود روزمرہ جامہ نور میں
لپیٹ کر اور طبق نور میں ڈالکر خدمت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود پہونچاتا ہے پھر وہ حضرت موصوف حضور میں جناب رسالت مآب صلعم حاضر
ہوکر کہتے ہیں کہ یارسول اللہ فلاں بن فلاں ساکنہ جائے فلاں نے اسقدر درود شریف آپکے اوپر پڑھی ہے۔ فرمایا درود و مستغاث و کبریت احمر
راہ میں ہرگز نہ پڑھنی چاہیئے مگر بسواری اسپ وغیرہ۔ فرمایا دو چیز سالکوں کو ضروریات سے ہیں اذن و ریاضت سلوک سوائے ان
دونو کے کمال کو نہیں پہونچتا۔ فرمایا واسطے دفع بیماری و حل مشکلات کے اسم شیخ اپنے کا ایکسو دفعہ پڑھ کر دم کرے اور دعا مانگے انشاء اللہ
حاصل ہوگا مولف مراۃ العاشقین نے عرض کیا کہ اسم شیخ کا کسطرح پڑھنا چاہیئے فرمایا ایک درویش خواجہ تونسوی کا اسطرح پڑھتا تھا یا شیخ محمد سلیمان اور میں اسطرح پڑھتا
ہوں یا شیخ محمد سلیمان شیئاً للہ۔ ایک وقت امام بخش نذر بردار نے یہ مصرعہ پڑھ کر۔ ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز۔ میں مرغ سحر سے کیا مراد ہے فرمایا
علماء ظاہر مرغ سحر خروس کو کہتے ہیں لیکن نزدیک اہل اللہ کے وہ شخص مراد ہے جو شب و روز یاد خدا میں مشغول رہے۔ ذکر سالک مجذوب و مجذوب
سالک میں فرمایا مثال سالک مجذوب کی یہ ہے کہ کوئی شخص راہ بیت اللہ شریف منزل بمنزل قطع کرکے پہونچے اور مجذوب سالک کی مثال یہ ہے کہ
کوئی بزرگ کسیکو کہے کہ آنکھہ بند کرو اور پھر فرمائے کھولو اوسوقت وہ شخص بیت اللہ میں اپنے تئیں دیکھے۔ پس سالک مجذوب تمام احکام شرعی
کو جانے اور ہدایت کرے و مجذوب سالک محض جذبات الٰہی میں مستغرق رہے۔ فرمایا وظیفہ مستغاث عشرہ منقول ہے کہ حضرت ابراہیم تیمی کو حضرت
خضر علیہ السلام سے پہونچا تھا لیکن اخیر دعا مستغاث عشرہ کے اللھم اھدنی الخ دیگر سلسلوں میں نہیں پڑھتے۔ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی
کو حضرت رسول صلعم نے خواب میں ارشاد کیا تھا اسلئے خواجگان چشت مریدوں اپنے کو ارشاد اس دعا اخیر کا چھہ دفعہ پڑھنے کے لئے کرتے ہیں
ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو چیز چوری جاتی رہے اُسکے لئے کچھ فرماویں فرمایا آیت یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ یا لطیف خبیر ایکسو انیس[119] بار اور یا لطیف

مختصر حالات

ایکسو اونیس بار پڑہے - ایک شخص جذامی کو فرمایا روزمرہ سات سو ستاسی ۷۸۷ دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہتا رہے - بنابر رفع بواسیر فرمایا دو رکعت سنت فجر میں اول رکعت میں الم نشرح اور دوسری میں سورہ فیل پڑہے اور وتر عشا میں اول رکعت میں الم نشرح دوسری میں والتین اور تیسری میں اخلاص پڑہنے کی مداومت کرے - واسطے دفع قرض وسلب ایمان وخذلان دارین کے بعد نماز فجر ستر بار اسم یا وہاب پڑہتے رہیں - فرمایا ایکروز مولوی داد ارنجش نے محمد علی شاہ خیرآبادی سے دریافت کیا کہ درمیان مولانا فخرالدین وخواجہ سلیمان تونسوی از روی منازل فقر کیا فرق ہے - سید موصوف نے فرمایا کہ مولینا صاحب جو کار کرتے تہے توجہ سے کرتے تہے اور حضرت تونسوی صاحب اُس کام کو ظاہرا بلباس استہزا کیا کرتے تہے - چنانچہ ایک روز گرد نواح کے لوگوں نے شکایت کثرت ملخ ونقصان آپ سے کی فرمایا دلشاد کو کہو دعا کرے (دلشاد نام خستہ حال حضرت کی خدمت میں رہتا تھا) دلشاد کے مرنیکے بعد بھی وہی حال ملخ ہوا پھر فرمایا اُسکی قبر پر جاکر دعا کرو - دیگر بسبب امساک باران مردمان ملتجی دعا کے ہوے فرمایا مسمات فلاں چشتیانی کی چوٹی گند ہوا چنانچہ ایسا ہی کیا اور بارش بے اندازہ ہونے سے لوگ تنگ آگئے عرض کی فرمایا چوٹی مسمات کہولدو چوٹی کہولنے کی دیر تھی کہ بارش بند ہوگئی - ذکر رحمت الہی آیا فرمایا اکثر مردمان مرتکب کبایر کو اپنے فضل سے داخل بہشت کرتا ہے - فرمایا عبادت پر مغرور نہ ہونا چاہیئے جس کسیکو عطائے الٰہی دامنگیر ہوجاتی ہے سب گناہ اُسکے حسنات کے ساتہہ بدل جاتے ہیں اور یہ مصرعہ ارشاد کیا مصرعہ پنجابی ٹک جاگد یاندی مہتی سہاگ نہیں پک ستیاں کیسر بہنیاں نی - کسی نے عرض کی کہ اس سے پایا جاتا ہے کہ مدار قرب حق زہد اور عبادت پر نہیں پھر کیوں عبادت کریں جواباً فرمایا عبادت شرط عقل وسزاوار عبودیت ہے اُسکے ادائے میں غفلت نچاہیئے عطا فضل اُسکا ہے جسکو چاہے دیوے قولہ ذالک فضل اللہ الخ غلام حسین قرشی نے عرض کی کہ اذکار واشغال سے حضور دل حاصل نہیں ہوتا اور لذت نہیں آتی ایسا کچھہ فرماویں کہ جس سے ذوق عبادت وحضور دل حاصل ہو فرمایا سالک کو چاہیئے کہ عبادت قولی میں سرگرم رہے حضور ہو یا نہو راہ عشق میں طلب شرط ہے اور یہ بات زبان مبارک پر لائے بیت گر نشاید بہ دوست راہ بردن - شرط یاریست در طلب مردن - سید محمد سعید نے عرض کی کہ کچھہ مراقبات سے ارشاد ہووے فرمایا مراقبہ اللہ ناظری واللہ معی چاہیئے کرنا مراقبہ اللہ ناظری کے وقت جانے کہ خدا تعالے مجھے ہر حال میں ناظر ہے قولہ تعالی الم یعلم بان اللہ یرٰی اور اسیطرح مراقبہ اللہ معی میں سمجھے کہ خدا تعالی سب حال میں میرے ساتہہ ہے وہو معکم اینما کنتم فرمایا مرتبہ صبر سخاوت سے بالاتر ہے اور درجہ گرسنگی سیر کہانیسے اولی ہے جہاں صابران پہونچے اہل سخاوت وہاں سے خبردار نہیں جہاں اہل فاقہ مشرف ہوتے ہیں تو نگر کو اُسکی بوتک نہیں پہونچتی - چنانچہ کہا ہے شعر گرسنگان شنیدہ ام بسیار - صبر درویش بہ ز بذل غنی ؟؟ ایکروز فضیلت احسان میں ذکر آیا فرمایا کہ ایکوقت جوش میں حضرت رسول صلعم نے حضرت عائشہ صدیقہ کو فرمایا چاہو جو کچھہ مرضی ہے عرض کی کہ جو راز حق تعالے نے شب معراج میں آپکو عطا فرمایا ہے اور اُسکے اظہار سے منع کیا ہے اُس سے ایک راز عنایت فرماویں یہ سنکر آنحضرت صلعم بڑے متفکر ہوئے جبرئیل علیہ السلام نے نزول فرمایا اور کہا حق تعالے نے آپکو ایک راز کی رخصت دی ہے - اُسپر آنحضرت صلعم نے اُن رازوں میں ایکروز حضرت صدیقہ کو یہ فرمایا کہ جو مومن کسی کی ایذا وتکالیف کو بقدر چبہنے کانٹے کے بھی دفع کریگا خداتعالے اُسکے تمام گناہ بخشدیگا اور درجات بہشت عطا فرمائیگا یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق گریہ وزاری کرنے لگے پوچہا باعث گریہ وزاری کیا ہے عرض کی جو لوگ دوسروں کو ایذا اور تکلیف پہونچاتے ہیں پس اونکا انجام کار کیا ہوگا اسبات کا رونا ہے ایکروز حضرت مولینا فخرالدین بسواری پالکی بازار میں جاتے تہے ایک طفل ہنود نے کچھہ شیرینی آپکے روبرو پیش کرکے بمنت والتجا تمام اُسکے کہانیکو کہا کہ میری خوشنودی اسی میں ہے کہ اسکو تناول فرماویں وہ ایام رمضان شریف کے تہے اور آپکو روزہ تھا مگر مولینا نے اُسمیں قدرے شیرینی کہالی اُسکو دیکھکر مردمان بازاری وبعض مریدان آپ سے بے اعتقاد ہوگئے اور کہا کیا باعث روزہ فرض شرعی کے توڑنیکا ہے فرمایا کفارہ ایک روزہ توڑنیکا آزادی

مختصر حالات

غلام یا ساتھ آدمیوں کو طعام یا ساتھہ روزہ رکھنے کی سبب ہیں ان تینوں کو اور گرو نگا لوگوں نے عرض کی کہ اسمیں کیا حکمت ہے کہا کنارت روزہ آسان ہے آزردہ کرنا دل سے - فرمایا سالک کو چاہیئے کہ اگر کوئی چیز جو رہی گئی ہوئی بچیر ہاتھہ آجاوے تو اسکو راہ خدا میں ایثار کر دیوے تاکہ اسکی نحوست سے محفوظ رہے فرمایا حضرت خواجہ سلیمان نسوار یعنے ہلاس دست چپ سے استعمال فرمایا کرتے تہے اور باوجودیکہ نسوار گوناگوں بناری دیشاوری وغیرہ حضور میں پیش ہوتی لیکن نسوار سادہ تمباکو کیا کرتے تہے فرمایا ایک روز حضرت خواجہ سلیمان مسجد میں بیٹھے تہے اور ایک معلم کسی طالب علم کو دیوان حافظ پڑہا رہا تھا ایک بیت کے معنے میں خواجہ صاحب موصوف نے پانچ مرتبہ فرمایا کہ اے معلم توجہ کرو شاید مراد حافظ اس بیت سے کچھ اور ہو اور وہ بیت یہ تھی بیت از خیال لطف می مشاطۂ چالاک طبع - در ضمیر برگ گل خوش میکند پنہان گلاب ؛ فرمایا مے سے مراد عرفان حق ہے و مشاطہ چالاک طبع عبارت عارف کامل سے اور برگ گل احکام شریعت اور گلاب سے مراد معنے حقیقت ہے یعنے جیساکہ گلاب برگ گل میں مستتر یعنے پوشیدہ ہے اسیطرح عارف کامل حقیقت کو لباس شریعت میں پوشیدہ رکھتا ہے - فرمایا جب تک سالک ماسوای اللہ سے گذر کر حق کے ساتھ مشغول نہ ہو قید ہستی موہوم سے رہائی نہیں پاتا اور یہ مصرعہ پنجابی زبان مبارک سے ادا ہوا - کہیڑا اور دنجی جہیڑا جیک ونجی رانجہا جہنگ سیالا ندا سیرے فرمایا ایک فرشتہ ملہم نام اور ایک خناس سب انسان کے دل میں ہوتا ہے فرشتہ نیکی کیطرف دلالت کرتا ہے اور خناس بدی کی جانب امر کرتا ہے چنانچہ قرآن میں آیا ہے قولہ تعالے انما یامرکم بالسوء والفحشاء - فرمایا تعویذ لکھنے والے کو اکل حلال و صدق مقال چاہیئے پھر جو کچھ لکھیگا جس نیت سے اسکی تاثیر ہوگی - اسی موقع پر فرمایا حضرت گنج شکر براہ مسافرت ایک دہقان کے گھر میں مقیم ہوئے اہلیہ اسکی دردزہ میں لاچار تھی دہقان نے عرض کی آپ نے یہ بیت لکھکر دیا بیت مرا جاست خرم رانیز جاشد - زن دہقان بزاید یا نزاید - بمجرد فرمانے لفظ زاید کے زن دہقان نے خلاصی پائی وغیرہ - تاثیر زبان میں ہے نہ کاغذ تعویذ میں - صاحب تاثیر کے ہر کام کے لئے فقط بسم اللہ ہی کافی ہے - فرمایا خلفائے حضرت خواجہ نور محمد مہاروی بہت اوراد مثل حزب البحر و حرز یمانی پڑہتے ہیں لیکن ہمارے حضرت خواجہ سلیمان بجز درود مستغاث و دلائل الخیرات و منزل قرآن شریف کے دیگر اوراد ظاہری کم پڑہتے ہیں اور اکثر اوقات مراقبہ میں گذارتے ہیں - اگر کوئی عامل آپکی یعنے حضرت خواجہ سلیمان کے حضور آتا درویشوں استاذ کو فرماتے کہ اس شیطان کو باہر کرو تاکہ شامت اوسکی سے محفوظ رہوں - فرمایا سالک کو چاہیئے کہ بعد پڑہنے وظائف خصوصا مسبعات عشرہ کے بجناب مجیب الدعوا دست بدعا ہوکر عرض کرے کہ الہٰی داوند کریم اپنے کرم سے خیالات فاسدہ سے محفوظ کر آمین ثم آمین واسطے رفع خطرات کے فرمایا اسم یا فعال کثرت بار پڑہنا چاہیئے اور استغفار بہی بڑا اثر رکھتا ہے اور تصور کرے کہ خدا تعالے دانا و بینا ہے جو فعل کہ مجھسے صادر ہوتا ہے حق تعالے اوسکو دیکہتا ہے پس اس خیال و فکر سے افعال ناشایستہ و خطرات فاسدہ سے شرمسار ہوتا ہے دوائم الحضور رہتا ہے علی ہذا القیاس پھر فعل خواہ نیک ہو یا بد تصور ذات کا کرے تاکہ خطرات سے محفوظ رہے - ذکر خواطر اربعہ کے موقع پر فرمایا زانوی چپ مکان خطرہ شیطانی ہوا اور زانوی راست مقر خطرہ نفسانی اور کتف راست جائے خطرہ ملکی اور فضای دل خطرہ رحمانی ہے سالک کو چاہیئے کہ ہر تین خطرہ اول کو نفی کرے اور خطرہ رحمانی پر اثبات ذات کرے اور جو خیال غضب و فریب دل میں آئے اوسے خطرہ شیطانی سمجھے اسکو لا کے ساتھہ نفی کرے اور جو خواہش و حرص و شہوت کھانے و پینے و پہننے وغیرہ کی ہووے جانے کہ خطرہ نفسانی ہے اوسکو بہی لا سے نفی کرے اور جو طالب حسنات و خیرات ہو اسکو خطرہ ملکی سمجھے اسکو بہی نفی کرے اور خطرہ رحمانی کہ زیر پستان چپ اوسکا محل ہے اسکو اثبات کرے تاکہ خدا تعالے ان شرروں سے محفوظ رکھے بیت گل توحید نروید بزمینے کہ دروہ خار شرک و حسد و کبر و ریا و کین است - فرق میان روح و نفس میں فرمایا حقیقت نفس و روح ایک ہی ہے لیکن باعتبار اوصاف حمیدہ اوسکو روح کہتے ہیں و باعتبار امور ناشایستہ اوسکو نفس کہتے ہیں چنانچہ کسی بزرگ کا قول ہے مصرعہ نفس و روح و عقل دل جملہ یکی ست اسی معنے میں دوسری جگہہ آیا ہے - بیت روح و دل اور جسم تینوں ایک چیز - فعل کی نسبت سے ہوائیں تمیز کیفیت مرگ انسانی کے بارہ میں ارشاد ہوا روح انسانی کو موت نہیں ہے بلکہ وہ عالم امر سے ہی

مختصر حالات

چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے قل الروح من امر ربی اور جب دار فانی سے بحکم کل نفس ذائقة الموت نقل کرتے ہی اوسکو مردہ کہتے ہین حالانکہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ نقل کرتے ہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار فرمایا بعض اہل اللہ نے حق تعالے کی جناب مین دعا مانگی ہے کہ وقت نقل روح کے مجھے بیہوشی دی تاکہ شر شیطان سے بیخوف ہون کیونکہ مواخذہ افعال واقوال مشروط بعقل ہے اور جو کچھ حالت بیہوشی مین صادر ہو اوسکا مواخذہ نہین ہے۔ فرمایا مردمان ظاہری کی موت ایکبار اور صوفیونکی موت کئی ہزار بار چنانچہ مولوی جامی فرماتے ہین بیت از خار خار عشق تو در سینہ دارم خارہا۔ یکبار میرد ہر کسی بیچارہ جامی بارہا حکیم غلام علی قریشی نے عرض کی کہ جب روح اولیا اللہ نقل کرتے ہی کیا اوسکے وجود کو طاقت و قدرت باقی رہتی ہے فرمایا نقل اونکی مثل عوام نہیں ہے پس تمام کام اونکے مثل زندگانی کے ہوتے ہیں۔ فرمایا واسطے حصول حاجات دینی و دنیوی قبور اہل اللہ پر جانا جایز ہے کہ بہتوں نے قبور اہل اللہ سے فیض پائے ہین چنانچہ اکثر مردمان خاص و عام بجوار قبر فیض اثر حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری و حضرت غوث الاعظم رہ کر فیضیاب ہوتے ہین اور جمعرات و جمعہ و دوشنبہ قبرون پر جانا سنت ہے جب فاتحہ پڑہے تو پشت قبلہ کی طرف اور موجہہ جانب میت کرکے بیٹھے السلام علیکم یا اہل القبور کہے اور فاتحہ بطریق مسنون پڑہے اور اگر حاجت دینوی چاہے جانب پائین میت ہوکر کہے اے خداوند کریم بطفیل اس بزرگ کے میرا کام آسان کر۔ یہہ بہی فرمایا شہیدان و دیگر اہل قبور سے فاضلتر نہیں اگر کوئی شخص اونکے حضور میں مدد طلب کرے جلدی قبول ہوتی ہے۔ مفسد بیعت کے بارہ میں ارشاد ہوا حکم بیعت مثل نکاح ہے چنانچہ نکاح بارتکاب کبایر فاسد نہیں ہوتا مگر بکفر و طلاق اسیطرح بیعت بہی بارتکاب کبایر فاسد نہیں ہوتی الا بکفر و فسخ اعتقاد۔ فواید القواین لکہا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین کی عادت تہی کہ ہر ایک جنازہ ہمسایہ کے ساتہہ قبر تک تشریف لیجاتے اور بعد تجہیز و تدفین قبر پر بیٹہتے ایکوقت خواجہ قطب الدین بہی انکی ہمراہ تہے خواجہ معین الدین ناگاہ وحشت کہاکر کہڑے ہوگئے اور طبیعت مین تغیر دیکہکر خواجہ قطب الدین نے موجب اسکا دریافت کیا آپ نے فرمایا دو فرشتہ واسطے عذاب اس میت کے آئے اور عذاب کرنا چاہتے تہے کہ ناگاہ صورت حضرت خواجہ عثمان ہارونی عصا ہاتہہ میں لئے ظاہر ہوئے اور کہا اے فرشتگان کہ یہہ ایک مریدان ہمارے سے ہے اسپر عذاب نکرو فرشتون نے کہا کہ یہہ مرید خلاف راہ آپ کے تہا فرمایا اگرچہ خلاف راہ تہا لیکن اسنے ہاتہہ اپنے سے میرا دامن پکڑا ہے حکم آیا کہ اے فرشتگان اسکو چہوڑ دو ہمنے طفیل اوسکے پیر کے گناہ بخشدئے۔

بیعت باہل قبور جایز نہیں اگر باہل قبور جایز ہوتی تو حضرت صلعم کی قبر سب سے بہتر تہی کہ سردار تمام مخلوقات کے ہین۔ ذکر ترقی حسنات شیخ ہا فرمایا ثواب اور اذکار و اشغال جو مرید پاتے ہین اوسیقدر نامہ اعمال اوسکے شیخ میں بہی لکہتے ہین اور جسقدر ثواب اندو لوکو حاصل ہے وہ بنام شیخ بالا لکہتے ہین اور اسیطرح ہم جناب رسول صلعم درجہ بدرجہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ فرمایا بیپیر بغیر کوئی منزل مقصود کو نہین پہونچتا مثنوی شریف میں مثل اوسکی مانند اوس شخص کے ہے کہ ٹہنڈے لوہے کو کوٹے اور کچہہ حاصل نہ ہووے جب تک کہ داؤد علیہ السلام سے نہ سیکہے بیت پیر را بگذین کہ بے پیر این سفر ہست بس پر آفت و خوف و خطر فرمایا بعض آدمی کہتے ہین کہ حضرت غوث الاعظم نے اپنے کلاہ چار یہ کی وقت وصال اپنے ایک مرید کو بطور امانت سپرد کرکے فرمایا تہا کہ جو شخص اس علامت و نشانی کا یہان آوے اوسکو یہہ میری کلاہ دینا پس چند مدت کے بعد حضرت گنج شکر بغداد پہونچے درویشون نے اگرچہ وہ علامت حضرت گنج شکر میں دیکہی مگر کلاہ نہیں دی حضرت گنج شکر شہر سے باہر چلے گئے اوسوقت کلاہ موصوف خود بخود ہوا مین اڑہ کر آپ کے سر اقدس پر آگئی۔ فرمایا ایک شخص نے بحضور خواجہ تونسوی اس بیت پر اعتراض کیا بیت چون مدد پیر مرا گشت یار۔ نیست مرا حاجت آمرزگار لفظ آمرزگار کو آموزکار چاہئے پڑہنا تاکہ توحید مین خلل نہ آوے خواجہ موصوف نے اوسکے جواب مین فرمایا اے بیخبر جب انسان کامل اپنی ذات کو ذات حق مین فنا کردیتا ہے تو عین مطلق ہوجاتا ہے بس یہان آمرزکار و آموزکار میں کچہہ فرق نہین رہا سب جگہہ ظہور خدا تعالے دیکہتا ہے چنانچہ خواجہ معین الدین فرماتے ہین ؎ صفات و ذات چو از ہم جدا نمی بینیم۔

مختصر حالات

پہر چہ می نگرم جز خدا نمی بینم کسی نے عرض کی تصور شیخ کا کسطرح کیا جاوے فرمایا کہ صورت شیخ کی کا تصور اپنے روبرو یا دل میں ہر وقت ہر حالت مین رکہے اور کوئی وقت تصور سے خالی نہ رکہے. عرض کیا کہ جب تصور نفی ماسوی اللہ کیا پس اثبات ذات حق تعالے کیے یا ذات شیخ آپنے فرمایا تمام مخلوقات کو نفی کرے اور شیخ کو مظہر ذات جانکر اثبات کرے. یہہ بہی فرمایا واسطے رفع خطرات کے تصور شیخ نہایت مفید ہے عرض کیا اگر تصور شیخ کا نماز مین پیش آلے کیا حکم ہے فرمایا جایز ہے پیش امام تصور کرکے سجدہ کرے فرمایا تصور شیخ کا سب حال میں رکہنا چاہئے تاکہ خطرات نفسانی ووسواس شیطانی سے رہائی پالی یہہ بہی فرمایا تصور ایک بڑی نعمت اور سپر ہے گناہ ہو گی جب صوفی کو تصور پیر کامل حاصل ہو گیا پہر کسی گناہ پر قادر نہین ہوتا. فرمایا واقعی دو چیز فاضلتر ہین ایک ذکر حق دوسرا تصور پیر ہین کرے جو کوئی ان دو امر پر استقامت کرے جلدی مقصد کو پہونچے. تصور شیخ ایسا کرے کہ ظاہر و باطن صورت شیخ جلوہ کرے اور مطالع ذات صورت پیر سے تاکہ بمقصود حقیقی پہونچ جاوے یہہ بیت فرمائی زلیخا از زلیخا نے رمیدہ. ازان صورت بمعنے آرمیدہ. فرمایا آداب شیخ درحالت حضور و غیبت وحیات و ممات یکسان ہین چنانچہ مولوی جامی فرماتے ہین **غزل** یار رفت از چشم لیکن روز و شب در خاطر است. گر بصورت غایب است. اما بمعنے ظاہر است عشق اندر ظاہر و باطن نہ بیند غیر دوست پیش اہل باطن این معنی کہ گفتم ظاہر است. در حضور دوست ہر جانب نظر کردن خطا است. یکزمان حاضر نشین ایدل کہ جانان حاضر است. مولوی معظم الدین مردوی نے عرض کی کہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود سماع کیطرف کبہی متوجہ نہین ہوتے تھے حالانکہ سلطان المشائخ اونکے پیر سنا کرتے تھے فرمایا برائے اتباع بسنت رسول صلعم پہر عرض کیا کہ اتباع شیخ کیون نہیں کیا فرمایا احتراز سماع سے منافی اتباع نہیں ہے کیونکہ اتباع امر شیخ ضرور ہے اور حضرت نصیر الدین موصوف سننی سماع کے لئے پیر کیطرف سے مامور نہین تھے اور یہہ کمال حوصلہ آپکا ہے کہ باوجود امکان سننے سماع سے باز رہتے تھے. فرمایا جو راہ کہ زاہد ایک مدت دراز مین طے کرتا ہے صوفی بحالت سماع بیک آن قطع کرتا ہے **بیت** جائیکہ زاہدان بہزار اربعین رسند. مشت سر آب عشق بیک آہ میرسند. مولف اس موقع پر ایک شعر بانی اللہ داد موسوی یاد آیا **شعر** چل چلہ کردم مرد راہ نیافت. چل چلی بہ رمز چل چلہ. فرمایا واسطے رفع خطرات کے نافع ہے لیکن کثرت سماع باعث قساوت دل ہے و پریشانی حال پس سالک کو چاہئے کہ کبہی کبہی سنا کرے فرمایا سننے والہ کا فکر درست چاہئے تا سنا اوسکا حلال ہو. فرمایا سماع موصل الی الحق ہے خاصکر اہل طریقت کو ونقصان ہے اہل شریعت کو فرمایا مقام محبوبیت توحید پر ہے اور مدار توحید فنا پر اور مدار فنا بجز مدد پیر حاصل نہین ہوتا یہہ امر سب سلسلون مین موجود ہے فرمایا غوث الاعظم چار روز مقام محبوبیت میں رہے اور خواجہ نظام الدین بداونی شترہ روز. پیر غلام محمد سیال نے عرض کی کہ بمقام حضرت گنج شکر قرص چوبینہ رکھا ہوا ہے بعض آدمی گمان کرتے ہین کہ آپ بوقت بھوک اوسکو چاٹا کرتے تہے کیا یہہ بات صحیح ہے فرمایا یہہ کاسہ چوبیں واسطے تعلیم نفس اپنے کے رکھا تھا اور کوئی چیز کھانیکی اوسمین ڈالکر تناول فرمایا کرتے تھے اور ہر روز لب اوس کاسہ کا پتہر پر گھس لیا کرتے تھے یہانتک کہ وہ کاسہ گھستے گھستے اسقدر رہ گیا کہ اسکو نان تصور کرکے واسطے زیارت مردمان رکھا ہوا ہے. صاحب مراۃ العاشقین نے عرض کی کہ معنی اس بیت کے کیا ہین **بیت** متاب از عشق اوگرچہ مجازیست. کہ آن بہر حقیقت کارسازیست. فرمایا مراد از عشق مجازی احکام شرعیہ و متابعت پیر طریقت ہے جب مرید صادق ان دو نوامر پر ثابت قدم ہو یقین ہے کہ بمرتبہ عشق حقیقی پہونچ جائیگا. فرمودند عارفان کامل سر عشق پردہ شریعت مین پوشیدہ رکہتے ہین اور اس موقع پر یہہ بیت فرمائی **بیت** از خیال لطف می مشاطہ چالاک طبع. در ضمیر برگ گل خوش میکند پنہان گلاب. لطف صفت شراب ہے اور می عرفان باریتعالے و مشاطہ عارف و چالاک طبع صفت اوسکے و برگ گل احکام شریعت اور گلاب سے مراد عشق حقیقی ہے یعنی جیساکہ گلاب پتے گل مین چھپا ہوا ہے اسیطرح عارف کامل عشق کو لباس شریعت مین چھپا رکہتا ہے یعنے ظاہر اپنا شریعت سے اور باطن حقیقت سے آراستہ رکھتا ہے. صفحہ ۲۰۷ مرۃ العاشقین مین لکھا ہے مولوی غلام محمد توسوی

مختصر حالات

گجراتی نے عرض کی کہ حضرت سلطان نظام الدین حج کے لئے گئے یا نہین فرمایا خشکی کے راستہ سے گئے امیر خسرو بھی ہمراہ تھے جب شہر گنجہ قبر مولوی نظامی پر پہنچکر فاتحہ پڑہی تو امیر خسرو نے مولویصاحب کی تربت دیکہکر یہہ بات زبان پر لائے بیت دبدبہ خسرویم شد بلند۔ زلزلہ در گور نظامی افگند۔ اوسیوقت شمشیر برہنہ قبر سے نکل آئی اور حضرت امیر فوراً زیر دامن حضرت سلطان نظام الدین پیر خود پناہ گزین ہوئے اور قبر مولوی نظام الدین گنجوی سے آواز آئی بیت وصف خودت میکنی اے خود پسند۔ دبدبہ دزد نگردد بلند۔ مولوی نظام الدین گنجوی نے آپکے آنیکا اشارہ اپنے پیشین گوی مین فرمایا تھا بیت دو ہندو برآید ز ہندوستان۔ یکے دزد باشد دگر پاسبان یعنے دزد اشارہ طرف امیر و پاسبان مراد حضرت سلطان نظام الدین سے ذکر بخشا شاعر کا ہوا فرمایا خدا بخش شاعر شہر جمون سے ہجرت کر کے بخدمت حضرت حافظ محمد جمال ملتانی سکونت رکھتے تھے اُنکی صورت چندان زیبا نہین تہی ایک وقت حافظ محمد جمال نے خوشطبعی سے تبسم کر کے فرمایا سنا ہے کہ شہر جمون مین اکثر مردان حسین ہوتے ہین (شاید کہ مانند الیشان باشند) گفت آرے مانند الیشان باشند) فرمایا شعر ہندی مین کمال رکھتے تہے اکثر اشعار اونکے ذو معنے ہوتے جب غور کرین معانی قریب سے معانے بعید نکلتے تہے مصرعہ کرین جوگن سندی والیان نو بخشا نے سر دیان والیان تون۔ جوگن مراد تصدق و بندی والیان مراد معشوق دوسرے سے ہے سر دیان والیان مراد معشوق خود یعنے تصدق کردن معشوق دوسرے کو اپنے معشوق پر۔ دیگر ش شکر کہنڈ نون گہول گہتان تیری مٹہیان ٹہیان گالیان تون۔ تی کبک خرام قربان کران تیری سہنیان سہنیان چالیان تون۔ بیٹہہ گہتان مین مٹ شراب دے جی تیری مست اکہین متوالیان نو فرمایا اونکی اشعار میں مناسبت بہی خوب ہے۔ مصرعہ تیرا حسن سمندر دیکہہ ماہی چاہے کیون نہ سبہہ سنسار نینون۔ سمندر مین ماہی و سنسار ہوتے ہین اور معنے بعید یہہ مفہوم ہوتے ہین کہ مراد حسن سے تجلیات ذاتی ہے و مراد ماہی سے عین ذات و سنسار عبارت مخلوق سے ہے یعنے جب تجلیات ذاتی او سکے مخلوق پر روشن و چمکتے ہین پھر کیونکر مخلوق دیدار جمال اوسکے سے صبر کرے۔ دیگر مصرعہ دیکہہ زلف اتی رخسار میان بہکے کفر آتے اسلام ودین۔ زلف مراد تجلیات جلالی و رخسار عبارت تجلیات رحمانی سے ہے و زلف کفر کے ساتہہ مناسبت رکہتی ہے اور رخسار با سلام یعنے بمجرد دیکہنے زلف و رخسار محبوب حقیقی کفر و اسلام محو و نسی ہو گئی اور ہر جگہہ ظہور محبوب روشن ہو گیا۔ دیگر مصرعہ موںہہ تہون پلڑا لاہ دے ماہی جگ ترچ کالی رات ایہی۔ یعنے اے محمد صلعم چہرہ مبارک سے پردہ بشری کو اوٹہاؤ تا ظلمت غیریت جہاں سے اوٹہہ جالے اور ہر جا نیر انور روشن ہو و بے مناسب موقع یہہ بیت فرمایا بیت بردن آور سر از بروے یمانی۔ کہ روے تست صبح زندگانی یعنے باہر کر سر اپنا خاک یثرب سے کیونکہ موںہہ آپکا زندگانی ہے تمام مخلوق کا۔ صاحب مراۃ العاشقین سے یہہ دو بیت لکہوائے ل لٹنی نون ٹہک چور پڑے پر نینا ندی دہاڑ اولڑ بنی ببر نکی خنجر تلوار پہون پر سرمے دی دہار ا و لڑینی۔ شعلہ بجلید امار ساڑ ستی پر غمزیدی مار اولڑینی۔ بخشہ وا ہر فراق دی سنہن ادہی پر وار مدار اولڑینی فرمایا عارفان ہر بات سے معنے موافق تکر اپنے کے سمجہتے ہین چنانچہ ایکروز تونسہ شریف مین قریب مکان حضرت خواجہ سلیمان چند عورتین خانہ ہدوش یہہ گا رہی تہین گوری نون دنگان چہڑادی یار۔ ایک عالم نے کہا یہہ عورتین بیہودہ باتون سے شرم نہین کرتے اوسوقت خواجہ صاحب سیالوی نے فرمایا بیہودہ نہیں بلکہ درود کہتے ہین عالم نے کہا کیونکر فرمایا گوری مراد رسول علیہ السلام و دنگان عبارت رحمت خدا تعالے اور یار مراد ذات حق تعالے یعنے ایجذا و پر رسول کریم کے رحمت پہونچا۔ فرمایا مولانا مولوی محمد علی مکہڈ دی غزلیات عجیبہ فرمایا کرتے تھے منجملہ اوسکے یہہ غزل تحریر کر کے اونہوں نے خدمتمین خواجہ صاحب تونسوی ارسال فرمائی شہید تیر آن ترکم کہ از ابرو کمان دارد الخ اور مولویصاحب موصوف نے فرمایا کہ تم بہی مقابلہ سکے غزل کہو اگرچہ مینے پہلے کبہی شعر نہین کہا تھا لیکن حسب الامر استاد خود یہہ چند بیت تصنیف کئے غزل مقیم کوی آن شاہم کہ اعلے آستان دارد۔ ملوکش جملہ مفتون دلا یک پاسبان دارد۔ مثال عشق ما آن شہ خوبان عبرانی۔ چو آن زال کہ در دست بتیندہ ریسمان دارد۔ چہ طاقت بندہ عاجز را کہ یا مولا سخن راند۔ ولے از لطف و کرم او نظر برفیض آن دارد گفتگو عشق شیخ شبلی مین ہوئی فرمایا۔ ابتدا عشق میں قند سفید دامن مین بند ہار کہے تہے اور جس سے نام اللہ کا سنتے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

قند سفید آپکے مونہہ میں دیتے اور آخر حال میں تبرکی سے نام اسکا سنتے اسکو آپ سیلی بیوی سے پکارتے - فرمایا سبب باعث غلبہ محبت اور دوسرا سبب حیرت تھا اس موقع پر یہ غزل بوعلی شاہ قلندر پڑھتا کیسی غزل ؎ غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم - گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم ؎ چہ بہ زلف تو کہ مالک دو عالم بہ بہا رعالم اللہ کہ سر موئے خریدن ندہم ؎ گر بیاید ملک الموت کہ جانم ببرد - تا نہ بینم رخ تو روح رمیدن ندہم ؎ گر شبے دست دہد وصل تو از غایت شوق - تا قیامت نشود صبح دمیدن ندہم ؎ گر بدامے دل من افتد آن عنقا باز - گر چہ صد حملہ کند باز پریدن ندہم ؎ بر سرم جمع شود لشکر اعراب و عجم - گر چہ صد زخم خورم پشت خمیدن ندہم ؎ شرف از باد وزد بوئے ز زلفش ببرد - باد را نیز دریں دیر وزیدن ندہم ؎ تذکرہ اصطلاحات خواجہ حافظ میں چلا فرمایا حافظ صاحب کی باتیں اسرار کی ہر کسیکی سمجھہ میں نہیں آتیں بیت در کارخانہ عشق از کفر ناگزیر است آتش کرا بسوزد گر بولہب نباشد - فرمایا کفر اصطلاح صوفیہ میں اعتقاد پختہ کو کہتے ہیں کہ جو تشکیک مشکک زایل نہیں ہوتا و آتش مراد مصائب دنیا سے ہے اور بولہب عبارت عاشق صادق سے یعنے در منزل عشق اعتقاد کامل لازم ہے کیونکہ تکلیفات گوناگوں عاشق کو پیش آتی ہیں اور ایسی حالت میں اعتقاد کامل شرط ہے ورنہ منزل مقصود کو نہیں پہونچتا - اس لوہرہ پر روندیاں روندیاں میری اکھن آیاں - ملیا ماہی اکھیں کھول گھیا ئیاں ؎ ذکر موسی علیہ السلام فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر ایک وقت ایسا آیا اگر کوئی آپکے چہرہ کی طرف دیکھتا تو آنکھیں اسکی جاتی رہتیں اس حال سے تنگ ہوکر آپنے جناب باری میں عرض کی خطاب آیا کہ خرقہ شعیب عم میں اپنا مونہہ چھپا رکھو چنانچہ ایسا ہی کیا - آپکی بیوی نے عرض کیا کہ آپکے دیدار فیض آثار نہ دیکھنے سے مضطرب و بیقرار ہوں برقع چہرہ مبارک سے اٹھاؤ فرمایا مجھپر ایک حالت واقع ہوئی ہے جو کوئی مجھپر نظر کرے آنکھیں اسکی جاتی رہتی ہیں مجھے خوف ہے کہ تمہاری نظر بھی جاتی نہ رہے بیوی صاحبہ نے عرض کی کہ ایک آنکھہ پوشیدہ رکھکر دوسری سے دیکھونگی - آپ نے جب رخ مبارک سے نقاب اٹھایا فوراً جس آنکھہ سے دیکھا تھا وہ جاتی رہی پھر بیوی صاحبہ نے عرض کی کہ رخ اپنا نہ چھپاؤ تاکہ یکبار دوسری آنکھہ سے بھی دیکھہ لوں اور لذت دیدار حاصل کروں جب دوسری دفعہ اسیطرح دیکھا تو وہ آنکھہ بھی جاتی رہی اور بیوی صاحبہ نے فرمایا کہ اگر میرے ہر سر موئے بدن آنکھیں ہوتیں سب کو فدا کر دیتی سبحان اللہ ایسے عاشقان صادق جلوہ انوار محبوب حقیقی سے لذت پاتے ہیں بعد اسکے حضرت موسیٰ عم نے بیوی صاحبہ کی آنکھوں کو دم کیا اور بدستور روشن ہوگئیں - ایکروز صاحب مراۃ العاشقین نے عرض کی کہ حضرت مجدد الف ثانی نے مسئلہ توحید میں گفتگو کی ہے باوجودیکہ بزرگان خاندان نقشبندیہ اُنسے پہلے کے سب قایل وحدت وجود تھے - فرمایا شیخ احمد سعید خلیفہ سید غلام علیشاہ جب ہند سے ہجرت کرکے تونسہ شریف سے گذرے اور بخدمت حضرت خواجہ تونسوی ملاقات کی ایک شخص نے اُنسے پوچھا کیا وجہ ہے کہ مسئلہ وحدت الوجود میں حضرت مجدد الف ثانی نے گفتگو کی ہے اُنہوں نے جواب میں فرمایا کہ حضرت مجدد ثانی مجتہد وقت تھے اگر اُنسے مسئلہ وحدۃ الوجود میں خطا ہوئی بھی ہے تو اُنکو مواخذہ نہیں بلکہ اجتہاد و مجتہد اگر خطا پر ہووے تو بھی ایک ثواب اُسکے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اگر اجتہاد درست ہے اور خطا پر نہیں تو ثواب دوگنہ ہوتا ہے - صاحب مراۃ العاشقین نے چند سخن کتاب مفاتیح الاعجاز سے لکھنے چاہے فرمایا یہ ابیات لکھہ لو - ابیات شد منقش موج باد ریا عیاں - انچہ در عالم تو سبحانی منم ؎ چوں ظہور جملہ اسما ما است - مظہر اوصاف رحمانی منم ؎ ہر دو عالم شد بہ ہستی ما عیاں - اصل ہر پیدا و پنہانی منم ؎ نیست عالم در حقیقت جز طلسم - گنج بے پایاں اگر دانی منم ؎ ایک موقع پر فرمایا جب سالک صفات بشری اپنے کو صفات حق تعالےٰ میں فنا کردے اور ظہور صفات حق تعالےٰ کا اُسپر غلبہ کرے اُسکو قرب نوافل کہتے ہیں اور جو کوئی ہستی اپنے کو فنا کرے یہانتک شعور جمیع موجودات سے بے خبر ہو جاوے بلکہ اپنے نفس سے بھی خبر نہ رکھے چنانچہ بجز ذات باری تعالےٰ اُسکی نظر میں کچھہ نہ رہے اُسکو قرب فرائض کہتے ہیں ایک موقع پر فرمایا حضرت محی الدین عربی نے کتابیں سلوک و توحید میں تصنیف کی ہیں اُنمیں سے ایک فتوحات مکی بھی ہے کہ مسئلہ وحدۃ الوجود اُس میں بڑی بیان کیا ہے جسکے باعث سے اکثر ملاان ظاہر اُنسے مخالفت کرتے ہیں نقل ہے کہ ایکروز مرد ار خنزیر کنارہ حوض پر رکھکر کہا کہ اگر وجود واحد ہے جیسا

کر سکتے ہو اس خنزیر کو کھالو شیخ نے مراقبہ کر کے حوض میں غوطہ لگایا اور صورت سگ میں نکلکر اُس مردار پر مونہہ مارا یہ حال دیکھکر عالمان لاجواب ہو گئے۔ فرمایا مرد کو چاہیے کہ ہر ایک کی خدمت کرے اور ادب سے پیش آوے کس واسطہ کہ مردان خدا ہر لباس میں پوشیدہ رہتے ہیں اور انکے طفیل سے بعض مردمان کو سعادت دارین نصیب ہو جاتی ہے اور یہ بیت ارشاد فرمائی **بیت** خورش وہ بکنجشک کبک وحمام کہ یکروز افتد ہمائے بدام؛
ایک موقع پر فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کہ خاندان نقشبندیہ میں بنائے سلوک لطایف پر ہے اور آپکے خاندان میں کسطرح ہے فرمایا ایک شخص زاہد مولوی عبید اللہ صاحب ملتانی کی خدمت میں گیا اور کہا طریقہ لطایف ارشاد فرماویں اُنہوں نے فرمایا میں طالب لطیف کا ہوں نہ طالب لطایف کا۔
بعد وفات و نماز جنازہ کے میرو ذوالفقار قوالاں نے چند سخنان فراقیہ روبروے مردمان حاضرین اسطرح پر باواز حزین وغمگین ادا کئے
مقولہ بہلا شاہ ہر دم کر سان مان رینجھٹے یار واوے اڑیا۔ چکڑ بھریاں نون گل لاوے کی اعتبار سنگار واوے اڑیا؛ چادر تاں ستوں وچہ جنگلی وگڑ یا کم سنسار واوے اڑیا؛ **غزل دیگر** برفت آں ماہ مار ادر دل از وے صد ہوس ماندہ۔ غم ہجران او باجان شیریں ہم نفس ماندہ؛
مراں تنداسے عماری واز لیلی حسبتہ للہ۔ کہ باصد پارہ دل بیچارہ مجنوں بازپس ماندہ؛ بامید یکہ آید آں مہ محمل نشیں روزے۔ جہاں را چشم براہ گوش برباانگ جرس ماندہ؛ چوز داکنوں گل رعنا بعشرت خیمہ در صحرا۔ چہ غم گر بلبل شیدا گرفتار قفس ماندہ؛ بکو بیت چوں بنالہ ہم چوں مرغان چمن جامی۔ کزاں گلشن گل وشمشاد رفتہ خار وخس ماندہ؛ **دیگر** موڑ مہاراں سائیں ڈہولیا۔ تیر بان واٹاں نوں سر کہولیا۔ نہاتے دہوتے میں رہے گئی؛ کای گل سجن دل پئی گئی۔ کوئی سخن اولڑا بولیا۔ کدیں موڑ مہاراں سائیں ڈہولیا۔ یہ سخن سنکر سب حاضرین شور وفغان و واویلہ کرنے لگے پھر مولود تبریزی یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی۔ برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی الخ و مولود دیگر۔ دل گدائے در رسول اللہ۔ جاں فدائے سر رسول اللہ الخ۔
آپکے خلفائے راشدین مجملاً یہ ہیں حضرت مولوی محمد الدین صاحب آپ کے فرزند سجادہ نشین۔ حضرت سید غلام حیدر شاہ ساکن جلال پور کیکنان ضلع جہلم۔ حضرت مولوی معظم الدین مرولیانوالہ ضلع شاہ پور پنجاب تحصیل بہیرہ۔ حضرت مولوی فضل الدین ساکن چاچڑ تحصیل و ضلع شاہ پور مولوی محمد امین ساکن چکوڑی بہلو وال ضلع گجرات پنجاب۔ حضرت حاجی مولوی پیر مہر علیشاہ ساکن گولڑہ ضلع راولپنڈی۔ سید نور بہار شاہ ساکن سنجر ضلع ڈیرہ غازیخان تحصیل تونسہ شریف۔ سید اکرام شاہ سلوکی ضلع گجرات پنجاب۔ سید محمد طبیب متوطن ضلع جہلم حال سکونت پذیر لدہیانہ۔ میاں علی حیدر ساکن میانوالی پیر جند وڈا شاہ ساکن علیسی خیل۔ قریشی پیر بخش ساکن خواجہ آباد ضلع میانوالی نہنگ گلاب شاہ ساکن اورنگ آباد ضلع راولپنڈی۔ سید حیات شاہ ہمدانی ساکن نارنگ تحصیل چکوال ضلع جہلم وغیرہ۔ سید محمد سعید شاہ بہرتہوی جامع ملفوظات مراۃ العاشقین۔
منجملہ انکے جن حضرات کا حال معلوم ہوا ہے۔ وہ قلمبند کیا ہے باقی صاحبان کا حال بروقت دریافت اپنے اپنے موقع پر تحریر ہو سکتا ہے۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
پیشوائے چشتیہ سلیمانیہ شمسیہ	حضرت مولوی خواجہ محمد الدین بن حضرت مولوی خواجہ شمس الدین سیالوی رح	سیال شریف تحصیل و ضلع شاہ پور پنجاب				آپ خلف اکبر و خلیفہ راستین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ماذون و مجاز ہر چہار سلسلہ ہو کر سجادہ نشین مسند ارشاد پر متمکن ہیں اور حسب اجازت حضرت موصوف کے آپ نے تونسہ شریف پہونچکر حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی سے بھی دستلم خلافت و ارادت حاصل کی ہے آپکے والد ماجد نے آپ کو وصیت فرمائی تھی کہ اگر تم اپنے پیران طریقت کے راستہ پر چلتے رہو گے تو دین دنیا سے بہرہ مند رہو گے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

چنانچہ آپ نے پورا پورا طریقہ پیران طریقت کا کیا ہوا ہے اور آپ قدم بقدم بروش اپنے والد ماجد کے مصداق الولد سر لابیہ چلے آتے ہیں۔ اور جواد اولوالعزمی و فراخ حوصلگی باوصف قلیل کے تعمیر روضہ مبارک حضرت موصوف اور اسکے گرد پیش میں ظاہر فرمائی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے [illegible]۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عالیشان عمارت اور اندرون روضہ کے طاقی و منقش کام پر کیا کچھ خرچ آیا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ آپکی ہمت مردانہ سے اس عمارت کو مرتبہ تکمیل پہونچائے۔ بزرگان کاملین کے فرمانیکا اثر کبھی نہ کبھی ہوئے بغیر نہیں رہتا حضرت خواجہ سلیمان تونسوی نے بارہا فرمایا۔ (میرے سیالو نکو رنگ لائیں وی رہیسیا) اوسکا پورا ظہور آپ ہی کے عہد میں ہوا ہے جو کثرت ہجوم و رجوع خلقت اور رونق ایام عرس میں ہوتی ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اور جو خاص طرز کا انتظام لنگر سے ہر ایک مہمان کے جائے قیام پر طعام پہونچانیکا ہوتا ہے وہ آپ ہی کی ذات خاص سے مخصوص ہے اللہ تعالےٰ آپ کو دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے آمین رب العالمین سجع آپکی مہر کا یہ ہے سجع
زنور شمس سلیمان عیاں محمد دین۔

[illegible] چشتیہ سلیمانیہ شمسیہ	حضرت سید غلام حیدر شاہ	جلالپور کیکناں تحصیل پنڈدادنخاں ضلع جہلم			مراۃ السالکین مولفہ امام الدین صاحب ساکن لگن وال گجرات	آپ نجیب الطرفین سید حضرت سید جلال الدین بخاری کی اولاد سے ہیں اور اعظم و مقدم خلیفہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ہیں ابتدا میں آپ نے ہمراہ پیر غلام شاہ ساکن پیر پور کے حضور میں حضرت صاحب سیالوی حاضر ہوکر نعمت خلافت کو حاصل کیا اور جب سے ابتک قدم بقدم اپنے پیر روشن ضمیر چلنے میں تقوی و ورع میں بےنظیر۔ کسر نفسی و فروتنی اور تواضع میں عدیم المثال ہیں چنانچہ مولف نے وقت ترتیب اس مجموعہ کے بغرض اندراج آپ کے حالات

بذریعہ خط وکتابت دریافت کیا تو آپ نے نہایت کسر نفسی اور فروتنی سے اپنے صاحبزادہ سید محمد مظفر شاہ سے ایما فرمایا چہ نسبت خاک را بعالم پاک یہ فقیر اس قابل نہیں ہے کہ بزرگان میں شمار کیا جاوے اور فرمایا من نہ از ایشانم بلکہ خاکپائے ایشانم۔ اگر خاتمہ بخیر شد ورنہ روسیاہ اس عاجز کے حق میں دعا کریں کہ بطفیل پاکاں عاقبت بخیر ہووے آپکے اس سخن سے اندازہ آپ کی انکساری اور فروتنی اور علو درجہ کا ہوسکتا ہے اللہ تعالی نے آپ کی طبیعت میں انکساری و فروتنی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ حضرت مولانا نیاز احمد چشتی فخری کا یہ شعر آپکے مصداق حال ہے شعر بندگی اور حق پرستی کچھ نہ ہونا ہے نیاز۔ کچھ نہ ہونیکے سوا اور حق پرستی کچھ نہیں۔ ہر کس و ناکس کے لئے لنگر عام جاری رہتا ہے جو کوئی شخص علاقہ جہلم آپ کے مرشد کے حضور بیعت کے لئے آتا فرماتے شاہصاحب سے بیعت حاصل کرو کہ وہ ہماری ہی بیعت ہے اور فرماتے الخلیفۃ ما ھو متصف باوصاف ذا الخلیفۃ یعنے خلیفہ وہ ہے کہ خلیفہ کرنے والے کے تمام اوصاف اس میں ہوں وہ شاہصاحب ہیں آپ کے فرزند ارجمند سید محمد مظفر شاہ طول عمرہ قائمقام آپکے ہوکر عرس حضرت قبلہ سیالوی صاحب کے سیال شریف حاضر ہوتے ہیں سماع و وجد میں کماینبغی شوق ذوق رکھتے ہیں اور وظائف کے پابند اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ رکھتے ہیں مولف کو بھی انسے نیاز حاصل ہے

چشتیہ سلیمانیہ شمسیہ	حضرت حاجی مولوی معظم الدین مرولیانوالہ	سنہ ۱۲۴۷ ہجری موضع مرولیانوالہ تحصیل بھیرہ				آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ہیں مختلف مقامات ملک پنجاب و ہندوستان میں آپ نے سیاحت کرکے علم تحصیل کیا۔ اولاً بعمر ۱۳ سال سیال شریف حاضر ہوکر شرف بیعت حاصل کیا اور بموجب

جدول ثانی

نام خاندان	نام بزرگ مع نام والد	جائے ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	[illegible]	مختصر حالات
		ضلع شاہ پور پنجاب				ہدایت وارشاد و رہنمائے پیر روشن ضمیر خود کے تحصیل علم کیطرف متوجہ ہوئے اور ۱۷ سال گوار کر بعد زیارت حرمین الشریفین کے سیال شریف اپنے پیر کے حضور حاضر ہوئے اور بموجب ارشاد و ہدایات کے ریاضات و مجاہدات میں مشغول رہے لوائح جامی و مرقعہ و کشکول شریف سبقاً آپنے حضرت سے پڑہی اور ساتھ ہی اُسکے دولت خلافت بھی عطا ہوئی اور حضرت کے حیات میں حاضر حضور رہکر اکثر اوقات آپ کو خدمت تعویذ نویسی وغیرہ کی رہتی تھی آپ بڑے عالم و فاضل و صاحب ورع و زہد و منظور نظر پیر روشن ضمیر تھے - اسوقت میں آپکا وجود باجود غنیمت ہے -
چشتیہ سلیمانیہ شمسیہ	حضرت مولوی فضل الدین چاچڑی	۱۲۴۳ سنہ ہجری	روز یکشنبہ وقت اشراق ۷ رجب ۱۲۹۸ سنہ ہجری مادہ تاریخ منظور محمدی دیگر منظر حق	موضع چاچڑ تحصیل و ضلع شاہ پور پنجاب	زبانی صاحبزادہ عبدالعزیز مولویصاحب	آپ مرید اعظم و اکمل خلفا حضرت مولینا شمس الدین سیالوی تھے - صاحب ترک و تجرید و وجد و سماع تھے اور علم ظاہری و باطنی سے آراستہ عاشق مزاج آزاد و متوکل منش تھے اور صاحب تاثیر جسکو ایک دفعہ نظر بھر کر دیکھا سنکر بھی مطیع ہوگیا آپکے دو صاحبزادہ غلام نصیر الدین اور عبدالعزیز ہیں - بڑے فرزند غلام نصیر الدین سجادہ نشین اور دونوں بھائی مرید حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ہیں -
ایضاً	حضرت مولینا حاجی پیر مہر علیشاہ بن سید نذر دین یا سید نظر الدین	گولڑا متعلقہ راولپنڈی			سیف چشتیائی	آپ اعظم و اکمل اور نامور خلیفہ حضرت قبلہ مولینا شمس الدین سیالوی ہیں - آپکا سلسلہ نسب کا بحضرت سید عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی محی الدین جیلانی سے بچند واسطہ درمیانی منتہی ہوتا ہے - حنفی مذہب چشتی نظامی سلیمانی شمسی والقادری مشرب رکھتے ہیں - آپ بڑے عالم متبحر صاحب ذوق و شوق و وجد و سماع ہیں بعد حصول خلافت کے زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہوئے اور اب رہنمائے خلق ہیں خاصکر ملک پنجاب سے دہنی پوٹھوار علاقہ راولپنڈی اور لاہور وغیرہ میں بہت لوگ آپ کے مرید ہیں اور ہوتے جاتے ہیں آجکل ضلع گورداسپور ملک پنجاب میں (۱) ایک فرقہ قادیانی منسوب بہ مرزا غلام احمد قادیانی نکلا ہے جسنے اول دعوے ولایت و الہام ہونیکا کیا اور گرد و نواح اس ملک کے گروہ سادہ لوحوں کو اپنی چرب بیانی سے اپنے دام میں گرفتار کر لیا تہا جب گروہ مذکور نے مرزا کے دام فریب میں آکر نعرہ آمنا و صدقنا مارنا شروع کردیا تو مرزا نے دعوی ولایت سے تجاوز کرکے دعوی الوہیت پر کمر باندہی اور مسیح موعود خود ہی بن بیٹھے اور بڑی شدومد سے قیل و قال وہ اور اُسکے حواریوں مثل حکیم مولوی نورالدین وغیرہ کرنے لگے اور حامیوں نے تجاوز کرکے خاص و عام نے فرنگ اور بادشاہ وقت کے الہ بنکر فائدہ کثیر حاصل کرنا چاہتے تہے لیکن حق تعالے نے پیر مہر علی شاہ نے ہی موسیٰ بنایا ہے - آپکے معتقدان راسخ الاعتقاد و غایت درجہ گرویدہ ہوئے

(۱) نوٹ - قادیان ایک قصبہ کا نام ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے -

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ و مقام ولادت	[illegible]	تاریخ وفات	ماخذ حالات	مختصر حالات
						اور آپکے اوقات عزیز کو جو ہر وقت عالم استغراق و ذوق و شوق الٰہی میں رہتے تھے مجبوراً اس امر پر آمادہ کیا کہ مرزا مذکور کے دعوے کی تردید کیجاوے اور اہل اسلام کو اس ضلالت سے بچا یا جاوے لہذا آپ نے بڑے اصرار پر ایک رسالہ شمس الہدایہ لکھا جس سے آپکی مراد نہ تو طلب شہرت اور نہ جو منافع کسی قسم کے تھی محض غرض اعلائے کلمۃ الحق تھی کہ جس سے گمراہوں کو ہدایت ہووے اور سادہ لوح اس آفت سے امان پاویں ۔ لیکن مرزا قادیانی اور اُنکے حواریوں کو کب یہ منظور تھا کہ ہماری کساد بازاری ہووے اُونہوں نے اُسپر بہت شور و غل کرکے مباحثہ کے لئے اعلان شروع کردیا اور جگہہ مباحثہ محمدن ہال انجمن اسلامیہ لاہور قرار پائی اور شاہ صاحب موصوف معہ علماء و فضلاء کرام و مشائخ عالیمقام تاریخ مقررہ پر پہونچگئے لیکن باوجود انتظار کافی و مہلت معقول کے مرزا قادیانی نہیں آئے اسکے بہت عرصہ کے بعد شمس الہدایہ کے جواب میں مرزا قادیانی کے ایک مرید امروہی نے کتاب شمس بازغہ لکھی اور مرزا نے تفسیر فاتحہ چھپوائی تو اسپر پھر دوبارہ اہل اسلام اور آپکے راسخ الاعتقاد مریدوں و احباب نے آپ کو جواب الجواب قلم بند کرنیکے لئے پھر باصرار مجبور کیا اسلئے آپ نے کتاب سیف چشتیائی یعنے حجت اللہ البالغہ علی شمس البازغہ و اصلاح الفصیح لاعجاز المسیح کو رقم فرمایا جو قابل دید اور آجتک لا جواب ہے بمصداق اس آیہ کے وجاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان ذھوقا۔
چشتیہ سلیمانیہ شمسیہ	حضرت مولوی محمد امین بن حافظ محمد نور الدین نقشبندی چکوڑوی	سنہ ۱۲۷۰ ہجری چکوڑی بھیلووال ضلع گجرات پنجاب			بدریافت ذاتی و مرآۃ السالکین	آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ہیں آپکے والد بزرگوار نے آپ کو سیال شریف لاکر مرید کرایا تھا اُسوقت آپکی عمر تخمیناً ۱۶ برس کی تھی سنہ ۱۲۹۰ھ میں آپکو اجازت ارشاد و تلقین کی حاصل ہوئی آپ کے والد بزرگوار نقشبندیہ طریقہ رکھتے تھے۔ آپ زہد و ورع و تقوی و مجاہدہ میں بے نظیر ہیں بہت آدمی اطراف و جوانب ضلع گجرات پنجاب کے آپ کے مرید و معتقد ہیں باب درس و تدریس کا کھلا رکھتے ہیں۔ صادر و وارد کے لئے لنگر موجود ہے۔
ایضاً	حضرت سید حیات شاہ سید بخاری	نارنگ تحصیل چکوال ضلع جہلم			بدریافت ذاتی	آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ نے سنہ ۱۲۷۵ ہجری میں بیعت حاصل کی اور پھر ریاضات و مجاہدہ کرکے رتبہ خلافت حاصل کیا۔ بڑے زاہد و پرہیزگار و پابند شریعت اور قدم بقدم چلنے والے اپنے مرشد کے ہیں جنکا وجود باجود غنیمت ہے۔
چشتیہ سلیمانیہ	حضرت خواجہ حافظ محمد موسیٰ بن حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رح	تونسہ شریف	-	شب مابین جمعہ و شنبہ ۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ ہجری		آپ خلف اکبر و خلیفہ راستین اور سجادہ نشین حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بدو شعور ہی سے زہد و ورع کیطرف راغب و تحصیل علوم کیطرف بدل ساعی رہتے تھے دلجوئی و خدمتگذاری اپنے والد بزرگوار میں ہمہ تن مصروف رہا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ برسوں مع غلام حسن خاں توانہ والہ مرید خاص آنحضرت کے کوہ مکرانہ بتعمیل حکم سنگ مرمر لینے کو جاتے رہے اور بصرف کثیر سنگ مرمر لاکر

نام خاندان	نام مع ولدیت	مقام ولادت و سکونت	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	مختصر حالات
						روضہ مبارک حضرت غوث زمان خواجہ محمد سلیمان جداپنے کو طیار کرایا اور جس روز سے مسند ہدایت وارشاد پر متمکن ہوئے پیران چشت کے طریقہ پر قدم بقدم چلنے سے حتی المقدور تجاوز نہیں فرمایا۔ اعراس بزرگان چشت خصوصًا عرس ابا و اجداد پر جو ہجوم خلفاء و مریدان و عام مخلوق کا ہوتا ہے اور لنگر خانہ سے عام وخاص کو طعام تقسیم کیا جاتا ہے وہ دیگر جائے نادر الوقوع فی زمانہ ہے واقعی وہ دیگ معرفت جو پیکے بزرگرے بزرگان چشت میں علم جبر حضرت خواجہ نور محمد مہاروی صاحب سے حضرت غوث زمان خواجہ محمد سلیمان کو پہونچی تھی اُس دیگ کے مالک و متصرف صرف آپ ہی ہیں چنانچہ مولف نے کئی موقع عرس حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری حاضر حضور ہوکر دیکھا اور آزمائش کی ہے کہ جو رجوع خلقت ہندو و مسلمان مرد و زن کا آپکے حضور میں ہوتا ہے وہ کسی اور بزرگ خاندان کے حضور میں نہیں ہوتا اور جو کثرت حضار مجلس تناول طعام کیوقت آپکے دستر خوان پر رہتی تھی وہ کسی دوسری جگہہ اتنے بڑے عرس پر نہیں ہوتی یہ اُسی دیگ عطیہ کا اثر تھا افسوس ہے کہ آپ قبل از وقت دنیا سے کوچ کرگئے آپ اس پُرآشوب زمانہ میں مشائخ سلف کا نمونہ تھے آپ کا نام سلسلہ نظامیہ فخریہ میں فخر سے لیا جاتا ہے آپکے سجادہ نشین میاں حامد صاحب صاحبزادہ آپکے تجویز و منظوری حکام وقت مسند نشین ہوکر رہنمائے خلق ہوئے ہیں خدا اُنکو دیرگاہ سلامت رکھے۔
چشتی نظامی فخری سلیمانی	حضرت خواجہ محمد عبدالصمد برگزیدہ اللہ الصمد بن حضرت شیخ محمد عبدالسلام ادہمی چشتی سلیمی	دہلی شاہجہان آباد				آپ نجیب الطرفین مشائخان چشت سے ہیں کیونکہ آپکا نسب ابائی بچند واسطہ درمیانی حضرت شیخ سلیم چشتی فتح پورسیکری سے لیکر بحضرت بابا فریدالدین شکر گنج اور اُنسے بحضرت خواجہ ابراہیم ادہم منتہی ہوتا ہے اور نسب مادری آپکا بحضرت مولانا فخرالدین جہاں آبادی اسطرح پہونچتا ہے آپکے نانا غلام نصیرالدین عرف کالے صاحب بن مولانا قطب الدین ابن مولانا فخرالدین تھے جو محمد سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ بادشاہ اخیر خاندان مغلیہ شہنشاہ تیمور کے پیر تھے بادشاہ موصوف کو غایت درجہ کا دعوی غلامی اس خاندان سے تھا چنانچہ اُنکا شعر ہے ؎ اے ظفر میں کیا بتاؤں تجھسے جو کچھہ ہوں سو ہوں لیکن اپنے فخردیں کے کفش برداروں میں ہوں ؕ حق تو یہ ہے کہ اخیر بارہویں صدی ہجری کا زمانہ چشتیہ نظامیہ میں فخر پیا کا بڑا رنگین اور عشق آگیں گزرا ہے شاہ سے گدا تک ہر شخص فخر پیا کا نام جپتا تھا۔ آپ اُس گھر میں پیدا ہوئے

جو ہند کے شہنشاہ کا قبلہ سمجھا جاتا تھا آپ نے علوم ظاہری کی تعلیم مولوی محمد صالح قندہاری سے پائی اُسکے بعد آپ باطنی مشاغل میں اپنے کامل والد بزرگوار سے جو ذاتی قابلیتوں کے علاوہ حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب کے خود بھی خلیفہ تھے فیض لینے لگے اور بمصداق اسکے الولد سر لابیہ آپ بھی حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی کے ۱۲۹۹ سنہ ہجری میں مرید ہوئے خواجہ صاحب موصوف اپنے وقت میں قطب مدار اور فقراء کی کسوٹی تھے آپکو ایک جھلک میں پرکھہ لیا اور بہت جلد ۱۳۱۴ سنہ ہجری میں خلافت دیکر مجاز بیعت کردیا اور لوگ کثرت سے فیوض و برکات حاصل کرنے لگے اور بیعت ہونے لگی۔ آپ خواجہ محمد عبدالسلام اپنے والد بزرگوار کی ہرماہ میں گیارہویں کو فاتحہ دلاتے ہیں یہ ایک چھوٹا سا ماہواری عرس ہوتا ہے لیکن گیارہویں صفر کو عرس سالانہ حضرت ممدوح کا موضع بانسکولی میں جو دہلی جدید سے نکلتے ہی متبرک قطب صاحب پر واقع ہے بڑی شان و شوکت سے اور پررونق اور پرفضا جگہہ میں ہوتا ہے اور قریبًا سب ہی مشایخ شہر کے اور بیرونجات

نام خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ و سن ولادت	تاریخ و سن وفات	مقام مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات

کے تشریف لاکر جمع ہوتے ہیں اور دعوت عام ہوتی ہے قوالی و سماع کی مجلس رات دن خوب گرم رہتی ہے آجکل دہلی میں فخریوں کی آپ ہی کے دم سے شہرت ہے اور اس سلسلہ کے روحانی کمالات کا آپ ہی کے سر سہرا ہے تین بھائی آپکے تھے بڑے بھائی آپ کے احترام الدین عین عالم شباب میں دو کم سن لڑکے یادگار چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوگئے اور کسی نے اونکی وفات کی کیا اچھی تاریخ لنذ غفر لہ نکالی ہے اور منجھلے بھائی آپکے محمد رعایت الدین ہیں (یعنی گوشۂ نشین) خدا تعالی نے اخلاق علمیت علم مجلس معاملہ فہمی آپکی ذات والا صفات میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے جو لوگ دہلی قدیم اور اسکے طرز معاشرت اور آداب مجلس کے متلاشی اور شائق ہیں وہ گھنٹوں آپ کی خدمت میں حاضر رہتے اور زمانہ گذشتہ کا لطف اٹھاتے ہیں صاحبزادہ ممدوح سے حضرت میاں غلام نظام الدین خلف الرشید نہیاں کا بے حد صاحب یعنے ماموں آپکے بہت الفت رکھتے تھے اور یہ ظاہری و باطنی جوہر آپ کی ذات میں انہیں کی صحبت کا اثر ہے آپکو بھی حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی سے بیعت ہے آپنے اکثر مقامات متبرکہ ہندوستان کی زیارت کی ہیں دونوں بھائیوں میں کمال درجہ کی محبت اور اتفاق اور ایک دوسرے پر قربان رہتے ہیں -

نام خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ و سن ولادت	تاریخ و سن وفات	مقام مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ	مولوی شرف الدین فیروزپوری		۴ رجب سنہ ١٣٢١ ہجری بمقام اجمیر شریف	فیروزپور پنجاب	واقفیت ذاتی مولف	آپ مرید و خلیفہ اکمل حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رح کے تھے آپ بڑے عالم اور مسکین طبع و اخلاق حمیدہ سے آراستہ تھے کہتے ہیں آپ دست غیب بھی رکھتے تھے - مولف کو بھی آپ سے نیاز حاصل تھا آپ بماہ رجب سنہ ١٣٢١ موقع عرس حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری ہمراہ حضرت حافظ موسی صاحب تونسوی آئے ہوئے تھے اور حج بیت اللہ کا آپکا عزم تھا کہ یکایک

آپکو بخار پیغام اجل آگیا اور چوتھی رجب سنہ ١٣٢١ہجری کو وہیں انتقال ہوا بڑی دہوم دہام سے جنازہ اٹھایا گیا اور حضرت حافظ موسی صاحب نے کندہا جنازہ کو دیا اور درگاہ شریف کی مسجد کلاں میں لاکر بہت مخلوق کے ساتھ نماز جنازہ کی ہوئی اور وہاں قبرستان اجمیر شریف میں متصل ڈہائی جھونپڑہ آپکی میت کو امانتاً رکھا گیا کہتے ہیں کہ کمشنر صاحب بہادر وقت کے خواب میں آپ آئے اور کہا میری میت کو میرے وارثوں کو نکال لینے دو کہ وہ فیروزپور پنجاب لیجاوینگے چنانچہ کمشنر صاحب نے اجازت دی آپکا مزار فیروزپور میں زیارتگاہ خلایق ہے -

نام خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ و سن ولادت	تاریخ و سن وفات	مقام مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
ایضاً	حافظ سید حیات علی بن سید احمد علی	جھجر سنہ ١٢٩٣ ہجری				آپ میر فضل علی صاحب خلیفہ حضرت خواجہ سلیمان صاحب تونسوی رح کے پوتے اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی کے خلفائے راشدین سے ہیں کامل پانچ سال مقیم آستانہ عالیہ فرنت خود جا حضر رہکر تحصیل علم اور فیض صحبت حاصل کیا اور بوجہ بیماری تبدیل آب وہوا کے لئے حسب الحکم آپ نے وطن مالوفہ کو مراجعت فرمائی اور دو مہینے مقیم وطن رہکر پھر موقع

عرس شریف حضرت خواجہ نور محمد مہاروی مہار شریف حاضر حضور ہوئے سنہ ١٣١٥ ہجری میں بعد اختتام عرس شریف حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد بڑا دالوہڑ و تو ہانہ ہمرکاب آنحضرت ہوکر دہلی آئے زائران و مشتاقان کی کثرت دیکھکر حضرت نے آپکو ارشاد کیا کہ ہم بسبب ضعف بصارت شجرات طلبات پر دستخط نہیں کر سکتے تم دستخط کردیا کرو - اجمیر شریف پہونچکر اور بھی کثرت سے شجروں پر دستخط

خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ و مقام پیدائش	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
						کہنے پڑے بروقت واپسی اجمیر شریف بڑھ ہے پور وحصار سرسہ قیام فرمایا اور وہاں ارشاد ہوا کہ علاوہ دستخطوں شجروں کے تعویذ بھی حاجتمندوں کو لکھدیا کرو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور دہلی کے پلیٹ فارم ریل پر جسوقت عام خلق اللہ کا ہجوم تھا ارشاد فرمایا کہ سید حیات علی اچھا شخص میر فضل علی کے خاندان سے لایق ہے جو کچھ کسیکو ہمسے عرض کرنا ہو وہ انسے کرے اور میر حیات علی کو بجائے ہمارے تصور کرے گویا یہ فرمانا مجاز و ماذون کرنا آپ کو خلافت کا صریحاً عطا کرنا تھا اللہ تعالے آپ کو قایم رکھے۔
چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ	شیخ محمد بن فضل اللہ	گجرات ہند سنہ ۹۴۳ ہجرے	شب دوشنبہ ۱۴ ماہ رمضان سنہ ۱۰۲۹ھ عمر ۸۶ سال	برہان پور	خزینۃ الاصفیا قانون توحید مولفہ حافظ انور علی ہانسی	آپکے جد امجد کا نام شیخ محمد صدر ہے جنکا نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت صدیق اکبر رضہ پہونچتا ہے آپ نے اوایل میں شیخ صفی گجراتی کیخدمت میں پہونچکر خرقہ اجازت حاصل کیا بعد ازاں مکہ شریف گئے اور بارہ سال خدمت میں شیخ علی متقی رہ کر عمر بسر کی اور پھر وہاں سے واپس ہوکر احمد آباد میں متاہل ہوئے اور ایک عرصہ بخدمت شیخ وجیہ الدین گجراتی تعلیم علم ظاہری فرمائی بعد اُسکے خدمت میں شیخ ماہ جونپوری کہ گجرات میں تھے پہونچے چونکہ شیخ ماہ نے بزبان والد ماجد آپکے سنا ہوا تھا کہ پسرم قطب وقت ہوگا اسلیے بہت عزت آپ کی کیا کرتے تھے شیخ ابو محمد جعفر تیمی یا یمنی کہ مرید آپکے والد کے تھے اُنہوں نے شیخ وجیہ الدین و شیخ ماہ کو لکھا کہ شہباز آپ کا پرواز کیوں نہیں کرتا اُنہوں نے جواب لکھا کہ پرواز اُنکا آپکے ہاتھہ میں ہے اور آپ کو بطرف قلعہ اسیر اُنکی خدمت میں روانہ کیا وہاں پہونچکر جو نعمت والد بزرگوار آپکے نے شیخ ابو محمد اسیری کو سپرد کی تھی آپ نے اُنسے حاصل کی اور برہان پور سکونت اختیار کی آپ قدم بقدم سنت نبوی چلا کرتے تھے جو فتوح حاصل ہوتی اُسکے تین حصے کرتے ایک حصہ اپنے عیال کو اور ایک حصہ درویشان خانقاہ کو اور تیسرا حصہ نذرانہ حضرت سرور کائنات صلعم ادا کرتے تھے تحفہ مرسلہ توحید میں آپکا تصنیف ہے۔
چشتیہ نظامیہ	مولوی حاجی حافظ عبداللہ			احمد پور شرقی بہاولپور		آپ مرید و خلیفہ حضرت محمد عاقل تھے ترک و تجرید و مجاہدہ میں لاثانی اور سماع اول درجہ کے تھے اور علم تصوف کے بڑے عالم تھے کتاب تسلیم حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کی شرح تنسیم نام اور مبر ایساغوجی پر حاشیہ آپ ہی کا لکھا ہے۔
ایضاً	مولوی خدابخش ملتانی ثم خیرپوری	.	یکم صفر سنہ ۱۲۵۰ ہجرے	ملتان	تکملہ سیر الاولیا رسالہ توفیقیہ بستان مذاہب بحوالہ شرح گلشن راز فتوحات مکی	آپ کامل ترین خلیفہ حضرت حافظ محمد جمال ملتانی تھے آپ عالم متبحر اور رموز تصوف کے اعلی درجہ کے ماہر تھے رسالہ توفیقیہ علم توحید میں آپکا تصنیف کیا ہوا قابل دید اور نایاب ہے کچھ اسمیں سے مشتے نمونہ از خروارے واسطے ناظرین کے بجنسہ لکھا جاتا ہے عارف حق شناس را باید کہ بہر سو چو دیدہ بکشاید - ببیند آنجا جمال حق بیدا نگسلد از جمال حق قطعا * معنی نگسلد از جمال حق این ست کہ ہر کجا بنظر چشم بیند گوید کہ ذات حق متجلی ست باین صورت از ذوات مقدس غافل نشود و اینکہ شنیدہ باشد کہ ذات باری متجلی ست باین صورت این صورت را وجود در علم باریتعالی است در خارج از علم باریتعالے وجود نیست پس ذات مقدس موجود در ظاہر است و صورت کہ تعین موجود محض در علم باریتعالی است خارج از علم وجود ندارد و تعین را در عالم

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
						مثال نیست زیرانچہ تعین در امور نسبتہ است چنانچہ زید بہ نسبت عمرو طویل است و عمر بہ نسبت زید کوتاہ است اگر ظہور ہائے ذات متعدی نمی بود نسبت امور بایکدیگر نیز نیست چون ظہور ہائے ذات متعدیست نسبت امور بایکدیگر نیز ہست و این نسبت را وجود در علم حق تعالیٰ است وانچہ موجود در علم باریتعالے است وجود او در نفس الامر است اما در خارج نیست چنانچہ صداقت و عداوت را وجود در نفس الامر ہست مگر در خارج نیست واثار صداقت و عداوت از رحم و قہر در خارج ظاہر است پس ہمچنیں اثر ہر تعین ظاہر است واز سبب ظہور اثار مختلفہ در وہم می آید کہ اشیائے مختلفہ موجود در خارج ہستند حالانکہ موجود در خارج یک ذات مقدس است کہ بایں صور ظاہر است وایں صور و تعینات در خارج عدم ہستند پس چون صور و تعینات را وجود در نفس الامر ست بنابر ثواب و عقاب و عبادت و تکالیف شرعیہ برہمیں است مثلاً چون زید در علم خود دانست کہ فلاں کتاب بایں طریق خواہم نوشت ایں کتاب را وجود در عالم مثال متصل است و زید کہ در خواب بیند کہ فلاں مکان رفتم و بافلاں کین ملاقات کردم ایں مکان را و آں شخص را وجود در عالم مثال منفصل است موجودات عالم مثال و موجودات عالم ملکوت و موجودات عالم شہادت ہمہ ظہور یکذات مقدس است کہ ذات مقدس بایں صور ظاہر شدہ و مثال منفصل دو قسم ست یک قسم آنست کہ ارواح قبل از تعلق بہ بدن در آن عالم مثال می باشد و ایں قسم را جابلقا گویند دیگر انکہ ارواح بعد از مفارقت بدن در آنجا می باشد و ایں قسم را جابلسا گویند و اگر در خواب روح سیر کند در عالم مثال اول کہ مذکور شد احوال آیندہ معلوم کند و اگر روح سیر میکند در عالم مثال دوم احوال موتی دریافت میکند چنانچہ بزرگے فرمودہ ؎ اے پسر بنگر بچشم دل دریں زریں سپہر ۔ کوز جابلقا سحر گہ قصد جابلسا کند ٭ یعنے روح اول در جابلقا و بعد ممات سیر در جابلسا میکند وغیرہ وغیرہ ۔ اسی مسئلہ جابلقان و جابلسان میں صاحب دبستان مذاہب بحوالہ شرح مختصر گلشن راز لکھتے ہیں ہرگاہ کہ روح از بدن عنصری جدا شود او را اجساد مثالی و برزخ باشد کہ انرا ابداں کتب گویند و برزخیکہ روح بعد از مفارقت انجا متصل شود غیر برزخی ست کہ میان ارواح و اجسام است اول را غیب امکانی و دوم را غیب محالی گویند جمعے کہ مشاہدہ غیب امکانی کنند از حوادث آئندہ واقف باشند و آں بسیار اند بخلاف غیبت محالی کہ مکاشفہ احوال متوفی نادر است شیخ محمد لاہجی در شرح گلشن راز آوردہ کہ جابلقا شہریست در غایت بزرگی در مشرق و جابلسا نیز شہریست بغایت عظیم در مغرب و ارباب تاویل دریں باب سخناں بسیار گفتہ شیخ محی الدین عربی اپنے فتوحات مکی میں اسطرح تصریح کرتے ہیں البتہ برزخ اخیر غیر اول است وجہ تسمیہ اول بغیب امکانی و اخیر بغیب محالی فرمودہ اند از برائے آنکہ ہر صورت کہ در برزخ اول است ممکن است کہ در شہادت ظاہر شود و صورتیکہ در برزخ اخیر است ممتنع است کہ رجوع بشہادت کند مگر در آخرت و از مکاشفاں بسیار اند کہ صور برزخ اول برایشاں ظاہر میشود و میدانند کہ در عالم حوادث چہ واقع شود فاما بر احوال موتے کم کسے از مکاشفاں مطلع میشود ۔
چشتیہ نظامیہ ابوالعلائی	میر سید محمد ابوالعلائی ترمذی الکالپی ولد میر ابوسعید		۱۴ شعبان روز دوشنبہ ۱۰۷۱ سنہ ہجری	کالپی	انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار دفیات الاخیار قانون توحید	آپ سادات صحیح النسب ترمذ سے ہیں اجداد آپکے جالندھر میں سکونت رکھتے تھے آپکے والد ماجد نے شہر کالپی میں طرح اقامت ڈالی آپ نے شیخ جمال اولیا سے کہ جنکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی حضرت نصیر الدین محمود تک پہونچتا ہے بیعت کی ۔ یہ وہ شیخ جمال ہے جنکے علو رتبہ کی نسبت حضرت شیخ جمال گوجری فرماتے ہیں کہ مینے بکتر سے ہنڈوہ تک مسافرت کی مگر کسی مسلمان صاحبدل سے ملاقات نہیں ہوئی مگر اودہ میں ایک بچے کو دیکھا اور یہ فرماکر اشارہ شیخ جمال کیطرف کیا آپکو اجازت سلاسل اربعہ یعنے قادریہ چشتیہ

مادہ تاریخ منجانب غلام علی آزاد

غوث اعظم یگانہ آفاق ٭ میر سید محمد ذیشان
گفت تاریخ رحلتش آزاد ٭ رفت قطب زماں بسوے جناں

نام خاندان	نام بزرگ مع ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
						سہروردیہ ومداریہ کی تھی آپ نے اکبرآباد میں پہونچکر امیر ابوالعلائی احراری سے ملاقات کی اور پائین مجلس بیٹھہ گئے اس اثنار میں حضرت امیر موصوف نے قہقہہ مارا آپکے دل میں خطرہ گذرا کہ درویش ہوکر قہقہہ لیا ہے حضرت امیر العلا نے صدر مجلس سے آپکی طرف نگاہ کی اور فرمایا ع بر بیضۂ دل باش ہاں مانند مرغی پاسبان - کز بیضہ اول زاید مستی وشوق وقہقہہ اور فرمایا قہقہہ ہمارا اسوجہ سے ہے قریب تہا کہ حضرت سید محمد کو رعشہ ہووے مگر بزور شرع آپ نے سنبہالا اور متوجہ جالندھر ہوے مگر وقت معاودت ہر منزل میں امیر ابوالعلا کو دیکھتے تھے کہ پالکی میں سوار آپکو اپنی طرف کہینچتے ہیں ناچار بعد پہونچنے اکبرآباد کے التماس طریقہ علیہ نقشبندیہ کی حضرت امیر ابوالعلائی سے کی اور اُنہوں نے بکمال التفات طریقہ نقشبندیہ تلقین فرمایا اور پھر کالپی میں آنکر سالہا مشغول رہے بعد دس سال کے پھر خدمت میں امیر اقدس کی پہونچے اور چار مہینے آپکی صحبت میں رہ کر فیض حاصل کیا پھر کشش حضرت خواجہ بزرگ سے اجمیر گئے اُسوقت آپکے فرزند میر سید احمد بھی ہمرکاب سعادت تھے وقت زیارت حضرت خواجہ بزرگ بیہوشی طاری ہوگئی اور حضرت خواجہ بزرگ نے اسوقت دو تا برگ تنبول عنایت فرمائے جب افاقہ ہوا تو وہ دو تا برگ تنبول آپکے ہاتھہ میں تھے تاثیر نعرہ حضرت کی مشہور ہے یہانتک کہ اثر نعرہ حضرت کا چارپایان فیل واسپ وگاؤ میں اثر کرتا تھا و مدام بادل بریاں و دیدہ گریاں رہا کرتے تھے اور آخر عمر میں عیسوی المشرب ہوگئے تھے و قطبیت کبری میں متمکن چنانچہ احیا و اموات جیسی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے واقع ہوئی تھی ویسی ہی احیار قلوب آپسے واقع ہوتی تھی آپ کی تصنیفات سے سورہ فاتحہ در دایح بعبارت عربی و رسالہ تحقیق روح و اسرار توحید و ارشاد السالکین و رسالہ اتقیا و عقاید صوفیہ و رسالہ عمل معمول و رسالہ واردات ہیں آپکا مذہب وحدت وجود تھا ایک روز بروز جمعہ ایک موے مبارک آپکا جدا ہوکر شانہ حضرت سے گر پڑا شاہ محمد افضل الہ آبادی نے اجازت لیکر وہ اُٹھالیا اور حاضران مجلس کو آواز دیکر متوجہ کیا موے مبارک سے آواز اسم ذات سب نے سنی اور سب پر ایک حالت طاری ہوگئی آپکے خلیفہ شیخ محمد افضل الہ بادی و عبدالحفیظ بلگرامی تھے۔
چشتیہ نظامیہ ابوالعلائی	میر سید احمد ابوالعلائی بن میر سید محمد ابوالعلائی کالپی تخلص کاشفی		۱۹ صفر سنہ ۱۱۴۴ ہجرے	کالپی	انوار العارفین خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود تھے اور صاحب وجد و سماع آپکی توجہ میں بڑی تاثیر تہی جس کسی پر نگاہ توجہ کرتے بیخود ہوجاتا تھا آپ بعد ادائے نماز فرائض متصل سلام ذکر جہر نو بار کلمہ توحید بآواز بلند فرمایا کرتے تھے آپ بعد زیارت اجمیر شریف کے اکبرآباد آئے اور بطریق معمول سماع میں مشغول ہوئے عالمگیر بادشاہ نے محمد امیر ایرانی کو جو اس طائفہ سے منازعت رکہتا تھا بھیجا آپ نے ایسی توجہ کی کہ وہ فوراً نعرہ مارکر بیہوش زمین پر گر پڑا اور لوٹنے لگا بعد افاقہ بحضور بادشاہ گیا بادشاہ

نوٹ از مولف - قیاس ایسا ہوتا ہے کہ امیر العلا کے بیعت کرنے سے میر سید محمد لقب ابوالعلائی ہوا۔

نوٹ خزینۃ الاصفیا میں آپکو سید احمد گیسو دراز اور ۱۱۶۰ھ وفات لکہا ہے اور با منکران و مدعیان تذاکرہ و مناظرہ کیا کرتے تھے و مسایل توحید و مقدمات حضرت شیخ محی الدین عربی کو ملامتیہ تقریر کیا کرتے تھے اور حضرت سید محمد گیسو دراز سے خاص خصوصیت اور دوست رکہتے تھے اسلئے گیسو دراز رکہتے تھے اور کتاب جوامع الکلم عربی و مختصری بعبارت فارسی حقایق و معارف میں موسوم بمشاہدات تحریر فرمائی تہی لیکن سوانح بندہ نواز میں مصنف جوامع الکلم شیخ محمد مرید سید محمد گیسو دراز لکہتے ہیں۔

خاندان	نام مع لقب و خطاب	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات و عمر	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
						نے مسکرا کر فرمایا کہ تو نے سنیوں کی کرامت دیکھی عرض کیا جہاں پناہ دیکھی سید کی کرامت برحق ہے عالمگیر بھی معتقد ہو گیا آپ صاحب تصنیف تھے تخلص کاشفی تھا مشاہدات صوفیہ اور شرح عربی عقاید نسفیہ سے چند اشعار ذیل درج ہذا ہیں ~ ہر کسے بادہ کش و طالب جام است اینجا ۔ ہر کہ لب باز کشد مرد تمام است اینجا ؁ کاشفی خواست کہ تا توبہ کند پیر مغاں ۔ گفت خاموش زمی توبہ حرام است اینجا ؁ دیگر از ہر طرف بگوشم من آید ہمیں ندا ۔ ولعمرہ ہر انچہ می نگری نیست جز خدا ؁ اشکال مختلف کہ مشاہد ہمیں شوند یک فرد واحد است برنگے جدا جدا ؁
چشتیہ نظامیہ ابو العلائی	شیخ محمد افضل الہ آبادی ابو العلائی	دسویں ربیع الاول سنہ ۱۰۳۸ھ	۱۵ ذی الحجہ روز جمعہ سنہ ۱۱۲۴ھ عمر ۸۶ سال	الہ آباد	انوار العارفین	آپ کا نسب بحضرت عباس رضی اللہ عنہ منتہی ہوتا ہے اعظم خلفا سے حضرت سید محمد کالپی سے تھے بیشمار طالبان حق کو راہ پر لائے مرتبہ ولایت و قطبیت کو پہونچے صاحب تصنیف عربی و فارسی ہیں پچاس سے زیادہ آپکی تصنیف کتابیں ہیں اکثر کتابوں کی شرح پیرایہ تصوف میں لکھی ہے چنانچہ حل مثنوی شریف تائید الہم فی شرح اربع کلمات فصوص الحکم شرح فصوص علی وفق النصوص - مجموعہ کشف الاستار عن وجوہ مشکلات الاشعار جسکے ۱۶ رسالہ ہیں - شرح کریما و بوستان و یوسف زلیخا جامی و شرح سکندر نامہ و شرح دیوان حافظ و قران السعدین و مخزن الاسرار و تحفۃ العراقین و شرح قصاید عرفی و محاکمہ میان قدسی و شیدا و منیر ابیات متفرقات وغیرہ - خلافت سلاسل خمسہ چشتیہ قادریہ سہروردیہ مداریہ نقشبندیہ میں مجاز و ماذون مطلق تھے -
ایضاً	حضرت شیخ محمد یحیی سرفراز شیخ خوب اللہ ابو العلائی	بعد نماز جمعہ سنہ ۱۰۸۰ ہجری	۱۱ جمادی الاول شب دوشنبہ سنہ ۱۱۴۴ ہجری عمر ۶۴ برس	الہ آباد	انوار العارفین تذکرۃ العابدین قانون توحید	آپ برادر زادہ حقیقی و داماد و سجادہ نشین شیخ محمد افضل الہ آبادی ہیں بحر امواج علم شریعت و طریقت تھے اور صاحب تصنیف آپکے مکتوبات چار جلد میں بڑی دلیل آپکی علمیت و علو فطرت و کمال بیزوال کی ہے آپکی تصنیفات چالیس سے زیادہ ہیں خلاصۃ الاعمال - مناقب خورشید و چہل حدیث قباب الاعلام - کلمات موتلفہ فی مقاصد المختلفہ و کلام المقید فی ما یتعلق بالشیخ و المرید قول الصحیح فی حدیث صلوٰۃ التسبیح بضاعۃ مرجان وغیرہ وغیرہ -
ایضاً	حضرت شیخ محمد فاخر ابو العلائی الہ آبادی تخلص زایر بن شیخ محمد یحیی شاہ خوب اللہ	۲ شعبان سنہ ۱۱۰۶ ہجری	۱۱ ذوالحجہ روز یکشنبہ سنہ ۱۱۶۴ ہجری عمر ۵۸ سال	برہان پور قریب مزار شیخ عبد اللطیف استاد عالمگیر بادشاہ	ایضاً	آپ سجادہ نشین حضرت شیخ محمد یحیی تھے صاحب صفات مرضیہ و مناقب سنیہ کشادہ دست و شگفتہ پیشانی - فتوح کا ذخیرہ نہیں رکھتے تھے یگانہ و بیگانہ کو یکساں احسان بیدریغ سے نوازتے تھے مقدمات غامضہ میں بسرعت تمام آپکی طبیعت پہونچتی تھی صاحب تصنیف تھے چنانچہ درۃ التحقیق فی نصرۃ الصدیق رسالہ نجاتیہ در عقاید اہل حدیث رسالہ فضیلت صف اول صلوٰۃ رسالہ در جواب ذاضل جے نگرسی و نجاح شرح حدیث ام زرع مثنوی معارج القبول وغیرہ -

جدول ثانی

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام تصنیف	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ ابوالعلائی	میر سید دوست محمد ابوالعلائی	برہان پور ۹۹۶ سنہ ہجرے	۲۶ جمادی الثانی روز جمعہ ۱۰۹۰ سنہ ہجری عمر ۹۴ سال	اورنگ آباد تکیہ مسافر شاہ یا محمود شاہ	انوار العارفین	آپ خلاصہ مسترشدان وعمدہ خلفائے حضرت سید محمد امیر ابوالعلائی ہیں حضرت امیر کو جو کچہہ نعمت روحانیت ایمہ اطہر وخواجہ بزرگ حضرت معین الدین چشتی سے پہونچی تھی وہ سب آپکو عنایت فرمائی و بار امانت ولایت وارشاد تفویض کر دیا تھا۔ اول آپ بطلب خدا ملک بنگال تشریف لیگئے وہاں سے حضرت امیر کے اوصاف سنکر قصد اکبرآباد کیا۔ شہر کالپی سے ایک کوزہ مصری بہ نیت نذر حضرت امیر خریدا اور حاضر ہوکر پیش نظر کیا اُنہوں نے تھوڑی سی مصری کہاکر حاضرین کو تقسیم کرکے فرمایا سید دوست محمد نے میرا مونہہ میٹھا کیا مناسب ہے کہ میں بھی انکا مونہہ میٹھا کروں پس آپکو توجہ غیبی دی اور بادہ وحدت سے مدہوش کیا دوسرے دن صبح کو بعد بیعت خرقہ خلافت وشجرہ طریقت دیکر فرمایا برہان پور جاکر طالبان خدا کی رہنمائی کرو مگر آپ نے قدموں سے دور نہ کرنیکی التجا کی اسلیئے ایک سال حضور امیر صاحب رہ کر خدمت نعلین برداری و پاکوبی ومگس رانی کرتے رہے اور پھر برہانپور کی رخصت لیکر ملک دکہن میں فیض اپنا جاری کیا اور ہیم کہانی فراق مرشد میں تصنیف فرمائی۔
ایضًا سرمنشار فرہادیہ	شاہ محمد فرہاد ابوالعلائی	دہلے	۵ جمادی الثانی ۱۱۳۵ سنہ ہجرے	مغل پورہ متصل دہلی	ایضًا	آپ خلیفہ حضرت میر سید دوست محمد تھے اور والد آپکے صوبہ دار برہانپور تھے تاحیات شیخ آپ نے آستانہ شیخ کو نہیں چھوڑا قریب انتقال آپکے پیر مرشد نے فرمایا کہ دہلی میں رہنا اور طالبان خدا کی رہنمائی کرنا چنانچہ آپنے ایسا ہی کیا اور فیض نسبت عالیہ ابوالعلائیہ فرہادیہ جاری کیا آپ آخر عمر میں کثرت استغراق تنزیہ اور محویت سے تکلفات عالم تشبیہ سے بالکل مبرا ہو گئے تھے اور محویت نے ایسا غلبہ پایا تھا کہ خود آپکو مسند پر ڈھونڈھتے تھے مریدان پوچھتے کیا ڈھونڈتے ہو تو آپ فرماتے فرہاد کہاں گیا۔ اعظم وعمدہ خلفاء آپکے مولانا برہان الدین خدانما و میر سید اسداللہ تھے و مرشد زادہ وخلیفہ اعظم مولانا برہان الدین خدانما کے شاہ رکن الدین عشق و میر سید اسداللہ کے شاہ محمد منعم تھے اور حضرت شاہ رکن الدین عشق کے سید خواجہ شاہ ابوالبرکات خلیفہ تھے اور خلیفہ شاہ محمد منعم کے شاہ حسن علی اور اُنکے خلیفہ حضرت حکیم شاہ فرحت اللہ حسن تھے و قمرالدین حسین عظیم آبادی خلیفہ اعظم حضرت سید خواجہ شاہ ابوالبرکات تھے نیز اُنہوں نے خرقہ خلافت شاہ فرحت اللہ سے پایا تھا مولد و مدفن اُنکا عظیم آباد ہے۔
ایضًا	شاہ بدرالدین اوحد چشتی القادری بن مولوی فخرالدین المہمی ثم الرہتکی	رہتک	۲۶ شوال ۱۲۰۵ سنہ ھ عمر ۹۰ سال	ضلع دہلی رہتک ضلع قسمت دہلی	اسناد الاشجار واجازت نامہ مندرجہ قانون سلوک مرتبہ حافظ انور علی رہتکی تذکرۃ العابدین	آپ کے پیر بیعت حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی ہیں لیکن ماذون ومجاز یعنے خلیفہ حضرت شاہ محمد فاخر الہ آبادی ہیں اور آپ نے حسب الارشاد والبشارت آنحضرت صلعم کے سید فتح محمد گمتہلی سے بھی خرقہ ارادت پہنا تھا پھر شاہ نوراللہ قادری تبریزی سے اجازت طریقہ قادریہ وقمیصیہ حاصل کی اور لقب اوحد شاہ پایا پھر شاہ نور دکہنی گجراتی سے اجازت ہر چہار خانوادہ حاصل کی تھی مگر تذکرۃ العابدین میں لکھا ہے کہ شاہ محمد حیات بن شیخ محمد بن شیخ محمد صادق گنگوہی سے اجازت سلسلوں کی حاصل کی تھی نوٹ گمتہلی قریب انبالہ ہے۔

نام سلسلہ	نام بزرگ مع ولدیت	مقام و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ ابو العلائی سر غشار فرادیہ	شاہ غلام جیلانی بن شاہ بدر الدین چشتی القادری	رہتک سنہ ۱۱۶۳ ہجری	۱۷ شوال شب جمعہ سنہ ۱۲۴۳ ہجری عمر ۸۲ سال	رہتک	تذکرۃ العابدین	آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار تھے آپکا سلسلہ نسب حضرت صدیق اکبر سے ملتا ہے آپکا نام لڑکپن میں قطب الدین تھا بڑے حسین مہ جبین مقبول حضرت شاہ محی الدین جیلانی تھے کیونکہ عالم رویا میں حضرت محبوب سبحانی نے آپکے والد کو فرمایا تھا کہ اپنے لڑکے کا نام غلام جیلانی رکھنا کہ یہ ہمارا بڑا پیارا ہے۔ آپکے والد نے آپ کی خورد سالی میں انتقال کیا تھا اور آپ اپنے ماموں صاحب کے پاس ملک پورب چلے گئے تھے جو اپنے وقت کے امیر تھے وہاں آپ نے تحصیل علم کی اور چونکہ اُنکے ماموں نے تدبیر صائب آپکی دیکھکر اپنا نائب کر لیا تھا تمام جاگیر اور فوج کا عام کام آپکے سپرد کر دیا لیکن اُس کام میں بھی روز و شب عبادت میں رہا کرتے تھے لوگ آپ کو قطب کہتے تھے بعد وفات اپنے ماموں کے آپ نے نوکری سے استعفا دیا اور ترک تجرید اور خرقہ فقر لیا اُسوقت آپ کی خوراک ڈیڑھ سیر کی تھی رفتہ رفتہ گیارہ تولہ رہ گئی پھر اُسے بھی چھوڑ کر بارہ برس اناج نہیں کھایا صرف بناس پتی پر گذران کی تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب سے بدر کامل و ماہ تمام ہو گئے تھے۔ آپکی تصنیفات لطائف سلوک شرح فارسی چو پائیاں و اسناد الاشجار رسالہ طریق الہدا رسالہ اعمال الامراض رسالہ اثبات وحدت الوجود رسالہ واجب ممکن تفسیر سورۃ والعصر بطریق اہل تصوف و تفسیر ویل الکل و انا اعطینا قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس رسالہ زبدۃ السائر
ایضاً	مولوی شاہ اسمعیل بن شیخ عبد الحکیم صدیقی مہمی		۲۷ جماد الثانی سنہ ۱۲۷۴ ہجری	قصبہ مہم ضلع رہتک	تذکرۃ العابدین	آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ غلام جیلانی کے ہیں اور برادر حقیقی مولانا شاہ رمضان صاحب شہید مہمی۔
ایضاً	میاں شاہ راج خانصاحب		پنجشنبہ ۸ رمضان سنہ ۱۳۰۶ھ مادہ تاریخ ہائے ہائے آفتاب معرفت	موضع سوندہ ضلع گوڑگانوہ	ایضاً	آپ قوم کے میواتی ہیں اور خلیفہ اعظم حضرت مولانا محمد اسمعیل مہمی کے میوات میں بہت بڑے اولیاء کاملین سے گذرے ہیں آپ نے دیگر بزرگان سے بھی استفادہ کیا ہے چنانچہ داتا گلاب شاہ مجذوب وغیرہ سے آپکی نسبت بہت بڑی ہوئی تھی ایسے اولیا اللہ بہت کم دیکھے گئے ہیں آپ نے چالیس برس جمعہ کی نماز بلا ناغہ دہلی میں پڑھی ہے اور شاہ عبد العزیز و شاہ اسحاق کے وعظ میں شریک ہوکر اسی روز اپنے مکان موضع سوندہ پرگنہ تاوڑو ضلع گوڑگانوہ واپس تشریف لیجاتے تھے اور تمام ملک میوات کا آپکا مطیع و منقاد تھا قریب پچاس ہزار آدمی کے آپ سے مستفیض ہوئے خلفاء مشہور آپکے غازالدین شاہ۔ ریاست بھرتپور و دھولپور و قرب و جوار شل ریاست قرولی و اکبر آباد وغیرہ میں ہزارہا اشخاص مستفیض ہوئے لیکن عمر زیادہ نہیں ہوئی اپنے مرشد کے سامنے وفات پائی دوسرے خلیفہ آپکے چھوٹے شاہ کہ جنسے ضلع میرٹھہ و مراد آباد وغیرہ میں ہزارہا انسان ہو گئے اور بقوت جذبی و کمالی عقد ثانی امروہہ و بارہ بستی افغانان میں جاری کر دیا۔ تیسرے خلیفہ محمد عابد جو تھے خلیفہ و فرزند مولوی عبد اللہ شاہ جواب سجادہ نشین آپکے ہیں پانچویں میاں حیدر شاہ۔

نام خاندان	نام صاحب حال مع نام پدر	تاریخ ولادت و مقام ولادت	تاریخ وفات و مقام مزار	[illegible]	نام کتاب	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ ابو العلائی	شاہ فضل اللہ بن سید احمد ابو العلائی کالپوی		۱۴ ذیقعد سنہ ۱۱۱۱ ہجری		انوار العارفین	آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار تھے ملکی صفات ذوق و شوق ہر بن مو سے تراوش کرتا تھا۔ بذل و کرم اور تمام صفات مرضیہ پورے درجہ کے رکھتے تھے نقل ہے ایک دن چار شخص نے حاضر ہوکر عرض کی کہ ہمارے دل قساوت سے مثل پتھر ہوگئے ہیں اور تمام عمر میں کبھی ہماری آنکھوں میں آنسو تو کجا نم بھی بر آمد نہیں ہوئی آپ اُن کے حال پر متوجہ ہوئے اُسیوقت ہر چہار کس بسمل وار تڑپنے لگے اور عکس انوار چہرۂ مبارک آپکا ستونہائے سنگ مرمر کہ صیقل سے مثل آئینہ بنے ہوئے تھے چمکنے لگا اور وہ لوگ دو پہر تک شورش و بکا میں رہے بعد رفاقت دست انابت بہ بیعت دیا۔
ایضاً	حاجی سید عطا حسین ابو العلائی عظیم آبادی		عظیم آباد		انوار العارفین	آپ خواہرزادہ و اعظم خلیفہ شاہ قمرالدین حسین عظیم آبادی کے ہیں صاحب ذوق و شوق و اہل وجد و حال تھے۔ آپکے مرید طریق سنت جماعت و مشغول یاد آلہی اور نفور از مناہی و تارک از غذائے ماہی اور رات میں دوگانہ صلوٰۃ العشق میں مشغول رہا کرتے تھے۔
چشتیہ نظامیہ	حضرت پیر کبار چشتی لقب اصلی نام شیخ دلو بن شورہ بن خویشگی		۵۵۰ سنہ ہجری		خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت و اخبار الاولیا شجرہ حسنیہ	آپ قوم کے افغان شوریانی و خویشگی کہ فرقہ اہل چشت سے ہوتے ہیں اُن کی اولاد سے ہیں جب آپکو جاذبہ شوق آلہی دامنگیر ہوا تو طلب شیخ کامل کے متردد ہوئے اور آخر کار قصبہ چشت میں بحضور حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی حاضر ہوئے اُنہوں نے آپکو آب کشی باورچیخانہ پر مقرر کیا چالیس برس تک اس خدمت پر مامور رہے جب وقت رحلت خواجہ موصوف قریب پہنچا آپ کو اپنے نزدیک طلب کرکے بخلعت خرقہ خاص ممتاز فرمایا اور آپ کو وطن مالوفہ کیطرف رخصت کیا مردمان افغان کوہستان پشاور سخت سنگدل ہوتے ہیں آپ سے اُنہوں نے نشانی ولایت چاہی اور سب نے ملکر کہا کہ اگر اسیوقت دو کبوتر وحشی آویں اور آپکے گریبان کیطرف سے پیرہن میں سے ہوکر آستین سے نکل جاویں تو البتہ اعتقاد ہمارا تمہاری ولایت کیطرف قایم ہو پس ناگاہ دو کبوتر وحشی غیب سے ظاہر ہوئے اور ویسا ہی ظہور میں آیا جیسا کہ اُنہوں نے چاہا تھا۔ ظہور اُس کرامت سے بہت خلقت کوہستانی معتقد اور آپ کی مرید ہوگئی علی الخصوص افغاناں خویشگی و حضرت پیر کبار نے کبوتران کے حق میں دعا خیر فرمائی اور اپنے مریدوں کو شکار و ذبح کبوتروں سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ میرے مریدوں سے جو کوئی کبوتروں کو ایذا پہونچاویگا وہ زندہ نہیں رہیگا یا اولاد اُسکی نہوگی یا تنگ روزی رہے گا چنانچہ یہ رسم افغان خویشگی میں ابتک رائج ہے۔

نوٹ - پایا جاتا ہے کہ آپ اپنے والد کی حیات میں فوت ہوگئے تھے دیکھو تاریخ وفات ۱۱۴۲ھ ہجری حضرت سید احمد کی۔ بمولف

خاندان	اسم بزرگ مع لقب	جائے ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	خرقہ خلافت	مختصر حالات
چشتیہ نظامیہ	شیخ رحمت اللہ شوریانی	قصور	سنہ ۱۰۲۰ھ	قصور ایک قصبہ بستی ٹھٹھہ اوکی ضلع لاہور میں ہے	خرقہ از والد سنیا	آپ اولاد پیر کبار سے تھے نیز فیض روحانیت حضرت پیر کبار سے پایا تھا علم علمنا منطق الطیر کا اُس سبحانہ تعالے نے بلکہ زبان فہمی وحوش طیور اور کلام آنے کرنیکا آپکو عطا کیا تھا۔
ایضاً	مولانا شیخ احمد شوریانی		سنہ ۱۰۳۰ ہجری		ایضاً	آپ بھی اولاد پیر کبار سے تھے آپ کے جدا مجد علام معین الدین عبد اللہ خویشگی چشتی صاحب معارج الولایت واخبار الاولیاہیں عظماے علماو کبرای اتقیا خطہ پنجاب تھے وبعلوم ظاہری وباطنی شاگرد ومرید شیخ اسحاق بن حضرت شاہ کاکو چشتی لاہوری تھے جنہوں نے اولاد حضرت فریدالدین گنجشکر سے علم مشیخت وفضیلت بلند کیا تہا سب سے اول آپ ہی نے قوم خویشگی میں سے علم ظاہری وباطنی حاصل کیا تھا اور جو مسئلہ مشکل علماء لاہور وملتان وغیرہ سے حل نہیں ہوتا وہ آپ سہل ترین وجوہ سے حل کردیا کرتے تہے آپ تصانیف کتب سے اجتناب رکھتے تہے الاکتاب سوالات احمدی جو واسطہ ملاحدہ وزنادقہ کے اکسیر اعظم ہے تمام عمر میں تصنیف فرمائی تھی۔
ایضاً	شیخ حاجی گنگن شوریانی قصوری		سنہ ۱۰۴۳ ہجری	قصور	ایضاً	آپ اولاد پیر کبار سے تہے سات حج آپ نے کئے اور بہت ریاضات ومجاہدات کئے لیکن کشود باب نہ ہوا ساتویں حج میں پیش حق بیت العتیق میں بہت روے ہاتف نے آواز دی کہ فتح باب تیرا عیلے مشوانی سے ہوگا پس آپ نے مراجعت ہندوستان کی اور حضور میں شیخ عیلے مشوانی حاضر ہوئے آپ طریقہ ملامتیہ رکہتے تہے واکثر اوقات بشرب شراب مشغول رہتے تہے یہ حال دیکھکر آپ بے اعتقاد ہوگئے شیخ عیلے از راہ کشف آپ کے خطرہ سے آگاہ ہوے اور فرمایا ہر شخصکے حصول میں تم گئے مگر کشود کار میسر نہیں ہوئی آخر کعبہ سے میرے پاس مامور ہوئے اب بے حصول چلاجانا دوراز عقل ہے یہہ بات سنکر آپ ہزاروں سے معتقد ہوگئے اور قدموں میں گر پڑے اور ادب سے بیٹھ گئے آپ نے اشارہ بشیشہ شراب کیا اور کہا اُٹھالاؤ آپ نے کچھہ تامل کیا حضرت شیخ عیلے نے خود اُٹھہ کر شیشہ شراب تمام وکمال آپکے مونہہ میں ڈالدیا بمجرد پینے کے شیخ حاجی گنگن بیخود ہوگئے جب ہوش میں آئے لباس زہد وتقوی کو چہوڑ کر لباس محبت وعشق کا زیب تن کرلیا اور صرف ستر عورت پر کفایت کی دنیا واہل دنیا سے اختلاط دور کیا اور چار ابرو وریش بروت کو صفا کردیا۔ سماع سے شوق بہت تھا۔ معارج الولایت میں ہے ایک افغان کے اولاد نہیں ہوتی تہی آپ سے التجا کی فرمایا پہلا لڑکا ہمکو دینا اُسنے قبول کیا جب پسر تولد ہوا اُسنے لاکر پیش کیا آپ نے اس لڑکے کو لیکر آگ میں ڈالدیا وہ شخص اس واقعہ سے سخت پشیمان ہوا فرمایا صبر کرتا پختہ ہوجاوے پھر افغان نے بیتاب ہوکر عرض کی کہ میرا لڑکا آگ سے نکالکر مجھے دلجاوے آپ نے بعد چند تکرار کے فرمایا کہ بیٹے تیرے فرزند کو نہیں جلایا گھر میں جاکر دیکھو اُسے پنگورہ میں پاؤ گے چنانچہ ایسا ہی اُسنے گھر میں آنکر دیکھا بعد وفات آپکے اکثر مردمان آگ روشن کرنے کی نذر مانتے ہیں جب مراد پوری ہوجاتی

نام خاندان	نام صاحب حالات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
						ہے تو آگ جاکر روشن کرتے ہیں۔
چشتیہ نظامیہ	شیخ الہ داد توری		سنہ ۱۰۴۹ ہجرے	قصور	خزینۃ الاصفیا	آپ اولاد پیر کبار سے بڑے متوکل و متورع و منزوی ہمیشہ حجرہ میں معتکف رہا کرتے تھے غم و شادی کیوقت بھی حجرہ سے باہر نہیں آتے تھے جب نفس آپکا حجرہ میں بیٹھنے سے ملالت کرتا تو آپ حجرہ کے اندر دیوار بنانیکا مشغلہ کرلیا کرتے اور پھر ڈھا دیا کرتے آپکے معتقد مردمان آپکے حجرہ و دیگدان کا طواف کرتے اور اسطرح مقصد اپنا حاصل کرلیا کرتے تھے۔
ایضاً	ملک محمد جائسی معروف شیخ محمد جائسی لقب محقق ہندی		ایضاً		ایضاً	آپ مرید و خلیفہ شیخ الہ داد خلیفہ محمد مہدی کے تھے آپ کوز پشت تھے۔ جلال الدین اکبر بادشاہ کے روبروے آپکو لائے بادشاہ آپ کی صورت دیکھکر ہنسے آپ نے کہا اے بادشاہ کلال یعنے گلگو پر ہنستے ہو یا اُسکے برتن پر بادشاہ نے متنبہ ہوکر آپ کی حاضر جوابی پر آفرین کہی آپ کے زبان ہندی میں کئی رسالہ ہیں چنانچہ پدماوت و کتھاوت و اکھروتی و وکہرانامہ و پوستی نامہ و ہولی نامہ وغیرہ۔
ایضاً	اخوند سعید شوریانی		سنہ ۱۰۱۸ ہجرے	قصور	ایضاً	آپ نے حضرت پیر کبار کی روحانیت سے تربیت پائی تھی او ثانی ابوالحسن خرقانی تھے کسواسطہ کہ خواجہ ابوالحسن خرقانی نے روحانیت سلطان العارفین سے تربیت پائی تھی ویسی ہی آپ نے پیر کبار سے۔ آپ مرید کسیکو نہیں کرتے تھے خرقہ عادات آپ کے بہت ہیں ایک ادنی مثال آپ کی کرامت کی یہ ہے کہ ایک شخص راجپوت نے آکر عرض کی کہ جلال الدین اکبر بادشاہ کی مجھپر خفگی ہے ہمت فرمائیے کہ خیال تقصیر میری سے درگذریں فرمایا کہ بادشاہ کے روبروے جاؤ اور کچھ اندیشہ نکرو کہ میں نے زبان بادشاہ کی بندکردی ہے و بعطائے خلعت زبان بادشاہ کو حرکت دونگا جب خلعت پاؤ اور بادشاہ سے رخصت ہو تو ایک بز فربہ میرے واسطے لانا چنانچہ راجپوت نے بعد مراجعت کے بہت بز لاکر حاضر کیں آپنے فرمایا کہ وہی ایک بز میری ہے جو کہی تھی۔
ایضاً	حضرت بایزید بتک زہی چشتی		سنہ ۱۰۳۵ ہجرے	قصور	خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الاولیا	آپ نے روحانیت شیخ بتک سے تربیت پائی تھی۔ ایک وقت سماع میں آپ با خوشوقت تھے۔ فرمایا کوئی ہے کہ وہ میرے سامنے آوے اور میں اُس کو خدا سے ملاؤں تین کس افغان خویشگی آئے اور آپ سے معانقہ کیا۔ فی الحال وہ تینوں واصلان حق ہوگئے۔ ہر بار کہ شیخ سماع کرتے اور اسیطرح فرماتے اور بہتوں کو خدا رسید کرتے۔ ایک روز ایک شخص بیگانہ نے چاہا کہ معانقہ کرے درمیان اپنے اور شیخ کے اُسنے خندق پُر آتش دیکھی۔ منقول ہے ایک ضعیفہ نے حاضر ہوکر عرض کی کہ میرا لڑکا قریب المرگ ہے دعا فرماؤ کہ صحت پاوے آپ نے مراقبہ کرکے فرمایا کہ اے ضعیفہ تیرا لڑکا عمر نہیں رکھتا ہرچند تلاش کی لیکن اُسکی عمر نہیں معلوم ہوتی پس سوائے اسکے چارہ نہیں کہ میں اپنی عمر باقیماندہ اُسکو دیتا ہوں

نام سلسلہ	نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
						اور یہ فرماکر اپنی چادر زمین پر بچھادی اور اسپر دراز ہوکر جاں بحق ہوگئے ؎ در کوئے تو عاشقاں چناں جان بدہند - کانجا ملک الموت نیاید بجائے -
چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ صدرالدین معروف بہ شیخ صدو یا سیدو		در رمضان سنہ ۹۳۳ ہجری از وفیات الاولیا	جونپور	خزینۃ الاصفیا	آپ خلیفہ ثانی حضرت شیخ بنک دیوانہ وار پھرا کرتے تھے لڑکے آپکے گرد ہجوم رکھتے تھے آپ از راہ کرامت نان گرم بغل سے نکالکر دیا کرتے تھے اسیطرح خلیفہ ثالث شیخ بایندہ تو ری عظمائے اولیا عہد خود تھے جو کوئی پانی باقیماندہ وضوء انکا پیتا اولیا اللہ ہوجاتا -
ایضاً	مخدوم شیخ عبدالرشید جونپوری نام محمد رشید لقب شمس الدین وفیاض و دیوان بن شیخ مصطفے عبدالمجید عثمان		سنہ ۱۰۵۵ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ مرید پدر بزرگوار خود تھے اور آپکے والد مرید شیخ محمد بن شیخ نظام الدین انبیٹھی اور وہ مرید شیخ معروف جونپوری اور وہ مرید شیخ الہداد شارح کافیہ وہدایہ اور وہ مرید راجی حامد شاہ اور وہ مرید حسام الدین کے تھے - اور خلافت آپ نے از جانب شیخ طیبب در مشائخ دیگر خانوادہ و دیگر خواجگان سلاسل سے بہی رکھتے تھے اور کتاب اسرار المخلوقات کہ مختصر سی تصانیف شیخ محی الدین ہے اسکی شرح نہایت مستحسن اور خوب لکھی ہے سماع میں غلو رکھتے تھے و کتاب رشیدیہ علم مناظرہ میں و زاد السالکین و مقصود الطالبین و دیوان اشعار آپکی تصنیف و تالیف سے ہیں تخلص شمس رکھتے تھے -
ایضاً	شیخ عارف چشتی لاہوری		سنہ ۱۰۶۶ ہجری از مجمع الواصلین سنہ ۱۰۷۴ ہجری	لاہور	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ اسحاق بن شاہ کاکو چشتی ہیں اور عہد حضرت شاہجہاں بادشاہ لاہور میں علم مشیخت بلند کیا ہوا تھا اور بہت مرید آپکے تھے اور ہر ماہ عشرہ اخیر میں اعتکاف میں رہتے تھے اور اس دس روز میں بے خورد و خواب بسر کیا کرتے تھے اول تاریخ ہر مہینے کی حجرہ سے باہر تشریف لایا کرتے
						خلق عام و خاص کو وقت تشریف لانیکے حجرہ سے دور کردیا کرتے تھے اگر کوئی اتفاقاً دروازہ حجرہ پر موجود ہوتا اور نظر جلالت اثر آپ کی اُسپر پڑ جاتی تو تین روز بیہوش پڑا رہتا اور تارک الدنیا ہوجاتا سماع میں تواجد و اضطراب بہت کرتے یہانتک کہ نوبت بانفراق روح پہونچ جایا کرتی تھی آخر کار حالت اعتکاف میں جاں بحق تسلیم ہوئے -
ایضاً	شیخ بہو کی افغان عزیز زئی		سنہ ۱۰۶۹ ہجری بقول وفیات الاخیار سنہ ۱۰۹۹ ہجری	قصور	خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت	آپ نے حضرت پیر کبار کی روحانیت سے تربیت پائی تھی آپکو سماع میں غلو بدرجہ غایت تھا کہتے ہیں ایک رات سماع تھا آپ نہیں چاہتے تھے کہ شب آخر ہو جب صبح نزدیک ہوتی اشارہ آسمان کیطرف کرتے باز شب معاودت کرتی مردمان تعجب میں ہوئے اظہار اس حال کا لوگوں نے شیخ بہا گر کہ ہمعصر

نام خاندان	نام مع القاب	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	حوالہ کتاب	مختصر حالات
آپکے تھے کیا فرمایا نعم نہ کہا و امشب شیخ بہو کی سماع میں ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ شب آخر ہو وہ رات نہایت طویل ہوگئی تھی۔						
چشتیہ نظامیہ	شیخ عبدالکریم پشاوری عرف اخوند کریم داد		سنہ ۱۰۷۲ ہجری	ملک یوسف زئی	ایضاً	آپ فرزند مولانا دردیزہ و خلیفہ میر سید علی خواص تھے اور ظاہری و باطنی تربیت آپ نے اپنے والد ماجد سے پائی تھی مخزن الاسلام آپ کی کتاب سے علو مراتب ظاہر ہوتے ہیں اور کتاب خلاصۃ البحرین میں محقق آفاق سے آپکو مخاطب کیا ہے کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ غوث کسکو کہتے ہیں اور اسکی کیا تعریف ہے۔ فرمایا کہ جب غوث مرتا ہے اور دوسرا شخص جب اُسکے چہرہ کو دیکھتا ہے تو تبسم کرتا نظر آتا ہے
ایضاً	شیخ پیر محمد سلونی		سنہ ۱۱۴۰ ہجری	سلون ضلع رائے بریلی اودھ میں پورانی [illegible]	خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاولیا	آپ کی ارادت شیخ عبدالکریم سے تھی جنکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی شیخ حسام الدین مانکپوری سے پہونچتا ہے آپ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے اکثر آپ کے مرید صاحب علم و عمل و ریاضت و مجاہدہ تھے پیر محمد لکھنوی آپ کے ہمعصر تھے علما و فضلا اُسطرف کے پیر محمد لکھنوی سے زیادہ آپ کی طرف رجوع رکھتے تھے کیونکہ پیر محمد لکھنوی حصور و مجرد تھے اور آپ متاہل عیال دار اور لباس مشایخانہ رکھتے تھے صاحب اخبار الاولیا آپ سے بہت کرامات کی نقل کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ آپ ضلع سورت میں ایک آیت تھی جس صورت میں چاہتے اپنی صورت بدل لیتے تھے اور اشعار فارسی و ہندی میں فرمایا کرتے تھے۔
ایضاً	شیخ پیر محمد لکھنوی			لکھنؤ	ایضاً	آپ درویش کامل و شیخ عاقل و متوکل تھے اور علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل کئے ہوئے تھے اور تکمیل تحصیل علم کی قاضی عبدالقادر لکھنوی سے کی تھی اسی اثنا میں شوق جذبہ الہی دامنگیر ہوا اور حسن اتفاق سے شاہ عبداللہ سیاح چشتی کہ سکونت کوہستان میں رکھتے تھے برسر وقت آپہنچے اور آپ کو اپنا مرید کیا اور خاندان چشتیہ بہشتیہ سے حصہ وافر آپکو بخشا اور دوسرے سلسلوں میں بھی اجازت خلافت دی اور اجازت لکھنؤ رہنے کی فرمائی آپ نے برلب دریائے گومتی استقامت فرمائی سماع کے غایت درجہ شوقین تھے چند قوال مدام صبح و شام حاضر رہتے اور ربع حصہ فتوحات اُنکو بخشتے و دیگر فقرا و مسکینوں کو بھی محروم نہ رکھتے درصورت عدم موجودگی کشتی کے بر روئے آب دریائے گومتی خود معہ ہمراہیان چلے جاتے اور قدم کسیکا پانی سے تر نہیں ہوتا آپ صاحب تصنیف و تالیف شرح حکمت شرح ہدایہ حکمت و فتاوی در فقہ و مکتوبات در تصوف و ربع منازل در سلوک تھے۔
ایضاً	حضرت میاں شاہ محمد حسین		۲۰ ربیع الثانی ۱۱۵۰ھ	دہلی	انوار العارفین بحوالہ رسالہ	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ عبدالکریم عرف اخوند فقیر تھے والد آپ کے سادات صحیح النسب شہر ترمذی تھے کسی وجہ سے شاہجہان آباد عرف

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
	اصل نام غلام حسین بن محمد اشرف علی ترمذی					دہلی آنکر ہے آپکے والد امجد نے قصبہ بہوڈل میں شاہ قطب الدین خلیفہ محمد زبیر بن محمد نقشبندی سے بیعت کی آپ نے ابتدا میں اپنے والد سے تحصیل علوم کرکے ریاضات و مجاہدات و اشغال باطن میں مشغول رہے پھر بزیارت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی مشرف ہوئے اور پھر وہاں سے چلکر اجمیر شریف قریب چھ سال کے اقامت گزین رہے پھر سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں اجمیر جانیکا اتفاق ہوا آپ فرماتے ہیں ایکرات برویت حضرت خواجہ بزرگ مشرف ہوا بلا واسطہ سعادت بیعت حاصل کی اس روز سے حال فقیر پر خواجہ بزرگ کی نظر الطاف مبذول رہی پھر باشارت خواجہ بزرگ شاہجہاں آباد پہونچکر شاہ نور محمد نامی درویش کہ مرید شیخ عبد الکریم تھے فروکش ہوا اُنسے اوصاف حمیدہ حضرت عبد الکریم سنکر شوق قدم بوسی پیدا ہوا اور شہر رامپور پہونچا اور ہمراہ حافظ عبد الرحمن مرید حضرت موصوف شرف اندوز ملازمت حضرت شیخ ہوا اور چند مدت حاضر حضور رہکر شرف بیعت و خلافت حاصل کیا۔
چشتیہ نظامیہ	حافظ کامگار خاں		۱۴ صفر سنہ ۱۲۲۹ ہجری	مراد آباد متصل مزار پیر خود	انوار العارفین	آپ مرید و خلیفہ شاہ محمد حسین قوم کے خانزادہ افغان ہیں وقت وفات شاہ محمد حسین نے باشارہ پیران خود آپ کو اجازت خلافت دی تھی۔
ایضاً	مولوی جمال الدین لقب مصدر توحید	لاہور	۲۹ جمادی الاول روز پنجشنبہ سنہ ۱۲۴۷ ہجری	رامپور ملک روہیلکھنڈ میں ریاست ہے جسکو مصطفےٰ آباد اور رامپور افغانان بھی کہتے ہیں	ایضاً	آپکا وطن اصلی لاہور ہے آپ عالم علم معقولی و منقولی تھے اور کتب حدیث باشتراک مولوی شاہ عبد العزیز کے مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پڑھی تھیں و انتساب نسبت باطن حضرت مولانا فخر الدین سے رکھتے تھے و باجازت شیخ خود رامپور آنکر سکونت اختیار کی تھی۔

حالات خاندان چشتیہ صابریہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین

قسم صاحبان خاندان بترتیب نمبر چہاردہ خانوادہ	نام مقدس صاحبان خاندان بتفصیل کنیت و لقب و ولدیت	تاریخ و جائے ولادت	تاریخ وفات یا یوم عرس مع عمر	مقام مزار معہ پتہ مفصل سابقہ و مروجہ زمانہ حال	نام کتب کہ جن سے یا جنکے حوالہ سے مولف نے اقتباس کیا	مختصر حالات ضروری حسب ونسب - ارادت خصایل و شمایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفواید وغیرہ -
سرنشانہ چشتیہ صابریہ	حضرت شیخ علاؤالدین احمد لقب صابر بن شاہ عبدالرحیم بن عبدالسلام بن عبدالوہاب بن حضرت غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانے	قطعہ تاریخ وفات: علاؤالدین جان شکر گنج / کہ شد در ذات مطلق محو معدوم / زبس بودست مخدوم خلایق / بشد سال وفاتش نیر مخدوم	۱۳ ربیع الاول پنجشنبہ سنہ ۶۹۰ ہجری بقولے سنہ ۶۹۴ ہجری بعہد جلال الدین خلجی	قصبہ کلیر ضلع سہارنپور متصل رڑکی	اقتباس الانوار سیر الاقطاب اخبار الاخیار بحوالہ سیر الاولیا مراۃ الاسرار	آپ محبوب ترین خلفائے وخواہرزادہ و داماد حضرت فریدالدین گنجشکر تہے حالے بلند وہمت قوی رکہتے تہے اور غلبہ استغراق ذات مطلق سے ہرگز رو بدنیا وعقبے نہیں کرتے تہے حضرت گنج شکر نے ایک موقع پر فرمایا کہ علم میرے سینہ کا ذات حضرت شیخ نظام الدین اولیا بداؤنی میں اور علم میرے دل کا ذات شیخ علاوالدین علی احمد صابر میں سرایت کرگیا ہے اور ایک جگہہ یوں فرمایا ہے کہ علم ظاہری وباطنی میرا بہ شیخ نظام الدین بداونی اور علم ظاہری وباطنی میرے پیر کا بہ شیخ علا والدین علی احمد صابر پہونچا ہے اکثر اوقات خلوت تنہائی میں رہتے لطف وقہر جو کچہہ کہ آپ کی زبان سے نکلتا وہ فوراً ومعاً ہوکر رہتا - آپکو خدمت لنگر سپرد تہی بارہ برس خدمت لنگر میں رہے مگر آپ نے روزہ رکہکر لنگر سے کچہہ نہیں کہایا - آپکے مرشد روشنضمیر نے کشف سے دریافت کرکے پوچہا کہ تم لنگر بانٹتے ہو خود بھی کہاتے ہو یا نہیں آپ نے عرض کی بندہ کی کیا مجال ہے کہ بے اجازت پیر کے ایک دانہ بھی کہاوے اُس روز سے آپ کو خطاب صابر ملا - آپ قالب اسرافیل

یعنے ولایت عیسوی[۵۱] رکہتے تہے جسقدر کہ آثار و تصرفات جلالیت آپکی ذات شریف سے صادر ہوئے ہیں کمتر خاندان چشت سے وارد ہوئے ہونگے چنانچہ آپ نے اپنے پیر سے مثال[۵۲] دہلی چاہی اُنہوں نے آپکو مثال دیکر فرمایا کہ اول اس مثال کو شیخ جمال الدین[۵۳] ہانسوی کے پاس لیجانا اور پہر دہلی جانا چنانچہ آپ مثال لیکر ہانسی آئے اور بعد کلمہ کلام و نماز شام کے مثال نکالکر دی چونکہ اُسوقت چراغ موجود نہ تھا کچہہ دیر ہوگئی اور جب چراغ آیا تو ہوا سے وہ گل ہوگیا آپ نے پھونک ماری چراغ روشن ہوگیا آپکا یہ حال دیکہکر اُنہوں نے

نوٹ ۵۱ نزدیک اس گروہ کے مقرر ہے کہ ہرایک ولی کو ولایت ایک نبی کی ہوتی ہے العلماء ورثۃ الانبیاء۔ **۵۲** مثال یعنی حکمنامہ فرمان شاہی۔ **۵۳** کوئی مثال شیخ جمال الدین ہانسوی کے بغیر ملاحظہ وصحیح کئے کسیکو نہیں دیجاتی تھی۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
						آپ کی شال کو پھاڑ دیا اور کہا تمہارے دم مارنیکی تاب دہلی میں کہاں ہے یوں تو ایکدم مارنے میں تم دہلی کو جلا دوگے آپ نے جواب بے نیازانہ دیا اور فرمایا کہ جسنے تمہارے سلسلہ کو قطع کردیا شیخ موصوف نے فرمایا اول سے یا آخر سے فرمایا اول سے آپ لوٹکر واپس آئے اور حال عرض کیا فرمایا جمال کا پھاڑا ہوا فریدنہیں سی سکتا اُسکے بعد قصبہ کلیر کی شال جو اُسوقت خوب آباد تھا اپنے دستخط خاص سے لکھکر دی۔ بباعث رجوع خلقت علماء ومشائخ قصبہ کو حسد پیدا ہوا۔ ایکروز آپ واسطے نماز جمعہ کے مسجد میں گئے اور قریب منبر کے جہاں نشست علماء ومشائخ کی تھی بیٹھ گئے جسوقت جماعت مشائخ وغیرہ کی آئی تو تشددت تمام پیش آکر کہا کہ اُٹھ جاؤ اور دوسری جگہ جاکر بیٹھو آپکے اصحاب نے عذر کیا کہ خالی جگہ میں ہم آنکر بیٹھ گئے مگر وہ لوگ باصرار تمام اُٹھانیسے باز نہیں رہے آپنے سر مراقبہ سے اُٹھاکر فرمایا کہ صاحب ولایت اس ملک کا اس جگہ بیٹھنے کے لیے تمسے زیادہ مستحق ہے اُنہوں نے کہا ہمکو کیونکر معلوم ہو کہ تم صاحب ولایت ہو اُسیوقت غیرت جلالیت روبکار آئی اور عجب وارداتیں رونما ہوئی آپ نے مسجد سے نکل کر فرمایا کہ دلیل یہ ہے کہ تم سب اسیوقت مرجاؤ گے بمجرد اس فرمانیکے مسجد ایکبار گی گر پڑی کئی ہزار آدمی اُسکے نیچے دبکر ہلاک ہوئے اُنمیں سے چارسو کے قریب علماء ومشائخ تھے پس شور وفغاں قصبہ کلیر میں پڑگیا بعجز پیش آئے ارشاد ہوا کہ ساکنان قصبہ سے کوئی زندہ نہیں رہیگا اور پھر یہ قصبہ ہرگز آباد نہیں ہوگا اور کہتے ہیں اُسی سال میں وبائے عظیم قصبہ مذکور میں پڑی اور سبکو رہا سہا ملک عدم کو پہونچا دیا۔ آپ کبھی کبھی شعر فارسی واردو فرمایا کرتے تھے فارسی میں احمد اور اردو میں صابر آپکا تخلص تھا چنانچہ ایک غزل فارسی تبرکا وتیمنا تحریر ہوتی ہے **غزل** امروز شاہ شاہاں مہماں شدست مارا۔ جبرئیل با ملایک درباں شدست مارا ٭ در جلوہ گاہ وحدت کثرت کجا بگنجد۔ ہژدہ ہزار عالم یکساں شدست مارا ٭ در محفل گدایاں مرسل کجا بگنجد۔ بے برگ وبینوائی ساماں شدست مارا ٭ ما خانہ جہانرا بسیار سیر کردیم۔ اے شیخ بت پرستی ایماں شدست مارا ٭ احمد بہشت ودوزخ بر عاشقاں حرام است۔ اینجا رضائے جاناں رضواں شدست مارا ٭ **شعر اردو** اسطرح اُسمیں ڈوب اے صابر کہ بجز ہو کے غیر ہو نہ رہے ٭ آپ کی حضرت سلطان المشائخ سے فوق از حد محبت تھی اور چند سال پیشتر حضرت سلطان المشائخ کے آپ نے عین حالت سماع میں انتقال پایا ہے فی الواقع آپکی خانقاہ سوز وگداز کی کان اور عشق الٰہی کی دوکان ہے جو طالب اُسکے متاع گرانبہا کا سچے دل سے خریدار ہوکر حاضر ہو انشاء اللہ فائز المرام ہوگا بیا اے شمع در خانہ ما ... شہر لیلہ حور کہ در کوثر نیا شوید بشو اوراق گر ہمدرس مائی۔ کہ علم عشق در دفتر نباشد ٭
چشتیہ صابریہ	حضرت شیخ شمس الدین شمس الارض ترک پانی پتی بن سید احمد بزرگ ابن سید عبد المحمود از فرزندان خواجہ احمد یسوی		۱۹ شعبان ۷۱۶ ہجری یا ۷۱۵ ہجری	پانی پت ضلع کرنال ملک پنجاب	اقتباس الانوار انوار العارفین مرآۃ الاسرار حدیقۃ الاولیا سیر الاقطاب	آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بہ محمد حنیفہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہونچتا ہے اسلئے علوی کہلاتے ہیں آپکی اصل ترکستان ہے آپ مرید اجل وخلیفہ اکمل حضرت شیخ علی احمد صابر کے ہیں آپکو حضرت گنجشکر سے بھی خلافت حاصل تھی آپ شانے بزرگ وکراماتے وافر اور ہمت بلند رکھتے تھے واکثر لباس قلندرانہ چرم پہنے رہتے تھے قہر ولطف سے جو کچھ آپکی زبان سے گذرتا ہو کر رہتا بعد تحصیل علم ترکستان سے بطلب مرشد کامل ماوراء النہر سے گذر کر ہندوستان میں آئے اور وہاں سے بتلاش مرشد کامل کلیر میں پہونچے وبشرف بیعت مشرف ہوکر وبفیض کلاہ ارادت مستفیض ہوئے اور آپکے مرشد نے فرمایا کا اے شمس الدین تو میرا فرزند ہے اور مینے خدا سے چاہا ہے کہ میرا سلسلہ تمسے جاری رہے آخر الامر

نام خاندان	نام صاحبان خاندان	تاریخ وجاے ولادت	تاریخ وفات	جاے مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
						حضرت مخدوم صابر نے اخیر حیات میں اپنے روبروے بلاکر خرقہ خلافت ونعمت ہاے کہ جو حضرت گنجشکر سے پائی تھی سب آپکو عطا فرمائی اور اجازت نامہ اپنے ہاتھہ سے لکہکر مرحمت کیا اور اسم اعظم کہ سینہ بسینہ پیران چشت میں پہونچا ہوا تھا تلقین فرمایا اور وصیت کی کہ جسوقت میں پردہ میں ہوجاؤں توتم تین دن سے زیادہ یہاں نہیں رہنا حقتعالے نے تم کو پانی پت اور اُسکے مضافات کا صاحب ولایت کیا ہے آپ نے عرض کی کہ اُسجگہہ شرف الدین بوعلی قلندر ہوئے ہیں فرمایا کچہہ مضایقہ نہیں اُنکی ولایت آخر کو پہونچگئی ہے تمہارے پہونچنے کے ساتھہ ہی وہ چلاجائیگا اور چندروز کے بعد اُنکا انتقال بھی ہوجائیگا چنانچہ ایساہی ہوا کہ حضرت بوعلی قلندر بوڈہ کہیڑہ جو ایک قریہ ہے مضافات کرنال سے وہان جاکر سکونت اختیار کی۔ جوکوئی آپکا نام مبارک بنابر آسانی ہر مہیے یا شکلے یک لکہہ مرتبہ پڑہے یا خود تنہا نہ پڑہ سکے تو چند اشخاص باوضو ہوکر ازروے صدق واخلاص یک لکہہ بار (یا شمس الدین ترک) پڑہیں انشاء اللہ جس مطلب کی نیت کی تھی وہ جلد حاصل ہووے۔ بعد حاصل ہونے مراد کے نان تنک وحلوا جسقدر کہ میسر آوے اُسپر آپکی نیاز دلاکر تقسیم کردیوے ۔
چشتیہ صابریہ	حضرت سلیم الدین شاہ شیر ربانی سلیم الدین نام لقب شاہ شیر ربّانی		١٠٤٩ہجرے	لاہور	خزینۃ الاصفیا تذکرہ شاہ کاکو چشتی	آپ خلیفہ حضرت شیخ شمس الدین پانی پتی بیحد بزرگ وصاحب ذوق وسماع وعشق ووجد تہے۔ حدت واستغراق ومدہوشی آپکی مزاج پر استقدار غالب تھی کہ سواے وقت نماز کے راتدن بیخود رہتے تہے آپکے مرشد نے بعد عطاے خرقہ ارادت لاہور کیطرف رخصت کیا تھا چنانچہ ابتک آپکے سلسلہ کے لاہور میں موجود ہیں آپ وفات کے وقت احمد آباد میں تہے اور وصیت فرمائی تھی کہ جنازہ میرا پنجاب اُٹھاکر لیجانا اور جس جگہہ میرا جنازہ زمین سے نہ اُٹھے اُسجگہہ دفن کردینا چنانچہ مریدان نے ایساہی کیا تھا آخر جنازہ لیکر قریب لاہور کے پہونچے بیرون شہر شب باش ہوئے اور صبحکو جنازہ اُٹھانا چاہا جنازہ نہیں اُٹھا جانا کہ آپکی جاے مدفن اسجگہہ ہے اُسی جگہ دفن کیا آپ سواری شیر پر سیر بیابان کیا کرتے تہے اسلئے خلقت نے آپ کو شیر ربانی مشہور کیا ہوا ہے ۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد نام جلال الدین کبیر الاولیا لقب بن خواجہ محمود	پانی پت	٥ ذیقعد ٧٦٥ھ ہجری وبقول مرۃ الاسرار ١٣ ربیع الاول مادہ تاریخ شاہ ولایت	پانی پت	انوار العارفین اقتباس الانوار مرۃ الاسرار	آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر المومنین عثمان ابن عفان رضی پہونچتا ہے آپ اعظم خلیفہ وجانشین حضرت مخدوم شمس الدین ترک تہے شانے عظیم وطبعے کریم ولطفے عمیم اور حالے مستقیم رکہتے تہے اور نہایت شدت جوع سے نفس امارہ آپکا بصورت موہوم مجسم ہوکر بدن مبارک سے جدا پڑا ہوا تھا مگر آپکی استقامت میں کچہہ فتور نہیں آیا تھا حضرت شیخ احمد عبد الحق شاہباز بلند پرواز آپ کے دام میں آئے تہے۔ صاحب سماع ووجد تہے کتاب زاد الابرار آپکی عمدہ تصنیف ہے چالیس اولیاء کامل آپکے خلیفہ ہوئے ہیں جنکے جداگانہ سلسلہ جاری ہیں آپکے باورچی خانہ میں ہرروز ایکہزار آدمی سے کم کہانا نہیں کہاتے تہے سفر میں ایک ہزار آدمی کا کھانا غیب سے مہیا ہوجاتا تھا وفات کیوقت حضرت نے اپنا خرقہ اور اسباب خواجہ شبلی اپنے صاحبزادہ کو دیکر فرمایا تھا کہ یہ امانت شیخ احمد عبد الحق تک پہونچا دینا بعد چندروز کے جب شیخ احمد عبد الحق

نام سلسلہ	نام بزرگان مع ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات

پانی پت میں آئے تو خواجہ شبلی نے وہ امانت آپکے سپرد کردی شیخ نے وہ خرقہ اول پہنکر پھر اپنی طرف سے خواجہ شبلی کو دیدیا تھا نقل ہے ایک وقت آپ چند درویشان کے ساتھ سیر کنان قصبہ ہانسی میں پہونچے حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی کو غیب سے بشارت ہوئی کہ شیخ جلال الدین آئے ہیں جلدی اُنسے ملاقات کرو تاکہ اُنکی دعا کی برکت سے پھر تمہارا سلسلہ جاری ہوجاوے چنانچہ شیخ جمال الدین نے آپکو معہ ہمراہیان مدعو کیا اور بعد فراغت موقع پاکر آپ سے کہا کہ ایک وقت میرے مثال شیخ علی احمد صابر کو چاک کردیا تہا انہوں نے میرے سلسلہ کو زبان مبارک سے کہکر بارد کردیا جب اس امر کی خبر حضرت گنجشکر کو ہوئی زبان سے فرمایا کہ سلسلہ شیخ جمال کا منقطع ہوگیا اور کسیوجہ سے جاری نہیں ہوسکتا الا طریقہ شیخ علی صابر میں شیخ جلال الدین پانی پتی ہوگا اگر وہ دعا کرے تو سلسلہ پھر جاری ہوجائیگا آپ نے اُسیوقت وضو کیا اور دوگانہ ادا کرکے دعا کی حق تعالیٰ نے دعا آپکی قبول کی اور بعد وفات حضرت شیخ جمال الدین کے اُنکے صاحبزادہ نورالدین نامی کہ بعمر شش ماہہ تہے بحضور حضرت سلطان المشائخ دہلی لیگئے اور حضرت موصوف نے اُسی عمر میں خلعت خاصہ مرحمت فرمایا اور مرید کرکے رخصت کیا جب سے پہر سلسلہ جاری ہوا جو ابتک جاری ہے۔

نام سلسلہ	نام بزرگان مع ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ	حضرت شیخ شبلی پانی پتی بن حضرت شیخ محمد جلال الدین کبیرالاولیا		۱۹ ربیع الاول ۸۵۲ھ ہجری	پانی پت بہپلوئے راست حضرت جلال الدین	انوارالعارفین، سیرالاقطاب	آپ مرید وخلیفہ اپنے والد بزرگوار تہے اور فقر و تجرید و تفرید میں شان بزرگ رکہتے تہے و صاحب سماع و وجد تہے و سوز و گریہ نہایت درجہ تہی۔
ایضاً	حضرت شیخ بہرام چشتی بن حضرت شیخ محمد جلال الدین	۷۲۹ھ	۲۷ شعبان ۸۵۴ھ ہجری عمر ۱۲۵ برس	بیڈولی صوبہ پنجاب دریا جمنا پر نامی قصبہ ہے	انوارالعارفین	آپ مرید وخلیفہ اپنے والد بزرگوار کے ہیں وحسب اجازت مرشد خود قصبہ بیڈولی کہ جہاں دریائے جمن کی طغیانی سے اندیشہ برد ہوجانیکا تہا تشریف لیگئے اور کنارہ دریا پر پہونچکر اپنا عصا زمین پر مارا دریا نے وہاں سے تجاوز نہیں کیا بلکہ وہاں سے دو کوس کے فاصلہ پر روگرداں ہوگیا باشندگان وہاں کے یہ صریح کرامت آپکی دیکھکر ہزار جان سے معتقد ہوگئے اور اُسی جگہہ آپ نے وفات پائی آپکی مرقد مبارک حاجت روائے عالم ہے چنانچہ جوکوئی بیمار جو لاعلاج ہوجاتا ہے اُسکو روضہ کے سامنے

رکہتے ہیں اور وہاں کے چاہ سے غسل کراتے ہیں چند روز میں شفا کامل حاصل ہوجاتی ہے۔

نام سلسلہ	نام بزرگان مع ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
ایضاً	حضرت شیخ عبدالقادر بن شیخ محمد جلال الدین		۸۰۰ھ بقول گلدستہ گلشن فقیری ۱۱ شعبان ۸۵۶ھ	پانی پت متصل روضہ سید محمود	اقتباس الانوار، تذکرۃ العابدین	آپ بہی خلیفہ اپنے والد بزرگوار ہیں۔
خلفائے حضرت شیخ محمد جلال الدین	حضرت خواجہ ابراہیم بن العبا		۸۵۲ھ ہجری	ایضاً	ایضاً	

نوٹ۔ مولف۔ حضرت شیخ علی احمد صابر کا اثر پورا ہوکر رہا جیسا کہ فرمایا تہا کہ سلسلہ اول سے قطع کیا ہے نہ آخر سے۔

نام خاندان	نام مع القاب	تاریخ و ماہ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتب	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ	حضرت خواجہ کریم الدین		۷۶۵ سنہ ہجری	پانی پت متصل روضہ سید محمود	اقتباس الانوار تذکرۃ العابدین	آپ خلیفہ حضرت شیخ محمد جلال ہیں۔
ایضاً	حضرت خواجہ عبد الواحد		۷۸۰ سنہ ہجری	ایضاً	ایضاً	ایضاً
ایضاً	شیخ احمد قلندر		۷۷۸ سنہ ہجری	پس پشت قلعہ ملتان	ایضاً	ایضاً
ایضاً	حضرت شیخ شہاب الدین		۸۶۲ سنہ ہجرے	کرانہ جھنجانہ	ایضاً	ایضاً
ایضاً	حضرت سید موسی بہار		۸۵۵ سنہ ہجری		ایضاً	ایضاً
ایضاً	قاضی محمد اولیار		۸۹۹ سنہ ہجری	سلطان پور مضافات کرنال	ایضاً	ایضاً
ایضاً	حضرت شیخ شعیب		۷۹۰ سنہ ہجرے	سونی پت	ایضاً	ایضاً
ایضاً	حضرت شیخ حسن		۸۳۲ سنہ ہجرے	بہرمن عمال پرگنہ بیانہ	ایضاً	ایضاً
ایضاً	حضرت شیخ نظام سنامی		۸۱۸ سنہ ہجرے	سنام	ایضاً	آپ بھی خلیفہ بشر حصدر تہے اور اپنے مرشد کی حیات میں آپ نے وفات پائی تھی مدت تک آپ کی تربت سے شعلہ نور مثل چراغ نکلتا رہا ایکروز حضرت شیخ محمد جلال الدین کسی تقریب سے آپکی تربت پر فاتحہ پڑھنے گئے اور آپ نے بھی شعلہ نور تربت سے نکلتا دیکھکر فرمایا کہ اے شیخ نظام ادب شریعت نگہدار بہتر یہ ہے کہ یہ نور قبر کے اندر رہے باہر نہ آوے اگر نور ہمیشہ رہتا تو چاہیے تھا کہ آنحضرت صلعم کے روضہ سے نکلتا۔ اُس روز سے نور قبر سے نکلنا بند ہوگیا۔
ایضاً	حضرت شیخ عبد الصمد سنامی			سنام	ایضاً	بشر حصدر آپ جامع ملفوظ حضرت شیخ محمد جلال الدین ہیں۔
ایضاً	حضرت میر سید محمود		۸۵۱ سنہ ہجری	پانی پت متصل بروضہ شاہ بوعلی قلندر	ایضاً	

خاندان	اسم بزرگ مع لقب	جائے پیدائش	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتب	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ	حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردولوی فاروقی لقب عبدالحق	ردولی	۱۵ جمادی الثانی روز دو شنبہ سنہ ۸۳۷ ہجری مادہ تاریخ عارف حق آہ عبدالحق حق	ردولی	اقتباس الانوار تذکرۃ العابدین مرأۃ الاسرار رسالہ ملفوظات شیخ عبدالقدوس گنگوہی جامع السلاسل ورکنون	آپکا سلسلہ نسب چند واسطہ سے بحضرت امیرالمومنین عمرؓ بن الخطاب پہونچتا ہے اور آپکے جدامجد شیخ داؤد خاص حضرت عمرؓ کی اولاد سے ہیں آپ مرید و محبوب ترین خلفائے حضرت شیخ محمد جلال الدین پانی پتی تھے آپ ولی مادر زاد تھے سات برس کی عمر میں نماز تہجد کو اُٹھا کرتے تھے شانِ عظیم و حالے قوی و ہمتے بلند و نفس قاطع رکھتے تھے جو کچھ لطف و قہر سے خیال میں گزرتا وہ فوراً ہو کر رہتا - ایکروز آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ بیٹا ازبلوغ کوشش نماز نفل میں اسقدر کرنی ضرور نہیں فرمایا یہ مادر نہیں رہزن ہے مستانہ وار گھر سے نکل کر سفر اختیار کیا دہلی پہونچکر اپنے بھائی تقی الدین کے پاس رہے اور علم ظاہری کی تعلیم شروع کی - لیکن آپکو

طالب علم معرفت تھی اسلیے صحبت موافق نہیں پڑی - دہلی سے چلکر ہر جگہہ جستجو عارف باللہ و پیر کامل کرنے لگے جستہ جستہ پانی پت خدمت میں حضرت شیخ محمد جلال الدین پہونچے مثل ہے جوئندہ یابندہ آپ سے نعمت دو جہانی اور خرقہ خلافت خواجگان چشت کا حاصل کیا جسکا مفصل حال کتابوں میں درج ہے بعد وفات پیر خود متوجہ جانب بنگالہ ہوئے اُسوقت شیخ قطب نور عالم قصبہ پنڈوہ میں مسند ارشاد پر متمکن تھے اُنسے ملاقات کی مگر وہاں بھی مقصود اصلی حاصل ہوتا نظر نہیں آیا اور اپنے دل میں کہنے لگے کہ عمر پچاس سال ضایع کی اور شاہد مقصود ہاتھ نہیں آیا اور طرف وطن ردولی معاودت فرمائی اگرچہ قصبہ ردولی آپکا وطن اصلی تھا لیکن شیخ صلاح درویش وہاں کے صاحب ولایت تھے اسلیے اُنکے روضہ پر جاکر اجازت حاصل کی اور عرض کی کہ اگر مجھے ایک مصلا اور ایک سبوچہ ملجاوے تو میں اس مقام میں سکونت اختیار کروں قبر شیخ صلاح سے آواز آئی حوض میں جاکر مصلا و سبوچہ لے لو - چنانچہ حوض سے ایک سبوچہ اور ایک جھلنگہ چارپائی آپکو ملا جسکو آپنے مصلا بنایا - اور کچھہ عرصہ کے بعد شہر اودہ گئے اور دل میں کہا اے احمد بزرگان وقت سے خبر مطلوب حقیقی نہیں پائی شاید کہ اہل قبور ہی کچھہ خبر دیویں چند مدت کے بعد اہل قبور سے آپکو محرمیت ہوئی اور آپ بھی چھہ مہینے قبر میں زندہ در گور رہے بعد چھہ مہینے کے قبر خود بخود شگافتہ ہوئی رمقے جان اور جسم موہوم رہ گیا تھا خادمان نے لحافوں میں لپیٹ کر آپکو قبر سے باہر نکالا اور عالم میں شور مچا اور ہر طرف سے خلقت خدا نے رجوع کی اُسکے بعد سے مسند ارشاد پر متمکن ہو کر رہنمائے خلق ہوئے اور جسروز سے آپ کو قبر سے نکالا تھا ارباب حاجت نان توشہ روغن سے چرب کرکے اور شکر اسپر ڈالکر بطریق نذر پیش کیا کرتے تھے - نو مہینے آپ ایسے دریا میں رہے جسمیں ہر وقت موجیں آتی رہتی تھیں اور تمام جانور دریائی آپکے محافظ تھے بعد نو مہینے کے رسول مقبول صلعم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امام حسن اور امام حسین عم تشریف لائے اور دریا سے آپکو نکالا اور فرمایا کہ اے شیخ احمد عبدالحق تیری عبادت درگاہ الٰہی میں قبول ہوئی اور محبوبان الٰہی میں داخل ہوا۔

نوٹ مولف - جب کوئی مہم یا مشکلات پیش آتی ہے تو اس خاندان چشت میں آپ کا توشہ نذر کرتے ہیں یعنے حلوا ایکطرح کا بناتے ہیں جسمیں میدہ و روغن زرد و کھانڈ مساوی الوزن ہر ایک سوا سیر ہوتی ہے اور سوائے مریدان اس خاندان کے اُنہیں بھی وہ جو حقہ نہیں پیتے توشہ کھاتے ہیں یہ عمل توشہ کا تیر بہدف ہے -

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

اورحضرت مقبول کا ارشاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا کہ آپ انکو دعاء حیدری کی تعلیم کیجے چنانچہ حضرت علی نے دعاء حیدری آپ کو یاد کرائی جب سے یہہ دعا اس خاندان میں ورد معمول ہے۔ جامع السلاسل میں لکھا ہے کہ آپ نے ۳۰ برس کامل تکیہ پر سر نہیں رکھا اور تمام عمر ایک خرقہ میں بسر کی اور حق تعالے سے خطاب عبد الحق پایا۔ مشاہدہ حق میں ایسے مستغرق رہتے کہ کبھی چشم حق بیں کو مراقبہ ومشاہدہ سے نہیں کھولتے الا وقت نماز فرض اور تہجد اور تربیت طالبان کیوقت جسوقت نماز کا وقت آتا خادمان تین مرتبہ حق حق حق باآواز بلند کہتے تب آنکھ کھولتے اور پوچھتے کیا کہتے ہو جمعہ کی نماز کے دن خادم آگے آگے حق حق کہتے جایا کرتے تھے اور آپ قدم بقدم اونکی آواز کی طرف چلتے تھے ؎ ما سمت الستیم کہ از خود خبرے نہ ۔ جز کوے خراہات دگر سو گزرے نہ۔ لکھا ہے کہ صاحب حال کو ابتک حضرت کی قبر سے آواز حق حق کی آتی ہے۔ در المکنون میں ہے آپنے فرمایا خواجہ اسحاق شامی کا گازرون میں ہمیشہ چراغ جلتا ہے ایسے ہی ہم بہی دیگ پکاتے ہیں کہ قیامت تک اوس سے لوگ فیض پاوینگے اور کم نہ ہوگی اور آپ نے دیگ چڑہائی اور راستہ میں رکھدی اور خلقت کو فیض پہونچایا کائین روز کے بعد آپکو یہہ خیال آیا کہ اسے احمد جانے دے خلقت میں شور ہوجائیگا کہ احمد بڑا کامل شخص ہے رزاق خدا ہے وہ جانے اور اوسکے بندے اور وہ دیگ اوٹہالی مونس العارفین میں لکھا ہے کہ ایکروز حضار مجلس کے روبرو فرمایا کہ مجکو خدا نے اون لوگونکی فہرست دی ہے جو مجھسے مرید ہونگے اور قسم ہے کہ میری حمایت مرید کے حق میں مثل آسمان کے ہے زمین پر اور قسم ہے جب تک میرے دوست اور مرید جنت میں داخل نہیں ہونگے کبہی جنت میں نہیں جاؤنگا اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں تو بہی ضرر نہ پہونچنے دونگا ؎ ہر کہ را یار توے زار نگردد ہرگز۔ چونکہ غمخوار توے خوار نگردد ہرگز۔ ایکروز عالم سکر میں آپکی زبان سے نکل گیا واللہ محمد حجاب آمد ورنہ ذات حق را صحاب نہ بودے۔ توضیح اسکی صاحب اقتباس نے یون کی ہے نزدیک اہل تصوف کے تین مرتبہ مقرر ہین یعنے احدیت وحدت و واحدیت یعنے مرتبہ ذات احدیت اعنی تعین اول وحدت مرتبہ صفات حقیقت محمدی و واحدیت یعنے عالم کون پس مرتبہ وحدت برزخ وحجاب ہے مابین احدیت و واحدیت کے کہ فیض ذات احدیت سے لیتی ہے اور عالم واحدیت کو پہونچاتی ہے۔ پس وحدت کہ حقیقت محمدی ہے مابین حایل وبرزخ نہ ہوتی اہل کون ذات احدیت کو بے پردہ دیکھتے۔

چشتیہ صابریہ	حضرت شیخ بختیار	سنہ ۸۱۰	سنہ ۱۹۱۰ ہجری سے عمر یکصد سال		اخبار الاخیار	آپ بہی مرید حضرت شیخ احمد عبد الحق رودولوی ہین کہتے ہین کہ یہہ ایک سوداگر جواہرات کے غلام تہے اپنے مالک کے ساتھ رودولی آیا کرتے تھے حضور شیخ میں زیارت سے مشرف ہوتی ہے معتقد ہوگئے صبح وشام حاضر حضور ہوکر کہڑے رہتے اسی روش سے چھ مہینے گذر گئے مگر شیخ نے کچھہ التفات نہیں کیا بعد چھہ مہینے

کے نظر التفات ہوئی نظر پڑتے ہی بیخود ہوگئے شیخ نے تھوڑا پانی پلایا افاقہ ہوا اوسکے بعد حسب ارشاد شیخ اپنے مالک کے پاس واپس جونپور آئے اوکے مالک نے آپکا دگرگون حال دیکھکر آزاد کیا آپکا عشق روز افزوں ہوتا گیا جونپور سے رودولی آئے شیخ کی عنایت آپکے حال پر بہت تہی نقل ہے ایکروز شیخ اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کھڑے تھے حضرت شیخ نے فرمایا بختیار کچھ دیکھتے ہو آپ نے دیکھا کہ تمام حجرہ سونیکا ہے فرمایا اگر کام آوے لیلو عرض کیا بختیار کو درکار نہیں فرمایا پھر دیکھو دیکھا تو حجرہ بدستور مٹی کا پایا۔

چشتیہ صابریہ	حضرت شیخ احمد عارف	سنہ ۸۱۹ ہجری	۱۳ شوال روز دوشنبہ	رودولی	اقتباس الانوار معارج الولایت	آپ فرزند وخلیفہ اعظم حضرت شیخ احمد عبد الحق کے تہے اور سجادہ نشین ہوکر طالبان حق کے رہنما ہی رہے۔ لکھا ہے کہ جو لڑکا حضرت شیخ احمد عبد الحق ہوتا

خاندان	نام مع ولدیت	[illegible]	[illegible]	مقام مزار	[illegible]	مختصر حالات
	بن شیخ احمد عبدالحق ردولوی بطن الولایت		[illegible] سنہ ہجری عمر ۹۰ سال بقول تذکرۃ الفقرا ۱۴ شعبان			وہ زندہ نہیں رہتا تھا حق حق گویاں برحمت حق ملجایا کرتا تھا آپ کی زوجہ محترمہ نے آپ سے فرزند نہ جینے کی شکایت کی فرمایا ایک فرزند اور اپنے صلب میں رکھتا ہوں لیکن ابھی پختہ نہیں ہوا سفر میں جاتا ہوں پختہ ہوجائیگا بعد اُسکے تم کو دونگا چند مدت کے بعد آپ پیدا ہوئے عارف آپکا نام رکھا آپ عظیم الشان اور بمثل شیخ شریعت و طریقت و معرفت تھے حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی جیسے عالی مرتبت کے آپکی روحانیت سے مرید تھے یہاں سے علو درجہ ہونا قیاس میں آسکتا ہے
چشتیہ صابریہ	حضرت شیخ پیارہ			ردولی	اقتباس الانوار اخبار الاحباب مرآۃ الاسرار	آپ خادم محرم اسرار اور تربیت یافتہ و صاحب ارشاد حضرت شیخ احمد عارف تھے مجاہدات شاقہ اُٹھائے اور چلہ ہائے متواتر بے آب و دانہ کئے آپ نے چھ مہینے کامل خول یعنے سوراخ درخت املی میں خلوت سے گذارے کہتے ہیں وہ درخت املی کا ابتک قصبہ ردولی میں جانب جنوب موجود ہے صاحب مرآۃ الاسرار ارقام فرماتے ہیں درخت مذکور کا تنہ بمقدار ایک حجرہ کے کھوکلا ہے اور حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی نے بھی آپ سے فیض صحبت حاصل کیا ہے ۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد عارف		۱۴ شعبان سنہ ۸۹۸ ہجری مادہ تاریخ ہائے اے مخدوم عالم از تذکرۃ العابدین	ردولی	انوار العارفین بحوالہ لطایف قدسی ۔	آپ خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود سر حلقہ بادہ نوشان جام توحید و سر دفتر درویشان تجرید و تفرید و فقر و فنا و مشاہدہ ذات مطلق میں استغراق تمام رکھتے تھے حضرت شیخ رکن الدین پسر شیخ عبدالقدوس لطایف قدسی میں فرماتے ہیں کہ میرے والد کا ارادہ قید عیال میں مقید ہونیکا نہیں تھا آپ نے بڑی کوشش سے نکاح پدرم اپنی ہمشیرہ کے ساتھ کردیا اور حضرت شیخ احمد کے دل میں تھا کہ اپنی دختر کا عقد اُس شخص سے کروں کہ جسکی جانب حضرت شیخ احمد عبدالحق اشارہ فرماویں حسب اشارہ اُنکے عقد ہوا اور جسوقت خانہ عروس میں رسم جلوہ ادا کرنیکو لیگئے اور وقت جلوہ کے ڈومنی کی گالی سے آپکو حالت آگئی اور جامۂ نوشہی کو پھاڑ دیا اور کہا ؎ طاقیم کہ باغیر خدا جفت نکردیم ۔ زوجیت و شہوات و ہوا را بشناسیم ؛ وقت حالت نزاع آپکے فرزند شیخ بوڈہا اور حضرت شیخ عبدالقدوس حاضر تھے آپ نے خرقہ خلافت اور سب امانت پیران چشت کو مع اسم اعظم حضرت شیخ عبدالقدوس کو دیکر جانشین اپنا فرمایا اور وصیت واسطے تربیت کرنے فرزند خود شیخ بوڈہا کے اُنکو فرمائی اور ارشاد کیا کہ جب تم مراجعت اپنے وطن کو کرو اُس وقت شیخ بوڈہا کو اسرار باطنی سے کماینبغی محرم کرکے اور نعمت پیران دیکر جانا اور اپنی نیابت میں سجادہ نشین کر جانا چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔

نام خاندان	نام معہ نام پدر	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام کتب حوالہ	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ	حضرت شیخ بوڈہا بن شیخ محمد بن شیخ احمد عارف	رودلی		رودلی	اقتباس الانوار فتوحات مکی	آپ خلیفہ وسجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہین درجہ کمالیت حاصل تہا ایکروز آپ اپنے اہلیہ کے ساتھ خلوت میں تہے جب اہلیہ آپکی بیدار ہوئیں تو دیکہا کہ شیخ بوڈہا خواب میں ہین اور دوسری صورت شیخ بوڈہا سجادہ پر کھڑی نماز گذار رہے ڈرکر فریاد کی آپ بیدار ہوئی وہی ایک صورت اصلی رہ گئی اہلیہ کو منع کیا کہ یہہ راز فاش نکرے بعد کسب کمال ہر دلی کو صورت مثل حاصل ہوجاتی ہے اوسکو صوفیہ وجود مکتسب

کہتے ہین - اگرچہ لطائف قدسی میں ہے کہ حضرت شیخ عبد القدوس نے مخدوم زادہ اپنے شیخ بوڈہا کو نعمت باطن دیکرا ورنیابت اپنے پر سجادہ نشین کرکے معاودت فرمائی تہی لیکن اکثر نسخوں میں لکہا ہے کہ حضرت شیخ محمد نے اپنے روبرو اور اصالتًا امانت پیران چشت کو مع سجادگی حوالہ صاحبزادہ خود کیا تہا

ازاقتباس شیخ عبد الرحمن قدوائی شرح دیوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکہتے ہیں کہ روح بیجسد نہیں ہوسکتی جسوقت روح بدن عنصری سے جدا ہوتی ہے اوسکو جسد مثالی ابدی عالم برزخ میں ہوتا ہے جسکو بدن مکتسب کہتے ہیں جیساکہ اللہ فرماتا ہے

اور حضرت شیخ محی الدین عربی فتوحات مکی فرماتے ہین برزخ کہ روح بعد از معارفت آنجا منتقل میشود غیر ان برزخ است کہ میان روح و اجسام است و اورا غیب مجالی گویند وثانی را غیب امکانی وجمعی کہ مشاہدہ غیب امکانی کنند واز حوادث آیندہ واقف باشند بسیار اند بخلاف غیب مجالی کہ مکاشفہ احوال موتی کنند نادر اند تفصیل این مقام آنست کہ حق تعالے بواصل ملکوت کہ ازین عالم فانی انتقال نماید بعد مردنش جسدی مثالی بصورت جسد عنصر خویش می دہد تا روح وے برایں مرکب جسدی سوار شدہ در ملاء اعلے بارواح قدسیہ مخالطت نماید وچون واصل مقام جبروت ازین عالم فانی رحلت کند حق تعالے ہیکلے نورانی نور انوار عالم تسویہ کردہ مروی را عطا نماید وسالک این مرتبہ را بعد از مردن این قدرت ہم میشود در جسمی کہ حین حیات بود نیز نماند وسالک مرتبہ ملکوت را این قدرت نیست وچون واصل مقام لاہوت کہ موت وحیات نزدش یکے میگردد ازین دار فانی بسراے جاودانی خرامد مے مختار است بہر شکلے وصورتے کہ خواہد برود ودر زمان واحد خواہ در حیات خواہ بعد ممات اگر خواہد صد جا بلکہ ہزار جا وزیادہ ازین تمثل گرفتہ حاضر شود وبا این ہمہ تکلم وانبساط نماید این سریست ہر کس بفہم آن نرسد فہم من فہم -

نام خاندان	نام معہ نام پدر	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام کتب حوالہ	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ سرنشار قدوسیان	حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی بن شیخ اسمٰعیل بن شیخ صفی الدین	سنہ ۸۶۱ ہجرے	۲۴ جمادی الثانی سنہ ۹۴۵ ہجرے عمر ۸۴ سال ازاقتباس	گنگوہ ضلع سہارنپور میں مشہور قصبہ ہے	مرۃ الاسرار اقتباس الانوار لطائف قدسی	آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی اور اونکا با نوشیروان کسری وبقولے بہ کنارنگ برادر نوشیروان پہونچتا ہے اگرچہ آپ بظاہر مرید وخلیفہ اعظم حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد عارف کے تہے اور نسبت دامادی بہی اونسے رکہتے تہے لیکن درحقیقت اویسی تہے آپ نے فیض روحانیت پاک حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق رودلوی سے پایا تہا اور حضرت شیخ درویش بن قاسم اودہی سے خلافت سلسلہ نصیریہ نظامیہ وسہروردیہ شہابیہ وقادریہ عیسان شیخ بن حکیم اودہی سے چشتیہ نظامیہ کا خرقہ پایا تہا آپ بہت بڑی عالی رتبہ صاحب

کمال اور سرنشار خانوادہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ ہوتی ہین آپکے کمالات وخوارق عادات سے مرۃ الاسرار اقتباس الانوار ولطایف قدسی وغیرہ

نوٹ وجود دو قسم ہے کبیر واکبر اول نادر ہوکر بر سونکے بعد حاصل ہوتا ہے قطب مدار وغیرہ اسمین داخل ہیں دوسرا نادر تر اس حال کے لوگ زمانہ حضرت میں تہے اب قیامت تک معدودی چند ہونگے چنانچہ حضرت غوث اعظم خواجہ معین الدین خواجہ قطب الدین شیخ فرید الدین سلطان نظام الدین شیخ عبد القدوس گنگوہی ۱۲

خاندان	اسمائے مشائخ	سنہ ولادت	تاریخ وفات	مدفن	ماخذ	مختصر حالات

مملو ہین اہل شوق ملاحظہ فرما سکتے ہین - انوار العیون جسکا ترجمہ در المکنون ہے آپکی تصنیف ہے - اقتباس الانوار رقم فرماتے ہیں کہ خاندان چشت میں اول سے جلال ہوتا چلا آیا ہے مگر جب سے حضرت شیخ کا ظہور ہوا شان جلالیت جمالیت سے مبدل ہوگئی چنانچہ آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمنے سلسلہ چشتیہ کو اور ہی رنگ دیا ہے پس ذات شیخ وجود کبیر کی مصداق تہی آپ سلطان بہلول کے وقت سے نصیر الدین ہمایون بادشاہ کیوقت تک مسند ارشاد وتلقین پر مامور رہے ابو الفضل نے تذکرہ اولیا میں لکہا ہے کہ نصیر الدین ہمایون بادشاہ کو علم حقایق ومعارف آپ ہی سے حاصل ہوا تہا آپکے خلفار کی تعداد پانچہزار پائی جاتی ہے آپکا دریائے فیض ایسا مواج تہا کہ طالب کو ذرا سی توجہ میں مرتبہ ناسوت سے لاہوت پر پہونچا دیتے تہے اور خود ہمیشہ مشاہدہ الہی میں مستغرق رہتے تہے - انتقال سے تین برس پہلے خاموشی اختیار کرلی تہی اور کلام کرنا بالکل چہوڑ دیا تہا اور ہر وقت مستغرق مشاہدہ الہی میں رہتے تھے جب نماز کا وقت آتا تو خادم حق حق حق کہتا تو آپ عالم سکر سے صحو میں آتے شرح عربی عوارف حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی آپ نے بیتظیر لکہی ہے -

خاندان	اسمائے مشائخ	سنہ ولادت	تاریخ وفات	مدفن	ماخذ	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حضرت شیخ عبد الکبیر بالاپیر بن حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی		۲۹ ربیع الثانی سنہ ۹۷۰ ہجری	دہلی	خزینۃ الاصفیا وسیر الاقطاب	آپ خلیفہ وسجادہ نشین پدر بزرگوار خود تہے سخاوت وشجاعت وخوارق کرامات ووجد وذوق وسماع وشوق میں لاثانی تہے. نقل ہے ایکروز سلطان سکندر بن بہلول بادوکس وزرائے خود یعنے میان بہودہ بن خواص خان وملک محمد مسوانی حاضر ہوئے ہرسہ کس نے جداگانہ اپنے اپنے دل میں کہا کہ اگر شیخ اہل کشف ہے توطعام ہمارے واسطہ جدا جدا موافق ہماری خواہش کے دیویگا چنانچہ شیخ موصوف نے سموسہ ہائے گوشت آہو سلطان

سکندر و نان وکچنی پیش میان بوڈہا وحلوا پیش ملک محمد وزیر رکہا ہرسہ کسان وقوع اس معنی سے حیران ہوگئے آپ نے فرمایا باباجائے حیرت کیا ہے حق تعالے دوستان اپنے کو پیش اہل دنیا شرمندہ نہیں کرتا جو کچھ کہ دوستان اوسکے طلب کرتے ہین بہیجتا ہے سلطان نے دو قریہ مضافات کرنال سے دررد سنگہوڑہ بہزار عجز والحاح آپکی خادمان کو دیا اور وزیر بوڈہ نے موضع تنائی من اعمال قصبہ جہنجانہ نذر کیا اور ملک محمد مسوانی نے اپنے دختر کو آپکے حبالہ نکاح مین دیا -

خاندان	اسمائے مشائخ	سنہ ولادت	تاریخ وفات	مدفن	ماخذ	مختصر حالات
ایضًا	حضرت شیخ رکن الدین بن حضرت شیخ عبد القدوس		غرہ ماہ شوال روز عید فطر سنہ ۹۷۱ ہجری یا بقول ۲۹ شوال سنہ ۹۸۳ ہجری	گنگوہ باستانہ پدر خود بقولے شاہ آباد	اقتباس الانوار الانوار العارفین	آپ مرید وخلیفہ اپنے والد امجد کے اور اپنے وقت کے قطب تہے اور سید ابراہیم لاہرجی سے بہی طریقہ قادریہ میں خلافت پائی تہی چنانچہ حضرت شیخ عبد القدوس فرماتے ہین اگر حق تعالے قیامت کے دن مجہسے پوچہے گا کہ دنیا سے میرے واسطے کیالایا تو میں ایک ہاتہہ میں حضرت شیخ جلال تہانیسری کو اور دوسرے ہاتہہ میں شیخ رکن الدین کو لایا ہون - نقل ہے کہ ایکروز خانقاہ حضرت شیخ عبد القدوس میں مجلس سماع منعقد تہی

اور آپکو حالت ہوئی توعین وجد وحال میں آپ حلقہ سماع میں آدمیوں کی نظر سے غائب ہوگئے اور کچہہ دیر حاضران مجلس کی نظر مین سوائے آپکے پیراہن رقص کنان کے اور کچہہ نظر نہیں آتا تہا وبعض کا قول ہے عین حالت رقص میں پرواز کرکے نظر آدمیوں سے غائب ہوگئے تہے - لطائف قدسی

نام خاندان	نام صاحبان حالات	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات

اور مجمع البحرین جسمین حقایق ودقایق ذات وصفات درج ہین آپکی تصنیف ہے۔ دیگر خلفائے مشہور سوائے صاحبزادگان اور حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری کے ذیل ہیں

نام خاندان	نام صاحبان حالات	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	شیخ عبدالغفور اعظم پورے		سنہ ۹۵۱ ہجری	اعظم پور		اب مرید وخلیفہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی
ایضاً	شیخ عبدالعزیز کیرانوی		سنہ ۹۸۰ ہجری	کرانہ		ایضاً
ایضاً	شیخ عبدالستار سہارنپوری		سنہ ۹۸۲ ہجری	سہارنپور		ایضاً
ایضاً	میر سید رفیع الدین		سنہ ۹۶۵ ہجری	اکبرآباد		ایضاً
ایضاً	حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری ابن شیخ قاضی محمود بلخی	دہلی سنہ ۸۹۳	روز جمعہ ۲۵ ذالحجہ سنہ ۹۸۹ بقولے ۱۴ ذالحجہ عمر ۹۶ برس	تہانیسر	انوار العارفین اقتباس الانوار اخبار الاخیار طبقات حسامیہ	آپکا نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر المومنین عمر فاروق پہونچتا ہے آپکے والد قاضی شیخ محمود بلخ کے رہنے والے تہے۔ سات برسکی عمر میں آپ نے حفظ قرآن اور سترہ برسکی عمر میں تحصیل علوم صرف ونحو ومنطق ومعانی وحدیث وتفسیر سے فراغت پائی بعد اوسکے بجذب جاذب حقیقی بحضور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی حاضر ہوئے اور تکمیل کو پہونچکر رہنمائے خلق ہوئے سکر واستغراق واستہلاک تمام رکہتے تہے واسطے ادائے نماز مریدان آنکر باواز

بلند حق حق حق کہتے تہے اوسوقت سکر سے صحو میں آیا کرتے تہے اور یہہ بیت وردزبان تہا بیت قومی زوجود خویش فانی ؛ رفتہ زحروف در معانی ؛ محرم دولت بنود ہر سرے ؛ بار سیا نکشد ہر خرے۔

نام خاندان	نام صاحبان حالات	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حضرت شیخ عثمان زندہ پیر بن شیخ عبدالکبیر بالا پیر		دسوین ذلقعد سنہ ۹۶۱ ہجری	پانی پت	سیر الاقطاب	آپ نے خرقہ ارادت وفقر اپنے والد بزرگوار سے پہنا آپکے برادر کلان شیخ حسین حین حیات پدر خود رحلت کرگئے تہے اور دو فرزند شیخ نورالدین وشیخ منور چہوڑ گئے تہے اونہون نے بعد وفات جد امجد کے اپنے چچا شیخ عثمان سے مناقشہ سجادہ نشینی کیا اور بحضور سلطان ابراہیم بن سکندر لودہی مستغیث ہوئے سلطان بذات خود واسطہ انفصال اسمقدمہ کے پانی پت آئے اور آخر

بعد رد وقدح کے سلطان نے سجادگی کو دو جگہہ تقسیم کردیا اور عید کے روز دو چنڈول سجادہ نشینوں کے آئے اتفاقاً مابین ہمراہیان ہر دو چنڈول لڑائی ہوگئی اور پسر شیخ حسین چنڈول سے زمین پر گرگئے اور ایسا آسیب اونکو پہونچا کہ عیدگاہ نہ جا سکے واپس گہر کو لیگئے اور حضرت شیخ عثمان بخیر وخوبی عیدگاہ تشریف لیگئے اور واپس آئے اوسکے بعد سے سوائے شیخ عثمان اور اونکی اولاد کے دوسرے کو دخل سجادگی میں نہیں رہا۔

خاندان	اسمائے صاحبان حالات	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	حضرت شیخ نظام الدین بن عثمان زندہ پیر		۱۵ شعبان سنہ ۱۰۱۸ ہجری سے	پانی پت	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار تہے و بکسب کمالات و علو مراتب مقتدائے اولیائے عصر و رہنمائے خلق رہے۔
ایضاً	حضرت شیخ عبد السلام ملقب بشاہ اعلیٰ بن شیخ نظام الدین عثمانی		۵ ربیع الاول سنہ ۱۰۲۳ عمر ۱۲۵ برس شیخ قطب بود	ایضاً	ایضاً	آپ نے اپنے والد بزرگوار سے خرقہ خلافت زیب تن فرمایا تہا اور نیز شاہ نظام نارنولی سے خلافت پائی تہی چنانچہ یہہ بیت شاہد حال ہے بیت نظام ست پیر و ہم پدرش نظام است۔ نظام دو جہان بروی تمام ست مرا بہ بندگی او کہ ہست فخر تمام۔ مرید شاہ نظام است و ابن شیخ نظام حضرت نظام نارنولی سے مخاطب بخطاب اعلےٰ ہوئے تہے حضرت الہدیا چشتی عثمانی مؤلف کتاب سیر الاقطاب آپکے مرید نے بیت کچھ لکھا ہے وہانسے ملاحظہ کرین۔
ایضاً	حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد	سنہ ۹۳۰ ہجری سے	سنہ ۱۰۰۷ ہجری عمر ۷۷ سال	سرہند	انوار العارفین	آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بخدمت امیر المومنین عمر خطاب پہونچتا ہے آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ رکن الدین کے تہے حضرت موصوف نے آپکو حسب وصیت اپنے والد ماجد حضرت شیخ عبد القدوس کے خرقہ خلافت دیا تہا اور اجازت خانوادہ قادریہ و چشتیہ کی عطا کی تہی آپ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے والد ہین۔
ایضاً	حضرت شاہ محمد برہمہ پا		سنہ ۱۰۲۴ ہجری بعہد بادشاہ جہانگیر	متصل عیدگاہ کہنہ شاہجہان آباد دہلی	رسالہ حبیبیہ	آپ مرید باکمال حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری ہیے۔
ایضاً	حضرت شیخ نظام الدین بلخی بن شیخ عبد الشکور	تہانیسر	۲۸ رجب روز جمعہ سنہ ۱۰۲۴ روز دوشنبہ از خبیان الاخیار سنہ ۱۰۳۵ ہجری شاہباز طریقت از تذکرۃ العابدین	بلخ	اقتباس الانوار تذکرۃ المشائخ تذکرۃ العابدین	آپ حنفی مذہب چشتی مشرب فاروقی نسب تہے اور برادر زادہ خلیفہ اعظم و جانشین برحق حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری تہے چشمہ لدنی آپکے باطن میں ایسا جوش زن تہا کہ حقایق بلند و دقایق دل پسند فرمایا کرتے تہے آپکی تصانیف مثل دو شرح لمعات مکی و مدنی و رسالہ حقیہ در بیان ہفت باطن وجود قرآن و ریاض القدس و تفسیر نظامی دو جز و آخر قرآن وغیرہ ہین و شرح سوانح امام غزالی صاحب اقتباس الانوار بہ نقل متواتر پیران اس سلسلہ کے لکہتے ہیں ہر دو شرح لمعات کی تحریر کیوقت آپ دروازہ خلوتخانہ پر آدمی تعینات فرمادیا کرتے تہے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

کہ اوسوقت کوئی نہ آنے پاوے اور روحانیت آنحضرت صلعم اس مقابلہ میں آپ پر حاضر ہوتے اور لمعات کو تعلیم فرماتے اور اسرار معانی اوسکی آپ پر ظاہر فرماتے جنہے ایک شرح مکی ہیں اور دوسری شرح مدینہ میں تحریر فرمائی کہتے ہین اگر کسی سطر لمعات میں وقت قرات تردد ہوتا اور آنحضرت صلعم اشارہ فرماتے اور وہ سطر باب زر آپ نے احاطہ کرادی تھی وہ نسخہ لمعات ابتک نزد بعض فرزندان آپکے موجود ہے آپ نے بموجب طریقہ حضرت شیخ احمد عبدالحق کے چھہ مہینے خلوت مین بیٹھنے کی اجازت اپنے پیر سے چاہی اونہوننے بجاے خلوت نشینی شغل سہ پایہ کر نیکی تلقین فرمائی اور ارشاد کیا کہ نو بار اسم ذات ایکدم میں پڑہو اور آہستہ آہستہ ترقی کرو ہر روز ایک دم میں زیادہ ذکر کرنیکے اگر زیادہ میسر نہ آوے تو کم بیش مرتبہ سے نہو آپ نے دروازہ حجرہ بند کرکے شغل مذکور کو رفتہ رفتہ ایک دم میں تین سو مرتبہ دبرواپسے چارسو مرتبہ پڑہتے تھے بعد ایک مہینے کے تجلی صوری آپ پر وارد ہوئے مرشد نے فرمایا اب حاجت خلوت نہیں رہی - نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ ہندوستان کو آپ سے اعتقاد پیدا ہوا جسوقت سلطان خسرو یعنے شاہجہان فرزند بادشاہ موصوف باپ سے باغی ہوکر اکبرآباد سے براہ تہانیسر آپکی ملاقات کو گئے تو بعض حاسدان کذاب نے بادشاہ کے حضور مین عرض کی کہ آپنے سلطان خسرو کو خوشخبری سلطنت کی دی ہے بادشاہ کے دل مین رنجید گی پیدا ہوئی اسلئے آپنے ہندوستان سے بدارالسلام بلخ ہجرت فرمائی وخرقہ خلافت وسجادگی حوالہ حضرت شیخ ابوسعید نبیرہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کرکے اونکو بجانب گنگوہ رخصت کیا آپکی اولاد سے اکثر بلخ مین ہین آپکے خلفاے راشدین سے خلیفہ اعظم وجانشین مطلق حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی ہوئے ہین جنکا ذکر خاصکر ہوگا اور دیگر خلفاے مشہور آپکے حسب ذیل ہین -

ایضاً	شیخ حسین بہلولی		سنہ ۱۰۲۸ ہجری	لاہور	اقتباس الانوار	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی ہین -
ایضاً	شیخ بایزید بنوری		سنہ ۱۰۴۰ ہجری	قصبہ بنور ۱۵ کروہ از سرہند		آپ بہی مرید وخلیفہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی ہین لکہا ہے کہ آپ جسوقت راتکو ذکر اثبات نفی کرتے تمام قصبہ کے قفل وزنجیر کہولکر زمین پر گرجاتے اور تمام رات لوگوں کے گھر وغیرہ کہولے رہتے ساکنان اوسجگہہ نے آپکے

مرشد سے اس امر کی شکایت کی اونہوں نے فرمایا باہر قصبہ کے جاکر ذکر کیا کرو آپ ایک باغ میں جاکر ذکر کرنے لگے جسوقت لااله کہتے تمام درخت زمین پر گرپڑتے اور جب الا الله کہتے کھڑے ہوجاتے اسوجہ سے درختان خشک ہونے لگے باغبان شاکی ہوا، آپ کے مرشد نے فرمایا جنگل میں جاکر ذکر کیا کرو -

ایضاً	شیخ اللہ بخش لاہوری		سنہ ۱۰۰۰ ہجری [illegible]	لاہور	اقتباس	خلیفہ بشیر حسین رأپکو مردمان لاہور خدا بین وخدا نما کہتے تھے - شیخ آدم بنوری نے آپکو خط لکہا کہ تم اپنے تئین خدا بین وخدا نما کہلاتے ہو جوکوئی معتقد رویت خدا کا دنیا میں ہو وہ ملحد وزندیق ہوتا ہے

آپ نے آرندہ خط کو رویت کراکے فرمایا کہ خدمتمین شیخ آدم بنوری حقیقت اس ماجرہ کی عرض کرو اوس شخص نے جاکر حقیقت رویت سے شیخ آدم بنوری کو آگاہ کیا و بمرتبہ علم الیقین مشرف کیا لیکن شیخ آدم قید مشیخت کی وجہ سے نہین آئے اور نعمت عظمی رویت سے محروم رہے -

نوٹ جاننا چاہیئے رویت خدا دنیا وآخرت مین بچشم ظاہر وباطن سے کسی انبیا واولیا کو شک اور اختلاف نہین ہے کیونکہ جسحالت میں ذات مقدس تمام اشیاء پر غالب وقادر ہے تو اپنی رویت پر کیوں قادر نہیں ہوسکتی یہہ سچ ہے کہ بیرنگی صرف رنگ شہود میں نہیں آتی جبتک کسی مظہر میں ہوکر نہ دکہلاوے چنانچہ محققان صوفیہ کے نزدیک رویت یعنے دیکہنا ذات بحت کا آئینہ جمال مرشد میں ہے اور یہہ جو کہتے ہیں کہ آخرت میں دیدار ہوگا دنیا مین نہیں ہوگی کچہہ اصل نہیں ہے بلکہ جسکو دنیا میں رویت حق حاصل نہیں مشکل ہے کہ آخرت میں اوسکو حاصل ہو مَن کَانَ فِی هٰذِهٖ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْآخِرَةِ اَعْمٰی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ	شیخ حاجی عبدالکریم لاہوری		۲۰ رجب سنہ ۱۰۴۱ھ بقول ۲۷ رجب سنہ ۱۰۴۵ھ	لاہور متصل باغ زیب النساء بیگم موضع کوٹھی نیلی یا کوٹ نواں	اقتباس الانوار حدیقۃ الاولیاء	آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی تھے فصوص الحکم کی شرح فارسی میں و رسالہ مصباح العارفین اذکار و اشغال طریقہ قدوسیہ میں آپ نے لکھی ہیں آپکے والد عماد الملک عبداللہ انصاری امیر کبیر تھے آپ نے بعد زیارت حرمین الشریفین کے لاہور میں قیام فرمایا آپ کی کرامتیں مشہور ہیں ایکروز حج کا دن تھا آپ کے مرید نے عرض کی آج حج کا دن ہے قسمت والے آج مکہ میں ہونگے فرمایا آؤ ہم اور تم بھی مکہ کو چلیں- نیم کوس کے فاصلہ پر چلکر مرید سے کہا آنکھیں بند کرو اور ہمارے کندھے پر ہاتھ رکھکر چلے آؤ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا آنکھیں کھولو دیکھا تو عرفات میں موجود ہیں
چشتیہ صابریہ قدوسیہ	شیخ عبدالرحمن کشمیری		سنہ ۱۰۵۰ ہجرے	لاہور	اقتباس الانوار	خلیفہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی-
ایضاً	سید قاسم برہانپوری		سنہ ۱۰۳۴ ہجرے	برہانپور	ایضاً	ایضاً
ایضاً	قاضی عبدالحی کیرانوی		سنہ ۱۰۴۹ ہجرے	کیرانہ	ایضاً	ایضاً
ایضاً	شیخ محمد صادق برہانپوری		سنہ ۱۰۳۸ ہجرے	برہانپور	ایضاً	ایضاً
ایضاً	شیخ فتحی اکبرآبادی		سنہ ۱۰۴۵ ہجرے	اکبرآباد	ایضاً	ایضاً
ایضاً	شیخ خان اللہ		۹ جمادی الثانی سنہ ۱۰۳۹ھ	لاہور	ایضاً	ایضاً
ایضاً	سید علی خواص		سنہ ۱۰۴۰ ہجرے	ملک یوسف زئی	ایضاً	ایضاً
ایضاً	حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی بن نور الحنفی		یکم ماہ دوم یا ربیع الثانی سنہ ۱۰۴۹ ہجری از تذکرۃ الاکابر شاہ بہار گشتہ	گنگوہ	انوار العارفین اقتباس الانوار حدیقۃ الابرار بحوالہ سواطع الانوار	آپ نبیرہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی ہیں اور آپکی والدہ ماجدہ دختر حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری کی تھیں آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ نظام الدین بلخی کے جنہوں نے کل امانت پیران باخرقہ و خلافت و اسم اعظم آپکے حوالہ کر کے جانب گنگوہ رخصت کیا تھا سواطع الانوار میں ہے کہ ایک شخص منکر از حال درویشاں آپکے روبرو آیا اور عرض کی میں طالب خدا

ہوں مگر مجھہ میں طاقت محنت وعبادت وریاضت کرنیکی نہیں ہے چاہتا ہوں کہ آپکی نظر فیض اثر سے مقصود دل حاصل کروں حضرت کے ہاتھہ میں اُسوقت عصا تھا فرمایا کہ ہاں اس عصا کے تین ضرب سے طالب کو خدا تک پہنچا دیتا ہوں یہ کہکر ایک ضرب عصا کی اُسکے سر پر رسید کی عالم ملکوت اُسپر کہل گیا دوسری ضرب میں عالم جبروت اور تیسری ضرب میں عالم شہود اُسپر منکشف ہوگیا تین روز تک بیہوش رہا جب ہوش میں آیا صدق دل سے آپکا مرید ہوگیا - آپکے اول واعظم خلیفہ حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی ہیں کہ جنکا ذکر بالخصوص آویگا مگر اسکے علاوہ خلفائے ذیل بھی ہیں -

خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ قدوسیہ	شیخ ابراہیم مراد آبادی		۱۰۹۷ ہجری	مراد آباد یا رامپور	تذکرۃ العابدین اقتباس الانوار	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ ابوسعید تھے صاحب اقتباس الانوار رقم فرماتے ہیں کہ آپکو روحانیت حضرت شاہ شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی سے نسبت تام وحضوری تمام تھی جسوقت توجہ کرتے روحانیت حضرت موصوف کو موجود پاتے اور جو کچھہ پوچھتے اُسکا جواب شافی پاتے .
ایضاً	شیخ محب اللہ الہ آبادی صدیقی لقب شیخ کبیر		۱۲ ربیع الثانی ۱۰۵۱ھ بقول تذکرۃ العابدین روز پنجشنبہ ۹ رجب ۱۰۵۸ ہجری	صدر پور یا الہ آباد	اقتباس الانوار وانوار العارفین بحوالہ مقاصد العارفین	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ ابوسعید تھے آپکو جسوقت مرشد نے خرقہ خلافت عطا کرنا چاہا آپکے دل میں گذرا کہ میں ابھی بشہود ذات بیکیف نہیں پہونچا مجھے کسطرح لایق خلافت مرشد نے سمجہا حضرت شیخ نے آپکے خطرہ سے واقف ہوکر اُسیوقت خرقہ خلافت پہنایا اور ہاتھہ فاتحہ کو اُٹھایا اور توجہ باطنی آپ پر ڈالی بمجرد اُسکے توجہ کے تجلی بیکیف نے آپکے دل پر جلوہ کیا اور حسب اجازت پیر مرشد کے قصبہ صدر پور میں سکونت اختیار کی اور رہنمائے خلق رہے دیگر مریدان نے ملول خاطر ہوکر عرض کی کہ حضرت ہمکو محنت کرتے مدتیں ہوگئیں یہ رتبہ حاصل نہیں ہوا اور یہ مرد نووارد جنے

نوٹ - محققان نے لکہا ہے کہ جب سالک رتبہ فنا فی الرسول اور جبروت کو پہونچتا ہے تو پیر کو جائز ہے کہ خلافت عطا کرے - الا طالب جسوقت بشہود ذات پہونچے شیخ کو واجب بلکہ فرض عین ہے کہ اوسکو خلافت دیوے اور بعضے صوفی واصل ملکوت کو بھی خلافت دیدیتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ جب مرید کو شناخت خطرہ شیطانی ورحمانی ہوجاوے اوسوقت خلافت دینا واجب ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ جب پیر مرید میں معاملہ نیک پاوے اوسوقت بھی خلافت دینا جایز ہے اور یہہ بھی کہتے ہیں اذن پیر کا مرید کو دو طرح پر ہے یکی بطریق استقلال بر سبیل نہایت دست بیعت دی اور شجرہ بھی منجانب پیر دیوی لیکن نام اپنا نہیں لکھے پس جو لوگ اوسکے مرید ہونگے وہ دراصل اوسکے شیخ کے تصور ہونگے اور وہ بطور سفیر کے ہوگا اور بعض نے خلافت کو دیگر دو قسم پر کیا ہے صغرٰی وکبرٰی - صغرٰی وہ ہے کہ مجاہدہ وریاضت مرید دیکھکر مرشد نے حسن ظن اپنے سے مشرف بخلافت کردیا اور کبرٰی وہ ہے کہ دل پیر پر بکرات ومرات الہام حق بہ بر عطاے خلافت خاص کسیکے ظہور پاوے یہانتک کہ اگر خطرہ عطا خلافت شیخ دل سے دفع کرے تو بھی رفع نہ ہو یہہ خلافت کبرٰی ہے اور وہ نسبت جو شیخ کو رسول خدا سے اور سینہ بسینہ پہونچی ہے اور تبرکات پیران جو بطریق توارث پہونچی ہیں وہ دیگر وارث اور قائمقام اپنا کرے چنانچہ خواجہ معین الدین اجمیری خواجہ قطب الدین بختیار سے خواجہ گنجشکر خواجہ نظام الدین اولیا - خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی - جنکو خلافت کبرٰی حاصل ہوئی -

نام خاندان	نام و لقب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
						کچھہ ریاضت و مجاہدہ نہیں کیا اُسکو طرفۃ العین میں استقدر نعمت عطا فرمائی - فرمایا کہ مجبب اللہ وہ شخص ہے کہ اُسکے ایک ہاتھہ میں چلغوزہ اور دوسرے ہاتھہ میں آگ لایا جو ہیں پینے دم مارا چراغ روشن ہوگیا ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء کسیکو بشدت مجاہدہ کشود کار ہوتا ہے اور کسیکو بنقطہ تجلی باری ایک حرف میں حصول بیشمار مستعد کو دور ڈالنا ظلم ہے اور نامستعد کو آگے کہینچنا جہل اکثر علماء فحول کہ مشرب ارباب توحید سے انکار رکہتے تہے اُنکے فیض سے تربیت پاکر اونہوں نے مشرب خاص اختیار کیا تہا آپکا کمال آپکی تصانیف مثل اصول و اجوبہ لطیفے سوالات داراشکوہ سے ظاہر ہے **سوال** وہ کونسا علم ہے کہ جسکو حجاب اکبر کہا ہے **جواب** جسحالت میں واقعی علم و عالم و معلوم ایک ہیں پس جو علم کہ مخالف تحقیق اس مسئلے کے ہو وہ حجاب اکبر ہے بلکہ سبب کفر قہ ابد و مانع وصول بہ مقصد **سوال** طالب فانی ہوتا ہے یا مطلوب **جواب** مرتبہ فنا میں طالب و مطلوب ہر دو فانی ہوجاتے ہیں ایکدوسرے مین مرتبہ بقا مین ہر دو بصفات یکدیگر باقی رہتے ہیں چنانچہ ایک عارف نے فرمایا ہے **مصرعہ** ما برنگ یار گشتم یار رنگ ما گرفت **سوال** عشق اور درد میں کیا فرق ہے **جواب** عشق عبارت میل عاشق سے ہے طرف مشاہدہ محبوب کے اور درد عبارت سوز و فراق سے ہے درمین طلب تا وصال پس موجب ترقی درد ہے اگر کسی کو درد نہ ہو اوسکو ترقی ممکن نہیں **سوال** نماز بحیط کب حاصل ہوتی ہے **جواب** یہہ نماز اوسوقت حاصل ہوتی ہے کہ شغل باطن مصلے پر اسقدر غالب ہوجاوے کہ نفس غیر کا اوسکے دل سے محو کردے اور سوائے عشق کے کوئی چیز دوسری منظور و مخصوص اوسکے نہووے **سوال** ترقی کو نہایت ہے یا نہ **جواب** ترقی محمدی المشرب کے نہایت نہیں ہے اور دوسرونکی ترقی کی نہایت ہے **سوال** موت کے بعد ترقی ہے یا نہیں **جواب** موت کے بعد ترقی نہین ہے لیکن شیخ محی الدین عربی فرماتے ہاین کہ موت کے بعد بہی ترقی ہے لیکن معرفت خدا مین ترقی نہین ہوتی - آپ قریبًا ۲۰ سال سجادہ نشین اللہ آباد رہے -
ایضًا	شیخ عبد السبحان		سنہ ۱۱۰۳ ہجری	سہارنپور	تذکرۃ العابدین	آپ بہی مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی تہے
ایضًا	شیخ عبد الجلیل		سنہ ۱۱۰۰ ہجری	اللہ آباد	ایضًا	بشر حصدر
ایضًا	شیخ محمد جمال	کاجہو [illegible] پنجاب کرنال [illegible]	سنہ ۱۱۰۵ ہجری	کاجہوہ	ایضًا	بشر حصدر
ایضًا	شیخ مبارک		سنہ ۱۰۶۲ ہجری		ایضًا	ایضًا
ایضًا	شیخ یوسف		سنہ ۱۰۸۲		ایضًا	ایضًا
ایضًا	حضرت شیخ محمد صادق لقب نظر محمد منجانب رسول صلعم بن شیخ فتح اللہ گنگوہی	۱۷ ربیع الثانی سنہ ۹۸۹ ہجری گنگوہ	۱۸ محرم سنہ ۱۰۵۸ بقول تذکرۃ العابدین سنہ ۱۰۶۰ عمر ۷۱ سال تاریخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ	گنگوہ	اقتباس الانوار حدیقۃ الاولیا بحوالہ سواطع الانوار تذکرۃ المشائخ	آپ حضرت شیخ ابوسعید کے برادر زادہ اور خلیفہ اعظم اونکے تہے آپ مقامات بلند و مدارج ارجمند اور ذوق و شوق و وجد و سماع و محبت میں یگانہ زمانہ تہے سواطع الانوار میں لکہا ہے کہ ایک مرتبہ سیر کرتے ہوئے جگنا تہہ پہونچے سر بازار ایک بت سنگین نہایت خوبصورت دیکہا آپ اوسکے تماشے میں محو ہوگئے خدا کے حکم سے بت بولا انا العبود لا نعبد سوائی شیخ اوسوقت اگرچہ مغلوب الحال تہے مگر برعایت شرع کعبہ کیطرف سجدہ کیا بت بولا اینما تولوا فثم وجہ اللہ شیخ نے جواب دیا سچ ہے مگر رعایت شرع رسول اللہ فرض ہے -

نام خاندان	نام مع القاب	جائے ولادت	تاریخ وفات	جائے مزار	ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	حضرت شیخ داؤد لقب رحیم دل بن شیخ محمد صادق	گنگوہ	۵ رمضان ۱۰۱۵ ہجری	گنگوہ	ایضاً	آپ مرید وخلیفہ پدر بزرگوار خود تھے شیفتہ سماع تھے حالت سماع میں جسپر آپکی نظر پڑتی وہ فوراً خطرہ ماسوای اللہ سے فارغ ہوجاتا تہا اور نغمہ تلقین وارشاد کا ایک دم میں افسردگان بادیہ غفلت کے دلونسے خیالات مظاہر حسیہ کو محو کردیتا تہا اور پرتوہ جمال تجلیات ذات وصفات ڈالتا تہا کسی عارف کا یہہ بیت کیسا مناسب حال ہے **بیت** دلی افسردگی یا بد بگفتہ

ہرکسی گرمی۔ دل داؤدمی باید کہ از آہن دہد نرمی **دیگر** بہ تخت ملک بنشستم چو حاصل گشت مقصودم ؛ سلیمانی بحکم کز جان غلام شاہ داؤدم۔ کبھی ایساہی ہوتا تھا حالت سماع میں نظروں سے غائب ہوجاتے تہے وہرلحہ وہرلحظہ تجلیات گوناگون سے خط وافر اوٹہاتے تہے مضمون اس بیت کا حسب حال ہے **بیت** بہنیرارم ازان کہنہ خدائے کہ تو داری۔ ہرلحظہ مرا تازہ خدائے دیگر ست ؛ آپکو تصرف وکرامات دونو خدا تعالے نے دئے تہے۔ تصرف بتدیل واقعات یعنے مردہ کو زندہ اور زندہ کو مردہ کرنا اور سنگ کو زر اور زر کو سنگ کردینا ہے اور کرامت امور مخفی کا جاننا ہے۔ اقتباس الانوار میں ہے کہ سالک کو ایک وقت پیش آتا ہے کہ اوسکی چشم باطن حسن جمال محبوب حقیقی پر پڑتی ہے درحالیکہ زیبائے ورعنائے جمال مطلوب حقیقی کے دیکہتا ہے بے اختیار رہوکر شیفتہ روے دوست ہوتا ہے اور اوس جوش وخروش میں بیہوش ومدہوش ہوجاتا ہے اور نہایت محبت وعشق وشور واضطراب بالذات حضوری گریہ زاری وآہ ونالہ بیشمار کرتا ہے جیساکہ حافظ شیراز فرماتے ہین **ع** بلبلی برگ گل خوش رنگ درمنقار داشت۔ وندران برگ ونوا خوش نالہائی زار داشت۔ گفتمش درعین وصل این نالہ وفریاد چیست۔ گفت مارا جلوہ معشوق دراین کار داشت۔ اسی کے ہم معنے یہ شعر اردو بھی معلوم ہوتا ہے **ع** لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل۔ شہید ناز کی تربت کہان ہے۔ یہہ حالت درجہ اعلے رکہتی ہے اور اسکو فراق وصال کے نام سے موسوم کرتے ہیں یعنے جب تک یہہ بود نابود درمیان ہے عاشق نہایت گرمی عشق اور غلبہ محبت معشوق حقیقی کی ایسی معیت چاہتا ہے کہ خود صفت محبوب کے ہوجاوے اور وجود مجازی درمیان میں نہ رہے من تو شدم وتو من شدی کا نقشہ ہوجاوے۔ وقت وفات آپ نے خرقہ وسجادہ دوستار ونیز دیگر تبرکات اپنے بہائی خورد شیخ محمد کے حوالہ کرکے فرمایا کہ یہہ امانت ہمارے پیرونکی ہے جسوقت شیخ سوندہا میری وفات کے بعد آوے اونکو دیدینا کہ وہ صاحب سجادہ اور وارث میرے حال کے ہین چنانچہ ایساہی ہوا۔

نام خاندان	نام مع القاب	جائے ولادت	تاریخ وفات	جائے مزار	ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	حضرت شیخ سوندہا ابن شیخ عبدالمومن صدیقی	سفیدون چہاردہ کروہ از پانی پت	۴ جمادی الثانی شب چہارشنبہ ۱۱۲۹ ہجری	سفیدون چہاردہ کردہ پانی پت سے عمر ۹۶ سال	اقتباس الانوار سواطع الانوار	آپکا سلسلہ نسبت بحضرت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق چند واسطہ درمیانی پہونچتا ہے آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ داؤد کے ہیں جسوقت حضرت شیخ محمد نے بروے وصیت جملہ امانت پیران کو آپکے حوالہ کردیا اور آپ چار روز رہکر قصبہ بہوہر جو قصبہ تہانیسر سے پانچ چھہ کوس کے فاصلہ پرہے تشریف لیگئے اور وہان رہنمائے خلق رہے اخیر عمر میں آپ اپنے وطن اصلی سفیدون میں آئے مسجد

وخانقاہ بنا فرمائی اور وہین انتقال فرمایا آپکا زیادہ حال دیکہنا منظور ہو تو اقتباس الانوار کو ملاحظہ کرین۔ ایک نوجوان کی موت ہوکر آپکی توجہ سے زندہ ہوجانیکا قصہ سواطع الانوار سے ملاحظہ کرو آپ نے وفات کیوقت قوالوں کو بولا کہ اس شعر کے پڑہنے کا حکم دیا **ع** صحبت غیر نخواہم کہ بود عین قصور۔ باخیال تو چرا با دگران پردازم۔ اسی شعر کی حالت وجد میں جان بحق ہوئے۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	حضرت شیخ محمد بن شیخ محمد صادق	سنہ ۱۰۲۲	سنہ ۱۰۷۶ ہجری ۲۲ ربیع الاول عمر ۵۴ سال	گنگوہ	تذکرۃ العابدین	آپ مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود کے ہیں بعد تحصیل علوم ظاہری کے آپکو شوق شکار دامنگیر ہوا اوستاد کو کہا ہمکو ایک باز لیدو اوستاد نے جواب دیا کہ تمہارے والد کے پاس شہباز ہے بے تکلف اولے لیلو والد موصوف سے تقاضا کیا آخرالامر بعد کئی تقاضوں کے ایکروز حجرہ میں جاکر بکمال محبت و پیار باپ کے گلے سے جاکر لپٹ ہی گئے اور عرض کی بغیر لئے نہیں جاؤنگا اونہوں نے فرمایا حجرہ میں بیٹھ جاؤ تین روز کے بعد وہ شہباز تمکو دونگا پھر آپکو شغل سہ پایا تعلیم فرمایا اور تاکید سے کہاکہ ہر روز بلاناغہ کلمہ تہلیل اور استغفار اور درود شریف ہزار ہزار مرتبہ پڑہا کرو چوتہی شب میں غسل کراکے اسرار حق فرمائی اور کچھ عرصہ بعد خرقہ خلافت پہنایا اور اسم اعظم تلقین کیا اور خدمت سجادہ نشینی پیران کلیر جو آپکے ان اہالی واجدادی چلی آئی ہے وہ بھی عطا فرمائی چنانچہ سجادہ نشینی ابتک آپ ہی کی اولاد میں چلی آتی ہے -
ایضاً	حضرت شاہ ابوالمعالی چشتی صابری بن سید محمد اشرف	انبہٹہ ضلع سہارنپور	۱۱ ربیع الاول روز جمعہ سنہ ۱۱۱۶ھ تاریخ ابوالمعالی اہل فیض	انبہٹہ	حدیقۃ الاولیا بحوالہ ثمرۃ الفوائد	آپ سادات عظام و مشائخ کرام سے صاحب عشق و محبت و ذوق و شوق و وجد و سماع تہے آپ نے خرقہ خلافت شیخ داؤد سے پایا تہا اور شیخ محمد صادق سے بہی فیض حاصل کیا تہا آپ خوردسالی میں یتیم ہوگئے والدہ ماجدہ نے آپکو حضرت شیخ محمد صادق کے سپرد کیا اونہوں نے علوم ظاہری و باطنی سے آپکو مستفیض کیا اور مرنیکے وقت آپکو شیخ محمد داؤد کے حوالہ کیا باقیماندہ تکمیل شیخ داؤد نے کی اور خرقہ خلافت عطا فرمایا - صاحب ثمرۃ الفوائد لکہتے ہیں کہ ایکروز مجلس مشائخ تہا مسرمیں تہی عند التذکرہ آپنے فرمایا کہ مرگ وحیات کلمہ نفی اثبات لا الٰہ الا اللہ میں ہے جنہوں نے یہہ کلمہ دل سے پڑہا ہے اگر وہ لفظ لا الٰہ زندہ کے کان میں کہدیں تو وہ مردہ ہوجاوے اور اگر الا اللہ کہدیں تو جی اوٹہے حاضرین مجلس نے التماس امتحان کی وآپ باہر اوٹہے اور ایک گاومیش کے کان میں جو اوسجگہہ بندہی ہوئی تہی لا الٰہ کا لفظ کہا وہ فی الفور گرکر مرگئی پھر دوسرے کان میں الا اللہ کا کلمہ کہا گاومیش جی اوٹہی اور چارہ چرنے لگی -
ایضاً	حضرت محمد سعید عبدالکریم عرف میران سید شاہ بھیکہ حسینی چشتی بن سید یوسف ترمذی	سیوانہ ۹ رجب روز دوشنبہ سنہ ۱۰۴۰ ہجری	۵ یا ۱۷ رمضان سنہ ۱۱۳۱ ہجری عمر ۸۵ سال شاہ بھیکہ مقبول خدا	گھسکہ شریف ملک دوابہ راج پٹیالہ یا گھرام	انوار العارفین بحوالہ زبدۃ السالکین اسرار الواصلین	آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام حسین علیہ السلام پہونچتا ہے ابا واجداد آپکے موضع سیوانہ متصل قصبہ گہرام مقامات شہر سرہند سے سکونت رکہتے تہے شوق معرفت الٰہی آپکے دل میں جوش زن ہوئی - درویش بینوا شاہ قاسم نام موضع لوی کی خدمت میں آپ گئے اونہوں نے قریباً ایک سال لکڑی تنور لانیکی خدمت آپ سے لی کہیں اتفاق سے شاہ قاسم کے پیر بہی آگئے اور اونہوں نے کہا اے قاسم ہم مثل حوض چہوٹے کے اور میراں جی یعنی آپ مثل دریائے عظیم کے ہیں وہ ہماری اور تمہاری قدرت سے باہر ہیں ادنکو رخصت کردو تاکہ وہ دوسری جگہہ سے مطلوب حاصل کریں شاہ قاسم نے آپکو

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات

رخصت کیا اتفاق حسنہ ہے اُسوقت شاہ بلاول طالبان شاہ ابو المعالی سے وہان موجود تہے اونہون نے کہا تمکو مین کامل کے پاس لیجاتا ہون اور روانہ انبہٹہ شریف ہوکر بخدمت شاہ ابو المعالی پہونچے آپنے تلقین ذکر فرمائی اور رخصت کیا اور انجام کار خود حضرت شاہ ابو المعالی اپنے وعدہ پر آپکے پاس تشریف لائے پیراہن وکلاہ وجامہ وچادر آپکو عطا فرمائی اور حجرہ سے باہر آنکر بتشریف خلافت آپکو مشرف کیا کرامات وخوارق عادات وواقعات ومکشوفات مقامات وشوق وذوق وشورش عشق وترک تجرید وسیر الی اللہ وسیر فی اللہ اور پہونچانا طالبان کا خدا کی طرف آپکا بخوبی الم نشرح ہے آپکو شعر سخن سے بہی ربط تہا آپکا کلام عاشقانہ وپر از درد وشوق تہا یہہ کلام بہی آپ ہی کا ہے ؎ ہرنے پنج چوروے ساتہا۔ گُرنے جان بچائی ناتہا۔ ہرنے اپنا آپ چہپایا۔ گُرنے پر گہٹ کر دکہلایا۔ ایسے گُرپر تن من واردن ترام تجون پر گُرنہ بساروں کیونکہ ہر روٹہا گر میلتا گُر روٹہے نہیں ٹہور۔

ایضًا	حضرت سید محمد سالم ترمذی خوروک حسینی بن سید محمد رضا	روپڑ	۱۰۶۷ھ ہجری مادہ تاریخ شمع چشتیان	روپڑ قریب روضہ سید حسین	انوار العارفین	آپ صحیح النسب سادات حسینی ترمذ خوروک سے ہیں جب آپکے دل میں شوق وذوق محبت الٰہی وورد عشق پیدا ہوا خدمتمین حضرت میران سید شاہ بہیکہ حاضر ہوکر بیعت کے ریاضات ومجاہدات بہت کئے اور رتبہ خلافت حاصل کیا اور خانمان سے جدا ہوکر بارہ سال پوشیدہ ہوکر سیر سیاحت میں رہے والدین آپکے فراق میں روتے روتے نابینا ہوگئے تہے میرانجی نے از روے

کشف یہہ حالی دیکہا تو آپکو دریائے شور سے واپس لائے اور روانہ روپڑ کیا لڑکے کو دیکہکر چشمان والدین بینا ہوگئین آپکے مریدان سے ایک نے سوال کیا کیا آپکو یہہ اختیار ہے کہ جس صورت میں چاہو ہو رونما ہو فرمایا ہان اور اوسیوقت دست راست اپنا موہنہ پر ملا طفل بنگئے پھر ہاتہہ ملا جوان نظر آئے پھر ہاتہہ ملا جیسے سفید ریش تہے نمودار ہوگئے۔

ایضًا	حضرت شاہ عنایت اللہ بہلولپوری چشتی صابری		بہلول پور ۵ رمضان ۱۱۹۵ھ ہجری	بہلول پور ضلع لدہیانہ	تذکرۃ المشائخ	آپ خلفائے اکبر حضرت شاہ بہیکہ سے ہین ذات آپکی گوجر ہے علم ظاہری مین آپکو کچہہ بہرہ نہیں تہا مگر علم باطنی میں باکمال تہے آپکی خلافت کا تذکرہ مردمان ثقات کی زبانی اسطرح سنا ہے اوائل حال طفولیت میں آپ بہینسین چرایا کرتے تہے حضرت میرانجی آپکو دیکہکر کہڑے ہوگئے آپ نے میرانجی کے بیٹے کو کل پہچادیا آپ نے فرمایا اے لڑکے تو نے یہہ کمل کیون بچہایا عرض کیا آپ مجکو پیارے

لگتے ہین اور یہہ بہی عرض کی آج غریب خانہ چلکر مہمان رہین میرانجی نے فرمایا واپس آنکر تمہارے گھر میں رہین گے چند روز کے بعد میرانجی واپس آئے اور آپکے گھر میں شب باش ہوئے آپکے ورثا نے حق مہمانداری خوبطرح سے ادا کیا سب لوگ جسوقت اوٹھکر چلے گئے میرانجی نے آپکو فرمایا تم بہی سوررہو عرض کیا کہ جو میرا مطلب ہے وہ مین بپاس ادب عرض نہیں کرسکتا فرمایا بیشک کہو عرض کیا کہ میرا دل حضور کے ساتہہ سونیکو چاہتا ہے آپ نے قبول فرمایا پس آپکا سینہ حضرت میرانجی کے سینہ فیض گنجینہ سے لگتے ہی آپ پر حقایق اور معارف کے دروازہ کشادہ ہوگئے صبحکو میرانجی چلنے کیوقت آپکے ورثا کو فرما گئے کہ اس لڑکے کو کسیقدر جنون ہوگا تم اسکو لیکر قصبہ ٹہسکہ شریف آجانا جب وہ حالت وارد ہوئی

نوٹ ترمذ کلان تابع بخارا ہے۔

نام خاندان	نام بزرگ معہ ولدیت	جائے پیدائش یا وطن	تاریخ وفات	جائے مزار	ماخذ	مختصر حالات
						تو آپکی والدین نے ڈسکہ میں لیجاکر حاضر کیا اوسوقت آپکو بیعت فرماکر درود ہزارہ کا ورد تلقین فرمایا اور خلافت بھی عطا فرمائی اور رخصت کیا لیکن آپکو بسبب نہ ہونے علم ظاہری کے بجائے (مائۃ الف الف مرۃ) اُجَرّا مرّا زبان پر چڑھ گیا اور اسیطرح پڑھتے رہے آپکو اسیطرح درود ہزارہ پڑھنے سے اور پیر کے نظر کی تاثیر سے عرش سے فرش تک مکشوف ہوگیا اور کشف و کرامت کا شہرہ جابجا پھیل گیا اخون صاحب سیور کو آپ نے درود ہزارہ کی اجازت فرمائی اونہوں نے چند روز پڑھ کر عرض کی کچھہ اثر نہین ہوا آپ نے فرمایا غلط پڑھتے ہوگے اونہوں نے درود پڑھ کر سنای فرمایا اُجَرّا مرّا پڑھا کرو چنانچہ اسطرح کے پڑھنے سے تاثیر ہوئی لمولفہ سچ ہے ؎ گفتہ او گفتہ اللہ بود ۔ گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
ایضاً	حضرت محمد اکرم بن محمد علی البراسوی	براس		براس	اقتباس الانوار	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ سوندہا سنید ولی کے ہین اور آپ مصنف کتاب اقتباس الانوار ہین جسمین مفصلاً اپنا حال مرید اور خلافت پانیکا درج کرتے ہین جنکو زیادہ دریافت کرنا منظور ہو وہ ملاحظہ فرمادین خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت شیخ سوندہا موضع براس تشریف لائے اور مسجد سادات مین قیام فرمایا آپ آوازہ تشریف آوری کا سنکر مع اپنے والد ماجد کے حاضر حضور ہوکر قدمبوس ہوئے اور آرزوے خادم ہونیکی ظاہر کی فرمایا خوب آمدی از دیر مشتاق تو بودم آنحضرت صلعم نے عالم رویا میں نام و نشان تمہارے سے خبردار کیا تہا اور فرمایا تہا کہ بعد تیرے وہ صاحب سجادہ و قائمقام پیران ہوگا الحمد للہ کہ طالب امانت خویش شدی اور یہہ مصرعہ پڑہا مصرعہ بیا کہ با سر زلف تو کارہا دارم ۔ بعد اوسکے حضرت شاہ ابوالعلی چشتی صاحب ولایت کے روضہ پر لیجاکر کلاہ چار ترکی اپنے سر کی میرے چتر کی و شجرہ پیران عنایت فرمایا اور اوسیدن میرے والد ماجد کو بھی شرف بیعت دیا ۔ اور مجھے حکم طے سہ روزہ کا دیا اور اس تین روز میں لاکہہ ختم کلمہ طیب کرو اور چوتھے روز غسل کرکے درمیان وقت مغرب وعشا میرے پاس آنا چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا حضرت موصوف نے انکو تلقین نفی اثبات واسم ذات وتعلیم ذکر قلبی فرمائی اور بعد چند روز کے شغل بھویکم وسہ پایہ کے تعلیم فرمائی ان اشغال کے عمل کے بعد امانت پیران باسم اعظم اور خرقہ خلافت وسجادگی عطا فرمایا اور خود چند مدت کے بعد وصال فرمایا ۔
ایضاً	حضرت محمد روشن ملقب بیریا	سلنی کے تعلقہ لوہا ریاست پٹیالہ	۱۰ رمضان	بہلولپور متصل مزار شاہ عنایت	تذکرۃ المشائخ	آپ مرید وخلیفہ حضرت شاہ عنایت بہلولپوری کے ہیں اصل وطن آپکا موضع سنی کے تعلقہ لوہا ریاست پٹیالہ تہا اور چونکہ آپ نہایت ہی صاف گو تھے اور کوئی بات ریا کی آپ سے سرزد نہیں ہوتی تھی اسلئے بیریا کے لقب سے ملقب تھے ۔
ایضاً	حضرت حافظ سید محمد چشتی	ڈسکہ ہریاد	۱۶ یا ۱۷ رمضان ۱۲۴۰ھ جمعہ	سنام جانب خانقاہ	تذکرۃ المشائخ	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ محمد روشن کے ہیں اصل وطن آپکا موضع ڈسکہ ہریاد جہاں مزار حضرت شہاب الدین عرف سابو شاہ کا ہی تہا شوق الہی غالب ہوا

نوٹ شغل بھویکم جلسہ جوگ ہی جسکا نام پدم سن ہی ترکیب اوسکی یہہ ہی کہ داہنے پانو کو بائیں ران پر اور بائیں پانو کو داہنی ران پر رکھی اور دونو ہاتھ کی ہتیلی کو دونو تلووں کے نیچے رکھے اور دم کو ام الدماغ لیجاکر بند کرے اور اوسوقت تصور آواز غیر منقطع کا رکھے کہ صوفیہ اوسکو آواز کن اور جوگیہ اناہد کہتے ہین اور دل سے اللہ اللہ کرے تاثیر اس شغل سے شاغل کو سلطان ذکر وطی ارض قوت طیران وسیر اندرون زمین حاصل ہوتی ہے ۔ وشغل سہ پایہ کرتا ہووے تو کشکول حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی کو ملاحظہ کرو کہ اس شغل سے بڑے بڑے عقدے کہل جاتے ہین ۔

نام خاندان	نام مع القاب	مقام و تاریخ ولادت	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
	صابری		مادہ تاریخ سید محمد چشتی محبوب صابری	حضرت محمود نبوی	بحوالہ مواعظ الصالحین	بہلول پور پہنچکر حضرت شیخ محمد روشن سے بیعت و خلافت حاصل کی اور قصبہ سنام میں آکر ہدایت و ارشاد خلایق میں مصروف ہوئے۔ مواعظ الصالحین میں لکھا ہے کہ آپ بعد ادائے چار رکعت سنت قبل از عصر کے سر برہنہ ہوکر ایک تسبیح آیۂ کریمہ لا الہ الا انت الخ پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بیشک قبول ہوتی ہے دعا درمیان ان چار رکعتوں اور نماز عصر کے۔
چشتیہ صابریہ	حضرت اللہ بخش سنامی	قصبہ لوہا ۱۱۸۶ھ	۲۰ ربیع الاول روز جمعہ ۱۲۵۴ھ عمر ۶۸ سال	سنام	تذکرۃ المشائخ	آپ مرید اور سجادہ نشین حضرت حافظ سید محمد کے ہیں علم ظاہری کی تعلیم آپ نے حضرت شہاب الدین عرف سابو شاہ قادری شطاری سے ڈسکہ میں پائی اور طریقہ قادریہ شطاریہ میں اُنسے اجازت حاصل کرکے سنام میں آکر یاد الہی میں مشغول ہوئے۔ مواعظ الصالحین میں ہے کہ آپ اپنے مریدوں کو بقوت توجہ باطنی ایک لمحہ میں مقام اونی سے مقام اعلی کو پہونچا دیتے تھے سماع کو بہت دوست رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ ناصر الدین سنامی	سنام ۲۷ شعبان روز شنبہ ۱۲۰۹ھ ہجری	۲ رمضان روز شنبہ وقت ظہر ۱۲۹۵ھ عمر ۸۶ سال	سنام	تذکرۃ المشائخ بحوالہ مواعظ الصالحین	آپ خلیفہ اعظم حضرت اللہ بخش سنامی ہیں اور علم ظاہری و باطنی میں سنام کے درمیان اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے صاحب وجد و سماع اور ذوق و شوق تھے آپ صحیح النسب شیخ قریشی قصبہ سنام کے متوطن ہیں مواعظ الصالحین مولفہ منیر الدین سنامی میں مذکور ہے آپ فرماتے تھے اے عزیز جب صادر ہووے تجھسے جرم اور عصیان تو عصیان جلدی تدارک اسکا ساتھ توبہ اور استغفار کے کر ہرگز دیر نکر اور فرصت ندے اپنے بائیں طرف والیکو جو ثبت کرے اُس گناہ کو اور توبہ کرنا یہ نہیں کہ محض زبان سے توبہ کرے اور استغفار کہے توبہ کرنیسے مطلب یہ ہے کہ گریہ و زاری کرے اور پچتائے اور پھر کبھی اس گناہ کے نزدیک نہ جائے بیٹھنا پرہیزگار کے پاس عبادت ہے اور ذکر کرنا ساتھ پرہیزگار کے صدقہ اور سعادت ہے اور کل اذکار میں افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے نہیں کوئی ذکر تیز کرنیوالا آگ عشق کا اور روشن کرنیوالا دلکا اور پہنچانیوالا قرب میں معشوق کے سوائے اس ذکر کے کثرت وظیفہ اسکا و تسبیح ہی اور جو کوئی اسپر مداومت کرے ولی ہوجاتا ہے۔
ایضاً	حضرت سید محمد اعظم حسینی	روپڑ	۱۹ ربیع الاول ۱۲۲۷ھ ہجری	روپڑ ضلع انبالہ ملک پنجاب	انوار العارفین	آپ مرید و خلیفہ عم بزرگوار خود حضرت سید محمد سالم ترمذی تھے بہت بڑے عابد پرہیزگار صاحب کمال تھے آپکی عادت تھی تھوڑا پانی نان خورش میں ڈال لیا کرتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا فرمایا نان خورش کو بگھار دیا ہی کہ آپ کھاؤں و دوسروں کو نہ دوں۔
ایضاً	حضرت حافظ محمد موسیٰ		۱۷ رمضان روز یکشنبہ	مانکپور ضلع پرتابگڈھ	انوار العارفین	آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت سید محمد اعظم حسینی تھے۔ خرقہ خلافت مرشد نے آپکو عطا فرماکر ارشاد کیا تھا کہ حافظ جی میرے تمام مریدان آپکے حوالہ ہیں حسب الحکم ہدایت و رہنمائی

نام خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ وفات	مقام ولادت	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
	مانکپوری	وقت نماز ظہر ۱۲۴۴ھ ہجری سے		اردو میں مشہور قصبہ ہے		خلق اللہ کیلئے کمر باندھکر مسند ارشاد پر متمکن رہے اور بہتوں کو واصل حق کیا آپ کو تعلق باطنی پر حانیت میراںجی صاحب بہت تھا ذکر جہر کی خاص کر تعلیم کرتے اور بہت بعضی ذکر جہر نفی اثبات میں و اسم ذات کے مواضعات میں بلاحظہ معنی مرشد و تحت و فوق میں کوشش بلیغ فرمایا کرتے تھے و اسرار و دقیق توحید و ذکر مجرد از الفاظ و فکر و تشبیہ و تنزیہہ کی تلقین کیا کرتے تھے۔
چشتیہ صابریہ	حضرت حافظ محمد حسین عرف بانکی صاحب	۷ ذوالحجہ ۱۲۸۰ھ ہجری سے		جے پور باغ کنور فیض علی خاں گھاٹ دروازہ	گلشن فقیری	آپ مرید و خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ مانک پوری کے بڑے صاحب کمال و کرامات و حسن اخلاق و اوصاف مشائخ ممتاز تھے۔
ایضاً	حضرت مولوی محمد امانت علی حسینی چشتی صابری	۹ ذوالقعدہ ۱۲۸۰ھ ہجری سے	امروہہ	امروہہ ضلع مرادآباد	انوار العارفین	آپ مرید و اعظم خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ تھے اول آپ نے آداب شریعت و طریقت حضرت شاہ غلام حسین عرف محمد حسین خلیفہ حضرت اخوند فقیر سے دریافت کیا پھر اُنکی وفات کے بعد فیض صحبت حافظ کا مگار خاں خلیفہ محمد حسین سے اُٹھایا اُنکی وفات کے بعد تلاشی پیر کامل رہے انجام کار حافظ محمد حسین عرف بانکی صاحب نے طلب و شوق کامل دریافت مرشد آپکا معلوم کرکے اپنے ہمراہ آپکو مانکپور لیجا کر بحضور حافظ محمد موسیٰ پیش کیا اُنہوں نے آپکو خلعت خلافت عنایت فرماکر ارشاد کیا کہ مجکو تمہاری ارادت سے فخر ہے اصل مشرب آپکا ترک ماسوائے اللہ تھا حقایق و معارف میں بیان شافی رکھتے تھے صاحب انوار العارفین نے اس شعر کے معنی پوچھے ؎ علم حق در علم صوفی گم شود۔ این سخن کے باور مردم شود۔ فرمایا میں کہتا ہوں فعل حق در فعل صوفی گم نہیں ہوتا اور فرمایا کہ اشارہ تھا بر غیب و فنائے خود بر کل موجودات یعنے عدم ہے اور عادم بھی نہیں ہے۔ ایضاً بین العدمین حائم۔ اگر اس ورزش میں ایک نقطہ باقی نرہے اور غیب اپنے سے از خود بخود نظر رکھے تو حیرت حاصل ہوتی ہے کہ اُسجگہہ حضور خود بخود ہے مشرب آپکا وجودیہ تھا۔ مولف مقولہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ؎ ما فات مضا وک ما سنا تک فاین۔ قم فغتنم الذت بین العدمین۔
پیشوا چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حضرت حافظ غلام علیشاہ	۳ جمادی الاول ۱۲۵۲ھ ہجری		امروہہ	انوار العارفین	آپ مرید و خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ تھے جس مسجد امروہہ میں ذکر جہر ہوتا تھا وہاں آپکی صحبت کی برکت سے در و دیوار مسجد سے آواز اللہ اللہ آتی تھی بلکہ ہر کوچہ و بازار میں لا الہ الا اللہ سنا جاتا تھا آپکے فرزند کلاں مولوی محمد انوار الحق سجادہ نشین آپکے ہوئے اور حافظ اسرار الحق و اظہار الحق فرزندان بھی اپنے پدر بزرگوار کے مرید تھے
ایضاً	حضرت حاجی عبداللہ شاہ	۲۸ ذوالقعدہ ۱۲۸۸ھ		نہا نیسر	انوار العارفین	آپ خلیفہ اجل حضرت حافظ محمد موسیٰ تھے و بہ تصفیہ قلوب مستفیضان توجہ کامل فرمایا کرتے تھے بیس برس پشت مبارک آشنا بستر نہیں ہوئی صاحب انوار العارفین

نے چند شعر آپکی شان میں لکھے ہیں ۵ اگر دام دل آگاہ دیکھا۔ جمال شاہ عبداللہ دیکھا ٭ حجاب تیرگی جب پیش آیا۔ وہ نور رخ چراغ راہ دیکھا

نام خاندان	نام معہ لقب و عرف	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حضرت سید معین الدین معروف شاہ خاموش		۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۸ ہجرے	حیدرآباد دکن	انوار العارفین	آپ سادات تبدر متعلق مضافات حیدر آباد دکن سے مرید و خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ ہیں آپ نے غلبہ شوق محبت الٰہی میں سفر اختیار کیا اور طریقہ زہد و توکل و صبر و قناعت کا لیا اور حضرت حافظ محمد موسیٰ کے حضور حاضر ہوکر دولت خلافت حاصل کی اور رہنمائے خلق حیدرآباد دکن رہے آپکو حیدرآباد دکن میں شاہ خاموش کہتے ہیں حقایق و معارف میں اشعار بھی فرماتے تھے۔
ایضاً	حضرت مولوی احمد حسن	۱۸ ماہ صفر سنہ ۱۲۸۸ ہجرے	مراد آباد ضلع کا مقام روہیلکھنڈ میں		ایضاً	آپ شیخ صابری ہیں مرید و خلیفہ نامور حضرت مولوی امانت علی کے علم معقول و منقول و حدیث میں عالم تبحر اور علم توحید میں مخصوص بحقایق و معارف مہذب الاخلاق و محب الفقرا تھے اور آپکے مرشد کی بہت بڑی شفقت آپکے حال پر بپسند دل تھی
ایضاً	حضرت مولوی عبدالعزیز	امروہہ		امروہہ	ایضاً	آپ نے تحصیل علم ظاہری مولانا احمد حسن سے اور فیض باطنی حضرت مولوی امانت علی سے حاصل کیا تھا اور از بسکہ محبت و اطاعت و صلاحیت ظاہر و باطن آپکی طبیعت میں پیر روشن ضمیر نے دیکھی اسلیے اجازت ارشاد و خلافت کی فرمائی۔
ایضاً	حضرت شیخ محمدی اکبرآبادی عرف شاہ فیاض	۱۴ شوال سنہ ۱۰۳۱ ہجرے	۳ رجب سنہ ۱۱۰۱ھ عمر ۷۰ سال	اکبرآباد عرف آگرہ	انوار العارفین بحوالہ مقاصد العارفین	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ کبیر محب اللہ کے تھے و حسب الحکم پیر روشن ضمیر اکبرآباد تشریف لیگئے تھے جہاں خلقت کا بہت رجوع ہوا۔ حاسدان وقت نے آپکا عروج دیکھکر اورنگ زیب بادشاہ عالمگیر کو بتواتر اخبار مخالفان و شور و غوغائے بدو نیاں متوجہ کیا اور شاہ موصوف نے آپکے حرمین الشریفین چلے جانیکا حکم ناطق صادر کیا چنانچہ آپ زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہوکر واپس تشریف لائے مگر آپکی واپسی پر پھر حاسدوں نے شور و غوغا مچایا اور مزاج بادشاہ کو برانگیختہ کیا بادشاہ نے قلعہ اورنگ آباد میں محبوس کر دیا اور اس حالت قید میں آپ نے وفات پائی اور تابوت آپکا بموجب امر اکبرآباد لیجا کر دفن کیا۔
ایضاً	حضرت شاہ محمد حامد مکی	مکہ معظمہ	۱۱ رجب سنہ ۱۱۴۰ ہجرے	امروہہ	تذکرۃ العابدین	آپ مرید و خلیفہ حضرت محب اللہ کے بڑے صاحب کمال و کرامات تھے

نام شاخ	نام بزرگ مع ولدیت	جائے ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ قدوسیہ	شاہ مقصد الدین بن شیخ حامد	امروہہ	۲۷ رجب سنہ ۱۱۲۷ ہجرے مادہ تاریخ سال تاریخ اوچو پرسیدم گفت ہاتف کہ شد بامر خدا	امروہہ ضلع مرادآباد میں نامی شہر ہے	انوار العارفین تذکرة الاولیائے ہند بحوالہ مقاصد العارفین	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ محمد اکبرآبادی ہیں آپکا مقولہ ہے۔ گمان مکرو کہ جو حاضر نہیں وہ موجود بھی نہیں ہے کیونکہ عدم علم کسی شے کا موجب عدم وجود اسکا نہیں ہے اور وہم مکرو کہ جو معلوم نہیں ہو وہ معبود نہیں ہے کیونکہ عبادت کے لئے علم معبود ضرور نہیں ہے عبادت درحقیقت نقش غیر کا لوح دل سے دھونا ہے اور متخلق باخلاق اللہ ہونا ہے۔ جبتک سالک شست وشو میں ہے تمام طاعت اس کی رویت اسکی سی ہے جسوقت حجاب غیر درمیاں سے اٹھ جائے باقی رہجاتی ہے دید دوست وغیرہ کلمات طیبات مقاصد العارفین میں ملاحظہ کیجئے اس مختصر میں زیادہ گنجائش نہیں۔ آپ تعبیر رویا میں مہارت کامل رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ عبدالہادی امروہی	امروہہ	۴ رمضان روز جمعہ سنہ ۱۱۹۹ھ	امروہہ	انوار العارفین بحوالہ مفتاح الخزاین	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ مقصد الدین ہیں کمالات و خوارق عادات آپکے کتاب مفتاح الخزاین میں مفصل درج ہیں اس مختصر میں اُن سب کے لکھنے کی گنجائش نہیں زیادہ شوق ہو تو اُسکو ملاحظہ کریں۔
ایضاً	حضرت شیخ عبدالباری بن شیخ ظہور اللہ	ایضاً	۱۱ شعبان روز جمعہ سنہ ۱۲۲۶ ہجرے	ایضاً	انوار العارفین	آپ مرید و خلیفہ اپنے جد امجد حضرت شیخ عبدالہادی تھے بعد وفات اُن کے سجادہ نشین ہوکر رہنمائے خلق رہے۔
ایضاً	حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی	.	۱۲ رمضان سنہ ۱۲۴۶ھ بقول تذکرة العالم ۲۷ ذیقعدہ	اوہ از افغانستان پشاور کا ایک موضع ہے بمقام پنجتار	ایضاً	آپ سادات اوہ افغانستان سے ہیں بطلب مولی ہندوستان تشریف لائے اول آپنے انتساب نسبت طریقہ قادریہ میں شاہ رحم علی سے کہ (احفاد حضرت شاہ قمیص سادہوری سے) کیا و نسبت عشقیہ چشتیہ حضرت شاہ عبدالباری امروہی سے حاصل کیا اور بیعت جہاد و با طریقت کی سید احمد صاحب سے کی آپ ہمراہ مولوی محمد اسمعیل مغفور جہاد سکہاں میں شہید ہوئے۔
ایضاً	حضرت میانجی شاہ نور محمد	جھنجانہ	۴ رمضان سنہ ۱۲۴۹ھ بقولے ۴ شوال سنہ ۱۲۵۹ھ از وفیات	جھنجانہ قصبہ ہے ضلع سہارنپور میں	ایضاً	آپ اولاد احفاد حضرت شاہ عبدالرزاق جھنجانوی سے ہیں آپ کو ارادت و خلافت حضرت حاجی عبدالرحیم سے تھی۔

خاندان	نام صاحب حالات	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
پیشوا چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حضرت حاجی شاہ محمد امداد اللہ فاروقی تہانوی	تہانہ بہون	۱۳ جمادی الثانی روز چہارشنبہ قریب صبح ۱۳۱۷ھ ہجری	مکہ معظمہ جنت المعلی قریب مزار مولوی رحمت اللہ	ایضاً	آپ روسائے شیوخ فاروقی تہانہ بہون تھے اور مرید با اخلاص وخلیفہ خاص حضرت میانجی نور محمد جھنجھانوی کے ولولۂ عشق ومحبت وجوش سینہ پرشور وسوز جگر سوز والم جانسوز وگداز دل غمناک آپکے رسالہ غمناک سے مترشح ہوتا ہے اور کبھی سینۂ بے کینہ سے دریائے توحید جوش زن ہوتا تو یہ فرماتے **نظم** سنو یارو عجب قصہ ہمارا - بیاں کرتا ہوں جو میں غم کا مارا ؛ میرا ایک دلربا سے ملگیا دل - ہوا تیغ نگاہ سے اُسکی بسمل ؛؛ اُٹھا کر زلف رخ اپنا دکھایا - بلا میں عشق کی مجکو پھنسایا ؛ جو میں ظاہر کروں سوز جگر کو - کرے دل شرمندہ دوزخ کے شرر کو ؛ لگی ایسے ستمگر سے مری لو - نہیں الفت کی جسکے دل میں کچھ بو ؛ خدا کیواسطے اب تو کرم کر - نہ مجھ عاجز پر اتنا تو ستم کر ؛ میں ہر صورت سے درد وغم دیکھایا - و لے پیارے نہ تجکو رحم آیا ؛ ہو تو نزدیک میرے مجھسے بھی یار - غضب ہے تسپہ بھی ملنا ہو دشوار ؛ ہے مجھ میں اور تجھ میں ربط ایسا - رواں ہووے بدن میں خون جیسا ؛ اجی کسکی ہے پھر یوں انتظاری - یہ کیسی ہے تڑپ اور بیقراری ؛ قریب اتنا ہو اور پھر دور ایسا - نہیں کھلتا ہے یہ پردہ ہے کیسا ؛ یہ پردہ دور تک لدکر تو - مجھے اس بھید سے آگاہ کر تو ؛ آپ اصلی رہنے والے تہانہ بہون کے تھے غدر ۵۷ء کے بعد مکہ معظمہ میں ہجرت کر گئے آپ بہت بڑے مشایخ امام الطریقت وکاشف الحقیقت شہرہ آفاق عالم میں ہوئے ہیں اور بڑے بڑے مشایخ نے آپ سے فیض پایا ہے تمام روئے زمین پر قریباً آپ کا فیض پہونچا مکہ معظمہ میں علاوہ علمار ہند کے ہمیشہ آپکے گرد شام وروم ومصر وغیرہ ملک کے برگزیدہ علمار ومشایخ آپکی خدمت میں حاضر رہتے تھے زیادہ حالات معلوم کرنے ہوں تو کتاب شمایل امدادیہ سے معلوم ہو سکتے ہیں - آپ کے خلفائے راشدین کے اسمائے ذیل ہیں - مولوی محمد قاسم - مولوی رشید احمد گنگوہی - مولوی محمد یعقوب نانوتوی - مولوی شاہ محمد حسین الہ آبادی - مولوی احمد حسن کانپوری - مولوی سخاوت علی انبیٹھوی - مولوی کرامت اللہ خاں دہلوی وغیرہ - جنکا ان اصحاب سے جو کچھ حال معلوم ہوگا حوالہ قلم ہوگا -
ایضاً	حضرت مولوی محمد قاسم	نانوتہ	.	دیوبند معروف دیہن ضلع سہارنپور	انوار العارفین	آپ روسائے شیوخ صدیقی قصبہ نانوتہ کے ہیں آپ کو اجازت ہر چہار طریقہ معروف کی حضرت حاجی محمد امداد اللہ سے تھی اور سند حدیث کی حضرت شاہ عبد الغنی مجددی سے حاصل کی تھی محققانہ وعارفانہ کلام حقایق ومعارف میں آپکا تھا اثبات وجودی میں رطب اللسان تھے و توحید شہودی سے بھی انکار نہیں رکھتے تھے -
ایضاً	حاجی مولوی محمد حسین الہ آبادی	الہ آباد	۴ رجب روز دوشنبہ وقت ۱۱ بجے دن کے ۱۳۲۲ھ	اجمیر شریف مادہ تاریخ خواجہ بہشت ۱۳۲۲	افضل الاخبار نمبر ۲۶ جلد ۱۰	آپ مرید وخلفائے عظام حضرت شاہ محمد امداد اللہ سے ہیں آپ شمع مجلس جبروتی وفانوس بزم ملکوتی وارث علم احدی مالک معرفت صمدی المتخلص باخلاق محمدی والمتصنف با وصاف احمدی تھے واقعہ آپکی وفات کا اسطرح پر ہے کہ آپ بتقریب عرس حضرت خواجہ معین الدین اجمیری اجمیر تشریف لیگئے

نام خاندان	اسمائے بزرگان	مولد و مسکن	تاریخ وفات	مزار	ماخذ	مختصر حالات
						تھے کہتے ہیں کہ آٹھویں رجب سنہ ۱۲۲۲ ہجری بعد تناول طعام مکان سرور جنگ پر قوالی شروع ہوئی اور قوالوں نے یہ شعر لحن داؤدی بزبان گفت قدوس اے فقیرے در فنا و در بقا۔ خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی۔ آپ نے کئی کئی بار اس شعر کی تکرار کرائی اور وجد و سماع کیحالت میں یکبارگی ایسی خاموشی اختیار کی کہ قیامت تک نہ بولے اور داعی اجل کو لبیک کہکر واصل باللہ ہوگئے ایسا ہی واقعہ آج سے سات سو برس پہلے سنہ ۶۳۳ ہجری میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا ہوا تھا اور اسی طرح اس شعر پر جاں بحق ہوئے تھے کشتگان خنجر تسلیم را۔ ہر زماں از غیب جان دیگر است۔
پیشوا چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حافظ محمد ضامن تہانوی	تہانہ	محرم سنہ ۱۱۷۲ ہجری		انوار العارفین	آپ خلیفہ ماذون حضرت میانجی نور محمد ہیں باوجود تاہل اوقات مجردانہ رکھتے تھے اور آپ اپنے پیر بھائی حاجی امداد اللہ کے ہمصحبت رہ کر مسجد تہانہ بھون میں اوقات بسر کرتے تھے آپ صاحب خدمت مشہور تھے بہت آدمی اور مریض آپکی دعا کی برکت سے اپنے مطلب کو پہونچے ہیں معرکہ آرائی کابل کیوقت اگرچہ لاہور میں آپکا قیام تھا مگر معرکہ آرائی کابل آپکی نظروں میں تھی سکنائے لاہور اکثر اوقات قریب وقت مغرب کے آپکو گرد آلود دیکھتے تھے مردمان آئندگان پشاور کی زبانی مردمان لاہور نے دریافت کیا کہ جس روز و تاریخ آپکو لاہور میں لوگوں نے دیکھا اسی روز اور اسیوقت پشاور میں دیکھے گئے تھے
ایضاً	حضرت شیخ جان اللہ		سنہ ۲۹ ہجری	لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپ حضرت شیخ نظام الدین بلخی کے خلیفہ تھے علوم ظاہری و باطنی میں کماحقہ استعداد رکھتے تھے بعد حصول خلافت لاہور میں مامور ہوئے تمام عمر عزیز کو ارشاد و ہدایت میں صرف کیا۔
ایضاً	حضرت شیخ عبدالخالق لاہوری		۱۳ رجب سنہ ۱۰۵۱ھ وفیات الاخیار	ایضاً	ایضاً	آپ حضرت شیخ جان اللہ لاہوری کے خلیفہ تھے وجد و سماع کیوقت آپکی یہ حالت ہوتی تھی کہ لوگوں کو آپکے مرجانیکا شبہ ہوجاتا تھا۔ حالت وجد میں جس پر آپکی نظر پڑتی وہ بیہوش ہوجاتا لنگر آپکا جاری تھا بہت طالبان خدا نے آپکے ذریعہ قرب الہی حاصل کیا۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد صدیق		۸ ذوالحجہ سنہ ۱۰۸۹ھ	ایضاً	ایضاً	آپ شیخ عارف چشتی لاہوری کے خلیفہ تھے اور اُنسے تکمیل پاکر رہنما سے خلائق ہوئے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ عبدالرشید جالندہری		غرہ ربیع الاول روز جمعہ سنہ ۱۱۲۱ھ	جالندہر	ایضاً	آپ خاندان سادات عظام شہر جالندہر سے ہیں بعد تحصیل علوم متداولہ کے گہر سے نکلکر حضرت شاہ ابوالمعالی چشتی صابری کیخدمت میں حاضر ہوئے آپنے بیعت فرماکر تکمیل و تربیت کیلئے میران سید بھیکہ کے سپرد آپکو کیا اُنکی خدمت میں چندروز رہکر کے خلافت حاصل کی
ایضاً	حضرت شیخ عتیق اللہ جالندہری		۲۴ شعبان سنہ ۱۱۳۱ھ	"	ایضاً	آپ سادات صحیح النسب جالندہر سے ہیں آپکی ارادت خاندان چشت میں شاہ ابوالمعالی سے تھی تمام عمر آپکی عبادت و ریاضت میں گذری زہد و تقوی بدرجہ کمال رکھتے تھے۔

نام خاندان	نام مع القاب	جائے و تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
پیشوایان چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حضرت شیخ محمد سلیم		۳ ذوالحجہ سنہ ۱۱۵۱ ہجری	لاہور	حدیقۃ الاتقیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ محمد صدیق کے ہیں آپکی مجلس کبھی سماع سے خالی نہیں رہتی تھی علمار لاہور نے محمد شاہ بادشاہ کے حضور عرضی بھیجی کہ ایسے بدعتی شخص کو قتل کرنا واجب ہے بادشاہ نے وہ عرضی صوبہ لاہور کے پاس بھیجدی صوبہ لاہور خود حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کشش باطنی سے آنکر خود مرید ہو گئے یہ حال دیکھکر علمار لاہور دم بخود ہو گئے۔
ایضاً	حضرت شاہ بہلول برکی جالندہری		سنہ ۱۱۷۰ ہجری	جالندہر	خزینۃ الاصفیا	آپ حضرت شاہ بھیکہ کے خلیفہ تھے قوم کے افغان باشندہ جالندہر آپ نے سید عبدالرشید و سید عتیق اللہ جالندہری سے علم ظاہری حاصل کیا وضع قلندرانہ رکھتے تھے بعد وفات اپنے مرشد کے لاہور میں آنکر شاہ بولاقی سے فیض صحبت اُٹھایا بہت کتابیں مثل فوایدالاسرار و شرح دیوان خواجہ حافظ وغیرہ لکھیں آپکا دیوان معارف و توحید میں مقبول خاص و عام ہے
ایضاً	شاہ لطف اللہ	انبالہ	۲۰ ذیقعد روز شنبہ سنہ ۱۱۸۶ھ بقول گلشن فقیری ۱۹ ذیقعد سنہ ۱۲۸۰ھ	جالندہر امروہہ	ایضاً	آپ مرید و صاحب ارشاد میراں سید شاہ بھیکہ سے ہیں سکونت انبالہ رکھتے تھے بچپن سے آپ نے اپنے مرشد کے حضور میں پرورش و تربیت پائی تھی کتاب ثمرالفواید آپ نے اپنے پیر کے حال میں لکھی ہے۔
ایضاً	حضرت سید علیم الدین سید عتیق اللہ جالندہری	جالندہر ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۹ھ ہجری	۱۶ صفر سنہ ۱۲۰۲ھ عمر ۹۳ سال	جالندہر	حدیقۃ الاولیا	آپ سادات صحیح الطرفین جالندہر سے ہیں شجرہ نسب آپکا بجید و اسطہ درمیانی بحضرت امام حسن علیہ السلام پہونچتا ہے اول آپ نے بیعت شاہ ابوالمعالی سے کی لیکن تربیت و تکمیل و خرقہ خلافت حضرت میرانجی سے پایا آپ صاحب تصنیف ہیں چنانچہ اظہار الاسرار و شرح بوستان سعدی و رسالہ نزہت السالکین و شرح اخلاق ناصری و زبدۃ الروایات فقہ و نثرالجواہر فارسی ترجمہ نظم الدر والمرجان لکھے ہیں۔
ایضاً	حضرت سید علیشاہ جالندہری		سنہ ۱۲۱۳ ہجری	جالندہر	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ حضرت سید علیم اللہ جالندہری ہیں آپنے تمام عمر اپنی ہدایت و ارشاد طالبان حق میں گذاری۔

مادہ تاریخ تولد و وفات

قطب جنت مقتدا تاریخ تولیدش بود
وصل سلطان متقی سید علیم اللہ پیر

نام سلسلہ	اسمائے بزرگان	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
پیشوا یہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حضرت شیخ محمود سعید جالندہری		۱۲۳۰ھ ہجری	جالندہر	حدیقۃ الاولیا	آپ سید حاجم اللہ جالندہری کے خلیفہ صاحب مقامات بلند و رائج ارجمند تھے
ایضاً	حضرت شیخ خیر الدین المشہور خیر شاہ لاہوری		۱۹ ذوالحجہ ۱۲۰۱ھ	لاہور	ایضاً	آپ حضرت شیخ سلیم چشتی لاہوری کے خلیفہ تھے تواجد و سماع کے ساتھ آپکو کمال شوق تھا اور لنگر بھی جاری تھا ۔
ایضاً	شیخ محمد سعید شرقپوری	شرقپور قصبہ و تحصیل ضلع لاہور میں ہے	۱۲۱۴ھ ہجرے	شرقپور	ایضاً	آپ شرقپور کے باشندہ قوم کے خوجہ تھے جب جذبہ الٰہی دامنگیر ہوا بامداد غیبی عبادت و ریاضت میں مصروف ہوئے آپ مرید شیخ مراد ملتانی کے تھے جنکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی حضرت شیخ نظام الدین بلخی کو پہونچتا ہے آپ حسب الاشارہ روحانیت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے مرید ہوئے تھے
ایضاً	حضرت فیض بخش لاہوری		۹ رجب ۱۲۰۶ھ ہجرے	لاہور	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ شیخ حیدر شاہ کے ہیں جنہوں نے فیض باطنی شیخ خیر الدین المشہور خیر شاہ سے پایا تھا صاحب حال و قال و وجد و سماع و شوق و ذوق و تجرید و تفرید تھے ہر سال ستر عرس یعنے آنحضرت صلعم و علی مرتضے کرم اللہ وجہہ و فاطمہ الزہرہ رضا میں و غوث الثقلین و خواجہ معین الدین خواجہ قطب الدین خواجہ فرید الدین و خواجہ علا والدین احمد صابر وغیرہ پیران عظام کیا کرتے تھے آپ نے بمرض تپ محرقہ انتقال کیا تھا آخری وقت میں قوالوں کو بلایا چنانچہ حافظ قادر بخش مدح خوان نے حاضر ہوکر یہ مدح پڑھی ؎ سنم خاک در کوئے محمد ۔ اسیر حلقۂ گیسوئے محمد ؛ قتیل نوک شمشیر نگاہش ۔ شہید تیغ ابروئے محمد ؛ آپ اس نعت کے سنتے ہی وجد میں آئے اور لرزہ جسم پر ظاہر ہوا اور آخر اسی جوش و خروش میں داعی اجل کو لبیک کہا ۔
ایضاً	حضرت عبد الکریم معروف اخوند فقیر	رامپور	۲ شعبان روز جمعہ ۱۲۰۶ھ ہجری از وفیات الاخیار	رامپور افغانان	انوار العارفین	آپ احفاد حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی تھے آپ نے افغانستان جاکر وطن اختیار کیا تھا ہندوستان و بغداد شریف و دیگر بلاد عرب میں سیاحت کی تھی اور فقرائے و مشائخان وقت سے فیضیاب ہوتے رہے آخر کار قصبہ بہلول پور جاکر حضرت شاہ عنایت خلیفہ سید شاہ بھیکہ سے ارادت حاصل کی حضرت سید شاہ بھیکہ نے شاہ عنایت کو آپکے آنیکی پیشتر سے پیشین گوئی

نام خاندان	نام بزرگان صاحب حالات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
						کی تھی اور تسبیح و ناسدان اپنا سپرد کر کے فرمایا تھا کہ یہ امانت آپکو پہونچا دینا شاہ عنایت سالہا انتظار آپکا کرتے تھے آپکو شناخت کر کے وہ امانت آپکے حوالہ کی ریاضات شاقہ اُٹھا کر انجام کو رامپور میں اقامت کی اور وہاں متاہل ہوئے آپ نے شاہ منور خادم سے بھی فیض حاصل کیا تھا اور تعلیم شغل لی اور ٹوپ پہنے کلاہ دلیل خلافت حاصل کی۔
چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حضرت اخوند امام الدین				انوار العارفین	آپ مرید و خلیفہ اخوند فقیر عبد الکریم تھے اور اُنسے تعلیم و تربیت ذکر و فکر ابتدا و انتہا کی پائی تھی اور راحت پہونچانے خلق خدا میں بہت کوشش کرتے تھے چنانچہ پرانی جوتیاں لیکر اور درست کر کے موسم گرما میں پا برہنگاں کو دیا کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت شاہ غلام حسین بن حضرت عبد الکریم اخوند فقیر		۱۹ رمضان روز دوشنبہ ۱۲۵۹ ہجری	رامپور	ایضاً	آپ فرزند و خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہیں جمال صورت و کمال معنی رکھتے تھے تمام مشایخ و امیر و رئیس شہر رامپور آپکی تعظیم و تکریم میں نہایت کوشش کرتے تھے آپ نے بعد تحصیل علوم و انتساب نسبت کے دہلی جاکر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز سے اجازت تلاوت قرآن و دلایل الخیرات حاصل کی اور حضرت میاں صابر بخش نے آپکو شغل طریقہ چشتیہ و قادریہ لکھکر عنایت کی تھی بعد ازاں قصبہ ماہرہرہ میں جاکر سید آل احمد عرف اچھے میاں سے طریقہ قادریہ و اجازت دعا سیفی و اعمال وغیرہ دریافت کی اور مسند ارشاد پر متمکن رہے صاحب سماع و وجد تھے آپکے مرید بھی ذوق شوق رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت محمد ظہور الحسن		۲۴ رجب ۱۲۷۷ھ	مراد آباد	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ غلام حسین کے تھے اصل شیخ فاروقی ہیں کلمہ نفی و اثبات با حبس دم تا وقت موت فوت نہیں کیا اپنے ذاتی کام خود کرتے تھے کسی مرید کو تکلیف نہیں دیتے تھے۔
ایضاً	حضرت حافظ محمد مسعود		۱۴ شوال روز جمعہ ۱۲۶۶ ہجری	مراد آباد زیر دیوار غربی احاطہ روضۂ شیخ خود	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ شاہ غلام حسین تھے انتقال مرشد کے بعد پچاس برس تک آپکا یہ معمول رہا کہ تقریباً بین الظہر والعصر سر ارادت اپنا آستانہ مرشد پر رکھتے تھے اور کبھی قضا نہیں کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت شاہ جی عبد اللہ شاہ		۱۲ شعبان ۱۲۷۶ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ بھی مرید و خلیفہ و خادم خاص حضرت شاہ غلام حسین تھے بچپن سے لیکر جوانی تک اپنے مرشد کے حضور حاضر رہے بعد انتقال اُنکے خاک آستانہ کی اپنے

نام سلسلہ	نام بزرگ	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
						موتہہ پر سلتے تھے اور تعلیم ذکر و فکر رکہتے تھے - مجرد رہے عجز و انکسار طبیعت میں بہت تھا او مجلس سماع میں وجد و شوق سے مغلوب الحال ہو جاتے تھے
چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حضرت شاہ جی حسام الدین	بہٹ پوڑہ	۸ محرم ۱۲۵۰ ہجری	بہٹ پوڑہ رام پور سے ۱۰ کوس ہے	مراۃ العاشقین	آپ مرید و خلیفہ شاہ غلام حسین تھے محب الفقرا و الغربا و مساکین اور بڑے مہمان نواز تھے اکثر فقرا و صاحب مرتبہ و اہل خدمت آپکے گھر پر آیا کرتے تھے -
ایضاً	حضرت غلام حسین خاں عرف فقیر شاہ		۱۳ شوال ۱۲۷۰ ہجرے	مراد آباد محلہ کاغذیاں	انوار العاشقین	آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ غلام حسین ہیں احفاد نواب دوندی خاں قوم بہڑانچ سے آپ نے قباے خالی بدن سے اتارکر خرقہ فقر زیب تن کیا تھا مرشد نے آپکا مجاہدہ و ریاضت دیکھکر بروز عرس حضرت اخوند پدر بزرگوار خود کے خرقہ خلافت و کلاہ سے مشرف کیا اور ملقب بفقیر شاہ ہوئے آپ ہم شبیہ اپنے شیخ کے تھے اور حلقہ مریدان میں سر حلقہ بنکر ذکر جہر باواز بلند کیا کرتے تھے -
ایضاً	حضرت حافظ علی حسین شاہ بن فقیر شاہ			مراد آباد	ایضاً	آپ صاحبزادہ حضرت فقیر شاہ و مرید حضرت شاہ غلام حسین و ماذون و مجاز منجانب محمود خان خلیفہ پیر خود تھے سجادہ نشین پدر خود ہوکر دعاے حرز یمانی و چہل اسما، و اوراد دیگر با ہتمام پڑہتے اور ورزش ذکر و فکر طریقہ قادریہ و چشتیہ کرتے تھے و عمل حب و جن وغیرہ سے واقفیت رکہتے تھے اور سماع کو دوست رقص و وجد کرتے تھے -
ایضاً	حضرت شاہ علی محمد		۱۱ جمادالاول ۱۳۰۵ ہجرے	پیپلی متصل رامپور	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ اخوند فقیر عبدالکریم تھے فقر چشتیہ صابریہ کا آپکے بشرہ سے ہویدا تھا گویا مصداق اس شعر کے تھے ؎ بیتواں گفت نہاں عشق ز مردم لیکن - زردی رنگ رخ خشکی لب راچہ علاج ؎ علاوہ قوت باطنی کے قوت ظاہری بھی رکہتے تھے مدد علی پہلوان

جو قوت میں بڑا مشہور شہر میں تھا وہ آپکی قوت کو بیان کرتا تھا کہ جنے آزمائش قوت کے لئے اپنا ہاتھ آپکے آگے کیا آپ نے میری ساعد یعنے کلائی کو دو انگشت سبابہ و وسطی سے پکڑا تاب آپکی گرفت کی نہیں سہار سکا اور کہا بھائی صاحب چھوڑ دو میرا ہاتھ ٹوٹا جاتا ہے -

نام خاندان	نام بزرگ مع ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات مع عمر	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حضرت صابر علیشاہ عرف شاہ صابر بخش ولد نصیر الدین شاہ	بلحاظ عمر ۱۱۷۴ھ ہجرے	۲۴ ربیع الاول ۱۲۳۷ھ عمر ۶۳ سال	شاہجہان آباد عرف دہلی دریا گنج متصل دہلی دروازہ	انوار العارفین بحوالہ آثار الصنادید و تذکرۃ الفقرا	آپ ساوات عظام سے ہیں آپکا سلسلہ نسب اسطرح سے ہے آپکے والد بزرگوار حضرت سید نصیر الدین شاہ چشتی بن شاہ غلام ساوات چشتی ابن شیخ عبد الواحد عرف نواب بشارت خاں برادر حقیقی قطب العارفین حضرت شیخ محمد چشتی اور سلسلہ ارادت آپ کا یوں ہے کہ آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین اپنے جد امجد حضرت شاہ غلام ساوات چشتی کے ہیں کیونکہ آپکے والد بزرگوار آپکے جد امجد کے حین حیات وفات پا چکے تھے اور حضرت شاہ غلام ساوات خلیفہ حضرت شیخ محمد چشتی دہلوی اور وہ خلیفہ حضرت شیخ محمد ابراہیم رامپوری اور وہ خلیفہ حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی چشتیہ قدوسیہ کے تھے آپ طریقہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ و مشرب وجودیہ و مذہب حنفیہ و متابعت شریعت محمدیہ رکھتے تھے اجرائے لنگر و انعقاد مجالس اعراس و خدمت مساکین و خبر گیری صادر و وارد ہمیشہ سے آپکے خاندان میں چلی آتی ہے سخاوت و عبادت اور ریاضت آپکی شہرت رکھتی ہے۔
ایضاً	حضرت عبد اللہ شاہ بن سید صابر علیشاہ	۱۲ رمضان	۱۲ رمضان	ایضاً	ایضاً	آپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم حضرت صابر بخش تھے اور قدم بقدم چلنے والے اپنے پیر و مرشد کے۔
ایضاً	حضرت سید میر حسین بن حضرت عبد اللہ شاہ					آپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار حضرت عبد اللہ شاہ ہیں آپ صاحب سماع و ذوق و شوق و بلباس زہد و ورع آراستہ ہیں ہر مہینے کی ہر ایک جمعرات کو مجلس سماع ہوتی ہے اور قوالان دیار و امصار جمع ہوتے ہیں اور فاتحہ خوانی ہو کر ما حضر شیرینی حاضرین کو تقسیم ہوتی ہے و مجالس اعراس بڑی اہتمام سے ہوتی ہیں لنگر جاری رہتا ہے مساکین و غربا صادر و وارد کی خبر گیری ہوتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپکے صاحبزادہ شاہ مظفر حسین جوان صالح تھوڑے دن ہوئے انتقال فرما کر داغ مفارقت اپنے والد ماجد کو بحالت پیری و ضعیفی دے گئے خدا تعالی مرحوم کی مغفرت کرے اور آپکو صبر عطا فرماوے۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد اعظم رنبوی		۲۴ رجب ۱۱۴۴ھ	رنبہ ضلع انبالہ	تذکرۃ العابدین	آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت غریب اللہ جو خلیفہ حضرت شیخ محمد گنگوہی تھے ہیں۔
ایضاً	شاہ محمد جان رنبوی	۱۱۰۱ھ سل پہاڑی	۹ شعبان ۱۱۷۵ھ عمر ۷۴ سال	ایضاً	ایضاً	آپ خلیفہ شیخ محمد اعظم کے ہیں کرامتیں آپ کی بہت کچھ ہیں زیادہ شوق دامنگیر ہو تو تذکرۃ العابدین کو دیکھو۔

نام سلسلہ	اسمائے بزرگان	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مزار مبارک	نام کتاب	مختصر حالات
چشتیہ صابریہ قدوسیہ	حضرت شاہ محمد حیات	سنہ ۱۱۳۱ ہجرے	۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۱۹۲ ہجرے	موضع سل پہانی	تذکرۃ الصابرین	آپ شاہ محمد جمال کے خلیفہ ہیں۔
ایضاً	غلام علیشاہ	مرشد آباد سنہ ۱۱۴۱ ہجرے	۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۱۰ ہجرے	ایضاً	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ محمد حیات کے ہیں۔
ایضاً	سید امیر الدین شاہ آبادی	روز جمعہ ۴ جمادی الاول سنہ ۱۱۶۷ ہجرے	۱۲ جمادی الاول سنہ ۱۲۴۳ھ عمر ۷۶ سال	ایضاً	ایضاً	آپ خلیفہ حضرت غلام علیشاہ ہیں اور سجادہ نشین آپ کے۔ جد اعلیٰ آپکے سید خراسانی اولاد حضرت امام جعفر صادق سید حسینی تھے۔ جو کچھ زبان سے نکلتا وہ فوراً ہوکر رہتا جس طرف کو ذرا تیز نظر سے دیکھا جل کر خاک سیاہ ہوگیا یا مونہہ سیاہ ہوگیا آپ نے اسیواسطے مونہہ پر نقاب ڈال لیا تھا کہ نظر کسی پر نہ پڑے۔
ایضاً	حضرت شیخ امام علیشاہ رامپوری	سنہ ۱۲۰۳ ہجرے	یکم جمادی الاول سنہ ۱۲۸۷ ہجری عمر ۸۴ سال	رامپور	ایضاً	خلیفہ اعظم حضرت شاہ امیر الدین۔
ایضاً	مولوی محمد حسن رامپوری انصاری	سنہ ۱۲۲۹ ہجرے	۱۷ ذیقعد سنہ ۱۲۶۹ ہجرے	رامپور ضلع سہارنپور	ایضاً	خلیفہ اعظم حضرت شاہ امام علی۔ آپکا فرمودہ ہے پہلے اولیانے جو ملامتیہ طریقہ اختیار کیا یا کوئی کام خلاف شرع کر بیٹھتے تھے تو اسکی وجہ یہ تھی کہ پہلے مخلوق پابند شرع کو بہت مانتی تھی اور انکی اوقات میں فرق ڈالتی تھی اور اب اسکے بالکل برعکس ہے اگر فقیر کو نباہ ہے تو پابندی شرع مین ہے سنا ہے کہ جب ایک سال آپکے شیخ کے انتقال کو ہوگیا اور مریدوں نے شیخ صاحب کا عرس اور آپکی شمولیت عرس کیلئے اصرار کیا تو آپنے فرمایا کہ میں اس قابل نہیں مریدوں نے عرض کیا کہ آپ خلیفہ ہوکر ایسا فرماتے ہیں آپ اگر اس لائق نہ تھے تو شیخ نے آپکو کیوں خلیفہ کیا اسوقت آپنے غصہ ہوکر فرمایا میں تو لائق ہوں مگر تم لوگ لائق نہیں کہ جو میرے ساتھ جاؤ ایک جان کے واسطے صدہا آدمیونکو گنہگار کروں سب کا عذاب اپنی گردن پر لوں
ایضاً	میانجی کریم بخش رامپوری انصاری	سنہ ۱۲۳۴ ہجری	۱۷ شوال سنہ ۱۲۷۹ ہجرے	ایضاً	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ مولوی محمد حسن کے تھے۔

نام خاندان	[illegible] نام بزرگان	تاریخ ولادت مع حالات	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
اسمار گرامی اُن حضرات خانوادہ چشتیہ اہل بہشتیہ کے جن کے حالات تا ترتیب اس مجموعہ کے مولف کو دستیاب نہیں ہوئے بروقت معلوم ہو کر لکھے جا سکتے ہیں						
پیشوا چشتیہ نظامیہ	حضرت مخدوم سالار نوشہ صفات		۳ محرم ۹۸۹ھ روز دوشنبہ وقت غروب آفتاب	فیض آباد نواح لکھنو	گلدستہ گلشن فقری	
ایضاً	حضرت محمد عاشق		۷ محرم ۱۱۶۹ھ وقت چاشتا	بہرائچ	ایضاً	
ایضاً	شاہ ابو الفتح منہیونی		۹ محرم ۱۱۰۴ھ	لکھنو	ایضاً	
ایضاً	حضرت خواجہ عبد الباقی		۱۱ محرم ۱۰۲۰ھ روز چہارشنبہ وقت عصر یا عشا	〃	ایضاً	
ایضاً	حضرت آخون الہدل		۱۴ محرم ۱۱۵۷ھ روز پنجشنبہ یا چہارشنبہ	کرشاک شریف	ایضاً	
ایضاً	حضرت محی الدین بن یوسف یحیی مدنی		۱۹ محرم ۱۱۱۳ھ بروز یکشنبہ وقت عصر	شاہجہانپور	ایضاً	
ایضاً	حضرت خواجہ حسن سالار		یکم صفر ۹۹۹ھ	دہلی شریف	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ محمد اسمٰعیل		۵ صفر ۱۰۸۸ھ بروز یکشنبہ	دہلی	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ مصطفی عارف		۱۷ صفر ۸۸۳ھ روز دوشنبہ	ردولی	ایضاً	

نام خاندان	نام صاحب سلسلہ	[illegible]	[illegible]	تاریخ وصال	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
پیشوا چشتیہ نظامیہ	حضرت سید بہاؤالدین			۱۶ صفر ۹۰۲ ہجری روز جمعہ	جونپور	گلدستہ گلشن فقیری	
ایضاً	حضرت شاہ محمد امیر شاہ			۲۳ محرم ۱۲۹۰ھ پنجشنبہ	مصطفیٰ آباد عرف رامپور	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ آل احمد مرید سلطان [illegible]			۱۶ ربیع الاول ...۵ ہجری روز یکشنبہ	بدایوں	ایضاً	
ایضاً	حضرت میاں پیر اشرف سلونی			۱۷ ربیع الاول ۱۱۸۵ ہجری	سلون شریف	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ محمود چشتی			۱۷ ربیع الاول ۸۹۶ ہجری روز یکشنبہ	فیروزپور	ایضاً	
ایضاً	شیخ اخوند سالاروہ رومی			۲۱ ربیع الاول ۷۵۰ ہجری پنجشنبہ	گجرات	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ بہاؤالدین رزق کشا			۱۱ ربیع الثانی ۹۶۳ھ یکشنبہ	جونپور	ایضاً	
ایضاً	حضرت محمد فرخ شاہ			۱۴ رجب ۱۱۲۳ ہجری روز سہ شنبہ	لکھنو	ایضاً	
ایضاً	حضرت خواجہ محمد ابو مقبول چشتی			۱۵ رجب ۱۱۴ھ سہ شنبہ	چشت شریف	ایضاً	
ایضاً	حضرت خواجہ جمال الدین چشتی			۱۲ رجب ۹۵۰ھ روز سہ شنبہ	قندھار	ایضاً	آپ خلیفہ حضرت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی تھے۔

نام خاندان	نام معہ نام پدر	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
پیشوا چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ علاؤالدین لاہوری بن شفیع احمد		۲۷ رجب ۷۹۷ سنہ ہجری	پنڈداد نخاں	گلدستہ گلشن فقیری	
ایضاً	حضرت سید علی تبریزی		۱۶ شعبان ۷۹۹ سنہ ہجری روز یکشنبہ	ترمذ	ایضاً	
ایضاً	حضرت محمد حسن چشتی		۱۷ شعبان ۸۹۸ سنہ ھ روز دوشنبہ	ردولی شریف	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ علاؤالدین ابدال		۲۴ شعبان ۸۴۵ سنہ ھ روز یکشنبہ	گلبرکہ شریف	ایضاً	
ایضاً	حضرت حافظ سید علی حسین چشتی قادری مرادآبادی		۲۵ رمضان	مراد آباد متصل راجپور کنارہ رام گنگا	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ قطب الدین		۱۱ رمضان ۱۲۱۱ سنہ ہجری روز دوشنبہ	نارنول	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ احمد بن شہاب الدین عارف الہدایت		۱۴ رمضان ۸۸۴ سنہ ھ روز یکشنبہ	دہلی کہنہ	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ بہاؤالدین جونپوری		۱۴ رمضان ۸۳۰ سنہ ہجری روز چہارشنبہ	جونپور	ایضاً	

خاندان	اسمائے مشائخ عظام	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
پیشوا چشتیہ نظامیہ	حضرت حافظ ناصر سعید بن شاد		۲۲ شوال ۱۲۹۷ھ	اندرآبادی فیروزآباد ضلع آگرہ	گلدستہ گلشن چشتی	
ایضاً	حضرت شاہ فتح اللہ چشتی		۲۱ شوال ۷۹۷ھ روز یکشنبہ	دہلی کہنہ	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ محمد صادق		۱۶ شوال ۱۲۰۰ھ ہجری روز یکشنبہ	لکھنو	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ سراج الدین عثمان		۵ شوال ۷۵۷ھ روز پنجشنبہ	لکھن پور	ایضاً	
ایضاً	حضرت خواجہ خانوں جلال انکوری		۹ شوال ۱۰۹۸ھ چہارشنبہ	انکوار متصل گوالیار	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ جیون بن شیخ حکیم ادہی		۱۳ شوال ۹۳۷ھ یکشنبہ	فیض آباد ملک اودھ	ایضاً	
ایضاً	حضرت اخوند سالک		۱۶ شوال ۱۰۷۷ھ سہ شنبہ	شہر گجرات	ایضاً	
ایضاً	حضرت سعید الدین نہان الوجود		۲۷ ذیقعد ۸۴۹ھ روز جمعہ	فیض آباد	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ احمد اسد اللہ		یکم ذالحجہ سنہ	شاہ آباد متصل دریائے گنگ	ایضاً	آپ خلیفہ حضرت شیخ بہاء الدین شاہ آبادی ہیں۔

خاندان	نام صاحب خاندان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
پیشوا چشتیہ نظامیہ	حضرت شیخ محمد عارف چشتی صابری		۷ ذوالحجہ سنہ ۱۰۷۱ھ	لاہور	گلدستہ گلشن تقبری	آپ خلیفہ شیخ عبدالخالق چشتی لاہوری ہیں۔
ایضاً	حضرت شیخ اختیار الدین		۱۴ ذوالحجہ سنہ ۸۳۸ھ یکشنبہ	بدایوں شریف	ایضاً	
ایضاً	حضرت سید خیرالدین معروف خیرشاہ چشتی لاہوری		۱۹ ذوالحجہ سنہ ۱۲۷۱ ہجری	لاہور	ایضاً	
ایضاً	حضرت سید شاہ صدرالدین قسیم العباد		۲۱ ذوالحجہ سنہ ۸۰۹ ہجری روز سہ شنبہ	فیروزپور پنجاب	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ صدرالدین بن کریم شاہ		۲۷ ذوالحجہ سنہ ۸۶۳ ہجری یکشنبہ	فرخ آباد	ایضاً	
ایضاً	حضرت خواجہ علیم الدین چشتی		۲۷ ذوالحجہ سنہ ۸۰۵ ہجری چہارشنبہ	خیرآباد	ایضاً	
ایضاً	حضرت سید محمد کریم		۲۹ ذوالحجہ سنہ ۱۱۸۵ھ یکشنبہ	بسلون	ایضاً	

تمام شد جدول ثانی تذکرہ حضرات چشت اہل بہشت رضوان اللہ علیہم اجمعین

صحت نامہ کتاب تحفۃ الابرار مخصوص خانوادۂ چشتیہ بہشتیہ نظامیہ صابریہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۳	حضر	حضرت	۴۷	۱۴	ہستی تو ثانی	مستی تو	۸۰	۱۹	مستور	حستور
״	۶	مولانا فحر الدین	مولانا فخر الدین	۵۳	۱۲	رانی	ساقی	۸۸	۱	نرسقتہ	نرسقتم
״	۱۴	دستا	وستا	۵۴	۱۶	ازست	سازست	۸۹	۱	اختیار	بے اختیار
۳	۱۳		ابن عیاض	۵۴	۱۶	سرانام	ترانام	۹۷	۱	یاگلی	
״	۷	ہمیشہ	پیشہ	״	۱۹		ردیف و دو دال دو ام سے تمام سطر کٹتا ہے	״	۵	شیخ خانو	حانو
״	۱۶	ہرناتہ	ہرنا نہ			ددجیم	بحساب جمل یعنی حرف	۱۰۱	۸	شیخ تقی جا ایک	شیخ تقی جا ایک
۷	۸	اگر	اگرچہ				خ برابر دو شین حرف	۱۰۲	۱۹	سوائے	لوٹے
״	۱۵	صد	صدہا				س برابر دو لام اور دو	״	۲۶	چادر چھینی	چادر چھینی
۲۰	۳	با ہمہ دانی ہمیشہ	با ہمہ ولی ہمہ				قاف برابر ایک جیم برابر ایک	۱۰۳	۱	تو بنی	تو بتی
۲۱	۱۰	کرا تنے	کہ کتنے	۵۶	۲۷	شیخ حجاد	شیخ حماد	״	״	رنگزوں کو	رنگریزوں کی
۲۲	۸	شرط نہیں	شرط ہے	۵۸	۷	نخب الدین	منتجب الدین	۱۰۴	۴	نسبالہ	کمبالہ
۲۷	۱۱	۳۴ ربیع الاول	۳ ربیع الاول	۵۹	۲۵	دریاکے	دیارکے	۱۰۷	۵	شیخ چمنا	شیخ جمن
۲۸	۳	بل تشبہ	ابل قصبہ	۶۲	۱۹	چشت است	چشت ست	״	۱۳	اعثان	اعیان
״	۴	ہونیکا	ہونیکا حال	״	۲۰	مشکیں	مسکین	۱۰۹	۲	حالی الاعلان	حالی الان
۳۰	۹	شہاب الدین غوری	قطب الدین ایبک	۶۳	۱۵	غدام	بدام	۱۱۰	۱	النہد	اہند
۳۲	۱۱	کہا		۶۷	۱۲	مخدوم جانیاں	جہانیاں	״	۷	جولان	
״	۱۴	سو	سبو	۶۷	۲۰	رودشن	روشنے	״	۱۷	تبابر	بنابر
۳۳	۲۵	محمود غازی	محمود غاری	۶۸	۹	زیرین	زریں	۱۱۱	۹	پرکرد	برکرد
۳۵	۳ پر نوٹ	واجب نہیں	واجب ہے	۷۰	۲۰	حسن خواجہ	حسن کو اور اونہوں نے خواجہ	״		آدازاست	آداز دوست
۳۶	۲۳	آپ نے	آپ نے سر			حسن بصری کو	حسن بصری کو	۱۱۲	۱۹	ودل	دبدل
״	۲۵	لئے بھی	بھی	۷۱	۶	حاضر ہوگیا	حاضر کیا	۱۱۵	۳	بجالی	بیجابلی
״	۲۸	اور اگر	اور بعض	۷۳	۹	بہت ذکرد	بہت ذکر کرو	״	۱۲	ہدایت	ہدایت
״	״	اور رات بھر	اور رات بہر	״	۱۰	یا محافظت	با محافظت	״	۱۵	پربیری	پرپیسری
۴۱	۵	دہیرے	دہڑے	۷۴	۷	مراسن بے	مرابی سن	״	۶	جیسی ہی	جیسی تہی
۴۳	۷	بیرار وبیرک	بیزار وتبرک بہ	۷۶	۵	بخاری تہی	بخاری سے تہی	۱۱۶	۱۸	جود دہیں	وجود ہیں
۴۶	۹	زالفت	زلفت	״	۱۱	وہ صاحبزادہ کا	یعنی وہ صاحبزادہ آپکا	۱۲۲		اعضنا المحسوس	
״		خلوت انجمن	خلوت در انجمن	۷۷	۲۳	خاص سلطان شیخ	خاص سلطان الشیخ سے	۱۲۴	اخیر سطر	کجا سجد	کجا گنجد
						شیخ سراج سے	شیخ اخی سراج نے				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۵	۳	زال	ران
//	۵	لاڈ	لاف
		وجہہ	وجہہ کو
۱۲۵		۱	
۱۲۷	۳	اوربنگلہ	آسپ بنگلہ
۱۳۰	۲۲	اڑت	آڑتا
۱۳۱	۴	میاں موصی	میاں موسے
۱۳۲	۱۳	کحال	کحان
۱۳۵	آخر سطر	فصل الطاست	فصل الطاعت
۱۳۷	۲۵	محمد نہ بخشد	محمد بہ بخشد
۱۳۸	۷	ستفیان	مفیان
۱۳۹	۲۰	انشاالله	انشاراللہ مقصد
//	۲۵	مستنبات	مسجات
//	//	تمی	یتیمی
//	۲۶	مستنباشت	مسجات
۱۴۰	۱۵	استہزالاکرتی ہتی	استہزا کرتی تھی
//	۱۱	فہتی	منتی
//	۱۳	فرشتی	قریشی
۱۴۱	۹	کہیڑا اوروبجی	کہیڑا امرذبجی
//	۲۳	وپنی	ویہنے
//		نیزنے	بزبینے
۱۴۲	۱۰	فاضلترہنیں	فاضلتراہیں
//		فوایدالفوا	فوایدالفواد
//	۱۹	+	اوسیقدر
۱۴۳	۱۵	مشت سرب	مست شراب
//	۱۶	موسوی	تونسوی
//	۱۶	فرمایا واسطے	فرمایا سمع واسطے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۴	۱۱	بنیٹہ	بہیٹے
//	۱۲	سمندردیکھ	سمندردیکھہ
//	۱۴	ندبہلے	بہلے
//	۲۰	وابرفراق	ولدفراق
//	//	سنہن	ستہن
	۲۷	ریا	رلیماں
۱۴۵	۱۲	بیقبار	بیقرار
۱۴۹	۳	اورنہ چہ	اورنہ جر
۱۵۳	۶	بنابر	بنابرآن
//		مکتب	مکتسب
۱۵۸	۱۱	صلوات العشق	صلوۃ العشق
//	۱۹	ودکبوتر وحشی	وہ کبوتر جنگلی

صحت نامہ چشتیہ صابریہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۰	۱۳	مصاحب	حجابہا
۱۷۱	۲۲	لبشناسیم	لشناسیم
۱۷۲	۹	+	
//	۱۰	لجدازمعارفت	مفارقت
۱۷۳	۱۱	میان بہودہ	میان بہوہ
//	۱۷	وررو سگہوڑہ	
//		لایرجی	ایرجی
۱۷۶	۱۲	تین	ہیں
۱۷۷	اخیر سطر	شاہبارست	
۱۷۹	۱۱	محفور	مخظور
//		انا العبود	انا المعبود
۱۸۵	۱۸	نم فقتم الذت	فختم اللات
۱۸۶	۱۶	بدونیاں	بدونیاں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۸	۸	میں ہرصورت سے	تجھے ہرصورت سے

صحت نامہ کتاب تحفۃ الابرار مخصوص خاندان مصطفیٰ صلعم

صفحہ	سطر یا حاشیہ	غلط	صحیح
۱		مفصل	بتفصیل
۱	۱۴	فارقلیطا	فارقلیط
۱	۱۸	حرزالامین	حرزالامین
//	//	اعلاختم	اعلاجم
//	الوٹ	اسم عرب	رسم
//	۲ نوٹ	ابرہۃ الاشرم حاکمین	ابرہۃ الاشرم حاکم یمن نے
۴	۲۵	فاطمۃ الزہری	فاطمۃ الزہرہ
۱۲	۱۴	سعین	یقین
۱۳	۳	دقت	دقت
۱۳	۲۶	کوئی	کر
۱۵	۳	زمانہ جاہلیت	ابوعمر کے متعلق ہے نہ کہ ذوالنورین کے
۱۹	۱۳	ایسی	لئے
//	۲۲	کلاب بن قرہ	کلاب بن مرہ
//	۲۲	ہوئی تھی	ہوئی تھی
//	۲۷	ماآمنت سے	ماآمنت سے کرو
۲۲	۵	آپ اختیار کو	اپنے اختیار کو
۲۵	۱۲	ہرلکی دہاکگی	ہرلکی دہاکی
//	۱۸	ذخیرہ بکرڈ	ذخیرہ بکرد
۲۶	۲۰	خلیفہ ناخون	خلیفہ مامون
۲۷	۲۱	فرش عنبر کر	
۲۸	۱۵	ذراع لیمن	ذراع یمین
۲۹	۱۷	ابوالعرفا	ابوالوفا
۳۱	۲۴	سیراذ مرصبا خانہ اس دیوار کے	سیر اصفا خانہ اس دیوار کے ذمہ

فہرست اسمائے مقدس حضرات خانوادۂ چشت اہل بہشت مندرجہ تحفۃ الابرار

قطعات تاریخ طبع کتاب ہذا

من نتائج طبع حافظ سید نذیر علی صاحب نائب تحصیلدار تحصیل ناظر رباط و وجا صلع

جو ہین نواب مرزا بیگ صاحب
بڑی محنت سے لکھی ہے اونھون نے
عطا دارین مین اس کا صلہ ہو
یہی تاریخ عاجز کو ہوئی فکر

خوش آئین خوش اطوار و خوش اسلوب
کتاب تحفۃ الابرار کیا خوب
ملے یارب وہی جو کچھ ہو مطلوب
کہا ہاتف نے لکھ ہے دلکو مرغوب ۱۳۲۳ھ

دیگر

من نتائج طبع محمد نواب مرزا بیگ صاحب مولف کتاب ہذا

جب فضل خدا سے ہوا یہ نسخہ طیار
ہاتف نے ندا کی مجھے کہدے مرزا

بھرپور ہے جسمین عارفان کا اسرار
کیا خوب ہے نسخہ تحفۃ الابرار ۱۳۲۳

دیگر

من نتائج طبع مولانا مومن جان صاحب قادری تخلص ولی

پڑھی مینے تالیف نواب مرزا
کتاب جسمین حال اصفیا کا تھا لکھا

بہت خوب نسخہ ہوا ہے مرتب
اسی ایک مجموعہ مین آگیا سب

سلیقہ مولف کا ظاہر ہے اس سے
یہ پڑھنے مین دلچسپ اور دلکی صیقل
تصوف کی تاریخ کا جو ہو شایق
ولی کا یہ الہام غیبی بجا ہے

کہ نقشو نسے نو نو نسے ہے یہ ترتیب
اسی جو پڑہے اوس کا دل ہو مطیب
پڑہے غور سے اسکو ہر روز و ہر شب
کہ تاریخ ہے اسکی تاریخ انسب ۱۳۲۳ھ

دیگر

قطعہ تاریخ طبع از سید واجد علی صاحب زار بلگرامی

بیان عاشقان سرمدی ہے
دریکتاے بحر معرفت ہے
کتاب اہل دل یا گنج عرفان

حدیث عشق رحمانی ہے نسخہ
سحاب فیض یزدانی ہے نسخہ
غرض جو کچھ ہے لاثانی ہے نسخہ

قطعہ تاریخ ترتیب نسخہ ہذا طبع زاد
منشی حفیظ الدین احمد صاحب المتخلص بہ نالان

چو ترتیب شد این بفضل خدا
فلک گفت سال از سر یاوری

در آفاق نالان زہے نسخہ نادر
بحال بزرگان زہے نسخہ نادر

سنہ ۱۳۲۳ ہجری
مقدس

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاہُمْ یَحْزَنُوْنَ

جدول ثالث فی البیان حضرات خانوادہ عالیہ قادریہ چشتیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

منجملہ شش جداول

کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ

موسوم بنام تاریخی

تحفۃ الابرار

سنہ ۱۳۲۵ ہجری

مولفہ و منتخبہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال اعنی جناب مرزا آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا بیگ صاحب نقشبندی

تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی دام اللہ فیوضہ

بصحت تمام

مطبع رضوی دہلی میں سید مبارک حسن کے اہتمام سے چھپی

جدول ثالث خاندان قادریہ اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بیان مین

نمبر صاحبان خاندان [illegible]	نام مقدس صاحبان خاندان بتفصیل کنیت و لقب اور ولدیت	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات [illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و خصائل و شمایل و خرقہ عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیرہ
سرحلقہ عجمیان نمبر ۶	حضرت خواجہ حبیب عجمی کنیت ابو محمد		۳ ربیع الثانی سنہ ۱۵۶ ہجری رمضان روز شنبہ سنہ ۱۲۰ ہجری	بصرہ	مرأۃ الاسرار انوار العارفین	آپ مرید و اعظم خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری ہین آپ کی زبان عجمی تہی کیونکہ زبان عرب پر قادر نہ تہے اور اسلئے یعنے لکنت زبان قرآن شریف درست اور صحیح تلفظ اور مخارج سے نہین پڑہ سکتے تہے ایکروز خواجہ حسن بصری بوقت نماز شام

آپکے صومعہ مین تشریف لائے دیکہا کہ حبیب لفظ الحمد کو الہمد پڑہتے ہین آپ نے اقتدا اونکی نہین کی اوس رات خواجہ حسن نے حق تعالیٰ کو خواب مین دیکہا اور عرض کی بارخدا کیا رضا تیری ہے فرمان ہوا اے حسن میری رضا پالی تہی مگر اوسکی تو نے قدر نہین کی عرض کی وہ کیا تہی ارشاد ہوا اگر تو پیچہے حبیب کے نماز ادا کرتا تو مین تجہسے راضی ہوتا تنبیہ تفاوت ہے زبان درست کرنے اور نیت درست کرنے مین ایک روز سرہنگان تلاش خواجہ حسن بصری آئے آپ سے پوچہا حسن کہان ہین حبیب نے کہا صومعہ مین سرہنگان نے ہرچند مکرر سہ کرر دیکہا خواجہ حسن نہ پائے سرہنگان چلے گئے خواجہ حسن نے صومعہ سے باہر آن کر دریافت کیا کہ کیا پڑہا تہا کہ جس سے مجکو نہین دیکہا آپ نے عرض کی دس دفعہ آیت الکرسی اور دس بار آمن الرسول اور دس مرتبہ قل ہو اللہ احد آپ ہر علوم مین عالم متبحر اور فقہ مین فقیہ الفقہا تہے آپ کی وفات کے بعد آسمان سے ندا آئی اے زمین داؤد واصل بحق ہوا اور حق اوس سے راضی ہے ۔

نمبر صاحبان خاندان [illegible]	نام مقدس صاحبان خاندان بتفصیل کنیت و لقب اور ولدیت	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات [illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
پیشوا عجمیان	حضرت خواجہ داؤد ابو سلیمان کنیت بن نصیر الطائی ۔		۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۶۵ ہجری	بغداد کہنہ	کشف المحجوب اخبار الاخیار	آپ مرید و خلیفہ حضرت حبیب عجمی و شاگرد حضرت ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ کے ہین و ہمقران فضیل و ابراہیم ادہم وغیرہ نقل ہے کہ ایکروز آپ روٹی کہاتے تہے ایک ترسا

یعنے آتش پرست آیا اوسکو آپ نے ٹکڑہ روٹی دیا اوسکی برکت سے عورت آتش پرست حاملہ ہوئی اور حضرت معروف کرخی پیدا ہوئے ۔

نمبر صاحبان خاندان [illegible]	نام مقدس صاحبان خاندان بتفصیل کنیت و لقب اور ولدیت	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات [illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
پیشوا عجمیان	حضرت شیخ معروف کرخی		۱۰ یا ۲ محرم سنہ ۲۰۰ ھ	بغداد کہنہ	کشف المحجوب	آپ قدمای مشائخ عظام سے مرید و خلیفہ حضرت داؤد طائی و استاد حضرت سری سقطی

تہے ۔ حضرت سری سقطی فرماتے ہین کہ آپ نے مجہے فرمایا جب تمکو خدا سے کچہہ حاجت ہو اللہ سے دعا مانگو کہ یا اللہ بحق معروف کرخی میری حاجت برلا

نوٹ اختلاف ہے آپ طریقت مین مرید حبیب عجمی تہے یا حبیب راعی مگر غالب رائے حبیب عجمی ہے اورچونکہ دونو صاحب ہمعصر تہے ممکن ہے کہ حبیب راعی سے بہی فیض پایا ہو ۔

نام خاندان	نام صاحب سلسلہ	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات
وسر منشاء کرخیان	کنیت ابو محفوظ بن فیروز یا فیروزان دبقول بعض آپکا نام معروف بن علی الکرخی				انوارالعارفین	آپ کے والد خادم و دربان حضرت امام علی بن موسے رضا کے تھے مولف لکھتے ہین کہ آپ معہ والدین کے دین آتش پرستی رکھتے تھے حضرت امام صاحب موصوف نے مسلمان کیا تھا آپ سے امام صاحب بہت محبت کیا کرتے تھے جو کچھ پایا اونکی عنایت سے پایا حنفی مذہب کہتے ہیں آپ کے مزار پر جو دعا کرو قبول ہوتی ہے۔ خاک قبر آپکی کو تریاک مجرب کہتے ہین۔ وقت وفات یہودیان و ترسایان و مسلمانان ہر فرقہ نے دعوے اوٹھانے جنازہ کیا مقربان حضرت سے ایک نے فرمایا کہ آپ نے وقت وفات وصیت فرمائی تھی کہ جو کوئی میرا جنازہ زمین سے اوٹھا لیگا مین اوس سے ہونگا چنانچہ یہودیان و ترسایان نے اوٹھایا مگر نہ اوٹھا سکے آخرش مسلمانون نے اوٹھاکر آپ کو تجہیز و تکفین کیا۔
پیشوائے کرخیان و سرمنشار سقطیان نمبر ۲	حضرت سری سقطی کنیت ابوالحسن ول مغلس مغلس کے ...	۱۳ رمضان یا سلخ ماہ رجب سنہ ۲۵۰ھ یا سنہ ۲۵۳ ہجری		بغداد گورستان شونیزیہ	مرۃ الاسرار حدیقۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت معروف کرخی اور مقتدائے زمان و شیخ وقت و امام اہل طریقت تھے اول آپ ہی نے بغداد مین کلام توحید و حقائق فرمایا ہے آپ خالو اور پیر مرشد حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی تھے تجارت پارچہ فروشی کیا کرتے تھے اور خرید فروخت مین بمقابلہ قیمت دس دینار کے آدہا دینار نفع لیا کرتے تھے اس سے زیادہ نہین آپ کے فضائل بہت کچھ ہین لیکن اس مختصر مین اتنی گنجایش نہین کہ تمام قلمبند کی جاوین۔
پیشوائے سقطیان سر خلیفہ نوریان	حضرت ابوالحسن احمد نوری معروف با بن البغوی ...	بغداد	۲۹۵ سنہ ہجری	ہرات	اخبار الاخیار انوارالعارفین	آپ مرید و خلیفہ حضرت سقطی اور صحبت یافتہ احمد ابوالحواری کے اقران حضرت جنید سے اور طریقت مین مجتہد و صاحب مذہب و طریقت اہل تصوف آپ کو مشائخ امیر القلوب و قمر الصوفیہ کہتے ہین آپ کا ارشاد ہے سب سے زیادہ عزیز دو چیز ہیں ایک عالم با عمال دوسرا عارف کہ حقیقت حال خود سے کہے کس لئے کہ علم بے عمل کچھ نہین اور معرفت بحقیقت معرفت نہین رکھتے اور جو کوئی طلب عالم عارف کرے اور نہ پاوے تو اپنے ساتھ مشغول ہووے اور از خود بخدا رجوع کرے آپ مین حیات جلیہ کے ۲۹۵ سنہ مین فوت ہوگئے تھے۔

نوٹ: سری کا نسخ میں دکسر را و تشدید یای ... جوان مرد اور سقطی بمعنے خوردہ فروشی اور چونکہ ابتدائی حال مین خوردہ فروشی کیا کرتے تھے اسوجہ سے آپکو سقطی کہتے ہین۔

نام خاندان	نام اصحاب مع لقب و کنیت	مقام ولادت مع تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتب ماخذ	مختصر حالات
پیشوائے سقطیان وسر منشاء جنیدیان نمبر۱	سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی کنیت ابوالقاسم لقب سید الطائفہ وقواریری وزجاج وخراز بن محمد	بغداد	۲۷ ماہ رجب روز شنبہ یا دوشنبہ سنہ ۲۹۷ ہجری بقول فخر الواصلین سنہ ۳۰۲ ہجری	بغداد شریف	مرۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا	آپ کاملترین وخلیفہ اعظم اور خواہر زادہ حضرت سری سقطی تہے ومجتہد طریقت اکثر مشایخ وقت آپکا مشرب رکہتے تہے جنیدیہ کہلاتے تہے آپکے والد محمد آبگینہ یعنے آلات شیشہ فروخت کیاکرتے تھے خراز یعنے چرم فروشی بہی کرتے تھے اس لئے دونو لقب آپکے ہین آپ کا طریق بر صحو تہا سب سے پہلے علم اشارت آپ ہی سے مشتہر ہوا۔ اور آپ ہی نے علم ادب اور تصوف کو جمع کیا چنانچہ فرمودہ آپکا ہے التصوف کلہم ادب جب وقت وفات حضرت سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا نزدیک آیا تو کسی نے اونسے پوچہا کہ کسی مرید کا درجہ پیر سے بہی بڑہ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہان جنید کا درجہ آپ نے ۲۰ برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑہی ہے اور ۲۰ برس تک پانوہین پہیلائے جب وقت وفات کا پہونچا آپ عقد انامل مین مشغول تہے جب کلمہ کی انگلی پر نوبت آئی آپ نے بند نہین کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر آنکہہ بند کر لی حق تعالیٰ کا قرب حاصل ہوا جب غسل کی نوبت آئی تو غسال نے چاہا کہ آنکہین کھولکر پانی ڈالون آواز آئی کہ آنکہین ہمارے نام پر بند کی ہین بجز ہماری دید کے نہین کہولے گا جب غسال نے چاہا کہ اونگلیان کھولون ہاتف سے ندا آئی کہ ہمارے نام پر بند کی ہین بجز ہمارے حکم کے نہ کہولے گا
پیشوائے جنیدیان	حضرت جعفر شیخ ابابکر شبلی کنیت ابوبکر بن یونس [illegible]	بغداد یا سامرہ سنہ ۲۵۵ ہجری	۲۷ ذوالحجہ سنہ ۳۳۴ ہجری یا سنہ ۳۴۲ عمر ۸۷ برس	بغداد شریف	مرۃ الاسرار اخبار الاخیار	آپ مرید وخلیفہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی کے ہین مذہب مالکی رکہتے تہے کتاب موطا حفظ تہی ایکروز پتھر سے آپ کے پانوین چوٹ آئی ہر قطرہ خون جو زمین پر گرتا تہا نقش اللہ نمودار ہوتا تہا آپکو حضرت جنید بغدادی نے تاج قوم فرمایا ہے اوصاف آپ کے بے انتہا ہین مگر اس مختصر مین گنجایش نہین
ایضاً	حضرت عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی یا یمنی کنیت ابو الفضل بن شیخ عبدالعزیز		۲۶ جمادی الثانی سنہ ۴۲۵ ہجری یا سنہ ۴۳۶	مقبرہ آپکا حضرت امام حنبل کے مزار کے قریب ہے	اخبار الاخیار انوار العارفین	آپ مرید وخلیفہ حضرت ابابکر شبلی کے ہین تمیم قبیلہ عرب کا نام ہے اور یمنی منسوب بطرف یمن بعض کہتے ہین کہ آپ اپنے والد شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے مرید تہے اور وہ حضرت ابابکر شبلی کے تہے۔

نوٹ صفحہ ۵ عہ سلسلہ قادریہ تین بزرگون سے لیا جاتا ہے اول حبیب عجمی سے دویم حضرت امام حسن عہ سوم حضرت امام حسین عہ سے مگر یہ سلسلہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پر جا کر ملگئی ہین

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً سرمنشاء طوسیان	حضرت شیخ علاء الدین ابو الفرح طرطوسی نام خواجہ یوسف	طرطوس	۲۴۷ھ ہجری ۳ شعبان	طرطوس انڈلس مین ہے	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی کے ہین بعض اہل سیر لکہتے ہین کہ آپ خرقہ خلافت حضرت شبلی سے رکہتے تہے
	حضرت شیخ ابو الحسن قریشی ہنکاری نام علی بن محمد جعفر الہنکاری	۴۰۹ھ ہجری	یکم محرم ۴۸۶ھ	ثونس	سفینۃ الاولیا خزینۃ الاصفیا سلاسل الانوار اخبار الاخیار	آپ اعظم خلفاء حضرت ابو الفرح طرطوسی سے ہین صائم الدہر قائم اللیل رہا کرتے تہے بعد سہ روز سہ لقمہ طعام نوش کرتے و دو ختم قرآن بعد نماز عشا شروع کرکے نماز تہجد تک ختم کر لیا کرتے تہے آپ کو حضرت بایزید بسطامی کے روح پر فتوح سے بہی فیض ہوا ہے۔
	حضرت شیخ ابو سعید مخزومی نام مبارک بن علی بن حسین مخزومی		۷ شعبان یا محرم ۵۱۳ھ ہجری یا ۴ شعبان ۴۲۰ھ	بغداد مدرسہ غوثیہ اعظمیہ	سفینۃ الاولیا عمدۃ الصحائف	آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابو الحسن ہنکاری ہین آپ نے حضرت خضر علیہ السلام سے بہی فیض پایا ہے بعض کے نزدیک حنبلی مذہب بعض کے حنفی مذہب تہے بنائے مدرسہ باب الازج آپ ہی سے ہے آپ نے اپنے حین حیات مدرسہ مذکور حضرت غوث الاعظم کو عطا فرما دیا تہا۔
پیشوا و طوسیان سر حلقہ قادرین	حضرت شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی حسنی الحسینی کنیت و طریقت امام ائمہ شریعت سبحانی محبوب ابو محمد محی الدین بن ابو صالح بن سید موسیٰ	اول ماہ رمضان ۴۷۱ھ ہجری مقام گیلان از فرزند واصلین	شب شنبہ بعد عشاء ۸ یا ۹ ربیع الثانی ۵۶۱ھ ہجری یا ۵۶۲ھ بقول یازدہم و سیزدہم و ہفتدہم مگر قول صحیح نہم ربیع الثانی	بغداد مدرسہ باب الازج	مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا اقتباس الانوار	آپ نے خرقہ تصوف کئی جگہہ حاصل کیا ہے از جانب ابائی دوسرے حضرت شیخ ابو سعید مخزومی تیسرے حضرت شیخ تاج العارفین ابو الوفا سے اور ابتدائی حال مین آپ نے تربیت حضرت خضر علیہ السلام سے پائی تہی آپ کا مفصل حال تحت خاندان مصطفوی ائمہ معصومین مین درج ہو چکا ہے وہان سے ملاحظہ ہووے اعادہ کرنا موجب طوالت ہوتا ہے۔

نام خانوادہ	نام مع لقب و ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
قادریہ غوثیہ و ہابیہ سرمنشاء وہابیہ و پیشوا قادریہ	سید سیف الدین عبدالوہاب رح بن حضرت شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی	ماہ شعبان سال پانصد و دوازدہ سنہ ۵۱۲ ہجری	بست و پنجم ماہ پنجشنبہ سال سنہ ۱۰۳ ہجری	بغداد	سفینۃ الاولیا خزینۃ الاصفیا	آپ سب سے بڑے فرزند اور سجادہ نشین حضرت غوث الاعظم شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی ہین آپ سے منقول ہے آپ بعد تحصیل علوم بلاد عجم سے بغداد مین تشریف لائے و باذن حضور والد بزرگوار خود وعظ اور نصیحت کا نہین ہوا اہل مجلس نے حضرت والدم سے درخواست وعظ کی مین منبر سے اوترا اور آپ نے منبر پر صرف اتنا فرمایا کہ صبر ایک ساعت کا ہے کہ بندہ سے وقت نزول بلا وقوع مین آیا ہے اس کلمہ کے سننے سے فرمان مجلس شور و فغان کرنے لگی جب مجلس برخاست ہو تو مینے حضور سے سبب اسکا پوچھا آپ نے فرمایا کہ تم ابہی متکلم بخود ہوا ور مین متکلم
سرمنشار رزاقیہ و پیشوا قادریہ	شیخ سید تاج الدین عبدالرزاق رح کنیت عبدالرحمن و ابوالفرح بن حضرت غوث الاعظم	سنہ ۵۲۸ ہجری از عمدۃ الصما	یا سنہ ۵۹۵ھ بقولے سنہ ۶۰۳ ہجری یا سنہ ۶۲۳	بغداد شریف	سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا انیس القادریہ بروایت شیخ ابو المعالی	آپ خلف و شاگرد و مرید حضرت غوث الاعظم ہین ولایت و امامت مین آپ درجہ بلند رکہتے تہے اور مفتی عراق تہے وکتاب جلاء الخواطر کہ ملفوظ حضرت غوث الاعظم کے ہے آپ ہی نے جمع کی ہے آپ کے پانچ فرزند ہوئے اونمین سے شیخ جمال اللہ صورت و حسن جمال مین حضرت غوث الاعظم سے بہت ہی مشابہت رکہتے تہے اور حضرت ممدوح کی بہت صحبت و رغبت خاطر تہی چنانچہ دعا حضرت غوث الاعظم سے آپکو عمر دایمی نصیب ہوئی اور ابتک زندہ و حیات ہین و بحیات المیر مشہور ہین اور آپکی سکونت دیار سمرقند وغیرہ مین رہتی ہے و سید مقیم صاحب حجرہ وغیرہ بہت اولیا اللہ اُن کے مرید ہین ۔
ایضاً	شیخ سید شرف الدین عیسے قال رح بن حضرت غوث الاعظم	.	پانصد و ہفتاد و سہ سنہ ۵۷۳ ہجری ۲۷ صفر چہارشنبہ	بغداد منقول وفیات الاخیار مصر	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و شاگرد حضرت غوث الاعظم ہین تحصیل علوم اپنے والد بزرگوار سے کرکے درس حدیث فقہ اور وعظ فرمایا کرتے تہے کتاب جواہر الاسرار حقایق و معارف صوفیہ مین آپ ہی کی تصنیف ہے اور کتاب فتوح الغیب کو حضرت غوث الاعظم نے آپ ہی کیواسطے تصنیف کیا تھا۔
ایضاً	شیخ عبدالرحمن عبداللہ ابی صالح بن حضرت غوث الاعظم		بست ہفتم ۲۷ ماہ صفر پانصد و ہشتاد و ہفت سنہ ۵۸۷ھ	بغداد و مزار عراق مین ہے	〃	آپ بہی فرزند و شاگرد حضرت غوث الاعظم تہے اور تحصیل علوم اپنے والد بزرگوار سے کیا تہا علوم دینی و دنیاوی مین اپنے وقت مین لاثانی تہے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جائے مزار	[illegible]	مختصر حالات
	حضرت سید شمس الدین عبدالعزیز رح کنیت ابوبکر ابن حضرت غوث الاعظم		پانصد و ہشتاد و نہ سنہ ۵۸۹ ہجری	شجار عراق عرب	خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند و شاگرد حضرت غوث الاعظم ہین اور تحصیل علوم ظاہری و باطنی والد بزرگوار سے حاصل کیا اور نصیب وافر خوان فیضان والد خود سے حاصل کی و بعد ازان بجانب شجار روانہ ہوکر سکونت اختیار کی۔
ایضًا	شیخ سید ابوالفضل محمد بن حضرت غوث الاعظم	۵ ذیقعد سہ شنبہ	سال ششصد ہجری سے سنہ ۶۰۰ ہجری	بغداد	ایضًا	آپ بھی فرزند و شاگرد علوم ظاہری و باطنی حضرت غوث الاعظم تھے۔
	حضرت شیخ سید ابوزکریا یحیی بن غوث الاعظم	ششصد ہجری سے سنہ ۶۰۰ ہجری وفات	ششم ماہ ربیع الاول پانصد و پنجاہ سال سنہ ۵۵۰ھ ولادت	بغداد متصل مصر شیخ عبدالوہاب	خزینۃ الاصفیا	حال بشرح صدر نمبر ۱
ایضًا	حضرت شیخ ابواسحاق ابراہیم بن حضرت غوث الاعظم	پانصد و بست و ہفت سنہ ۵۲۷ ہجری سے	ششم ماہ شوال ششصد و بست و سہ سنہ ۶۲۳ ہجری سے	بغداد قریب مزار حضرت غوث الاعظم	خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا	آپ فرزند و شاگرد حضرت غوث الاعظم تھے اتقا بدرجہ کمال رکھتے تھے خلق کثیر فیض صحبت سے بکمال حال وقال پہونچی۔ تفکر اور سکوت غالب درجہ کا رکھتے تھے زہد اور ورع کمال تھا زیادتی حیا و شرم پروردگار سے تیس سال تک سر آپ نے اونچا نہین کیا۔
ایضًا	شیخ ابونصر موسی بن غوث الاعظم	ربیع الاول پانصد و سی و نہ سنہ ۵۳۹ ہجری	شب عید جمادی الآخر ششصد و ہیژدہ سنہ ۶۱۸ھ	دمشق یا بغداد	سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا	آپ آخرین فرزند و شاگرد حضرت غوث الاعظم ہین اور دمشق مین جاکر آپ نے وطن اختیار کیا اور وہین فوت ہوئے آپ کے مرید بیشمار ہین خصوصًا ہندوستان مین اور کافران نیز معتقد ہین اور دونو فرقے کی نذر نیاز فقرا کو دیا کرتے تھے۔
ایضًا	شیخ ابوعمر قریشی رح		پانصد و شصت و چار	مصر قریب مزار پر انوار حضرت	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و شاگرد حضرت غوث الاعظم تھے۔

جدول ثالث

نام خاندان	نام صاحبان خاندان	تاریخ پیدائش و ماہ	تاریخ وفات و ماہ و روز	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات
〃	نام عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامہ		۵۶۴ ہجری	امام شافعی رح		کبار مشائخ عصر سے وجامع خوارق وکرامات کے تھے۔
〃	حضرت شیخ تقدید البیان حنبلی کنیت ابو عبد اللہ		پانصد وہفتاد ۵۷۰ ہجری ۱۱ رجب چہار شنبہ	موصل عراق عرب مین دریای دجلہ پر مشہور شہر ہی	خزینۃ الاصفیا	مریدان کامل حضرت غوث الاعظم تھے کرامات وخرق عادات آپکے بہت کچھ ہین منقول ہی کہ قاضی موصل کو آپ سے انکار تہا وہ درپے موقع آزار رسانی رہتا تہا۔ ایکروز بازار موصل مین جاتا ہوا آپ سے ملاقی ہوا اور دل مین کہا شیخ کو پکڑ نیکا اچہا موقع ہے آپ اوسکے خطرہ سے آگاہ ہوکر بشکل ہاون پر از غرور وتکبر ہوگئے جب نزدیک ہوئے صورت کرد اعرابی متشکل ہوئے اور قریب تر ہوکر بصورت علما وفقہا ظاہر ہوئے۔ قاضی یہہ حال دیکہکر متحیر رہا حضرت شیخ نے قریب آکر فرمایا کہ اے قاضی ان تینون شکلون سے کس کو پیش حاکم لیجاویگا اور سزا دلوائیگا قاضی یہہ حال دیکہکر نادم ہوا اور مرید آپ کا بن گیا۔
سر نشاہ رفاعیہ	سید احمد رفاعی ابن سید ابو الحسن علی		روز پنجشنبہ بست و دوم جمادی الاول پانصد وہفتاد و دو ۵۷۲ ہجری یا ۵۷۸	قریہ ام عبیدہ بطائح از ملفوظات شاہ عبد العزیز	خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا بحوالہ صاحب مناقب غوثیہ	آپ اولاد حضرت امام علی موسی کاظم سے تھے اول آپ نے خرقہ ارادت حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ سے پایا پھر بحضور حضرت غوث الاعظم حاضر ہوکر فایدہ عظیم حاصل کیا۔ اور غایت درجہ کی محبت سے آپکی والدہ کو حضرت غوث الاعظم ہمشیرہ خود کہتے تھے اور آپ کو اپنا بہانجہ سمجہتے تھے خوارق عادات آپکی زاید از بیان ہین۔ آپ حقیقت اشیاء کو منقلب کردیا کرتے تھے۔ آپ کے اصحاب کے دو فرقے ہین ایک صاحب ہدایت وتمکین دوسرے آگ پر چلتے ہین اور بازی کرتے ہین وچیزین دکہلاتے ہین صاحب مناقب غوثیہ شیخ محمد صادق شیبانی فرماتے ہین کہ ایکروز حضرت غوث الاعظم نے ایک اپنے خادم کو فرمایا کہ پاس سید احمد رفاعی جاؤ اور کہو ما العشق یعنے عشق کیا چیز ہے خادم نے اوسیطرح جاکر عرض کیا سید احمد رفاعی نے ایک آہ سینہ پرسوز سے نکالکر کہا العشق نار یحرق ماسواہ بعد ادریجرد اس کہنے کے حضرت جس درخت کے نیچے تشریف رکہتے تہے اوسمین آگ لگ گئی اور حضرت خود بہی اوسی آگ مین جل گئے اور تو وہ خاکستر ہوگئے اور پہر وہ خاکستر بصورت پانی ہوکر بجائے خود برفت بنگئی خادم یہہ حال دیکہکر خوف زدہ ہوگیا اور یہہ تمام ماجرا بحضور حضرت غوث الاعظم عرض کیا آپنے فرمایا کہ اوسجگہہ جاؤ اور اوسجگہ کو بہ بخور وعطر معطر کردو کہ جسم سید احمد پہر رجوع بعالم عنصری کریگا چنانچہ خادم نے ویساہی کیا پانی منجمد صورت جسم بنگیا اور سید احمد زندہ ہوگئے

نوٹ از تذکرۃ العابدین واضح ہو کہ سلسلہ قادریہ مین ذکر واشغال ومراقبات مثل چشتیہ مین کچھہ کچھہ فرق ہے جیسا کہ نفی اثبات چشتیہ مین چہار زانو بیٹھکر کلمہ لا کو ساتہ قوت کے دل کے اندر سے کہینچے اور الہ کو داہنے مونڈہے پر لیجاکر سر کو پشت کیطرف مایل کرے اور تصور کرے کہ غیر اللہ کو دلمین سے نکالکر پس پشت ڈالدیا اور دم کو چہوڑکر الا اللہ کی ضرب بازور سے دل پر مارے قادری مین دوزانو بیٹھکر کلمہ مذکور ساتہہ قوت کے زیر ناف سے کہینچے اور داہنے مونڈہے تک لیجاوے اور الہ کو بام الدماغ پر پہونچاکر نکالدے اور الا اللہ کی ضرب زور سے دلپر مارے الخ

حاشیہ: [illegible] شاہ عبد العزیز ... ہے کہ رفاعی ایک ... حضرت امام جعفر صادق کی اولاد [illegible]

نام سلسلہ	نام صاحب حالات	تاریخ وفات	سنہ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
ایضًا قادریہ غوثیہ پیشوا	حضرت شیخ عمر صریفینیؒ نام عثمان	.	پانصد و ہشتاد و پنجم ۵۸۵ھ بقول صاحب سفینہ پانصد و شصت و چہار یا پانصد و ہشتاد و پنج	مصر نزدیک تر قبر امام شافعیؒ	خزینۃ الاصفیا وسفینۃ الاولیا	آپ عظیم خلفائے حضرت غوث الاعظم سے ہین فرماتے ہین جب ارادہ جاذب حقیقی یہہ ہوا کہ مجھکو اپنی طرف رجوع کرے خدا کا کرنا ایسا ہوتا ہے کہ ایکرات صریفین مین اپنے گھر چھت پڑا ہوا آسمان کو دیکھہ رہا تہا کہ پانچ کبوتر ہوا مین اوڑ رہے ہین ایک نے اونمین سے کہا سُبحانَ مَن اَعطیٰ کُلَّ شیئٍ خلقہٗ ثُمَّ ھدیٰ دوسرے نے کہا سُبحانَ مَن عِندہٗ خزائنُ کُلِّ شیئٍ وما ننزلہٗ الّا بقدرٍ تیسرے نے کہا سُبحانَ مَن بعثَ الانبیاءَ حُجّۃً علیٰ خلقہٖ وفضّلَ علیہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چوتہے نے کہا کُلُّ ما فی الدنیا باطلٌ الّا ما کان للہ ورسولہٗ پانچوین نے کہا یا اہلَ الغفلۃِ مَن لا کم قوموا الیٰ ربّکم ربٌّ کریمٌ یُعطی العطاءَ الجزیلَ ویغفرُ الذنبَ العظیمَ جب یہہ آواز سنی بیخود ہوگیا اور جسوقت ہوش مین آیا دنیا اور جو کچھہ دنیا مین ہے سب سے دل بیزار پایا اور رات بھر بیقراری مین گذری صبحکو خدا تعالے سے عہد کیا کہ ایسے شخص سے ملنا چاہیے جو خدا سے ملادے اور اس ارادے سے گہر سے چلا مگر معلوم نہین کہان جاتا ہون اچانک ایک بزرگ صورت نے راہ مین ملاقی ہوکر کہا السلام وعلیک یا عثمان مینے پوچہا تم کون ہو اور تمنے میرا نام کسطرح جانا فرمایا مین خضر ہون اور شیخ عبد القادر جیلانی کے پاس سے آیا ہون اونہون نے فرمایا کہ کل کے روز ایک شخص کو صریفین مین جذبہ حق پہونچا اور وہ بدرگاہ حق قبول ہوا اونکو میرے پاس لاؤ پس آیا ہون کہ تجکو اونکے پاس لیجاؤن مارے خوشی کے مین بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو خود کو بغداد مین پایا وشادان وفرحان بحضور حضرت غوث الاعظم حاضر ہوا آپ نے دیکھکر فرمایا کہ مرحبا اے مجذوب خدا بہت جلد خدا تعالے تجکو مرتبہ دیگا عبد الغنی نام بن نقطہ جو صاحب مرتبہ بلند ہوگا اور بہت اولیاء اللہ اونکی ارادت سے فخر کرینگے بعد اوسکے طاقیہ مرے سر پر رکہا کہ فرحت کا اثر میرے دماغ مین پہونچا اور عالم ملکوت مجہپر منکشف ہوا اور تمام عالم اور جو کچھہ عالم مین ہے دیکھا کہ تسبیح حق سبحانہ بزبان مختلف کرتا ہے قریب تہا کہ عقل میری زایل ہوجاوے مگر حضرت نے پارہ روٹی اپنے ہاتہہ کا جہپر مارا تاکہ عقل برقراری اور خلوت مین بٹہایا بعد سی سال عبد الغنی ابن نقطہ آئے اور خرقہ پاکر خلیفہ ہوئے
ایضًا	حضرت شیخ حیات خبرانیؒ بن القیس الحرانی	بہ جمادی الثانی	پانصد و ہشتاد و یک ۵۸۱ ہجری	خبران ورشان	مرآۃ الاسرار خزینۃ الاولیا	آپ اعظم خلفائے واکمل مریدان حضرت غوث الاعظم سے ہین شیخ ابو الحسن قریشی فرماتے ہین کہ دنیا مین چار شیخ ایسے ہین کہ قبرون مین مثل زندون کے تصرف کرتے ہین اونمین ایک شیخ معروف کرخی دوم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ۔ سوم شیخ عقیل منجی چہارم شیخ حیات خبرانی صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین ایک شخص صلحاء بحران سے نقل کرتا ہے کہ مین یمن سے کشتی مین بیٹہا باد مخالف چلی اور طوفان وموج عظیم ظاہر ہوکر کشتی ٹوٹ گئی اور مین ایک تختہ پر بیٹہا رہ گیا موج نے مجھے ایک جزیرہ مین لاڈالا بہت پھرا کہین آبادی کا پتہ نہین ملا اتفاق سے اوس ویرانہ مین ایک مسجد دیکھی جسمین چار آدمی بزرگ صورت بیٹھے ہوئے تہے تمام روز مینے اون کے پاس گذارا رات کو شیخ حیات خبرانی وہان آگئے اور تمام رات اون سب نے عبادت الٰہی مین گذاری اور صبحکو شیخ حیات چلنے لگے اون چار آدمیون نے مجھسے کہا کہ شیخ حیات کے پیچھے چلا جا منزل مقصود کو پہونچ جائیگا مین آپ کے پیچھے ہو لیا ۔

نام خاندان	نام صاحبان تذکرہ	ماہ و تاریخ وفات	سنہ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات
						دیکہتا کیا ہون کہ زمین بیابان و دریا و کوہ و ہامون آپ کے پیر کے نیچے طے ہوتے چلے جاتے ہین تہوڑی دیر مین مین بحران مین پہونچ گیا ایسے وقت کہ ابہی مردمان پڑہتے نماز فجر مین مشغول تہے۔
الیضاً	حضرت شیخ ابوالسعود بن شبلی رح		پانصد و ہفتاد و نہ ہجری سنہ ۵۷۹ ہجری	بغداد وفیات	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا	آپ اصحاب حضرت غوث الاعظم سے ہین نقل ہے کہ آپ کو جو کچہہ حق سے پہونچا اوسکو ادنہین کرتے تہے طعام مکلف کہاتے اور لباس فاخرہ پہنتے تہے ایک شخص حاضر ہوا اور دیکہا کہ آپ کے سر مبارک پر ایسے دستار ہے کہ جو بقیمت دو سو دینار کے فروخت ہوتی ہے اور دل مین کہا کہ یہہ کیا اسراف ہے ایسے دستار کہ جسکی قیمت سے دوسو درویش کے لئے طعام کافی ہو ہریک درویش کسواسطے سر پر رکہتا ہے شیخ موصوف خطرہ اوس شخص سے واقف ہوکر آپنے فرمایا کہ اے شخص مینے یہہ دستار اپنے ارادہ سے نہین باندہی اگر چاہتا ہے تو اسکو فروخت کر اور درویشون کے لئے طعام مہیا کر چنانچہ اوس شخص نے ایسا ہی کیا۔ طعام پکوایا اور دسترخوان مکلف بچہایا اور روبروے حضرت کے آیا دیکہا تو وہی دستار آپکے سر پر ہے متعجب ہوا شیخ نے فرمایا کیا تعجب کرتا ہے فلان شخص لایا ہے اوس سے دریافت کر کہ کہان سے لایا ہے بعد دریافت شخص مذکور نے کہا کہ سال گذشتہ باد مخالف کشتی مین چلی مینے منت مانی تہی کہ اگر باد مخالف سے امان پاؤن تو دستار عمدہ و خوب شیخ ابوالسعود کو ہدیہ دونگا چہہ مہینے سے دستار عمدہ دریافت کرتا تہا کہین نہین دستیاب ہوتی تہی آج یہہ دستار بر فلان دوکان دیکہے اور خریدے اور بحضور شیخ نذر کے آپنے فرمایا دیکہا کہ یہہ دستار مینے خود اپنے سر پر نہین باندہی وہ اوسی سے جو بند ہوا تا ہے۔ از خزینہ بحوالہ فتوحات مکی ایکروز آپ کنارہ دجلہ بغداد چلے جاتے تہے دلمین گذرا کہ آیا حضرت حق کے کوئی ایسے بہی بندہ ہین کہ پانی مین رہکر عبادت الہی کرتے ہین ابہی یہہ خطرہ تمام نہین ہوا تہا کہ پانی دریا کا پہٹا اور ایک شخص اوسمین سے نکل آیا اور کہا ہان ابوالسعود خدا کے ایسے بہی بندہ ہین کہ جو پانی مین عبادت اوسکی کرتے ہین۔ مین بکریت کنارہ دجلہ کا رہنے والا ہون حق تعالےٰ نے مجہے یہان کی عبادت کے لئے مقرر کیا ہے کیونکہ پندرہ روز کے بعد بکریت مین حادثہ عظیم ہونے والا ہے یہہ کہکر پھر وہ شخص دریا مین چلا گیا۔
الیضاً	حضرت شیخ موفق الدین نام عبداللہ بن محمد بن احمد بن قدامۃ الجیلے	۴ شوال یکشنبہ	ششصد و بست و دو سنہ ۶۲۲ ہجری	شام افریقہ وحجاز کے درمیانی ملک کا نام شام ہی مگر کوئی خاص شہر نہین ہے	خزینۃ الاصفیا	مرید و شاگرد حضرت غوث الاعظم ہین۔ صاحب تصانیف جامع علوم ظاہر و باطن تہے۔
الیضاً	شیخ احمد بن مبارک	وفیات شوال	پانصد و ہفتاد سنہ ۵۷ ہجری	بغداد	״	خادم حضرت غوث الاعظم اور صاحب کشف و کرامت تہے جب حضرت غوث الثقلین وعظ کے لئے منبر پر جلوس فرماتے تہے تو آپ

مرقع خود کو واسطے حضرت ممدوح کے منبر پر فرش کرتے تھے۔

نام خاندان	نام صاحبان طریقت	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	مستخرجہ از	مختصر حالات
پیشوا قادریہ	شیخ صدقہ بغدادی رح کنیت ابوالفرح بن الیشین		پانسد و ہشتاد وسہ ۵۸۳ ہجری	بغداد	خزینۃ الاصفیا	آپ صحبت یافتہ حضرت غوث الاعظم تھے اور ہمیشہ محفل حضرت ممدوح مین حاضر ہوکر فیض یاب ہوا کرتے تھے نقل ہے کہ ایکروز بحالت سکر وجذب کوئی بات جو خلاف شرع تھے آپکی زبان سے نکل گئی علماے وقت بر سر پرخاش ہوے اور دعوے اسکا پیش خلیفہ وقت کیا باتباع شریعت خلیفہ نے حکم تازیانہ مارنیکا صادر کیا و مستعد تازیانہ مارنیکے

ہوئے کہ خادم شیخ نے فریاد کی اور چند بار واشیخاہ واشیخاہ وسے کہا اور شیخ نے بہی مونہہ طرف آسمان کیا اور لب جنبانی فرمائی اوسیوقت ہاتہہ مارنیوالے تازیانہ کا خشک ہوگیا بغور ملاحظہ اس کرامت کے خلیفہ وامرے دربار پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ تازیانہ مارنے سے بازرہکر باعزاز واکرام شیخ کو رخصت کیا جب شیخ نے وہان سے خلاصی پائی تو حاضر حضور غوث الاعظم ہوا آپ نے فرمایا کہ جسوقت خادم تمہارے نے فریاد کی مینے سنی اور تمہاری مدد کی۔

نام خاندان	نام صاحبان طریقت	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	مستخرجہ از	مختصر حالات
سرمنشار مغربیہ	شیخ حضرت ابومدین مغربی نام شعیب ابن الحسن والحسین عربی		پانسد و نود ۵۹۰ ہجری		مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا	آپ مرید و خلیفہ بقول صاحب مرآۃ الاسرار حضرت شیخ ابوسعید اندلسی وبقول صاحب خزینۃ الاصفیا شیخ ابوالقرای یا ابو بقسرانی مغربی ہین اور پیر شیخ محی الدین ابن عربی کے اور آپ نے فوائد عظیم اور فیض تام حضرت غوث الاعظم سے حاصل کیا ایکروز حضرت شیخ موصوف نے اپنی گردن جہکادی اصحاب موجودہ نے سبب اسکا دریافت کیا آپ نے

فرمایا کہ حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی نے بغداد مین کلمہ قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا ہے اور جملہ اولیاء اللہ نے حسب الحکم حقانی گردنہائے خود بزیر قدم حضرت محبوب سبحانی غوث ربانی جہکائی ہین مین نے بہی تعمیل حکم الہی کی ہے۔ آپ سے تربیت پانا حضرت شیخ محی الدین عربی کا دلیل قاطع ہے پر کمال ولایت حضرت شیخ آپکا فرمودہ ہے کہ ابدال قبضہ عارف مین ہے کیونکہ ملک ابدال آسمان سے زمین تک اور ملک عارف عرش سے تا تحت الثرا دیوان مغربی عربی و فارسے توحید و معرفت مین اول آپ ہی کا ہے بڑے بزرگ متقدمین سے تھے۔

نام خاندان	نام صاحبان طریقت	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	مستخرجہ از	مختصر حالات
پیشوا قادریہ مغربیہ سرمنشار اکبریہ۔	حضرت شیخ محی الدین ابن عربی اپکا اصلی نام محمد بن علی بن محمد عربی	مرسیہ بلاد اندلس شب دوشنبہ رمضان سنہ ۵۶۰	شب جمعہ بست و دوم ربیع الآخر سنہ ۶۳۸ ہجری یعنی ششصد وسی ہشت	بیرون شہر دمشق پہاڑ کوہ باد قاسیون کہ بصالحیہ مشہور ہے قریب دمشق	مرآۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا تذکرۃ العابدین	آپ اولاد حاتم طائی سے ہین اہل تصوف مین شیخ اکبر لقب آپکا ہے آپنے خرقہ ارادت بیک واسطہ حضرت غوث الاعظم سے حاصل کیا تہا و بصحبت حضرت ابومدین مغربی تربیت پائی تہی اور خرقہ بواسطہ حضرت خضر علیہ السلام سے پایا تہا۔ اپ مقتداے کاملان وحدت وجود ہین فصوص الحکم و فتوحات آپکے شاہد حال ہے تصانیف حضرت ممدوح پانچسو ۵۰۰ سے زیادہ ہین

نام خاندان	اسماے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتب	مختصر حالات
				صالحیہ دمشق مین جبل قاسون پر واقع ہے	سعید الاولیا	حضرت شیخ اکبر کی نظر پر تاثیر تہی جب چاہتے کہ کسی کے حال سے مطلع ہووین تو اوسکی طرف آپ نظر کرتے اور اوسکے حال دنیا و آخرت سے خبر دیدیتے تہے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہین کہ محی الدین ابن عربی دریاے حقایق وکان دقایق ہین سخن اونکا چشمہ سے ہے نہ زبان سے اور بدل ہے نہ بزبان حضرت شاہ ولی اللہ اپنی کتاب سلاسل مین ارقام فرماتے ہین کہ آپ نے حضرت جمال الدین یونس بن یحیی بن ابو البرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ مین سامنے رکن یمانے حرم شریف کے خرقہ خلافت پہنا تہا اور اونکو شیخ الوقت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے حاصل ہوا تہا۔
قادریہ سہروردیہ پیشوا	حضرت شیخ صدرالدین قونیوی کنیت ابو المعالی	ہفتدہم رمضان پانصد و شصت سنہ ۵٦٠ ہجری	ششصد و ... سنہ ۶۷۳ ہجری ۱۷ رمضان	قونیہ ایشیاء کوچک کا مشہور شہر ہے	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا	آپ اعظم خلیفہ حضرت شیخ اکبر محی الدین عربی ہین اور کلید کلام شیخ اکبر اور کہ اکثر مشایخ حقایق اور معرفت ہین آپکی اقتدار کہتے ہین لیکن صاحب خزینۃ الاصفیا آپکو بہترین مریدان حضرت غوث الاعظم لکہتے ہین و مولانا قطب الدین علامہ شیرازی علم حدیث مین شاگرد آپکے ہین وکتاب جامع الاحوال دستخطی خود کو بخدمت حضرت شیخ اکبر پڑہا اور فخر کرتے ہین اور مولانا شمس الدین ایکی و شیخ فخرالدین عراقی و شیخ سعید الدین فرغانی و دیگر اولیاء کرام آپکی صحبت سے مستفید ہوئے ہین اور شیخ سعدالدین حمویہ و مولانا جلال الدین رومی کے ساتہہ بہت صحبت رکہتے تہے عارف سبحانی درویش سبحانی آپکے والد مردمان ہرات سے تہے لیکن آپکا تولد ہندوستان مین ہوا۔ علوم عقلی و نقلی مین بڑی مہارت رکہتے تہے انجام کار ترک و تجرید کو اختیار فرمایا اور برسون درپے تلاش مرشد کامل رہے و صوامع و خوانق کے سیاحت رکہی آخر کار مرید حضرت شیخ مجدالدین قادری ہوے اور اونہون نے جمیع تصانیف شیخ محی الدین عربی کو سبقا پڑہا اور شیخ موصوف نے حضرت شیخ صدرالدین قونیوی سے جو شاگرد محی الدین عربی تہے تعلیم پائی تہے عارف سبحانی سوائے پوشش عورتین کے اپنے پاس کچہہ نہین رکہتے تہے اور کسی سے سوال نہین کرتے تہے و مسجد و بتخانہ کی تعظیم کرتے اور نہ انکو ہش کسی مذہب سے سروکار نہین تہا نہ کسی مذہب کو کسی پر ترجیح و ہمیشہ صایم الدہر رہتے اسلئے کہ کوئی شناخت نکرے کوہستان افغانان و کافری مین رہتے تہے کافری طایفہ مین کابلستان سے کہ اونکو کافر کنور بتبر کہتے ہین۔ صلح کل تہے و صاحب خلق الہی
الیضاً	شیخ سعدالدین برحانی		آپکے کل اصحاب شیخ صدرالدین قونیوی کے ہین			
الیضاً	حضرت شیخ ابو سعید قیلوی		پانصد و پنجاہ و ہفت سنہ ۵۵۷ ہجری	قیلویہ ترکستان ایشیای مین ہے	سفینۃ الاولیا	آپ اولاد سادات حسنی سے ہین آپ نے خرقہ ارادت حضرت غوث الاعظم سے حاصل کیا تہا آپ مشایخ کبار عراق سے تہے۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	حضرت شیخ محمد حیات ابن احمد الاجدلی		ششم شعبان ۵۵۵ھ ہجری			آپ مرید شیخ عبد الله بطائحی بن شیخ عبد الله بطائحی اعظم خلفائے حضرت غوث الاعظم تھے۔
ایضاً	حضرت امام عبد الله یافعی بن سعد یافعی کنیت ابو السعادت لقب عفیف الدین والد شیخ جمال	یمن	روز شنبہ بست وہکم جمادی الاخر ہشتصد وہفتاد ویخ یا شصت وہشتم ہجری	مکہ معظمہ جنت المعلیٰ متصل قبر خواجہ فضیل عیاض	سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا	آپکی ارادت بچند واسطے درمیان بحضرت غوث الاعظم پہونچتی ہے لیکن صاحب خزانہ جلالی لکھتے ہین کہ آپ نے خرقہ ارادت شیخ رشید الدین ابی عبد الله بغدادی سے پہنا تہا اور وہ خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی کے تھے اور ایک نسبت شیخ ابو مدین مغربی اور سید احمد کبیر رفاعی سے حاصل اپکی یمن ہے عمر بہر حرمین الشریفین مین رہے شافعی مذہب کبار مشائخ وقت سے تھے اور تاریخ یافعی مراۃ الجنان و روضۃ الریاحین ونشر المجالس وحکایت الصالحین باحوال خوارق وکرامات حضرت غوث الاعظم آپکی تصانیف مین نقل ہے کہ جب

حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان وارد مکہ معظمہ ہوئے آپ ہی نے اونکو واسطے حصول فیض سلسلہ چشتیہ بخدمت حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے دہلی کو بہیجا تہا اور حضرت نصیر الدین محمود کو خطاب چراغ دہلی سے یاد کیا تہا آپکا مقولہ ہے کہ سالک ہر کسیکو دوست رکہتا ہے اور بزرگ سمجہتا ہے اور اکثر اوقات اوسکو واقعہ مین بحال نیکو دیکہتا ہے اگرچہ دوسرون کے نزدیک بدکار ہو اور جسکو بد جانتا ہے اکثر حال اوسکا بد ہی دیکہتا ہے اگرچہ اورون کے نزدیک جلیل القدر ہی کیون نہو یہی وجہ ہے کہ اعرفا در اوایل سلوک سلب عقاید میفرمایند انچہ حق است کشف شود اگر کوئی شخص کسیکو بزرگ وصاحب مرتبہ مثل پیغمبری یا امامی یا بزرگ کو بحال تباہ دیکہے۔ وہ نقص عقل یا روح یا قلب دیکہنے والے کہ یہ چیزین نقصان اوس بزرگ متمثل ہوئے ہین چاہیئے کہ اوسکے دفعیہ مین کوشش کرے اور اسیطرح کسی نیک مرد کو کسی تباہ حال مین دیکہے تباہی اپنے حال کی سمجہے اور اگر اوسکو بد جانتے بتقلید وخود کم روی دے کر وہ شخص نیکو دیکہے۔

سر فشار نعمت الله شاہی	حضرت شاہ نعمت الله ولی بن سید ابو بکر بن سید شاہ نور		۸۳۴ھ ہجری ۲۴ ذی الحجہ بقولے ۲۲ رجب ۸۳۴ھ	ماہان کرمان یا ہندوستان ریاست کشمیر کا ایک قصبہ ہے	خزینۃ الاصفیا وتاریخ فرشتہ	آپ مرید وخلیفہ حضرت امام عبد الله یافعی ہین وبقول صاحب خزینۃ الاصفیا یون کہو کہ آپ خلفائے مشائخ قادریہ سے ہین آپکا نسب آبائی بچند واسطے درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہونچتا ہے۔ اور کشایش کار آپکی کوہ صاف واقع بلخ مین ہوئی تہی جو حصار مبارک رجال الله سے مشہور ہے وبخدمت شیخ صدر الدین شیرازی نیز صحبت رکہتے تہے حکام وقت واہل دنیا سے بہت

ہدایا ونعمت ہا آئی رہتی تہی آپ کہاتے اور مستحقانکو دیدیا کرتے تہے ایک روز شاہ رخ مرزا ابن امیر تیمور نے آپسے سوال کیا کہ مین سنتا ہون کہ آپ نعمتہائے مشتبہ امیران تناول کرلیا کرتے ہو آپ نے یہہ بیت لکھکر مرزا کو بہیجدیا ؎ گر شود خون جملہ عالم مال مال ما کجا خورد مرد خدا الا حلال مرزا موصوف کو یہہ بات پسند نہین آئی اور امتحاناً ایک گوسفند براہ غصب پکڑ وا منگوائی اور اوسکو ذبح کرکے اوس گوسفند کا طعام آپ کے آگے رکہا بے تکلف آپ نے وہ طعام تناول کرلیا مرزا نے کہا آپ نے کیسا طعام مشتبہ تناول کیا آپ نے فرمایا تحقیق تو کرلو ایسا نہوگا جب مالک گوسفند

طلب کرکے دریافت کیا اوسنے کہا ہینے کو سفینہ نذر سید نعمت اللہ ولی کی تہی۔ بادشاہ کے آدمی زبردستی لے آئے ہین اوسوقت مرزا موصوف کو معلوم ہوا کہ حق تعالے نے باطن اولیا کو حرام و مشبہ سے محفوظ رکہتا ہے و بعذر خواہی پیش آیا۔ صاحب فرشتہ لکہتا ہے کہ جسوقت سلطان فیروز شاہ بہمنی نے ارادہ اندہا کرنے اپنے بہائی سلطان احمد کیا اور احمد شاہ نے ارادہ سے آگاہ ہوکر عزم مقابلہ کیا اور عین موقع جنگ مین خواب مین دیکہا کہ کوئی بزرگ بصورت نیک آنکر تاج دوازدہ ترکی میرے سر پر رکہتے ہین اور بشارت بادشاہی دیتے ہین چنانچہ اوسی زمانہ مین وہ بادشاہ ہوگیا احمد شاہ نے شیخ حبیب اللہ جنیدی کو باتحفہ تحایف بسیار خدمتمین شاہ صاحب بہیجکر طلب دعا کی اور التجا کی کہ شاہ صاحب اپنے فرزند کو اس ملک کی ہدایت کے لیئے روانہ فرماوین شیخ نے ہدایا بادشاہ کو قبول کیا اور تاج سبز دوازدہ ترکی باتفاق شیخ قطب الدین خلیفہ و شاہ نور اللہ بن خلیل اللہ نبیرہ خود احمد شاہ کے پاس بہیجا۔ احمد شاہ نے بطور پہونچنے کے شناخت کرلیا کہ یہہ وہی تاج ہے جسکی بشارت مجہے خواب مین ہوئی تہی اور سلطان احمد نے خلیل اللہ سے ارادت حاصل کی اور وہ شہر بیدر مین متوطن ہوئے چنانچہ اکثر سلاطین بہمنیہ ارادت فرزندان شاہ خلیل اللہ سے رکہتے ہین اور اپنی دختران کو آپکی اولاد کے ساتہہ عقد نکاح کردیا کرتے اور بعض بادشاہان صفویہ بہی اپنی دختران کو اونکے نکاح مین دیتے ہین آپکی خرق عادات بہت اور اشعار نیکو بیشمار ہین اور ایک قصیدہ پیشگوئی قافیہ کا اس مولف نے بہی دیکہا ہے جسمین دور حکومت شاہان کی بابت پیشین گوئی تا مہدی آخرالزمان کی خبر دی ہے۔ آپ محب اہل بیت ہے چنانچہ چند بیت شان اہل بیت مین آپ کے یہہ ہین نظم دوشینہ بما در کشودند ؛ اسرار نہان عیان نمودند ؛ ما عاشق آل مصطفائیم پیوستہ گدای مرتضائیم ؛ داریم ولا ی حیدر ؛ [illegible] باطن بری کہ بیرقائیم بیگانہ شنیم از خوارج ؛ آلحق چو آشنائیم ؛ در میکدہ اشوچہ نعمت اللہ ؛ ما مست زبادۂ خدائیم ؛ اندر الم چنین نمودند ؛ مانیز بخلق مینمائیم ؛ تا ہست علی امام عالیست ؛ بر مملکت دوکون والیست ؛ آپ نے شرح رسالہ مختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حقایق و معارف مین بیان کی ہے کہ اوسکی نظیر دوسری نہین ہے۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
قادریہ پیشوا	حضرت شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القاید	در نقول وفیات	پانصد و ہفتاد و شش ہجری ۵۷۶ھ ۷ جمادی الثانی ۵۵۵ھ	طائف عرب کا مشہور شہر مکہ معظمہ مین منزل	خزینۃ الاصفیا بحوالہ فتوحات مکی	آپ اکمل مریدان و خلفائے کاملین حضرت غوث الاعظم ہین آپ بمقام فردانیت پہونچے ہوئے تہے فتوحات مکی مین درج ہے کہ حضرت غوث الاعظم نے آپکے بارہ مین فرمایا ہے کہ آپ جماعت منفردین سے ہین اور یہہ جماعت دائرہ قطب سے خارج ہے اور خضر علیہ السلام بہی اسی سے ہین اور حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم بہی پیش از بعثت اسی مین ہے
ایضاً	حضرت سید محمد غوث گیلانی الحسینی الحلبی الاچی یا اوچی بن سید ابوالعباس	حلب	نہصد و بست و سہ ۹۲۳ ہجری	قصبہ اوچ	شجرۃ الانوار و خزینۃ الاصفیا و حدیقۃ الاولیا	آپ مشایخ و اکابر سادات حسنی ہین اور جانشین و خلیفہ صادق و اولاد پاک حضرت غوثیہ اعظمیہ ہین۔ صاحب شجرۃ الانوار سید اصغر علی گیلانی فرماتے ہین کہ بزرگان حضرت معروف اول سید ابوالعباس احمد بن سید صوفی معہ برادر خورد سید ابو سلیمان احمد کہ سلسلہ شیخ سلیم چشتی طریقہ قادریہ مین آپکے ساتھ پہونچتا ہے

وقت ہنگامہ ہلاکو خان و قتل عام و تاراج بغداد کے بغداد سے نکل کر روم اور پہر خلت ولایت شام مین جاکر وطن اختیار کیا اور وہان سید محمد غوث پیدا ہوئے اب یہ عنفوان شباب بعد سیر سیاحت خراسان و ترکستان و عرب و عجم وغیرہ و ہندوستان مین بلاہور ملتان پہنچا بیان و مدتے نا گورہ کر پہر حلب مین جاکر بخدمت والد بزرگوار خود حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرا دل اقلیم ہند مین رہنے کو چاہتا ہے

نام خاندان	نام مع نام پدر	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ حالات	مختصر حالات
ایضاً	سید عبد الرزاق گیلانی بن سید عبد القادر ثانی		پنجم جمادی الاخر نہصد چہل و دو ۹۴۲ ہجرے	اوچہ ماہ جمادی الاخر	خزینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند وخلیفہ والد خود حضرت سید عبد القادر ثانی ہین خاندان قادریہ ہین بوقت رحلت والد بزرگوار خود اوچ شریف رکہتے تہے وہان سے آن کر سجادہ نشین خلافت ہوئے۔
ایضاً	سید حامد المشہور بحامد گنج بخش جمال الدین ابو الحسن شیخ موسے ہی آپکے فرزند تہے	[illegible]	نہصد و ہفتاد و ہشت ۹۷۸ ہجرے بست و نہم ذیقعد ۹۷۸	اوچہ سیر کوہ ولایت پنجاب جہان محل سکونت تہا	〃	آپ فرزند وخلیفہ حضرت سید عبد الرزاق بن سید عبد القادر ثانی ہین - بادشاہان وقت آپ کے دروازہ کی خاکبردی کو تاج افتخار سمجہتے تہے - تمام عمر یاد خدا اور کار خدا مین صرف فرمائی اور ہدایت خلق مین مصروف رہے وبحالت حیات خود امر خلافت وسجادہ نشین خود سید جمال الدین ابو الحسن موسے فرزند خود کو عطا فرمایا آپ کے خلفائے صاحب کمال بہت ہین چنانچہ شیخ شیر علی شاہ کہ روضہ متبرکہ اونکا سات کوس بطرف غرب ملتان واقع ہے جمال الدین فرزند وخلیفہ وسجادہ نشین حضرت شیخ حامد تہے درحالت زندگی حضرت نے امر خلافت وسجادہ نشینی آپکو دیدیا تہا - ایک سلسلہ سے یہ بہی معلوم ہوا کہ مخدوم سید خلیل بہی آپ کے فرزند تہے جو پیر مرشد شیر شاہ بادشاہ ہندوستان کے تہے اور شیخ داؤد کرمانی کہ شیر گڈہ مین آسودہ ہین آپ کے خلفا سے ہین - یہ بہی منقول ہے کہ آپ مرید اپنے جد بزرگوار سید عبد القادر ثانی ہین -
قادریہ غوثیہ پیشوا	سید زین العابدین بن سید عبد القادر ثانی اوچی گیلانی		اربع وتسعین وتسعمائہ ۹۹۴ ہجرے	بنگالہ	〃	آپ مرید وخلیفہ اور فرزند شیخ سید عبد القادر ثانی کے ہین اور حیات مین اپنے باپ کے فوت ہوگئے تہے آپ راہ ناگور مین راہ زنون کے ہاتہون سے شہید ہوگئے تہے -
ایضاً	سید محمد غوث بالا پیر بن سید زین العابدین		۵ شوال ۹۵۵ ہجری وفات	سنگہڑہ ملک پنجاب	حدیقۃ الاولیا وخزینۃ الاصفیا	آپ طریقت مین مرید اپنے جد بزرگوار سید عبد القادر ثانی کے ہین اور پرورش وتکمیل ظاہری وباطنی کے بہی اونہین سے پائی تہی کیونکہ انکے والد بعمر جوانی اپنے والد کے روبروئے کفار کے ہاتہ سے شہید ہوگئے تہے جب انکے جد امجد بہی فوت ہوگئے تو آپ اپنے چچا سید حامد گنج بخش سے ناراض ہوکر اوچ سے نکل آئے اور بمقام سنگہڑہ جو پنجاب مین مشہور قصبہ ہے سکونت اختیار کی اور اوسی جگہ وفات پائی -
ایضاً	سید جمال الدین موسیٰ پاک شہید بن سید حامد گنج		ایکہزار ایک ۱۰۰۱ سنہ ہجرے	ملتان	حدیقۃ الاولیا	آپ فرزند وخلیفہ حضرت سید حامد گنج بخش گیلانی کے ہین جب باپ کے زیر [illegible] انہوں نے تکمیل ظاہری وباطنی پائی تو بخطاب جمال الدین ابو الحسن مخاطب ہوئے بڑے بڑے علما اور فضلا آپ کے مرید تہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی بہی انہین کے مرید با اخلاص تہے ان حضرت

[illegible]	نام مع القاب صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	مقام مزار	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
						حضرت غوث الاعظم کی روحانیت کے ساتھ ایک نسبت خاص تھی کہ ہر وقت حضور رہتا تھا اور صدہا مرتبہ خواب و بیداری میں زیارت آنحضرت صلعم سے مشرف ہوئے ۔ آخرکار بدخواہان قوم لنگاہ کے ہاتھ سے شہید ہوئے ۔
پیشرار قادریہ رزاقیہ	حضرت سید احمد ابوصالح نام نصر لقب عمادالدین کنیت ابوصالح بن حضرت عبدالرزاق	۵۶۲ھ بجسر	۶۳۳ھ ہجری یا ۱۳ شوال یا ۲۷ رجب ۶۳۲ھ	بغداد [illegible]	عمدۃ الکشف بحوالہ سلاسل الانوار	آپ فرزند ارجمند و خلیفہ معظم حضرت سید عبدالرزاق ہیں آپنے اپنے چچا سید عبدالوہاب سے بھی تربیت پائی تھی آپ قاضی القضات بغداد شریف تھے ۔
ایضاً	حضرت سید ابو محمد محی الدین بن ابی نصر	۶۵۶ھ مگر بیاض خاندان ہیر ۲۲		بغداد [illegible]	ایضاً	آپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم حضرت ابوصالح نصر کے ہیں آپ جداعلیٰ حضرت غوث الاعظم سے بہت مشابہت صوری رکھتے تھے ۔ جلیل القدر عزیز العلم کثیر الحلم سراج العلماء اور مفتی عراق کے تھے ۔
ایضاً	حضرت میر سید علی بغدادی	۲۳ شوال ۷۳۹ھ بیاض ہیر		بغداد	ایضاً تذکرۃ القادریہ	آپ خلیفہ و تربیت یافتہ سید محی الدین ابی نصر و میر خرقہ سید موسیٰ کے ہیں مگر بعض کے نزدیک آپکو خلافت سید احمد سے ملی ہے اس اختلاف کی صحت نہیں ہوئی آپنے شیخ شرف الدین محمود بن
						عبداللہ مردقانی و شیخ تقی الدین سے بھی فیض صحبت و خلافت حاصل کیا ہے اور علاوہ اسکے چار سو ولی اللہ کی مجلس میں فیضیاب ہوئے ہیں آپکی تصنیفات سے اسرار النقط شرح فصوص الحکم شرح قصیدہ خمریہ فارضیہ وغیرہ اور اد فتحیہ برائے کشایش ظاہری و باطنی اکسیر اعظم ہیں
ایضاً	حضرت موسیٰ بن سید علیٰ	۱۳ رجب ۷۶۳ھ از بیاض		بغداد	عمدۃ الصحائف بحوالہ سلاسل الانوار و تذکرۃ القادریہ	آپ فرزند و خلیفہ اپنے والد امجد حضرت سید علی کے ہیں ۔ کسی نے آپ سے عرض کی الہام کیا ہے فرمایا آواز ہے بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہیں کرسکتا ۔
ایضاً	حضرت میر سید حسن بن سید موسیٰ	۲۶ صفر ۷۸۱ھ ولقولی [illegible]		بغداد [illegible]	ایضاً	آپ خلف الرشید و خلیفہ سجادہ نشین حضرت سید موسیٰ کے ہیں بڑے مرتاض و عابد و پرہیزگار مسند ارشاد پر متمکن ہوکر رہنمائی خلق رہے ہیں ۔
ایضاً	حضرت میر سید احمد بن سید حسن و بعض آپکو سید ابوالعباس احمد جیلی کہتے ہیں ۔	۱۹ محرم ۸۵۳ھ از بیاض		بغداد یا حلب	ایضاً	آپ صاحبزادہ و خلیفہ سجادہ نشین حضرت سید حسن کے ہیں و بعہد ہلاکو خاں آپ نے حلب میں سکونت اختیار کی تھی ۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا ر قادریہ و سرنشاء فردوسیہ یا کبرویہ	حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ لقب احمد بن عمر الخیوقی کنیت ابوالجناب	سنہ ۵۵۲ ہجری	۱۰ جمادی الاول سنہ ۶۱۸ھ و برمضان سنہ ۶۱۶ھ عمر ۶۶ برس	خوارزم ماوراء النہر میں مشہور ہے شہید بعہد ہلاکو خان	انوار العارفین سفینۃ الاولیا اخبار الاخیار لطائف اشرفی مرآۃ الاسرار	آپ اکابران فردوس سے ہیں آپنے ایام جوانی میں علم تحصیل کیا تھا اور اوسوقت میں جب کسی سے مناظرہ ہوا تو آپ ہی ہر کسی سے غالب رہتے تھے آپ کو لوگ طامۃ الکبریٰ بھی کہتے تھے جب زیادہ زبان زد عام ہوئے تو لفظ طامہ چھوٹ گیا اور صرف کبریٰ رہ گیا اور آپکو شیخ ولی تراش بھی کہتے تھے حالت غلبۂ وجد میں جسپر نظر آپکی پڑتی وہ ولی ہوجاتا اسلئے آپکو ولی تراش بھی کہتے ہیں چنانچہ اتفاقاً آپکی نگاہ ایک سگ پر پڑگئی اور وہ سگ متحیر و بیخود ہوکر شہر سے گورستان میں چلا گیا اور جہاں کہیں
		مادہ تاریخ سال تاریخ نقل آن محمود ؎ خردم مقتدائے دین فرمود			نفحات الانس تذکرۃ العابدین	

آتا جاتا تو تمام سگان شہر اوسکے گرد حلقہ کرکے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔ وقت مرگ اوس سگ کو قبر میں مدفون کیا اور عمارت بنائی۔ مولوی روم نے کیا برمحل فرمایا ہے ؎ یک نظر فرما کہ استغنیٰ شوم زنبائے جنس ؎ سگ کہ شد منظور نجم الدین سگانرا سرور است ؎ آپ سرحلقہ خانوادہ فردوسیہ اہل ذوق و سماع تھے۔ لطائف اشرفی میں ذکر ہے کہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی نے خرقہ مبارک خود بلاواسطہ عطا فرمایا ہے اور چند اولیائے صاحب تکمیل سے تربیت و خلافت پائی ہے۔ حضرت شیخ اسمٰعیل قصری دوئم شیخ عمار یاسر اور شیخ روزبہان کبیر جنکے آپ داماد تھے اور اونھوں نے آپکو بضرب یلی تکمیل کو پہنچا دیا تھا اور دراصل آپنے خرقہ حضرت شیخ اسمٰعیل مصری[2] سے پایا تھا آپ کو بابا فرج تبریزی نے بھی جامہ پہنایا ہے کہ جس سے عرش سے لیکر تا فرش آپ پر منکشف ہوگیا تھا اور سوائے حق کے کچھ باقی نہیں رہا تھا۔ اور لطائف اشرفی ہیں۔

پیشوا ر فردوسیہ	حضرت شیخ بہاؤالدین ولد نام محمد بن حسین بن احمد الخطیبی البکری		۱۸ ربیع الثانی سنہ ۶۲۸ ہجری	قونیہ ایشیائے کوچک میں مشہور شہر ہے	مرآۃ الاسرار انوار العارفین اخبار الاخیار شیخ ظہیر الدین احمد	آپ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اولاد سے ہیں آپکی والدہ شریفہ بادشاہ خراسان علاؤالدین محمد بن خوارزم شاہ کی دختر تھیں آنحضرت صلعم نے علاؤالدین کو بشارت دی تھی کہ نکاح اپنی لڑکی کا حسین خطیبی سے کردے جب نکاح اپنی لڑکی کا حسین خطیبی سے کردیا جب نکاح ہوگیا تو حضرت بہاؤالدین

پیدا ہوئے اور بعد تحصیل علوم کمال حاصل ہوا اور آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ ہوئے اور حضرت صلعم سے سلطان العلما کا لقب عطا ہوا آپ حضرت مولنا جلال الدین رومی کے والد ہیں۔

ایضاً	حضرت شیخ مجدالدین بغدادی نام شرف کنیت ابوسعید بن المؤید بن ابوالفتح۔ بغدادی	سنہ ۵۵۶ ہجری	سنہ ۶۱۶ھ بقولے سنہ ۶۰۷ ہجری	اسفراین خراسان کا قصبہ ہے	مرآۃ الاولیا انوار العارفین سفینۃ الاولیا	آپ خلفائے اکبر حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ سے ہیں انہوں نے آپکو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا تھا جس سے آپکی بزرگی کا اندازہ ہوسکتا ہے تقدیراً آپ سے کچھ بے ادبی پیر کی ہوگئی شیخ نے فرمایا کہ سر جائیگا اور دریا میں غرق ہوگا چنانچہ خوارزم شاہ نے غرق دریائے دجلہ کرادیا بہ تہمت عاشقی

نوٹ ؎۱ از تذکرۃ العابدین۔ واضح ہو کہ سلسلہ کبرویہ کے تمام ذکر اذکار مثل سلسلہ سہروردیہ کے ہیں فقط ایک دائرہ حق زیادہ ہے کہ چہار زانو رو بقبلہ بیٹھکر سوائے حق کے کوئی خیال نہ گذرے اول بجانب راست حق کہے پھر بجانب چپ پھر بجانب آسمان حق کہے پھر حق کو قلب پر ضرب کرے اور بیٹھ جائے یا یوں ملاحظہ کرے میں بیمار و تحت شوق میرے حق ہے اور مستغرق ہوجائے یہ ہے دائرہ عرش سے تا فرش منکشف کردیتا ہے اور بعض اسکو کرحواس کہتے ہیں ؎۲ حضرت شیخ اسمٰعیل قصری کا سلسلہ جنید واسطہ درمیانی بحضرت کمیل زیاد پہنچا

	نام متوسل بیان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا از قادریہ فردوسیہ	حضرت شیخ سعد الدین حمویہ نام محمد بن المؤید ابن ابی بکر		روز عید سنہ ۶۵۵ ہجری	بحر آباد خراسان کا مشہور شہر	انوار العاشقین سفینۃ الاولیا نوفات نجویہ	آپ اصحاب کبار و خلفائے صاحب سر حضرت شیخ نجم الدین کبری ہیں حضرت فرید الدین گنج شکر ابتدائے سلوک میں آپکی صحبت میں رہے تھے
ایضاً	حضرت شیخ سیف الدین باخرزی	۵۸۷ھ	سنہ ۶۴۵ھ عمر ۹۰ سال	بخارا شریف	مرأۃ الاسرار انوار العاشقین	آپ محبوب ترین خلفائے حضرت شیخ نجم الدین کبری ہیں باجازت اپنے مرشد کے بخارا تشریف لیگئے ذوق سماع رکھتے تھے سلاطین بخارا آپکی خدمت کیا کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ رضی الدین علی لالا غزنوی کنیت رضی الدین نام علی بن سعید ابن عبد الجلیل الغزنوی اور یہ ابن سعید چچازاد بھائی حکیم سنائی ہیں از تکملہ	غزنی	۳۰ یا ۱۰ ربیع الاول سنہ ۶۴۲ ہجری	بحرین متصل روضہ سلطان محمود	مرأۃ الاسرار لطائف اشرفی	آپ فرزند و خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین کبری ہیں آپنے سفر ہندوستان کرکے صحبت ابو الرضا رتن ہندی کی پائی تھی کہتے ہیں کہ رتن ہندی کے پاس آنحضرت صلعم کا شانہ یعنی کنگھی محاسن شریف امانت تھی وہ آپ کو دستیاب ہوئی صاحب لطائف اشرفی فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں ابو رضا رتن ہندی کیخدمت میں جنکو گورکھ ناتھ بھی کہتے ہیں پہنچا اونہوں نے مجھپر بہت لطف وعنایت فرمائی اور خرقہ فقر عنایت کیا جو گورکھ ناتھ کو حضرت
						صلعم سے عطا ہوا تھا اور برکت انفاس قدسیہ صلعم سے باباجی رتن ہندی کی عمر دراز ہوئی تھی اونہوں نے سنہ سات سو ہجری میں وفات پائی تھی اور قبر اونکی زیارت گاہ خلائق ہے اور گورکھ ناتھ بحضور صلعم مشرف باسلام ہوئے تھے آپ یعنے شیخ رضی الدین علی لالا نے ایک سو چوبیس شیخ کامل شیخ احمد یسوی خواجہ ابو یوسف ہمدانی وغیرہ سے خرقہ پایا تھا [illegible] ہو تو بابا رتن ہندی کا مفصل حال جلد ششم متفرقات کتاب ہذا میں ملاحظہ کرو۔
ایضاً	حضرت بابا کمال خجندی		سنہ ۶۳۵ ہجری بقولے سنہ ۶۰۳ھ	تبریز عراق عجم کا مشہور شہر علاقہ آذربایجان کے	مرأۃ الاسرار سفینۃ الاولیا	آپ اکمل خلفائے حضرت شیخ نجم الدین کبری سے ہیں آپکا حال قوی اور تصرف بے اندازہ تھا آپکے کمالات کا بیان سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ مثل شیخ شمس الدین تبریزی شاہباز کو آپ نے تربیت فرمائی تھی آپکی قبر پر چبوترہ بنایا ہوا ہے اور اوسپر یہ
						شعر لکھا ہوا ہے ؎ کمال از کعبہ رفتی بر در یار ٭ ہزارت آفرین مردانہ رفتی ٭ آپ کو شیخ نجم الدین کبرا نے خلافت دیکر واسطے تربیت مولانا احمد ترکستان بھیجا تھا۔
ایضاً	حضرت شیخ جلال الدین عین الزمان گیلانی لقب عین الزمان		سنہ ۶۵۶ ہجری	قزوین ایران کا شہر ہے	مرأۃ الاسرار سفینۃ الاولیا	آپ کمل خلفائے شیخ نجم الدین کبری ہیں اور بزبان تکمیل لقب عین الزمان سے ملقب ہوئے تھے صاحب ولایت قزوین تھے۔

نام خاندان	نام مقدس صاحبان خانواده	سنہ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا ار قادریہ فردوسیہ	حضرت شیخ نجم الدین رازی معروف بدایہ	۵۷۳ سنہ ہجری	۶۵۴ سنہ بقولے ۶۲۱ سنہ	بغداد بجوار مقبرہ خواجہ سری سقطی و جنید بغدادی	مراۃ الاسرار سفینۃ الاولیا	آپ اصحاب حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ سے ہیں قُدِّسَ سِرُّہٗ صاحب کتاب مرصاد العباد و بحر الحقائق آپکو کشف حقایق ہیں پوری قدرت تھی۔
ایضاً	حضرت شیخ عطایا خالدی		۱۰ رجب ۶۳۴ سنہ بقولے [illegible]	دہلی [illegible]	تذکرۃ العابدین	آپ خلیفہ اکمل بابا کمال خجندی ہیں آخر ہیں آپ ترکستان سے بعہد معز الدین دہلی تشریف لائے اور وہیں سکونت اختیار کرکے رہنمائے خلق رہے اور انتقال کیا۔
ایضاً	سید برہان الدین محقق	ترمذ	معاصر شیخ شہاب الدین سہروردی	دار الفتح قیصر	مراۃ الاسرار	آپ صحیح النسب حسینی تھے اہل ترمذ سے اور مرید و تربیت یافتگان حضرت مولنا بہاو الدین ولد سے۔ اور واسطے تربیت حضرت مولانا جلال الدین رومی فرزند مولنا بہاو الدین ولد کے قونیہ گئے اور نو برس آپ کے پاس رہکر تربیت کی۔ شیخ صلاح الدین آپ کے مریدوں سے ہیں اور فرمایا کہ حال بیٹے شیخ صلاح الدین کو اور قال اپنا مولانا روم جلال الدین کو بخشا۔
ایضاً	حضرت جمال الدین احمد جوزقانی		سلخ ربیع الثانی ۶۶۹ سنہ ہجری	بغداد	سفینۃ الاولیا	آپ مرید و اصحاب اکمل رضی الدین علی لالا کے بڑا مرتبہ رکھتے تھے اور صاحب کرامت تھے اور عجب مرد ذاکر۔ نقل ہے آپنے ایک مرید کو مراقبہ میں دیکھکر چند پاپوش سخت اوسکی گردن پر مارکر کہا کہ مراقبہ کرنا اوسکو روا ہے کہ جسنے ایک ہفتہ طعام نہ کھایا ہو اور جب آواز پائے کسی شخص کے آنے کی سُنے تو اوسکے خاطر میں نہ گذرے کہ یہہ میرے لئے طعام لایا ہے۔
ایضاً	حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرائنی کسرقی	ماہ شوال ۶۳۷ سنہ ہجری	۱۴ جمادی الاول سنہ ۷۱۷ھ بقول نفحات ۶۹۵ھ	بغداد کشمیر	سفینۃ الاولیا تکملہ سیر الاولیا	آپ مرید و خلیفہ شیخ جمال الدین احمد جوزقانی ہیں۔ شیخ علاو الدولہ سمنانی فرماتے ہیں اگر دور اس آخر زمانہ میں وجود باجود آپکا نہ ہوتا تو سلوک محو ہوجاتا اور جاتا رہتا اور چونکہ حق تعالی نے سلوک کو تا قیامت باقی رکھنا ہے اسلئے آپکے ساتھ مجدد یعنے تازہ کیا۔
ایضاً	حضرت رکن الدین علاو الدولہ سمنانی کنیت شمس الدین ابو المکارم نام احمد بن محمد بیابانگی	۶۵۹ سنہ ہجری	۲۲ رجب ۷۳۶ھ سنہ عمر ۷۷ سال	سمنان ترکستان میں ہے	تکملہ سیر الاولیا	آپ ملوک سمنان سے ہیں مرید و خلیفہ اکمل صاحب ارشاد حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرائنی کسرقی ہیں۔ آپکا فرمودہ ہے درویش کو کوشش لقمہ حلال کی کرنی چاہئے کیونکہ تخم اعمال ہیں قالب انسان میں لقمہ ہے۔ آپ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ جب اس بدن کو خاک میں ادراک نہیں اور بدن مکتسب ارواح سے جدا ہوگیا اور عالم ارواح میں حجاب نہیں پھر کیا ضرورت ہے قبر پر جانے کی اور کیا فائدہ جہاں سے چاہے توجہ کرے تو قبر پر جانے سے کیا فائدہ آپ نے فرمایا بہت فائدہ ہے ایک یہہ جب زیارت کے لئے جائے توجہ زیادہ ہوتی ہے اور جس کے ساتھ قبر کو مشاہدہ کرے حس اوسکی بھی مشغول اوس شخص کے ساتھ ہوتی ہے اور کلی متوجہ اسلئے فائدہ زیادہ تر ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ ہر چند روح کا حجاب نہیں اور تمام جہان اوسکے نزدیک ایک سے ہے لیکن جس بدن میں ایک دراز

نام خانوادہ	نام مقتدا مع بیان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
						عرصہ تک اوسکی صحبت رہی اور بدین مخشور بعد حشر ابدالاباد وہان رہے پس اوس موضع میں نشر و تعلق اوسکا زیادہ تر ہوگا۔
پیشواء قادریہ فردوسیہ	حضرت شیخ نجم الدین محمد الا وکانے		سنہ ۶۸۷ھ ہجری	حصار من اعمال اسفراین		آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ علاء الدین سمنانی ہیں صاحب کشف و کرامات و زہد و تقویٰ تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ شرف الدین محمود نام محمود لقب شرف الدین بن عبداللہ	سنہ ۷۰۹ھ ہجری بعہد ہلاکو خان	۱۷ رجب سنہ ۷۸۳ھ عمر ۷۷ سال	برج اسرار صوفیان خطیرہ عماد الدین ابو عبدالوہاب	تکملۃ الاولیاء بحوالہ لطائف اشرفی و مکتوبات خود	آپ ممتاز خلفائے حضرت شیخ علاء الدین سمنانی تھے۔ حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی نے بھی ایام خورد سالی مین تعلیم ادب آپ سے پائی تھی۔ بڑے برگزیدہ صاحب کشف کرامات ہوئے ہیں۔
ایضاً	حضرت شیخ بدرالدین سمرقندی		۲۵ جمادی الاول سنہ ۷۱۶ھ	دہلی موضع سنگولہ	مراۃ الاسرار انوار العارفین اخبار الاخیار	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ تھے سب سے پہلے آپ ہی نے ہندوستان میں آنکر سلسلہ فردوسی کو جاری کیا تھا و بقولے آپ کی ارادت شیخ سیف الدین باخرزی سے تھی اور
						شیخ نجم الدین ہی پیر صحبت تھے و بعہد حضرت قطب الاسلام دہلی آئے تھے و بصحبت حضرت سلطان المشائخ سنا کرتے تھے اور غایت درجہ کے خوبصورت نیکو سیرت تھے۔
ایضاً	حضرت رکن الدین فردوسی		سنہ ۷۲۴ھ	دہلی کہنہ کیلوکہڑی[۱]	ایضاً رسالہ حبیب	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ بدرالدین سمرقندی ہیں بعد وفات اپنے مرشد کے سجادہ نشین ہوئے اور سلسلہ فردوسیہ نے آپکی ذات سے ہندوستان میں فروغ پایا۔
ایضاً	حضرت شیخ عماد الدین فردوسی	-		دہلی کہنہ	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ و برادر شیخ رکن الدین فردوسی ہیں اور بجائے پیر سجادہ نشین ہوکر رہنمائے خلق ہوئے ہیں۔
ایضاً	شیخ نجیب الدین برادر شیخ عماد الدین		۱۳ محرم سنہ ۷۳۲ھ	دہلی کہنہ جانب شرق حوض شمسی متصل قبر	ایضاً	آپ مرید و تربیت یافتہ عم خود شیخ رکن الدین فردوسی ہیں آپ کے کمالات کا اسجگہہ سے قیاس ہوتا ہے کہ حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری مشاہیر مشائخ ہندوستان آپ کے مرید و خلیفہ ہوئے ہیں
ایضاً	حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ بن یحییٰ منیری		۶ شوال سنہ ۷۸۲ھ	بہار منیر قصبہ ہے صوبہ بہار میں۔	اخبار الاخیار معراج الولایت	آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی ہیں آپ بشوق زیارت حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے دہلی کو روانہ ہوئے مگر آپ ابھی راہ میں تھے کہ حضرت سلطان المشائخ نے انتقال فرمایا۔ اوسوقت شیخ نجیب الدین دہلی میں تھے
						اونکی قدمبوسی کے لئے آپ گئے فردوسی موصوف نے فرمایا برسوں سے تمہارے انتظار میں بیٹھا ہون میرے پاس امانت ہے تمکو سونپونگا آپ مرید ہوگئے چند سال بیابان میں رہے پھر آپ وطن کو گئے اور کوہ راجگیر پر سالہا سال بریاضت و عبادت مشغول رہے

[۱] نوٹ کیلوکہڑی سلطان معزالدین کیقباد نے شہر آباد کیا تھا۔

نام خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری

عمر دراز پائی چنانچہ عہد سلطان مشائخ سے تا وقت تشریفاوری سید اشرف جہانگیر سمنانی زندہ تھے۔ صاحب معراج الولایت لکھتے ہیں جب آپکو قبر میں رکھا اوسوقت آپنے اپنا ہاتھ قبر سے باہر نکالا کچھ مانگنے کے طور سے حاضرین نے اس واقعہ سے متحیر ہوکر سید اشرف جہانگیر سے جنہوں نے نماز جنازہ پڑھائی تھی اس اسرار کو دریافت کیا اونہوں نے مراقبہ کرکے اور بروحانیت آپ کا متوجہ ہوکر دریافت کیا فرمایا ایک کلاہ مردان غیب سے بکو دراجگیر پائی تھی چاہتے ہیں کہ وہ کلاہ اونکے ساتھ قبر میں دفن کردی جائے چنانچہ کلاہ مذکور آپ کے ہاتھ میں دیدی آپنے وہ کلاہ لیکر اپنے کفن میں رکھ لی۔

نام خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشواء قادریہ فردوسیہ	حضرت شیخ مظفر بلخی بن شمس الدین		۲۷ جمادی الاول ۷۸۸ ہجری	مکہ	اخبار الاخیار	آپ محبوب ترین خلفائے حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری ہیں آپ زیارت حرمین الشریفین کو گئے اور وہیں انتقال پایا آپ کی خط و کتابت اپنے شیخ سے ہوتی رہتی تھی کہ شیخ نے فرمایا تھا کہ مکتوبات میرے کہ تمام حل مشکلات و معاملات آپ کے ہیں کسیکو نہ دکھلانا

آپ نے ایسا ہی کیا وقت وفات اور وصیت آپکی وہ مکتوبات مدفن میں رکھدیئے گئے لیکن چند مکتوبات دیگر ایک جزودان میں پڑے رہے جو تعداد میں اٹھائیس تھے کہ تاحال اہل سلوک اوس سے مستفید ہوتے ہیں چند مکتوب اخبار الاخیار کے صفحہ ۱۱۴ لغایۃ ۱۱۷ درج ہیں جو قابل دید ہیں۔

نام خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
ایضاً	حضرت مخدوم شیخ خوارزمی		۱۱ محرم ۹۵۶ ہجری	دمشق ملک شام مت کادار الحکومت	سفینۃ الاولیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم اعظم حاجی محمد جبوسانی ہیں مشائخان کبار متاخرین بزرگان دین سے ہوئے ہیں مخدوم اعظم سلسلہ کبرویہ میں مرید شاہ علی بیدادی اور وہ مرید شیخ رشید الدین

محمد اسفرائنی اور وہ مرید عبداللہ برام شابادی اور وہ مرید شیخ اسحاق ختلانی اور وہ مرید حضرت سید علی ہمدانی ہیں۔

نام خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
ایضاً	حضرت شیخ عزیز الدین بن شیخ محمد نسفی				ایضاً	آپ ارادت اپنے والد بزرگوار شیخ محمد نسفی سے رکھتے تھے اور وہ مرید شیخ سعد الدین حموی کے اور وہ مرید و خلیفہ اکمل حضرت شیخ نجم الدین
ایضاً	حضرت مخدوم شیخ جمال گوجرہ		۸۵۸ ہجری	اودہ	مراۃ الاسرار و برکات الاولیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ مظفر بلخی کے تھے و باجازت پیر خود شہر اودہ میں سکونت رکھتے تھے و باحضرت شاہ موسی عاشقان خلیفہ شیخ حاجی چراغ ہند و باشیخ فتح اللہ معاصر تھے اور ہمصحبت اونکے رہے تھے اتفاقاً مخدوم شاہ عبدالحق ردولوی اودہ تشریف لیگئے آپ دام محبت حضرت موصوف کے اسیر ہوگئے اور اکثر اوقات اونکی خدمتمیں فیضیاب ہوتے رہے چنانچہ حضرت موصوف کے ملفوظات میں کئی جگہہ ذکر آیا ہے اونہوں نے فرمایا مینے بھکر سے لیکر تا منڈو سیر کی الا کسی مسلمان کو نہیں سمجھا مگر ایک بچہ یعنے آپکو اور اونکی صحبت سے برکات حاصل کئے۔
ایضاً	حضرت مخدوم شاہ بھیکھہ				مراۃ الاسرار	آپ کمل خلفائے حضرت شیخ جمال گوجرہ تھی کہتے ہیں کہ آپ بڑے

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری ،

ریاضات شاقہ کیے ہیں یہانتک کہ ایک وقت بہت یعنے سوراخ گیدڑ میں غلبہ شوق و استغراق میں کئی سال تک رہے اور نہایت مقام فنا حاصل کیا بعدازاں اکثر آدمیوں نے آپ سے تربیت پائی اور فیضیاب ہوئے۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوار قادریہ فردوسیہ	حضرت شیخ جمال			بیہر متصل جونپور	مراۃ الاسرار برکات الاولیا	آپ مرید و صاحب ارشاد مخدوم شیخ بہیکہ ہیں مگر صاحب کاتب الاولیا آپ کو خلفائے شیخ جمال گوجرہ لکھتے ہیں۔
ایضاً	حضرت شیخ حسین بن معز بلخی			مکہر متعلقہ گورکھپور	مراۃ الاسرار بحوالہ اخبار الاخیار	آپ برادرزادہ حقیقی و مرید و خلیفہ حضرت شیخ مظفر بلخی ہیں لیکن طرز کلام آپکی سے ظاہر ہوتا ہے آوقت رحلت کے شیخ مظفر نے بمقام مکہ معظمہ خرقہ خلافت پیران فردوسیہ کہ جو حضرت شیخ شرف الدین

یحیی منیری سے پایا تھا مع سب امانت پیران موصوفین کے شیخ حسین کو عطا فرمایا تھا۔ آپ صاحب تصنیف بھی تھے چنانچہ مکتوب آپکے بطرز مکتوب حضرت شیخ شرف الدین منیری متضمن باسرار توحید وغیرہ لکھی ہیں ازانجملہ ایک مکتوب تبرکاً تحریر ہوتا ہے مکتوب دربیان معیت حق با خلق۔ قولہ تعالی وھو معھم اینما کنتم ظاہر معنی چنین ہست کہ حق تعالی باشماست ہرجاکہ باشید و بودن چیزے را باچیزے معیت خوانند و این بودن یا مجاز ہست یا بحقیقت علماء ظاہر را مذہب این ہست این بودن مجاز است نہ بحقیقت گویند خداوند تعالی باہمہ ذرات عالم ہست نہ بذات بلکہ بعلم و برہمہ ذرات قادر ہست و مذہب عامہ متکلمین ہمچنین ہست اما صوفیان بمعنے ظاہر قناعت نکنند حقیقت چیزیرا طلب کنند و مذہب ایشان آنست کہ معیت حق باجمیع ذرات حقیقت ہست اے او بذات باجمیع اشیاست حقیقۃً لا مجازاً لیکن معیت او نہ چوں معیت جسم ہست باجسم کہ او جسم نیست و نہ چوں معیت جوہر ہست باجسم کہ او جوہر نیست و نہ چون معیت عرض ہست باجوہر و اجسام کہ او عرض نیست پس معنی کہ معلوم و مفہوم متکلمان ہست ہمیں سہ معیت ہست لیکن صوفیان آں معیت را کہ معیت رابع گویند جز ایں معیت کہ مفہوم متکلمان ہست گویند مثل روح با جسد مثال بودن حق تعالی باکل کائنات ہست زیراکہ روح درون قالب ہست نہ بیروں قالب نے متصل قالب نے منفصل قالب بلکہ روح از عالم دیگر ہست و قالب از عالم دیگر۔ و روح از لوازم اجسام از دخول و خروج و اتصال و انفصال وجز آں ہیچ نسبت ندارد و باایں ہمہ ذرہ از ذرات قالب نیست کہ روح بحقیقت بذات با او نیست معیت حق سبحانہ تعالی با ذات عالم ہمبریں مثال ہست من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اشارت بریں ست سوال اینجا دارد میکند بر ایشان کہ ازینجا لازم مے آید کہ حق سبحانہ تعالی بذات خود درہمہ مواضع قذر باشد و ایں ممتنع و منکر ست جواب میگویند کہ اتفاق جملہ اہل اسلام ست کہ ہمہ انواع نجاست و قاذورات حق سبحانہ تعالی مے افریند و نگاہ مے دارد کہ بے حفظ او بقا محال ہست و اندریں ہیچ عیبے و نقصانے لازم نمے آید ازیں معیت نیز ہیچ عیبے لازم نیاید یا انکہ معلوم ہست کہ فعل بے فاعل و صفت بے موصوف ہرگز نباشد و دیگر میگویند روح متصرف ست درہمہ اجزاے قالب موجود است باہمہ ذرہ ہاے قالب زندگی ہمہ بدوست با ایں ہمہ از چیز ہاے کہ در باطن قالب ہست از خون وجز آں ہیچ خللے و نقصانے در طہارت و پاکی روح نہ و متکلم معیت ذات احد حقیقی باہمہ ذرات نامتناہی فہم نتوانست کرد بے تقدیر تجزی و تقسیم و حلول و ارکنہ لاجرم تاویل کرد اسد الہادی الی الصلوات رباعی گفت توکے دیدی آں رخسار را ❊ چشم محبوب باید آید آں تا نباید عشق محبوبے بدید ❊ کہ بود لیلی نجا تو نے پدید ❊ گر بچشم من نہ بینی روئے او ❊ تو تیا سازی زخاک کوئے او ❊ چوں مریدانرا ہمت ہا براے طلب کارہاے عالی تمام گشت ایں براے تحریص شاں بقلم آوردنا چوں از نعمت تصفیہ قلب محروم افتد از سر اقبہ

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
						تا مولی محروم نماند و خود را باو داد را با خود داند و دور تشمر ند بیشتر حرماں کہ بحلق و امنگیر شد از یں شد کہ خود را از شرف بیعت حق دور دا انستند و بے ادب و اقدم بر خلاف رضا نہادند والسلام۔ آپکا کمال قرب باحق اس مکتوب سے ظاہر ہے۔
پیشوار قادریہ فردوسیہ و سرنشار ہمدانیہ	حضرت شیخ سید علی ہمدانی بن شہاب الدین ابن محمد ہمدانی		سنہ ۷۸۶ھ مادہ تاریخ بسم اللہ الرحمن الرحیم دیگر سید علی ثانی	ختلان کشمیر و ختلان کی سرحد پر ہے	تکملۃ السیر الاولیا و مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ شرف الدین محمود کے تھے اور اون کے زمانے سے تین مرتبہ ربع مسکوں کی سیر و سیاحت آپ نے فرمائی تھی اور صحبت ایکہزار و چار ولی اللہ کی دریافت کی تھی اور چار سو ولی اللہ . . . . کو ایک مجلس میں پایا تھا بلدہ کشمیر کو آپ ہی نے روشنی اسلام سے روشن کیا تھا اور اوس روز سے رونق اسلام کشمیر میں ظاہر ہوئی تھی۔ حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام کے بعد سے پھر کوئی انبیا و اولیا کشمیر میں نہیں گیا تھا ابتک آثار تخت حضرت سلیمان و خانقاہ آپکا موجود ہے۔
ایضاً	حضرت میر سید محمد بن سید علی ہمدانی		۱۱ رجب سنہ ۸۹۴ھ ازوفیات	کشمیر	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت سید علی ہمدانی ہیں بائیس برس کی عمر میں مریدان صادق کے ہمراہ بعہد سکندر بن سلطان قطب الدین کشمیر میں تشریف لائے سلطان موصوف نے آپسے بیعت اختیار کی اور بکمال مطیع اور فرمانبردار رہا ملک سیہ بٹ وزیر سلطان مذکور آپ کی حضور میں مشرف باسلام ہوا۔ آپ نے ایک رسالہ علوم تصوف میں باسم سلطان تالیف کیا ہے۔
ایضاً	حضرت شیخ خواجہ اسحاق الختلانی الحسینی بن نیاز محمد		۱۵ ذالحجہ سنہ ۸۸۸ھ ہجری	بہاولپور	ایضاً	آپ کمل خلفائے حضرت شیخ علی ہمدانی ہیں مدارج فقر و فنا میں و مراتب کشف و صفا میں قدر رفیع و بہرہ وسیع رکھتے تھے۔
قادریہ سرنشار قلندریہ	حضرت خواجہ شمس الدین محمد بن علی ابن ملک داود تبریزی		۹ رجب سنہ ۶۴۵ھ بقول مطلوب الطالبین ۲۱ شوال سنہ ۶۴۳ھ	قونیہ جوار مولانا بہاؤالدین ولد	مراۃ الاسرار نفحات الانس خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار تذکرۃ العابدین مطلوب الطالبین ترجمہ مناقب المحبوبین	کہتے ہیں کہ آپ مرید حضرت شیخ ابوبکر سلہ باف تبریز کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مرید شیخ رکن الدین سجاسی یا سنجابی کے تھے اور اکثر کا قول ہے کہ آپ مرید و خلیفہ بابا کمال خجندی ہیں صاحب نفحات فرماتے ہیں ممکن ہے کہ سبکی صحبت میں پہنچے ہوں و اور سب سے فیضیاب ہوئے ہوں۔ بابا کمال نے شیخ عطا یا خالد کو اپنے خلیفہ کے سپرد کیا اور اون سے خرقہ خلافت پایا۔ آپ ولی مادرزاد تھے آپکا فرمودہ ہے کہ پیش از بلوغ میں ابھی مکتب ہی میں تھا کہ چالیس چالیس دن عشق محمدی میں بےخور و خواب رہا کرتا تھا اور جب طعام کے لئے کوئی کہتا تو سر کے اشارہ سے انکار کرتا۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی کو آپ سے کمال اعتقاد اور یگانگت تھی اور ہمیشہ اون کے ساتھ صحبت رکھتے تھے اور اکثر اشعار آپکی تعریف میں کہے ہیں یہ دونو بزرگ اکثر اوقات خلوت میں رہے ہیں چنانچہ ایک بار تین ماہ تک صوم وخیال میں دونو صاحب بیٹھے رہے تھے کسیکو طاقت نہیں تھی کہ خلوت میں چلا جاوے

[illegible]	نام مقدس مع بیان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
						نقل ہے کہ ایک روز آپکے مولانا سے ایک مشروب طلب کی مولانا نے اپنی زوجہ منکوحہ کو لاکر پیش کر دیا آپ نے فرمایا یہہ خواہر میری ہے کوئی نازنین طفل پیش کرو مولانا نے اپنا فرزند سلطان ولد پیش کیا فرمایا یہہ فرزند میرا ہے اب اگر کچھہ شراب ملے تو بہیوں مولانا نے سبوئے پر از شراب محلہ یہودان سے سر پر رکھکر حاضر کیا شیخ نے وقوعہ اس حال سے تبسم فرمایا اور کہا میں قوت مطاوعت و وسعت مشرب تمہاری کا امتحان کرتا تھا نقل ہے کہ ابتدا میں آپ مدرسہ قونیہ میں چلے گئے اوسوقت مولانا طلباء کو کنارہ حوض سبق دے رہے تھے اور چند کتابیں آگے رکھی ہوئی تھیں شیخ نے پوچھا یہہ کیا ہے عرض کی قیل و قال شیخ موصوف ذ کتابوں کو اوٹھالیا اور سبکو حوض میں پھینکدیا مولانا نے بہت تاسف کیا اور کہا اے درویش یہہ کیا کیا شیخ نے مولانا کا اضطراب حد سے زیادہ دیکھا تو حوض میں ہاتھہ ڈالکر سبکی سب کتابیں جوں کی توں نکالدیں مولانا نے پوچھا یہہ کیا اسرار ہے آپ نے فرمایا یہہ حال ہے نہ قال تمکو اسکی کیا خبر حادثہ آپکی شہید ہونے کا اس طرح پر ہے کہ آپ مولانا کے ساتھہ خلوت میں بیٹھے تھے ایک شخص نے باہر سے بولایا آپ اوسیوقت کھڑے ہوگئے اور کہا مولانا الوداع یہہ لوگ مجھے مارنیکو آئے ہیں مولانا نے کہا الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین شیخ موصوف باہر نکلے سات آدمی جو بارادہ قتل آئے تھے اونہوں نے حملہ آور ہوکر چھریوں سے قتل کردیا شیخ نے نعرہ مارا تمام بیہوش ہوگئے پسر ناخلف مولانا کا علاؤالدین محمد نام کہ بل اخوانہ لیس من اھلک السامر رکھتا تھا جب اور قاتل ہوش میں آئے سوائے چند قطرہ خون کے وہاں کچھہ نہیں دیکھا اوس روز سے نشانی اوس سلطان معنی کی پیدا نہیں ہے اور قاتلان شیخ تھوڑے ہی عرصہ میں بہ بلائے عظیم مبتلا ہوکر ہلاک ہوگئے اور علاؤالدین محمد پسر ناخلف مولانا کو علت جذام ہوگئی اور اونہیں دنوں میں مرگیا اور حضرت مولانا اوسکے جنازہ پر تشریف نہیں لے گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ آپ بہ پہلوئے مزار مولانا بہاؤالدین ولد مدفون ہیں۔
پیشوائے قادریہ مہر منشار قلندریہ	حضرت مولنا جلال الدین بلخی رومی نام محمد بن بہاؤالدین ولد	شہر بلخ سنہ ۶۰۴ ہجری	۵ جمادی الثانی وقت غروب آفتاب سنہ ۶۷۲ ھ عمر ۶۸ سال	قونیہ روم [illegible]	مرۃ الاسرار نفحات الانس مطلوب الطالبین مناقب العارفین	آپکا سلسلہ نسب بحضرت امیرالمومنین ابابکر صدیق رض پہنچتا ہے آپ شہر بلخ میں پیدا ہوئے اور روم میں نشو و نما پائی آپ اپنے والد ماجد سے خانوادہ کبرویہ یعنے فردوسیہ میں مرید تھے ولی مادرزاد تھے اور بہت مدت اپنے والد کی خدمت میں تربیت پائی تھی بعد وفات اون کے نو سال خدمت میں میر سید برہان الدین محقق کے رہے آپ نیشاپور بھی گئے اور حضرت شیخ فریدالدین عطار نے بہت مہربانی آپ پر فرمائی اور کتاب اسرار نامہ اپنا تصنیف کیا ہوا آپ کو دیا اور فرمایا کہ تھوڑا کام اس سے ہوگی مطالعہ میں رکھو لیکن کام آپکا صحبت خواجہ شمس الدین تبریزی میں رہکر تکمیل کو پہنچا تھا آپ نے اپنی دیوان بین اکثر جا ذکر ارادت خود کا حضرت موصوف سے کیا ہے نیز دیوان مذکور سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو فیض خاص روحانیت حضرت مصطفے صلعم و حضرت مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پہنچا ہے چنانچہ فرماتے ہیں شعر ز خلق احمد مختار ہستم + ز بوئے حیدر کرار ہستم + وغیرہ وغیرہ۔ آپنے دیوان بھی سب بیردہ فرمایا ہے اور ولولہ کمال عشق سے مستانہ نالہ کیا ہے۔ چنانچہ ایک شعر اور چند شعر غزل کے مؤلف کو اپنے بچپن کے وقت کے یاد ہیں شعر انا الحق کہ گفتم ہماں حق شدم + ز اطلاق برگشتہ مطلق شدم + غزل از دلم خیزد صدائے من نیم + من نیم گویم ندائے من نیم + خاک و باد و آب و آتش ہر یکے + می زند ہر دم نوائے من نیم + تو کہ قاتل تو کہ مقتول احمدی + از کہ خواہم خوں بہائے من نیم + تا کہ مولانا رہے یا مرد خود + درد لم غماں ہوائے من نیم +

نام خانوادہ	نام مقتدا صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت مع سنہ	تاریخ وفات مع سنہ	مقام مزار	نام کتاب حوالہ	کیفیت مختصر حالات ضروری
						آپکی مثنوی شریف تمام عارفوں کے لئے حجت ہے۔ مناقب العارفین میں حضرت شمس الدین افلاکی لکھتے ہیں کہ حضرت برہان الدین ترمذی بھی آپکے پیر تھے۔ وقت مرض الموت کے اصحابوں سے آپ نے فرمایا کہ میرے فوت ہونے سے غمناک نہ ہونا حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ایکسو پچاس برس کے بروح شیخ فریدالدین عطار تجلی کی تھی اور مرشد اون کے ہوئے تھے میں جس حالتمیں ہونگا تم میرے ساتھ ہوگے اور جب مجھے حق تعالیٰ سے عالم تجرید و تفرید روشنا ہوگا وہ تعلق بھی ازاں تمہارا ہوگا شیخ حسام الدین چلپی نے پوچھا کہ نماز آپکی کون گذارے گا آپ نے فرمایا شیخ صدرالدین قونوی۔ شیخ صدرالدین قونوی آپکی شان میں فرماتے ہیں۔ روبروے یاران خاص کے مثل مولانا شمس الدین یکی و شیخ فخرالدین عراقی و شرف الدین موصلی و شیخ سعیدفرغانی وغیرہ کہ اگر بایزید و جنید آپ کے عہد میں ہوتے تو غاشیہ اس مرد مردانہ کا پکڑتے اور منت اپنی جان پر رکھتے۔ خان سالار فقر محمدی کے وہ ہیں اور ہم طفیل اونکے ذوق کرتے ہیں۔
پیشوائی قادریہ مرشد قلندریہ	حضرت سلطان ولد بن مولانا جلال الدین رومی نام آپ کا بہاؤ الدین	۶۲۳ھ ہجری	۱۰ رجب ۷۱۲ھ ہجری	قونیہ	سفینۃ الاولیا	آپ فرزند و خلیفہ اور سجادہ نشین حضرت مولانا جلال الدین رومی ہیں آپ نے علوم ظاہری و باطنی حضرت سید برہان الدین محقق و حسام الدین چلپی و حضرت شمس الدین تبریزی سے تحصیل کیا تھا اور اپنے خسر صلاح الدین سے بہت ارادت رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ صلاح الدین فریدون القونوی معروف بزرکوب		عشرہ محرم ۶۵۷ھ ہجری	قونیہ جوار روضہ مولانا بہاوالدین	مراۃ الاسرار	آپ محبوب ترین مریدان سید برہان الدین محقق ترمذی کے ہیں اور دس سال خدمت میں حضرت جلال الدین رومی کے رہ کر فیض صحبت اوٹھایا تھا۔
ایضاً	حضرت شیخ حسام الدین چلپی نام حسن ابن محمد ابن حسن بن اخی ترک		۲۲ شعبان ۶۸۳ھ ہجری	بغداد	مراۃ الاسرار	جب صلاح الدین کا وصال ہوگیا تو بجاے اون کے آپ قایمقام ہوئے اور بنیاد عشقبازی آپ سے شروع ہوئی اور آپ ہی باعث تصنیف مثنوی روم ہوئے اسطرح پر کہ جب حسام الدین چلپی نے دیکھا کہ یاران صحبت کا میل بطرف الٰہی نامہ حکیم سنائی و

منطق الطیر و مصیبت نامہ شیخ فریدالدین عطار ہے تو اونھوں نے آپ سے درخواست کی کہ اگر بطرز الٰہی نامہ حکیم سنائی یا منطق الطیر کوئی کتاب نظم میں بنائی جاوے تو یادگار دوستان رہے اور بہت عنایت آپکی ہوگی مولانا نے اوسیوقت کا غذ دستار سے نکالکر حسام الدین کے ہاتھ میں دیا اور اٹھارہ بیت شروع مثنوی کی لکھا ہے یعنی بشنو از نے چوں حکایت میکند تا آخر پس سخن کوتاہ باید والسلام۔ اور اہتمام تمام مثنوی لکھنے کا کیا کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ اول شب سے لیکر تا مطلع فجر مولانا لکھاتے اور آپ لکھتے رہتے تھے اور پھر مولانا باواز بلند پڑھا کرتے تھے جب پہلا دفتر مثنوی ختم ہوا تو حرم آپکی نے وفات پائی اسوجہ سے لکھنے مثنوی میں توقف ہوا پھر بعد دو سال کے لکھنا شروع کیا چنانچہ وقت شروع دفتر ثانی کے یہہ اشارت ہے بیت مدتے ایں مثنوی تاخیر شد ٭ مہلتے بایست تا خون شیر شد ٭ بعد ازاں تا آخر کتاب مولانا فرماتے تھے اور آپ لکھا کرتے تھے مولوی ممدوح کے ساتویں روز وفات کے حسام الدین چلپی معہ یاران صحبت سلطان ولد کی خدمتمیں گئے اور کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ بجائے پدر خود سجادہ نشین ہوویں اور شیخ راستین ہمارے رہیں اور میں ہمرکاب ہوکر غاشیہ برداری کروں آپ نے فرمایا شیخوخیت آپکو اور سوز و مفاقت مجکو جیسا بزمان والدم آپ خلیفہ تھے اوسیطرح اب بھی رہیں آپکی مثنوی بھی بروزن حدیقہ حکیم سنائی ہے۔

نام سلسلہ	نام مع بیان خاندان و نام اسلاف	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
قادریہ نوربخشیہ	حضرت شیخ محمد معروف شیخ محمد علی نوربخش اسیری بن یحیی بن علی گیلانی		۱۲ رجب [illegible] ہجری	پشاور	تکملہ سیر الاولیا مفاتیح الاعجاز	آپ کامل خلفائے حضرت سید محمد نوربخش ہیں شعر گوئی میں آپکا تخلص اسیری ہے آپ کے کمالات و مذاق طبیعت آپ کے کلام و اشعار سے ظاہر ہوتا ہے بڑے پایہ کا کلام ہے مؤلف نے آپکا دیوان اسیری دیکھا ہے عارفان کی جان اور توحید کا لب لباب ہے چنانچہ ایک غزل مشتے نمونہ از خروارے تحریر ہوتی ہے غزل قد تجلی العشق فی کل المجالی فنظروا ✤ از لبس ہر ذرہ تابان گشت مہر روے او ✤ فی مرایا کل عین قد رأینا عین محو ✤ ما رأینا غیرہ لما رأینا وجہہ ✤ سار قلبی صار روحی الہی فی حسنہ ✤ کشفوا الابصار کم حتی تروا ما تشتہو ✤ ساقیا جام از سبو پر ساز بہر دیگران ✤ بحر نوشانرا چہ پرواہ از صراحی و از سبو ✤ دمبدم بیند اسیری حسن او نوع دگر ✤ نوش بادا ہر زمان جام تجلی نو منو ✤ مفاتیح الاعجاز میں آپ نے اپنے واقعات سے ارقام فرمایا ہے ایک یہہ بہی ہے کہتے ہیں مینے دیکھا کہ تمام عالم نور سیاہ سے مجلا ہے یعنے تمام چیزیں برنگ نور ہیں اور فقیر مست و شیدا ہوکر اوس نور میں غرق ہے۔ اور ایک ریسمان نور سے میرے سر کو باندھکر اس سرعت سے بجانب بالا لیجاتے ہیں کہ بیان کرنا اوسکا مشکل ہے چنانچہ بیک کشش آسمان اول سے گذر گیا اور دوسری کشش سے اسیطرح دوسرے آسمان سے اور اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر لیجاتے تھے اور ایک آسمان میں عجائب و غرائب بےنہایت دیکھے جاتے تھے یہانتک کہ عرش تک مجھے پہنچا دیا وہاں تعین جسمانی نہیں رہا اور علم سے مجرد ہو گیا اوسوقت نور تجلی حق بے کیف و کم و جہت مجھپر چمکا اور حضرت حق کو بے کیف دیکھا اور اوس تجلی میں فانی مطلق ہو گیا اور بے شعور اور پھر اوسی عالم میں ہوش میں آیا حق تعالے نے دوسری دفعہ تجلی کی پھر فانی مطلق ہو گیا اسیطرح چند مرتبہ فانی ہو کر با خود ہوا بعد ازاں خود کو باقی بالسر پایا اور دیکھا کہ وہ نور مطلق میں ہوں اور سب میرے ساتھ قایم ہیں اور اوس حالت میں حکمتیں عجیب و غریب ایجاد عالم میں منکشف ہوتی تہیں مثلاً عرش کسواسطے ستارگان سے سادہ ہے اور کیوں تمامی ستارگان آٹھویں آسمان میں ہیں اور ایک ایک کوکب ہر ہفت آسمان میں کیوں ہے وغیرہ وغیرہ مثنوی سایہ بودم نور حق بر من بتافت ✤ زان تجلی سایہ خود را در نیافت ✤ گر بہ بینش تو کنون من سایہ ام ✤ خود نداری آگہی از پایہ ام ✤ مہر بانا ذرہ میخوانی عجب ✤ روز روشن را ہمیدانی ز شب ✤ قطرہ گوئی بحر بے اندازہ را ✤ آفتابے را ہمی خوانی شہا ✤ شد مقید روح تو در حبس تن ✤ کے توانی کرد فہم این سخن ✤ گر تو میخواہی کہ یابی زین نشان ✤ سر بنہ بر خاک پائے کاملان ✤ مؤلف واسطے برحال اون کے جو معراج حضرت سرور کائنات صلعم کو روحی مانتے ہیں اور جسمی سے منکر ہوتے ہیں
ایضاً	حضرت شیخ محمد غوث نوربخش		۱۵ شوال سنہ ۸۹۸ھ	کرت پور	تکملہ سیر الاولیا	آپ صحیح النسب سادات نوربخش سے ہیں جو ایک گروہ سے فیع الشان صاحب کشف و کرامات اہل وجد و مقامات ہیں صاحب مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز نے آپکو خاتم الاولیا سے یاد کیا ہے کمالات آپ کے مریدان و خلفائے آپ کے سے ظاہر ہیں آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ محمد معروف شیخ محمد علی نوربخش اسیری ہیں۔
ایضاً	حضرت شاہ جلال شیرازی		سنہ ۹۴۲ ہجری	جوار مقبرہ عبد الوہاب	اخبار الاخیار	آپ مرید و خلیفہ حضرت محمد نوربخش ہیں شرح گلشن راز آپکی ہے بعہد سلطان سکندر لودھی مکہ سے تشریف لائے تھے بڑے عارف و صاحب مشرب اور مثنوی مولانا روم کے ساتھ نسبتی خاص رکھتے تھے اور اکثر احوال ان فرنی مہمانون کے واسطے ہر وقت تیار رہتا تھا

نام خاندان	نام مقتدا صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
قادریہ نوربخشیہ	حضرت شیخ محمد حسن یا شیخ حسن محمد بن شیخ محمد غیاث نوربخش	سنہ ۹۲۳ ہجری	سنہ ۹۸۳ھ ۱۰ ذیقعدہ یا ۱۵ شوال سنہ ۹۹۱ھ	کرت پور عمر ۶۵ سال	تکملہ سیر الاولیا مفاتیح الاعجاز	آپ فرزند و خلیفہ اعظم اپنے والد بزرگوار شیخ محمد غوث نوربخش ہیں جو بڑے درجہ کے ولی کامل تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد بن شیخ حسن محمد نوری			ایضاً	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار شیخ حسن محمد نوری کے ہیں۔ آپ کے کلمات طیبات یہ ہیں نکتہ طالب کو چاہیئے کہ توحید

حاصل کرے یعنے دل کو خالص کرے جو کچھ کہ غیر حق تعالی ہے نہ یہ کہ طلب حق تعالی میں کوشش کرے یا ارادت اوسکی حاصل ہو یا علم اوسکا یا معرفت اوسکی یعنے تمام امور اپنے خداوند تعالی کے حوالہ کرے وشعور دل غیر حق سے دور کرے۔ نکتہ جب یاد حق میں لذت یاوے تو تمام کوشش اپنی اوسمیں خرچ کردی کہ یہہ لذت خدا کے فضل سے پائی ہے نہ اپنے عمل سے اور سمجھ لے کہ اگر عمر جاودانی اوس لذت کے طلب کرنے میں صرف کرتا تو بھی پانا اوسکا ناممکن تھا مگر بفضل حق وہمت شیخ۔ نکتہ طالب کو چاہیئے کہ جو کچھہ مجاہدہ سے ظاہر ہو وسیر الکتفانہ کرے اوس سے برتر کا خواہاں رہے اور جو کچھہ ظاہر ہو کسی سے نہ کہے الا مرشد اپنے سے۔ نکتہ علامت عشق کی یہ ہے کہ جو کچھہ بغیر حق کے ہے سوختہ ہو جاوے یہانتک کہ ذات طالب بھی سوختہ ہو جائے یعنے فراموش کردیوے آپکی بیالیس کتابیں تصنیف ہیں تفسیر محمدی بھی آپ ہی کی ہے۔

نام خاندان	نام مقتدا صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا قادریہ	حضرت قطب عالم بخاری نام سید برہان الدین بن سید ناصر الدین بخاری دیکھو صفحہ ۷۹ خاندان چشتیہ	اوچ	سنہ ۸۵۶ ہجری	مالوہ	برکات الاولیا	آپ مشاہیر اولیاے کرام سادات عظام بخاری سے ہیں اور مرید و خلیفہ اپنے والد ماجد کے تھے۔ حسب الایمائے غیب اپنے وطن اوچ سے رخصت ہو کر سلطان احمد کے زمانہ میں احمد آباد گجرات آنکر مقیم ہوے اور سلطان احمد آپکا مرید ہوا اور آپ مریدوں کے ارشاد و تلقین میں سرگرم ہوے اور قطب عالم کے نام سے

مشہور ہوے نقل ہے کہ ایک شب واسطے نماز تہجد کے طہارت کے لئے اندہیری رات میں چلے کسی چیز کی پاؤں میں ٹھوکر لگی آپ نے فرمایا پتھر ہے لوہا ہے یا لکڑی ہے جب فجر ہوئی یہہ تینوں کیفیت ایک ہی چیز میں موجود تھی چنانچہ وہ چیز آج تک آپکی مزار پر موجود ہے۔

نام خاندان	نام مقتدا صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشواء قادریہ غوثیہ	حضرت سید عبد اللہ ربانی بن سید محمد غوث گیلانی		سنہ ۹۷۸ھ بعہد اکبر بادشاہ	اوچ ضلع ملتان	خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند جانشین اپنے پدر بزرگوار ہیں آپ صاحب علم و عمل واہل توکل و ولایت ہیں مرتبہ بلند و مقامات ارجمند رکھتے تھے دنیا واہل دنیا سے بے نیاز رہتے تھے بہت خلقت نے آپ سے فیض پایا
ایضاً	حضرت سید اسمعیل گیلانی بن سید عبد اللہ ربانی		سنہ ۹۷۸ھ	لاہور بمقام مزنگ گلی محلہ متصل مقبرہ محمد شاہ موج دریا بخاری		آپ فرزند مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود ہیں آپ عظماء مشائخ و کبرای اولیاء وقت تھے اکبر شاہ مشتاق آپکے دیدار کا ہوا اور آپکو لاہور میں طلب کیا اور آپکو ہزار بیگہ زمین زرعی علاقہ فیروزپور میں نذر دی آپنے بمقام لاہور گلی محل سکونت اختیار فرمائی جسکو سکھوں نے ویران کر دیا۔ سوداگران گلی کہ بہت بڑے تجار یا رئیس

نام خاندان	نام مقتدایان خانوادہ	مقام ولادت	سنہ وفات	مقام مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوایان و مرشدان سیاہی	حضرت سید محمود حضوری ولد شمس الدین المشہور شمس العارفین غوری سموی		[illegible] ہجری	لاہور مقبرہ سید محمد حضوری	حدیقۃ الاولیا و سفینۃ الاولیا	آپ سادات صحیح النسب موسوی سے ہیں آپکا سلسلہ آبائے بچند واسطہ درمیانی بہ امام موسیٰ کاظم پہونچتا ہے بعد وفات اپنے باپ کے لاہور میں تشریف لاکر سکونت اختیار کی آپکا سلسلہ پیری بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے آپ کی مشہور ترین کرامت یہ تھی کہ جس روز کوئی آپکا مرید ہوتا اوسی روز زیارت حضرت سرور کائنات صلعم سے مشرف ہو جاتا اسی لئے بلقب حضوری ملقب ہوئے۔
ایضاً	حضرت سید عبد الخالق بن سید عبد الواسع بن عبد الملک بھاکری		سنہ [illegible] ہجری	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ اور داماد حضرت سید محمود حضوری کے تھے صاحب خوارق عادات و کرامات ایک تالاب مختصر لاہور میں بنوایا تھا نام اوسکا سید سر کہا تھا جو بیمار اوس میں غسل کرتا شفا پاتا وقت غسل قدرے غلہ جرت بہونا کر ہمراہ لیجایا کرتے ہیں اور فقیروں کو تقسیم کردیا کرتے ہیں۔
ایضاً	حضرت سید عبد القادر گیلانی لاہوری بن سید جلال الدین		۱۸ ربیع الاول سنہ ۹۴۲ھ	لاہور محلہ بیرون دروازہ [illegible]	ایضاً	آپ کی ارادت سید جلال الدین اپنے والد بزرگوار سے ہی آپ بغداد سے بطریق سیر و سیاحت ہندوستان میں آئے اور موضع موری پرگنہ امرتسر میں قیام فرمایا وقت یورش بابر بادشاہ موضع مذکور سے نکلکر دہلی تشریف لائے اور ہندوستان کی سیر و سیاحت کرکے پہر بعہد سلطنت بابر بادشاہ لاہور میں آکر قیام فرمایا و بہ ہدایت خلق مشغول رہے۔
ایضاً	حضرت سید عبد الرزاق بھاکری بن سید عبد الخالق بھاکری		سنہ ۹۴۳ھ ہجری	لاہور قریب روضہ سید محمد حضوری	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار تھے تادم زندگی درس علوم فقہ و حدیث میں مشغول رہے۔
ایضاً	حضرت سید بہاؤ الدین گیلانی المشہور بہ بہاول شیر قلندر	بغداد	۷ یا ۱۸ شوال سنہ ۹۷۳ھ	حجرہ شاہ مقیم ملک پنجاب	حدیقۃ الاولیا	آپ مشائخ عظام و سادات کرام قادریہ سے ہیں بڑے بزرگ صاحب سلوک مجذوب تھے آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے۔ ہندوستان میں پہنچکر شہر بدایوں میں سکونت اختیار کی تمام عمر ریاضت و عبادت و سکر و جذب و عشق و شوق و ذوق میں کاٹی آپ تین مرتبہ بارہ بارہ برس کی خلوت میں بیٹھے اور بے خور و خواب عبادت کی ایک غار میں چالیس برس بحالت سکر و جذب ایک ہی مقام میں بیٹھے رہے پشت مبارک ایک پتھر کے ساتھ جو تکیہ گاہ آپکا تھا چمٹ گئی وہاں سے اوٹھے تو پشت کا چمڑہ اوسی پتھر کے ساتھ چمٹا رہ گیا جب آپ ایک سو بیس برس کی عمر کو پہنچے تو ریش مبارک کا آغاز ہوا جب غار سے نکلے تو اوس مقام پر جہاں اب حجرہ شاہ مقیم آباد ہے دریا چلتا تھا دریا کے کنارہ حضرت نے صومعہ بنوایا زمینداران قوم وھول نے جنکی ملکیت میں وہ صومعہ تھا آپ کو اوٹھا دیا دوسری جگہہ قیام کیا وہاں سے بھی اوٹھا دیا آپ کو جلال آگیا اور دریا کو حکم دیا کہ تو یہاں سے ہٹ جا اور جگہہ ہمارے رہنے کی بھی چھوڑدے چنانچہ دریا کئی میل پرے چلا گیا اور ایک بلند ٹیلہ جو دریا سے نکلا تھا اوس پر حضرت نے قیام فرمایا یہ کرامت حضرت دیکھکر سب زمینداران منحرف مرید ہوگئے اور اوس مقام آبادی ہو گئی جو حجرہ شاہ مقیم سے مشہور ہے۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
بیشواء قادریہ	حضرت سید محمد نوریا نور محمد بن سید بہاول شیر گیلانی		۹۸۸ ہجری	حجرہ شاہ مقیم	خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند کلاں اور خلیفہ راستین اپنے پدر بزرگوار ہیں آپ کے خسر حضرت شاہ کمال بخاری تھے جنکا مزار قصبہ چونیاں پنجاب میں ہے اور پیر جہانیاں کے خطاب سے مشہور ہیں۔
ایضاً	حضرت شیخ داؤد کرمانی چونی وال شیر گڈھی ولد سید فتح اللہ	چونیاں ملک پنجاب	۹۸۲ھ مادہ تاریخ پیر حق پرست	شیر گڈھ متصل قصبہ چونیاں	خزینۃ الاصفیا بحوالہ شجرۃ الانوار و سفینۃ الاولیا	آپکا نسب بچند واسطہ درمیانی حضرت امام موسیٰ کاظم ملتا ہے آپنے خرقہ ارادت باجازت باطنی حضرت غوث الاعظم کے حضرت حامد گنج بخش سے حاصل کیا تھا آپ اپنے باپ کے چار مہینہ وفات کے بعد پیدا ہوئے تھے اور مولانا اسمٰعیل لاہوری کیخدمت میں حاضر ہوکر علوم ظاہری تحصیل کیا تھا۔
ایضاً	حضرت شیخ ابو اسحاق قادری		۵ محرم ۹۸۵ھ ہجری	مزنگ لاہور جانب جنوب دو میل	حدیقۃ الاولیا	آپ اکمل و اعظم خلیفہ حضرت شیخ داؤد کرمانی ہیں اور باجازت اپنے پیر کے لاہور میں آئے اور بمحلہ میر عزیز مزنگ مغل کی سکونت اختیار کی ہزاروں آدمی آپکی بیعت سے مشرف ہوے اور صدہا لوگوں نے تعلیم فقہ و حدیث و تفسیر کی آپ سے پائی۔
ایضاً	حضرت شاہ لطیف بری قادری		سنہ ۹۶۲ ہجری	راولپنڈی ملک پنجاب کے علاقہ نیر	حدیقۃ الاولیا	آپ نے فیض باطنی حضرت حیات المیر زندہ پیر سے جو حضرت غوث الاعظم کے پوتوں سے زندہ جاوید ہیں پایا تھا۔ آپ کی خوارق عادات و کرامات ہزاروں مشہور ہیں آپ بڑے عابد و زاہد گوشہ نشین مست مجذوب تھے۔ اور آپ نے سلسلہ سہروردیہ میں شیخ نصیر الدین قریشی ملتانی سے بھی فیض پایا تھا۔
؍؍ سہرنشاء بہلول شاہی	حضرت شیخ بہلول دریائی		سنہ ۹۸۳ھ مادہ تاریخ شیخ بہلول	علاقہ چنیوٹ ضلع جھنگ ملک پنجاب	خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا حقیقۃ الفقرا	آپ نے حضرت شاہ لطیف بری سے نعمت باطنی حاصل کی تھی آپ سلسلہ قادریہ میں بڑے مشہور شیخ ہیں اور بڑی بڑی متبرک جگہہ کی زیارت اور بڑے بڑے بزرگوں سے فیض باطنی حاصل کیا تھا چنانچہ نجف اشرف کربلاء معلے مکہ معظمہ مدینہ منورہ بغداد شریف مشہد مقدس پہنچکر فیضیاب ہوے ہیں پھر کوہ پنجشیر جاکر ایک بزرگ سے جو قطب زمانہ تھا نعمت باطنی حاصل کی تھی۔
پیشواء قادریہ سہرنشار قمیصیہ	حضرت شاہ قمیص بن سید ابی الحیات گیلانی ساڈھوروی	ساڈہورہ	۳ ذولقعدہ سنہ ۹۹۲ھ	ساڈہورہ ضلع انبالہ	اخبار الاخیار	آپکا شجرہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے آپکے والد شریف اول بغداد سے ہند میں آئے اور ملک بنگالہ سے ہوتے ہوئے قصبہ ساڈہورہ خضرآباد ضلع انبالہ میں آنکر سکونت اختیار کی اور وہاں ایک شخص نصر اللہ نام نے جو عالم و عامل تھا اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کردیا۔ اوسکے بطن سے حضرت شاہ قمیص پیدا ہوے جو ولی مادرزاد تھے آپ کے والد بزرگوار نے آپکو ظاہری و باطنی تکمیل سے مالامال کردیا اور ہزاروں آپکی ذات سے کمالات ظاہری و باطنی کو پہنچے گویا سلسلہ قادریہ آپ ہی کی ذات سے ہند میں شایع ہوا وفات آپکی بنگالہ میں ہوئی اور دفن ساڈہورہ میں کیا۔ سید عبدالرزاق معروف شیخ بہلول

نام سلسلہ	نام مع حسب نسب و ولد	سنہ ولادت	سنہ وفات	مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا و قادریہ بہلول شاہی	حضرت شیخ حسین عرف بہ لال حسین لاہوری	سنہ ۹۴۵ ہجری	سنہ ۱۰۰۸ھ بعہد اکبر شاہ	لاہور	حدیقۃ الاولیاء حقیقۃ الفقراء	آپ حضرت شیخ بہلول دریائی کے خلیفوں سے بڑے بزرگ صاحب حال مجذوب شوق توحید و سماع مشہور ہیں طریقہ آپ کا ملامتیہ تھا ریش بروت کا صفایا جام شراب ہاتھ میں مستانہ وار کوچہ و بازار اور دشت خونخوار میں پھرا کرتے تھے اور ہاتھ میں مولا لا الہ
	قطعہ تاریخ					
	طالب عشق و عاشق جانباز ۔ ماہ عالم حسین نور العین					
	گفت خوشحال حال بند لبید ۔ سال ترحیل شمع عشق حسین					کا یکڑے کے آواز دل رقص کیا کرتے تھے پوشاک سرخ رکھتے

تھے اسلئے لال حسین مشہور ہوے آپکا دادا کل جس رائے ہندو تھا جسنے فیروز شاہ تغلق کے وقت میں دین اسلام قبول کیا تھا اور اونکا بیٹا عثمان نام دیندار آدمی تھا اور لاہون بنانے کے کام سے قوت حلال پیدا کرکے گزارہ کرتا تھا آپ اون کے گھر میں پیدا ہوئے آپ سات برس کی عمر میں قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ حضرت شیخ بہلول کی نظر فیض اثر آپ پر ایسی پڑی کہ خوردسالی کی عمر میں ولی کامل ہوگئے عبادات و ریاضات شاقہ میں مصروف رہے اور کئی چلہ مزار گوہر بار حضرت علی مخدوم گنج بخش ہجویری پر کئے کتاب حقیقۃ الفقرا میں لکھا ہے کہ خادم کامل و مکمل آپ کے نو ہزار اور مرید ایک لاکھ پچیس ہزار تھے جنمیں سے سولہ خلیفہ نامی گرامی ہوے منجملہ اونکی چار تو مخاطب بخطاب شاہ غریب اور چار دیوان اور چار خاکی اور باقی چار کا خطاب بلاول تھا۔

پہلا شاہ غریب بمقام رتی ٹھٹھہ متصل وزیر آباد پنجاب دوسرا شاہ غریب لنگرمی والے علاقہ وزیر آباد تیسرے شاہ غریب بمقام چیلا پور علاقہ دکہن چوتھے شاہ غریب کی قبر اونکی قبر کے پاس ہے۔ اور اسیطرح پہلے دیوان حضرت کے معشوق و محبوب شیخ مادھو اور دوسرے گورکھ تیسرے اللہ دیوان لاہور میں مدفون ہے اور چوتھے دیوان بخش بیجاپور دکہن میں اور اسیطرح چار خاکی سے پہلا مولا بخش دوسرا خاکی شاہ لاہور میں مدفون ہیں اور تیسرے وزیر آباد میں چوتھے حیدر خاکی دکہن میں آسودہ ہیں اور چار بلاول سے اول شاہ زنگ دوم بدہو سوم شاہ مست بلاول لاہور میں چہارم شاہ بلاول دکن میں مدفون ہیں۔

نام سلسلہ	نام مع حسب نسب و ولد	سنہ ولادت	سنہ وفات	مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری
ایضاً	حضرت شیخ مادھو	سنہ ۹۸۳ ہجری	۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۰۵۶ عمر ۷۳ برس	لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپ محبوب ترین خلفا حضرت شیخ حسین لاہوری ہیں قصبہ شاہدرہ لاہور میں آپ کے والدین قوم برہمن رہتے تھے حضرت شیخ حسین آپ کے حسن و جمال پر بدل و جان عاشق ہوگئے اور بجذب محبت اپنی طرف کھینچا چنانچہ شیخ مادھو بھی بارادت

صادق آپکی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوے و تربیت و تکمیل پاکر ولی کامل کے درجہ کو پہنچے اور بعد وفات اپنے پیر کے مجاور قبر رہے۔

نام سلسلہ	نام مع حسب نسب و ولد	سنہ ولادت	سنہ وفات	مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری
ایضاً	حضرت سید کامل شاہ لاہوری		۷۔ صفر سنہ ۱۰۵۰ ہجری	بابوسابو علاقہ لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپ نے اول سلسلہ قادریہ میں بیعت کی اور بعد عبادت و ریاضت کے ولی کامل ہوے پھر خدمت میں شیخ الہداد ماداری کے رہکر فیض پایا پنجاب میں لوگ انکو دیوان کامل کہتے ہیں آپ بخارا سے بعہد

شہنشاہ اکبر موضع بابوسابو میں آن کر آباد ہوے تھے۔

پیشوایان	نام مقدسان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا و قادریہ بہلول شاہی	حضرت شاہ شمس الدین قادری لاہوری		۱۱ رجب سنہ ۱۰۲۱ ہجری	لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپ نے حضرت شاہ ابو اسحاق قادری لاہوری سے نعمت خلافت حاصل کی تھی دین و دنیا کے طالب حاضر ہو کر کبھی اپنی مراد سے خالی نہیں جاتے تھے۔ شہنشاہ جہانگیر آپ کے بڑے معتقد تھے شاہ بلاول لاہوری آپ کے خلفاء کامل سے تھے۔
پیشوا و قادریہ	عاشق لاؤبالی حضرت شاہ خیر الدین ابو المعالی لاہوری بن سید رحمت اللہ ابن سید فتح اللہ کرمانی	سنہ ۹۶۰ھ بقولے سفینۃ الاولیا دہم ذوالحجہ	سنہ ۱۰۲۴ھ [illegible]	روضۂ بیرون شہر لاہور بطرف موچی دروازہ	حدیقۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا بحوالہ تحفہ قادریہ سفینۃ الاولیا۔	آپ برادر زادہ حقیقی و خلیفہ اعظم حضرت شیخ داؤد کرمانی شیر گڈھی ہیں سی سال تک اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں رہکر تکمیل کو پہنچے تھے اور بعد عطائے خرقہ خلافت لاہور میں مامور ہوئے تھے راستہ میں جس جس مقام پر آپنے قیام فرمایا چاہ و باغیچہ و تالاب پختہ بنواتی آئے جو ابتک بہ چہو کہاتے عبد المعالی مشہور ہیں اونکی کرامت

آپ کی یہہ تھی کہ مرید آپکا بیعت کے روز ہی حضرت غوث الاعظم کی زیارت سے مستفید ہو جاتا تھا۔ کتاب تحفہ قادریہ حضرت غوث الاعظم کے خوارق و کرامات میں آپ ہی کی تالیف کی ہوئی ہے۔ دیوان و اشعار آپ کی اولاد کے پاس موجود مگر اولاد علم سے بے بہرہ ہے صاحب سفینۃ الاولیا آپ کو مرید شیخ داؤد چینی وال لکھتے ہیں۔

پیشوایان	نام مقدسان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
ایضاً سر سلسلہ میر شاہی یا میاں خیل	حضرت شیخ محمد میر معروف میانمیر قادری لاہوری بن قاضی اسانیدا ابن قاضی قلندر فاروقی	سنہ ۹۵۷ ہجری سیستان	سنہ ۱۰۴۵ ہجری	لاہور چھاؤنی میانمیر	سفینۃ الاولیا حدیقۃ الاولیا خزینۃ الاصفیا	آپ حضرت شیخ خضر سیستانی کے خلیفہ اعظم تھے جنکا سلسلہ بچند واسطہ و ربانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے سات برس کی عمر میں آپ کے والد فوت ہوئے بارہ برس کی عمر میں علوم دینی سے فارغ ہوئے اور اپنے والدہ ماجدہ سے سلسلہ قادریہ کی تلقین پائی اوسکے بعد مصروف بعبادات و ریاضات رہے اور اپنی والدہ کی اجازت سے حضرت شیخ سیستانی قادری کی خدمت میں آئے اور تکمیل کو پہنچے اور خرقہ خلافت حاصل کرکے لاہور میں پہنچے۔ آپ رات کو نہیں سوتے تھے اور حبس دم کی یہہ حالت تھی کہ ایک دم میں تمام رات گذر جاتی تھی اور ایک

قطعہ تاریخ

میر دنیا و دین میانمیرست ✦ واقف راز محرم اسرار
ہست میر بہشت تولیدش ✦ ہم میانمیر چشمۂ انوار
ہادی صدق میر شرف خوان ✦ وصل آں شاہ زبدۂ اخیار
نیز فیاض حق ولی آمد ✦ ہم میانمیر دستگیر اے یار

ہفتہ کے بعد روزہ افطار کیا کرتے تھے حضرت کے خوارق عادات میں کتاب سکینۃ الاولیا حضرت دارا شکوہ نے لکھی ہے تفرید و تجرید و ترک میں یگانہ تھے۔ آپکا فرمودہ ہے تارک وہ ہے کہ کوئی آرزو یا مراد اپنے دل میں نہ رکھے جیسا کہ اگر ایک بال جنب کا غسل کے وقت تر ہو جانے سے رہ جائے تو جنابت باقی رہجاتی ہے اسیطرح سے اگر خطرہ خطرات دل سے رہے تو صفائی نہیں ہوتی۔ اور یہہ شعر ہر وقت آپکی زبان پر تھا۔ شعر شرط اول در طریق عاشقی دانی کہ چیست ✦ ترک کردن ہر دو عالم را و پشت پا زدن ✦ یہہ بھی آپکا مقولہ ہے مجھے تعجب ہے حج کرنے والون سے کہ وہ حج کرتے ہیں اور ایک ساعت غار حرا میں بسر نہیں کرتے اگر کسیکو دوسری جگہ سے باران سال میں کشائش ہوتی ہے تو غار حرا میں ایک شب بیٹھنے سے فتوحات حاصل ہوتی ہیں۔

[illegible]	نام مع مقامات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پشتوار قادریا سرشار پیرشاہی یا سیاں خیل	حضرت مولانا آمیل صوفی اصفہانی		۷ ربیع الاول بعہد شاہجہاں بادشاہ	کاشمیر	دبستان مذاہب	آپ مرید و خلیفہ حضرت میاں میر لاہوری ہیں لاہور سے کشمیر جاکر سکونت اختیار کی اور رہنمائے خلق ہوئے صاحب کتاب دبستان مذاہب نے ایک ۱۰۶۰ہجری میں لکھا تھا یہ شعر آپکا ہے ۔ شعر بشکستم کہ در راہم بود ؛ باقی ست بت خدا پرستیدن من ؛ نقل ہے کہ میر فخرالدین محمد تفرشی کشمیر میں آپکی نکوہش و سرزنش میں مصروف ہوے اور کہا یہ ملاحدہ و جنہمی ہے آپ نے جواب دیا کہ ز دریں نثار از دنیوی دست باز و اشتہ ام ؛ دنیا میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہوا اور اسیطرح آخرت میں بھی جبکہ میں تمہارے زعم میں اہل جہنم ہوں تو دوزخ میری جگہ ہوگی بہشت میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہونگا پس تم کو چاہئے کہ مجھسے راضی و شاکر رہو کہ دنیا و آخرت تمہارے لئے چھوڑ دی قطعہ زاہد و سامان پرستاں راضی انداز ما کہ ما + خود شریک ہیچ یک در دنیا و عقبیٰ نہ ایم + نزسا تخلص اور نام سفرنامہ دبیر رکھا تہا ۔
ایضاً	حضرت خواجہ بہاری رحمت اللہ الباری		۱۰۶۰ہجری	لاہور متصل روضہ میاں میر	سفینۃ الاولیا	آپ خلیفہ صاحب کمال اہل حال و قال حضرت میاں میر تھے حضرت داراشکوہ سفینۃ الاولیا میں لکھتے ہیں کہ ایک رات آپ نواب غازی الدین خاں کے مکان میں بتقریب دعوت مہمان تھے اور موسم سرما کیوجہ سے آگ روشن تہی اتفاقاً توحید کے مسائل شروع ہوے ہر ایک شخص اپنی اپنی تقریر کرتا تھا خواجہ بہاری اپنی جگہ سے اوٹھ بیٹھے اور آگ میں جاکر ایک ساعت تک ٹہیرے رہے بال بیکا نہوا اور پھر اپنی جگہ چلے آئے فرمایا توحید کے لئے حال درکار ہے نہ قال ۔ جب انسان پر حال غالب ہو جاتا ہے تو آگ پانی ہوا خاک شیر سانپ غرض کوئی دشمن اوسکو آزار نہیں پہنچا سکتا بلکہ سب مخلوق اوسکے مطیع ہو جاتی ہے ۔
پشتوار قادریہ میرشاہی	حضرت شاہ محمد معروف بملاشاہ قادری کنیت اخوند لقب لسان اللہ ولد ملا عبدی	ارکساں یا درکساں موضع ہے ملک بدخشاں	۱۰۶۹ہجری	لاہور بیرون مزار میاں میر	سفینۃ الاولیا حدیقۃ الاولیا	آپ خلفاء کاملین حضرت میاں میر بالا پیر سے بڑے زاہد و عابد و موحد و متقی تھے اور اپنے پیر کے مریدوں سے مجاہدہ و ترک دنیا میں امتیاز حاصل کیا تھا یہانتک کہ کوئی خادم اپنے پاس نہیں رکہتے تھے گہر میں کبھی کھانا نہ پکاتے اور نہ راتکو چراغ جلاتے سوائے ایک بوریہ کے کبھی فرش کی حاجت نہیں رکہتے تھے ذکر آپکا ہمیشہ حبس دم کے ساتھ ہوتا ۔ تمام عمر آپ کی آنکھیں نیند سے آشنا نہیں ہوئیں اور حضور پر ہمیشہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ تمام عمر میں ہمکو جنابت و احتلام کی حاجت نہیں ہوئی کیونکہ یہ دونو غسل نکاح و نیند سے متعلق ہیں اپنے پیر کے حکم سے کشمیر میں جاکر سکونت اختیار کی شیعہ لوگ آپ سے سخت عداوت رکھتے تھے مگر جب روبرو آتے تو تایب ہو جاتے آپ شاعر بھی تھے دیوان فارسی عمدہ تصانیف سے آپکا ہے اوسکے ہر ایک شعر میں مضامین وحدت وجودی مترشح ہیں آپکا روضہ داراشکوہ نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کرکے بنوایا تھا جسکی کل تیھر بیش قیمت راجہ رنجیت سنگھ والئے پنجاب نے اوکھڑوا کر امرت سر کے دربار صاحب پر لیجا کر لگائے جو قابل دید ہیں ۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا قادریہ میرشاہی	حضرت سید حاجی خالق داد حسینی	ملتان	سنہ ۱۰۷۰ ہجری	دہلی	رسالہ حبیب	آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ میان میر لاہوری ہیں اور اپنے پیر کے اذن سے سیر و سیاحت کو نکلے اور دو دفعہ زیارت حرمین الشریفین کرکے دہلی آنکر قیام فرمایا اور بیرون کابلی دروازہ دہلی کہنہ میں خرید کر مسکن بنایا ارشاد و ہدایت طالبان ہیں معروف رہے مصنف کتاب ہادی سبیل و معدن کرامات و مخزن خارقات ہیں۔
ایضاً	حضرت محمد دارا شکوہ بن حضرت شاہجہاں بادشاہ غازی ہندوستان		بروز جمعہ یکم محرم سنہ [illegible] ہجری	دہلی اندر مقبرہ ہمایوں بادشاہ	خزینۃ الاصفیا	آپ بادشاہ صورت درویش سیرت خادم درویشاں مظہر صفات ایشاں تھے آپ نے جامہ فقر و خرقہ ارادت عارف حق آگاہ حضرت ملا شاہ سے حاصل کیا تھا اور حضرت میاں میر بالا پیر کی خدمت میں حاضر ہوکر مستفید ہوے تھے صاحب تصانیف ہیں احوال باطنی اونکا اونکی تصانیف سے ظاہر ہوتا ہے۔ مشہور تصانیف یہہ ہیں سفینۃ الاولیا سکینۃ الاولیا۔ سر اکبر دیوان اکسیر اعظم رسالہ حق نما و رسالہ معارف وغیرہ آپ نے تمام عمر معرفت حق میں گزاری قصہ آپکی شہادت کا زبان زد خاص و عام یوں ہیکہ اورنگ زیب برادر خود کے ہاتھ سے قتل ہوے تھے اور کہتے ہیں کہ بعد شہادت آپ کے نو سالہ فرزند کو روبرو اورنگ زیب لیگئے اور نگ زیب نے پوچھا کیا حالت ہے آپ نے یہہ شعر فی البدیہہ کہا ؎ ہجر دارا بر دل من کمتر از یعقوب نیست ٭ او پسر گم کردہ بود و من پدر گم کردہ ام ٭ عالمگیر اورنگ زیب نے تقریر فرزند دارا شکوہ سنکر اور کہا (گرگ راکشتن و بچہ اش رانگاہداشتن کار خردمنداں نیست) پس اوس دریتیم کو بھی تہ تیغ کرکے دار السلام کو پہنچایا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ مینے زیارت روضہ رضی الدین علی لالا شیخ ملک یار پران۔ خواجہ شمس العارفین و شیخ اجل شیرازی و حکیم سنائی و امام محمد حداد و الی محمد اعرابی و خواجہ محمد باغبان و خواجہ احمد مکی و شیخ بہلول و خواجہ ابی بکر بلغاری و شیخ عثمان والد پیر علی مخدوم ہجویری لاہوری و خواجہ حاجی بدری و خواجہ بقال و تاج الاولیا میر فالیزبان وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے مشرف ہوا تھا۔
پیشوا قادریہ میرشاہی	حضرت شاہ ابو المعالی		سنہ ۱۰۸۰ ہجری	سرراہ حضرت سلطان المشایخ جونغان	رسالہ تاریخ حبیب [illegible]	آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ میانمیر لاہوری ہیں مظہر عجائبات و معدن خارقات تھے بعہد اورنگ زیب بادشاہ لاہور سے دہلی چوب پر سوار دو آدمیوں کے کندہوں پر تشریف لائے شیشہ شراب کا ہمیشہ ہاتھ میں رکھتے تھے اور پیتے تھے شام کو ایک لقمہ طعام کھاتے دوسرے لقمہ کیطرف التفات نہیں کرتے ایک روز خلیفہ وقت اسی حالت میں آگئے پوچھا شیشہ میں کیا ہے کہا شیر پیالہ میں شیشہ سے جو ڈالا تو شیر خالص پایا بادشاہ نے فرمایا کچھہ ہم سے مانگو کہا جو کچھہ میں کہوں پذیرا فرماؤ بادشاہ نے قبول کیا آپ نے فرمایا مطلب میرا یہہ ہے کہ دوسرے دفعہ تکلیف ملاقات نہ کیجئے نہ فرماوین بادشاہ نے قبول کیا پس موضع غیاث پور جوار سلطان المشایخ عمر بسر کی۔
پیشوا قادریہ	حضرت شاہ بدر گیلانی		سنہ ۱۰۱۸ ہجری بعہد جہانگیر بادشاہ	موضع مستان علاقہ بٹالہ ضلع امرتسر	خزینۃ الاصفیا	آپ اولیاء کاملین پنجاب سے ہیں جامع سیادت و شرافت و کرامت و خوارق اور سلسلہ قادریہ میں پیر طریقت ہوے ہیں اور نسبت آبائی و بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتی ہے آپ بعہد شہنشاہ اکبر لاہور میں تشریف لائے اور بہت سے مردمان پنجاب خصوصاً لاہور آپکے حلقہ ارادت میں

[illegible]	نام معہ نسب یا خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشواء قادریہ	حضرت سید شاہ بہلول بن سید عثمان ابن سید عیسیٰ قادری	شیخوپورہ متصل لاہور	۲۸ شعبان روز دوشنبہ ۱۰۲۶ سنہ ہجری	لاہور دروازہ دہلی	خزینۃ الاصفیا محبوب الواصلین	آپ نے خرقہ فقر حضرت خواجہ شمس الدین لاہوری سے پایا آپ کے بزرگ ہمایوں بادشاہ کے ساتھ ہرات سے ہند میں آئے تھے بادشاہ نے قصبہ شیخوپورہ آپکی جاگیر میں دیا۔ محبوب الواصلین میں لکھا ہے کہ آپ ولی مادرزاد تھے سات برس کی عمر میں ایکروز آپ کے ہمسایہ کا لڑکا ہشت سالہ مرگیا آپ نے مردہ کی چارپائی کے پاس آنکر کہا کہ ایدوست بیوقت سوناکیا ضرور ہے اوٹھ بیٹھو کہ آپسمیں کھیلیں وہ اوٹھکر آپ کے ساتھ روانہ ہوگیا لنگر عام جاری تھا ہزاروں مسافر و غربا ذوقتہ کھانا حضرت کی لنگر سے کھاتے تھے۔
میرشاہی	حضرت جناب اللہ معروف مسکین شاہ امری لاہوری		سنہ ۱۰۵۲ ہجری	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت میاں میر بالاپیر کے ہیں وجہ تسمیہ امری یہ ہے کہ آپ واسطے حصول قوت حلال کے کھیتی کیا کرتے تھے اتفاقاً ایک سال اساک باران ہوا تمام کھیتیاں لوگوں کی تلف و خشک ہوگئیں آپکی ویسی ہی سرسبز و شاداب رہی اور پیداوار غلہ خاطر خواہ ہوگویا کھیتی آپکی بغیر پانی اور باراں کے بام الٰہی ہوگئی اس لئے امری لقب آپکا پڑ گیا۔
ایضاً	حضرت شیخ نعمت اللہ سرہندی قادری		سنہ ۱۰۱۷ھ بعہد جہانگیر بادشاہ	سرہند ملک پنجاب علاقہ ریاست پٹیالہ	خزینۃ الاصفیا سکینۃ الاولیا	آپ خلفاء کاملین حضرت میاں میر لاہوری ہیں سب سے اول آپ ہی دست بیعت ہوئے تھے صاحب سکینۃ الاولیا فرماتے ہیں ایک روز ایک سوداگر اپنے فرزند کو ہمراہ لیکر حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے بہت سا روپیہ دیکر سوداگری کے لئے بھیجا تھا لڑکا کہتا ہے کہ وہ روپیہ چور لے گئے آپ سنکر مراقبہ میں گئے اور اس لڑکے سے کہا کہ کیوں باپ سے جھوٹ بولتا ہے جس حالت میں تو نے وہ روپیہ بفلاں جگہ و بفلاں گنبد میں دفن کیا ہے وہ اپنی ماں کے حوالہ کیوں نہیں کردیتا لڑکا یہ سنکر حضرت کے قدموں میں گر پڑا اور روپیہ باپ کو لادیا۔
پیشواء میرشاہی	میاں نتھا قادری		سنہ ۱۰۴۲ ہجری	لاہور	خزینۃ الاصفیا سکینۃ الاولیا	آپ مرید خاص و خادم خاص الخاص حضرت میاں میر بالاپیر ہیں تمام عمر آپ نے حضرت موصوف کیخدمت میں رہکر صرف کی حضرت میاں میر کسیکو اپنے پاس رات کو رہنے نہیں دیتے تھے الا میاں نتھا کو کہ محرم راز و یار دمساز اون کے تھے آپ سے خرقہ عادات و کرامات بہت کچھ ہیں اس مختصر میں اوسکی گنجائش نہیں باوجود امی ہونے کے علم لوح محفوظ بچشم ظاہر پڑھتے تھے اپنے آقا و پیر کی زندگی میں وصال پایا اور حضرت میاں میر نے بوقت آخیر وصیت کی تھی کہ متصل میاں نتھا مجھے دفن کرنا۔ صاحب سکینۃ الاولیا لکھتے ہیں کہ درختان و سنگ و نباتات و جمادات آپ سے کلام کرتے تھے اور سمجھتے تھے۔
ایضاً	حضرت حاجی مصطفے سرہندی		۱۴ صفر روز چہارشنبہ ۱۰۳۹ھ سنہ ۱۰۲۹	لاہور اندرون حجرہ مزار میاں میر	خزینۃ الاصفیا	آپ خلفاء کاملین حضرت میاں میر سے ہیں حالت سکر و بیہوشی آپ پر غالب تھی و استغراق تمام رکھتے تھے۔ ایک روز امام جماعت ہوئی اور حالت رکوع میں استغراق و ربودگی غالب ہوگئی اور بحالت رکوع ہفتدہ روز رہے

استفسار مزید

مقام خاص	نام	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مدفن	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشواء میر شاہی	حضرت ملا حامد قادری		۱۷ رمضان سنہ ۱۰۴۴ھ	لاہور اندرون حریم مزار میاں میر	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت میانمیر تھے اول ہی اول آپسے منکر رہے بعد صدق دل آپکی خدمت میں حاضر ہوکر مرید ہوے اور کمال اخلاص حاصل کیا اور بمرتبت ولایت
پیشواء قادریہ	حضرت سید محمد مقیم محکم الدین بن شاہ ابو المعالی بن سید محمد نور بن سید بہاول شیر گیلانی۔		سنہ ۱۱۵۵ ہجری ماده بدل فراغ داده	حجرہ شاہ مقیم	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ اکمل حضرت سید جمال اللہ حیات المیر زندہ پیر تھے آپکے باپ شاہ ابو المعالی آپکے ایام طفولیت میں فوت ہوگئے تھے بعد فراغت علم ظاہری کے شوق تحصیل علوم باطنی پیدا ہوا اور جد امجد بہاول شیر کے روضہ میں جاتے اور بعد ذکر و شغل کے وہیں سو رہتے آپ کے دادا نے آپکو فرمایا کہ اے نور العین تمہارا حصہ ہمارے پاس نہیں ہے بلکہ حیات المیر زندہ پیر کے پاس ہے تم لاہور جاؤ وہاں اونکو پاؤ گے اور وہ تمکو نعمت بخشیں گے جب آپ بمقام گورستان میانی بجوار مزار شیخ محمد طاہر لاہوری پہونچے تو حضرت حیات المیر کو آپ نے ایک حجرہ میں پایا اور وہیں مرید ہوے اور ایک نظر فیض اثر پیر سے تکمیل کو پہونچے۔
ایضاً	حضرت شاہ صفی اللہ معروف بسیف الرحمن بن شیخ محمد مقیم محکم الدین	سنہ ۱۱۲۱	۹ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۰ھ ۵۹ سال	حجرہ	خزینۃ الاصفیا تذکرہ حضرات حجرہ	آپ فرزند و خلیفہ حضرت مقیم حکیم الدین صاحب حجرہ ہیں جو کہ زبان حق ترجمان آپکی ہر امر دینی و دنیوی میں سیف قاطع تھی اسلئے بخطاب سیف الرحمن منسوب تھے۔
ایضاً	حضرت سید محمد میر		۲۷ جماد الثانی سنہ ۱۱۰۴ ہجری	ایضاً	تذکرہ حضرات حجرہ	آپ سادات صحیح النسب گیلانی اولاد سید بہاول شیر قلندر اور سجادہ نشین و خلیفہ سید سیف الرحمن صفی اللہ تھے۔ نقل ہے شیخ اشرف لاہوری صاحب دعوت اسماء الہی تھے بہت بڑے امراء بادشاہی سے اونہوں نے چاہا کہ ایک شخص قوم کھوکر ساکن پنجاب کی لڑکی کہ جو حسن و جمال میں شہرہ آفاق تھی اپنے نکاح میں لاویں مگر باپ دختر منظور نہیں کرتا تھا اور نسبت تھی کہ کسی خاندان بزرگ مشایخ یا سادات میں ہو اسلئے باپ دختر نے سید محمد میر کو دینا دختر کا منظور کیا اور نکاح دختر آپ کے ساتھ کردیا شیخ اشرف نے باستماع این حال بحضور عالمگیر بادشاہ عذر ناطہ دختر کیا اور حسب الحکم بادشاہ سید میر دہلی تشریف لائے اور بیرون شہر خیمہ زن ہوے ایک شخص مریدان آپ کی سے حاضر ہوا اور عرض کی کہ بادشاہ بپاس خاطر شیخ اشرف آپ کے حق میں دوسرا ارادہ رکھتا ہے جو شایان آپ کے نہیں ہے، اسلئے ڈرتا ہوں اگر اجازت ہووے تو کار بادشاہ اسی رات میں تمام کر دیا جاوے۔ آپ نے فرمایا بادشاہ پاسبان خلق خدا ہے یقین ہے کہ حق سے درگذر نہیں کریگا اگر تجاوز کیا تو خدا سے بیٹے چاہا ہے کہ بجائے اوسکے دوسرا شخص مقرر ہو۔ بادشاہ کو خبر تشریف آوری محمد میر صاحب ہوئی اوسپر بادشاہ نے شیخ اشرف مدعیکو فرمایا کہ آج سے شہر کے باہر جہاں خیمہ سید محمد میر کا ہے تم بھی اپنا خیمہ لیجاؤ اور تا انفصال مقدمہ کے بلا طلب حاضر حضور نہ ہو کہ حکم شریعت میں رعایت داری کسی کی مصاحبان سے نہ ہوگی۔ شیخ اشرف بسبب انتقال مقام کہ سبب ہتک عزت و بے آبروئی تھا دعوی نسبت ناطہ سے دست بردار ہوگیا اور حضرت محمد میر مظفر و منصور واپس وطن کو تشریف لائے۔
ایضاً	حضرت عبید اللہ بہاکری بن عبید القادر بہاکری		۹ رمضان سنہ ۱۰۹۰ھ	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند و خلیفہ حضرت سید عبد القادر بہاکری ہیں حد سے زیادہ بزرگ و زاہد و متقی و عامل و مستجاب الدعوات تھے آپکا دم مبارک شفاء بیماران کی لئے اکثیر

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانواده	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوار قادریہ	حضرت سید جان محمد حضوری بن شاہ نور بن سید محمود حضوری		سنہ ۱۰۶۵ ہجری	لاہور متصل موضع گڈی شاہدرہ	حدیقۃ الاولیا	آپکے جد بزرگوار سید محمود نے کوہ غور سے مراجعت کرکے لاہور میں سکونت اختیار کی تھی آپ نے تربیت و تکمیل طریقت کو اپنے والد اور جد امجد سے پایا تھا اور اونکی وفات کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔
ایضاً	حضرت سید منیر الدین حضوری بن سید جان محمد حضوری		۲۱ شوال روز جمعہ سنہ ۱۱۰۱	لاہور بروضہ پدر خود	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود ہیں از عہد سید محمود حضوری تا عہد آپکی کرامت رسول نمائی تا چار پشت خاندان ان حضرات میں قایم رہی صدہا طالبان دیدار حضرت رسول اللہ صلعم سے حسب دلخواہ مشرف زیارت ہوئے
ایضاً	حضرت سید اسمعیل بن ابدال		سنہ ۹۹۴ ہجری	قلعہ لاہور	خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار	آپکا سلسلہ نسبی بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید الآفاق عبد الرزاق بن غوث الثقلین حضرت محبوب سبحانی پہنچتا ہے سب سے اول ہندوستان میں رونق افروز آپ ہی کے بزرگان ہوئے تھے اس سے پہلے اولاد حضرت غوث الاعظم سے کسی نے ہندوستان کیطرف رجوع نہیں کیا تھا اور آپ کی ذات بابرکات سے بہت لوگ فیض یاب ہوکر درجہ کمال کو پہونچے ہیں چنانچہ خلفاء کاملین آپ کے سے شیخ محمد حسن شیخ امان پانی پتی و شیخ عبد الرزاق جھنجانہ ہیں۔ ان صاحبوں نے فیض عام سلسلہ قادریہ چشتیہ سے پایا ہے جنکا ذکر اپنے موقع پر آوے گا۔
ایضاً	حضرت سید اللہ بخش گیلانی بن سید محمد بن زین العابدین		سنہ ۹۹۴ ہجری	ملک بنگالہ	خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاخیار	آپکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی بحضرت عبد القادر ثانی پہونچتا ہے۔ آپ پنج بھائیوں کے ساتھ رونق افروز لاہور ہوئے تھے اور اپنے وقت میں مقتدائے عالم تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ خضر سیوستانی قادری		سنہ ۹۹۴ ہجری از خزینۃ الاصفیا	سیوستان جسکو سیستان بھی کہتے ہیں۔	خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا	آپ کوہ سیوستان میں سکونت رکھتے تھے دنیا سے کوئی مال اپنے پاس نہیں رکھتے تھے اور ہمیشہ گورستان میں تنہا رہکر یاد الٰہی کیا کرتے تھے اور نباتی صحرائی سے بقدر سد رمق کھا لیا کرتے تھے اور کبھی روٹی تنور میں پکا لیتے جو پتھر کا بنا ہوا تھا اور اوسی میں بیٹھکر عبادت کرتے تھے جانوران وحشیان جنگل ہمدم و جلیس آپکے تھے اور موسم گرمی میں اوپر پتھر کے کہ مقابل تنور رکھا ہوا تھا عبادت کیا کرتے تھے اور وہ پتھر کبھی گرمی سورج سے گرم نہیں ہوتا تھا۔ صاحب سفینۃ الاولیا سے منقول ہے کہ ایکروز حاکم سیستان واسطے زیارت کے آپ کے حضور حاضر ہوا اوس وقت آپ دھوپ میں پتھر پر بیٹھکر مراقبہ کررہے تھے اوسنے نزدیک آپ کے پہنچکر اپنا سایہ آپ پر ڈالا شیخ نے دریافت کرکے سر اوٹھاکر پوچھا تو کون ہے اور اس ویرانہ میں آنے کی کیا غرض ہے۔ کہا زیارت کے لئے آیا ہوں اور مطلب یہ ہے کہ کوئی خدمت مجھے فرمادیں کہ اوسکے انجام دینے میں سعادت دارین حاصل کروں فرمایا میں کوئی خدمت آپکے تعلق کی نہیں رکھتا حاکم مذکور بہت مصر ہوا فرمایا کہ اگر منظور ہو تو کہوں کہ خدمت پہلے یہ ہے کہ اپنا سایہ میرے سر سے اوٹھالو اور جہاں سے آئے ہو چلے جاؤ کہ جسپر سایہ الٰہی ہووے وہ کسی دوسرے سایہ کی حاجت نہیں رکھتا
ایضاً	حضرت سید میر میران بن سید مبارک حقانی گیلانی۔		سنہ ۹۸۶ ہجری	لاہور فوق گورستان میانی	خزینۃ الاصفیا	آپ نے خرقہ خلافت و ارادت اپنے پدر بزرگوار سے پایا تھا اور بالآخر اوچ سے لاہور تشریف لائے اور بڑی قبولیت حاصل کی اور رہنمائے خلق رہے۔

[illegible]	نام معتقدین صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشواء قادریہ	حضرت سید شاہ نور حضوری بن سید محمود حضوری		سنہ ۹۹۷ ہجری	لاہور	خزینۃ الاصفیا شجرۂ سادات حضوری	آپ نے خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار سے پایا اور لاہور میں سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہوئے اور کرامت رسول نمای مثل پدر بزرگوار آپ سے جاری تھی۔
ایضاً	حضرت سید عبدالوہاب بھاکری		سنہ ۹۹۸ ہجری		خزینۃ الاصفیا	آپ نے اپنے والد بزرگوار سے بیعت حاصل کی اور سجادہ نشین والد خود ہوکر رہنمائے خلق رہے۔
ایضاً	حضرت سید جیون معروف سید عبدالقادر ثالث		سنہ ۱۰۲۲ھ یا سنہ ۱۰۱۲ھ	لاہور روضہ حضرت شاہ چراغ	ایضاً	آپ نے درجہ خلافت اپنے والد بزرگوار حضرت سید محمد غوث بالا پیر سے پایا تھا، بعد وفات اونکے شہر لاہور گذر لنگر خاں میں سکونت اختیار کی اور محلہ نو آباد موسوم بہ رسول پورہ آباد کیا۔
ایضاً	حضرت پیر عزیز الدین لاہوری معروف پیر عزیز فرنگ		سنہ ۱۰۲۳ھ بعہد جہانگیر بادشاہ	فرنگ علاقہ لاہور	ایضاً	آپ مشایخان کامل اور علماء اہل دل سے تھے اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت میں ولایت غور سے لاہور تشریف لائے اور چونکہ آپ قوم فرنگ مغلان سے تھے اسلئے باہر شہر کے ایک محلہ بنام فرنگ آباد کیا جو اب تک آباد ہے اور موضع فرنگ کے نام سے مشہور ہے آپکی اولاد وہاں آباد ہے۔
ایضاً	حضرت شیخ موسیٰ قادری معروف موسیٰ کھوکر		۵ محرم روز پنجشنبہ سنہ ۱۰۲۵ھ	میران لاہور بجانب جنوب	ایضاً	آپ خرقہ ارادت حضرت شیخ بہلول قادری سے رکھتے ہیں اور شیخ حسین لاہوری سے آپکو محبت اور عشق تھا حالت سماع میں وجد اور حالت کیا کرتے تھے نقل ہے شیخ موسیٰ کی ایک دختر تھی جو آپ نے بحضرت شاہ مقیم حجرہ والے منسوب کردی تھی جب وقت شادی نزدیک آیا تو آپ نے حالت غریبی و تنگی گذران کا اظہار حضرت شیخ حسین کو لکھا حضرت موصوف نے ایک دیگ گلی پاس شیخ بھیجکر فرمایا کہ از قسم نقد وجنس جو کچھ کہ مطلوب ہو اس دیگ سے طلب کریں انشاء اللہ جو کچھ طلب کریں گے وہ اس سے ایک سو پاویں گے چنانچہ وقت ضرورت ایسا ہی ہوا۔
ایضاً	حضرت سید عبدالوہاب گیلانی		سنہ ۱۰۴۷ ہجری	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ سادات عظام اولیاے کرام سے ہیں و ترتیب و تکمیل آپ نے سید عبدالقادر ثالث گیلانی بن سید محمد غوث بالا پیر سے پائی اور لاہور میں بہت مخلوق آپکے حلقہ ارادت میں داخل ہوئی تھی۔
ایضاً	حضرت شیخ عبداللہ بہشتی بن سید عمر ابن سید حسن جیلی		سنہ ۱۰۳۷ ہجری	موضع بہٹ برکنار دریائے جمن	خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیاء	آپ کا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے آپ بارہ برس کی عمر میں بغداد سے ہندوستان میں آئے اور موضع بہٹ تو ابع دہلی میں سکونت اختیار کی بہت مخلوق آپکی حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہیں ادنیٰ کرامت آپکی یہ ہے کہ جو کوئی چور یا رہزن باہر سے آپکے گھر میں ارادہ چوری کا آتا تھا نابینا یا مردہ

[illegible]	نام مقدس معہ مختصر حالات [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشواء قادریہ	حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی	دہلی	۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۰۵۱ھ یقول وفات ۱۳ جماد الثانی سنہ ۱۰۵۳ھ	دہلی کہنہ مقبرہ متصل کنارہ تالاب شمسی	خزینۃ الاصفیا	آپ علم و زہد و ریاضت میں لاثانی تھے و عزیز فضلاء و علماء عصر آپ اول حضرت شیخ سید جلال الدین ابوالحسن موسیٰ پاک شہید گیلانی کے مرید ہوئے بعد ازاں ابتعیت شیخ عبدالوہاب مرتضیٰ خلیفہ شیخ علی متقی مستفید ہوئے اور خرقہ تبرک پایا شریعت و طریقت او حقیقت میں مقتدائے وقت تھے علی الخصوص علم حدیث و تفسیر میں نہایت درجہ کا غلو تھا آپکی تصانیف بہت ہیں چنانچہ شرح مشکات عربی و فارسی۔ صراط المستقیم۔ و اخبار الاخیار و شرح فتوح الغیب و جذب القلوب الی دیار المحبوب و شرح سفر السعادت و غیرہ رسایل در علم تصوف و سلوک اور چونکہ عہد حضرت جہانگیر بادشاہ ہند میں قبولیت تامہ رکھتے تھے اکثر حاجات فقرا و مساکین کے کاربراری فرمایا کرتے تھے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی معاصر آپ کے تھے اور حضرت شیخ عبدالحق اونکے منکروں سے مکتوبات شیخ احمد پر بہت اعتراض کئے اور لکھے اور باہم سوال جواب بہت کچھ ہوئے چنانچہ کتاب معارج الولایت میں مفصل مذکور ہے آخر ہر دو بزرگوں میں صفائی کلی ہو گئی تھی۔
ایضاً	حضرت شاہ رستم غازی لاہوری		سنہ ۱۰۶۰ھ ہجری	لاہور متصل باغ زیب النسا بیگم جو اسوقت موضع کوٹلہ [illegible]	خزینۃ الاصفیا	آپکی ارادت سلسلہ قادریہ میں شاہ عبدالخالق سے تھی اور اونکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید عبدالرزاق خلف الصدق حضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے اور دختر حضرت شاہ جہاں بادشاہ مسمات زیب النسا مرید و خادمہ آپکی تھی اور علوم ظاہری میں بھی دعویٰ شاگردی آپ سے رکھتی تھی بیگم موصوف نے ہرچند چاہا کہ شاہ رستم غازی نقد یا جنس یا جاگیر قبول فرماویں آپ نے قبول نہیں فرمائی اور ہمیشہ کفار کے ساتھ جنگ و جدل میں مصروف رہتے تھے اور داد مردانگی دیا کرتے تھے اسیوجہ سے غازی کے نام سے آپکی شہرت تھی۔
ایضاً	حضرت سید عبداللہ شاہ گیلانی پیر روڑانوالہ		سنہ ۱۰۶۵ھ ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۱۴۱ھ	لاہور [illegible]	خزینۃ الاصفیا	آپ سادات عظام گیلانی سے ہیں آپکی یہ کرامت ابتک جاری ہے کہ جس کسیکو بیماری تپ لاحق ہووے سنگریزہ آپکی قبر سے لیکر اور رشتہ ریسمان سے باندہ کر گلہ بیمار میں لٹکا دیں اوسکی برکت سے تپ جاتا رہتا ہے اور جب بیمار اچھا ہو جاوے تو سنگریزہ مذکور پیر زادہ حضرت پر پہنچا دیتے ہیں اور مٹھی روٹی بطور ہدیہ شکرانہ لیجا کر بعد فاتحہ مسکین فقرا کو تقسیم کر دیا کرتے ہیں۔
ایضاً	حضرت سید عبدالرزاق معروف شاہ چراغ قادری لاہوری بن سید عبدالوہاب۔		۲۲ ذوالقعدہ سنہ ۱۰۶۸ھ از روضۃ الاصفیا	لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید محمد غوث اوچی حلبی گیلانی پہنچتا ہے آپ مشائخ قادریہ سے بڑے بزرگ صاحب عبادت و ریاضت و زہد و تقویٰ و جامع علوم ظاہری و باطنی تھے جس وقت آپ پیدا ہوئے آپکے والد بزرگوار نے فرمایا کہ یہ فرزند ہمارے گھر کا

نام سلسلہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
						ایک چراغ پیدا ہوا ہے جس سے تمام خاندان روشن ہوگا اسیواسطے آپکا نام شاہ چراغ موسوم ہوا شاہجہان بادشاہ کمال معتقد آپ کے تھے ہر چند چاہا کہ ایک اپنی لڑکی اونکو یا اون کے فرزند سید مصطفےٰ کے ساتھ منسوب کریں مگر آپ نے قبول نہیں فرمایا۔
پیشواء قادریہ	حضرت محمد صالح اکبرآبادی قادری لقب شیخ الشیوخ		۲۳ ماہ ذیقعدہ روز جمعہ ۱۰۶۷ھ	اکبرآباد یعنی آگرہ	خزینۃ الاصفیا	آپ اکابر مشایخ اور واقف امور شریعت و طریقت تھے اور سکر و جذبہ عشق و محبت اور قناعت اور صبر و توکل میں لاثانی تھے بہت مخلوق آپکی حلقہ ارادت میں داخل ہوئی۔
ایضاً	حضرت شیخ حاجی عبد الجمیل		۱۰۸۲ھ بعہد سلطنت اورنگ زیب	لاہور متصل روضہ قدم رسول	ایضاً	آپ اعظم خلفائے خاندان قادریہ سے ہیں آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ رنگ ولال اور وہ مرید شیخ مادھو اور وہ مرید شیخ حسین لاہوری ہیں آپ نے روضہ عالیہ قدم مبارک حضرت رسول صلعم لاہور باہر دہلی دروازہ کی تعمیر کرایا تھا یہ قدم مبارک آپکی چند پشت میں دست بدست چلا آتا تھا اوسکو رکھکر آپ نے گنبد عالی تیار کرایا تھا کتبہ اسکا گنبد مذکور پر یہ لکھا ہوا ہے۔
ایضاً	حضرت میر محمد افضل خدانما		غرہ ربیع الاول ۱۱۰۶ھ	شاہجہان آباد دہلی	برکات الاولیا بحوالہ رسالہ تذکرۃ الاولیا	آپ بڑے بزرگ عارف کامل شیخ عصر تھے آپکی نگاہ فیض و ارشاد سے ہزاروں آدمی مرتبہ ولایت کو پہنچے خاصہ دیکھنے کا آپکا خدانمائی ہے اور خاصہ سننے کا آپکا خداآگاہی ہے تارک دنیا متوکل بے ریا عشق محبت میں یگانہ تھے۔ آپ دہلی میں بیرون بادشاہی محل کے ایک جھونپڑی میں رہتے تھے اکثر درویشان صاحب حال و قال و اطفال شب و روز آپکے پاس حاضر رہتے آپنے مجاہدہ ریاضت بہت کیا استغراق و جذب آپکے مزاج پر غالب تھا مسند ارشاد پر جلوس فرما ہوکر طالبان خدا کو ہدایت کرتے رہے اسلئے خدانما لقب پایا تجرید و تفرید میں ہمیشہ ثابت قدم رہے۔
پیشواء قادریہ احمدیہ	حضرت سیف اللہ رفاعی خلف سلطان سید عبد الرحیم رفاعی احمدآبادی		۲ شوال ۱۱۲۶ ہجری	نادیر	برکات الاولیا بحوالہ سیر الاولیا	آپ مشاہیر سادات حسینی سے ہیں صاحب کشف و کرامات اور عجیب حالات رکھتے تھے رفاعیہ احمدیہ سے فیض باطنی پایا تمام کمالات و فیوضات و خرقہ خلافت اپنے والد ماجد سے حاصل کیا ساٹھ برس تک آپنے مسند ارشاد پر جلوس فرمایا آپ کے اجداد سے سید شریف سرمست سورت بندر اسحاق میں شاہ مینا شکندرہ کفر و کینہ موضع جموسر میں سید ولی اللہ کمبایت میں اور سید علی موضع دہنی وغیرہ میں مشہور ہیں۔
ایضاً	حضرت شاہ علی معروف سانگڑی سلطان			قصبہ قندہار دکھن	برکات الاولیا بحوالہ پنج گنج	آپ فیض ارادت و بیعت سلسلہ رفاعیہ احمدیہ میں رکھتے تھے بارہ سال کامل آپ ریاضت شاقہ دولت آباد کے قلعہ میں کرتے رہے دوسرے سلسلوں کے بزرگان سے نعمت باطنی پائی ہے حاجت روائے خلق تھے۔
پیشواء قادریہ	حضرت شاہ فتح محمد کرانوی نام غیاث الدین بن مبارک	انبالہ	۲۹ ربیع الاول ۱۱۳۱ھ	کرانہ	برکات الاولیا	آپ سید طہ قطب الدین قادری کے مرید و خلیفہ ہیں مدینہ طیبہ جاکر حضرت شیخ یحییٰ مدنی سے بھی خلافت فیض قادریہ حاصل کیا اور صحبت میں شاہ بدر الدین قادری برقع پوش کی جو مصر کے جنگل میں رہا کرتے تھے فیض باطنی اخذ کیا۔

نام سلسلہ	نام حضرت صاحبان خانواده	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری
						اور بغداد پہونچکر حضرت سید غوث الاعظم کی روح مبارک سے فیض وسیلہ حاصل کیا اور سنہ ۱۱ ہجری میں بعد حج بیت اللہ کے واپس تشریف لائے خانقاه و مسجد تعمیر کی اور ارشاد و ہدایت
پیشواء قادریہ	حضرت شاہ برہان حسینی .		سنہ ۱۰۸۳ ہجری	بیجاپور متصل مزار شاہ ہاشم	برکات الاولیاء	آپ مرید و خلیفہ اپنے جد امجد حضرت شاہ ہاشم علوی کے ہیں خوارقات و تصرفات ظاہری و باطنی میں مشہور و معروف تھے اور ہر دم کو دم واپس سمجھتے تھے بقول شاعر ؎ غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش ۔ شاید ہمین نفس نفس واپسیں بود ۔ بزرگ
						ہیں آپنے رحلت فرمائی کہتے ہیں کہ اوس روز آفتاب نہیں نکلا سب حیران تھے جب دوسرے روز سورج نکلا تو سمجھے کہ حضرت قطب وقت تھے اسلئے ایسا ہوا کہ باوجود مطلع صاف ہونے کے سورج نہیں دکھائی دیا ۔ آپکی نعش کو بیجاپور لائے اور تین بار نماز جنازہ پڑھی گئی ۔
پیشوا اولاد و سرمشار ہاشم شاہی	حضرت حاجی محمد ہاشم گیلانی		۷ ۔ محرم روز جمعہ سنہ ۱۰۸۷ھ	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ سادات عظام گیلانی و کبرای مشائخ قادریہ سے ہیں آپکی نسبت آبائی بچند واسطہ درمیانی سید محمد غوث اوچی گیلانی پہونچتی ہے بارہ برس سیر و سیاحت ملک عرب و عجم و شام و عراق میں گذرانے اور حلب میں جاکر زیارت مزار سید شمس الدین محمد
						حلبی جد بزرگوار خود سے مشرف ہوے بعدہ لاہور میں آکر سکونت اختیار کی اور رہنمائے خلق رہے ۔
ایضاً	حضرت سید جعفر بن محمد ہاشم	روز پنجشنبہ ۱۹ جماد الثانی ۔ سنہ ۱۰۴۱ھ	روز شنبہ ۹ ۔ رجب سنہ ۱۱۰۷ھ عمر ۶۶ سال	بیرون شہر لاہور تکیہ انبلی والہ	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار تھے ۔ اپنے وقت میں یکتائے زمانہ نجابت و شرافت و کرامت میں تھے ۔
ایضاً	حضرت سید محمد فاضل متوکل بن سید محمد ہاشم گیلانی ۔		۲۰ ۔ ذالحجہ سنہ ۱۱۱۲ ہجری	بیرون لاہور متصل تکیہ سید اسمٰعیل محدث	ایضاً شجرۃ الانوار	آپ خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود ہیں جسوقت آپکے والد حج کعبۃ اللہ کو جانے لگے تو اونہوں نے نصیحت کی تھی کہ لے نور العین کوچہ و بازار گردی کو موقوف رکھنا اور رات دن اپنے گھر میں عبادت الٰہی میں مصروف رہنا چنانچہ آپنے ویسا ہی کیا یہانتک کہ بعد مرگ آپکا جنازہ گھر سے نکلا اور خود زندگی میں گھر سے باہر نہ نکلے ۔
						صاحب شجرۃ الانوار لکھتے ہیں کہ آپ کتاب جواہر خمسہ اپنے پاس رکھتے تھے اور وقت فراغت مطالعہ کیا کرتے حضرت عالمگیر بادشاہ آپکے ارادت مندوں سے تھے چند بار بادشاہ نے حاضر ہوکر نقد و جنس و جاگیر پیش کش کی مگر آپ نے قبول نہیں فرمائی ۔
ایضاً	حضرت سید عمر بن سید ہاشم گیلانی	سنہ ۱۰۳۱ ہجری	۱۶ ۔ شعبان روز یکشنبہ سنہ ۱۱۱۵ھ	لاہور	خزینۃ الاسرار	آپ فرزند و خلیفہ اعظم پدر بزرگوار خود ہیں آپکا ایک رسالہ علم سلوک قادریہ میں ہے کہ اگر طالب اوسپر عمل کرے تو مطلب و مدعا حاصل ہو اور عقائد اہل سنت میں بھی ایک کتاب آپکی ہے کہ کسیکو جائے اعتراض نہیں ہے ۔
ایضاً	حضرت سید عبد الحکیم گیلانی	سنہ ۱۰۳۱ھ بعہد جہانگیر بادشاہ	۹ ۔ رجب سنہ ۱۱۰۸ھ عمر ۷۷ سال	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے آپکے جد امجد ایران سے ہند میں تشریف لائے تھے آپنے درجہ خلافت شیخ عبد اللہ مرید شاہ فیروز جنکا سلسلہ خلافت بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے حاصل کیا تھا ۔
ایضاً	حضرت سید حسن پشاوری گیلانی بن سید عبد اللہ		سنہ ۱۰۱۵ ہجری	پشاور	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود سید عبد اللہ ہیں آپکے جد بزرگوار سید محمود اول بغداد سے ملک ٹھٹھہ میں تشریف لائے تھے جب انہوں نے وفات پائی تو اونکے پسر سید عبد اللہ پشاور تشریف لیگئے تھے نسبت آبائی آپکی بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتی ہے

نام خانوادہ	نام مقتدیان صاحبان خانوادہ	[illegible]	تاریخ وفات	جائے مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا و قادریہ	حضرت شاہ درگاہی قادری لاہوری		۱۱۲۲ ہجری	لاہور متصل چاہ پانیا تو آلہ	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت سید عبدالرزاق شاہ چراغ گیلانی ہیں آپ سنگھرہ سے ہمراہ اپنے پیر کے لاہور آئے تھے آپ نے چشتیہ صابریہ سے بھی فیض حاصل کیا ہی نقل ہے خانقاہ آپکی ایک زمیندار کا چاہ تھا اوسنے عرض کیا کہ میرا لڑکا بعلت دنبل کی قسم پانی دانہ بیمار ہے دعا فرمائیے کہ صحت ہو جاوے وقت خوش تھا آپنے فرمایا لڑکے کو اپنے چاہ میں غسل دلاؤ اچھا ہو جائیگا بلکہ میں نے خدا سے چاہا ہے کہ تا قیامت جو کوئی اپنے لڑکے کو بعلت پانی دانہ بیمار ہو اس چاہ میں غسل کرائیگا شفا پاوے گا چنانچہ ہر ایتوار بہت خلقت لڑکوں کو لیکر غسل دلاتی ہے اور شفا ہوتی ہے اور بعضے بعد غسل لانے کے میٹھی روٹی یا نمکین حاضرین کو تقسیم کرتے ہیں اور چاہ مذکور بچاہ پانی دانیا والہ مشہور ہے کہ درمیان موضع مزنگ لاہور متصل مزار سید اسمٰعیل محدث ہے۔
ایضاً	حضرت سید نور محمد بن سید محمد امیر	۳۰ھ	۱۹ ذوالحجہ ۱۱۲۶ھ سال ۷۳	حجرہ شاہ مقیم	خزینۃ الاصفیا و سراج الاولیا	آپ خلیفہ و سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار تھے آپ ولی مادرزاد تھے صاحب سراج الاولیا لکھتے ہیں آپ نے خود فرمایا تھا کہ ایام طفولیت میں پہلا سیپارہ جسوقت پڑھنے لگا ہوں معانی قرآن شریف مجھپر عیاں ہو جاتی تھے۔
ایضاً	حضرت سید عبد الوہاب بن سید معزالدین ابن جان محمد حضوری		۲۱ شوال ۱۱۳۱ ہجری	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ سادات عظام و مشائخ ذوالکرام سے تھے اور لاہور میں بہدایت خلق مشغول رہتے تھے۔
ایضاً	حضرت سید احمد شیخ الہند گیلانی		۱۱۳۶ ہجری	کوٹلہ متصل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ	ایضاً	آپ عظماء مشائخ قادریہ ہیں عرب سے ہند میں تشریف لاکر قریب وزیرآباد ملک پنجاب میں ایک گانو بنام کوٹلہ آباد کیا آپکا نسب ابای بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے بہمراہی شیخ عبدالکریم عباسی سکھان پنجاب کے ہاتھ سے شربت شہادت نوش کیا آپکی اولاد خانپور درمیان کوہستان فیمابین ملک کشمیر رہتی ہے۔
ایضاً	حضرت سید بدرالدین گیلانی بن سید علی ابن حاجی سید محمد ہاشم	لاہور	۱۱۳۰ھ یا ۱۱۳۶ھ	لاہور	ایضاً	آپ اپنے وقت کے ولی اور فاضل متبحر اور بڑے متوکل تھے درس و وعظ میں مصروف رہا کرتے گذران قلندریہ و سخن بیباکانہ رکھتے تھے محمد معزالدین بہادر شاہ بن عالمگیر بادشاہ ایک لاکھ روپیہ نقد اور چند قطعہ زمین بوجہ جاگیر نذر گذرانی آپنے قبول نہیں فرمائی
ایضاً	حضرت سید عبداللہ بھاکری بن سید عبدالقادر بھاکری		۹۔ شعبان یا محرم ۱۰۹۰ھ	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار کے ہیں آپکی ذات بابرکات واسطے شفائے بیماران حکم اکسیر اعظم رکھتے تھے۔ جو مریض آپکے حضور حاضر ہوتا شفائے کامل پاتا اور آپکی دعا حق بے اولادان مستجاب تھی صدہا بے اولاد آپکی دعا سے اولاد والے ہوئے
ایضاً	حضرت سید حاجی عبداللہ گیلانی بن سید اسمٰعیل ابن سید قاسم		۱۱ ربیع الثانی ۱۱۴۱ھ	لاہور	ایضاً	آپ بزرگ ترین مشائخ لاہور سے ہیں نواب زکریا خان ناظم لاہور معہ امرائے مصاحبین خود معتقد اور مرید تھا۔
ایضاً	حضرت شاہ محمد غوث گیلانی بن سید حسن پشاوری		۱۱۵۲ ہجری	لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپ مرید و خلیفہ اپنے والد ماجد کے ہیں آپنے قریباً تمام ہندوستان میں سیر و سیاحت کی اور بہت اولیاء اللہ سے فیض پایا چنانچہ شاہ میراں بھیکہ چشتی و عبدالغفور

نام خاندان	نام مقدس صاحبان مزار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری

نقشبندیہ و خلفائے حاجی محمد نوشاہ گنج بخش کی خدمت میں فیض حاصل کیا۔ نقل ہے کہ جب راجہ رنجیت سنگھ والئے ملک پنجاب کی وفات کے بعد اوسکا پسر کھڑک سنگھ بر سر حکومت لاہور ہوا تو اوسکے پسر نونہال سنگھ نے جو با اختیار حاکم تھا حکم دیا کہ لاہور کی فصیل کے باہر چار ہزار قدم تک زمین صاف کرکے چاروں طرف شہر کے میدان مرتب بنایا جاوے چنانچہ اس کام پر دو لاروس فرنگی مقرر ہوا اور اوسنے مکانات گرائے اور درخت کٹوانے شروع کئے اور جسوقت آپکے مزار کی چار دیواری گرائی تو اوسی روز کھڑک سنگھ مرگیا اور نونہال سنگھ جب اوسکی نعش جلا کر آیا تو سلامی کی توپوں کے سبب قلعہ کے دروازے کا ایک پتھر جدا ہوکر نونہال سنگھ کے سر پر آپڑا اور اوسکے صدمہ سے وہ بھی مرگیا اور اوسکی والدہ رانی چند کور نے خوف زدہ ہوکر حکم دیا کہ مزار آپکا نہ گرایا جاوے چنانچہ گرا ہوا حصہ او سیوقت تعمیر کرایا گیا۔ آپ نے روح پر فتوح حضرت میاں میر سے فیض اویسیہ بھی حاصل کیا تھا۔

نام خاندان	نام مقدس صاحبان مزار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوائے قادریہ	سید عبدالقادر معروف شاہ گدا گیلانی بن سید عمر ابن حاجی محمد	دوم ذالحجہ روز جمعہ سنہ ۱۰۶۳ھ	سنہ ۱۱۵۲ھ عمر ۹۰ سال	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ نے اول بچپن میں سید عبداللہ مکی سے فیض حاصل کیا اور سید عبداللہ نے وقت روانگی بیت اللہ شریف کے آپکو بنا بر تکمیل سپرد سید عبدالرحمن کیا بعد وفات اونکی آپ نے خدمتمیں سید محمد بن سید علاء الدین حسنی لاہوری حاضر ہوکر سند جواہر خمسہ سراج السالکین و علم جفر و تکسیر وغیرہ حاصل کی جنکا مزار کا عدی محلی لاہور میں بسید میر مشہور ہے اور وہ حضرت مرید و شاگرد شاہ محمد غوث گوالیاری صاحب جواہر خمسہ تھے اور فن طبابت آپ نے شاہ عبدالرسول زنجانی لاہوری سے اور سند علوم حدیث و تفسیر و فقہ از حال باکمال خود سید اسمعیل گیلانی بن قاسم حاصل کی اور خرقہ خلافت خاندان قادریہ اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا تھا کشف الاسرار خورد کشف الاسرار بزرگ آپکی تصانیف و توالیف سے ہیں و رسالہ اسرار الکتمانی علم حقایق و دقایق میں آپ ہی کا تصنیف ہے۔
مادہ تاریخ وفات از شجرۃ الانوار ؎ آہ رفت از دار دنیا قطب عہد۔						
ایضاً	حضرت شیخ محمد سلطان لاہوری معروف مرگ نینی		۹ شوال سنہ ۱۱۵۸ ہجری	لاہور	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ شیخ سیدی شاہ کے خاندان قادریہ میں ہیں جنکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی حضرت شاہ قمیص گیلانی کو پہنچتا ہے اور چونکہ دونوں آنکھیں آپکی بہت خوبصورت مشابہ چشم آہو تھی اسلئے آپ کے پیر نے بجناب مرگ نینی مخاطب کیا تھا آپ مجذوب سالک و سالک مجذوب صاحب جذب و سکر و عشق و محبت تھے۔
ایضاً	حضرت شاہ حسین بن سید نور محمد ابن شاہ امیر		۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۰۶۲ھ	حجرہ شریف	خزینۃ الاصفیا	آپ عظماء مشایخ قادریہ سے ہیں آپکے خوارق و عادات اور کرامات بہت ہیں مگر یہ مختصر گنجایش نہیں رکھتا کہ پورے حالات قلمبند کئے جاویں۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد عظیم قادری۔		سنہ ۱۱۸۱ ہجری	کوٹ بیگم متصل لاہور	ایضاً	آپ اولاد حضرت شاہ مقیم محکم الدین صاحب حجرہ ہیں لاہور سے باہر دریا راوی کے پار بمقام موضع کوٹ بیگم آپ نے سکونت اختیار کی تھی اور طالبان حق کو واصل بحق کرتے تھے آپ کے وقت میں لوٹ مار افغانان کابلی لاہور میں ہوئی زمینداران کوٹ بیگم نے آپ کے حضور آنکر عرض کی کہ سکنائے لاہور اور اوسکے نواح کے بخوف لوٹ افغانوں کے مال و متاع و متعلقان خود کو لیکر فرار ہوئے جاتے ہیں ہمارے واسطے کیا حکم ہے آپ نے ارشاد کیا کہ جو کوئی کوٹ بیگم میں آویگا امن سے رہیگا بہت مخلوق کوٹ بیگم میں آنکر جمع ہوئی افغانان نے لاہور و اوسکے نواح کو لوٹا مگر کسی نے کوٹ بیگم کیطرف افغانوں سے موہنہ نہیں کیا۔
ایضاً	حضرت شاہ سردار قادری		سنہ ۱۱۴۲ ہجری	باگنٹوال بفاصلہ چہ کوس	ایضاً	آپ مریدان کاملین مصاحب حال قادری سے ہیں اور اونہوں نے نعمت ولایت و خرقہ خلافت حضرت شاہ میر سجادہ نشین حجرہ سے پائی تھی اور بنام مصاحب کلاں شہرت رکھتے تھے بعد وفات پیر موصوف خود سجادہ نشین مشیخت ہوئے۔ وقت لوٹ کھسوٹ احمد شاہ درانی زمینداران باگنٹوال وغیرہ دیہات قرب و جوار کے مردان

نام خانواده	نام مقتدر صاحبان خانواده	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
حضرت کے حضور حاضر ہوکر استمداد دعا و طالب امن ہوئے آپ نے چادر اپنی اونکو عطا فرمائی اور کہا کہ جس گانو کو امان میں رکھنا منظور ہو اوسکے گرداگرد یہہ چادر ہمارے پہراؤ امن رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔						
پیشوائے قادریہ	حضرت سید محمد شاہ رزاق گیلانی خلف شاہ محمد ہاشم برادر...	سنہ ۱۰۱۱ھ [illegible]	سنہ ۱۰۸۴ھ مادہ تاریخ خورشید دین	حجرہ شاہ مقیم [illegible]	خزینۃ الاصفیا اسرار الاولیا	آپکا اصلی نام میر محمد و لقب عبد الرزاق ہے آپ بڑے صاحب کشف و کرامات تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ مصاحب خان خورد	لاہور	سنہ ۱۰۹۰ھ	موضع بابکوال	ایضاً	آپ خلفائے کاملین سید سردار شاہ سے ہیں بعد وفات اپنے پیر و مرشد کے مسند نشین خلافت ہوکر بہدایت خلق مشغول رہے پانچسو شخص حافظ قرآن آپکی ذات سے مستفید ہو
ایضاً	حضرت شاہ صدر الدین بن سید محمد عبد الرزاق	سنہ ۱۱۲۰ ہجری	سنہ ۱۱۹۰ھ عمر ۶۲ سال		ایضاً	آپ سادات عظام و مشایخ کرام سے اہل سخاوت و شجاعت و محبت تھے و بکار سپاہ گری بہت شوق رکھتے تھے و بہ غزو بیکار کفار کمر بستہ رہا کرتے تھے اور کشف و کرامات میں مشہور تھے
ایضاً	حضرت سید سعد الدین بن سید عبد الرزاق حجری		سنہ ۱۱۰۵ھ	حجرہ	ایضاً اسرار الاولیا	آپ صاحب صدق و صفا و معدن جود و سخا و مخزن خلق و حیا تھے تمام عمر اپنی جہاد ظاہری و باطنی یعنے جہاد اکبر و اصغر میں بسر کی۔
ایضاً	حضرت شیخ جان محمد قادری	لاہور	سنہ ۱۲۰۶ھ	بابکوال	ایضاً	آپ خلفائے نامدار مصاحب خان خورد سے ہیں بعد وفات پیر و مرشد خود سجادہ
مشیخت پر بیٹھکر بہدایت خلق مشغول رہے بسبب طوائف ملوکی و ضعف شاہان چغتائی کے چور و رہزنان نے ہر ایک جگہہ ہاتھ لوٹ کھسوٹ دراز کر رکھا تھا زمیندار بابکوال وغیرہ نے شکایت اس امر کی حضور میں کی آپ نے عصائے دستی دیکر فرمایا کہ اس چوب سے ہر چہار طرف دیہات اپنے کر خط کہنچیو انشاء اللہ اندرون خط کے چور و غارتگران سے کوئی نہیں آویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔						
ایضاً	حضرت شیخ عبد اللہ بلوچ لاہوری	لاہور	۸ جمادی الاول سنہ ۱۲۱۲ھ	مزنگ و افغہ لاہور محلہ [illegible]	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ شیخ شرف الدین قادری پانی پتی ہیں جنکا سلسلہ ارادت بچہار واسطہ درمیانی بحضرت میانمیر لاہوری پہنچتا ہے۔
ایضاً	شیخ محمود بن محمد عظیم قادری		سنہ ۱۲۱۶ھ	حجرہ کوٹ بیگم	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ سید صدر الدین بن سید عبد الرزاق قادری صاحب حجرہ ہیں بڑے مجیب الدعوات تھے جسکے حق میں نیک و بد زبان سے نکالتے وہ ہو کر رہتا
ایضاً	حضرت سید شادی شاہ قادری لاہوری	لکھووال علاقہ گجرات پنجاب	سنہ ۱۲۲۱ھ اور یہہ ہی سال وفات شاہ عالم	لاہور [illegible]	ایضاً	آپ خانوادہ قادریہ میں بے نظیر فقیر تارک الدنیا ہوئے ہیں اول بمقام لکھوال ضلع گجرات پنجاب سکونت رکھتے تھے بعد ازاں بارادہ چلہ کشی مزار پرانوار حضرت علی مخدوم گنج بخش ہجویری لاہور میں آکر رہے اور مردمان لاہور نے آپکے حلقہ ارادت میں آنکر راہ ہدایت
ایضاً	حضرت شاہ مزار قادری	کابل	سنہ ۱۲۲۵ ہجری	بابکوال	ایضاً	آپ اعظم خلفائے و شاگرد جان محمد قادری تھے نہایت بزرگ و عابد و زاہد قوم کے افغان تھے کابلی پیدایش اور سید صدر الدین مقیم شاہی سے بہی فیض کامل حاصل کیا ہے اور اپنی محنت سے قوت لایموت پیدا کرتے تھے اجرت امروزہ کو فردا کے لئے نہیں چھوڑتے تھے سکونت شاہدرہ لاہور رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت سید علیشاہ قادری	احمد آباد	سنہ ۱۲۲۷ھ	لاہور جنگی چراغ شاہ	ایضاً	آپکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم پہنچتا ہے آپکا مزار جنگی شاہ چراغ میں ہے اور وہ سجادہ نشین آپکے تھے۔

نام پیشوایان	نام مقتدایان خانوادہ	سنہ ولادت	تاریخ وفات	مدفن و مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا قادریہ	حضرت سید مزار علیشاہ شہید مقیم شاہی	سنہ ۱۱۹۲ھ	۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۲۲۵ھ عمر ۳۶ سال	حجرہ شاہ مقیم پنجاب ازامصار لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ جامع سیادت و شرافت و نجابت اور مخزن علم و حلم و زہد و تقویٰ تھے۔ آپکو صاحب سنگھ بیدی ساکن اونہ نے بیانا و شہید کیا تھا جو کہ قوم ہنود و سکھان کو بسبب کہنے اذان بآواز بلند وغیرہ ارکان اسلامی حضرات حجرہ سے سخت عداوت دلی تھی اسلئے آپکو بیدی مذکور نے معہ چند کس ہمراہیان بمقام قلعہ

اونہ قید کردیا اور بھاری زنجیروں سے باندہ دیا اسوجہ سے تمام ملک اور گروہ خدام وغیرہ میں بڑا شور و غل ہوا اور منصوبہ کیا کہ کسیطرح حضرت کو قید سے رہا کرایا جاوے چودہری قادربخش مرید حضرت نے مسمی سید سالو بار کو قلعہ میں بھیجا کہ جسطرح ہوسکے محبوسان کی زنجیریں کاٹ کر نکال لاوے دسویں ربیع الاول مقرر ہوئی کہ اوس رات کو سب مریدِ خیر خواہ حضرت چہڑائی کر کے سبکو نکال لائیں چنانچہ وقت مقررہ پر ایک مجمع کثیر زیر دیوار قلعہ پہنچ گیا سید لوہار نے بھی راتوں رات سبکی زنجیریں کاٹ ڈالیں مگر زنجیریں آپکی و سید ڈھولی شاہ برادر حقیقی حضرت اور ایک شخص دیگر کی کہ ایک ایک من وزن کی تھی کاٹنے نہ پایا تھا کہ صبح ہوگئی و محافظان قلعہ خبردار ہوگئے و بحالت ناچاری مجمع کثیر ہمراہیان حضرت کو چھوڑ کر واپس لے گئے اور ڈھولے شاہ نے معہ زنجیر آپکو زیر دیوار قلعہ ڈالدیا جنکو گھوڑے پر رکھکر ایک مرید لے چلا راستہ میں گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ گھوڑے سے گر پڑے اور مرید مذکور بخوف سواران سکھان ڈھولی شاہ کو اوسی جگہہ چھوڑ کر چلا گیا وہ بہزار تکلیف ایک کھیت گندم میں جا چھپے مالک کھیت قوم کا سکھ تھا اوسنے رحم کھایا اور اپنے کندھوں پر ڈھولی شاہ کو چہڑا کر گھر لیگیا اوس سکھ کا ایک مسلمان شریک کھیتی تھا اوس سے یہہ حال ظاہر کیا اور صلاح کی کہ جب دن گذر جائے تو رات کو علاقہ صاحب سنگھ بیدی سے باہر کردیا جاوے لیکن اوس مسلمان نے لطمع مال دنیا صاحب سنگھ کو فورا جاکر خبر کردی اور سواران سکھہ نے حضرت ڈھولی شاہ اور اوس سکھہ کو معہ اوسکے فرزند کے پکڑ لیا اور پیش کردیا اور بیدی مذکور نے حضرت مزار علی شاہ اور ڈھولی شاہ اور دیگر ایک شخص ہمراہی کو قتل کرادیا اور سید آہنگر کے دونو ہاتھ کٹوا دیے اور روشن نام کے مسلمان بیدین کو بہت کچھہ دیا اور جو کچھہ مال و متاع و زمین سکھہ مذکور کی تھی وہ سب

نام پیشوایان	نام مقتدایان خانوادہ	سنہ ولادت	تاریخ وفات	مدفن و مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
ایضاً	حضرت شاہ اعظم ابو حامد محمد حسن تخلص خیالی بن حسن طاہر		۲۷ رجب سنہ ۹۴۴ھ ہجری	دہلی کہنہ زیر مسجد منڈل	اخبار الاخیار	آپکی اصل نسبت منجانب پدر بزرگوار خود سلسلہ چشتیہ ہے لیکن ارتباط آپکا سلسلہ قادریہ میں غالب تھا سالہا حرم محترم مدینہ منورہ میں مجاور رہے شیخ حاجی عبد الوہاب آپکو مدینہ منورہ سے وطن دہلی میں لائے اور اقامت آگرہ میں رکھی (خزانۃ)

جب آپ خلوت سے جلوت میں آتے ہندو خواہ مسلمان سے جسکی نظر آپ پر پڑتی تکبیر کہتا اور تعجب کرتا تھا۔ آپ شاعر بھی تھے اور شاہ خیالی کے لقب سے معروف تھے اور مصنف چند رسالہ آپکے کلمات طیبات کو ملاحظہ کرنا چاہو تو اون کے مکتوبات کو کتاب اخبار الاخیار سے دیکھو۔ یہ غزل مشہور آنکی ہے۔

غزل مرنیر غمت را دل عشاق نشانہ + خلقے بتو مشغول تو غائب زمیانہ + گہہ معتکف ہرم وگہ ساکن مسجد + یعنے کہ ترا میطلبم خانہ بخانہ + مقصود من از کعبہ و بتخانہ تو بودے + مقصود توئی کعبہ و بتخانہ بہانہ + حاجی برہ کعبہ و من طالب دیدار + او خانہ ہمی خواہد و من صاحب خانہ + تقصیر خیالی باامید کرم تست + زیرا کہ گنہ را بہ ازیں نیست بہانہ۔

نام پیشوایان	نام مقتدایان خانوادہ	سنہ ولادت	تاریخ وفات	مدفن و مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
ایضاً	حضرت شاہ العالمین ابو عبد اللہ شاہ عبد الرزاق جھنجانوی۔	سنہ ۸۶۶ھ ہجری	سنہ ۹۴۹ھ عمر ۸۳ سال	جھنجانہ	انوار العارفین	آپ نے اول شاہ اعظم ابو حامد خیالی سے تلقین پائی اور آپکو کلاہ و شجرہ قادریہ اونسے مرحمت ہوا اور اجازت سلسلہ سہروردیہ شطاریہ و ابسیہ و چشتیہ میں حاصل کی اوسکے بعد شیخ امیر محمد مودود لاری سے خرقہ خلافت قادریہ حاصل کیا بعد اوسکے سید اسمعیل سے خرقہ قادریہ لیا اور اوسیوقت میں حضرت راجی شاہ سید مانکپوری سے جامہ خلافت ملا اور اونہوں نے بخطاب فرزند آپکو مخاطب کرکے

نوٹ دیکھو نوٹ صفحہ ۷۸

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا قادریہ	حضرت شیخ محمد مودود لاری			پانی پت	اخبار الاخیار	آپ سے حضرت شیخ امان پانی پتی نے استفادہ علم توحید و تحقیق کتاب فصوص الحکم وغیرہ کیا تھا سنہ ۹ ہجری میں اس ملک میں آئے بہت مدت آگرہ میں اقامت رکھی بعد اوسکے شیخ امان پانی پتی کی محبت و رابطہ سے اخیر وقت پانی پت میں سکونت اختیار کی اور وہیں وفات پائی۔
ایضاً	حضرت شیخ امان پانی پتی یا شیخ امان اللہ پانی پتی عرف عبد الملک		۱۲ ربیع الاول سنہ ۹۵۷ ہجری	ایضاً	اخبار الاخیار شاہ عبد الحق و اخبار الاخیار	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابو حامد محمد حسن خیالی ہیں آپکی کتب و رسایل بہت ہیں مسئلہ توحید میں بیان شافی رکھتے تھے اور فاش فرمایا کرتے تھے علم تصوف و توحید میں بہت کتابیں و رسایل ہیں آپکا مقولہ ہے سرمایہ درویشی دو چیز ہیں تہذیب اخلاق و محبت اہل بیت آنحضرت صلعم آپ شاگرد شیخ محمد محمود لاری ہیں قلندریہ مشرب ہیں بدو واسطہ درمیانی حضرت شاہ نعمت اللہ ولی نسبت رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ فضل اللہ			دہلی	تاریخ حبیب اللہ	آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ خیالی اور چچا شیخ عبد الحق دہلوی تھے عجب حال و طرفہ مقال رکھتے تھے اور ہمیشہ ذوق و وجد و سماع میں گذارتے تھے اور چونکہ اپنی بھائیوں میں منجھلے تھے اسلئے شیخ منجھو کے نام سے شہرت رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ سیف الدین ترک دہلی			ایضاً	ایضاً	آپکی ارادت سلسلہ قادریہ میں تھی اور صحبت شیخ امان پانی پتی سے بہرہ وافر اوٹھایا تھا شوق محبت و سوز و گداز میں درجہ عالی رکھتے تھے ظاہری [illegible] بر وہ مراتب درویشی و خداپرستی کیا ہوا تھا کسیکو اوپر فقر و فنا و حالت اندرونی سے خبردار نہیں کرتے تھے آپ والد بزرگوار حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلی تھے
ایضاً	حضرت شیخ محمد فاضل بٹالوی		۱۴ ذالحجہ سنہ ۱۰۵۱ھ	بٹالہ ملک پنجاب	حدیقۃ الاولیا	آپ شیخ محمد فضل کلانوری کے مرید و خلیفہ تھے جنکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی شیخ محمد طاہر لاہوری سے ملتا ہے ہزاروں روپیہ یومیہ آپکی خانقاہ میں خرچ ہوتا اور لنگر عام جاری رہتا تھا یہہ سب خرچ آپ خزانہ غیب سے دیا کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ غلام [illegible] قادری وایاں والہ		سنہ ۲۶۰ ہجری	وایاں ضلع گجرات ملک پنجاب	ایضاً	آپ خاندان قادریہ میں نہایت عابد و زاہد و صاحب عشق و محبت و کشف و کرامات تھے آخری زمانہ میں اگر آپکو قطب وقت کہا جائے تو بجا ہے آپکی ذات با برکات چشمہ فیض اور دریائے رحمت تھی جو کوئی آیا مقصد سے خالی نہیں گیا
ایضاً	حضرت سید عبد اللہ شاہ بغدادی		۱۴ محرم سنہ ۱۲۰۷ھ	رامپور اندرون احاطہ پختہ مسجد	انوار العارفین	آپ سجادہ نشین بغداد تھے آپکی نسبت باطن بچند واسطہ درمیانی سید عبد العزیز بغدادی فرزند حضرت غوث الاعظم پہنچتی ہے آپکا لڑکا مر گیا تھا اوسکی غم فراق میں آپنے سفر اختیار کیا اور سیر کنان شاہجہان آباد جو اسوقت دہلی جدید کہلاتا ہے تشریف لائے۔ مولانا فخر الدین و مرزا مظہر جان جانان و ظفر علیشاہ و شاہ ابا دانی و میراں ناتو و میر فتح علی نے کمال تعظیم و تکریم کرکے اونکی پالکی سواری کو اپنے کندھوں پر رکھا اور صاحب طریقہ اخوند فقیر صاحب بھی کہتے ہیں کہ ہمنے بھی پالکی شاہ بغدادی صاحب کی اپنے کندھوں پر رکھی تھی اور بغدادی صاحب نے ذکر مریدان اخوند صاحب سنکر فرمایا کہ اخوند بابا تمنے یہہ طرز حلقہ کی اہل طریقت ہماری سے لی ہے اور یہہ انکا تصرف تھا کہ جس شہر یا قریہ میں آپ جاتے تھے رئیس و غریب اوس جگہہ کے پالکی آپکے کندھوں پر رکھکر لیجایا کرتے تھے اور نذرانہ پیش کیا کرتے تھے نواب فیض اللہ خاں رئیس رامپور متکلف اقامت اپنے شہر کے ہوئے اور ایک گانو آغاپور آپکو جاگیر دیا اور فتوحات غیبیہ بے انتہا علاوہ اسکے آپکو پہنچی تھی۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوائے قادریہ	حضرت مولوی امجد علی بن مولوی سید محمد جعفری		۲ ربیع الاول ۱۲۳۰ھ رجب	اکبرآباد معروف آگرہ	انوار العارفین	آپ خلیفہ اعظم سید عبد الصمد بغدادی تھے اور نسب آپکا بچند واسطہ بمیانی السید اسحاق بن امام جعفر صادق پہنچتا ہے کہتے ہیں کہ بادشاہ حضرت محبوب سبحانی کے سید عبد اللہ بغداد سے آپکی تعلیم کے لئے ہند میں تشریف لائے تھے آپکو نبیرہ سید مظفر علی شاہ طریقہ قادریہ سے جد بزرگوار سے اور طریقہ چشتیہ نظامیہ حضرت شیخ نظام الدین فرزند حضرت مولوی نیاز احمد بریلوی سے حاصل کرکے تعلیم
ایضاً	حضرت حکیم سید نور اللہ اکبرآبادی		۲۳ صفر ۱۲۷۰ھ	رامپور	ایضاً	آپ طریقہ قادریہ میں مرید و خلیفہ اپنے خسر مولوی امجد علی ہیں تواضع و فروتنی حد سے زیادہ تھی اور پابند اوقات رہتے تھے۔
ایضاً	حضرت سید محمد علی شاہ بن حکیم سید نور الدین			ایضاً	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار کے ہیں اور سجادہ نشین ہوکر تلقین و تعلیم مریدوں میں مصروف رہے ہیں۔
ایضاً	حضرت شاہ قطب		۴ جمادی الاول ۱۱۸۶ھ	مراد آباد کے شہر باہر	ایضاً	آپ صحیح النسب سادات سے سلسلہ قادریہ میں تھے افغانوں کے عہد میں شہر مراد آباد میں تشریف لائے تھے آپکے مزار کے قریب مسجد و چاہ تعمیر کرایا ہوا نواب دوندیا خاں کا ہے
ایضاً	حضرت شاہ جمال اللہ بن محمد عاشق				انوار العارفین بحوالہ تذکرہ حاجی رفیع الدین	آپکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ بمیانی شاہ عبد الرزاق جھنجانوی قادری پہنچتا ہے زہد بدرجہ غایت رکھتے تھے تمام عمر ایک وقت کھانا اپنے ہاتھ سے پکا کر کھاتے تھے اور مریدان و محتاجان خانقاہ سے بقدر ضرورت ما یحتاج لیلیا کرتے تھے تاکہ ذکر و دنیا دار نہ ہو
ایضاً	حضرت جمال العارفین ابو البرکات شاہ محمد			[illegible]	انوار العارفین بحوالہ حاجی	آپ فرزند و خلیفہ جانشین شاہ العالمین ابو عبد اللہ شاہ عبد الرزاق ہیں اور مجاز و ماذون سلاسل قادریہ چشتیہ اور اویسیہ۔
پیشوائے قادریہ و سر سلسلہ صفویہ	حضرت شیخ رفیع الدین صفوی	شیراز	۹۵۲ھ	آگرہ بخانہ خود	اخبار الاخیار	آپ جامع فضائل حسبیہ و نسبیہ تھے میر معین الدین صاحب تفسیر معینی و شیخ صفی الدین عبد الرحمن کی اولاد سے تھے اسی سلسلہ کو سادات صفویہ کہتے ہیں آپکے اجداد کرام سے تھے اور مشائخ حدیث مولانا جلال الدین محمد دوانی جنکے سلسلہ کو سادات سلامیہ کہتے ہیں غالباً آپ کے اجداد سے ہیں جنہوں نے روضہ مقدسہ حضرت صلعم سے آواز جواب سلام سنی تھی وہ بھی آپکے اجداد سے ہیں۔ بعض اجداد آپ کے حرمین الشریفین گئے اور بعہد سلطان سکندر گجرات سے دہلی میں آئے اور بادشاہ موصوف کے اذن سے آگرہ میں اقامت فرمائی اب کوئی آپکی اولاد سے آگرہ میں نہیں ہے سلسلہ آپکا بالکل قطع ہوگیا۔
پیشوائے قادریہ	حضرت مخدوم شیخ بہکاری اسم شریف نظام الدین بہیکہ بن حضرت قاری امیر سیف الدین۔	۸۸۹ھ	۹ ذیقعدہ ۹۸۱ھ عمر ۹۲ سال	کاکوری مشہور قصبہ مضافات لکھنو	عمدة الوسائل مولوی عبد الکریم بحوالہ الکشف المتواری و زاد الآخرة	آپ اولاد امجاد محمد حنیفہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہیں چونکہ والدہ ماجدہ آپکی قبیلہ حنیفہ سے تھیں اسلئے آپ ملقب بلقب محمد حنیفہ کہلاتے ہیں قصبہ کاکوری میں حضرت کے والد بزرگوار نے استقامت اختیار فرمائی تھی آپکو بعالم رویا آنحضرت صلعم نے بشارت فرمائی تھی کہ تم کو سات اشخاص کاملین سے تکمیل ہوگی چنانچہ ویسا ہی ہوا اور وہ سات اشخاص یہہ ہیں اول آپ کے استاد و والد ماجد قاری امیر سیف الدین ہیں جنسے علوم درسیہ و علوم تفاسیر وغیرہ تحصیل کیا دوسرے ضیاء الدین

٭ نوٹ یہہ تام صفحہ ۵۴ بجائے نام حضرت شاہ العالمین ابو عبد اللہ شاہ عبد الرزاق جھنجانوی ہونا چاہئے تھا۔

[illegible]	نام متقدمان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		کیفیت مختصر حالات ضروری

محدث مدنی ۳۔ حاجی عبداللطیف ہراتی ۴۔ پیر بیعت حضرت سید ابراہیم ایرجی ۵۔ پیر طریقت و تکمیل و ہدایت مشغولی ارسال غوثیہ و رفع کرنے
نزاع وحدت وجود و وحدت شہود کے حافظ ابراہیم بن سید احمد ابن سید حسن ہیں اور دو بزرگوں یعنے حضرت غوث الاعظم و حضرت شہاب الدین
سہروردی سے نسبت اویسی پہنچی ہے اور حضرت غوث الاعظم کو صاحب تحقیق ذوالجناحین کہتے ہیں جناح اول شیخ شہاب الدین اور
جناح دوم محی الدین بن العربی خود حضرت غوث الاعظم نے فرمایا ہے کہ علم رسول صلعم کو میں نے دو حصے کیا ایک حصہ شہاب الدین سہروردی
کو دیا اور وہ علم شرایع و اتباع سنت ہے اور دوسرا حصہ محی الدین عربی کو اور وہ علم حقایق اور معارف ہے کہ وہ ذات بحت تعالے
شانہ سے متعلق ہے اور یہہ دونو علم یکجا نہیں ہوتے الا در بطن رسول صلعم کے۔ اور سید ابراہیم ایرجی نے آپکو فرمایا کہ دو چیز یعنی مشغولی
ارسال غوثیہ اور دوسری مثال مہری و کتبہ ضوابط اعتکاف کا مصلحتاً موقوف بر دست مبارک مخدوم زادہ یعنے صاحبزادہ حافظ سید ابراہیم
ہے کہ اوسکی تکمیل صاحبزادہ موصوف کے ہاتھ سے ہوگی۔ کہ اوسمیں ایک سر ہے اور منتظر وقت رہو کہ کب وہ وارد ہند ہوتے ہیں آخر کار
جہانسی ہیں اونکی خبر تشریف آوری سنکر معہ چند کس ہمراہیان کے آپ وارد جہانسی ہوے اور قدمبوسی کے لئے صاحبزادہ صاحب
کی خدمت میں حاضر آے اونہوں نے ادراک صحیح اور نور فراست سے آپکو دریافت کرکے کمال جوش خاطر سے معانقہ فرمایا اور یہہ مصرعہ پڑھا
مصرعہ یار در خانہ و من گرد جہاں میگردم۔ اور استراحت کے لئے آپکے مکان تجویز فرمایا اور دوسرے دن بعد نماز صبح اوراد و وظایف
کی تمام سرگذشت آپ سے دریافت فرمائی اور ارشاد کیا کہ عنقریب کالپی پہنچکر ایک مقام واسطے تمہارے اعتکاف کے مقرر کیا جائیگا۔
اور پرداخت مشغولی ارسال غوثیہ کی اجازت دیجائے گی کیونکہ ضابطہ مقررہ واسطے اجازت اس مشغولی کے مشروط بشرایط اعتکاف ہے
بالفعل تجدید ذکر پاس انفاس ضرور ہے اور کتاب ملہمات قادری کے مطالعہ کے لئے عنایت فرمائی کہ اسکو دیکھا کرو اوسمیں اول ہی اسناد
اسی مشغولی ارسال غوثیہ کے درج پاے۔ حضرت غوث الاعظم کو یہہ مشغولی حضرت خضر علیہ السلام سے پہنچی تھی اور فرمایا کہ کتاب عوالم المعالم جنیدی
بھی دیکھی ہے عرض کیا کہ ہاں مطالعہ کیا ہے فرمایا کہ جس شخص نے کتاب عوالم کو نہیں دیکھا اوسکو دریافت ہونا ملہمات کا بہت دشوار ہے
الحمد للہ کہ تمکو پہلے سے آگاہی ہے۔ عرض کیا کہ امور و غموض رسالہ پر پہنچنے کو کمال ذہن رسا چاہیئے فقیر اپنے ذہن کو قابل دریافت کرنے مسایل
عرفانیہ کے نہیں دیکھتا مگر یہہ کہ آپکی توجہات کام کرے اونہوں نے فرمایا کہ اس راہ ہستی میں نیستی راہ بر ہے جس شخص کو سرمایہ نیستی ہے اوسکو ہستی
حضرت حق کی دولت نقد ہے۔ خلاصہ یہہ کالپی میں پہونچکر اعتکاف کیا اور بعد انفراغ اعتکاف کے ارشاد ہوا کہ بعد نماز صبح کے چار گہڑی
تک اپنے ساتھ مکان کے گوشہ میں واسطے مشغولی طریقہ کے مقرر فرمایا بعدہ درس شرح عوالم جنیدی کا ہوتا تھا اور شامل اوسکے رسالہ ملہمات
کا قرار پایا چہہ مہینے تک حاضر حضور رہکر ضوابط اوقات کی تکمیل آپ فرماتے رہے بعد اوسکے بپاس خاطر و خبر گیری والدہ خود رخصت ہوکر وطن
کو تشریف لاے وقت رخصت کلاہ مبارک و امثال مہری و اسماء پیران و اجازت نامہ مزین بمہر خاص و مندیل سر مبارک حضرت پیران پیر
جناب سید احمد کے دست مبارک سے فقیر کے سر پر باندہ کر رخصت فرمایا بعد پہنچنے وطن کے پانچویں روز قاری امیر سیف الدین ولد بزرگوار آپ کے
نے انتقال فرمایا۔

پیشوا ار قادریہ	حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا عثمانی	۹۲۵ھ مادہ تاریخ قاضی جیا	۲۲ رجب ۹۸۹ھ عمر ۶۴ سال	قصبہ نیوتنی ضلع اوناؤ واقعہ ملک اودھ	عمدۃ الصحائف مولوی عبدالکریم بحوالہ بحر ذخار	[illegible]	صاحب بحر ذخار لکھتے ہیں کہ آپ سید ظہیر الدین کی اولاد سے ہیں آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ بہکھاری کے تھے اور آپ نے دیگر سلاسل سے بھی نعمتیں پائی ہیں۔ طریقہ نقشبندیہ آپ پر غالب تھا اور حضرت شیخ وجیہہ الدین گجراتی سے بھی نعمت خواہ اجازت

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانواده	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری

حاصل کی تھی کتاب سلاسل الانوار میں لکھا ہے جب آپ تحصیل علم کے لئے گجرات احمد آباد گئے ایک روز منزل کرتے ہوئے راستہ بھول گئے اوسوقت حضرت خضر علیہ السلام نے ظاہر ہوکر فرمایا کہ میرے ساتھ چالیس روز رہو چنانچہ آپ چالیس روز رہکر جمیع علوم ظاہری و باطنی اون سے حاصل کئے۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانواده	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوار قادریہ	حضرت شاہ جمال خطاب جمال الاولیا بن شاہ جمیل الدین عرف شاہ مخدوم جہانیاں بن شیخ بہاؤ الدین	۹۰۳ھ ہجری	چاندرات عید یعنی سلخ رمضان ۱۰۴۷ھ عمر ۱۴۴ سال	قصبہ کوڑا ضلع فتحپور	عمدۃ الصحائف بحوالہ انقول بیاض	آپ مادرزاد ولی تھے اور نسبت عالی رکھتے تھے چنانچہ بلاواسطہ حضرت غوث الاعظم اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار سے فیض اویسیہ حاصل کیا بعدہ ہر سلسلہ سے اجازت و خرقہ پایا اور نعمت خلافت حضرت قاضی جیا سے سلسلہ قادریہ میں حاصل ہوئی اور

فیض صحبت شیخ قیام الدین بن شیخ قطب الدین ابن شیخ ادہن جونپوری سے حاصل کیا ہے۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانواده	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
ایضاً مادہ تاریخ	حضرت میر سید محمد ترمذی الکالپوی بن سید ابو سعید دانشمند حسینی رفت قطب زمان بسوئے جنان	بسوانہ مضافات لاہور ۱۰۷۱ھ	۲۲ شعبان ۱۰۷۱ھ عمر ۶۵ سال	کالپی ضلع جالون دریائے جمن کے کنارے	انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار	آپ سادات صحیح النسب ترمذی سے ہیں آبائے کرام آپ کے جالندھر میں سکونت رکھتے تھے اور آپکے والد بزرگوار نے آکر کالپی میں اقامت فرمائی آپ نے حضرت شاہ جمال اولیا سے طریقہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کی اور ہر چہار سلسلہ قادریہ چشتیہ وسہروردیہ مداریہ میں بھی آپ ہی سے اجازت حاصل کی تھی

اوسکے بعد آپ نے امیر ابو العلی سے سلسلہ نقشبندیہ میں اجازت لی اور کسب فتوحات فراواں کیا سب سے برتر سفر آپکو اجمیر شریف ہوا کہ جو بخشش حضرت خواجہ بزرگ اجمیری آپکو پیش آیا تھا اور جسوقت آپ مشرف بزیارت مزار مقدس خواجہ بزرگ ہوئے آپکو اوسوقت آپکو تھوڑی بیہوشی آگئی۔ اور عالم بیہوشی میں حضرت خواجہ موصوف نے آپکو دو برگ پان عطا فرمائے جب بیہوشی سے افاقہ ہوا تو وہ دونوں پان اپنے ہاتھ میں پائے اور ایک گویا کے موںہہ سے چند اشعار مثنوی مولوی روم آپ نے سنکر نعرہ مستانہ مارا آپکے نعرہ کی تاثیر سے اکثر آدمیوں پر بیہوشی غالب ہوئی مشہور ہے آپکے نعرہ کا اثر چوپایوں پر بھی ہوتا تھا اور ہمیشہ آپ بدل بریاں و دیدہ گریاں رہا کرتے تھے آپکی تصنیفات تفسیر سورہ فاتحہ و رسالہ در رسالہ ارادت و رسالہ تحقیق روح و اسرار توحید و ارشاد السالکین و رسالہ انقیاد عقاید صوفیہ و رسالہ عمل معمول ہے آپ مذہب وحدت وجود کا رکھتے تھے ایک روز ایک بال ریش مبارک سے جدا ہوکر آپکے تھا شاہ محمد فضل اللہ آبادی نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو اس بال کو اوٹھا لوں فرمایا ہاں اونہوں نے اوس بال کو اوٹھا کر حاضرین کو آواز دی سب جمع ہوئے اور سب نے موئے مبارک سے اسم ذات کی آواز سنی

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانواده	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
ایضاً	حضرت شیخ محمد افضل اللہ آبادی تخلص مختیر بن حضرت شیخ عبد الرحمن	۱۰ ربیع الاول ۱۰۳۷ھ ہجری	۵ ذی الحجہ ۱۱۲۴ھ مادہ شیخ قطب زمانہ عمر ۸۷ سال	الہ آباد	تذکرۃ الانساب قانون آنحضرت الوزرہنکی	آپ خلیفہ اعظم میر سید محمد کالپوی ہیں اور بمرتبہ قطبیت پہنچے ہیں اور سلاسل خمسہ یعنی چشتیہ قادریہ سہروردیہ نقشبندیہ و مداریہ میں مجاز و ماذون مطلق ہوئے پچاس سے زیادہ کتب آپکی تصنیفات کے ہیں اکثر کتابوں کی شرح بطریق تصوف ارقام فرمائی ہے چنانچہ حل مثنوی شریف تائید الہم رابع کلمات فصوص الحکم شرح خصوص علی وفق النصوص مجموعہ

کشف الاستار عن وجوہ مشکلات الاشعار جسکے سولہ رسالہ ہیں۔ شرح کریما۔ شرح نام حق۔ شرح گلستان۔ شرح بوستان۔ شرح یوسف زلیخا شرح سکندر نامہ۔ شرح دیوان حافظ۔ شرح قرآن السعدین۔ شرح مخزن الاسرار۔ شرح تحفۃ العراقین۔ شرح قصاید عرفی شرح حدیقہ حکیم سنائی۔ شرح قصاید انوری و شرح قصائد خاقانی و محاکمہ میان قدسی و شیدا و منیر و شرح ابیات متفرقہ وغیرہ سید محمد کالپوی فرماتے تھے کہ اگر حق تعالے مجھ سے پوچھے گا کہ ہماری جناب میں کیا تحفہ لایا تو عرض کرونگا کہ محمد فضل اللہ آبادی و شیخ عبد الحفیظ بلگرامی۔ آپ کے خلیفہ حضرت شیخ محمد یحیٰی

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
							المعروف شاہ خوب اللہ الہ آبادی ہیں جو آپ کے برادرزادہ و داماد بھی تھے۔
پیشوائے قادریہ	حضرت سید احمد کالپوی بن حضرت سید محمد کالپوی۔		۱۹ صفر ۱۰۸۴ھ ہجری	کالپی بمدار میاں قصاب	انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار و برکات الاولیا		آپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم حضرت سید محمد کالپوی ہیں آپکی توجہ میں بہت اثر تھا جس شخص پر نگاہ توجہ کرتے وہ بیخود ہوکر گر پڑتا تھا آپکی تصانیف جامع الکلم شرح اسماء الحسنیٰ رسالہ معارف وغیرہ۔
ایضاً	حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپوی بن سید احمد کالپوی		۱۴ ذیقعدہ ۱۱۱۱ھ ہجری	کالپی بشرح صدر	ایضاً		اپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم اور سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار ہیں مفصل حالات آپکے کاشف الاستار و برکات اولیا میں ہیں نقل ہے چار شخص آپکے پاس آئے اور عرض کی کہ ہم لوگوں کے دل قساوت وحب دنیا سے پتھر ہو رہے ہیں کبھی ہماری آنکھوں میں آنسو تک نہیں ائے آپ نے توجہ فرمائی چاروں مثل مرغ بسمل کے تڑپنے لگے اور دو پہر تک بیہوش پڑے رہے
ایضاً	حضرت شاہ محمد غوث شہید	بداؤں قصبہ بانیہ علاقہ بنارس	۵ شعبان ۱۲۵۵ھ ہجری	شہر بداؤں محلہ پیرلوولا ملک و ہیلکنڈ بین ضلع کا مشہور مقام ہے	عمدۃ التصانیف بحوالہ کتاب آثار احمدی		آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شاہ آل احمد[۱] عرف اچھے صاحب مارہروی ہیں آپنے خرقہ خلافت حضرت موصوف سے لیکر سلاسل خمسہ یعنی قادریہ چشتیہ و نقشبندیہ سہروردیہ مداریہ کی اجازت حاصل کی تھی اور بعد سیر سیاحت قصبہ بداؤں شریف موضع شیخوپور میں قیام فرماکر بیرون آبادی جا ہ مسجد و حجرہ سکونت تعمیر کرایا اور گوشہ نشین ہوکر کمال تجرد اور وارستگی سے اوقات بسر کی آپکا دست غیب محض توکل علی اللہ تھا۔ ایک جماعت چوروں نے بشبہ دولتمندی زخم ہائے کاری مجروح کیا آپ نے بفور حلم قلبی کے قاتلان سے فرمایا فوراً تم چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی تم کو دیکھ لے اور گرفتار ہو جاؤ آخرش اونکو رخصت کرکے اونہیں زخم ہائے کاری کے اثر سے مرتبہ شہادت پایا۔ تحقیق سے یہہ معلوم ہوا کہ ایک شخص نے جو پہلے آپکا مرید و معتقد تھا اور پیچھے منحرف ہوگیا تھا اوسنے روپیہ خرچ کرکے براہ حسد شہید کروا ڈالا تھا۔
ایضاً	حضرت اخوند حافظ شاہ عبد العزیز الملقب شاہ مقبول احمد بن حکیم مولوی الٰہی بخش ابن حافظ محمد جمیل۔	شاہجہاں آباد عرف دہلی ۱۱۱۲ھ ہجری	۱۰ محرم ۱۲۹۶ھ مادہ تاریخ خاص خدا عمر ۸۵ سال	بیرون شاہجہان آباد اندر احاطہ خواجہ باقی باللہ صاحب	عمدۃ التصانیف ریاض الانوار نقشبندی		آپ نے خرقہ خلافت حضرت شاہ محمد غوث شہید سے پہنکر لقب شاہ مقبول احمد پایا تھا نو سال کی عمر میں حضرت اخوند برہان سے قرآن شریف حفظ کیا جو بعہد شاہ عالم بادشاہ دہلی بمعیت غلام قادر روہیلہ بہ نیت لوٹ مار دہلی آئے تھے مگر بنظر فیض اثر مولانا شاہ عبد القادر برادر خورد حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی کی نیت بدل گئی اور ارادہ دگرگوں ہوگیا اور اخوند صاحب موصوف نے بمعیت خاندان نقشبندیہ مجددیہ کے مولانا شاہ عبد القادر سے حاصل کی منجملہ کرامات و خوارق عادات اخوند صاحب کے ایک یہہ ہے کہ جو شخص بحسن عقیدت شبکو آپکی چارپائی کے نیچے سو رہتا تھا وہ حق جلشانہ کی زیارت سے مشرف ہوجاتا تھا اسیواسطے اخوند صاحب نے ہضماً للنفس اولٹی چارپائی پر سونا اختیار کیا تھا۔ آپ نے

نوٹ[۱] شاہ آل احمد کا حال چشتیہ نظامیہ قادریہ جدول دوئم میں ملاحظہ کرو جنکا سلسلہ میر عبد الواحد بلگرامی سے چلکر میر عبد الجلیل میر اویس سید شاہ برکت اللہ شاہ آل محمد سید شاہ حمزہ سے آپ پر ختم ہوتا ہے۔

کیفیت مختصر حالات ضروری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام مقتدیان خانوادہ	[illegible]
بعد تکمیل حفظ قرآن کے تحصیل علم فارسی و عربی کی فرمائی اور شافیہ ابن حاجب شرح شاجامی کو مولنا محمد کریم اللہ سے پڑھا تھا و کتاب مشکوٰۃ المصابیح خاتم المحدثین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب سے پڑھی اور شبہات بخاری شریف کو مولانا حاجی محمد اسحاق سے رفع کیا و کتب تصوف اکثر اہل باطن و ارباب کشف سے مطالعہ کیں چنانچہ لوایح جامی حافظ محمد علی معروف بحافظ محرم علی اجل خلیفہ قدوۃ الکبری حضرت خواجہ شاہ سلیمان چشتی تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے و مثنوی شریف شاہ غلام محمد عرف مسکین شاہ سے نظر سے گذاریں اور حضرت شاہ محمد غوث شہید سے اجازت خانوادہ عالیہ قادریہ چشتیہ نظامیہ و نقشبندیہ ابو العلائیہ سہروردیہ مداریہ معہ جملہ اشغال و اوراد و اعمال حاصل کر کے وطن مالوفہ کو مراجعت فرمائی وقت رخصت آپکے مرشد نے فرمایا ہمنے تمہارا لقب شاہ مقبول احمد کہکر مجاز و ماذون ارشاد کیا مگر آپ بغیر استخارہ معمول خاندانی و ارشاد مرشد کے کسیکو بیعت نہیں فرماتے تھے عشرت علی خادم درگاہ حضرت سید محمود بہار چشتی کئی سال تک آپ سے بیعت کے لئے باصرار التجا کرتے رہے اور آپ انکار فرماتے رہے لیکن ایکروز بعد نماز صبح بجذب شوق عشرت علی حاضر خدمت ہوے آپ نے ارشاد فرمایا کہ عشرت علی آج ارشاد ہوگیا ہے بعد وظایف کے داخل سلسلہ کرونگا آپکی مشغولی اوقات روزانہ کا مفصل حال دیکھنا ہووے تو عمدۃ الصحائف کو ملاحظہ کرو ابتدائے زمانہ شغل اشغال میں ایک نقاب سبز چہرہ مبارک پر رہا کرتی تھی ایک مرتبہ بعد شغل کے وہ نقاب چہرہ سے اوٹھ گئی شیشہ گلاب پر پرتوہ نظر ہیبت اثر پڑتے ہی وہ شیشہ گلاب فوراً شق ہوگیا۔ آپ اپنے وقت کی قطب تھے چنانچہ نقل ہے کہ بنارس میں ایک مجذوب تھے ایک مرید آپکا اون سے بروز عاشورہ ماہ محرم ملا مجذوب نے فرمایا کہ اسوقت ایک بزرگ کا جنازہ بیرون شہر دہلی جارہا ہے وہ شخص قطب وقت تھا اور ایسی ہی چند روایات اور بھی ہیں جنسے پایا جاتا ہے کہ آپکی نماز جنازہ میں حضرت سرور کائنات صلعم ہی موجود تھے۔ آپکے کشف و کرامات کی حکایات بہت کچھ ریاض الانوار میں مندرج ہیں زیادہ شوق ہو تو اوسمیں سے ملاحظہ کریں لیکن تمثیلاً دو حکایت جو مولف کے خاص خاندان کے بزرگ نواب ضیاء الدولہ حکیم سعد الدین احمد خانصاحب اور دوسرے مرزا ناصر الدین بیگ صاحب برادر پھوپی زاد کے ہیں اس مختصر میں انہیں دو پر کفایت کرتا ہوں۔ حضرت نواب صاحب ممدوح کی جائداد کثیر کئی لاکھ روپیہ کی واقعہ بازار چاندنی چوک دہلی موتی بازار کے نام سے ۱۸۵۷ء کے غدر میں معرض ضبطی میں آ گئی تھی اور اوسکی واگذاشت کا مقدمہ پریوی کونسل ولایت تک جاچکا تھا اور کچھ مطلب براری نہیں ہوتی تھی ایک روز نواب صاحب مغفور نے بکمال الحاح عرض کیا کہ دربارہ جائداد مذکو ایسی توجہ حال فرماویں کہ بہت جلد کامیابی ہو آپ نے فرمایا نواب صاحب آپکا مقدمہ لاہور میں آنکر . . . . فتح ہوگا اور چند روز لاہور میں قیام رکھنا پڑیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پریوی کونسل سے مقدمہ پھر چیف کورٹ پنجاب میں آیا اور نواب صاحب فتیاب ہوے۔ دوسرے مرزا ناصر الدین بیگ عرف حیدری شاہ جو سلسلہ قادریہ میں آپ کے مرید تھے مشتاق زیارت محبوب سبحانی شہر بغداد ہوے اونکی والدہ صاحبہ نے بحالت ضعف پیری آنکر عرض کی کہ میرے دو فرزند ہیں انمیں سے ناصر الدین کی مجھے مفارقت منظور نہیں اگر برخوردار مذکور آنکھوں سے دور ہو گیا تو میرا جینا دشوار ہوجائے گا آپ نے حیدر علی شاہ کو فہمایش کی مگر وفور شوق سے کچھ اثر نہیں ہوا بلکہ یوماً فیوماً شوق غالب ہوتا گیا۔ شعر ہو عشق کی کوشش تو دل زار کیا کرے * کیا کہربا سے زور چلے برگ کاہ کا۔ فرمایا اگر یہیں زیارت ہوجاسے عرض کی ہمہ و لا چنانچہ آپکی توجہ سے وہ مشرف بزیارت ہوے۔						
آپ مرید و خلیفہ اعظم و نواسہ سجادہ نشین حضرت اخوند حافظ شاہ عبد العزیز الملقب بشاہ مقبول احمد ہیں آپنے بعمر دوازدہ سالگی ۱۲۸۳ ہجری میں قرآن مجید حفظ کرکے اوسی سال محراب سنائی اور بعد اوسکے چند اوستادان لائق عصر سے علوم دینی و دنیوی کو تحصیل کیا اور اسی اثناء میں حضرت اخوند صاحب	عمدۃ الصحائف و ذاتی مشاہدہ و تحقیق مؤلف	شاہجہان آباد عرف دہلی محلہ فراشخانہ		۱۹ شعبان ۱۲۷۱ ہجری	حضرت مولنا حافظ محمد عمر لقب شاہ سراج الحق بن نخبۃ المفسرین والمحدثین شہید فی سبیل اللہ مولنا فرید الدین	پیشوا قادریہ

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقدس صاحبان خانوادہ</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری</th></tr>
<tr><td colspan="7">مرحوم نے سلسلہ قادریہ میں آپکو بیعت فرماکر طریق جملہ خاندان وادعیہ و اوراد و اشغال وغیرہ کی تعلیم فرماتے رہے وبماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۱ھ میں آپکو خلافت عطا فرماکر تولیت نامہ جانشینی مزین بمہر خود و دیگر زہاد و علماء شریعت و فقراء طریقت و ارباب خاندان کے مرحمت فرمایا۔ اور جبہ خاص جسم اطہر سے اوتار کر آپکو پہنایا اور شاہ سراج الحق کے نام سے ملقب فرماکر جانشین و سجادہ نشین اپنا منظور فرمایا۔ خلاصہ یہہ کہ آپ وقت سجادہ نشینی سے آجتک کماحقہ حق سجادہ نشینی کرتے چلے آتے ہیں اور قدم بقدم حضرت پیر و مرشد کے بفضل خدا چل رہے ہیں سر مو تفاوت کسی امر و اوقات میں نہیں فرمایا اور شریعت مصطفےٰ کے پورے پورے پیرو ہیں سچ تو یہ ہے کہ فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول کی آپ پوری مثل ہیں اللہ تعالیٰ آپکو دیرگاہ سلامت رکھے اس زمانہ میں آپکا وجود باجود نادرات و مغتنمات سے ہے آپ ہی کی ذات بابرکات سے درگاہ نبی کریم معروف بقدم شریف میں ہر ربیع الاول کی غرہ سے بارہ دن میں ہر روز بلاناغہ دو وقتہ صبح و شام مجلس وعظ اور ختم ایصال ثواب بروح پرفتوح حضرت سرور الکائنات صلعم ہوتی ہے۔ اور قاریان خوش الحان دیار و امصار اپنے اپنے لہجہ ہفت قراءت کے قرآن شریف پڑھتے ہیں اور جوانان خوش آواز مدح و نعت و مناقب کلام عاشقان رسول اللہ سناکر مردہ دلوں کو زندہ اور زندہ دلوں کے دلوں میں ولولہ شوق پیدا کرتے ہیں جس سے عاشقان رسول اللہ صلعم استفادہ فیض معنوی حاصل کرتے ہیں اور پھر شیرینی ماحضر کا تبرک ہر کسیکو تقسیم ہوتا ہے۔
آپ ہی کی کوشش و سعی سے مکان مجلس خانہ قدیم شریف خستہ حالی سے برجستہ اور رنگین سقف و کیواڑوں سے ہوکر فروش و آلات شیشہ سامان روشنی سے آراستہ و پیراستہ رہتا ہے۔ گروہ مخالفین نے جو نقش قدم شریف کا مصنوعی ہونا مشہور کر رکھا ہے اوسکی تردید کے لئے ایک رسالہ بالاستشفاع والتوسل باثار الصالحین سید الرسل ملقب باسناد تبرکات بدلایل و حوالہ منقولی و معقولی تالیف فرمایا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔
آپ ہی ہیں کہ ہر پنجشنبہ کو بلاناغہ حضرت باقی باللہ صاحبؒ کی خانقاہ پر حاضر ہوکر ختم ایصال ثواب فرماتے ہیں اور بعد فاتحہ و مدح و نعت و مناقب خوانی شیرینی ماحضر تقسیم فرماتے ہیں اور خانقاہ مذکور کی مسجد کو از سر نو جدید و مرغوب طرز میں تعمیر کروایا ہے اور ایک درجہ سے دو درجہ کی مسجد بنوائی ہے اللہم زد فزد۔ ہر سال عشرہ محرم کے دن فاتحہ روز عرس پیر و مرشد خود دلاتے ہیں اور طعام پر تکلف قسم بریانی حاضرین کو کھلاتے ہیں کوئی گوشہ شہر کا ایسا ہوگا جو محروم رہ جاتا ہوگا۔ ہزارہا مخلوق اوس روز کھانا کھاتی ہے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت مولانا شاہ محمد عادل نام تاریخی غلام نعیم لقب شاہ مشتاق احمد</td><td>احمد آباد عرف تارا سنہ ۱۲۱۱ھ</td><td colspan="2"></td><td>عمدۃ الصحاب</td><td>آپ مرید و خلیفہ حضرت اخوند شاہ عبد العزیز کے ہیں حنفی مذہب قادری مشرب رکھتے تھے اور آپکو سلاسل خمسہ یعنی قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ اور مداریہ میں بھی اجازت تھی آپکی ذات بابرکات سے کالپی و دیگر نواح میں فیض عام جاری ہے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت مولوی حافظ سید محمد عبد اللہ بلگرامی لقب میر خورشید احمد
مادہ تاریخ
بسال تاریخ وصالش ارشد غمگین نوشت
ماہ روزہ روز یکشنبہ یکم شد از جہان</td><td>قصبہ بلگرام علاقہ ملک اودہ۔ ۱۲ جمادی الاول سنہ ۱۲۴۸ھ</td><td>یکم رمضان سنہ ۱۳۰۵ ہجری</td><td>کانپور بمحلہ کرنیل گنج موسومہ قبرستان کربلا</td><td>عمدۃ الصحابت</td><td>آپ مرید و خلیفہ حضرت اخوند ممدوح الصدر ہیں آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید الساجدین حضرت امام زین العابدین ختم ہوتا ہے اپنی فارغ التحصیل کی سند سنہ ۱۲۶۷ھ ہجری میں پائی تھی جسکا مادہ تاریخ سید غلام حسین بلگرامی نے اس مصرعہ میں یوں تحریر فرمایا ہے مصرعہ ہوی کامل یہہ بے مانند یارہ سو چھتر میں ہ آپکو فکر آخرت بہت رہتا تھا اور یہہ شعر ہر وقت ورد زبان تھا ۔ دنیا طلبیم و مطلب سیدیم</td></tr>
</table>

[illegible]	نام مقدس مع سلسلہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا ر قادریہ	حضرت شاہ بلاقی لقب بولن کنیت بولا مادہ تاریخ خود مرشد مرشد انست	سنہ ۱۱۱۳ھ	۲۰۔ صفر سنہ ۱۲۰۳ھ عمر ۹۰ سال	مراد آباد بیت المعرفت جنید اللہ	ثمرۃ الصحائف	آپ خلف اشرف خواجہ احمد بن ناصر علی ستوطن قصبہ شیر کوٹ نوم باحلیم ہیں جو ہمیدی حضرت سالار مسعود غازی تھے کہتے ہیں کہ آپ کے اجداد میں دو بھائی تھے بادشاہ وقت نے ایک بھائی کو باحلیم اور دوسرے کو سالار خطاب بخشا تھا چنانچہ ہر دو کی اولاد میں یہی خطاب آجتک جاری رہا سب ہفتاد سالار و ہفتاد دو باحلیم ہوے ہیں یہہ دو نو قوم اولاد حضرت جعفر طیار سے ہیں آپ مرید رسیدیا فرکی تھی کہ جکا سلسلہ بچند واسطے بحضرت سید عبد الرزاق فرزند پنجم حضرت غوث الاعظم پہونچتا ہے بس حسما باقر بحکم حضرت سرور کائنات صلعم و بموجب امر مبرم حضرت غوث الاعظم صرف واسطے تلقین آپکے بغداد سے ہندوستان میں تشریف لائے تھے آپ نے شاہ لال نام درویش سے جو جنگل دامن کوہ کمایوں میں مسکن رکھتے تھے بہت کچھ فیض صحبت اوٹھایا پھر مراد آباد آنکر وطن اختیار کیا آپ پر ازبس کسر نفسی تواضع اور تخریب ظاہری غالب تھی چنانچہ بارہا بیرون شہر چلے جانے اور جس کسیکو دیکھتے کہ پشتارہ ہیزم یا گھانس یا کوئی اور بار لئے آتا ہے اوس سے لیکر اپنے سر پر اوٹھا لیا کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت حافظ محمد امین مادہ تاریخ رضی اللہ عنہ	قصبہ کاندلہ	۸ ربیع الاول سنہ ۱۲۰۱ ہجری	نہٹور یا بدایوں	انوار العارفین بحوالہ تذکرہ قاضی رفیع الدینخاں	آپ مرید با اخلاص خلیفہ خاص حضرت شاہ بولاقی تھے اور حاجت روائی خلق میں عام طور سے سعی بلیغ روا رکھتے تھے اور باوجود متاہل ہونے کے آزاد منش صاحب ارشاد تھے۔
ایضاً	حضرت شاہ غلام احمد بن حافظ محمد امین		۲۷۔ محرم سنہ ۱۲۳۶ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ فرزند سوئم و مرید و خلیفہ و جانشین اپنے پدر بزرگوار ہیں ہمت و نسبت و توجہ قوی رکھتے تھے اگرچہ چندان علم ظاہری آپکو نہ تھا مگر آپ کے کلام سے علم وہبی مفہوم ہوتا تھا چنانچہ عبارت و معنی فصوص الحکم دوسرے سنکر مطلب اوسکا بیان فرمایا کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت شاہ غلام بولن ابن شاہ کریم اللہ بن شاہ رحمت اللہ ابن حضرت شاہ بولاقی۔ مادہ تاریخ ماوائے جہاں غلام بولن	قصبہ سوارہ	۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۶ھ	جزیرہ انڈمان جسکو کالا پانی بھی کہتے ہیں	انوار العارفین	آپ نے طریقہ جد امجد خود کا اپنے خالو شاہ احمد سے اخذ کیا تھا اور اون سے ماذون و مجاز تھے۔ لنگر جاری رکھتے تھے ایام غدر سنہ ۱۸۵۷ء دہلی کے اس جرم میں کہ دشمنان سرکار انگلشیہ کی خاطر و مدارات کی تھی اور طعام دیا کرتے تھے اسلئے اپ جزیرہ انڈمان بھیجے گئے تھے اور وہیں انتقال آپکا ہوا یہہ شعر مصداق حال اونکے ہے شعر خوں نکردہ ایم کسے را نکشتہ ایم ❊ جرمم ہمیں کہ عاشق روے تو گشتہ ایم ❊ دیگر بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست ❊ تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست ❊
ایضاً	حضرت شاہ لطف اللہ بن شاہ عبد المجید		۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۲ھ	شہر مراد آباد قرب مقبرہ اصالتخاں	ایضاً	آپ خلفائے میر محمد لکھنوی سے تھے کہ وہ شاگرد علوم ظاہری کے مولوی عبد القادر اور طریقت میں مرید عبد اللہ سیاح کے تھے تجرید و ورع و قناعت میں بڑے ثابت قدم تھے منازل اربعہ تصنیف آپکی ہے۔
ایضاً	حضرت شاہ عبد [illegible] بن حضرت شاہ لطف اللہ				ایضاً	آپ فرزند و خلیفہ جانشین اپنے پدر بزرگوار تھے شاعر تخلص طلب آپکا تھا یہ شعر آپکا ہے ؎ نامۂ اعمال ما چون لایقی ہمراہ نیست ❊ گر بمیرم بندہ نویس بر شانیم ❊

نام خانوادہ	نام معہ حسب صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات معہ عمر	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا قادریہ	حضرت سلطان قطب الدین معروف پیر غیب		۱۴ رجب وقت نصف شب	مراد آباد محلہ پیر غیب	ایضاً	آپ امیران ملک مصر سے تھے کہتے ہیں کہ قبل ازآبادی شہر مراد آباد کے کفار و مشرکین مضافات مراد آباد سے غزا کر کے شہید ہوئے تھے اور اور شہدا و اصحاب ہمراہی آپ کے شہر مراد آباد میں چند جگہ مدفون ہیں آپکو سلطان پیر غیب بھی کہتے ہیں اسیوجہ سے محلہ پیر غیب مشہور ہے۔
ایضاً	حضرت سید عبد القادر گنج سوای معروف میراں شاہ حمید بن سید حسن قدس سرہ	سنہ ۹۱۰ھ	۱۰ جمادی الثانی سنہ ۹۷۰ عمر ۶۰ سال	ناگور	برکات الاولیا بحوالہ تصرفات قادریہ و مفرح القلوب	آپ اولاد امجاد حضرت غوث الاعظم ہیں اور حضرت سید محمد غوث گوالیاری سے رتبہ خلافت پایا تھا سنہ ۹۴۰ ہجری میں قصبہ ناہور عرف ناگور میں تشریف لائے اور نعمت خلافت حاصل کی آپکے قدوم کی برکت سے اسلام نے ناگور کے اطراف میں بڑی رونق پای صدہا مشرکین و کفار آپکے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوے کشف و کرامات و خوارق عادات آپ سے بہت سرزد ہوے تصرفات قادریہ و مفرح القلوب میں آپکا حال مفصل ہے۔
ایضاً	حضرت شاہ کمال کیتھلی		۲۹ جمادی الثانی سنہ ۹۸۱ھ	قصبہ کیتھل ضلع کرنال پنجاب	برکات الاولیا	آپ حضرت شیخ فضیل قادری کے مرید و خلیفہ تھے نسبت اویسیہ بڑھی ہوئی تھی اکثر آشفتہ حال شوریدہ سر جنگلوں میں پھرا کرتے تھے جب آپکو کچھہ کھانے کی حاجت ہوتی ایک شہر نمودار ہوتا اور اوس شہر کے لوگ آپکو باعزاز تمام لیجاتے اور دعوت کرتے جب غنودگی آتی تو اوس شہر کا نام و نشان نہیں دیکھتے شیخ عبد الاحد قادری والد ماجد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی آپکے مرید و نسبی تھے۔
ایضاً	حضرت سید عبد الملک شاہ قادری بن عبد المجید قادری		۱۰ محرم سنہ ۱۱۱۱ ہجری	بیجاپور متصل دروازہ فتحپور	برکات الاولیا	آپ مرید و خلیفہ اپنے والد ماجد کے ہیں نقل ہے کہ سنہ ۱۰۹۷ ہجری میں عالمگیر بادشاہ نے سکندر شاہ عادل شاہی والئے بیجاپور کو قید کر کے بیجاپور لے لیا اور بادشاہ موصوف آپکی ملاقات کو آئے آپ نے کہلا بھیجا کہ تم اگر سکندر عادل شاہ کو اوسکی بادشاہت دیدو تو میں ملاقات کرتا ہوں عالمگیر نے جواب بھیجا فقیر کو سلطنت سے کیا کام میں ملاقات چاہتا ہوں پھر آپ نے خادم کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ اے بادشاہ تو باغ کی سیر کرنے کو آیا ہے دیکھکر چلا جا جب عالمگیر نے یہہ بات سنی یکایک عالمگیر کو ایک عمدہ باغ نظر آیا وہاں ایک گنبد عالیشان دیکھا اوسپر لکھا تھا ہذا گنبد قطب العارفین سید الملک شاہ قادری۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ باغ سامنے سے غائب ہو گیا عالمگیر کیا دیکھتا ہے کہ پھر آپکے گھر پر کھڑا ہے سابقہ گفتگو کا اعادہ طرفین سے ہوا آخرش عالمگیر نے کہا میں سکندر کو بادشاہت نہیں دیتا۔ آپنے فرمایا تم بھی زندہ سلامت نہیں جاؤگے اور تخت دہلی نہیں ملیگا کہتے ہیں عالمگیر بیس سال تک دکھن ہی میں رہا اور سنہ ۱۱۱۸ ہجری میں انتقال کیا اور دہلی جانا نصیب نہیں ہوا۔
ایضاً	حضرت سید غوث علی شاہ قلندر قادری نام خورشید علی خلف سید احمد حسن	سنہ ۱۹ ہجری	۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۷ھ عمر ۷۸ سال	پانی پت ضلع کرنال پنجاب	برکات الاولیا	آپ اولاد حضرت غوث الاعظم سے ہیں خرقہ خلافت اپنے سلسلہ قادریہ کا حضرت میر اعظم علیشاہ سے حاصل کیا تھا اور سید فدا حسین شاہ سے سلسلہ سہروردیہ میں اور مولوی جبیب اللہ شاہ سے فیض نقشبندیہ حاصل کیا تھا تذکرہ غوثیہ میں آپکے حالات شرح بسط کے ساتھ مرقوم ہیں۔

[illegible]	نام مع عنوان لقب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوار قادریہ	حضرت مولانا[1] شیریں شمس محمد بمغربی۔		سنہ ۸۰۹ھ بعہد مرزا شاہرخ بن تیمور		مراۃ الاسرار	آپ مرید حضرت شیخ اسمٰعیل سیسی کے تھے اور رہ اصحاب شیخ نورالدین اسفرائنی کے دریاے مغرب کے آپ نے سیاحت کی تھی اور از ایک مشائخ سے جسکی نسبت حضرت شیخ محی الدین عربی کو پہنچتی ہے خرقہ پہنا تھا اور شیخ کمال الدین خجندی کے ہمعصر تھے رسالہ جہان نما آپکا

تالیف ہے جس سے علو شان آپکی معلوم ہوتی ہے ایک وقت اسمٰعیل سیسی نے درویشوں کو چلہ میں بٹھایا آپکو بھی چلہ کے لئے طلب کیا آپ نے یہہ غزل عرض کی غزل[1] ما مہر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم ✤ از جملہ جہاں از پے آنذات گذشتیم ✤ در خلوت تاریک ریاضات کشیدیم ✤ در واقع از سبع سماوات گذشتیم ✤ دیدیم کرایں ما ہمہ خوابست و خیالات ✤ مردانہ ازیں خواب خیالات گذشتیم ✤ با ما سخن کشف و کرامات چہ گوئی ✤ چوں ما ز سر کشف و کرامات گذشتیم ✤ اے شیخ اگر جملہ کمالات تو این است ✤ خوش باش کزیں جملہ کمالات گذشتیم ✤ اینہا بحقیقت ہمہ آفات طریق اند ✤ ما در طلب از جملہ آفات گذشتیم ✤ ما از پے نوری کہ بود مشرق انوار ✤ از مغربی و کوکب و مشکات گذشتیم ✤ جب شیخ نے یہہ غزل سنی خوش ہوکر آفریں فرمائی۔

ایضاً	حضرت بابا اسحاق مغربی		۷ اشعبان سنہ ۷۷۶ھ بقول مرأۃ الاسرار ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۷۶۱ھ	کتھو جنوبی ہندمیں ہے قریب ناگور بقول مرأۃ بغداد	مرۃ الاسرار بحوالہ التحفۃ المجالس	آپ مرید و خلیفہ مولانا شیخ محمد مغربی ہیں سواے دیگر ریاضات و مجاہدات کے آپ نے چالیس حج بھی کئے تھے سلسلہ شیخ محمد مغربی کا بچند واسطہ درمیانی بشیخ ابو محمد مغربی کے پہنچتا ہے۔ تحفۃ المجالس میں لکھا ہے کہ بابا اسحاق بعد وفات اپنے پیر کے تین چار روز اونکی قبر پر بیٹھے رہے۔ ہر روز خادم خانقاہ خرچ لنگر کے لینے کے لئے آپکے

پاس آتا آپ پائیں مرقد حضرت شیخ خود سے بقدر خرچ لاکر خادم کو دیدیا کرتے تھے بعد اوسکے بہ بشارت پیر خود بجانب ہندوستان سیر کنان بعہد فیروز شاہ بادشاہ اجمیر شریف پہنچے اور کچھہ مدت حضرت خواجہ صاحب کے روضہ مبارک کی خدمت کرتے رہے عالم رویا میں مستفیض نعمت روضہ مبارک سے ہوکر لکھنؤ میں آنکر قیام فرمایا اور بعد اوسکے قصبہ کتھو کہ تابع ناگور ہے سکونت اختیار کی سلطان فیروز شاہ نے اظہار نیازمندی ظاہر کرکے حاضر خدمت ہوا یہہ دیکھکر خلقت کا رجوع آپکی طرف کثرت سے ہوگیا۔ نقل ہے کہ آپ بطریق سیر شہر میرٹھ تشریف لیگئے اور وہاں بر لب جوزیر درخت توت چند روز اقامت فرمائی ہیش نام زناردار بڑا دولتمند اور آپکا بڑا معتقد تھا اوسنے ایک روز عرض کی کہ خدا نے سب کچھہ دیا الا اولاد نہیں وقت خوش تھا فرمایا تمہارے پانچ فرزند ہونگے لیکن پہلا لڑکا ہمارا ہوگا۔ آپ بعد سیر خراسان کے کئی سال کے بعد میرٹھ پہنچے ہیش نے آنکر عرض کی کہ خدا نے آپکی دعا سے مجھے پانچ پسر عطا کئے ہیں فرمایا پسر کلاں مجھے دیدو چنانچہ اوسنے بڑے فرزند کو دیدیا آپ نے قوام الدین نام اوسکا رکھا اور قصبہ کتھو لیجاکر بفیض علوم ظاہری و باطنی بہرہ ور کیا مگر وہ بعمر پچیس سال پہنچکر گذر گیا۔

ایضاً	حضرت شیخ گنج احمد کتھو گجراتی	سنہ ۷۳۶ھ بحوالہ شمع جلالے	۱۴ شوال سنہ ۸۴۹ھ بلفظ قطب عمر ۱۱۱ سال	قصبہ سرکھیج متصل احمد آباد	مراۃ الاسرار بحوالہ تحفۃ المجالس	آپ پسر خواندہ و مرید و شاگرد و خلیفہ جانشین بابا اسحاق مغربی ہیں جنکا سلسلہ شیخ ابومدین مغربی پہنچتا ہے ہر ایک مشائخ اس سلسلہ کے عمر دراز ڈیڑھ سو سال بلکہ زیادہ اس سے رکھتے تھے اسلئے وسائط وصول بحضرت صلعم بابا اسحاق کا پانچ واسطہ تک پہونچتا ہے۔
	مادہ تاریخ مخدوم اولیا					

نوٹ [1] یہ غزل مشابہ قول ابومدین مغربی ہے اسکی صحت درکار ہے کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور صاحب ہیں۔

نمبر خانوادہ	نام معتقد صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری

آپ جسوقت بعمر پچیس سال کے پہنچے وبجمیع کمالات انسانی موافق ارادہ بابا اسحاق کامل ومکمل ہوگئے تو اوسوقت اونہوں نے امانت پیران وخرقہ خلافت خود با نعمت دوجہانی آپکو عطا فرمائی- آپ بڑے رتبہ کے تھے چنانچہ ظہور ولایت آپ کے مرقد متبرکہ سے ابتک بھی ظاہر ہے آپنے بطریق سیاحت دہلی میں آکر مسجد خانجہاں میں گوشہ انزوا اختیار کرکے ریاضت شاقہ کو برداشت کیا اور وہاں سے بھی لبسبب کثرت رجوع خلقت مسافر ہوکر بارہ سال سیر وسیاحت میں رہے اور زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہوئے اور آستانہ آنحضرت صلعم سے بشارت ونوازش پاکر پھر شہر دہلی میں آے سنہ ۸۰۱ ہجری میں وقت یورش تیمور چالیس آدمیوں کے ساتھ آپ بھی محبوس ہوگئے اور بحالت محبوسی ہر روز ایک ایک کاک گرم عالم غیب سے ہر ایک قیدی کو دیا کرتے تھے بعد چندروز کے یہہ خبر تیمور کو ہوی اور اوسنے آپ کو معہ چالیس ہمراہی کے طلب کرکے بہت معذرت سے پیش آیا آپ نے فرمایا تقدیر میں ایسا ہی تھا کوئی جاے عذر نہیں ہے امیر تیمور کو یہہ کلام بہت خوش آیا آپکو معہ ہمراہیاں کے چھوڑدیا اور حکم دیا کہ اور جسکی شیخ شفاعت کریں اوسکو بھی چھوڑدو اور آپ کا امیر بہت معتقد ہوگیا اور جسوقت امیر موصوف نے بعد سات مہینے سنہ مذکور کے ارادہ معاودت ولایت کیا آپ بھی لبسبب اخلاص اوس جماعت کے سمرقند تک ہمراہ گئے اور سیر خراسان کی کرکے گجرات واپس آئے اور سلطان احمد بادشاہ وقت آپکا مرید ہوا اور شہر احمدآباد ۸۱۳ ہجری میں آباد کیا- آپکی مرقد متبرکہ آجتک حاجت رواے خلق ہے بزار و یتبرک- اور سلطان احمد بادشاہ نے باہتمام شیخ صلاح الدین پسر خوانذہ کے آپکا روضہ طیار کرایا تھا-

ایضاً	حضرت شیخ وجیہہ الدین علوی گجراتی نام سید احمد		یکم صفر سنہ ۹۹۸ ہجری	پیر گنج متصل احمدآباد (خود احمدآباد)	سیر العارفین برکات الاولیا (د. تہذیب ...)	آپ مرید وخلیفہ حضرت بابا اسحاق مغربی تھے آپ کے مرید ہونے کا سبب یوں لکھا ہے کہ جسوقت آپکے پدر بزرگوار ملک اختیار الدین محمد فوت ہوئے اوسوقت آپکی عمر ۱۸ سال کی تھی اور ملک مذکور سلطان

فیروزشاہ کے قرابتی امراے کبار سے تھے اور آپکو بوجہ حسن جمال خداداد کے یوسف ثانی کہتے تھے لیکن آپ فسق وفجور میں مستغرق دایم الخمر رہا کرتے تھے ایک روز آپکا گذر دروازہ خانقاہ بابا اسحاق مغربی کی طرف سے ہوا بابا موصوف دہلیز خانقاہ میں کہڑے تھے جب آپ کو دیکھا تو ایک ڈھیلا مٹی وزنی نیم مثقال آپکی طرف رسید کرکے کہا کہ اے لڑکے کب تک مبتلاے بلا فسق وفجور رہے گا اسبات کو سنکر شیخ وجیہہ الدین بیہوش ہوکر گر پڑے بابا صاحب نے آپکو خانقاہ میں لاکر تھوڑا پانی پس خوردہ منہہ میں ڈالا جس سے آپ ہوشیار ہوے اور مشرف بہ بیعت اور جو کچہہ خزانہ ومتاع رکہتے تھے سبکو بابا صاحب کے روبروے پیش کردیا اور بصرف مستحقان آیا- تھوڑے روز میں بدرجہ اعلی قطبیت پہونچ گئے- چنانچہ اکثر سلاطین ہند آپ کے مرید تھے پندرہ برس مجاوری روضہ حضرت رسول اللہ صلعم کری اور گجرات میں آنکر مقیم رہے سلطان احمد گجراتی آپکا مرید تھا- برکات الاولیا میں آپکا حال یوں لکھا ہے کہ شاہ وجیہہ الدین علوی گجراتی نام سید احمد معروف بمیاں جی الملقب استادا لبشر وعلی الثانی بن سید نصر اللہ نے حضرت محمد غوث گوالیاری سے خرقہ خلافت شطاریہ حاصل کیا تھا تصانیف آپکی بہت ہیں مولانا حبیب اللہ نے اپنے ملفوظ میں چودہ سو خلفا آپ کے لکھے ہیں المؤلف کیا عجب ہے کہ حضرت محمد غوث گوالیاری بھی پیر صحبت ہوں-

ایضاً	حضرت شاہ صبغت اللہ حسینی خلف سید روح اللہ حسینی	بھروچ	۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۵ھ	مدینہ طیبہ	برکات الاولیا	آپ سادات باقری سے اولاد سید شاہ کمال بھروچی ہیں اور شاگرد ومرید اور خلیفہ حضرت شاہ وجیہہ الدین علوی گجراتی یہہ بات مشہور ہے کہ اکثر اوقات حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ہے اور واقعات

پیشوائے سلسلہ	نام مع سلسلہ نسب خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری
						یقینی کا ذکر اذکار کیا کرتا تھا۔ آپکی تالیف سے کتاب الوحدت والرد علی اہل قایل باللہ نسخ المرید وغیرہ عمدہ رسایل ہیں۔
پیشوائے قادریہ	حضرت سید علی محمد ثانی بن شاہ صبغت اللہ	[illegible]	۹ شوال سنہ ۱۲۶۲ھ	تاچپورہ	برکات الاولیا	آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت شاہ صبغت اللہ حسینی ہیں صاحب خرق عادات و کرامات تھے۔
ایضاً	حضرت شاہ برہان الدین حسینی بن سید علی محمد ثانی صبغت اللّٰہی	سنہ ۱۲۲۵ ہجری	۱۳ ذوالحجہ سنہ ۱۳۰۹ھ عمر ۸۴ سال	ایضاً	ایضاً بحوالہ تصرفات برہانی	آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار کے تھے خانوادہ شطاریہ میں سے تھے نواب محمد انور خاں شہزادہ ارکاٹ آپکے مریدان سے ہیں اور ملک مدراس و دکن آپ کے فیض سے معمور ہے تصرفات برہانی میں آپکا حال بتفصیل شرح بسیط کے ساتھ مرقوم ہے۔
ایضاً	حضرت سید اسحاق قادری بن سید محمود عرف سید یعقوب		۱۱ شعبان سنہ ۱۰۶۲ھ	جنیر	برکات الاولیا بحوالہ ارشاد الطالبین مؤلفہ منشی محمد رضا	آپ مرید و خلیفہ اپنے جد امجد سید حمید الدین قادری کے ہیں آپ بڑے صاحب کشف و کرامات تھے سنہ ۱۰۳۶ ہجری میں بخارا سے بلدہ جنیر اگر وطن اختیار کیا اسلام کا چراغ آپ سے جنیر میں روشن ہوا۔
ایضاً	حضرت سید ہاشم علوی بن شاہ برہان الدین		۹ رمضان سنہ ۱۰۵۰ھ	بیجاپور محلہ بادشاہ پور	برکات الاولیا بحوالہ روضۃ الاولیا	آپ خلیفہ ماذون حضرت شاہ عبداللہ خلف شاہ وجیہ الدین گجراتی ہوئے ہیں آپکی نظر میں دنیا و اہل دنیا کی کچھ بھی قدر نہیں تھی ع آنانکہ ہر دو کون بیک جو نمی خرند ✢ ایشاں دم از محبت دنیا کجا زنند ✢ آپ نے دوبارہ حرم شریف کی زیارت کی مشہور ہے آپ کو وہاں سے بہت فیضان حاصل ہوا ہے کتاب حزب الاعظم اور گیتی مبارک کا قبضہ جو آنحضرت صلعم کے پاس تھی آپکو ملی ہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ آپکے جنازہ کے ساتھ ہزاروں آدمی جمع تھے ہر چند چاہا کہ جنازہ کو ہاتھ لگادیں نہیں پہنچا تابوت ہوا پر معلق اڑا جاتا تھا۔
ایضاً	حضرت شاہ مرتضیٰ حسینی بن سید ہاشم علوی		۲ عرفہ ذوالحجہ سنہ ۱۰۴۵ھ	بیجاپور متصل زہرہ پور	برکات الاولیا	آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار کے ہوئے ہیں اور مقدر دو برس اپنے والد کے شہید ہونے کا اسطرح لکھا ہے کہ آپکے والد شاہ ہاشم کبھی کسی جانور کو مارتے نہیں تھے ایک روز وہ آرام فرماتے تھے ایک چوہے نے آپکی انگشت پائے مبارک کو دانت مارا آپ نے پانو کھینچ لیا پھر دوبارہ سہ بارہ ایسا ہی کیا آپ نے بچوں سے جو تیر کمان سے کھیل رہے تھے اون سے لیکر ایک تیر اوس چوہے کی طرف پھینکا قضارا وہ تیر اوسکے پیٹ میں چپ گیا چوہا مرگیا آپ نہایت غمگین ہوئے کہ اپنے ہاتھ سے تمام عمر میں ایک بھی جانور نہیں مارا اور آج یہ نقصان میرے ہاتھ سے ہوا اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ کسی لڑائی میں ایک تیر آپ کے فرزند شاہ مرتضیٰ کے شکم میں آکر لگا اور اوسی وقت انتقال فرمایا۔
پیشوائے قادریہ	حضرت شاہ یوسف بن محمد اسمعیل ابن محمد ابراہیم بن لعل حسن کروڑی قریشی اسدی	[illegible]		موضع ماکھو ضلع شاہپور پنجاب	زبانی مجی غلام نبی قریشی	آپ خانوادہ قادریہ میں بڑے بزرگ اور ولی کامل ہوئے ہیں آپکے خرق عادات کے بہت روایات ہیں نقل ہے حبیب تانگاہ ساکن دہریمہ ضلع شاہپور جو بڑے کامل وقت گذرے ہیں آپ ہی کے مرید تھے مسمی مدو قوم کانواں آپکا سائیس تھا آپ ایک روز اوس سے بہت خوش ہوئے

[illegible]	نام مع صاحب خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری

اور فرمایا (ندو کانواں مرد سچا نواں جتار نگیا ہے یا یہہ بھی) اتنا فرماتے ہی وہ شخص واصل باللہ ہوگیا۔ اوسکا مزار دوآبہ رخیا میں ہے۔

پیشوا قادریہ سرمنشاء شاذلیہ	حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی نام علی بن عبداللہ		سنہ ۶۵۲ھ یا سنہ ۶۵۶ھ	راہ مکہ صحرائے آب شور یا حُمثرہ	خزینۃ الاصفیا تاریخ الاولیا	آپ سادات حسنی سے اسکندریہ میں سکونت رکہتے تھے جماعت کثیر آپ کی برکت اور صحبت سے واصل بخدا ہوئے آپ اولیائے کبار و مشایخ وقت و امام طریقت تھے طریقہ شاذلیہ آپ ہی سے منسوب ہے آپ شیخ شریف عبدالسلام

بن شیش کے خلیفہ ہیں ہشتاد روز گرسنہ رہے سب سے اول قہوہ خوری آپ ہی نے کی ہے آپکو زمین آب شور میں دفن کیا تھا آپکے وجود بابرکت کے اثر سے اوس زمین کا پانی شیریں ہوگیا۔

ایضاً پیشوا شاذلیہ	حضرت ابو عبداللہ بن سلیمان الجزولی		۱۶ ربیع الاول سنہ ۸۷۰ھ	افوغال ملک بربر سوس اقصی میں پہر مراکش میں لیجاکر دفن کیا	از دلایل الخیرات	آپ صحیح النسب سادات حسینی سے ہیں شاذلیہ طریقہ میں آپ نے ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ سے فیض پایا اوسکے بعد ۱۴ برس خلوتخانہ میں رہے اور عبادات کی اکثر تصانیف علم تصوف میں آپکی ہیں بیس ہزار سے زیادہ آپکے شاگرد تھے

ہدایت و افادہ خلق میں مصروف رہے یہانتک کہ بارہ ہزار چہہ سو پینسٹھ شخصوں نے آپ سے بیعت کی آپکی خوارق عجیبہ کرامات غریبہ میں نقل ہے جب آپکی نعش کو مقام آفوغال ملک بربر سوس اقصی سے نکالکر مراکش میں لیجاکر دفن کیا ایسا پایا گیا کہ گویا آج ہی دفن کیا ہے کچہہ تغیر حال اثر زمین سے نہیں ہوا تہا۔ بلکہ حجامت تراش سوے سر و ریش اوسیدن کا معلوم ہوتا تہا حاضرین سے کسی نے آپکی چہرہ مبارک کو اونگلی سے دبا دیا تو خون اپنے مقام سے سرک گیا اور جب اونگلی اوٹہائی تو پہر خون اپنے مقام پر آگیا مثل زندوں کے۔ اور آپ کی قبر سے بوے مشک نکلتی ہے۔ زایرین کا ہجوم رہتا ہے اور دلایل الخیرات پڑھتے ہیں بہ ہزار و متبرک۔

ایضاً	حضرت شیخ علی بن حسام الدین ابن عبدالملک ابن قاضی خان المتقی القادری الشاذلی المدنی الحسنی	برہانپور سنہ ۸۸۵ھ	۲ جمادی الاول سنہ ۹۷۵ھ عمر ۹۰ سال	مکہ معظمہ	اخبار الاخیار	اول ایام طفولیت میں آپکے والد نے شاہ باجن چشتی کی خدمت میں برہانپور لیجاکر مرید کرایا پہر بعد وفات والد بزرگوار کے شیخ عبدالحکیم بن شاہ باجن سے ہونچکر خرقہ خلافت چشتیہ پہنا اور بدیار ملتان پہنچکر حسام الدین متقی سے طریقہ سلوک اور تقوی لیا و تفسیر بیضاوی و عین العلم کو پڑہا اور حرمین الشریفین تشریف لیگئے وہاں پہنچکر خرقہ خلافت قادریہ شاذلیہ شیخ محمد بن محمد ابن محمد

السخاوی کہ جنکا سلسلہ ارادت شیخ نور الدین ابو الحسن الشاذلی علیہ ختم ہوتا ہے حاصل کیا اور حضرت ابو مدین شعیب المغربی سے بھی خرقہ پہنا اور مکہ معظمہ میں اقامت فرمائی آپکا سلسلہ تصانیف چہوٹی بڑی عربی فارسی کتابونکا ایک سو سے زیادہ ہے اول تصنیف آپکی رسالہ یقین الطرق ہے اور یہہ بالہام غیبی آپ نے تصنیف کیا تہا اور دوسرا المجموعہ علم کبیر ہے جو کچہہ کہ کتب تصوف میں ہے اوسکا یہہ خلاصہ نافع ہے۔ اور اپنے یاروں کو فرمایا کہ نشانی سمجہنے اس کتاب کی یہ ہے کہ ہر مسئلہ مسایل اس علم سے تم سے کوئی پوچہے اوسکا جواب کتاب مذکورہ سے دو شیخ ابن حجر کہ اپنے .... زمانہ میں بڑے فقیہہ و عالم مکہ معظمہ میں تہے وہ اوایل میں اوستاد شیخ علی تہے مگر آخر کو وہ بھی آپکے مرید ہوئے اور خرقہ خلافت آپنے پہنا آپ کا فرمودہ ہے جو کچہہ بوجہ حلال کمادیں وہ ہرگز ضایع نہیں ہوتا اور اگر گم ہوجاوے تو ملجاتا ہے۔ مکہ معظمہ میں رسم ہے کہ مردہ کو کسی صلحا و اولیائے کی قبر میں دفن کرتے ہیں چنانچہ امام عبداللہ یافعی کو قبر حضرت فضیل بن عیاض میں دفن کیا اسیطرح سیدی احمد برادرزادہ آپکے فوت ہوگئے چاہا کہ اون کو آپکی قبر میں رکہیں قبر کہولی تو آپکا وجود مبارک خشک شدہ کفن کے اندر پایا حالانکہ خاصیت زمین مکہ ہے کہ مردہ کو تین چار مہینے کے اندر خاک

کردیتی ہے مگر آپکا وجود بارہ یا چودہ برس کے عرصہ کے بعد بھی بدستور رہا۔

[illegible]	نام حضرت معہ بیان خانواده	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشواے قادریہ شاذلیہ	حضرت السید الشیخ عبد الوہاب المتقی القادری الشاذلی	مسندو	سنہ ١٠٠١ھ	مدینہ	اخبار الاخیار	آپ خلیفہ راستین اور وارث حقیقی اور صاحب سر حضرت شیخ علی بن حسام الدین ہیں بارہا اپنے مرشد کی خدمت میں رہے اور چوالیس حج آپنے کئے تھے ایک فقیر نے آپ سے پوچھا کہ نماز گذارنی بہتر ہے یا ذکر کرنا فرمایا نماز گذارنی بھی بڑا کام ہے لیکن کثرت ذکر سے اتصال اور اتحاد حاصل ہوتا ہے کہ آخر کو وہ فنا سے وحدت کھینچتا ہے عرض کیا کہ فناے وحدت کیا ہے فرمایا وہ لذت ہے جو بیخبری سے حاصل ہوتی ہے اور مطلوب حقیقی سب طالبان اس راہ کا دریافت کرنا اوس لذت کا ہے فرمایا اصل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اس ذکر میں لفظ پورے ادا کرے اور درست زبان سے نکالے لا الہ یعنے نفی میں اظہار حرف ہا اور اثبات میں بھی اسم الا اللہ بمد نکالنا چاہیے اور ہر دو ہا کو ظاہر کرنا چاہیے۔ عمرہ جعفرانہ موضع مشہور ہے بفاصلہ یکمنزل مکہ سے اگر وہاں جاویں تو ضرور اوس پہاڑ میں جہاں حضرت صلعم تشریف لیگئے ہیں غافل نہ ہونا چاہیے کیونکہ وہاں دیدار حضرت رسول صلعم میسر ہوتا ہے۔ فرمایا ایک وقت میں اوسجگہ سو گیا ہر بار کہ آنکھ جھپکتی جمال انحضرت صلعم سے مشرف ہوتا قریباً ایک دو پہر کے عرصہ میں ایک سو دفعہ دولت جمال آنحضرت صلعم حاصل ہوئی تھی آپ اس عمرہ کو پا برہنہ و صایم جایا کرتے تھے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے او بیعت کچھہ آپسے کتاب اخبار الاخیار میں ارقام فرمایا ہے اُنہوں نے آپکی جناب میں صحبت پائی اور واقعات بچشم دید ارقام فرماے ہیں۔
ایضاً	حضرت مخدوم جیو قادری دہلوی۔		درمیان سنہ ١٠١٥ھ	دہلی	اخبار الاخیار	آپ شہر بیدر کہ دیار حیدر آباد دکن میں ہے سکونت رکھتے تھے بہت مسن ومتعہد و متبرک و عالی ہمت تھے حضرت شیخ عبد الوہاب فرماتے ہیں کہ آپکو بسبب ضعف طاقت کہڑے ہونے کی نہ تھی لیکن کمر مضبوط باندہ کر واسطے ادا ے نوافل کہڑے ہوتے تھے استقامت دین و رعایت تقوی میں بہت مدت تک میں اون کے ساتھ ہم صحبت رہا ہوں قریب تھا کہ میں دست ارادت آپکے ہات میں دیتا لیکن قسمت میں مجھ حضرت شیخ علی کا مرید ہونا تھا
ایضاً	حضرت میاں سید غیاث الدین	بہروچ گجرات		بہروچ ملک گجرات	ایضاً	آپ باشندہ بہروچ ملک مشہورہ گجرات کے ہیں قادری مشرب رکھتے تھے آپ ہر چیز اور ہر ایک جنس کہ جس سے لوگوں کو حاجت پڑتی تھی رکھتے تھے اور سبکو خبر کر دیتے تھے کہ جسکو جو حاجت ہو جیہ از قسم زر و جامہ و اغذیہ و ادویہ و کتب و اسباب و الات وغیرہ جو سب آپ کے گھر میں تھے لیویں باوجود ہمہ نعمت ہونے کے عالم و عامل و متقی تھے حضرت سیدی الشیخ عبد الوہاب فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت صلعم کو میںنے خواب میں دیکھا اور پوچھا یا رسول اللہ من افضل الناس فی ہذا الزمان فرمایا افضل الناس میاں غیاث ثم شیخک ثم محمد طاہر۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد طاہر گجراتی		سنہ ٩٨٣ ہجری	گجرات احمد آباد	ایضاً	آپ پٹن گجرات میں قوم بوہرہ سے تھے حق تعالی نے آپکو علم و فضل دیا اور حرمین شریفین گئے اور وہاں مرید حضرت شیخ علی متقی سے ہوکر ببرکت و کرامت اپنے وطن اصلی میں آئے اور بہدایت مشغول ہوے اور علم حدیث میں توالیف مفید جمع کی منجملہ اون کے کتاب مستقل شرح صحاح مسمی بمجمع البحار و رسالہ دیگر مختصر مسمی بالمغنی کہ تصحیح اسماء الرجال میں ہے اور دفع کرنے بدعت میں کمال کوشش کرتے تھے آخر ش بدعتیوں سے جام شہادت نوش کیا۔
ایضاً	حضرت شیخ حسین قادری و حسینی		سنہ ١٠١٣ھ	لاہور	اخبار الاخیار	آپ یاران شیخ عبد الوہاب سے تھے نیز قرابتیان حضرت موصوف سے عجائب حالتے او شکرف ہمتی رکھتے تھے چیز خریدنے کے وقت ادنی چیز کے لئے مثل جوب بقول کے جو کچھہ آپکے ہاتھ میں آجاتا وہ دیدیتے تھے خواہ اشرفی خواہ روپیہ جو آجاوے در پے حساب نہیں ہوتے آپنے وقت عبور دریاے نربدا کے دیکھا کہ بہت

<table>
<tr><th>نام خانوادہ</th><th>نام مقتدا صاحبان خانوادہ</th><th>تاریخ ولادت</th><th>تاریخ وفات</th><th>مقام مزار</th><th>نام کتاب</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری</th></tr>
<tr><td colspan="7">آدمی جمع ہیں اور دریا پار جنگل میں شیر رہتا ہے مارے خوف کے کوئی جا نہیں سکتا تھا۔ آپ نے ایک ہاتھ میں چھری اور دوسرے ہاتھ میں چار پیٹی اور اوس جنگل میں گئے اور شیر کو مارکر ٹکڑہ ٹکڑہ کر ڈالے۔</td></tr>
<tr><td>پیشوا قادریہ منشار شطاریہ</td><td>حضرت شیخ عبداللہ شطاری</td><td></td><td>سنہ ۸۳۲ھ از وفیات الاخیار بقول کتاب لبس الاولیا ۱۲ ربیع الاول سنہ ۸۹۰ھ</td><td>مندو دکہن کا شہر تاریخی مقام ہے</td><td>انوار العارفین مراۃ الاسرار بحوالہ جواہر خمسہ واخبار الاخیار</td><td>آپ اولاد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے تھے آپ کو حضرت شیخ محمد عارف طیفوری نے خلافت دیکر ہندوستان کیطرف روانہ کیا تھا اور بلقب شطار کیا تھا و طبل و علم بھی عطا فرمایا تھا کہ جہاں جاؤ کوس معرفت یعنی نقارہ سے مشہور کرو کہ جو کوئی طالب حق ہووے وہ ہمارے پاس آوے ہم اوسکو ارشاد کریں اور جن مشایخ روزگار کے پاس جاؤ اونسے کہو کہ</td></tr>
<tr><td colspan="7">اگر تم کچھہ رکھتے ہو مجھے ایثار کرو والا جو کچھہ میں رکھتا ہوں بتانے کو حاضر ہوں کچھہ دریغ نہیں ہے اسی طور سے بموجب ارشاد اپنے پیر کے آپ شہر مانکپور میں آئے حضرت مخدوم شیخ حسام الدین مانکپوری و راجے سید حامد شاہ و شاہ سید ویکجا بیٹھے تھے مخدوم شیخ حسام الدین نے آپسمیں ذکر کیا کہ شیخ عبداللہ مسافر اور ہم مقیم ہیں مناسب ہے کہ ہم اونکی ملاقات کو جاویں چنانچہ ہر سہ صاحبان جس حال میں تھے آپکی ملاقات کو گئے آپ ان صاحبوں کی خبر پاکر خیمہ سے باہر لینے کو آئے تھوڑی دیر کے بعد موافق رسم خود اظہار کیا کہ توجہ فرما کر کچھہ مجھے فرماؤ کہ طالب ہوں والا جو کچھہ مجھے . . . . . اپنے پیروں سے حاصل ہوا ہے حاضر ہے مخدوم شیخ حسام الدین نے کمال استغنا سے اور فروتنی سے جواب دیا کہ میں اس قسم کی کوئی چیز نہیں رکہتا کہ آپکی خدمت میں ظاہر کروں جو کچھہ پیران خود سے میں نے پایا ہے اوسکے مطالعے سے ابھی فارغ نہیں ہوا ہوں کہ آپ سے کچھہ سیکھوں شیخ عبداللہ آپ کے اس جواب پسندیدہ سے نہایت خوش ہوے اور اونکی بلند ہمتی پر آفرین کہی اور فرمایا کہ الحمدللہ ہندوستان میں ایسا عارف کامل دیکھا کہ پائے ہمت اوسکا کونین سے گذرا ہے۔ آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ عارف طیفوری اور وہ مرید شیخ محمد عاشق اور وہ شیخ خدا علی ماوراء النہری اور وہ مرید شیخ ابوالحسن خرقانی پیشوا شطاریہ عشقیہ وہ مرید و شیخ ابوالمظفر مولانا ترک الطوسی اور وہ مرید بایزید عشقی اور وہ محمد المغربی اور وہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ علیہم اجمعین اور صاحب انوار ارقام فرماتے ہیں کہ آپکا سلسلہ ارادت بواسطہ نجم حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ پہنچتا ہے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً قاضن</td><td>حضرت شیخ قاضن یا قاذن یا قاضی نہیری</td><td></td><td>۳ صفر سنہ ۹۰۲ھ</td><td>مندو</td><td>مراۃ الاسرار</td><td>آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ عبداللہ شطاری تھے ارشاد طالبان و مریدان میں بے نظیر تھے</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>شیخ ابوالفتح سرمست معروف بہدایت اللہ</td><td></td><td>۲۱ رمضان سنہ ۹۴۲ھ</td><td>مرشدآباد عرف مندو</td><td>ایضاً</td><td>آپ فرزند و خلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار شیخ قاذن سے تھے قوی حال و صاحب ارشاد تھے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت میر سید علی شطاری</td><td></td><td></td><td>سرا میراں نواح جونپور</td><td>ایضاً</td><td>آپ بھی خلیفہ شیخ قاذن ہیں بہت لوگوں نے آپسے فیض پایا ہے کمالات آپکے اظہر من الشمس ہیں</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ حمید معروف شیخ ظہور یا صفور حاجی حضور</td><td></td><td>یکم شوال سنہ ۹۷۹ھ</td><td>اصفہان دار السلطنت ایران</td><td>اخبار الاخیار</td><td>آپ مرید و خلیفہ شیخ قاذن تھے بڑے سیاح اور آزاد منش ہوئے ہیں۔ آپ ایک کوزہ برابر ایک سبو و عصا و مصلا کے سوا اپنے ہمراہ کچھہ نہیں رکھتے تھے چونکہ رجوع و ہجوم خلایق آپکیطرف ازبس تھا آپ نے خدمت میں شیخ ابوالفتح جاکر خلافت حاصل کی</td></tr>
<tr><td colspan="7">تھی تاکہ ۔ کدورت خاطر پیرزادہ نہ ہوے ورنہ آپ دراصل خلیفہ شیخ قاذن تھے۔</td></tr>
</table>

نوٹ سلہ لفظ شطاریہ کے معنی تیزرو کے ہیں اور اصطلاح صوفیہ میں شغل باطنی کو کہتے ہیں کہ جس سے فنا باللہ و بقا باللہ حاصل ہوتی ہے کتاب جواہر خمسہ میں آیا ہے فرمایا رسول صلعم نے (تنزل علم الشطار قبل الفرقان فی صدری فتحققت حقیقۃ الاشیاء من الازل الی الابد) پس وہ علم حضرت رسالت پناہ سے بحضرت علی مرتضیٰ پہنچا اور حضرت علی نے فرقۂ صوفیہ پر ایثار کیا اور چونکہ آپ نے کمال ریاضات و مجاہدات کا کما حقہ عمل کیا تھا اسلئے آپ اس صفت کے ساتھ موصوف ہوے۔

نام خاندان	نام مع سلسلہ ولدیت	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مدفن	نام تصانیف	کیفیت مختصر حالات ضروری
قادریہ شطاریہ	حضرت شیخ محمد غوث شطاری گوالیاری بن سید علی	۱۵۔ رمضان سنہ ۹۰۶ ہجری	۱۵۔ ربیع الثانی سنہ ۹۷۰ ہجری عمر ۷۰ سال	گوالیار	مراۃ الاولیاء اخبار الاخیار	آپ سادات جعفری سے خلیفہ اکمل حضرت شیخ قاضن اور برادر حقیقی شیخ حمید ہیں اور چونکہ شیخ محمد غوث نے شجرہ میں نام شیخ ابوالفتح بن شیخ قاضن نہیں لکھا تھا اس لئے انکو کوفت خاطر تھا۔ لیکن آپ نے برسوں قلعہ کلنجر میں ریاضت اور دعوت اسماء الہٰی کی اور آخر حلے وافر وفسطے کامل عزت و شہرت و مال و جاہ و عظمت آپ کی نصیب ہوئی اور نصیرالدین محمود ہمایوں بادشاہ آپکا بڑا معتقد ہوا اور قصداً انکار علماء گجرات بتقریب بعض رسائل کہ مردم اسکو معراجنامہ کہتے ہیں مشہور ہے ۔
ایضاً	حضرت شیخ بہاؤالدین شطاری بن ابراہیم بن عطاء اللہ القادری الحسینی الشطاری	قصبہ جنید	۱۱۔ ذالحجہ سنہ ۹۲۱ ہجری	دولت آباد دکھن	عمدۃ [illegible] کشف المتواری	آپ خلیفہ سید احمد جیلانی کے ہیں کہ معظمہ میں بیعت و خلافت سے مشرف ہوکر ہندوستان میں تشریف لائے۔ اصل وطن قصبہ جنید ہے اور بعہد سلطنت حضرت سلطان غیاث الدین خلجی کے باستدعا حکمران مندو کے تشریف لیجاکر سکونت اختیار کی اور بعدہ شہر بدر دیار دکھن میں مستقل سکونت فرمائی آپ کا ایک رسالہ ہے اس میں انواع اذکار و اشغال و طرق و آداب بیان کئے ہیں لکھتے ہیں ما دل خدا کی راہ کے راستہ بیشمار ہیں مگر انمیں سے تین طریق معروف

ترہیں ہیں اول طریق اخیار اور وہ صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن و حج و جہاد ہے جانیوالے اور پہونچنے والے اس طریق کے بہت عرصہ میں تھوڑے مقصود کو پہونچتے ہیں دوسرا مجاہدات و ریاضات ہے یعنی تبدیل اخلاق ذمیمہ و تزکیہ نفس و صاف کرنے دل و رجلا دینے روح اور یہ طریقہ ابرار کا ہے اس طریق سے پہنچنے والے مقصود کے بہت ہیں بہ نسبت اول کے تیسرا طریقہ یہ شطاریہ ہے اور یہ طریقہ ان دو طریقوں سے قرب تر طرق وصل الی اللہ ہے اور وصول طریق شطاریہ کے دس چیزیں ہیں اول توبہ اور وہ خارج ہونا ہے کل مطلوب سے سوا اسکے دوسرے زہد یعنی بے رغبتی دنیا اور اسکی محبت اور اسکی پونجی قلیل و کثیر سے۔ تیسرے توکل اور وہ خارج ہونا ہے سبب سے چوتھے قناعت اور وہ خارج ہونا ہے خواہشوں نفسانیہ سے پانچویں عزلت اور وہ خارج ہونا ہے اختلاط خلق سے بگوشہ نشینی و انقطاع کے جیسا کہ بسبب موت کے ہوتا ہے چھٹے توجہ طرف حق کے اور وہ خارج ہونا ہے کل خواہشوں سے جو بلا دے طرف غیر حق کے جیسی کہ خارج ہوتی ہیں تمام خواہشیں بسبب موت کے پس نہ باقی رہے کوئی مطلوب کوئی محبوب نہ کوئی مقصود سوا اللہ تعالیٰ کے ساتویں صبر اور وہ خارج ہونا ہے حظوظ نفسانی سے ساتھ مجاہدہ کے آٹھویں رضا اور وہ خارج ہونا ہے رضا نفس سے بسبب داخل ہونیکے رضاء اللہ تعالیٰ میں ساتھ تسلیم کرنے احکام ازلیہ اور سپرد کرنے جملہ امور کے طرف تدبیر اللہ تعالیٰ کے بلا طاہر کرنے کسی چیز کے کہ ہو بالموت نویں ذکر وہ خارج ہونا ہے ذکر ما سوے اللہ سے دسویں مراقبہ اور وہ خارج ہونا ہے اپنی قوت سے جیسا خروج ہوتا ہے بسبب موت کے اور اسماء ذکر تین قسم میں اسم جلالی۔ اسم جمالی و اسم مشترک اگر اپنے میں صفت رعونت اور درشتی کی دیکھے تو پہلے اسم جلالی میں مثل اسماء یا قہار یا جبار یا متکبر کے مشغول ہو تاکہ نفس مطیع اور فرمانبردار ہو بعدہ اسم جمالی میں یا ملک یا قدوس یا حلیم کے بعد اسم مشترک مثل اسماء یا مومن یا مہیمن کے مشغول ہووے اگر اپنے میں صفت انکسار و تواضع کی دیکھے تو پہلے اسم جمالی میں مشغول ہو بعدہ اسم مشترک میں ازاں بعد اسم جلالی میں اسیطرح ذکر میں مشغول ہو تاکہ دل صاف ہو اور ذکر دل میں قرار پکڑے و مقام ذکر ننانوے ۹۹ کا تلوین میں ہے پس سوال مقام تمکین سے بزرگی و بلند جگہ ذاکر کی ذکر اسم اللہ میں ہے کہ اسم ذات ہے باقی ننانوے نام اسم صفات ہیں جبتک ذکر اسماء صفات میں ہے عالم تلوین میں ہے جو ذکر اسم ذات میں پہنچے اسکی گرمی سے وجود فانی جل جاوے اور مضمحل ہو جاوے اس جگہ فنا حاصل ہوتی ہے اور اسجگہ مراد محو ہونے وجود فانی کے ہے اور جب اپنے سے فانی ہو بقا پاوے پس دل مرید صادق کا بلا ذکر کے ہرگز کشادہ نہیں ہوتا اور جب دل منور ہو جاوے پس حقیقت اشیاء کی اسپر ظاہر ہو اور عالم ارواح سے ملاقات

نام خاندان	نام مقتدایان خاندان	سن ولادت	سن وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
						اور ذکر حقیقی کہ شہود حق ہے اس منزل میں فتح ہوا اور فرماتے ہیں ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمدؐ کے دو طریق ہیں طریق پہلا یہ ہے کہ یا احمدؐ کو داہنی طرف کہے اور یا محمدؐ کو بائیں طرف کہے اور دل میں ضرب یا رسول اللہ کی کرے طریق دویم یہ کہ یا احمد کو داہنی طرف اور یا محمد کو بائیں طرف کہے اور دل میں یا مصطفےٰ کا خیال کرے اور ذکر یا احمد یا محمدؐ یا علیؑ یا حسنؑ یا حسین یا فاطمہ کا شش طرفی کرے کشف جمیع ارواح کا ہو جاوے اور اسماء ملائکہ مقربین یہ ہی تاثیر رکھتے ہیں یا جبرئیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل یہ ذکر چہار ضربی ہے اور ذکر اسم شیخ اسطرح ہے یعنی یا شیخ یا شیخ ہزار بار اسطرح کہے کہ حرف ندا یعنی لفظ یا کو دل سے کھینچتا ہوا داہنی طرف لیجاوے اور لفظ شیخ کو دل میں ضرب کرے اور ذکر درازی عمر یہ ہے کہ بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب ہزار بار ہوالحی القیوم کہے و بعد نماز ظہر ہوالعلی العظیم و بعد نماز عصر ہوالرحمن الرحیم و بعد نماز عشا ہواللطیف الخبیر ہزار بار کہے۔ مراقبہ وہ ہے کہ جو کلمہ و آیت کلام مجید کی توحید کے معنوں پر دلالت کرے اس کلمہ و آیت کو باطن میں خیال کرے اور ایک مراقبہ اثبات ہستی حق بہمہ حال و فنا اپنی و جمیع کائنات کا خیال کرے اسم اللہ کو باطن میں کہے صفائی دل حاصل ہو اور مراقبہ اسکو کہتے ہیں کہ دل کی نگہبانی کرے اور دل کو طرف حق کے متوجہ رکھے اور غیر حق کو باطن میں جگہ نہ دیوے۔ کشف المتواری میں لکھا ہے آپکے خلفا بہت تھے انمیں سے ایک شیخ محمد بن شیخ ابراہیم ملتانی ہیں وہ بعد وفات پیر کے شہر بدر میں سجادہ نشین ہوئے اور سید ابراہیم ایرجی اور مولانا علیم الدین کہ استاد میر ابراہیم ایرجی کے تھے لکھا ہے حضرت شیخ بہاؤالدین کو وقت سونگھنے خوشبو کے ایسا ذوق و حال ہوتا تھا کہ قریب ہلاکت روح ہو جاتے تھے۔ چنانچہ ظاہری سبب آپکی وفات کا بھی یہی ہوا کہ ایک شخص آپکے سامنے غالیہ یعنی خوشبو مرکب مشک وغیرہ لایا اسی ذوق میں آپنے داعی اجل کو لبیک کہا یعنی وفات پائی۔
پیشوا ے قادریہ شطاریہ	حضرت میر سید محمد یا میر سید محمود		سنہ ۹۶۳ ہجری		مراة الاسرار	آپ اولاد میر سید علاؤالدین کنتوری سے ہیں اور خلیفہ اکمل حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری آپ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے اور صاحب کرامات و خرق عادات۔
ایضاً	حضرت سید ابوتراب معروف شاہ گدا حسینی شطاری لاہوری		۱۴ر شوال سنہ ۱۰۰۱ ہجری	لاہور	حدیقة الاولیا	آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی با امام جعفر صادق پہونچتا ہے آپ مرید و خلیفہ حضرت وجیہ الدین گجراتی اور سلسلہ قادریہ شطاریہ میں حضرت شاہ قاذن کے ہیں آپکے خلفائے کاملین یہ ہیں۔ قاضی محمد لاہوری شیخ فاضل۔ شاہ جمال۔ لعل گدا۔ احمد گدا۔ شہباز گدا
ایضاً	حضرت شیخ فتح شاہ سرمست شطاری		سنہ ۱۱۵ ہجرے	لاہور	حدیقة الاولیا	آپ خلفائے شاہ لطیف برہان پوری سے ہیں جنکا شجرہ ارادت بچند واسطہ درمیانی حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کیساتھ پہنچتا ہے اسطرح کہ آپ مرید شاہ لطیف برہانپوری اور وہ شیخ برہان سر الہی اور وہ شیخ عیسیٰ جند اللہ اور وہ شیخ وجیہ الدین گجراتی اور وہ شیخ محمد غوث گوالیاری اور بسبب غایت درجہ کے جذب و استغراق کے بخطاب شاہ سرمست مخاطب ہوئے اور بعد تکمیل لاہور میں معمور ہوئے ایک مرتبہ دریائے راوی تنی طغیانی پر ہوا کہ شہر کے اندر پانی آگیا۔ صوبہ لاہور نے آپکی خدمت میں عاجا ہی آپنے اپنا ایک خادم دریا پر بھیجکر فرمایا دریا سے جاکر کہدو کہ جدہر سے آیا ہے چلا جاوے ورنہ قیامت تک خشک کر دیا جاویگا۔ جب یہ پیغام دریا کو پہونچائی الفور شہر سے دور چلا گیا۔
ایضاً	شاہ محمد رضا قادری شطاری		۱۲ر جمادی الاول سنہ ۱۱۱۱ ہجرے	لاہور	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ شیخ محمد فاضل لاہوری کے تھے جنکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحضرت شاہ محمد غوث گوالیاری پہنچتا ہے اسطرح کہ شیخ محمد فاضل مرید شیخ اللہ داد قادری اکبر آبادی و وہ شیخ محمد جہلال و وہ سید نور وہ سید زین العابدین حسنی وہ شیخ عبد الغفور وہ شیخ وجیہ الدین گجراتی

[illegible]	نام مقدس بانی خانواد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
قادریہ شطاریہ	حضرت عنایت شاہ ابوالمعارف قادری شطاری قصوری ثم لاہوری		سنہ ۱۱۴۱ ہجری	لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپ قوم کے رائیں یعنی باغبان اور خلیفہ اکمل حضرت شاہ محمد رضا قادری شطاری کے ہیں صاحب مراتب عظیم جامع علوم ظاہری و باطنی و مشہور اور صوری و معنوی تھے اول سکونت آپ کی قصبہ قصور میں تھی پھر بسبب کے حسین خاں حاکم قصور سے آپکی رنجیدگی ہوگئی لاہور میں آکر قیام پذیر ہوئے ہزاروں طالبان خدا حضرت موصوف کی خدمت میں آکر مراتب تکمیل کو پہنچے اور ہنگامہ مشیخت آپ کا زندگی تک خوب گرم رہا
ایضاً	حضرت سید بہلی شاہ قادری شطاری		سنہ ۱۱۷۱ ہجری	قصور ضلع لاہور	ایضاً	آپ محبوب تریں خلیفہ حضرت شاہ عنایت کے تھے وجد و سماع کا شغل ورد مدنظر تھا۔ اکثر اوقات خوارق و کرامات بے اختیار آپ سے سرزد ہوتے تھے طبیعت بڑی موزوں حضرت کا کلام توحید کو پنجابی زبان میں طرح طرح کی ابیات و کافی میں برملا فرمایا ہے اسکے تصنیف کئے ہوئے مضامین تک قوال مجالس فقرا میں گاتے ہیں اور موحد لوگوں کو اسکے کلام سے نہایت درجہ کا شوق اور ولولہ اور وجد و سماع پیدا ہوتا ہے حضرت حافظ انور علی صاحب رہتگی نے آپ کی کافیوں کی عمدہ طور سے اور بڑے شد و مد سے شرح لکھی
ایضاً	حضرت شیخ عیسے لقب جند اللہ بن مولوی قاسم سندہی		۱۴ شوال سنہ ۱۰۳۱ ہجری	برہان پور	برکات الاولیا بحوالہ تاریخ برہانپوری	آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ لشکر عارف باللہ ہیں آپ صاحب تصانیف تفسیر انوار الاسرار۔ مجمع البحرین عین المعانی شرح اسماء حسنی رسالہ حواس خمسہ وغیرہ کے ہیں تاریخ برہانپوری میں کسی بزرگ نے آپکی توصیف میں یہ شعر لکھا ہے شعر۔ دو عیسی در نسل اولاد آدم۔ یکے ابن مریم دوم ابن قاسم ؛
ایضاً	حضرت شاہ برہان راز الہ برہانپوری		۱۵ شعبان سنہ ۱۰۸۳ ہجرے	برہان پور شیدی پورہ	ایضاً	آپنے فیض ارادت و خلافت شطاریہ حضرت شاہ عیسی جند اللہ سے حاصل کیا تھا آپکی دعا کی برکت سے شہنشاہ عالمگیر ہند کے تخت پر بیٹھے تھے ردایح الانفاس و ثمرات الحیات آپکے دو ملفوظ مشہور ہیں ۔
ایضاً	حضرت شاہ فتح محمد نام عبدالرحمن کنیت ابوالمجدین شیخ عیسے جند اللہ برہانپوری		سنہ ۱۰۶۳ ہجرے	جنت البقیع	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہیں ہمیشہ ہدایت و تدریس طالبان علوم دینیہ میں مصروف رہتے تھے فتوح الادراد و فتح المذاہب الاربعہ فتح الطریقہ رسالہ تحقیق نسب۔ رسالہ ثبوت قدمی علی رقبتہ۔ رسالہ تحقیق وحدت الوجود وغیرہ آپ کی تصنیف مشہور ہیں ؛
ایضاً	حضرت شاہ پیر جیو		سنہ ۹۶۹ ہجرے	جاپانیر ملک گجرات	ایضاً بحوالہ روض الریاحین	آپ خلیفہ اکمل حضرت سید محمد غوث گوالیاری ہیں جاپانیر سے براہ خشکی حج کو تشریف لیگئے راستہ میں ہر ایک بزرگ سے ملاقات کرتے اور فیوضات ظاہری و باطنی اخذ کرتے ہوئے جب یہاں پہنچے ایک گروہ جوگیوں کا آپ سے ملا اور آپسے چند سوال کئے جواب کافی انکو دئے ایک جوگی نے کہا کہ آپ۔ آسمان کی سیر کرتے ہو آپنے فرمایا میں فقیر ہوں اگر مجھکو آتا ہو تو دکھلا وہ جوگی اسیوقت آسمان آپنے اپنی نعلین کو حکم کیا کہ اگر تجکو سیر آسمان کی منظور ہے تو اڑ جا نعلین فوراً آسمان کیطرف اڑی جوگی نے جب یہ کرامت دیکھی معتقد ہوا اور آپکے ہاتھ پر اسلام لایا

نام خاندان	نام مع القاب صاحبان تذکرہ	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری.
ایضاً	حضرت شاہ ولی محمد		سنہ ۹۸۰ ہجری	برہانپور	برکات الاولیا بحر الہ مونس الطالبین	آپ مرید وخلیفہ حضرت سید محمد غوث گوالیاری ہیں سنہ ۹۵۲ ہجری میں احمد آباد گجرات سے برہانپور میں آنکر سکونت اختیار کی کتاب نزہت الارواح کی شرح آپ نے نہایت عمدہ لکھی ہے۔
پیشوار قادریہ شطاریہ	حضرت سید احمد		۱۵ رمضان سنہ ۹۸۶ ہجری	قصبہ لیہیٹر ضلع خاندیس	برکات الاولیا	آپنے حضرت حاجی حمید ظہور شطاری سے فیض ارادت اور خرقہ خلافت حاصل کیا تھا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے عالم خواب میں سید احمد شطاری اور شیخ محمد غوث گوالیاری کے ہاتھ پکڑ کے حضرت حاجی حمید ظہور کے حوالہ کیا اور فرمایا ان دونوں کو تعلیم وتربیت کرو ان سے تمہارا سلسلہ روشن ہوگا۔ چنانچہ ان دونو خلفائے کاملین سے سلسلہ شطاریہ ملک دکہن اور گجرات میں خوب ترقی پایا ہزارہا اولیاء باکمال اس سلسلہ میں پیدا ہوئے۔
ایضاً	حضرت شیخ شرف الدین زندہ دل	شیراز	سنہ ۹۹۰ ہجرے	بیجاپور	ایضاً	آپنے حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کیخدمت میں حاضر ہوکر بمقام احمد آباد شرف بیعت حاصل کیا تھا اور بعد چند روز کے مجاہدہ کرنے کی رتبۂ خلافت پایا اور باجازت پیر خود بیجاپور آنکر متوطن ہوئے اور مریدونکی تربیت میں مشغول رہے
ایضاً	حضرت شیخ دودو اللہ شطاری معروف شیخ لاوطس شیخ معروف صدیقی		سنہ ۹۹۳ ہجرے	جامود ضلع خاندیس	ایضاً	آپنے بھی بشرح صدر خرقہ خلافت حاصل کیا بارہ سال پیر کیخدمت میں ریاضت ومجاہدہ کرتے رہے پھر آستانۂ ملک مالوہ میں سکونت اختیار کی سنہ ۹۶۷ ہجری میں قصبہ جامود ضلع خاندیس میں قیام کیا اور رہنمائی خلق رہے ۞
ایضاً	حضرت شیخ راج محمد		سنہ ۹۹۴ ہجرے	بڑودہ میرٹھی مشہور	ایضاً خزینۃ	آپنے حضرت شیخ صدرالدین ذاکر سے فیض باطنی وخرقہ خلافت پایا تھا تصرفات ظاہری سب آپ سے ظاہر ہوئے ہیں۔
ایضاً	حضرت شیخ پیر میرٹھی شطاری		سنہ ۱۰۴۲ ہجرے بقول مخبر الواصلین	شہر ہے ممالک مغربی وشمالی میں	الاصفیا	آپ اعظم اولیائے وکبرائے مشائخ سلسلہ شطاریہ ہیں حضرت نورالدین جہانگیر بادشاہ ہندوستان آپکے بڑے معتقد اور فرمانبردار تھے۔ صاحب تصرف مظہر خوارق وکرامات اہل ذوق وشوق وسکر وجذب اور حالت تھی اور بہت خلقت آپ کی مرید ہوئی ہے۔
ایضاً	حضرت شیخ مجتبے شطاری		بماہ ذالحجہ سنہ ۱۰۶۰ھ		ایضاً	آپ بزرگان دین وپیران روئے زمین قادری شطاری سے تھے شب وروز طاعت وعبادت میں آپکی گزرتی تھی دنیا واہل دنیا سے کچھ تعلق نہیں رکھتے
ایضاً	حضرت شیخ ذکریا ملقب بہاؤالدین شطاری		سنہ ۹۷۰ ہجرے	دہلی کہنہ	تاریخ عبیب	آپ یاران نامدار سلسلہ شطاریہ حضرت شیخ علی شطار سے ہیں ریاضات ومجاہدات بہت رکھتے تھے۔ سلوک میں قدم راسخ رکھتے تھے شاگرد شیخ محمود لاہوری اور شیخ امان پانی پتی سے رابطۂ محبت واخلاص بہت رکھتے تھے منکران صوفیہ آپ کو دیکھ کر رہن اعتقاد ہوجایا کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت سید ابراہیم		۵ ربیع الثانی	دہلی خانقاہ	ایضاً	آپ مریدان شیخ بہاؤالدین شطاری سے عالم باعمل ودانشمند اکمل اور علوم نقلی و

						کیفیت مختصر حالات ضروری
	بن معین الدین بن عبد القادر حسینی قادری ایرجی		۹۲۵ ہجری	حضرت سلطان المشایخ پاس امیر خسرو		عقلی و حقیقی مدد کی پر عبور کر کے بہت کتابوں کی شرح فرمائی تھی و مشکل مقامات کو اسی طرح پر حل فرمایا کہ وہ کتابیں خود بمنزلہ استاد ہو گئیں جس نے انکا مطالعہ کیا اسکو پھر حاجت استاد کی نہیں کہتے ہیں کہ اپنے عالم رویا میں حضرت

سلطان المشایخ سے خرقہ پایا ہے لیکن مجلس سماع میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ شیخ رکن الدین بن شیخ عبد القدوس نقل کرتے ہیں کہ بروز عرس حضرت خواجہ قطب الدین کے میں آپکی خدمت میں گیا اور عرض کی آج عرس حضرت قطب صاحب کا ہے تشریف لے چلئے فرمایا تم جاؤ اور قبر حضرت موصوف پر متوجہ روحانیت انکی ہو نا کہ وہ کیا فرماتے ہیں میں متوجہ روحانیت حضرت موصوف ہوا۔ مجلس سماع گرم تھی اور قوالان و صوفیان جوش و خروش میں اسی اثنا میں خواجہ صاحب نے فرمایا ان بدبختان نے میرے دماغ کو پراگندہ اور وقت کو مشوش کر دیا پس میں آپکی خدمت میں آیا آپ مجھے دیکھکر خندہ کیا اور کہا مجھے معذور رکھو گے یا نہ میں نے کہا حق بجانب آپکے ہے ؛

پیشوا ر قادریہ شطاریہ	حضرت سید محمد شطاری گجراتی [illegible]	گجرات احمد آباد	۱۳ صفر [illegible] ہجری	اورنگ آباد بیرون کہڑکی [illegible]	برکات الاولیا	آپ مرید و خلیفہ شاہ برہان راز اللہ برہانپوری ہیں اپنے وطن گجرات سے اورنگ آباد میں اقامت فرما کر رہنمائے خلق رہتے ہیں۔
ایضاً	حضرت شاہ شیخ [illegible] شطاری بن قاضی ابو الحسن گجراتی		۱۱ ربیع الاول [illegible] ہجری	اورنگ آباد	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ حضرت سید محمد گجراتی ہیں اکثر اوقات آپ سے خوارق عادات ظاہر ہوتے ہیں ؛
ایضاً	حضرت سید پیر محمد شطاری		۲۳ جمادی الاول [illegible] ھ	احمد آباد قریب [illegible] صلاح الدین [illegible]	ایضاً	آپ حضرت غوث الاعظم کی اولاد سے ہیں آپ نے شاہ وجیہ الدین گجراتی اور شاہ عبد اللہ گجراتی سے فیض پایا تھا۔ جو زبان سے نکلتا وہ ہو کر رہتا۔
ایضاً	حضرت سید محمد شطاری		غرہ شوال [illegible] ھ	ایلچپور	برکات الاولیا تاریخ [illegible]	آپ مشاہیر مشائخین کاملین سے شاہ برہان راز اللہ برہانپوری کے مرید اور خلیفہ ہیں و شاہ عبد الرحمن غازیپوری کی روح مبارک سے فیض اویسیہ حاصل کیا تھا
ایضاً	حضرت شاہ اسرار اللہ شطاری		۲۰ جمادی الثانی [illegible] ہجری	حیدر آباد دکن محلہ حسینی صحن مسجد [illegible]	ایضاً	آپ شاہ فرید الدین گنج معرفت متوطن برہانپور کی اولاد سے ہیں آپ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم محمد راوی قادری متوطن میلاپور کے ہیں لوائح شریف و مثنوی معنوی پر آپ کی حاشی تحریر ہیں اور کئی رسالہ عرفان و سلوک و توحید [illegible]
پیشوا ر قادریہ سر [illegible]	حضرت شاہ معروف چشتی		۹[illegible] ہجری	خوشاب ضلع شاہ پور پنجاب	حدیقۃ الاولیا	آپ ہی کے ذات با صفات سے سلسلہ نوشاہیہ نے فروغ پایا ہے اول طریقہ چشتیہ میں اپنے والد بزرگوار سے جنکا شجرہ حسبی و نسبی حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کیساتھ ملتا ہے مرید ہوئے اور اسی طریقہ میں کامل اور مکمل ہوئے سن [illegible]

شہرہ کرامت و خوارق جذب استغراق حضرت سید مبارک حقانی کا آپکے کان میں پہونچا تو کمال شوق کیساتھ کسی جنگل میں انکی خدمت میں پہنچے اور سلسلہ قادریہ میں خرقہ خلافت حاصل کیا۔ نقل ہے کہ کنارہ دریائے جہلم واقعہ خوشاب آپکا مزار شریف تھا جس وقت طغیانی دریا نے آپکی قبر تک اثر کیا۔ تو آپکی نعش کو بہت برسوں کے بعد نکال کر دوسری جگہ بلند پر کچھ فاصلہ دریا سے لیجا کر دفن کیا کہتے ہیں کہ آپکی نعش جوں کی توں [illegible] کہ گویا ابھی رکھا تھا۔ مؤلف بھی آپکے مزار پر انوار سے جبکہ خوشاب کا تحصیلدار تھا فیضیاب ہوتا رہا ہے۔

پیشوا نوشاہیہ	حضرت شاہ سلیمان بہلو وال		۱۳ ذیقعد	بہلو وال	حدیقۃ الاولیا	آپ شاہ سردار [illegible] حسینی کے خلیفہ اکمل تھے آپ کا باپ مسمی منگو ذات کا [illegible]

[illegible]	نام مقتدا صاحب خانواده	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
	قادرے		سنہ ۱۱٦[illegible] ہجرے	پرگنہ بھیرہ ضلع شاہ پور	دفیات الاخیار	ساکن بھیلووال ضلع شاہ پور پنجاب تحصیل بھیرہ تھا شاہ سلیمان ابھی خورد سال تھے تو ایک رات شاہ معروف منگو کے گھر جہاں اتفاقاً ہوئے آپ گھر کے صحن کے اندر کھیل رہے تھے۔ شاہ معروف نے آنکو بغل میں لیکر پیار کیا اور منگو کو ارشاد کیا کہ یہ لڑکا ہماری امانت ہے اسکی پرورش بخوبی کرنا غرضکہ جب آپ سن بلوغ کو پہنچے تو حضرت شاہ معروف کیخدمتمیں انہوں نے تکمیل پائی اور کاملان وقت سے ہوئے آپ سماع سنتے اور بحالت وجد ایسے بیہوش ہوتے کہ مرنے کی نوبت کو ہو جاتے۔ ہزاروں مرید ہوکر بمدارج اعلیٰ پہنچے تمام عمر طالبان کی ہدایت میں بسر کی ؛
پیشوا و نوشاہیہ	حضرت شیخ حاجی محمد قادری معروف شاہ گنج بخش بن حاجی علاؤالدین		سنہ ۱۱۰۳ ہجرے ماده تاریخ پیر فیاض	نوشہرہ ضلع گجرات	حدیقۃ الاولیاء بحوالہ تذکرہ نوشاہیہ مصنفہ محمد حیات	آپ خلیفہ اکمل شاہ سلیمان قادری اور پیشوا و مقتدا طریقہ نوشاہیہ حالات جذب و سکر و محبت و عشق و شوق و ذوق آپ کی طبیعت پر غالب تھا و زہد و ریاضت و تقوے و خوارق و کرامات میں طاق یگانہ آفاق تھے طریقہ نوشاہیہ جسکے فقیر پنجاب میں ہزاروں ہیں اسنے شروع ہوا آپ بوسیلہ ملا کریم الدین کے نوشہرہ سے جہاں آپ کی سسرال تھی شاہ سلیمان کیخدمت میں حاضر ہوئے اور درجۂ خلافت پایا آپکے والد بزرگوار نے سات حج کئے اور زیارت روضہ منورہ آنحضرت صلعم سے مشرف ہوئے۔
پیشوا ر قادریہ نوشاہیہ	حضرت شیخ پیر محمد معروف پیر محمد سچیار		سنہ ۱۱۵۲ ہجرے	نوشہرہ متصلاً ضلع گجرات پنجاب	حدیقۃ الاولیا	آپ خلیفہ راستین حضرت نوشاہ گنج بخش کے ہیں۔ خورد سالی میں یہ بزرگ اپنے پیر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تکمیل پائی اور چونکہ آپ صدق و راستی میں لاثانی تھے اسلئے سچیار کے خطاب سے مخاطب ہوئے وجد و سماع و شوق و ذوق کیطرف آپکی طبیعت بہت مائل رہتی تھی یہانتک کہ لوگوں کو اس حالت وجد میں آپکے فوت ہو جانیکا احتمال ہو جاتا تھا انہوں نے بعد وفات اپنے پیر کے موضع نوشہرہ ضلع گجرات پنجاب میں سکونت اختیار کی تھی اور اسجگہ قیام پذیر ہوئے اور ہدایت خلق میں مصروف رہے۔
ایضاً	حضرت شیخ عبد الرحمن معروف بپاک رحمن نوشاہی		سنہ ۱۱۵۳ ہجرے وفیات الاخیار	موضع بھڑی عبدالرحمن ضلع شاہپور پنجاب تحصیل بھیرہ	ایضاً	آپ خلیفۂ اعظم حضرت حاجی محمد نوشاہ گنج کے ہیں جو عنایت و مہربانی آپکی پیر کی اسپر تھی وہ کسی پر نہ تھی صفات صمدیت آپ پر اسقدر غالب ہوگئی تھی کہ کھانا پینا سونا آپکا بالکل موقوف ہوگیا تھا اور وجد کے وقت قریب المرگ ہو جاتے تھے ریاضت و مجاہدہ کا یہ حال تھا کہ تمام رات حبس دم سے ذکر خفی کرتے اور بعض اوقات نماز معکوس ادا کرتے اور خلوت کیوقت زمین میں قبر کھود کر بیٹھتے اور اوپر سے بند کرا دیتے چالیس روز کے بعد جب قبر کھولتے تو آپ کو بحالت زار نکالا جاتا۔ نقل ہے کہ آپ ایکروز شادی نام اپنے خادم پر مہربان ہوئے اور فرمایا کہ اے شادی ہم نے تیرے واسطے خدا سے مانگا ہے کہ جس مریض پر تیری نظر پڑے وہ اچھا ہو جائے اور جس مردہ کیطرف تو متوجہ ہو وہ زندہ ہو جاوے اور جس فاسق کیطرف تو دیکھ لے وہ ولی ہو جائے پس ایسا ہی وقوع میں آیا۔ نقل ہے کہ ایکروز ایک عورت اپنے بچہ کو شادی کے پاس دم کرانے لائی راستہ میں اتفاقاً وہ مرگیا عورت واویلا کرتی ہوئی شادی کے پاس آئی وہ متوجہ ہوئے بچہ فی الفور زندہ ہوگیا عورت نے خوش ہوکر ایک جوڑہ پوشیدنی زنانہ نذر کیا۔ شادی نے وہ جوڑا آپکی صاحبزادی کو لاکر پہنا دیا حضرت کو خبر ہوئی خفا ہوئے اور اس روز سے وہ کرامت شادی سے جاتی رہی۔

واضح رہے کہ فرقۂ نوشاہیہ میں سب لوگ صاحب وجد و سماع و شوق و ذوق ہوتے ہیں مگر فقرائے سلسلۂ پاک رحمن کے سماع کیوقت سب سے زیادہ مست ہو جاتے ہیں اور جبتک انکے پاؤں میں رسی ڈالکر الٹا نہ لٹکائیں اور وہ ساعت دو ساعت اسی حالت میں رقص نہ کریں۔

سلسلہ	نام مع خطاب و نواز	تاریخ ولادت	سنہ وفات	مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری

سے نہیں ہوتے اور اگر کسی عمل سے بھی ہوش میں نہ آدیں تو اس حالت میں انگوٹھے زمین پر کھینچتے ہیں جبتک وہ ہوش میں نہ آوین رسّی اسکے پاؤں کی بلی

سلسلہ	نام مع خطاب و نواز	تاریخ ولادت	سنہ وفات	مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا اعتقادیہ نوشاہیہ	حضرت شیخ محمد صالح قادری نوشاہی		سنہ ۱۱۱۱ ہجری	چک سادہ از گجرات	خزینۃ الاصفیا	آپ اعظم خلفائے حضرت حاجی محمد نوشاہ کے ہیں صاحب وجد و سماع و شوق و ذوق ہیں۔
ایضاً	حضرت شاہ سلیمان قادری نوشاہی		سنہ ۱۱۲۰ھ از وفیات الاخیار	لاہور	ایضاً	آپ مرید عالیشان و خدام بلند مکان حضرت شاہ نوشاہ کے ہوئے ہیں حالات عجیب و مقامات غریب رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ تاج محمد قادری نوشاہی		سنہ ۱۱۲۲ھ از وفیات الاخیار	لاہور	ایضاً	آپ پسر خورد حضرت شاہ سلیمان قادری نوشاہی ہوئے لیکن تکمیل و ترتیب شاہ نوشاہ سے پائی تھی۔
ایضاً	حضرت شیخ عبد الحمید قادری نوشاہی		سنہ ۱۱۲۵ ہجری	لاہور	ایضاً	آپ افضل ترین خلفائے حضرت نوشاہ کے ہیں۔
ایضاً	حضرت شیخ خوش محمد قادری نوشاہی		سنہ ۱۱۲۷ ہجری	پنجاب	خزینۃ الاصفیا	آپ بھی خلفائے راشدین حضرت نوشاہ کے ہیں۔
ایضاً	حضرت حافظ برخوردار بن حاجی محمد نوشاہ		سنہ ۱۱۳۰ ہجری	لاہور		آپ فرزند عالیجاہ و خلیفہ حق آگاہ حضرت حاجی محمد نوشاہ ہوئے ہیں زہد و ریاضت و ذوق و شوق و وجد و سماع تھے اور متقی و جہان نواز برلے درجہ کے۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد تقی قادری نوشاہی		سنہ ۱۱۳۳ ہجری		ایضاً	آپ خلفائے حضرت نوشاہ سے فنافی الشیخ کا رتبہ رکھتے ہیں اور مقبولان بارگاہ حضرت ممدوح تھے محبت الٰہی میں سرمست اور بیخود۔ نقل ہے ایکروز

بتقریب عید لقطے لوگ قربانی کر رہے تھے آپنے دیکھا کہ میں سوائے اپنی ذات کے اور کچھ نہیں رکھتا جو راہ خدا میں قربانی کروں یہ کہکر چھری اپنے حلق پر چلائی ابھی شاہرگ قطع نہیں ہوئی تھی کہ لوگوں نے ہاتھ پکڑ لیا اور اوسی حالت سے خدمت میں نوشاہ کی آپکو لے گئے یہ حال دیکھکر مرشد آپکے بہت خوش ہوئے اور دست مبارک آپکے جراحت پر پھیرا زخم مندمل ہوگیا بعد اسکے غلبۂ حال میں مجذوب ہو کر ۱۲ سال ویرانہ دوا بے حجاب ہو کر راہ گرائے عالم بقا ہوئے۔

سلسلہ	نام مع خطاب و نواز	تاریخ ولادت	سنہ وفات	مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری
ایضاً	حضرت ہاشم دریا دل قادری نوشاہی		سنہ ۱۱۳۵ ہجری	لاہور	ایضاً	آپ خلف الرشید و خلیفہ حضرت شاہ نوشاہ کے ہوئے ہیں بسبب مہمان نوازی و سخاوت کے آپکو ہاشم دریا دل کہتے ہیں۔ خرق عادات و کرامت میں شہرۂ آفاق تھے۔
ایضاً	حضرت احمد بیگ ملقب بہ نور محمد نوری		سنہ ۱۱۴۰ ہجری	سیالکوٹ	ایضاً	آپ بھی اعظم خلفائے حضرت نوشاہ و مرشد ہادی محمد حیات صاحب کے نوشاہی ہوئے ہیں آپکے مریدان کامل بہت ہوئے ہیں اور آپسے

بہتوں نے فائدہ ظاہر و باطن حاصل کیا ہے چنانچہ سید انور و بولا درزی و محمد صدیق سکنہ رہتاس کہ زاہدان و عابدان و صائم الدہر و قائم اللیل تھے آٹھویں روز افطار کیا کرتے تھے و یہ ہو نام مرید کو ارشاد کیا تھا کہ بوقت سماع تیرے کے جانوران ہوائی بھی مست ہو جائیں گے چنانچہ ایسا ہی

نام سلسلہ	نام مقتدا صاحب خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا قادریہ نوشاہیہ	حضرت قاضی رکن الدین قادری نوشاہی		سنہ ۱۱۷۲ھ ہجرے	لاہور	ایضاً	آپ دوستان ہمدم ویاران محرم وخلفائے نامدار حضرت نوشاہ کے ہوئے ہیں ۔
ایضاً	حضرت شیخ فتح محمد نوشاہی		سنہ ۱۱۵۸ھ ہجرے	پوٹھوہار	ایضاً	آپ مریدان حاجی محمد نوشاہ اور فیض یافتہ روحانیت و شان ہوئے ہیں ۔
ایضاً	حضرت شیخ مٹھا مجذوب قادری نوشاہی		سنہ ۱۱۵۰ھ ہجرے	ایضاً	ایضاً	آپ مرید حضرت نوشاہ ہوئے ہیں اور بحالت جذب واستغراق جنگلوں میں پھرتے رہتے تھے اور جانوران صحرائی سے ہمکلام ہوا کرتے تھے ۔
ایضاً	حضرت شاہ عبد الصمد مجذوب		سنہ ۱۱۳۱ھ ہجرے		ایضاً	آپ صاحبزادہ نواب میر مرتضیٰ خاں منصبدار ہفت ہزاری دربار حضرت عالمگیر بادشاہ ہوئے ہیں اور آخر وقت میں آپ حضرت نوشاہ کے مرید ہوئے تھے
ایضاً	خواجہ محمد فضیل قادری نوشاہی		سنہ ۱۱۱۱ھ ہجرے	کابل	ایضاً	آپ کبار اصحاب واعاظم احباب حضرت نوشاہ ہوئے ہیں اور بعد تکمیل و حصول خرقہ خلافت کے اپنے اصلی وطن کابل کو گئے تھے اور کابل میں ملقب بہ وحی منتب ہوئے ہیں ۔ کیونکہ اگر فاسق کو پیش نظر آپکے کرتے تو ولی اور اگر مردہ کو آپ کی خدمت میں لیجاتے تو زندہ ہوجاتا تھا ۔ اور اگر نظر غیرت زندہ پر ڈالتے تو وہ مردہ ہوجاتا تھا ۔
ایضاً	حضرت شیخ رحیم داد بن شیخ سلیمان		سنہ ۱۱۵۰ھ ہجرے	بہلوال ضلع شاہپور پنجاب	خزینۃ الاصفیا	آپ بڑے صاحبزادہ وخلیفہ وسجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار ہوئے ہیں اور بعد وفات آپکے آپنے تربیت وتکمیل حضرت نوشاہ سے پائی تھی ۔
ایضاً	حضرت شاہ فرید نوشاہی		سنہ ۱۱۵۰ھ ہجرے	کوٹلہ شاہ فرید آباد ضلع ڈھولن وال	حدیقۃ الاولیا	آپ خلفائے نامدار شیخ پیر محمد سچیار تھے پہلے امرائے بادشاہی میں صاحب منصب وجاگیر گنے جاتے تھے جاذب حقیقی نے ایسا کھینچا کہ پیر محمد سچیار کی خدمت میں حاضر ہوکر مرید ہوئے اور تمام مال ومتاع راہ خدا میں دیدیا ۔ اور خرقہ خلافت پاکر لاہور میں ہزاروں کو مرید کیا ۔
ایضاً	حضرت شیخ عصمت اللہ قادری نوشاہی		۱۲ رجب نماز مغرب سنہ ۱۱۳۷ھ		ایضاً	آپ پسر پنجمین حافظ برخوردار کے ہیں اور حضرت شیخ رحیم داد سے فیض کامل پایا اور وہاں سے بچند واسطہ درمیانی خدمت میں شیخ عبد الرحمٰن معروف بپاک رحمٰن حاضر ہوکر تکمیل کو پہونچے
ایضاً	حضرت شیخ جمال اللہ نوشاہی		۱۲ ربیع الثانی وقت مغرب سنہ ۱۱۴۰ ہجرے	لاہور	ایضاً	آپ فرزند ششم حافظ برخوردار نوشاہی ہیں عالم وماہر کامل اور تارک دنیا تھے اور صاحب جذب ووجد وسماع اور جسپر نظر توجہ ڈالتے فوراً مست وبیہوش ہوجاتا اور جب خواب استراحت میں جاتے آواز ذکر ہر دل سے علانیہ نکلتی کہ سب سنتے محمد حیات نامی صاحب تذکرہ نوشاہیہ آپکے فرزند دلبند تھے
ایضاً	حضرت شاہ عنایت اللہ نوشاہی		سنہ ۱۱۵۸ھ ہجرے	ایضاً	ایضاً	آپ بھی فرزند حافظ برخوردار وبنیرہ حضرت نوشاہ عالیجاہ تھے اور تکمیل آپنے شیخ عبد الرحمٰن سے پائی تھی ۔
ایضاً	حضرت میاں رحمت اللہ		سنہ ۱۱۶۷ھ	ایضاً	خزینۃ الاصفیا	آپ تیسرے فرزند حافظ برخوردار کے ہوئے ہیں زہد وتقوےٰ وکرامت وخرقہ

[illegible]	نام مع القاب صاحب مزار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
						عادت اور سخاوت و شجاعت اور صباحت میں یگانہ تھے۔ آپ کی حیات کی کیفیت خزینۃ الاصفیا میں درج ہیں۔
پیشوا ر قادریہ نوشاہیہ	حضرت شیخ نوشہ قادری بن حافظ برخوردار		سنہ ۱۱۰۰ ہجری	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ شہر سیالکوٹ میں علم تحصیل کیا۔ عالم متبحر و فقیر کامل ہوئے ہیں اور فیض صحبت مرزا احمد بیگ نوشاہی سے بھی حاصل کیا تھا۔
ایضاً	حضرت شیخ سعد اللہ نوشاہی		سنہ ۱۱۰۰ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ فرزند و مرید اپنے والد حافظ برخوردار نوشاہی ہیں۔ علاوہ ولایت و کرامت کے فن طبابت میں بھی کامل دسترس رکھتے تھے آپ کی حالات کے بقول خزینۃ الاصفیا میں درج ہیں ملاحظہ ہوں۔
ایضاً	حضرت حافظ محمود نوشاہی		سنہ ۱۱۳۲ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ کی ارادت حضرت نوشاہ سے تھی اور سوائے رشتہ پیری کے نسبت دامادی اور فرزندی بھی رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت فضل شاہ مجذوب		سنہ ۱۲۰۱ ہجری		حدیقۃ الاصفیا	آپ کی بیعت نوشاہی خانوادہ میں بچند واسطہ درمیانی پیر محمد سچیار نوشاہی قادری کو پہونچتی ہے آپ کا عروج آخری عہد حکومت سکھوں میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ خصوصاً دولتمند آپ کے بڑے معتقد رہتے۔ ہزاروں روپیہ پیش نظر گزرتے آپ کا فرزند ملند شاہ اٹھا کر لے جاتا۔ حالت استغنا رکھتے تھے۔ راجہ دینا ناتھ رکن اعظم عہد سکھاں آپ کا بڑا معتقد تھا۔ اور آپ کا مکان راجہ دینا ناتھ نے بنوایا تھا۔
ایضاً	حضرت شاہ کنہا نوشاہی		۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۲۰۹ ہجری	لاہور بیرون موچی دروازہ	ایضاً	آپ نوشاہی خاندان کے بزرگوں سے بڑے صاحب کشف و کرامات مشہور ہوئے ہیں وجد و سماع کرتے تھے اور غایت درجہ کا شوق و ذوق رکھتے تھے۔
پیشوا ر قادریہ و سرتاشا سروری قادری	حضرت سلطان العارفین سلطان باہو بن محمد بازید عرف اوان یا اعوان	شورکوٹ ضلع جھنگ	غرہ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۲ ہجری	قلعہ شور	مناقب سلطانی	آپ قبیلہ اعوان اولاد و نسل حضرت قطب شاہ علیہ الرحمۃ کہ جن کا شجرہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر زبیر علوی پسر مقتدیٰ ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہونچتا ہے جب کہ سادات عظام سیدنا محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حوادثات و تفرقہ پیش آیا تو ملک عرب سے غریب الوطن ہو کر ملک فارس و ترکستان و ایران وغیرہ میں منتشر ہو گئی تو قبیلہ اعوان بسبب قرابت سادات عظام و علویت خود در حالت حوادث و عسرت و مصائب و غربت بعین اعانت سادات عظام جانفشانی کر کے رفیق و معاون رہے اس لئے اعوان کے نام سے مشہور ہو گئے اور سادات
						مادہ تاریخ بشب جمعہ وقت نورانی — قرب حق شد نصیب باہو را قدس اللہ سرہ ابدا — از سر ہر سہ مصرع حرف گزین تا ست تاریخ او شود بیقین
						شاہ کے ہمعاون کر ملک ہند و پنجاب میں تشریف لائے اور سادات عظام خراسان میں رہ کر ترک و تجرید اختیار کر کے یاد حق میں رہے اور داعیہ سلطنت و ریاست دنیا کا ترک کیا۔ اور یہ قبیلہ اعوان بداعیہ مبارزت و قزاقی قریشیہ و عربیہ خود ملک ہرات کو اپنے تصرف میں لائے یہاں تک کہ قطب شاہ نے مسند ریاست ہرات پر وفات پائی۔ چنانچہ تاحال قبایل اعوان میں لقب شاہی مروج ہے و اکثر لقب شاہی باسم

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری

سادات و قریش مستعمل ہے۔ یعنے علامت لقب علویہ ہاشمیہ بلفظ شاہ مروج ہے جبوقت خراسان میں بھی بسادات عظام تفرقہ و
تہلکہ پڑا اور روئے بسوئے ممالک ہند کیا تو قبیلہ اعوان بھی حسب دستور قدیم رفیق و معاون بسادات بنی فاطمہ رہے اور اول کوہ کالا باغ
بکنارہ غربی دریائے اٹک کہ اصل نام اس کا دریائے سندھ یا سیحون ہے آن کر قرار پکڑا اور سادات عظام متبرک جا وحشم یاد الٰہی میں
مصروف ہوئے اور جابجا اعتکاف حجرات عزلت اختیار فرمائی۔ چنانچہ اوچ متبرک بخاری و اوچ شریف گیلانی و بلوٹ مبارک وچوہا سیدن شاہ
شیرازی و دندا شاہ بلاول ہمدانی سجادہ فقر و ہدایت و دعوت خلق اللہ الحق استقرار و اشتغال فرمایا و قبائل اعوان نے ملک و مقام
کالا باغ کو مستحکم کرکے اکثر بکنارہ شرقی دریائے سیحوں یا اٹک عزم کیا۔ و راجگان ہنود و اقوام خٹک وجنجوہان وغیرہم کوہستان شرقیہ مذکور
یعنے کوہ پکھڑ و کوہ سون سوکیسر و تہا و ناڈہا و کھبون وغیرہ تا سرحد کنارہ غربی دریائے جہلم و شمالاً تا سرحد ملک دھنی و پوٹھوہار و جنوباً تا ملک
ریگستان یعنے چولستان کے راجگان سے جو قلعہ جات مشید و مستحکم و باغستان قدیم رکھتے تھے بہ غزا و قتال مشغول ہوئے اور تھوڑے
عرصہ میں تمام ملک کوہستان کو اپنے تصرف میں کرلیا۔ چنانچہ تا حال نشان قلعجات و دیوڑ و مت خانہ ہا بعمارت سنگین سنگ خارا اکثر جگہ
پائے جاتے ہیں جیسا کہ زیر قلعہ کوہ سوکیسر کوٹ اب بڑا مستحکم عالیشان اب تک موجود ہے۔ جو مؤلف نے بھی دیکھا ہے و کانہا ئے
نمک سنگ جس کو نمک لاہوری کہتے ہیں کئی جگہ اس پہاڑ میں واقع ہیں۔ کالا باغ سے لے کر تا پہیرہ میانی و پنڈ دادنخان کے کان نمک یعنے
بڑے کہا وہ نمک کالا باغ۔ کہیوڑہ۔ چوہا و رچہا ہیں اس لئے یہ ملک معروف باعوان کار مشہور ہے۔ قبائل اعوان میں علامات شرف
خصائل و اکثر فضائل حسب و نسب علویہ ہاشمیہ اب تک پائے جاتے ہیں یعنے تمام قبائل اہل سخا و شجاع و صاحب حیا و دیانت و امانت
و مہمان پرور و جہاں نواز خصلت آبائی رکھتے ہیں اور صاحب شرع و ورع ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ بعید میں بھی وجہ حلال شرعی ملک اعوان کاری میں
عموماً میسر موجود ہے کہ حرام کو مطلقاً رواج نہیں دیتے۔ اگر احیاناً کہیں ہووے تو حلال کو حرام سے جدا رکھتے اور اس کا التزام فرض سمجھتے ہیں۔
یہاں تک کہ شیر و حنجرات و روغن زرد حلال و شک کو علیحدہ رکھتے ہیں اور پرہیزگار اس کا لحاظ رکھتے ہیں اور مخلوط نہیں کرتے۔ مبتدعین متورع
اور اہل بدعت و زندقہ کو اپنے ملک میں رہنے نہیں دیتے یا توبہ تائب کراتے ہیں۔ اکل و شرب مسکرات و اہل طوائف و مخنثات و دیگر بدعات
در و افض و سبی تا حال اس ملک میں نہیں ہیں و خبرگیری مسافران و مساجد و طلباء و حفظ قرآن و فقہ شریف بہت کرتے ہیں کہ ملک ہند میں
کہیں اس طرح سے نہیں کرتے اور ہزاروں مرد و زن حافظ قرآن ہیں چنانچہ مؤلف کو معلوم ہے کہ موضع نوشہرہ واقعہ سون سکیسر جس
کی آبادی دو تین ہزار آدمی سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اس میں کئی سو عورت حافظ قرآن ہے اور رمضان میں کسی مسلمان کی مجال نہیں کہ کوئی ظاہر
طور سے کھاوے یا پیوے یا آبادی کے اندر تنور گرم ہووے۔ آپ کے والد ماجد محمدؒ بازید منصب دار با وقار سلطنت دہلی تھے۔ لیکن آخرکار
انہوں نے ترک منصب کرکے بقیہ عمر یاد الٰہی میں بسر کی اور حضرت ظل الٰہی شاہ جہاں بادشاہ نے علاقہ پرگنہ شورکوٹ سے جاگیر و مواجب
معیشت مقرر کردیا اور شورکوٹ ہی میں آپ کا تولد ہوا آپ ولی مادرزاد تھے۔ رمضان المبارک میں ایام شیرخواری کے اندر دن کو
دودھ نہیں پیتے تھے اور جس ہندو کی نظر آپ کے اوپر پڑتی تھی وہ بے اختیار کلمہ طیب و کلمہ شہادت پڑھتا ہوا مسلمان ہو جاتا تھا۔ چنانچہ
ہندوان شہر نے بالاتفاق جمع ہو کر آپ کے والد سے التماس کی کہ دایہ آپ کی فرزند کو چاشتگاہ کو بجز بازار میں نہیں لاوے۔ وقت
مقررہ پر لایا کرے اور ہندوان نے اس وقت کے لئے نوکر رکھے ہوئے تھے کہ وہ آپ کے بازار آنے کی خبر کرتے اور ہندوان فوراً اٹھ کر
اندرون دکان چلے جاتے اور یہ کرامت آپ کی زمانہ طفولیت مہد سے تا لحد رہی سبحان اللہ کیا اعجاز محمدی ہے کہ اولیائے امت
آنحضرت صلعم کو ایسے خوارق عادات اللہ نے عطا فرمائی تھی۔ آپ کی والدہ صاحبہ بھی ولیہ تھیں اور آپ کا نام بھی باہو انہیں نے رکھا تھا۔

کیفیت مختصر حالات ضروری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام مقبرہ صاحبان خانوادہ	نمبر شمار

آپ خود فرماتے ہیں کہ رحمت حق میری والدہ پر ہووے کہ جنہوں نے میرا نام باہو رکھا مصرعہ باہو ہمیشہ نقد باہو شود - آپ بزمانہ حضرت شاہ حبیب اللہ ولی دہلی بخدمت شیخ خود سیادت ذات حضرت پیر سید عبدالرحمن گیلانی دہلوی قادری کے جنکا مزار بیرون دروازہ لاہوری دہلی جانب شمال جہان سے ریل متھرا کی طرف جاتی ہے واقع ہے حاضر ہو کر بیعت اور نعمت خلافت حاصل کی آپ کے مرشد موصوف نے قبل پہونچنے آپ کے ایک درویش کو آپ کے لانے کے لئے مقرر کیا تھا کہ فلاں راہ سے فلاں شکل کا ایک درویش طالب حق آتا ہے اس کو فوراً ہمارے سامنے لاؤ - چنانچہ آپ بحضور پیر خود حاضر ہوئے اور اسی وقت آپ کے مرشد خلوت میں لے گئے اور نصیبہ فیض فضل ازل مرشد کامل سے ایک دم اور ایک قدم میں حاصل کیا اور اسی وقت مرشد خود سے رخصت ہوگئے - وہ روز جمعہ کا تھا اور حضرت شاہ اورنگزیب مع ارکان دولت واجماع اہل اسلام جامع مسجد میں نماز جمعہ کے لئے فراہم تھے آپ نے پس پشت اہل نماز اخیر جگہ میں رد بقبلہ کھڑے رہ کر توجہ فرمائی کہ تمام مسجد میں شور و وجد جذبات الہی پڑ گیا - یہانتک کہ صرف اورنگزیب بادشاہ ایک قاضی اور ایک کوتوال اثر جذبہ سے اور تاثیر نگاہ سے مقصر و غیر متاثر رہے اونہوں نے بھی حاضر ہو کر عرض کی کہ اے ولی اللہ ہم نے کیا گناہ کیا ہے کہ ہم کو یہ نعمت عطا نہیں فرمائی اور توجہ نہیں دی - فرمایا قساوت قلبی تمہاری زیادہ ہے پھر بہت الحاح سے عرض کی فرمایا یہ شرط ہے کہ تم اور تمہاری اولاد میرے پس ماندگان اور اولاد کو کبھی مروت مال ومتاع دنیا کی نہ کریں اور ہمارے مکان پر نہ آویں بادشاہ نے قبول فرمایا - آپ نے توجہ خاص فرمائی اور فیض خاص دیا و ارادہ روانگی فرمایا کہ حضرت شاہ اورنگزیب نے یادگار کے لئے التماس کی آپ نے نسخہ کتاب اورنگ شاہی کھڑے کھڑے اوسی جگہ تالیف فرمایا کہ محرران شاہ نے اوسی وقت قلمبند کیا - اس ارشاد نامہ یادگار کو بادشاہ نے لیا اور سعادت فرمائی ؛

نوٹ - آپ کتاب عین الفقر میں فرماتے ہیں کہ قادری دو قسم ہیں - قادری زاہدی اور قادری سروری - قادری زاہدی وہ ہیں کہ مرشد طالب کو زہد وریاضت میں چلہ ہا بعض کو دہ سال اور بعض کو بارہ سال اور بعض کو چالیس سال کرائے اور پھر بحضور حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی پہونچائے اور حضرت موصوف مشرف مجلس محمدی صلعم فرمائیں اور قادری سروری وہ ہے کہ محض بفیض فضل ازل بیواسطہ ظاہری پیر درویش نور محمدی صلعم حاضر و مشرف مجلس محمدی صلعم ہووے اور آنحضرت صلعم اس کو ارشاد و تلقین فرما کر ہاتھ اس کا حضرت غوث الاعظم کے ہاتھ میں سپرد کریں اور حکم سروری حکم سرمدی ہے اور اس کو اویسی بھی کہتے ہیں -

نوٹ نمبر ۲ - حضرت سید عبدالرحمن کا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم پہونچتا ہے ؛

آپ کے خلیفہ محسن شاہ ایک سو چالیس کتاب تالیف و تصنیف آپ کی فرماتے ہیں - لیکن مشہور و رائج یہ ہیں - عین الفقر کبیر - عین الفقر صغیر - عین الفقر متوسط - عقل بیدار کبیر - عقل بیدار صغیر - کلید توحید کبیر - کلید توحید صغیر - تلمیذ الرحمن - مجالس النبی - محبت الاسرار - اسرار القادری - توفیق الہدایت - تیغ برہنہ - مجموع الفضل - محک الفقر کبیر - محک الفقر صغیر - فضل اللقا - شمس العارفین - دیوان باہو کبیر - دیوان باہو صغیر - رسالہ روحی - رسالہ اورنگ شاہی - امیر الکونین - جامع الاسرار - مفتاح العاشقین - قرب دیدار - نور الہدیٰ - عین نما - قطب الاقطاب وغیرہ -

آپ کا مزار قلعہ خشت پختہ جاگیر شاہی سمئے ہتھرکان چار دیواری میں بکنارہ غربی دریائے چناب واقع تھا - اتفاقاً دریائے چناب قریب قلعہ کو آگیا - اور اندیشہ برد ہو جانے مرقد مبارک ہوا مقبرہ آپ کا تا بہ قعر آب کھود کر دیکھا گیا - صندوق آپ کی میت کا برآمد نہیں ہوا - فقرا ناامید ہو گئے تھے - پس آپ کے حضور سے اعلام ہوا ایسا شخص کہ جو لائق و مستحق نکالنے و مس ولمس کرنے جسم ہمارے کے ہووے - وہ بوقت کیا روز برآمد ہونے کے ہمارے صندوق کو نکالیگا - چنانچہ دوسرے دن وقت مقبرہ پر ایک شخص سبز پوش نقاب ڈالے پہونچا اور اس تودہ خاک کھودے ہوئے سے صندوق میت آپکا نکالا اور خود مستور ہو گیا - ہزارہا آدمی جمع ہوئے اور سب نے زیارت کی کہ آپ بدستور سوئے ہوئے تھے

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقتدایان خانوادہ</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری</th></tr>
<tr><td colspan="7">اور ریش مبارک غسل سے متقاطر تھی اور وقت کھولنے صندوق کے خوشبو سیلون پھیل گئی تھی۔ اور حضار ز از ین اکثر مستی و جذبات و جذبہ الہٰی میں خود رفتہ تھے۔ سابق اس سے ایک حویلی مع چاردیواری اور چاہ موسوم بچاہ پیپل والہ نو تعمیر شدہ کھڑی تھی۔ اور جو کوئی اس کے اندر جاتا بیہوش ہوکر گر پڑتا تھا۔ حتے کہ مال مویشی و جانوران کا بھی ایسا ہی حال ہو جایا کرتا تھا کسیکو طاقت اندر جانے کی نہ تھی اور وہ مکان ویران پڑا رہتا تھا۔ حکم ہوا کہ مقبرہ ہمارا حویلی مذکور میں بنا دیں کہ یہی ہمارے مقدر میں ہے۔ چنانچہ حویلی مذکور میں سنہ ۱۱۸۰ ہجری میں مقبرہ آپ کا تیار ہوا۔ آپ کے مزار پر انوار پر ہزار در ہزار سایل طالب و زایر با مراد تعالے الغنیض د مرادات پہونچے ہیں اور ہزاروں عاشقان خدا بطلب استفادہ و افادہ آتے ہیں اور فیضیاب ہوتے ہیں اور آپ کی توجہ روحانی سے صدہا صاحبان اہل اللہ زندہ دل و صاحب ارشاد و تلقین ہوئے ہیں اور اولیسیہ فیض حاصل کرتے ہیں اور ملک ملک بدعوت خلق الی الحق مشغول ہوتے ہیں۔ ہزارہا خصائل اور خوارق عادات و کرشمات مزار شریف ہیں کہ تحریر میں نہیں آ سکتے۔ مجملاً یہ ہے کہ کوئی فرد السان مجاوران و خلفا و اولاد و دروساے گرد و نواح و زائران و تماشائیان عیاش و اہل حکام قادرت و توفیق اختراع و حرکت و بدعت کرنیکے اوس بقعہ شریف میں نہیں کیتے اور ہر کوئی حسب خدمت پر مقرر ہے وہ دل و جان سے اُس کو بجالاتا ہے۔ آپ کا شجرۂ ارادت حسب ذیل ہے۔
حضرت سلطان باہو خلیفہ سید عبد الرحمن جیلانی دہلوی وہ شیخ سید عبد الجلیل وہ شیخ سید عبد البقا ۔ وہ شیخ سید عبد الستار وہ شیخ سید عبد الفتاح وہ شیخ نجم الدین برہانپورے وہ شیخ محمد صادق یحیےٰ وہ شیخ سید عبد الجبار وہ شیخ اخی سید عبد الرزاق وہ شیخ سید السادات حضرت شیخ عبد القادر جیلانی والد ماجد رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین ؂</td></tr>
<tr><td>پیشوار قادریہ سرورے</td><td>حضرت سلطان ولی محمد بن حضرت سلطان باہو سرورے</td><td></td><td>سنہ ۱۱۶۰ ہجرے</td><td>ڈیرہ غازیخان شہر مرشد قریب خانقاہ غیاث الدین شیخ بر ان پیر عادل غازی شہید</td><td>مناقب سلطانی</td><td>آپ خلیفہ راستین و سجادہ نشین اپنے والد ماجد حضرت سلطان باہو ہوئے ہیں دہلی شریف جاکر علم تحصیل کیا اور خوشخطی میں فرد زمانہ ہوئے۔ علم باطنی سے معمور تھے۔ اکثر اوقات سکر میں رہتے آپکا وظیفہ ہر وقت مشاہدہ جمال مرشد خود تھا۔ اکثر اوقات سیر سیاحت میں رہتے ایک وقت تین روز کے بعد بحکم الہٰی سکر سے صحو میں آئے اور محمود نقاب مرید کو بلاکر فرمایا کہ جو مادہ گاو سیاہ تمہارے پاس ہے وہ میرے سامنے ذبح کرو اور للہ تقسیم کردو اور میں اندرون حجرہ مسجد کے جاتا ہوں بعد تیسرے روز کے حجرہ کھولنا اور تجہیز و تکفین کرنا اور تو اور تیری اولاد مجاور تربت رہنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ؂</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت سلطان محمد حسین بن سلطان ولی محمد</td><td></td><td>سنہ ۱۱۹۱ ہجرے</td><td>نوشہرہ سیدان</td><td>ایضاً</td><td>آپ مرید و خلیفہ سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار ہوئے ہیں بڑے زاہد و عابد و متقی اور سخی تھے۔ اکتالیس سال مسند ارشاد پر متمکن رہے سجع آپ کی مہر کا یہ ہے۔ ولی عہد سلطان باہو محمد حسین وقت آنے لشکر</td></tr>
<tr><td colspan="7">نادرشاہ اور طوائف الملوکی آپ حد لیہ کمال خان کہ متعلق صوبہ ڈیرہ جات تھا۔ نوشہرہ سیدان میں اقامت فرمائی۔ اور اسیجگہ فوت ہوئے</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ حافظ سلطان محمد بن شیخ [illegible]</td><td></td><td>سنہ ۱۲۲۴ ہجرے</td><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td>آپ مرید و خلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہوئے ہیں آپ عاشق باللہ و آزاد طبع اور مستغنی از دنیا و اہل دنیا تھے ؂</td></tr>
</table>

[illegible]	نام مقدس صاحبان مزارات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوار قادریہ سروری	حضرت سیاں حسین لقب رودنہ					آپ مرید و خلیفہ حضرت سلطان باہو ہوئے ہیں لقب آپ کا رودنہ اس لئے تھا کہ ہر وقت جذبات عشق الٰہی سے بلا اختیار اشکباری کیا کرتے تھے اور بڑے صاحب کرامات تھے مفصل حال دیکھنا ہو تو مناقب سلطانی کو ملاحظہ کرو۔
ایضاً	حضرت سید محسن شاہ گیلانی گھوٹکی والے			لو محسن شاہ	ایضاً	آپ بھی خلفائے اکمل حضرت سلطان باہو ہوئے ہیں اور مسند ارشاد پر متمکن ہو کر ہزار در ہزار طالبان خدا کو واصل بخدا کیا ہے ایک مسجد بہت وسیع ساٹھ ستون کے تعمیر کرائے تھے جس میں نماز پنجگانہ و جمعہ و حلقہ ذکر اذکار رہا کرتا تھا و مصارف لنگر مساکین و فقرا جاری تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کی درخواست پر ایک شخص کلال نے اپنے ہمراہ آپ کو ایام طفولیت میں لا کر حضرت سلطان باہو کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے تحصیل علم کے لئے ہدایت فرما کر کہا کہ ابھی خورد سال ہے بعد تحصیل علوم آوے انشاء اللہ اس کو نعمت دین و دنیا دونوں حاصل ہوں گے مادر مشفقہ کو آگاہ کر دو کہ اطمینان رکھے۔ لہذا بعد فراغ التحصیل ہونے کے وہی مرد بزرگوار کلال کے ہمراہ آپ کی والدہ صاحبہ نے خدمت آں کی میں روانہ کیا۔ لیکن اثنائے راہ میں حضرت موصوف کے وفات کا آوازہ سنکر وہ مرد کلال فنافی الشیخ بھی فوت ہو گیا اور آپ تن تنہا رنگپور سے مزار حضرت باہو پر حاضر ہوئے اس وقت صاحبزادہ مزار مبارک پر مصلاء بہ فرش زمین دراز تھی اور بشبیہ روح حضرت سلطان باہو بر اوج اعلیٰ علیین عروج فرما کر ہر چہار سو کو نے و اطراف نگران تھا۔ اور اس وقت فرمایا کہ وہ نوجوان محسن شاہ نامی جنوب کی طرف سے بطلب رب الارباب آتا ہے اس کو نعمت خاص دو یعنی خدا کی قدرت سے اس وقت صاحبزادہ کی زبان سے نکلا کہ یا حضرت کیا دینا چاہیئے۔ بس اس وقت دست مبارک دراز فرما کر بانگشت سبابہ خود اسم اللہ لکھا صاحبزادہ نے اسی وقت اس نقش اسم اللہ کو نیچے تاش کی یعنی تفارہ پوشیدہ و محفوظ کر دیا تاکہ بعد یک دو روز کے محسن شاہ بھی آگئے۔ جب صاحبزادگان نے از روئے قیافہ شناخت کیا کہ یہ وہی نوجوان صاحب مقسوم و اہل نصیب ہے تو وہ حجاب تاش نقش اسم اللہ ذات سے اٹھا کر محسن شاہ کو دکھلایا۔ بمجرد معائنہ محسن شاہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور سہ شبانہ روز بیہوش پڑے رہے۔ صاحبزادگان نے نقش مذکور کو پھر ڈھانک دیا جب مستی سے ہوش میں آئے تو صاحبزادگان نے نقش کو وا کر کے دکھلایا آپ پھر دیکھ کر دو روز تک بیہوش رہے۔ جب ہوش میں آئے پھر نقش وا کر کے دکھلایا۔ تیسری مرتبہ ایک رات دن بیہوش رہے۔ چہارم مرتبہ غلبہ سکر آپ کو نہیں ہوا۔ اور برقرار رہے اس کے بعد خاک پاک نقش نقش اسم اللہ ذات پاک کو اٹھا کر در پیالہ پانی میں گھول کر آپ کو پلا دیا بس آپ فیضیاب ارشاد و تلقین ہو کر گھوٹکی مذکور میں آ گئے اور سکونت اختیار کی اور فیض رسان عالم و عالمیان رہے گھوٹکی بلقب و صاحبان ولو محسن شاہ معروف ہو گئے کہتے ہیں کہ حضرت محسن شاہ نے ملک سندھ میں قریباً ایک لاکھ آدمی کے ارشاد و تلقین فرمائی تھی
پیشوار قادریہ زراقیہ	حضرت بھلن شاہ معروف بہولو شاہ مادہ تاریخ مست روز الست		۲۰ محرم سنہ ۱۲۱۱ ہجری	زیر فصیل شاہجہان آباد دہلی متصل کابلی دروازہ برابر ٹکیہ کے نام مشہور ہے	ربانی شیخ عبدالحق متولی	آپ طریقہ قادریہ زراقیہ میں حضرت شاہ عبدالحمید کے خلیفہ برگزیدہ ہیں آپ پنجاب کے رہنے والے تھے آپ صحبت یافتہ حضرت شاہ تانو صاحب و حضرت مولینا فخر الدین صاحب تھے (حضرت شاہ تانو صاحب کا مزار احاطہ مسجد فتحپوری میں واقع ہے) حضرت بہلو شاہ مجذوب مبارک تھے۔ موسم بہار میں میلہ بسنت بڑے زور شور سے ان کے تکیہ میں ہر سال

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری
پیشوا ار قادریہ زراقیہ	حضرت شاہ محمد حفیظ الدین نورانی لقب	بیرون شاہجہان آباد دہلی تیلی واڑہ	۲۰ ذیقعدہ ۱۲۳۳ ہجری کے	بشرح صدر پہلو کے بھلن شاہ		آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت بھلن شاہ ہیں آپ کی کوٹھی تجارت کپڑے کی تھی آپ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ حفیظ اس قدر تجارت کیوں کر رکھی ہے کم کرو آپ نے بتعمیل حکم اپنے مرشد کے یہی کہا تا ہے کہ تمام اشخاص کے پاس جن سے لین دین تھا گئے اور فرمایا کہ جو کچھ حساب

لین دین کا ہے آج فیصلہ کر لو شام تک سب سے حساب کتاب کر کے بہی کھاتہ پھاڑ کر دریا میں ڈال دیا اور فرمایا مصرع این دفتر بے معنی غرق مے ناب اولیٰ اور حاضر حضور مرشد ہو کر عرض حال کیا۔ مرشد نے فرمایا۔ ایسا تو نہیں کہا تھا کہ بالکل ہی دستبردار ہو جاؤ خیر اچھا کیا اور آپکو فقیر بنا کر ایک کاسہ ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ جو لوگ تم سے لین دین کیا کرتے تھے اور عزت کرتے تھے اُن سے مانگنے جاؤ اور آنکھ کسی سے نہ ملاؤ اور یہ صدا کرو (دے خدا کے نام ولا خدا کے نام) اگر کوئی دیوے تو لے لو۔ ورنہ کسی سے آنکھ نہ ملاؤ اور چپکے ہو کر چلے جاؤ اس کے بعد خرقہ عنایت فرما کر مرتبہ خلافت کو پہونچایا اور لقب نورانی دیا آپ بڑے صاحب کمال باکرامت تھے۔ اکثر حالت سکر میں رہتے۔ نقل ہے ایک روز آپ مع چند مریدوں کے درگاہ شریف حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی حاضر ہوئے اور چاہا کہ قدمبوس مرقد منورہ ہوں قدمبوس ہوتے ہوتے رک گئے۔ اسیطرح کئی دفعہ ارادہ کیا اور رک گئے۔ اخیر مرتبہ جلدی سے قدمبوس ہوئے جب باہر تشریف لائے تو مریدان سے ایک نے عرض کی کہ غریب نواز یہ کیا اسرار تھا آپ نے فرمایا حضرت سلطان المشائخ آرام میں تھے جس وقت قدمبوس ہونا چاہتا تھا۔ قدم شریف اپنے ہٹا لیتے تھے۔ بعد میں عرض کیا کہ غریب نواز میں تو قدمبوس ہوئے بغیر نہ ہٹوں گا اور جلدی سے قدموں کو چوم لیا۔

ایضاً	حضرت غلام محمد جی		غدر ۱۸۵۷ عیسوی سے ۱۴ برس پہلے ہوا تھا	آپ کا مزار حضرت محمد حفیظ الدین کے پائیں میں بشرح صدر ہے		آپ خلف الرشید و خلیفہ راستین حضرت شاہ محمد حفیظ الدین نورانی ہیں فیض باطنی حضرت بھلن شاہ سے بھی بوقت وصال اُن کے پایا ہے۔ آپ بڑے صاحب کرامت تھے۔ چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز ایک مریدنی مسماۃ مولا بخش عرف مولا پنجابی کی والدہ حاضر ہو کر رونے لگی فرمایا۔ کیوں روتی ہے عرض کی کہ مولا بخش ایک عرصہ سے مفقود الخبر ہے معلوم نہیں کہاں گیا آپ نے اسیوقت تقریباً ایک گھنٹہ تک

مراقبہ میں رہ کر فرمایا کہ مولا کی ماں گھر جا کہ مولا تجھے تلاش کر رہا ہے۔ جب اُس نے گھر آ کر دیکھا تو مولا کے ہاتھ میں ایک روپیہ اور برتن ہے۔ اس نے اپنے فرزند کو پیار کر کے پوچھا بیٹا کہاں تھا اُس نے کہا کابل میں ایک سردار کا نوکر تھا اب میں بازار سے اُس کا گھی لینے آیا تھا ایک شخص نے اس زور سے میرا ہاتھ پکڑا کہ یہاں لا کر مجھ کو چھوڑا زن مذکور اس اپنے فرزند کو لے کر آپ کے حضور میں حاضر ہوئی حضرت کی شکل دیکھ کر کہا کہ یہی حضرت تھے جنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور لائے ہیں۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ کی ایک مریدنی رونے لگی آپ نے سبب پوچھا عرض کی کہ غریب نواز میرا خاوند کہتا ہے کہ تو نے پانچ لڑکیاں جنی ہیں اگر اب کے بھی لڑکی جنی تو لات مار کر تیرا دم نکال دونگا فرمایا میرے خدا میں یہ قدرت ہے کہ وہ لڑکی کا لڑکا کر دیوے۔ بعد اس کے لڑکا خدا نے دیا نام اس کا پیر بخش دہرا۔ اکثر لوگوں نے پیر بخش سے دریافت کیا۔ پیر بخش کا بیان ہے کہ میرے نشان عورت کا اب تک موجود ہے اور اس کے داڑھی اب تک ہے۔ لیکن باوصف اس فضیلت و خرق عادات کے آپ آستانہ اپنے حضرات پر جاروب کش ہی رہے آپ سماع کے بڑے شایق تھے ایک روز مولوی اسمٰعیل صاحب کو چند اشخاص بداعتقاد حضرت کے پاس مباحثہ کے لئے لائے آپ نے فرمایا فقیر جاروب کش آستانہ کا ہے بحث علماء سے علماء

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری

کو کرنی چاہیئے۔ اسی اثنا میں وقت مغرب ہوگیا آپ نے مولوی صاحب کو نماز پڑھانے کو فرمایا انہوں نے کہا نہیں آپ ہی پڑھا دیں۔ آپ نماز پڑھانے کھڑے ہوئے اور نیت باندھ کر اللہ اکبر کہا۔ تمام مقتدی یہ کلمہ سنکر لوٹنے لگے اور سر پھوڑنے لگے آپ نماز توڑ کر تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب نے ان لوگوں سے کہا کہ مجھ کو کیوں لائے اور کس سے بحث کرانا چاہتے تھے۔ اکثر حضرات سماع کے بارے میں بحث کرنے اور نسبت سماع تنازعہ کرنے آتے تھے آپ فرماتے کہ ہم اپنا سیاپہ کرتے ہیں آپ کے خلفا و مرید اکثر بحالت سکر مستانہ حالت میں رہتے تھے آپ کا وصال غدر ۱۸۵۷ء سے تیس برس پہلے ہوا تھا۔ اس درگاہ کے متولی حافظ امام بخش ہوتے تھے جو خاص حضرت کے مریدوں سے تھے اب ان کے برادر زادہ شیخ عبد الحق ہیں۔ نماز عیدین بھی یہ ہی کراتے ہیں اور عرس حضرات بھی یہی صاحب کرتے ہیں ؛

نوٹ سیاپہ بکسر سین و یائے مفتوح و بائے فارسی زبان پنجابی میں ماتم کو کہتے ہیں ؛

پیشوار قادریہ	حضرت سید محمد قادری		۲۰ رجب ۸۲۵ھ	گجرات احمد آباد	تذکرۃ العابدین	آپ خلیفہ اکمل شاہ بہاؤ الدین قادری ہیں۔
ایضاً	حضرت شاہ جلال قادری		۷ شعبان ۸۸۹ھ	دیوبند	ایضاً	آپ خلیفہ اعظم حضرت سید محمد قادری ہیں۔
ایضاً	حضرت سید فرید بھکری		۱۱ رمضان ۹۰۵ھ	شہر بھکر	ایضاً	آپ خلیفہ حضرت شاہ جلال قادری ہوئے ہیں۔
ایضاً	حضرت سید ابراہیم ملتانی		۱۲ رجب ۹۱۰ھ	ملتان	ایضاً	آپ خلیفہ اکمل حضرت شیخ فرید بھکری ہوئے ہیں۔
ایضاً	حضرت شاہ ابراہیم بھکری		۲۳ ذالحجہ ۹۱۱ھ	ملتان بھکر	ایضاً	خلیفہ شیخ ابراہیم ملتانی ہیں۔
ایضاً	حضرت شیخ امان اللہ قادری		۲ محرم ۹۱۹ھ	بریلی	ایضاً	آپ خلیفہ اعظم شاہ ابراہیم بھکری ہوئے ہیں۔
ایضاً	حضرت شاہ حسین خدائی		۷ محرم یا صفر ۹۲۹ھ	ملتان	ایضاً	آپ خلیفہ شیخ امان اللہ ہوئے ہیں۔
ایضاً	حضرت شیخ ہدایت اللہ		۲۰ جمادی الآخر ۹۶۵ھ	شہر کہاج	ایضاً	آپ خلیفہ شاہ حسین خدائی ہوئے ہیں۔
ایضاً	حضرت سید عبد الصمد شاہ		۵ جمادی الاول ۹۰۱ھ	احمد آباد گجرات	ایضاً	آپ خلیفہ شاہ ہدایت ہوئے ہیں۔
ایضاً	حضرت سید عبد الرزاق بانسوی	بانسہ بریلی	۵ شوال ۱۱۳۶ھ	بانسہ شریف ضلع بارہ بنکی	ایضاً	آپ خلیفہ اعظم سید عبد الصمد ہوئے ہیں آپ بہت بڑے شیخ زمان و قطب الوقت گزرے ہیں۔ نقل ہے کہ آپ کعبہ میں جاکر نماز پڑھا کرتے تھے ایک مرید نے عرض کی آپ کے ہمراہ غلام بھی کعبہ شریف جانا چاہتا ہے

[illegible]	نام حضرت معہ باقی [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری

فرمایا یا حی باقی پڑھتا ہوا ہمارے ساتھ چلے آؤ وہ مرید آپ کے ہمراہ روانہ ہوا۔ سمندر پر جا کر خیال آیا کہ صحیح پڑھنا چاہیئے۔ یا حی یا قیوم پڑھنے لگا ڈوبنے لگا۔ پھر بموجب ارشاد پڑھنا شروع کیا۔ نتیجہ کما حقہ سلامت پہونچ گئے۔ مرید نے اس کا سبب دریافت کیا۔ فرمایا تو نے زبان صاف کی اور میں نے من کو صاف کیا۔ کمرے پٹکے کا نکل جانا وغیرہ اور بہت سی کرامتیں آپ کی مشہور ہیں۔

پیشوا و قادریہ	حضرت شاہ معصوم اللہ شمشیر برہنہ		[illegible] رجب سنہ [illegible]ھ	بانسہ شریف ضلع بارہ بنکی		آپ خلیفہ حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی قادری کے ہیں۔
ایضاً	حضرت کریم اللہ شمشیر برہنہ		[illegible] رمضان سنہ ۱۱۶۶ھ		ایضاً	خلیفہ حضرت معصوم شمشیر برہنہ ہوتے ہیں۔
ایضاً	حضرت علیم اللہ شمشیر برہنہ		[illegible] سنہ [illegible]ھ		ایضاً	آپ خلیفہ کریم اللہ شمشیر برہنہ ہوئے ہیں
ایضاً	حضرت نور اللہ قادری		۵ شعبان سنہ [illegible]ھ	ایضاً	ایضاً	خلیفہ حضرت علیم اللہ شمشیر برہنہ ہوئے ہیں۔
ایضاً	حضرت نسیم اللہ قادری		۱۶ ذوالحجہ سنہ ۱۲۲۰ھ	ایضاً	ایضاً	خلیفہ حضرت نور اللہ قادری ہوئے ہیں
ایضاً	حضرت ہدایت اللہ قادری		۱۵ رمضان سنہ ۱۲۶۰ھ	ایضاً	ایضاً	خلیفہ حضرت نسیم اللہ قادری ہیں۔
ایضاً	حضرت شاہ سید محمد امام ابدال	شہر مدراس	۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۸[illegible]ھ	مدینہ منورہ جنت البقیع	ایضاً	آپ خلیفہ اعظم شاہ ہدایت اللہ کے بہت بڑے شیخ الوقت ابدال سے ہوئے ہیں۔ اشعار گوئی کا بڑا ملکہ رکھتے تھے۔ کچھ مدت اجمیر و دہلی رہے شہرت سے بچنے کے لئے گوڑگانوہ جا کر شیخ محمد حسین دیوبندی تحصیلدار کے ہاں پڑھانے

پر نوکر ہو گئے جب آپ کی کرامتیں وہاں بھی مشہور ہوئیں تو بمبئی چلے گئے ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں واسطے حج کے بمبئی گیا۔ اور کچھ روز بمبئی ٹھیرا۔ اور ہر روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ انہیں دنوں میں میرے پاس دو خط ایک گوڑگانوہ کا اور دوسرا دہلی کا پہونچا۔ اس میں لکھا تھا کہ شاہ محمد صاحب یہاں تشریف لائے تھے اور ان سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ مگر دوسرے روز ان کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ اور وہ دونوں خط ایک ہی تاریخ کے تھے۔ فقط وقت کا فرق تھا۔ ان خطوں کو دیکھ کر میں حیران ہوا کہ شاہ صاحب تو بمبئی میں موجود ہیں۔ اس وقت معلوم ہوا کہ آپ رتبۂ ابدال رکھتے ہیں۔ الغرض بمبئی سے زیارت حرمین الشریفین کو گئے۔ اور تا حیات مدینہ منورہ رہے۔ اور حاجی محمد عابد کو خلیفہ اپنا کیا۔

ختم شد جدول سوم

حالات حضرات قادریہ قدس اللہ اسرارہم

فہرست اسماء مبارک صاحبان خانوادہ عالیہ قادریہ مندرجہ کتاب تحفۃ الابرار

صفحہ	نام مقدس	نمبر شمار	صفحہ	نام مقدس	نمبر شمار	صفحہ	نام مقدس	نمبر شمار	صفحہ	نام مقدس
۲	حضرت خواجہ حبیب عجمی	۲۶	,,	حضرت شیخ حیات حرانی	۵۰	۱۷	سید ابومحمد محی الدین	۷۵	۲۱	حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری
,,	خواجہ داؤد ابوسلیمان	۲۷	۱۰	شیخ ابوالسعود	۵۱	,,	حضرت میر سید علی بغدادی	۷۶	۲۲	حضرت شیخ مظفر بلخی
,,	حضرت شیخ معروف کرخی	۲۸	,,	شیخ موفق الدین نام عبداللہ	۵۲	,,	حضرت موسیٰ بن سید علی	۷۷	,,	حضرت مخدوم شیخ خوارزمی
۳	حضرت سری سقطی	۲۹	,,	شیخ احمد بن مبارک	۵۳	,,	میر سید حسن	۷۸	,,	حضرت شیخ عزیز الدین
,,	ابوالحسن احمد نوری	۳۰	۱۱	حضرت صدقہ بغدادی	۵۴	,,	حضرت میر سید احمد	۷۹	,,	حضرت مخدوم شیخ جمال گوجرد
۴	حضرت جنید بغدادی	۳۱	,,	حضرت شیخ ابومدین مغربی	۵۵	۱۸	حضرت شیخ نجم الدین کبری	۸۰	,,	حضرت مخدوم شاہ بکیہ
,,	حضرت شیخ ابابکر شبلی	۳۲	,,	حضرت شیخ محی الدین ابن عربی	۵۶	,,	حضرت شیخ بہاؤالدین ولد	۸۱	۲۳	حضرت شیخ جمال
,,	حضرت عبدالواحد	۳۳	۱۲	حضرت شیخ صدرالدین قونیوی	۵۷	,,	حضرت شیخ مجدالدین بغدادی	۸۲	,,	حضرت شیخ حسین بن معز بلخی
۵	علاء الدین ابوالفرح طرطوسی	۳۴	,,	شیخ سعدالدین خبرجالی	۵۸	۱۹	حضرت شیخ سعیدالدین حمویہ	۸۳	۲۴	حضرت شیخ سید علی ہمدانی
,,	ابوالحسن قریشی ہنکاری	۳۵	,,	شیخ ابوسعید قیلوی	۵۹	,,	شیخ سیف الدین باخرزی	۸۴	,,	حضرت میر سید محمد بن سید علی
,,	حضرت شیخ ابوسعید مخزومی	۳۶	۱۳	حضرت شیخ محمد حیات	۶۰	,,	شیخ رضی الدین علی لالا	۸۵	,,	خواجہ اسحاق ختلانی۔
,,	حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر	۳۷	,,	حضرت امام عبداللہ یافعی	۶۱	,,	حضرت باباکمال خجندی	۸۶	,,	خواجہ شمس الدین محمد بن علی
	جیلانی	۳۸	,,	حضرت شاہ نعمت اللہ ولی	۶۲	,,	شیخ جلال الدین عین الزمان	۸۷	۲۵	حضرت مولانا جلال الدین رومی
۶	حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب	۳۹	۱۴	شیخ محمد الاوالی المعروف	۶۳	۲۰	شیخ نجم الدین رازی معروف بدایہ	۸۸	۲۶	حضرت سلطان ولد بن
,,	حضرت تاج الدین عبدالرزاق			بابن القائد۔	۶۴	,,	حضرت شیخ عطایا خالدی			مولانا جلال الدین رومی
,,	حضرت شرف الدین عیسی القتال	۴۰	,,	حضرت سید محمد غوث گیلانی	۶۵	,,	سید برہان الدین محقق	۸۹	,,	شیخ صلاح الدین فریدون
,,	حضرت شیخ عبدالرحمن	۴۱	۱۵	میر سید شاہ فیروز	۶۶	,,	جمال الدین احمد جورقانی			القونوی معروف بزرکوب
۷	حضرت شمس الدین عبدالعزیز	۴۲	,,	مخدوم سید عبدالقادر ثانی	۶۷	,,	حضرت شیخ نورالدین	۹۰	,,	شیخ حسام الدین چلپی
,,	شیخ ابوالفضل	۴۳	,,	میران سید مبارک حقانی			عبدالرحمن اسفراینی	۹۱	۲۷	شیخ محمد معروف محمد علی
,,	حضرت ابوذکریا	۴۴	۱۶	حضرت سید عبدالرزاق گیلانی	۶۸	,,	حضرت رکن الدین علاؤالدولہ			نوربخش تخلص اسیری
,,	حضرت ابواسحاق ابراہیم	۴۵	,,	حضرت سید حامد المشہور بحامد			سمنانی	۹۲	,,	شیخ محمد غوث نوربخش
,,	ابونصر موسلی			گنج بخش	۶۹	۲۱	شیخ نجم الدین محمد الادکانی	۹۳	,,	شاہ جلال شیرازی
,,	شیخ ابوعمر قریشی نام عثمان	۴۶	,,	سید زین العابدین	۷۰	,,	شیخ شرف الدین محمود	۹۴	۲۸	شیخ محمد حسن یا شیخ حسن محمد
۸	حضرت شیخ قصیب البان	۴۷	,,	سید محمد غوث بالاپیر	۷۱	,,	حضرت بدرالدین سمرقندی	۹۵	,,	حضرت قطب عالم بخاری
	حنبلی	۴۸	,,	سید جمال الدین موسی پاک	۷۲	,,	حضرت رکن الدین فردوسی	۹۶	,,	سید عبداللہ ربانی
,,	حضرت سید احمد رفاعی			شہید	۷۳	,,	شیخ عماد الدین فردوسی	۹۷	,,	سید اسمٰعیل گیلانی
۹	حضرت شیخ عمر صریفینی	۴۹	۱۷	سید احمد ابوصالح نام نصر	۷۴		شیخ نجیب الدین	۹۸	۲۹	سید محمود جسوری

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس
۹۹	۲۹	سید عبدالخالق
۱۰۰	〃	سید عبدالقادر گیلانی
		لاہوری
۱۰۱	〃	سید عبدالرزاق بہاکری
۱۰۲	〃	سید بہاؤالدین گیلانی
		معروف بہ بہاول شیر
۱۰۳	۳۰	سید محمد نور
۱۰۴	〃	شیخ داؤد کرمانی چونیوال
۱۰۵	〃	شیخ ابو اسحاق قادری
۱۰۶	〃	حضرت شاہ لطیف بری
۱۰۷	〃	حضرت شیخ بہلول دریائی
۱۰۸	〃	حضرت شاہ قمیص
		ساڈھوڑی
۱۰۹	۳۱	شیخ حسین معروف بہ
		لال حسین لاہوری
۱۱۰	〃	شیخ مادھو لاہوری
۱۱۱	〃	کامل شاہ لاہوری
۱۱۲	۳۲	شاہ شمس الدین قادری
۱۱۳	〃	شاہ خیرالدین ابو المعالی
		لاہوری
۱۱۴	〃	حضرت شیخ محمد میر معروف
		میاں میر
۱۱۵	۳۳	مولانا اسمٰعیل صوفی
۱۱۶	〃	خواجہ بہاری رحمت اللہ
		الباری
۱۱۷	〃	حضرت شاہ محمد معروف
		بلا شاہ
۱۱۸	۳۴	سید حاجی خالق داد
۱۱۹	〃	حضرت محمد دارا شکوہ

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس
۱۲۰	۳۴	حضرت شاہ ابو المعالی
۱۲۱	〃	حضرت شاہ بدر گیلانی
۱۲۲	۳۵	شیدہ بلاول
۱۲۳	〃	میر عنایت اللہ معروف
		مسکین شاہ
۱۲۴	〃	شیخ نعمت اللہ سرہندی
۱۲۵	〃	میاں تنہا قادری
۱۲۶	〃	حاجی مصطفےٰ سرہندی
۱۲۷	۳۶	ملا حامد قادری
۱۲۸	〃	حضرت سید مقیم محکم الدین
		حجرہ شاہ مقیم
۱۲۹	〃	شاہ صفی اللہ معروف
		بسیف الرحمٰن
۱۳۰	〃	حضرت سید محمد میر
۱۳۱	〃	حضرت سید عبداللہ
		بھاکری
۱۳۲	۳۷	سید جان محمد حضوری
۱۳۳	〃	سید سرور الدین حضوری
۱۳۴	〃	سید اسمٰعیل بن ابدال
۱۳۵	〃	سید اللہ بخش گیلانی
۱۳۶	〃	شیخ حصر سیوستانی
۱۳۷	〃	سید میر میران بن سید
		مبارک حقانی
۱۳۸	۳۸	سید شاہ نور حضوری
۱۳۹	〃	سید عبدالوہاب بہاکری
۱۴۰	〃	سید جیون معروف بہ
		سید عبدالقادر ثالث
۱۴۱	〃	پیر عزیز الدین لاہوری
۱۴۲	〃	شیخ موسیٰ قادری معروف
		موسیٰ کہوکر

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس
۱۴۳	۳۸	سید عبدالوہاب گیلانی
۱۴۴	〃	شیخ عبداللہ بہشتی
۱۴۵	۳۹	مولانا شیخ عبدالحق
		محدث دہلوی
۱۴۶	〃	شاہ رستم غازی لاہوری
۱۴۷	〃	سید عبداللہ شاہ گیلانی
۱۴۸	〃	سید عبدالرزاق
		معروف شاہ چراغ
۱۴۹	۴۰	محمد صالح اکبرآبادی
۱۵۰	〃	شیخ حاجی عبدالجلیل
۱۵۱	〃	میر افضل خدانما
۱۵۲	〃	سیف اللہ رفاعی
۱۵۳	〃	شاہ علی معروف سانگری
۱۵۴	〃	شاہ فتح محمد کرانوی
۱۵۵	۴۱	شاہ برہان حسینی
۱۵۶	〃	حاجی محمد ہاشم گیلانی
۱۵۷	〃	حضرت سید جعفر
۱۵۸	〃	سید محمد فاضل متوکل
۱۵۹	〃	حضرت سید عمر
۱۶۰	〃	سید عبدالحکیم گیلانی
۱۶۱	〃	سید حسن پشاوری
۱۶۲	۴۲	شاہ درگاہی قادری
۱۶۳	〃	سید نور محمد بن سید محمد میر
۱۶۴	〃	سید عبدالوہاب حضوری
۱۶۵	〃	سید محمد شیخ الہند گیلانی
۱۶۶	〃	سید بدرالدین گیلانی
۱۶۷	〃	سید عبداللہ بہاکری
۱۶۸	〃	سید حاجی عبدالسید
		گیلانی

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس
۱۶۹	۴۲	شاہ محمد غوث گیلانی
۱۷۰	۴۳	سید عبدالقادر معروف
		شاہ گدا
۱۷۱	〃	شیخ محمد سلطان لاہوری
		مرگ نینی
۱۷۲	〃	سید شاہ حسین بن
		سید نور محمد
۱۷۳	〃	شیخ محمد عظیم قادری
۱۷۴	〃	شاہ سردار قادری
۱۷۵	۴۴	سید محمد شاہ رزاق گیلانی
۱۷۶	〃	شیخ مصاحب خان جغرد
۱۷۷	〃	شاہ صدر الدین
۱۷۸	〃	سید سعدالدین حجروی
۱۷۹	〃	شیخ جان محمد قادری
۱۸۰	〃	شیخ عبداللہ بلوچ
		لاہوری
۱۸۱	〃	شیخ محمود بن محمد عظیم
۱۸۲	〃	سیدی شاہ لاہوری
۱۸۳	〃	شاہ سردار قادری
۱۸۴	〃	سید علی شاہ قادری
۱۸۵	۴۵	سید دار علی شاہ شہید
۱۸۶	〃	شاہ اعظم ابو حامد
		محمد حسن تخلص خیالی
۱۸۷	〃	شاہ العالمین شاہ
		عبدالرزاق جھنجالوی
۱۸۸	۴۶	شیخ محمد مودود لاری
۱۸۹	〃	حضرت شیخ امان پانی پتی
۱۹۰	〃	شیخ فضل اللہ ترک ولی
۱۹۱	〃	حضرت شیخ سیف الدین

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس
۲۷۷	۶۶	شیخ عبدالرحمن معروف بیاک الرحمن
۲۷۸	۶۷	شیخ محمد صالح قادری نوشاہی
۲۷۹	//	شاہ صدر الدین قادری
۲۸۰	//	شیخ تاج محمود نوشاہی
۲۸۱	//	شیخ عبدالحمید نوشاہی
۲۸۲	//	شیخ خوش محمد نوشاہی
۲۸۳	//	حافظ برخوردار نوشاہی
۲۸۴	//	شیخ محمد تقی نوشاہی
۲۸۵	//	حضرت ہاشم دریادل
۲۸۶	//	احمد بیگ ملقب نور محمد
۲۸۷	۶۸	قاضی رکن الدین
۲۸۸	//	شیخ فتح محمد نوشاہی
۲۸۹	//	شیخ شاہ مجذوب نوشاہی
۲۹۰	//	شاہ عبداللہ مجذوب نوشاہی
۲۹۱	//	خواجہ محمد فضیل نوشاہی
۲۹۲	//	شیخ رحیم داد نوشاہی
۲۹۳	//	شاہ فرید نوشاہی
۲۹۴	/	شیخ عصمت اللہ قادری
۲۹۵	//	شیخ جمال اللہ نوشاہی
۲۹۶	//	شاہ عنایت اللہ نوشاہی
۲۹۷	//	میاں رحمت اللہ
۲۹۸	۶۹	شیخ عزت اللہ نوشاہی
۲۹۹	//	شیخ سعد اللہ نوشاہی
۳۰۰	//	حافظ معمور نوشاہی
۳۰۱	//	حضرت فضل شاہ مجذوب
۳۰۲	//	شاہ گنھہ نوشاہی
۳۰۳	//	حضرت سلطان باہو بن محمد بایزید سروری

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس
۳۰۳	۷۰	سلطان ولی محمد سروری
۳۰۴	//	سلطان محمد حسین
۳۰۵	//	شیخ حافظ سلطان محمد
۳۰۶	۷۱	سلطان غلام باہو
۳۰۷	//	شیخ حافظ محمد صالح بن غلام باہو
۳۰۸	//	حضرت سلطان حامد
۳۰۹	//	سلطان نور رنگ کھتران
۳۱۰	//	سید سلطان شاہ مراد
۳۱۱	۷۲	میاں حسین روونہ
۳۱۲	//	سید محسن شاہ گیلانی گھوٹکی والہ
۳۱۳	//	بہلن معروف بہلو شاہ زراقیہ
۳۱۴	۷۳	شاہ حفیظ الدین زراقیہ
۳۱۵	//	غلام محمد جی
۳۱۶	۷۴	سید محمد قادری
۳۱۷	//	شاہ جلال قادری
۳۱۸	//	سید فرید بھکری
۳۱۹	//	سید ابراہیم ملتانی
۳۲۰	//	شاہ ابراہیم بھکری
۳۲۱	//	شیخ امان اللہ قادری
۳۲۲	//	شاہ حسین خدائی
۳۲۳	//	شیخ ہدایت اللہ
۳۲۴	//	سید عبدالصمد شاہ
۳۲۵	//	سید عبدالرزاق بالنسوی
۳۲۶	//	معصوم اللہ شمشیر برہنہ
۳۲۷	//	کریم اللہ شمشیر برہنہ
۳۲۸	//	علیم اللہ شمشیر برہنہ
۳۲۹	//	حضرت نور اللہ قادری
۳۳۰	//	سمیم اللہ قادری

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس
۳۳۱	۷۴	ہدایت اللہ قادری
۳۳۲	۷۵	حضرت شاہ سید محمد امام ابدال

فہرست اسماء مبارک خاندان مصطفویہ جو اس [illegible]

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس
۱	۲	حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۲	۶	حضرت ابا بکر صدیق رض
۳	۷	حضرت عمر بن الخطاب رض
۴	۱۵	حضرت عثمان بن عفان رض
۵	//	حضرت علی ابن ابی طالب رض
۶	۱۹	حضرت طلحہ بن عبداللہ رض
۷	//	حضرت زبیر رض
۸	//	حضرت سعد رض
۹	//	حضرت سعید بن زید رض
۱۰	//	حضرت عبدالرحمن بن عوف رض
۱۱	//	حضرت ابو عبیدہ الجراح رض
۱۲	۲۰	حضرت امام حسن رض
۱۳	۲۱	حضرت امام حسین رض
۱۴	۲۴	حضرت امام زین العابدین رض
۱۵	//	حضرت امام محمد باقر رض
۱۶	۲۵	حضرت امام جعفر رض
۱۷	۲۶	حضرت امام موسیٰ کاظم رض
۱۸	//	حضرت امام موسیٰ رضا رض
۱۹	۲۷	حضرت امام محمد تقی

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس
۲۰	۲۷	حضرت امام علی تقی
۲۱	۲۸	حضرت امام حسن عسکری رض
۲۲	//	حضرت امام مہدی رض
۲۳	۲۹	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رض
۲۴	۳۱	حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رض
۲۵	۳۲	حضرت امام مالک رض
۲۶	//	حضرت امام شافعی رض
۲۷	//	حضرت امام احمد حنبل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونصلی علی رسولہ الکریم

جلد چہارم بیان حضرات خانوادہ قدسیہ سہروردیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مشتمل بر شش جداول

کلیات جلد ولیہ فی احوال اولیاء اللہ

الموسوم بنام تاریخی

تحفۃ الابرار

مؤلفہ ومنتخبہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال اعنی جناب مرزا آفتاب بیگ عرف

محمد نواب مرزا بیگ صاحب پنشنر تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی عم فیضہ

در مطبع صوفی واقع دہلی حبش خاں باہتمام سید محمد حسن مالک مطبع صوفی طبع یافت

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ بتفصیل کنیت ولقب اور ولدیت	[illegible]	[illegible] عمر [illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وخصائل وشمائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ
پیشوائے خانوادہ سہروردیہ نمبر ۱۳	حضرت ممشاد دینوری	دینوری شہرت ازعراق عجم قریب ہمدان	۱۴ محرم سنہ ۲۹۹ ہجرے از اخبار الاخیار		مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار سفینۃ الاولیا نفحات الانس	آپ بزرگان مشائخ عراق سے ہین وا کمل اعظم خلفاے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی واقران وہمعصر خواجہ محمد رویم والو الحسین نوری تھے وبقول نفحات الانس آپ کا نسب بدوازدہ واسطہ حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ ملتا ہے ۔ آپ کا فرمودہ ہے چالیس برس سے مجکو بہشت دکھائی جاتی ہے مگر اسکی طرف نظر نہین کرتا دل وحدت مین گم ہوگیا ہے نہین چاہتا کہ پھر دل مجکو دین ؛
ایضاً	حضرت ابو العباس احمد اسود دینوری بن محمد	دینوری	۱۰ ذوالحجہ سنہ ۳۴۲ بقول سفینۃ الاولیا ۷ محرم سنہ ۳۶۲ ہجری	سمرقند	تاریخ الاولیا وسلاسل انوار	آپ مرید وخلیفہ حضرت ممشاد دینوری ہین اور دیگر مشائخ عظام سے بھی فوائد حاصل کئے ہین آپ دینوری سے نیشاپور آئے اور وہان سے ترمذ کو اور ترمذ سے سمرقند مین سکونت رکھکر رضائے خلق ہوئے تھے ؛
ایضاً	حضرت شیخ محمد عمویہ بن عبد اللہ		۱۵ رجب سنہ ۳۷۲ ہجری		تاریخ الاولیا	آپ خلیفہ اعظم حضرت ابو العباس احمد تھے اور اپنے وقت کے یگانہ ومستاز زمانہ تھے اور بہتون کو واصل حق کیا تھا ؛
ایضاً	حضرت شیخ وجیہ الدین ابو حفص عمر بن شیخ محمد عمویہ		۳ رمضان سنہ ۵۶۲ ہجری یا ۲۷ شعبان سنہ مذکور	بغداد	تاریخ الاولیا وتکملہ سیر الاصفیا	آپ خلف الرشید وخلیفہ برحق حضرت شیخ محمد عمویہ ہین اور حضرت شیخ اخی فرخ زنجانی سے بھی ارادت رکھتے تھے جو حضرت رویم کو ملتی ہے اور صاحب تکملہ سیر الاولیا لکھتے ہین کہ حضرت شیخ محمد عمویہ اور حضرت شیخ اخی فرخ زنجانی نے بمشارکت یکدیگر خرقہ خلافت آپ کو پہنایا تھا اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کہ برادرزادہ آپ کے ہوتے ہین فیض کامل آپ سے پایا ہے ؛
ایضاً	حضرت شیخ ابو العباس نہاوندی نام احمد بن محمد بن محمد الفضل	نہاوند	۲۳ رمضان سنہ ۳۹۹ ہجری یا سنہ ۳۷۱ ہجری	شیراز	تکملہ سیر الاصفیا	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ عبد اللہ خفیف وشاگرد جعفر خلدی اور پیر شیخ عمویہ کے ہین آپکا مقولہ ہے کہ تمام عالم کو یہ آرزو رہتی ہے کہ حق سبحانہ ایک ساعت اُن کا ہو اور مین یہ آرزو رکھتا ہون کہ حق سبحانہ ایک ساعت مجھے دیوے کہ مین اپنے تئین شناخت کرون کہ مین کیا ہون اور کہان سے ہون ؛
ایضاً	حضرت شیخ اخی فرخ زنجانی		غرہ رجب المرجب سنہ ۴۵۷ ہجری	قصبہ زنجان یا بصرہ	خزینۃ الاصفیا تکملہ سیر الاصفیا	آپ خلفائے اعظم حضرت شیخ ابو العباس نہاوندی ہین جامع کمالات ومظہر خوارق وکرامات تھے ۔ آپ کے پاس ایک بلی تھی جسمین عجیب وصف تھے اور جسکے اوصاف خزینۃ الاصفیا مین لکھے ہین اُن کے

نوٹ ۔ آپ صرف ممشاد دینوری سے مشہور ہین حضا سفینۃ الاولیا لکھے ہین کہ ممشاد علو دینوری دو شخص ہین جو خانوادہ چشتیہ کے پیشوا ہین تاریخ وفات ہر دو صاحبان ہمنام بھی ایک ہی سال ہین ہے اسلئے شبہ ناشی ہوتا ہے

[illegible]	نام مع صاحبان خانوادہ مع تفصیل کنیت و لقب و ولدیت	[illegible]	تاریخ وفات [illegible]	مدفن	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ولادت و تحصیل و شمائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ +
							مرنیکے بعد غسل و کفن دلاکر قبر اسکی طیار کرائی تھی +
سرشار گازرونیان	حضرت شیخ رویم کنیت ابو محمد و ابوبکر و ابو الحسین و ابو شیبان بن احمد	بغداد	۲۹ صفر المظفر سنہ ۳۰۳ ہجری	بغداد		تاریخ الاولیا	آپ مرید کامل اور شاگرد رشید حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی اور حضرت ممشاد دینوری کی صحبت مین رہکر بہت فوائد حاصل کیے ہین۔ حضرت شیخ عبد اللہ خفیف فرماتے ہین کہ اگرچہ شیخ رویم خود کو حضرت جنید بغدادی کے شاگرد و مرید کہتے ہین لیکن آپ بہتر اُن سے ہین اور مین آپ کے ایک بال کو دوست رکھتا ہون سو جنید سے اور مین نے ہرگز اپنی تمام عمر مین کوئی بزرگ زیادہ آپسے نہین دیکھا اور نہ انکے موافق توحید مین کسیکو سخن کرتے دیکھا اور نہ سُنا اہل سیر فرماتے ہین کہ آخری عمر مین آپ دنیا دارون مین پوشیدہ رہتے تھے اور باوجود ہونے حشمت و دولت کے حق سے مشغول رہتے تھے +
پیشوار گازرونیان	حضرت شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن شہریار کازرونی	کازرون ایک شہر مشہور ایران مین ہے	۸ ذیقعدہ سنہ ۴۲۶ ہجرے			خزینۃ الاصفیا	آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابو الحسین بن محمد فیروز آبادی الاکار تھے اور فیضیاب صحبت بہت اصحاب اہل حدیث رہے ہین آپ نے آنحضرت صلعم کو خواب مین دیکھکر عرض کی کہ معنے تصوف کیا ہین فرمایا التصوف ترک الدعا وکتمان المعانی پھر آپ نے توحید کو دریافت کیا فرمایا التوحید کل ماالک اوخطر فی خیالک فاللہ سبحانہ بخلاف ذالک التوحید ان تتنزہ عن الشک والشرک والتعطیل یعنے ہرچہ در دل آید یا بخیال تو بگذرد خدا تعالی غیر آنست بلکہ آنچہ در آمدہ در عقل و خیال مخترع انسان است توحید آنست کہ تنزیہ کنی وی را از شک یعنے شرک بیاری در الوہیت وے۔ آپ کی صحبت تریاق اکبر کی خاصیت رکھتے تھی۔ پھر دریافت کیا بالعقل فرمایا ادناہ ترک الدنیا واعلاہ ترک التفکر فی ذات اللہ منقول از خزینۃ الاصفیا ہے کہ آپ کے ہاتھ پر چوبیس ہزار آدمی مسلمان ہوئے اور قریباً ایک لاکھ مسلمان آپ کے روبرو تائب ہوئے +
سرسلسلہ حنیفان	حضرت شیخ عبد اللہ خفیف نام محمد لقب شیخ الاسلام	سنہ ۲۳۱ھ یا سنہ ۲۶۸	سنہ ۳۷۱ ہجرے عمر ۹۵ یا ۱۰۴ سال	شیراز		تاریخ الاولیا اخبار الاخیار تکملہ سیر الاصفیا	آپ ابنائے ملوک سے ہوئے ہین آپ مُرید حضرت شیخ رویم تھے مذہب شافعی رکھتے تھے لیکن صاحب اخبار الاخیار آپکو حضرت شیخ احمد دینوری کا مرید لکھتے ہین اور لکھا ہے کہ دو رکعت نماز مین ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔ منصور بن حلاج کو آپنے دیکھا تھا بیس برس ٹاٹ پہنا تھا خفیف آپ کو ہواسطے کہتے ہین کہ آپ شب کو صرف سات دانہ منقی سے روزہ افطار کیا کرتے تھے۔ علم تصوف مین کئی کتابین آپکی تصنیف سے یادگار زمانہ ہین اور طریقہ خفیفہ کو آپ سے منسوب کرتے ہین آپ نے ابو طالب خزرج سے بھی خرقہ خلافت پایا تھا تکملہ مین لکھا ہے کہ ابی محمد جعفر خرار اصطرخی سے بھی خرقہ خلافت رکھتے تھے جو مشائخ کبار ہُرمز یار سے تھے اور ابو محمد جعفر نے خرقہ خلافت شیخ ابی عمر اصطرخی کہ اسم مبارک اُن کا عبد الرحیم تھا حاصل کیا تھا اور عبد الرحیم نے حضرت شیخ محمد عسکر معروف ابو تراب نخشبی سے پہنا تھا +
البنیاً	حضرت شیخ ابو الحسین بن محمد الاکار شیخ ابو علی حسین بھی آپ کو لکھا ہے		سنہ [illegible] ہجری	شیراز روضہ شیخ عبد اللہ خفیف		انوار العارفین	آپ اصحاب برگزیدہ حضرت شیخ عبد اللہ خفیف ہین +

جدول چہارم

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت لقب اور ولدیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمائل و خصائل و خرق عادات و فوائد و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
پیشوا و سہروردیان	حضرت شیخ ابو علی رودباری نام احمد بن محمد بن قاسم		۲۰ شوال المعظم سنہ ۳۲۲ ہجری	مصر	تاریخ الاولیا و اخبار الاخیار	آپکا نسب جدی بہ نوشیروان عادل پہونچتا ہے آپ خلفاء خاص حضرت جنید بغدادی تھے اور صحبت یافتہ حضرت ممشاد دینوری بھی ہوئے ہین ابو عبداللہ رودباری آپکے خالو تھے اور حضرت ابو القاسم قشیری کے بھی آپ مرید ہوئے ہین ؛
ایضاً	حضرت شیخ ابو عثمان مغربی نام سعید بن سلام	سنہ ۲۴۳ھ	۱۶ ذیقعدہ سنہ ۳۷۳ ہجری ۱۳۰ سال	نیشاپور خراسان کا مشہور شہر ہے	ایضاً مرۃ الاسرار	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ علی رودباری و شیخ ابو علی کاتب تھے اور حضرت ابو الحسن صائغ دینوری سے بھی فیض صحبت اٹھایا ہے کئی برس حرم محترم کے مجاور رہے پھر نیشاپور مین آنکر اقامت

فرمائی آپ نے فرمایا تھا کہ جسوقت مین اس دنیا سے جاونگا آسمان کے فرشتے زمین پر آوینگے اور مجھپر خاک ڈالین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا غبار اُٹھا دنیا مین اندھیرا ہوگیا دفن کے بعد مطلع صاف ہوا آپکا مقولہ ہے صورت اعتکاف اقامت در مسجد اور حقیقت اعتکاف نگاہ رکھنا جوارح کا تحت فرمان سبحانہ تعالیٰ ؛

ایضاً	حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی نام علی		۲۳ صفر سنہ ۴۵۰ ہجری	طوس خراسان مین مشہور ہے اسکو مشہد مقدس بھی کہتے ہین	مرۃ الاسرار	آپ کا سلسلہ ارادت حضرت شیخ ابو عثمان مغربی سے چلکر حضرت جنید بغدادی تک پہونچتا ہے اور روحانیت حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی سے بھی تربیت پائی ہے ؛
ایضاً	حضرت شیخ ابوبکر بن عبداللہ طوسی النساج ولد عبداللہ	طوس	سنہ ۴۸۷ ہجری	طوس	مرۃ الاسرار تاریخ الاولیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی ہوئے ہین اور صحبت یافتہ ابوبکر دینوری آپ سے کسی نے پوچھا دیدار مطلوب

کس طرح دیکھ سکتے ہین دیدہ صدق سے آئینہ طلب مین اور فرمایا کہ کدورات نشگی دور کرتے ہین۔ فرمایا تا ہستی موہوم سوختہ نہ ہوجائے اور دیدہ دل بسوزن غیرت غیر سے دوختہ نہ ہوجائے خلوت خانہ جان بشمع تجلیات جانان روشن نہین ہوتا۔ عین القضات ہمدانی فرماتے ہین کہ حضرت شیخ احمد غزالی نے فرمایا میرے شیخ یعنے شیخ ابوبکر نساج نے مناجات مین کہا الٰہی میرے پیدا کرنے مین کیا حکمت تھی جواب آیا کہ جمال اپنا آئینہ روح تیرے مین دیکھون اور اپنی محبت کو تیرے دل مین ڈالتا ہون۔ آپ کی بزرگی کا اندازہ یہان سے قیاس ہو سکتا ہے کہ مثل شیخ احمد غزالی آپ کے مرید تھے ؛

ایضاً	حضرت شیخ ابو علی فارمدی نام فضیل بن محمد فارمد قصبہ ہے مضافات طوس سے		سنہ ۴۷۷ ہجری	طوس	خزینۃ الاصفیا مرۃ الاسرار اخبار الاخیار	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی و مصاحب ابو سعید طوسی ہوئے ہین آپ کے کلمات عالی حقایق مین اور خوارق عادات دنیا مین بیشمار ہین اور سلسلہ نقشبندیہ کا بھی آپ سے ملتا ہے ابو القاسم قشیری کے شاگرد اور ابو الحسن خرقانی سے بھی فیض پایا ہے
ایضاً	حضرت شیخ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی کنیت ابوحامد	سنہ ۴۵۰ھ یا بقول	۱۴ جمادی الثانی سنہ ۵۰۵ ہجری	طوس	مرۃ الاسرار نفحات الانس	آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابو علی فارمدی کے ہوئے ہین اوائل حال طوس مین رہے پھر نیشاپور جاکر تحصیل و تکمیل علوم کری اُس کے بعد

نوٹ: گرگان معرب جرجان بفتح کاف عربی و تشدید راء مہملہ و کاف عجمی و نون نام شہر ملک ایران ہے ۔ ۲۔ نساج بفتح نون و تشدید سین مہملہ و جیم بمعنی بافندہ ۔ ۳۔ غزال ایک گاؤن ہے طوس سے ۔

[illegible]	اسم مقدسہ مع حسبانہ نو دو مع کنیت ولقب اور ولدیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب شمایل وخصایل خرق عادات وفوایدہ وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
ایضاً	لقب زین العابدین	اخبار الاخیار سنہ ۵۰۵ھ	عمر ۵۵ سال	طوس	مراۃ الاسرار نفحات الانس		خواجہ نظام الملک کہ وزیر سلطان الب ارسلان سلجوقی اور اسکے لڑکے ملک شاہ سے ملاقات کی اور ایک جماعت فضلا کے ساتھ

کہ جو صحبت وزیر مذکور مین رہتے تھے مجالس مناظرہ ومجادلہ کرکے غالب آئے اور تدریس مدرسہ نظامیہ بغداد آپ کے تفویض ہوئی ۴۸۴ھ ہجری مین بغداد تشریف لے گئے تمام اہل عراق شیفتہ وفریفتہ آپ کے ہوگئے اُسکے بعد ترک وتجرید اختیار کی اور حج کو گئے اور وہان سے شام کو مراجعت فرمائی اور پھر وہان سے بیت المقدس تشریف لے گئے اور وہان سے مصر اور کچھ مدت اسکندریہ بھی اقامت فرمائی پھر شام کے راستہ سے اپنے وطن مین آکر خلوت اختیار کی اور بحق مشغول رہے، آپ چارسو کئی کتابون کے مصنف ہین جیساکہ کتاب احیاء العلوم وجواہر القران وتفسیر یاقوت التاویل چہل جلد وکیمیاء سعادت ومشکوٰۃ الانوار وغیرہ اور صوفیون کے لئے خانقاہ بنوائی صاحب نفحات الانس فرماتے ہین شیخ ابو الحسن شاذلی جو قطب وقت تھے اُنھون نے واقعہ مین دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نے حضرت عیسیٰ وموسیٰ علیہ السلام سے مفاخرت ومباہات محمد غزالی کی تھی کہ ہماری امت مین ایسا بھی شخص ہے، چنانچہ یہ قصہ اکثر جا مذکور ہے آپکا مقولہ ہے کہ روح ہست نیست نما ہے کہ کسیکو اُسکے ساتھ راہ نہین وہ سلطان وقاہر ومتصرف ہوتی ہے اور قالب اسیر وبیچارہ میت جو کچھ دیکھتی ہے قالب سے دیکھتی ہے اور قالب ان سے بیخبر رہتا ہے، کل عالم کو قیوم کے ساتھ ایسی ہی مثال ہے کہ قیوم ہست نیست نما ہے یہانتک کہ کسی ذرہ کو ذرات عالم سے قوام ووجود بخود نہین ہے بلکہ قیومی اُسکے ہے اور قیومی ہر چیز کی ضرورتاً اُسکے ساتھ ہوتی ہے اور حقیقت وجود اُسکو ہوتی ہے اور وجود مقسوم اُس سے بسبیل عاریت ہے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یعنے وہ تمھارے ساتھ ہے جہان تم ہو لیکن اُس کسی کی معیت جسم سے ساتھ جسم کے یا معیت عرض سے ساتھ عرض کے یا معیت جسم ساتھ عرض کے نہین ہے اور یہ تینون حق قیوم عالم مین محال نہین، یہ معیت فہم مین نہین آتی ومعیت قیومیت چوتھی قسم ہے بلکہ معیت حقیقت کے ساتھ ہے نیز ہستی نیست نما ہے جو کوئی اس معیت کو نہین پہچانتے وہ قیوم کو ڈھونڈھتے ہین مگر نہین پاتے مثلاً گردباد سے یعنے بگولہ ہوا ے صاف مین اُٹھکر بصورت منارہ مستطیل بلند ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ خاک اپنے آپ کو ہلاتی ہے مگر درصل ایسا نہین بلکہ ہر ذرہ خاک کے ساتھ ہوا ہے جو محرک اُسکے ہے لیکن ہوا کو کوئی نہین دیکھتا صرف خاک ہی نظر آتی ہے حالانکہ وہ خاک خود حرکت نہین کرتی اور ہوا کی ہستی نیست نما خاک کو حرکت مین لاتی ہے اور خاک کو سوائے بیچارگی کے کچھ نہین سب سلطنت ہوا کی ہے اور سلطنت ہوا کی ناپیدا ہ

[illegible]	اسم مقدسہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
//	حضرت شیخ ابو الفتح احمد بن محمد الغزالی		۲۷ محرم سنہ ۵۱۷ھ از اخبار الاخیار	قزوین ایران کا مشہور شہر ہے عراق عجم مین	مراۃ الاسرار انوار العارفین صفحہ ۳۰۷ اخبار الاخیار لمعات عراقی		آپ مرید وخلیفہ اکمل حضرت ابوبکر نساج ہوئے ہین آپ مجتہدان صوفیہ سے ہوئے ہین بسبب کمال استغراق احدیت کے سخن بے پردہ فرمایا کرتے تھے اور حضرت امام محمد غزالی کے بھائی ہین تصانیف معتبر ورسایل بے نظیر آپ کے ہین منجملہ اُسکے رسالہ سوانح ہے کہ شیخ فخرالدین عراقی نے دیباچہ کتاب لمعات اپنی مین سوانح سے لکھا ہو

کہ معشوق بہمہ حال خود معشوق ہے پس استغنا صفت اُسکی ہے اور عاشق بہمہ حال خود عاشق ہے پس افتقار صفت اُسکی ہے عاشق کو ہمیشہ معشوق پاتا ہے اسلئے افتقار ہمیشہ صفت اُسکی ہے اور معشوق کو کوئی چیز نہین پاتی کہ اپنے آپ کو رکھے ضرور ہے کہ صفت اُسکی استغنا ہووے۔ حاشیہ نفحات الانس ہے یعنے ذات معشوق بے ملاحظہ وصف معشوقیت محتاج عاشق نیست لیکن بملاحظہ صفت معشوقی محتاج بعشق است وعاشق کہ خود را دار دیعنے ما فی نفسہ ثابت است ویرا درین ثبوت احتیاج باحدے نیست بخلاف عاشق کہ ویرا معشوق ثابت نیست ۔ **نقل** ہے ایک روز کسی نے حال آپ کے بھائی حجۃ الاسلام کا

نام خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و فضایل و خرق عادات و فواید کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ

پوچھا آپ نے کہا خون میں ہین سایل نے حجۃ الاسلام کو مسجد مین پاکر قول شیخ احمد سے تعجباً اُنسے ذکر کیا اُنھون نے فرمایا درست ہے مین مسایل مسایل استحاضہ مین اُسوقت فکر کر رہا تھا ایک شخص صوفیان قزوین سے طوس مین آیا اُس سے آپ کے بھائی حجۃ الاسلام نے آپ کا حال دریافت کرکے فرمایا اُنکے یعنے آپ کے کلام سے کچھ تیرے پاس ہے کہا ایک جزو رکھتا ہون وہ پیش کیا آپ نے ملاحظہ کرکے تامل سے فرمایا سبحان اللہ جو کچھ مین طلب کرتا تھا وہ احمد نے پایا۔ مثل شیخ ابو النجیب سہروردی و عین القضات ہمدانی آپکے خلفاء سے تھے ؛

”	حضرت عین القضات ہمدانی نام عبد اللہ کنیت ابو الفضایل لقب عین القضات ابن محمد المیانجی		۱۱ محرم الحرام ۵۲۲ ہجری و بقول تاریخ یافعی ۵۲۵ھ	ہرات	خزینۃ الاصفیا مرآۃ الاسرار	آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ احمد غزالی ہوئے ہین اور صحبت یافتہ شیخ محمد حمویہ۔ فضایل و کرامات صوری و معنوی آپ کی تصنیفات سے ظاہر ہوتے ہین شرح حقایق و کشف الدقایق بزبان عربی و فارسی آپ نے کی ہین جو متقدمین سے کم کسی نے کی ہین آپ سے

چند بار احیاے اموات بھی ظہور مین آئے ہین چنانچہ ایک شخص محمود نام فقیہ نے آپ کی خدمت مین احوال بے روزگاری کی شکایت کی اور کہا اس سختی اور تلخی سے تو مرجانا ہی اچھا ہے آپ نے سر اُٹھا کر فرمایا کہ اگر مرجانا ہے تو بسم اللہ مرجا معاً اس فرمانے کے وہ مرگیا۔ مفتی وقت کہ شیخ کے ساتھ حساب رکھتا تھا حاضر ہوا اور کہا جبکہ زندہ کو مُردہ کرتے ہو تو مُردہ کو بھی زندہ کرو شیخ نے ہاتھ دعا اُٹھایا یا الٰہی محمود فقیہ کو زندہ کر فی الحال وہ زندہ ہوگیا۔ خلیفہ وقت کا ایک خدمتگار محبوب مرگیا خلیفہ نے بے آرام و بیقرار ہوکر تمام علمار عصر کو جمع کرکے کہا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اگر یہ حدیث صحیح ہے پس انبیاء بنی اسرائیل احیار موتی کرتے تھے تم بھی اس خدمتگار کو زندہ کردو یا کہو کہ یہ حدیث صحیح نہین ہے وہ جماعت علما حیران و سراسیمہ ہوکر آپ کے پاس آئی اور کہا وارث انبیا فی الحقیقت تم ہو اسباب مین توجہ کرو آپ نے فرمایا یہ امر نزدیک فقیر کے کچھ مشکل نہین ہے لیکن بعد وقوع اس واقعہ کے تم سب میرے قتل کے واسطے فتویٰ دوگے۔ جماعت مذکور بعذر و عجز پیش آئی۔ آپ نزدیک میت مذکور گئے اور آپ کی زبان سے بے اختیار نکلا کہ قُم باذنی اُسیوقت وہ خدمتگار زندہ ہوگیا۔ علمانے شور غل کیا کہ تم نے کسواسطے قُم باذنی کہا اس سے دعویٰ الوہیت ثابت ہوتا ہے اور سب علما نے متفق الرا ہوکر آپکے قتل کے لئے فتویٰ دیدیا اُسوقت آپ کی عمر ۲۵ برس کی تھی زندہ آتش مین ڈالکر شہید کردیا۔ ابیات احمد عشقت چہ پیاموختم ؛ حسرتین محنت دغم دوختم ؛ حاصل عشق این سخن بیش نیست ؛ سوختم و سوختم و سوختم ؛ خوارق عادات آپکے ایسے نہین ہین جو اس مختصر مین لکھے جاوین اسلئے بس کرتا ہون ؛

سرمنشاء سہروردیان	حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر کنیت ابو النجیب لقب مُفتی العراقین	سہرورد ۴۹۰ھ شہر رمضان سہرورد سے بغداد ہے	۱۷ جمادی الثانی بعد عصر ۵۶۳ھ عمر ۷۳ سال آداب المریدین	بغداد کنارہ دجلہ	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا تکملہ سیر الاصفیا بحوالہ خزانہ جلالی	آپ کا سلسلہ آبائی بدوازدہ واسطہ درمیانی بحضرت ابوبکر صدیق رض ختم ہوتا ہے۔ آپ عظمار مشایخ و کبراے خلفاے شیخ احمد غزالی ہین خرقہ خلافت حضرت وجیہ الدین عم خود سے بھی آپ کو ملا ہوا تھا و صحبت یافتہ شیخ حماد دباس کے بھی تھے اور ایک خرقہ خلافت

حضرت غوث الاعظم سے بھی رکھتے تھے۔ آپ سرمنشار خانوادہ سہروردیان ہین۔ آپ صاحب تصنیفات ہین۔ **نقل** ہے ایک روز بغداد کے بازار مین قصاب کی دوکان پر ایک پوست کشیدہ بکری لٹک رہی تھی اُسکو دیکھکر آپ قصاب سے فرمانے لگے کہ یہ بکری زبان حال سے تیری شکایت کرتی ہے کہ یہ قصائی مُردہ کا حرام گوشت بیچنا چاہتا ہے کیونکہ مین اپنی موت سے مری ہون قصائی یہ عبرت انگیز کرامت دیکھکر بے ہوش ہوکر گر پڑا اور ہوش مین آنکر توبہ کی اور آپ کا مرید ہوگیا۔ اسیطرح ایک شخص بغداد کے پل پر سے بہت سا میوہ لئے جاتا تھا فرمایا کہ اس میوہ کو میرے ہاتھ بیچڈال کہا کیون؟ کہا

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و القاب اور ولایت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فوائد و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ

میوہ کو دبا تھا مجھے اس شخص کے ہاتھ سے چھڑا کیلئے کہ یہ میری شراب بنانا چاہتا ہے وہ یہ سنکر دنگ ہوگیا اور تائب ہوا اور جو شخص کے رہبر کہا کہ جس حال کی خبر شیخ نے دی ہے اُسے بجز خداے عالم الغیب کے دوسرا نہیں جانتا تھا۔ دیگر ایک دفعہ آپ کے پاس تین یہودی اور تین نصرانی آئے آپ نے فرمایا مسلمان ہو جاؤ اُنھوں نے انکار کیا آپ نے دودھ کا ایک گھونٹ سبکو دیا گھونٹ پیتے ہی سب کے سب مسلمان ہوگئے اور کہنے لگے کہ دودھ کے پیتے ہی ہمارے دلوں میں دین اسلام کے علاوہ اور سب دینوں کا خیال ہٹ گیا۔ از اداب المریدین ✤

پیشوار سُہروردیان	حضرت شیخ شہاب الدین سُہروردی کنیت ابو حفص لقب شیخ الشیوخ بن شیخ محمد عبد اللہ قریشی	ماہ رجب سنہ ۵۳۹ھ بقولے سنہ ۵۴۲ھ	جمعہ غرہ محرم سنہ ۶۳۲ ہجری عمر ۹۳ سال	بغداد یا سُہرورد	مراۃ الاسرار اخبار الاخیار مناقب غوثیہ	آپ سیدنا حضرت ابا بکر صدیق رضؓ کی اولاد سے اپنے چچا ابو النجیب سُہروردی کے مرید و خلیفہ اعظم ہوئے تھے اور حضرت غوث الاعظم کی خدمت میں بھی مشرف ہوئے ہیں مذہب شافعی رکھتے تھے آپ کی تصنیفات بہت ہیں از انجملہ عوارف و رشف النصایح

واعلام التقی وغیرہ میں عوارف کو آپ نے مکہ میں تصنیف کیا ہے۔ آپ سماع نہیں سُنتے تھے باقی نسبت کہ جو بشر کے لئے ممکن ہے آپ کو میسر تھی الا ذوق سماع نہیں تھا وہ اپنے وقت کے شیخ الشیوخ بغداد تھے مناقب غوثیہ شیخ محمد صادق شیبانی میں ہے کہ محمد عبد اللہ آپ کے والد بزرگوار کے گھر اولاد نہیں تھی اُنھوں نے حضرت غوث الاعظمؓ سے طلب دعا فرزندی کی حضرت غوث الاعظمؓ نے بہ عطاء فرزند حق تعالیٰ سے اُنکو بشارت دی اور اُسی شب حمل ہوا بعد نو ماہ کے دختر تولد ہوئی اُسکو بحضور حضرت غوث الاعظمؓ پیش کیا آپ نے فرمایا یہ دختر نہیں ہے پسر ہے اور اس پسر کو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کے نام سے ہم نے نامزد کیا۔ بڑی عمر کا ہوگا لیکن موے ابروے و سر و پستان اس لڑکے کی بہت دراز ہونگی اور زمرہ اولیا میں رتبہ اعلے پاویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا ✤

ایضاً	حضرت شیخ عماد الدین عمار یاسر		۱۶ ربیع الاول سنہ ۵۸۲ ہجری	اندلس یا بغداد	خزینۃ الاصفیا انوار العارفین بحوالہ نفحات و فواتح الجمال نجم الدین	آپ اصحاب نامدار خلفاے بلند اقتدار حضرت ابو النجیب سُہروردی سے ہوئے ہیں تکمیل ناقصان و تربیت مریدان و کشف و قایع میں کمال رکھتے تھے اور نجم الدین کبری آپ سے فیضیاب ہوئے ہیں
ایضاً	حضرت شیخ روزبھان کبیر مصری	کازرون	سنہ ۵۸۴ ہجری	مصر	خزینۃ الاصفیا	آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت ابو النجیب سُہروردیؒ ہوئے ہیں اکثر اوقات استغراق میں رہتے تھے حضرت شیخ نجم الدین کبری کو بضرب سیلی تکمیل کو پہنچا دیا تھا اور دامادی میں قبول کیا تھا۔
ایضاً	حضرت شیخ اسمعیل قصری		سنہ ۵۸۹ ہجری	مصر	خزینۃ الاصفیا انوار العارفین مراۃ الاسرار	آپ نے اول خرقہ خلافت حضرت ابو النجیب سُہروردی سے پایا دوم حضرت شیخ محمد مانکیل سے کہ جنکا سلسلہ بہ نہم واسطہ خواجہ کمیل بن زیاد کو پہنچتا ہے ارادت حاصل کی تھی اور حضرت شیخ نجم الدین کبری نے خرقہ خلافت آپ سے بھی پایا تھا اُنکا بیان خانوادہ قادریہ فردوسیہ جلد سوم میں آیا ہے ✤

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب اور ولدیت	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	نام کتاب جس سے حالات لیے گئے	مختصر حالات ضروری حسب ونسب و شمایل و خصایل وخرق عادات وفواید وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
ایضاً	حضرت شیخ الاسلام بہاوالحق والدین شیخ بہاوالدین ذکریا ملقب بشیخ الشیوخ بن شیخ وجیہہ الدین	قلعہ کوٹ کروڑ سنہ ۵۷۸ھ	۷ صفر یا ۷ صفر سنہ ۶۶۵ ہجری عمر ۸۷ سال بعد سلطان غیاث الدین بلبن	ملتان مشہور شہر پنجاب مین آپکا روضہ عالیشان ہے	تذکرۃ الابرار تکملہ سیر الاصفیا سیر العارفین جمالی	آپ کو خرقہ خلافت بامر حضرت سرور کائنات صلعم حضرت شیخ شہاب الدین نے پہنایا آپ نے اٹھارہ روز مین نعمت عظمی اپنے پیر مرشد سے حاصل کی تھی اور رخصت ہوکر مُلتان مین اقامت فرمائی اور متاہل ہوے شانے عظیم وحالی قوی رکھتے تھے آپ کو فتوح بہت آتی تھین ایک روز خادم کو اشارہ کیا کہ جو پچاس ہزار زر

سُرخ ہے سب درویشیون کو تقسیم کردو چنانچہ تقسیم کیا گیا آپ کی حضرت فریدالدین گنجشکر سے بہت دوستی تھی **نقل** ہے کہ ایک روز آپ حجرہ خاص مین بعبادت الٰہی مشغول تھے حضرت شیخ صدرالدین عارف آپ کے فرزند کو ایک شخص نامعلوم الاسم نے نامہ سربمہر اسی آنکا دیکر کہا کہ آپ کے ہاتھ مین جاکر دیدو چنانچہ اسیوقت نامہ مذکور آپ کو دیا جو ہین شیخ عارف نے قدم حجرہ سے باہر رکھا آرندہ نامہ کو دروازہ پر نہین دیکھا آپ نے اسیوقت پڑھکر اللہ کہا اور جان بجان آفرین سپرد فرمائی غیب سے لوگون نے یہ صدا سُنی وصل الحبیب الی الحبیب + نقل سیر العارفین سے ہے ایک قوال شیرین مقال عبداللہ نام روم سے مُلتان آیا اور قدمبوس حضرت بہاوالحق ہوکر عرض کیا کہ یہ بندہ بشرف ملازمت شیخ الشیوخ شہاب الدین مشرف ہواہی اور اُنھون نے میری آواز کو اچھا جانکر سماع فرمایا ہے آپ نے فرمایا ذکر ابھی سُنے گا بعد فراغت تلاوت قرآن آپ نے اشارہ باستماع سماع فرمایا عبداللہ نے حاضر ہوکر یہ بیت بتکرار کہا **شعر** مستان کہ شراب ناب خوردند + از پہلوے خود کباب خوردند + شیخ نے سر ہلایا اور کھڑے ہوگئے اور چراغ حجرہ بجھادیا عبداللہ کا بیان ہے کہ جب حضرت میرے نزدیک آتے مین صرف دامن پیرہن کا اُنکا پاتا تھا اور کچھ نہین بعد اسکے حجرہ سے باہر چلے گئے اور مین حجرہ مین مع دو ہمراہیان رہا مجکو خلعت مع بیس تنکہ نقرہ حضرت شیخ نے خادم کے ہاتھ بھیجے +

	حضرت شیخ صدرالدین عارف کنیت ابوغنایم بن شیخ الاسلام حضرت بہاوالدین		۲۳ ذالحجہ سنہ ۶۸۴ ہجری	مُلتان قریب مزار پدر خود	تذکرۃ الابرار خزینۃ الاصفیا سیر العارفین	آپ خلف الرشید وخلیفہ اعظم وسجادہ نشین پدر بزرگوار خود ہوے ہین سات بھائی اور ایک بہن رکھتے تھے آپ اُنہین سب سے بڑے تھے آپکے حصہ مین ترکہ پدری سے ہفتاد لکھ تنکہ سُرخ نقد سواے دیگر اشیاء وغیرہ آیا تھا جس روز قابض ہوئے اُسی روز سب کا سب

خداکی راہ مین تقسیم کردیا اور کچھ باقی نہ رکھا کسی نے آپ سے کہا کہ آپ نے اسقدر مال ومتاع کو ایک روز مین برباد کردیا آپ نے ہنسکر فرمایا کہ والدم دُنیا پر غالب تھے دُنیا اُن کو فریب دے نہین سکتی تھی اور مین ابھی اُس درجہ تک نہین پہنچا ہون سیر العارفین شیخ جمالی مین مسطور ہے کہ سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنے بڑے لڑکے قدر خان کو حکومت مُلتان پر بھیجا وہ سعادت اندوز خدمت ہوکر اُس ولایت کو اپنے حیطہ تصرف مین لایا لیکن مکاید و مصائب روزگار سے غافل ہوکر لہو ولعب وعیش وطرب مشغول ہوگیا ناگاہ درمیان اُسکے اور ہمخوابہ کے کہ دختر سلطان رکن الدین بن سلطان شمس الدین التمش کی تھی حسن وجمال وعفت وصلاح مین بعدیل وہ بسبب دایم الخمر رہنے خانمذکور کی صحبت خان سے کنارہ وگریزان رہتی تھی اُسکی اسیوجہ سے خان سے باہم رنجش ہوئی یہانتک کہ اُس عفیفہ کو خان مذکور نے بطلاق سہ گانہ مطلقہ کردیا جب آتش غضب فرو ہوئی اور نشہ رفع چکہ ہوا بے صبر وشکیب ہوکر علماء وقت کو جمع کیا اور مسئلہ طلاق سہ گانہ کو اُنسے دریافت کیا اُنھون نے مسئلہ مقررہ مشہورہ عرض کیا۔ قاضی اثیر الدین سے کہ ہمدم وہمراز خانمذکور تھے یہ ماجرہ بیان کیا قاضی نے امان چاہکر عرض کی کہ اگر حکم ہو تو جو کچھ صوابدید ہے وہ عرض کرون خان نے امان دیکر کہا کہو قاضی نے عرض کی کہ شیخ صدرالدین عارف اس شہر مین ذات ملکی صفات سے موصوف ہین صلاح یہ ہے کہ اُس مطلقہ کو بخفیہ شیخ موصوف کے نکاح مین لاکر چندروز کے بعد اُنسے جُدا کرلیوین تاکہ پھر وہ بیوی

نمبر شمار	نام مسند نشین صاحبزادہ نام شیخ صاحب ارشاد وغیرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و خصایل و شمایل و خرق عادات و کرامات و تصنیفات و ارشادات و فواید وغیرہ

حلال و مباح ہو جاے، خان اس پر راضی ہو گیا چند روز کے بعد قاضی خدمت مین شیخ کی آکر طالب گار طلاق ہوا شیخ متفکر ہوے اُس منکوحہ نے سر قدم پر رکھکر اور دامن آپکا پکڑ کے نالہ و زاری شروع کی اور کہا اسد نے صحبت اُس فاسق سے مجھے رہائی دی ہے اپنے سے جدا کر نا روا نہ رکھو یہ سخن شیخ کے دل پر بہت موثر ہوا اور فرمایا اتفاقا الدہ تجھے اپنے پاس رکھونگا اور قاضی کو کہا اُٹھو اور چلے جاو کہ یہ امر ممکن ہے قاضی ترسان و لرزان خان کی خدمت مین گیا اور عرض حال کیا خان نے قسم کھا کر کہا کہ اگر کل صبحکو مصلا شیخ کو اُسکے خون سے رنگین نہ کرون تو کمتر اس سے ہو نگا کہ تیغ اُسکے گھر مین ہے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا اُسی روز اُسی شام و ہمدلی پائی تھی کہ خبر بست ہزار جرار خونخوار مغول کی پہونچی کہ نواحی ملتان مین پہونچکر قصد لوٹ مار کرتے ہین اور ارادہ تسخیر ملتان رکھتے ہین، خان نے منادی کی کہ علے الصباح تمام سپاہ و رعایا شہر مستعد ہو کر ہمارے ہمراہ واسطے دفعیہ دشمن کے چلین اور پھر آکر کام شیخ کا تمام کرین دوسرے دن ہنگام چاشت سے لیکر ظہر تک جنگ رہی آخر کار خان مذکور با یاران خود مغلون کے ہاتھ سے مارا گیا اور وہ عورت با عصمت گھر شیخ مین آباد و شاد رہی ۔

نمبر شمار	نام	مقام و سنہ پیدائش	تاریخ وفات	مزار	ماخذ	مختصر حالات
	حضرت سید جلال الدین اعظم بخاری معروف بسید سُرخ بن سید جعفرؒ	بخارا سنہ ۵۹۵ھ	۱۹ جمادی الثانی سنہ ۶۹۰ ہجری عمر ۹۵ سال	اوچ	تذکرۃ الابرار خزینۃ الاصفیا بحوالہ مظہر جلالی تکملہ سیر الاولیا	آپکا سلسلہ نسب بہ نو واسطہ درمیانی بحضرت امام محمد تقی پہونچتا ہے۔ آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی ہوے ہین بعض کا مقولہ ہے کہ آپ حضرت رکن الدین کے مرید ہوے ہین۔ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان کے

آپ جد امجد تھے آپ بخارا سے تشریف لا کر اوچ و ملتان مین رہے آپ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خواب مین ارشاد ہوا کہ سید بدر الدین ولد سید صدر الدین بھکری کی چھوٹی صاحبزادی سے نکاح کرو اور اسیطرح سید بدر الدین کو بشارت ہوئی اور اُس بموجب ارشاد کے نکاح ہو گیا دختر موصوف سید صاحب سے دو پسر احمد کبیر و سید محمد تولد ہوے، مخدوم جہانیان اور صدر الدین راجو قتال سید احمد کبیر سے پیدا ہوے اور سید محمد کے چار پسر سید شمس الدین معروف بسید سادہن و سید ابو سعید و سید ابو الکرم حسین مشہور بسید بلو و سید ابو الغیث عبد القادر معروف بسید اول پیدا ہوے۔ اسی واسطے سید محمد کی اولاد کو محمدانی کہتے ہین اولاد سید شمس الدین و سید ابو سعید کا حال معلوم نہین ہوا اور سید ابو الکرم معروف بلو کے اولاد کو بلوانی کہتے ہین بشیخ حاجی عبد الوہاب بلوانی ہین اور سید ابو الغیث معروف بسید اول کی اولاد کو نسبتاً ادلانی کہتے ہین چنانچہ سید بایزید ادلانی بعہد حضرت نور الدین جہانگیر بادشاہ بخطاب مصطفے خانی ممتاز ہو کر حکومت ٹھٹہ و بھکری کی تھی اور اسی طرح دیگر فرزندان بھی علے قدر مراتب سرفراز تھے والدہ ماجدہ آپ کی دختر سلطان محمد بادشاہ توران کی تھین اور آپ ہمجدی سید بدر الدین بھاکری کے بھی تھے۔ اس خاندان مین سلطان محمد شجاع بادشاہ مستقل بھکر ہوے بعد انکے صاحبزادے اُنکے جانشین سلطنت ہوے اُنکے منجلہ آٹھ بھائیون کے حضرت سید صدر بڑے بزرگ صاحب کرامت اور مقبول حضرت رسول صلعم ہوے ہین حضرت جہانگیر شہنشاہ ہند آپ کے بہت معتقد تھے بادشاہ موصوف نے بعد شرف مصاحبت و مکالمت اُنسے التماس کی کہ درمیان میرے اور آنحضرت رسول صلعم کے آپ رسول ہو وین اور تمام کار مرجوعہ بر وج پر فتوح آنحضرت صلعم گزار کر انجاح مرام ہو وین بمقتضاے الولامر ملتزم ہو کر جو کچھ حکم بارگاہ حضرت رسول صلعم سے ہوتا تھا بادشاہ پر اظہار کر دیا کرتے تھے جب سے آپ اور آپکی اولاد رسولدار کے لقب سے مشہور ہے نقل ہے ایک روز آپ کی چہار ابرو سید جلال الدین مبارک سے چمکارہ نور نکلا کہ آنکھ دیکھنے والوں کی چکا چوند کرتی تھی مریدان نے آپ کو اس حال سے مطلع کیا آپ نے خاکستر مین ہاتھ آلودہ کر کے چہرہ مبارک پر ملیا چنانچہ اُس روز سے یہ سُنت آپ کی فقرا مین جاری ہے نقل ہے کہ سادات مدینہ منورہ بانکار شرافت سادات آپ کے پیش آئے اور سند طلب کی بعد حجت کے آخر شش قرار پایا کہ روضہ حضرت صلعم پر جا کر پوچھا جاے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ نے روضہ مطہر پر جا کر السلام علیک یا والدی کہا اندرون روضہ سے

جدول چہارم

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب اور ولدیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وخصایل وشمایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفواید وغیرہ
						آواز آئی (علیک السلام یا ولدی ـ وقرۃ عینی وسراج کل امتی انت منی وعن اہل بیتی) یہ سُنکر تمام سادات نے شہادت آپ کی شرافت وسیادت پر دی اور تعظیم وتکریم پیش آنے لگے ـ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی فرماتے ہین جیساکہ مکان حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری مین راحت پہونچتی ہے اسیطرح آپ کی جگہ مین بھی راحت حاصل ہوتی ہی ایک روز سرنامے آپ کے مکان پر بجا رہے تھے حضرت موصوف نے فرمایا تاثیر اس مکان کی ہے کہ مانند لذت اس سرنا یعنے نفیری کی دوسری جگہ لذت نہین آتی ـ
پیشوا سہروردیان	حضرت شیخ حسن افغان		۶۸۹ھ ہجری	ملتان پایان روضہ پیر خود	سیر العارفین بحوالہ فواید الفواد وتکملہ سیر الاولیا	آپ کو ارادت حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی سے تھی آپ کے شیخ اکثر بار ہا زبان مبارک سے فرماتے کہ اگر روز قیامت حقتعالی نے پوچھا کہ ہماری درگاہ مین کیا تحفہ لایا ہے عرض کرونگا شیخ حسن افغان کو آپ
						مرد عامی ناخوان محض تھے لیکن لوح محفوظ نے آپکے آئینہ دل مین عکس ڈالا ہوا تھا بعض بطور آزمایش تین سطر کاغذ پر لکھکر دکھایا کرتے تھے ایک سطر احادیث رسول مقبول صلعم سے دوسری سطر اقوال مشایخ سے اور تیسری قرآن مجید سے آپ معائنہ کرکے اُنگلی سطر قرآن پر رکھکر فرماتے یہ کلام حق تعالی ہے کہ نور اسکا تا عرش دیکھتا ہون پھر اشارت بسطر حدیث کرتے کہ اُن کی طلعت ساتوین آسمان تک دیکھتا ہون پھر اقوال مشایخ پر ہاتھ رکھکر فرماتے کہ یہ سطر اقوال مشایخ سے ہے کہ نور اسکا تا فلک قمر دیکھتا ہون ـ بادشاہ وقت نے مسجد بناکرائی عقلا وعلما جمع ہوئے کہ محراب مسجد صحیح بقبلہ کرین التصحیح محراب مین اختلاف راے ہوا ـ آپ وہان پہونچگئے اور فرمایا اور ایک کا ہاتھ اُن مین سے کھینچکر فرمایا دیکھو یہ بیت اللہ ہے ـ اُسوقت اختلاف رفع ہوا ؛
پیشوا سہروردیہ وسرمنشار لعل شہبازیہ	حضرت لعل شہباز سندھی نام میر عثمان بن سید حسن کبیر الدین بن سید شمس الدین		۷۲۴ھ ہجری	ملک سندھ مقام سیہوان مشہور مزار ہے	خزینۃ الاصفیا	آپ سادات عظام حسینی ومرید وخلیفہ حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ہوئے ہین چونکہ غلبہ جذبات ومستی تھا پابند شریعت نہین تھے طریقہ ملامتیہ پیش نظر تھا اور آدمیون کی نظر مین بشرب واکل مسکرات مصروف
						رہا کرتے تھے اور آپ کیا خبر بہت نوش فرمایا کرتے تھے اور لباس سُرخ زیب تن رکھتے تھے اور اپنے مرشد سے خطاب لعل شہباز پایا تھا وبسبب ظہور خوارق وکرامات کے ہزار در ہزار مخلوق معتقد ومرید آپ کی تھی بلکہ آپ کے مزار پُرانوار سے اکثر اوقات خوارق ظاہر ہوتے رہتے ہین ونسبت ثانی آپکی سوائے نسبت سہروردیہ کے شیخ جمال مجردی بحضرت امام جعفر صادق پہونچتی ہے ـ میر یحی سرو شاہ عالم مشہور بہ پیر پٹھہ اور خواجہ میر حسین صاحب نزہۃ الارواح آپ کے پیر بھائیون سے ہین ؛
ایضاً	حضرت شیخ فخر الدین ابراہیم عراقی		۸ ذوالقعدہ ۶۸۸ھ ہجری از گلشن فقیری	دمشق پہلوے حضرت محی الدین عربی محلہ صالحیہ	سیر العارفین وتکملہ سیر الاولیا	آپ مرید وخلیفہ اور داماد حضرت شیخ بہاالدین ذکریا اور خواہرزادہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ہوئے ہین مشرب عشق آپ کے حال پر غالب تھا ـ کمالات آپکی تصنیفات سے ظاہر ہین آپ کا مقولہ ہے ؎ ما مہر تو دیدیم ز ذرات
						گذشتیم ؛ از جملہ صفات از پئے آنذات گذشتیم الخ ودیگر ؎ چو راز خویشتن کردند فاش ؛ عراقی را چرا بدنام کردند ؛ بعد وفات حضرت شیخ کے آپ نے ملتان سے عزیمت بیت اللہ کی اور وہان سے روم شہر قونیہ مین گئے ونسخہ لمعات قونیہ مین تصنیف فرمایا اور کتاب فصوص شیخ صدر الدین قونوی سے مطالعہ کی چنانچہ فصوص مین اٹھائیس ۲۸ فص ہین لمعات مین بھی اٹھائیس ۲۸ لمعہ لکھے ہین اور خاوری کہ شارح لمعات ہے اپنی شرح مین لکھتا ہے کہ فخر الدین نے لمعات صحبت شیخ صدر الدین قونوی مین لکھی ہے چنانچہ خاوری شرح مذکور مین لکھتا ہے ؎ چو در سُنبل چرا آہوے تاتار ؛ نسیمش نافہ مشک اور وبار ؛
ایضاً	حضرت صدر الدین احمد معروف میر سید حسین بن سید نجم الدین	کوہ سلیمان جہان افغان رہتے ہین ۶۱۰ھ	۱۶ـ شوال ۷۱۷ھ ہجری	ہرات بیرون مزار خواجہ عبداللہ طیار عمر ۱۰۷ سال	خزینۃ الاصفیا روح الارواح صراط مستقیم گلشن راز	آپ اول دفعہ اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ برسم تجارت ملتان آئے تھے اور حضرت بہاالدین ذکریا سے دولت قدمبوسی حاصل کی تھی اور پھر واپس چلے گئے تھے بعد وفات اپنے والد کے یکبارگی تجرد وتفرید حاصل کی اور

<table dir="rtl">
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقدس صاحبان خاندان مع کنیت و لقب و ولدیت</th><th>تاریخ و سنہ ولادت</th><th>تاریخ و سنہ وفات</th><th>عمر</th><th>مقام مزار [illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ولادت و فضایل و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیرہ</th></tr>
<tr><td colspan="8">جو کچھ اثاث البیت تھا وہ سب کا سب نصیب فقرا کر دیا اور پھر ملتان میں آنکر شرف ارادت حاصل کیا آپ کی تصنیفات منظوم و منثور بہت ہیں و مرغوب و مقبول اہل قلوب نثر میں نزہت الارواح و طرب المجالس اور نظم میں زاد المسافرین و سرنامہ و دیوان کنز الرموز آپ کے شیخ نے بہت تعریف و تحسین آپ کی تصنیفات کی فرمائی ہیں آپ کی زیارت مرقد سے روح کو فرحت پہونچتی ہے بعض کتابوں میں آپ کو مرید رکن الدین ابو الفتح لکھا ہے ؛</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ محمد سیاہ یمنی</td><td>سنہ ۵۷۲ھ</td><td>سنہ ۶۹۲ ہجری</td><td>عمر ۱۲۰ سال</td><td>یمن</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ اعظم خلفائے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے ہوئے ہیں بڑے صاحب کرامات و خوارق عادات تھے چنانچہ شیخ نجیب الدین علی</td></tr>
<tr><td colspan="8">برغش فرماتے ہیں کہ بابا ہمارے حضرت شیخ الشیوخ کے شیخ محمد یمنی اُن کو قرآن شریف سنانے آتے تھے ایک روز آپ نے علی برغش سے فرمایا کہ میاں من و تو حق اُستادی و شاگردی ہوگیا ہے اسلئے اپنا حال کہتا ہوں میں سیاہ شہر یمن کا ہوں و بابا ربانی یہاں آیا ہوا ہوں لیکن شیراز نہیں دیکھا میرے آگے اوصاف مشائخ شیراز کہو میں نے اوصاف مشائخ شیراز کہے آپ کچھ دیر بیہوش ہوگئے بعد کچھ دیر کے ہوش میں آئے اور کہا میں شیراز گیا اور سب کو دیکھا اب تم نام ایک ایک کا کہو تاکہ میں بھی وصف ایک ایک کا بیان کروں چنانچہ میں نے کہا اور آپ نے ہر ایک کا وصف اسطرح بیان کیا کہ گویا اُسیوقت اُنکے پاس سے ہوکر آئے ہیں اور سلوک و حال و لباس اور وضع ہر ایک سے خبر دی۔ بڑا تعجب ہوا اور معتقد اُن کی کرامات کا ہوا ؛</td></tr>
<tr><td>پیشوا سہروردیان</td><td>حضرت شیخ صلاح الدین درویش سیستانی</td><td></td><td>۲۲ صفر سنہ ۷۴۰ ہجری</td><td></td><td>روشن چراغ دہلی قریب مقبرہ حضرت نصیر الدین محمود</td><td>مراۃ الاسرار اخبار الاخیار</td><td>آپ اعظم خلفا حضرت شیخ صدر الدین عارف ابو مغانم ہوئے ہیں۔ ملتان سے دہلی میں آنکر متوطن ہوئے ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جوان گھوڑے خوش شکل اور خوش رفتار پر سوار ہوکر چلا جاتا تھا ناگاہ تازیانہ</td></tr>
<tr><td colspan="8">اُسکو سوار نے مارا کہ اُس ضرب تازیانہ کا نشان صُرین گھوڑے پر ہوگیا آپ نے اُس سوار کو غضب کی نگاہ سے دیکھا اُسیوقت سوار گھوڑے پر سے گر پڑا جب دیکھا گیا تو نشان ضرب اُس تازیانہ کا آپ کے جسم مبارک بھی ظاہر تھا آپ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے ہمعصر اور ہمسایہ تھے ؛</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ رکن الدین کنیت ابو الفتح لقب فضل الله بن حضرت صدر الدین عارف</td><td></td><td>۹ جمادی الاول سنہ ۷۳۵ ہجری</td><td></td><td>ملتان متصل مزار پدر بزرگوار خود</td><td>تذکرۃ الابرار</td><td>آپ خلف الرشید و صاحب سجادہ حضرت صدر الدین عارف ہوئے ہیں و منظور نظر حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی تھے آپ کی طبیعت میں سخاوت و ایثار بہت تھا چنانچہ آپ کو قبلہ حاجات کہا کرتے تھے</td></tr>
<tr><td colspan="8">جب ملتان سے آپ دہلی تشریف لائے خلقت کو بخشش ظاہری و باطنی سے ہر روز عید و ہر شب شب قدر ہوا کرتی تھی سلطان علاء الدین بادشاہ وقت باوجودیکہ آپکا استقبال کرتا تھا اور با اعزاز تمام شہر میں آپ کو لایا کرتا تھا دو لاکھ تنکہ روزانہ ملاقات شکرانہ بھیجتا اور پانچ لکھ رخصتانہ اور یہ سب درویشوں کو ایثار ہو جایا کرتا تھا آپ کو حضرت سلطان المشائخ سے بہت محبت تھی بلکہ نماز جنازہ حضرت سلطان المشائخ آپ ہی نے پڑھائی ہے ؛</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ عثمان سیاح سنامی ولد قاضی وجیہ الدین سنامی</td><td></td><td>۱۰ ذیقعدہ سنہ ۷۳۸ھ یا سنہ ۷۲۸ ہجری</td><td></td><td>دہلی کہنہ</td><td></td><td>آپ خلیفہ حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح ہوئے ہیں آپ ہمراہ اپنے شیخ کے ملتان گئے اور تربیت پائی اور کتاب عوارف پڑھی پھر اجازت لیکر</td></tr>
<tr><td colspan="8">حج بیت الله کو گئے اور سیاحت اختیار کی۔ آپ دوپہر کو وقت عین تمازت آفتاب میں خانہ کعبہ گئے حضرت خضر علیہ السلام نے سایہ آستین خود آپ کے سر پر ڈالکر آپ کے برابر خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے تھے اور اُسوقت خضر علیہ السلام نے لباس مبارک اپنا اُنکو پہنایا اور دستار آپکے سر پر رکھی اور چند روز کے بعد دہلی جانیکو رخصت دی اور فرمایا حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں جانا اور جہاں وہ فرماویں رہنا اور ہمارا اُنکو سلام دینا۔ آپ برخلاف روش سہروردیان ہمیشہ سماع اور وجد میں رہتے ایکروز حسن قوال کہ سر حلقہ سب قوالوں کا تھا آپنے اُنکو بیخود ہوکر کچھ سنانیکو فرمایا حسن نے یہ بیت پڑھی بیت تا ہندوین برآمد صوفی ز اعتقاد ؛ ترسا محمدی شدہ عاشق بجان کہ ہست ؛</td></tr>
</table>

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و خصایل و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ
ایضاً	حضرت حاجی شیخ صدر الدین عرف حاجی چراغ ہند بن شیخ عماد الدین اسمٰعیل سفید		۱۸ ذیقعدہ سنہ ۸۱۵ھ بقول وفیات سنہ ۸۴۷ ہجری	قصبہ ظفرآباد قریب ضلع شہر جونپور	تذکرۃ الابرار مراۃ الاسرار	آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین حضرت شیخ رکن الدین چچا خود کے ہوئے ہین آپکا روضہ حاجت روائے خلق ہے عید قربان کے روز خلقت اس نواح کی جمع ہوکر گرد روضہ کے مثل طواف بیت اللہ پھرتی ہے اور جمیع ارکان حج بجالاتی ہے اکثر خلفاے آپکے ہند مین ہین
ایضاً	حضرت شیخ پیارا			حسام پور قریب بہرائچ	ایضاً	آپ خلیفہ حاجی چراغ ہند ہوئے ہین مرد بابرکت و صاحب کرامت تھے اسیطرح شاہ موسی عاشقان حاجی چراغ کے خلیفہ ہوگذرے ہین، مشہور دن ہین
ایضاً	حضرت شیخ رکن الدین سمرقندی	سمرقند	۱۲ جمادی الثانی سنہ ۸۷۴ ہجری	جونپور اودہ کا مشہور شہر دریا گومتی پر واقع ہے	ایضاً	آپ خلیفہ اعظم و سجادہ نشین حضرت شیخ صدر الدین حاجی چراغ ہند ہوئے ہین اور چونکہ آپکی ولادت سمرقند کی ہے اسلیئے سمرقندی کہلاتے ہین ہزارہا کو ضلالت و جہالت سے بمنزل ہدایت و معرفت پہونچایا تھا۔
ایضاً	حضرت شیخ عماد الدین بن شیخ رکن الدین					آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہوئے ہین بہت ناقصون کو بدرجہ کمال پہونچایا تھا آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ یوسف تھے ٭
پیشوائے سہروردیہ	حضرت شاہ عبد اللہ قریشی		۲۲ صفر سنہ ۹۰۰ھ چند ہجری	دہلی کہنہ بر حوض علائی	اخبار الاخیار تذکرۃ الابرار	آپ اولاد حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا سے ہوئے ہین آپ کی آبا کرام سے ملتان سے دہلی آئے تھے اسوقت مین سلطان بہلول حکمران تھے۔ آپکو اپنی دامادی مین سلطان نے اختیار کیا آپ سالک مجذوب تھے ابتداے سلوک مین ریاضات شاقہ و مجاہدات فوق الطاقت کی نقل ہے کہ ابتدائی سلوک مین آپ کی نماز کمتر ہزار رکعت سے نہین ہوتی تھی اور تلاوت قرآن مین ختم قرآن سے کم نہین مگر فایدہ جو کہ ایک ساعت مین مترتب ہوتا تھا وہ زیادہ اُس عبادت سے تھا ایک روز فرمایا جو متاع گھر مین ہے سب باہر لاکر جلا دو آپکے پسر شاہ احمد خورد سال نے عرض کی ایک ایک اسباب کا باہر لانا دشوار ہے مکان کا مکان جلادیا جاوے کہ اچھی طرح جل جاوے آپکو یہ بات پسند آئی ٭
ایضاً	حضرت شیخ رکن الدین بن شاہ عبد اللہ قریشی		سنہ ۹۵۰ ہجری	بروضہ پدر خویش دہلی مین مدفون ہوئے	رسالہ حبیب	آپ نواسہ سلطان بہلول اولیا ہوئے ہین اور اپنے پدر بزرگوار کے انتقال کے بعد شیخ الاسلام دہلی ہوئے تھے ٭
ایضاً	حضرت شیخ حاجی عبد الوہاب بخاری	سنہ ۸۶۹ھ مادہ خیر اولیا	سنہ ۹۳۲ ہجری مادہ تاریخ شیخ حاجی عمر ۶۳ سال	دہلی کہنہ جوار مقبرہ شاہ عبد اللہ	تذکرۃ الابرار اخبار الاخیار	آپ اولاد حضرت سید جلال بخاری اعظم کے ہین سید الطرفین یعنے حسینی پدر و حسنی مادر اور حضرت جلال بخاری اعظم جد سید جلال الدین بخاری جہانیان جہان گشت تھے حضرت سید جلال بخاری اعظم کے دو فرزند سید احمد و سید محمد تھے حاجی عبد الوہاب اولاد سید احمد سے ہین اور مخدوم جہانیان جلال الدین فرزند سید محمد کے، آپ کے پیر و استاد خسر سید صدر الدین بخاری ہوئے ہین۔ آپ زیارت حرمین الشریفین سے بعہد سلطان سکندر لودھی واپس تشریف لائے تھے اور نسبت طلب ارادت و استرشاد حضرت شاہ عبد اللہ سے ایسی حاصل کی کہ فنا فی الشیخ ہوگئے جیسی کہ حضرت مولانا روم کو حضرت شمس الدین تبریزی کے ساتھ نسبت تھی دوبارہ بھی زیارت حرمین الشریفین کو تشریف لے گئے تھے آپ کی تفسیر ہے کہ اکثر قرآن بلکہ تمام قرآن کو بارجاع نعت و ذکر پیغمبر کیا ہے اور بہت سے دقایق عشق و اسرار محبت اُسمین درج کیے ہین ٭
ایضاً	حضرت شیخ بدھن بن شیخ حاجی عبد الوہاب بخاری	سنہ ۹۲۱ھ	سنہ ۹۴۹ھ مادہ تاریخ شیخنا عمر ۲۸ سال	بروضہ والد خود	تذکرۃ الابرار	آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار ہوئے ہین اور بیعت کبرے اُنسے مشرف تھے چنانچہ بڑا بھائی آپ کا شاہ مرغل آپکو بجاے اپنے والد کے بموضع ...

[illegible]	نام مقدس صاحبان خاندان مع کنیت و لقب و ولدیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ولادت و خصایل و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیرہ
ہم پہنچایا کرتے تھے بعض اشغال و اذکار و خرقہ بزرگان جو آپ کے والد شریف نے انتما بہ شیخ محمد الدین زبیری سپرد کئے تھے وہ بھی آپ کو اونسے پہونچے شیرخان و سلیم خان کو آپ سے خاص اعتقاد تھا ❊						
الیضاً	حضرت شیخ عبد الغفار بن شیخ مذکور	سنہ ۹۴۷ھ مادہ تاریخ شیخ زکی	سنہ ۱۰۱۱ ہجری عمر ۶۴ سال	آگرہ	الیضاً	آپ خلف الرشید و خلیفہ و جانشین اپنے والد بزرگوار ہوئے ہین آپنے خواب مین حاجی عبد الوہاب کو فرماتے سُنا کر اے فرزند اس شب برات کو ہرچند جستجو کی مگر تمھارا برات رزق نہین پایا چنانچہ اوسی سال آپ کی رحلت ہوگئی ❊
الیضاً	حضرت میران سید احمد بن شیخ عبد الغفار	سنہ ۹۷۰ھ شیخ زادہ اولیا	۱۸ رمضان سنہ ۱۰۲۱ھ	آگرہ پہلو والد خود	الیضاً	آپ فرزند دلبند و خلیفہ سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار ہوئے ہین آپکو سلسلہ قادریہ مین سے حضرت شاہ ہاشم سے خلافت حاصل تھی تواضع و انکسار و رضا و تسلیم و تحمل و گرانباری آپ پر ختم تھی ❊
الیضاً	حضرت شیخ سلیم بن میران سید احمد	۱۴ شعبان سنہ ۹۹۱ھ مادہ تاریخ خیر الحنفیا			״	آپ فرزند ارجمند و خلیفہ سجادہ نشین اپنے والد ماجد کے ہوئے ہین دل بریان و چشم گریان رکھتے تھے اور قادریہ مین حضرت شاہ ہاشم سے یہی خلافت حاصل کی تھی ❊
پیشوا سہروردیہ	حضرت قاضی حمید الدین ناگوری		۱ ربیع الثانی یا ۹ رمضان یا ۱۹ صفر سنہ ۶۴۲ھ یا سنہ ۶۷۳ھ	دہلی کہنہ پائین مزار خواجہ قطب صاحب بر چبوترہ		آپ نے خرقہ خلافت حضرت شہاب الدین سہروردی سے حاصل کیا تھا اور اُسکے بعد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے خرقہ خلافت پہنا اور عمر بھر خواجہ صاحب کے حضور رہے مفصل حال اُنکا جلد دویم خاندان چشت مین درج ہے وہان سے ملاحظہ کرو ❊
״	حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی لقب شرف الدین تخلص سعدی بن عبد اللہ	سنہ ۵۷۱ھ	۵ شوال المکرم سنہ ۶۹۱ ہجری عمر ۱۲۰ سال	شیراز	مراۃ الاسرار و اخبار الاخیار ملفوظات شاہ عبد العزیز	آپنے ابتدا مین مدرسہ نظامیہ بغداد مین ابو الفرج بن جوزی سے تحصیل علم ظاہری بیس برس تک کی اور بیس ہی برس سیاحت فرمائی۔ آپنے اکثر صوفیہ سے ملے پیادہ پاچل کر آپ نے بار ہا حج کیا حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے مرید سعید تھے چنانچہ خود فرماتے ہین ❊ ؎ مرا پیر دانائے مرشد شہاب ❊ دو اندرز فرمود

برروے آب ❊ یکے آنکہ برخویش خود بین مباش ❊ دویم آنکہ برغیر بدبین مباش ❊ حضرت شیخ نصیر الدین محمود فرماتے ہین کہ امیر خسرو و امیر حسن نے بہت چاہا کہ حضرت شیخ سعدیؒ کے طرز پر سخن کہین لیکن میسر نہین ہوا نقل ہے ایک شخص مشایخون سے آپ کا منکر تھا اوس نے خواب مین دیکھا کہ دروازہ آسمانون کے کھولین ہین اور ملایک باطبق ہاے نور نازل ہوتے ہین پوچھا یہ کیا ہے کہا واسطے سعدی شیرازیؒ کے یہ نعمت ہے کہ اُنھون نے ایک بیت کہی تھی جو مقبول حضرت سبحانہ تعالیٰ ہوئی اور وہ بیت یہ ہے ؎ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ❊ ہر ورق دفتریست معرفت کردگار ❊ آپ کا زمانہ پیری مین حضرت امیر خسرو سے ملاقات کرنا اور حضرت سلطان المشایخ کی کرامتین جو حضرت شیخ سعدی اور امیر خسرو کے ساتھ دہلی مین ایکبار کھانیکے بارے مین واقع ہوئی تھی اور پھر سلطان خلجی کا سعدی کو شیراز سے بلانا اور اُن کا نہ آنا اور یہ جواب دینا کہ میرے بلانے سے جو آپ کا مقصد ہے وہ خسرو سے حاصل ہے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نے اپنے

نمبر [illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب وولدیت	[illegible]	تاریخ وفات	عمر	مقام مزار	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وخصایل وشمایل و خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفواید وغیرہ
ملفوظات مین ذکر کیا ہے مفصل حال دیکھنا ہو تو وہانسے ملاخطہ کیجے ÷							
ایضًا	حضرت سید نورالدین مبارک غزنوی		۱۳ ربیع الثانی سنہ ۶۳۲ھ بقولے سنہ ۶۶۲ ہجری		دہلی کہنہ بطرف مشرق حوض شمسی	ایضًا ورسالہ جیب	آپ خلیفہ وپرورش یافتہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ہوئے ہین حضرت سلطان شمس الدین التمش کے وقت آپکو میر دہلی کہتے تھے آپ کی دعا سے باران ناگہان برسنے لگا تھا لیکن حضرت شیخ نصیرالدین محمود نے فرمایا ہے کہ آپ کو نعمت شیخ اجل سے پہونچی تھی ÷
ایضًا	حضرت حاجی مولٰنا مجدالدین		۱۲ ذالحجہ سنہ ۶۴۰ ہجری		دہلی کہنہ جوار خواجہ قطب	رسالہ جیب اخبار الاخیار	آپ مرید وخلیفہ حضرت شہاب الدین سہروردی بڑے بزرگ ہوئے ہین باران حج کئے تھے انجام کار دہلی مین سلطان شمس الدین التمش نے آپ کو صدر ولایت کیا دو سال تک ضبط مہمات منصب مذکور بڑی خوبی کے ساتھ کرکے دستکش ہوئے ایام تشریق کہ ایام اکل وشرب ایام ضیافت اللہ ہے خلق اس دیار کی شہر کے باہر جاتی ہے اور بمقام خواجہ مذکور جمع ہوتی ہے اور اس اجتماع کو ختم مولٰنا مجد وحاجی کے نام سے کہتے ہین ÷
ایضًا	حضرت شیخ نجیب الدین علی بن برغش شیرازی	شیراز	ماہ شعبان سنہ ۶۷۸ ہجری		بغداد	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ہوئے ہین - آپکے والد شریف ابنائے تجار واغنیاء کبار سے تھے وباجازت پیر خود شیراز مین آنکر متاہل ہوئے اور خانقاہ بنائی آپ بڑے عالم وسرچشمہ علوم معارف ہوئے ہین اور سخنان لطیف ورسالہائے شریف رکھتے ہین اور ترجمہ عوارف آپنے کیا ہے آپ کے سلسلہ مین کئی شاہباز ہوئے ہین جنکا ذکر اس خلاصہ مین گنجایش نہین رکھتا ÷
ایضًا	حضرت شیخ ظہیرالدین عبدالرحمٰن بن شیخ نجیب الدین علی برغش		ماہ رمضان سنہ ۷۱۶ھ			مراۃ الاسرار بحوالہ نفحات الانس خزینۃ الاصفیا	آپ خلف الصدق وخلیفہ برحق پدر بزرگوار خود کے ہوئے ہین صاحب نفحات الانس لکھتے ہین کہ جبوقت آپ کی والدہ صاحبہ حاملہ ہوئین شیخ شہاب الدین سہروردی نے آپ کے لئے پارہ خرقہ خود سے بھیجا کہ جب وہ تولد ہون تو اُن کو پہناوین اول خرقہ پہننے کی رسم آپ ہی سے جاری ہوئی آپ کی تصنیفات بہت ہین منجملہ اون کے ترجمہ عوارف اور شیخ نورالدین عبدالصمد نطیری بھی مرید آپ کے ہین - مولف کا قیاس ہے کہ شاید ترجمہ عوارف آپ کے والد نے شروع کیا اور ختم آپ سے ہوا اسلئے دونو جگہ لکھا گیا ہے ÷
پیشوا سہروردیان	حضرت شیخ ابوالقاسم جلال الدین تبریزی		۵ شوال سنہ ۶۴۲ھ یا ۲۷ رجب سنہ ۶۶۲ھ			مراۃ الاسرار سیرالعارفین	آپ مرید شیخ ابوسعید تبریزی ہوئے تھے اُن کی وفات کے بعد خدمت مین حضرت شیخ شہاب الدین سات برس تک قیام رکھا اور داد خدمت دی ہر سال ہمراہ شیخ حج کو جاتے شیخ کو بسبب ضعیفی پیری راہ کعبۃ اللہ مین توشہ سرد وخشک مثل کلچہ وغیرہ کے خوش نہین آتے تھے اسلئے آپ کی عادت تھی کہ انگیٹھی مین آگ سُلگا کر اور دیگچی اُسپر رکھکر سر پر لئے پہرتے تھے کہ جبوقت مرشد کھانا مانگین گرم کھانا حاضر کرون جب دہلی تشریف لائے شیخ نجم الدین صغریٰ شیخ الاسلام نے کسی امر مین آپ کو مہتم کیا آپ بنگالہ کی طرف چلے گئے ایک روز بمقام بداون کنارہ پانی کے بیٹھے تھے دفعتًا اُٹھ کہڑے ہوئے وضو کیا اور حاضرین سے فرمایا کہ آؤ شیخ الاسلام کے جنازہ کی نماز پڑہین اس گہڑی اُسنے انتقال کیا ہے بعد نماز فرمایا کہ شیخ الاسلام نے مجھے دہلی سے نکلوایا میرے شیخ نے اُسکو جہانسے نکالا قصہ شیخ نجم الدین صغریٰ کا جسنے مطربہ سے اتہام زنا نسبت آپ کے لگانا چاہا تھا مطولات سے دریافت کرین ÷
ایضًا	حضرت شیخ قطب الدین ابہری		۱۱ ذیقعدہ سنہ ۶۷۷ ہجری		کوہ تبت ہفتم	مراۃ الاسرار گلشن فقیری	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردی کے ہوئے ہین اور سلسلہ شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی کا آپ کے ساتھ منتہی ہوتا ہے ÷
״	حضرت شیخ رکن الدین سجاسی پانچالی		۹ جمادی الاول سنہ ۶۷۵ھ		بغداد	مراۃ الاسرار	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ قطب الدین ابہری کے ہوئے ہین ÷

[illegible]	نام حضرات صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب وولدیت	مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ولادت وخصایل وشمایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوایدہ وغیرہ
ایضاً	حضرت شیخ اوحد الدین کرمانی		۲۲ ذیقعدہ سنہ ۶۳۵ھ	بغداد یا ملتان	مراۃ الاسرار	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ رکن الدین سنجاسی کے ہوئے ہین بیباکان روزگار ونادران محرم اسرار سلسلہ سہروردیہ سے تھے اور ایک خرقہ حضرت خواجہ معین الدین سجزی سے بھی حاصل کیا تھا آپ کا مقولہ ہے نزدیک اہل تحقیق وتوحید کے کامل وہ شخص ہوتا ہے کہ جمال مطلق حق تعالے مظاہر حسی مین مشاہدہ کرے جیسا کہ مشاہدہ کرتے ہین مظاہر روحانی مین یعنے مطلق کو مقید نہین پاتے ہین اور وحدت کو کثرت مین مشاہدہ کرتے ہین ۔
ایضاً	حضرت شیخ جمال الدین خندان		سنہ ۶۷۶ ہجری	اوچ ضلع ملتان مین مشہور قصبہ ہے	مراۃ الاسرار خزینۃ الاصفیا	آپ خلفاے راشدین حضرت شیخ صدر الدین عارف ہوئے ہین حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا نے قبل از وفات خود اپنے فرزند صدر الدین عارف کو آپکے بارہ مین وصیت کی تھی کہ اوچ مین ایک درویش بڑا صاحب استعداد ہے اور اب تک اسنے کسی کے ساتھ پیوند مریدی نہین کیا ہے اسکو ہمارے خانوادہ سے کامل نصیب ہے وہ تمھارے پاس آویگا اور وہ جذبہ حق مین مجذوب ہوگا جب تمھارے پاس آوے تو اول روز اپنے پاس نہ آنے دینا اور چالیس روز خلوت مین بٹھا کر تلاوت قرآن کا ذکر کرنا تاکہ غلبہ جذبہ سے شعور وافاقہ مین آجاوے اسکے بعد مرید کرنا اور کمال کو پہونچانا اور جو ملبوس میرا ہے اسمین سے نصف سواے خرقہ شیخ الشیوخ شہاب الدین کے دیدینا اور کہنا النصف لی والنصف لک چنانچہ ایسا ہی بعد مین ہوا
ایضاً	حضرت شیخ حسام الدین بداونی		سنہ ۶۸۷ ہجری	بداون روہیلکھنڈ مین مشہور شہر ضلع کا مقام ہے	ایضاً	آپ خلفاے حضرت شیخ صدر الدین سے ہین آپکو قاضی جمال بھی کہتے ہین آپ کے دل مین ایک روز گذرا اگر شیخ میرے ایک گز زمین قبر کے لئے اندرون روضہ حضرت بہاء الحق عطا فرماوین تو کیا ہی اچھا ہووے آپ نے اُنکے خطرہ سے آگاہ ہوکر فرمایا کہ مجھے دینے زمین سے کچھ عذر نہین لیکن تمھاری قبر بداؤن مین ہوگی آنحضرت صلعم نے وہان تجویز فرمائی ہے ۔ جب آپ بداؤن تشریف لے گئے تو آپ نے آنحضرت صلعم کو خواب مین دیکھا کہ ایک جگہ وضو کررہے ہین علے الصباح اُسجگہ جاکر دیکھا تو فی الحقیقت زمین تر پائی اور اُسجگہ نشان قایم کرکے حاضرین کو فرمایا کہ جب مین انتقال کرون تو مجھے اسجگہ دفن کرنا ۔
ایضاً	حضرت شیخ احمد معشوق نام احمد بن محمد قندھاری	قندھار	سنہ ۷۲۳ ہجری	ملتان	خزینۃ الاصفیا مراۃ الاسرار	آپ اعظم خلفاے شیخ صدر الدین عارف ہوئے ہین باشندہ قندھار کے تھے آپ سوداگری ابتدا مین کیا کرتے تھے اور مدام الخمر رہتے تھے۔ تجارت کے لئے اتفاقاً ملتان مین آئے اتفاقاً دوکان سر بازار ملتان کے اتفاق حسنہ سے حضرت شیخ کا گذر اُسطرف سے ہوا اور نظر فیض اثر آپ پر پڑی ۔ موسم گرمی کا تھا شیخ کے روبرو شربت پیش کیا آپ نے نوش فرمایا اور تھوڑا شربت آپ کو پینے کو دیا شربت پینے کے ساتھ ہی باطن روشن ہوگیا اور بشرف بیعت مشرف ہوئے تمام نقد وجنس کو ایثار درویشان خانقاہ کردیا تجرید وتفرید کا راستہ لیا یہانتک کہ سات سال تک ایک پارچہ تہبند مین زندگی بسر کی ایک روز آپ غسل کررہے تھے جناب الٰہی مین ہاتھ مناجات کو اُٹھا کر عرض کی کہ الٰہی جب تک قرب ومرتبہ اپنے سے کہ مجھے تیری جناب سے ہے آگاہ نہ ہون قدم پانی سے نہ اُٹھاؤنگا۔ ندا پہونچی کہ تیرا مرتبہ ہماری درگاہ مین ایسا ہے کہ بہت خلقت گناہ گار تیرے وسیلہ جمیلہ سے روز محشر مین آتش دوزخ سے آزاد کرونگا اور بہشت مین پہونچاؤنگا۔ آپ نے عرض کی مین اسپر اکتفا نہین کرتا زیادہ رحمت کا اُمیدوار ہون فرمان پہونچا تم کو محبوب ومعشوق اپنا کیا تاکہ طالبان کو ہمارا عاشق بناؤ۔ اس روز سے احمد معشوق مشہور ہوئے ۔
ریز	حضرت خواجہ کرک اللہ ولی سہروردی		سنہ ۷۶۲ ہجری بقول وفیات ۱۳ رجب [illegible]	کڑہ مانکپور	خزینۃ الاصفیا	کاملین وقت وعقلاے مجانین سے تھے ارادت آپکی حضرت شیخ اسمعیل قریشی برادر زادہ حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا سے تھے اور خواجہ اسمعیل کو ارادت اپنے عم بزرگوار سے بعد حصول ارادت قصبہ کڑہ مانکپور اقامت فرمائی نظر خلق مین ہر وقت شراب پیا کرتے تھے ومعاصر حضرت سلطان المشایخ تھے ۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات و عمر	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و خصایل و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیرہ
ایضاً	حضرت شیخ حمید الدین کنیت ابو الحاکم ملقب سلطان التارکین قریشی الہنکاری	۱۲ ربیع الاول سنہ ۵۷۰ھ	۲۲ ربیع الاول سنہ ۷۳۷ ہجری عمر ۱۶۷	سوموضع ہی ضلع ملتان مین	خزینۃ الاصفیا بحوالہ رسالہ حمیدیہ شیخ شہر اللہ	آپ خلفائے کبار حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی سے ہوئے ہین نسب آبائی آپ کا بحضرت ابو صفیان حارث اصحاب آنحضرت صلعم سے پہونچتا ہے۔ آپ کے جد امجد سلطان قطب الدین بادشاہ دیار کیچ مقران تھے آپ نے بھی بیس سال بکمال عدل و انصاف بادشاہی کی آخر کار ترک سلطنت کرکے بجائے خود سلطان ابو البقا برادرزادہ خود کو تخت سلطنت پر قایم کرکے بحالت توکل و تجرید روانہ سمت لاہور ہوئے اور لاہور مین پہونچکر بخدمت سید احمد تختہ ترمذی جد مادری خود حاضر ہوکر مرید ہوئے اور خرقہ خلافت سے شرف پایا سید احمد نے وقت وفات فرمایا کہ اے پسر بقیہ نصیب تیرا ایک عزیز کے پاس ہے کہ خاندان مین سہروردی سے ہے پس آپ بعد وفات اُن کے بغداد مین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی خدمت مین آئے اور اُن سے بشارت پائی کہ نصیب تمھارا شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی سے ہے۔ **نقل** ہے آپ کی خدمت مین ایک درویش آیا اُسوقت آپ کی ایک خادم کو سگ دیوانہ نے کاٹا ہوا تھا اور جان سے تنگ تھا شیخ اُسکی تیمارداری مین مصروف تھے اُس درویش کے دل مین گذرا کہ تعجب ہے شیخ حمید الدین ایسا کامل شخص ہووے اور اُسکا مرید سگ دیوانہ کے گزند سے قریب المرگ۔ آپ خطرہ درویش سے واقف ہوئے اور اُسیوقت خادم سگ گزیدہ کو فرمایا کہ جسجگہ سگ دیوانہ نے تجھے کاٹا ہے وہان اپنا تھوک یعنے لعاب دہن لگادے کہ شفا ہو جاوے گی اور خدا تعالے سے مین نے چاہا ہے کہ تو اور اولاد تیری روز قیامت تک جسجگہ آب دہن خود زخم سگ دیوانہ پر لگاویگی مریض انشاء اللہ شفا پاویگا چنانچہ بموجب فرمودہ شیخ کے وہ مریض اچھا ہو گیا بعد اُسکے اولاد اُسکی مین یہ فیض قایم رہا۔ **نقل** ہے ایک جذامی باستدعاء دعاء شفا حاضر آیا اُسوقت حضرت صدر الدین راجو قتال اوچی تشریف رکھتے تھے شیخ نے اُنسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ مجھے ایک تعویذ سید احمد تختہ ترمذی نے لاہوری سے پہونچا ہے کہ واسطے شفا بیماران جذام کسیر کیتا ہے اور مین آپکو اور آپکی اولاد کو بے نصاب وزکات بخشتا ہون پس اس بیمار کو بھی لکھکر دو چنانچہ لکھکر دیا گیا فی الحال بیمار شفایاب ہوا۔ تعویذ مکرم کتاب حمیدیہ مین حسب ذیل مندرج ہے +
پیشوار سہروردیان	حضرت شیخ علاو الدین ملتانی مخاطب بہ محبوب اللہ		سنہ ۷۴۴ ہجری	ملتان یا اوچ	خزینۃ الاصفیا	آپ اعظم خلفاء حضرت شیخ صدر الدین عارف ہوئے ہین اور پیر سے خطاب محبوب اللہ پایا تھا آپ کو حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان سے رابطہ اتحاد و محبت کمال تھا +
"	حضرت سید میر ماہ بن سید نظام الدین		سنہ ۷۷۲ ہجری	بہرائچ	خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت	آپ نے حضرت میر علاو الدین جاوری سے کہ خلفاء کاملین حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین و ہمعصر حضرت شیخ نظام الدین سلطان المشایخ تھے خرقہ خلافت حاصل کیا تھا اور نیز حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی حسنی سے فیض کامل حاصل کیا تھا۔ **نقل** ہے کہ آپ کے صاحبزادہ سید تاج ماہ ولی کامل تھے سید تاج ماہ نے کمال بلند ہمتی سے بیماری باپ کو اپنے اوپر لیا اور فداے باپ کیا۔ میر ماہ نے صحت پاکر ایک رات خاطر مین گذرا کہ آیا سید تاج میرے پسر نے بعد وفات کیا حال گذرا اتفاقاً اُسی رات کو ایک مجاور قبر سید تاج پر سوتا تھا کہ یہ بیت اوپر کف دست مجاور مذکور بخط سبز لکھی ہوئی ظاہر ہوئی اور جب تک وہ زندہ رہا زایل نہین ہوئی **شعر** بگواے مرغ زیرک حمد مولی + کہ جان تاج ماہ بر عرش بردند + اور حضرت میر ماہ با شیخ جمال شیخ نظام الدین ابو المویدکہ قصبہ کول مین آسودہ ہین صحبت و محبت تمام رکھتے تھے اور عمر دراز آپ کی تھی +
"	حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت	ماہ شعبان بروز شب برات	۱۰ ذی الحجہ روز عید الضحی سنہ ۷۸۵ھ	اوچ	خزینۃ الاصفیا اخبار الاولیا	آپ کا ذکر خیر سلسلہ چشتیہ نظامیہ مین بباعث اخذ خرقہ خلافت حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی سے پانچویں درج ہو چکا ہے اور یہ بھی لکھا

یا حافظ	یا حفیظ	یا حافظ
۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب وولایت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وخصایل وشمایل وخرق عادات وکرامات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ
״		سنہ ۸۰۷ھ	عمر ۸۰ سال بآخر عہد سلطان فیروزشاہ بادشاہ		تتمہ سیر الاولیا بحوالہ خزانہ جلالی	گیا ہے کہ آپ ماذون ومجاز ہر چہار دہ خانوادہ کے ہین اور چونکہ آپنے ایام طفولیت مین شیخ جمال خندان سہروردی سے ارادت حاصل کی تھی اور پھر شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی سے خرقہ خلافت پایا تھا

اسلئے یہان بھی ذکر کرنا ضروری معلوم ہوا **نقل** ہے ایک وقت شب عید کو حضرت مخدوم بروضہ عالیہ شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی تشریف لے گئے اور درخواست عطائے عیدی کی آواز آئی کہ عیدی تمہاری یہ ہے کہ حق تعالے نے تمکو خطاب مخدوم جہانیان سے مخاطب کیا ہے۔ ایک روز آپ جدہ شریف مین بنا بر زیارت ام الخلایق بی بی حوا علیہا السلام تشریف لے گئے قضارا اسی روز ایک تابوت زیر مزار موصوف دفن کرنے کو لائے آپنے پوچھا یہ تابوت کس کا ہے لوگون نے کہا شیخ بدرالدین یمنی کا جو تیس برس تک مجاور مکہ رہے اور تلاوت قرآن مین یکایک جان بحق ہوگئی۔ آپ تھوڑی دیر سر بجیب تفکر رہے گئے اور فرمایا کہ اس بزرگ کو دفن نہ کرو شاید کہ ابھی زندہ ہو پس تابوت کو شہر مین لائے اور ایک مسجد کنارہ دریا کے اُن کی نعش کو تابوت سے باہر ایک بوریا مسجد پر رکھدیا آپ نے فرمایا تمام آدمی مسجد سے باہر ہو جاوین اور دروازہ مسجد کا اچھی طرح بندکر دیوین بعد اسکے آپ نے دوگانہ نماز ادا کیا اور کچھ دیر تلاوت قرآن مین مشغول رہے جب یہ آیت یُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ پہونچی شیخ بدرالدین حرکت مین آئے اور اُٹھے اور دست مبارک حضرت مخدوم چومین اور سر قدمون مین رکھا۔ آپ نے لباس خاص انکو عطا فرمایا اور دروازہ مسجد کھولا اور بانگ نماز عصر کہی اور بامامت شیخ بدرالدین نماز ادا کی اس کرامت کو دیکھکر خلق کثیر فیض یاب ارادت ہوئی پس وہان سے مدینہ منورہ تشریف لیجا کر باواز بلند السلام علیکم یا جدی امجدی کہا۔ روضہ منورہ سے جواب آیا وعلیک السلام یا ولدی قرۃ عینی تکملہ سیر الاولیا مین بحوالہ خزانہ جلالی لکھا ہے مولانا شیخ قوام الدین بن ظہیر الدین نے سوال کیا کہ جسوقت کسی مرید کا شیخ نقل کر جاوے تو اُسکے مرید کو کسی دیگر شیخ کامل سے تربیت لینی چاہیئے یا نہ جواب بہ دستخط مبارک خود آپ نے قلمی فرمایا کہ کتاب تحفۃ البراۃ اور کتاب سلوک مین لکھتے ہین کہ دوسرے شخص سے ملنا چاہیئے تاکہ اُس سے تکمیل کرے اور کوشش اُسکی باطل وضائع نہ ہو جاوے نیز تحفہ مذکور مین لکھا ہے کہ جسقدر مشایخ زیادہ ہون درمیان اُسکے اور آنحضرت صلعم کے طریقہ روشن تر ہووے چنانچہ شمع وچراغ جسجگہ زیادہ ہو وہان روشنائی بھی زیادہ ہوتی ہے ؎

.	حضرت سید علیم الدین پالنپوری		سنہ ۸۰۹ ہجری	پلاؤن صوبہ گجرات واقع جنوبی ہند	خزینۃ الاصفیا	آپ خلفاے اکمل حضرت مخدوم جہانیان سے ہوئے ہین اور حضرت مخدوم شیخ راجگری سے فیض صحبت حاصل کیا تھا آپ اصل مین سادات ترمذی سے ہین میر سید کمال ترمذی زمانہ سلطان علاؤالدین خلجی

ہندوستان مین آکر قصبہ کیتھل مین متوطن ہوئے اُن کا ایک فرزند یعنے جد کلان آپ کے نے کیتھل سے قنوج مین جاکر سکونت اختیار کی اور آپ بشارت مخدوم اخی جمشید راجگری جونپور مین جاکر نوکر سلطان ابراہیم ہوئے و پتہ پلاؤن جاگیر پایا اور وہین رہے آپ ہمعصر سید اشرف جہانگیر ہین اور آپ سے اُن کی بہت محبت تھی اور سال وفات ہر دو بزرگ کا بھی ایک ہی ہے ؎

״	حضرت شیخ کبیر الدین اسمعیل		سنہ ۸۲۵ ہجری	اوچ	روضۃ الاصفیا	آپ مرید وخلیفہ ونبیرہ حضرت مخدوم جہانیان ہوئے ہین اور بعد وفات

حضرت مخدوم موصوف کے حضرت سید صدرالدین راجو قتال کیخدمت مین حاضر ہو کر کار اپنا تکمیل کو پہونچایا۔ آپ کی عادت تھی کہ آدھی رات کے وقت بزیارت مزار پُر انوار مخدوم جہانیان جاتے اور بانگشت شہادت قفل دروازہ روضہ معلی کھولکر اور اندر روضہ جاکر نماز تہجد اور ختم کلام اللہ کرتے اور جب باہر آتے تو پھر باشارہ انگشت شہادت قفل بندکر دیتے تھے ؎

״	حضرت سید کبیر الدین حسن بخاری		بسنہ ۸۹۶ ہجری	اوچ	خزینۃ الاصفیا بحوالہ اخبار الاخیار	آپ سادات عظام بخاری سے ہوئے ہین اور زیادہ تر آپنے خاندان مخدوم جہانیان سے فیض پایا ہے اور کمالات کو نہایت مین میر ربع مسکون

جدول چہارم

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانواده مع کنیت و لقب و ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و خصایل و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فواید وغیره

سے فارغ ہوکر آخر کار اوچ مین آنکر سکونت اختیار کی اور وہین رہنمائے خلق ہوکر وفات پائی۔ اشہر خوارق آپکا یہ تھا کہ جو کوئی کسی مذہب کا آپ کے پاس آتا فی الحال تائب ہوجاتا اور بے اختیار ہوکر تصدیق اسلام کرتا اور توبہ تائب ہوکر دین اسلام قبول کرتا اور یہی آپ کی اولاد مین بھی رہا ہے۔

،،	حضرت سید عثمان المشہور شاہ جھولہ بخاری لاہوری		۸ ربیع الاول سنہ ۹۱۲ ہجری	اندرون قلعہ لاہو تتفاہ مین ہے	خزینۃ الاصفیا	آپ کی نسبت آبائی بچند واسطہ درمیانی بحضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان پہونچتی ہی۔ باعث وجہ تسمیہ شاہ جھولا یہ ہوئی ہو کہ جب آپ

بسواری شتر اوچ سے راہی لاہور ہوئے شتر کو تیز چلایا بازوے مبارک حرکت کرنے لگی اس حالت مین خود اپنے بازو سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ایسی حرکت کیون ہو کیا جھولا یعنے رعشہ ہوگیا ہی پس اس روز سے آپکے بازون کو رعشہ ہوگیا کہ زندگی تک قایم رہا اور جھولا بزبان پنجابی رعشہ کو کہتے ہین۔

پیشوائے سہروردیان و سرمنشاء سدا سہاگ	حضرت شاہ موسیٰ لقب سدا سہاگ احمدآبادی		سنہ ۸۵۳ ہجری	احمدآباد و گجرات	مناقب فریدی شواہد نظامی	آپ مرید و خلیفہ شاہ سکندر بودلہ کے ہوئے ہین اور وہ مرید شاہ جیو لعل قلندر اور وہ شاہ جمال مجرد کے اور وہ شیخ ابراہیم گرم سیل کے اور وہ مرید ضیاء الدین سہروردی کے ہوئے ہین۔

بعد آپ کے مشائخین احمدآباد نے سید عماد الدین آپکے مرید کو سجادہ نشین بنایا اور سرخ پارچہ کی اوڑھنی دی۔ زنانہ لباس اختیار کرنے اور سدا سہاگ کہلانے کی توجیہ اسطرح پر ہی کتاب شواہد نظامی مین لکھا ہے ایک دن آپ حضرت محبوب الٰہی سلطان المشائخ کے مزار شریف کی زیارت کو آئے اتفاقاً اسوقت کچھ گانے والی عورتین بھی کسی منت کے پورا ہونے کی نذر مین مع باجہ وغیرہ کے گا نا گا رہی تھین۔ چونکہ آپ نہایت متقی و پرہیزگار پابند شریعت تھے ان عورتون کا یہ فعل برا معلوم ہوا اور ساتھ ہی اسکے آپکے دل مین یہ بھی خطرہ گذرا کہ شاید محبوب الٰہی کو بھی یہ فعل پسند ہے جو ایسے لوگ انکے مزار پر آنکر ایسی حرکتین ناشایستہ کرتے ہین اگر آپ کو پسند نہوتا تو ہرگز یہ نہ آسکتے تھے اور نہ ایسی حرکت کرتے گویا اس خطرہ سے ایک نوع کا سوء ظن حضرت محبوب الٰہی کی طرف سے آپکے دلمین پیدا ہوا اسکے کچھ عرصہ کے بعد آپ حج کو تشریف لے گئے وہانسے فارغ ہوکر مدینہ منورہ کو قصد کیا تو آپکو خواب مین کسی شخص بزرگ صورت نے مدینہ جانے سے منع کیا مگر آپ وسوسہ شیطانی سمجھکر چل پڑے پھر شب کو اسی طرحسے مدینہ شریف کے جانے سے روکا اور اس بزرگ نے کہا کہ اگر تو مدینہ شریف جائیگا تو تیرا ایمان سلب ہوجائیگا اسوقت یہ بہت حیران ہوئے اور قافلہ مین ایک بزرگ تھے ان سے رجوع کی ان بزرگ نے مراقبہ کرکے روح آنحضرت صلعم سے آپکی بابت استفسار کیا۔ جواب ملا کہ اس شخص نے ہمارا کچھ قصور نہین کیا مگر ہندوستان مین جو ہماری امت کے اولیاء اللہ ہین انمین سے شیخ نظام الدین مشہور محبوب الٰہی کی روح کسیوجہ سے اس شخص سے ناراض ہی اسلئے ہم نہین چاہتے کہ جو شخص ہمارے اولیاء اللہ مین سے کسیکا معتوب و مغضوب ہووے وہ ہمارے مزار پر حاضر آوے اس سے کہو کہ انسے اپنا قصور معاف کراوے۔ ان بزرگ نے یہ سب قصہ حضرت شاہ موسیٰ سے ازروے کشف بیان کیا وہ بہت حیران ہوئے کہ حضرت محبوب الٰہی کی روح مجھسے کیون ناراض ہے۔ غرض بعد تامل بسیار واقعہ مذکور یاد آیا اور انھون نے ان بزرگ سے سارا ماجرہ من و عن بیان کیا ان بزرگ نے فرمایا میری راے یہ ہی کہ تم فوراً ہندوستان کو واپس جاؤ اور جس فعل کے اعتراض کیوجہ سے تم پر ناراضی ہوئی ہی وہ فعل تم خود حضرت محبوب الٰہی کے مزار پر جاکر کرو غرضیکہ آپ شاہ موسیٰ بموجب ہدایت ان بزرگ کے ہندوستان کو واپس آئے اور چار ابرو یعنی ڈاڑھی و مونچھین صفا کراکے زنانہ لباس پہنکر گلے مین ڈھولکی ڈالکر گاتے ہوئے حضرت محبوب الٰہی کے مزار پر چار و نطرف طواف کرنا شروع کیا اثناء طواف مین بیہوش ہوکر گر پڑے اور حضرت محبوب الٰہی کے الطاف کریمانہ سے قلب کے پردے کھل گئے اور اس فعل کی بدولت مقبول و خاصان خدا سے ہوئے جب ہوش مین آئے تو لوگون نے زنانہ لباس ترک کرنے کے واسطے کہا آپ نے فرمایا اب مین اس وضع اور لباس کو ترک نہین کرونگا کیونکہ جو کچھ مجکو ملا ہے اسیکی بدولت ملا ہی اور جب ہی سے آپ سرمنشاء فرقہ سدا سہاگ سہروردیہ قرار دیئے گئے **شعر** بے عنایات حق و خاصان حق ✤ گر ملک باشد سیہ ہستش ورق ✤

،،	حضرت شیخ عبد الجلیل مشہور		یکم رجب سنہ ۹۱۰ ھ	لاہور	تذکرۃ العابدین	آپ کا شجرہ نسب بچہار واسطہ درمیانی حضرت شیخ حمید الدین الحاکم

[illegible]	اسمائے مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت لقب و ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وولادت وخصائل وشمائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ
پیشوائے سہروردیان	قطب عالم جوہر منگی قریشی حاذق بنکاری لاہوری بن ابو الفتح		مادہ تاریخ لفظ شیخ	لاہور	حدیقۃ الاولیا تذکرہ جلیلیہ	بادشاہ و بہج مقربان پہونچتا ہے آپ نے اول بیعت اپنے والد بزرگوار ابو الفتح بن عبد العزیز کی خدمت مین کر کے خرقہ خلافت پایا اور دور دراز ملکون مین سیر کی اور صدہا بزرگون سے فیض حاصل کیا آخر لاہور مین آنکر سکونت اختیار کی شیخ ابا بکر صاحب تذکرہ جلیلیہ نے آپ کے احوال مین ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ عین مجلس مین ایک روز جبکہ خلفائے کرام حاضر تھے دفعتًا آپ کی حالت بدلگئی اور سر سجدہ مین رکھکر جان عزیز کو جان آفرین کے سپرد کیا غسل کے وقت سلطان سکندر لودھی بادشاہ وقت حاضر تھے غسل کے بعد آپکی زبان سے تین دفعہ اسم ذات نکلا جو سب حاضرین نے خاصی طرح سُنا۔
؍؍	حضرت شیخ علیم الدین چونی والی		۹۱۶ھ ہجری	قصبہ چونیاں ضلع لاہور مین مشہور قصبہ ہے	خزینۃ الاصفیا	آپ خلفائے عظام حضرت شیخ عبد الجلیل جوہر قطب العالم لاہوری کے تھے خدمت مرشد مین حاضر رہا کرتے تھے ایک روز راستہ مین جاتے ہوئے شیخ موصوف کے جامہ پر کیچڑ پلید پڑگئی آپ نے اُسی وقت چادر شیخ کو پانی سے خوب پاک کیا اور چادر پاک صاف کر کے پیش کی مرشد نے خوش ہو کر فرمایا سید علیم الدین تم نے ظاہری نجاست میرے جامہ کی پاک کی مین نے نجاست باطنی تمہارے دل کی پاک کردی اور اُسیوقت دل آپکا نور معرفت سے روشن ہوگیا اور بدرجات ولایت پہونچگئے۔ آپ مدام جامہ شوئی شیخ مین مصروف رہا کرتے تھے اسیواسطے شیخ علیم الدین گازر مشہور ہوگئے تھے اور بعد حصول خرقہ خلافت بہ قصبہ جنڈیالہ کلسان تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ رخصت ہوئے وہین لوگ حضرت کا عُرس کرتے ہین ؛
پیشوا سدا سہاگ سہروردیہ	حضرت شیخ موسی آہنگر لاہوری مشہور بشیخ سلیم		۹۲۵ھ ہجری	لاہور متصل قلعہ گوجر سنگھ مشہور بگنبد سبز	حدیقۃ الاولیا تذکرہ جلیلہ تذکرۃ العابدین	آپ مرید خلیفہ حضرت شیخ عبد الجلیل جوہر منگی ہوئے ہین آبتدا مین آپ مرید شیخ شہر اسد بن یوسف سجادہ نشین روضہ عالیہ حضرت شیخ بہاوالدین ذکریا ملتانی تھے اُن کی وفات کے بعد خدمت مین شیخ عبد الجلیل رہ کر تکمیل کو پہونچے۔ نقل ہے ایک روز آپ اپنی دوکان آہنگری پر کام کر رہے تھے اتنے مین ایک عورت سماۃ ہرد ہندنی نہایت حسین اپنا تکلہ سیدھا کرانے کے لئے آپکے پاس آئی آپ تکلہ بھٹی مین ڈالکر ایک ہاتھ سے کھال دھونکنے لگے اور دوسرے ہاتھ مین دست پناہ پکڑ کے تکلہ تھامے رکھا اور اوس عورت حسین کو ٹکٹکی باندھکر دیکھتے رہے۔ عورت یہ حال دیکھکر غضبناک ہوئی تو عجب سفید ریش بزرگ آدمی ہے کہ بیگانی عورت کی طرف بدنگاہ سے دیکھتا ہوا ایسی محویت کے ساتھ کہ اپنے کام سے بھی بیخبر ہے۔ آپ نے فرمایا مادرمین تجکو نہین دیکھتا بلکہ تیرے مصور کو دیکھتا ہون اور یہ کہکر سرخ آگ مین ہوا تکلہ نکالا اور سلائی کی طرح آنکھونمین پھیر لیا اور فرمایا الٰہی اگر مین نے اس عورت کو بدنظر سے دیکھا ہے تو میری آنکھین جلادے ورنہ اس لوہے کی سلائی کو اپنے محبت وعشق کے پارس سے سونے کا بنادے۔ چنانچہ وہ سلائی لوہے کی فی الفور سونا ہوگئی۔ یہ کرامت آشکارا دیکھکر عورت مذکور حیران رہ گئی اور اُسی روز سے تارک الدنیا ہوکر گوشہ عبادت مین ہو بیٹھی اور آپکے طفیل سے مدارج عالی کو پہونچی اور روضہ خود اُس عورت نو مسلمہ کا آپ کے روضہ کے پاس ہے۔ تذکرۃ العابدین کی تحریر سے آپ بیعت حضرت شاہ جلال الدین بخاری سے رکھتے تھے۔ واللہ عالم بالصواب ؛
پیشوائے سہروردیان	حضرت شیخ سما الملت والدین نام سما الدین		۹۰۱ھ ہجری مادہ تاریخ سال تاریخش گوہشت آمد برنام اور بقول دیگر ۱۷ جمادی الاول ۹۰۱ھ	دہلی کہنہ بالائے حوض شمسی	سیر العارفین	آپ نے خرقہ خلافت وارشاد حضرت شیخ کبیر الدین اسمعیل سے حاصل کیا تھا آپ جذب خواطر مین تصرف عظیم رکھتے تھے جس علیل پر آپکی نظر جا پڑتی سینہ اُسکا امراض باطنی سے بالکل پاک وصاف ہو جاتا تھا اور جسکی طرف آپ تبسم فرماتے اسکا سر انجام نیک ہو جایا کرتا تھا ؛

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب اور ولدیت	[illegible]	[illegible] عمر	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وخصایل وشمایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفواید وغیرہ ٭
پیشوائے سُہروردیان	حضرت شیخ عبداللہ بیابانی بن مولانا سماء الدین		سنہ ۹۳۶ ہجری	مندو دکھن کا مشہور تاریخی مقام ہے	خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند دلبند مولانا سماء الدین کے درجہ خلافت رکھتے تھے ابتدائے حال مین متاہل ہوئے مگر مانع حضور وقت وفراغ عبادت دیکھکر اہلیہ خود سے مفارقت کی۔ آپکی عادت تھی بات کرنیکے وقت اپنی

طرف اضافت نہین کرتے تھے جو کچھ کہتے بصیغہ غائب کہتے تھے اپنے آپ کو کسی بات مین درمیان نہین لاتے تھے اوایل مین دہلی روضہ حضرت سلطان المشائخ مین مشغول رہا کرتے تھے ہر نماز مین غسل کیا کرتے تھے اور جامہ دھویا کرتے تھے ایک وقت بادشاہ وقت نے ایک جماعت کو قید کیا کہ اسمین کچھ لوگ سادات کے بھی تھے آپ نے شفاعت جماعت سادات کے لئے بادشاہ سے کہا بادشاہ وقت نے آپکی شفاعت منظور نہین کی آپ نے سکونت شہر چھوڑ کر کہا ایسے شہر مین کہ جسمین ایسا بادشاہ ہووے رہنا حرام ہی دہلی سے روانہ ہوکر مندو تشریف لے گئے وہانکا فرمانروا استقبال کو آیا اور بڑی عزت وتعظیم سے لیگیا ٭

″	حضرت شیخ جمالی تخلص جلالی نام حامد بن فضل اللہ		۱۰ ذوالقعدہ سنہ ۹۴۲ بعہد ہمایون بادشاہ ولقرے سنہ ۹۴۲ھ	دہلی کہنہ قریب مزار خواجہ قطب صاحب	سیر العارفین	آپ مرید وخلیفہ اعظم حضرت مولانا سماء الدین سہروردی بعہد ہمایون بادشاہ ہوئے ہین یگانہ روزگار ومجمع اوصاف اور شعر وسخن مین اپنے وقت کے یگانہ تھے اصلی نام آپکا جلال خان تھا اسی واسطے اپنا تخلص جلالی رکھا

تھا بعد اسکے باشارت پیر خود تخلص جمالی تخلص ہوئے سیاحت آپکی مشہور ہے۔ چنانچہ کتاب سیر العارفین مین خود آپ نے سفر حج بیت اللہ ومدینہ منورہ وبیت المقدس وودیگر مزارات ومقابر وغیرہ کا حال اکثر موقعون پر لکھا ہی عمر بھی آپ کی زیادہ ہوئی ہے چنانچہ پیدایش آپکی سلطان بہلول کے زمانہ مین کہی جاتی ہی ہمایون بادشاہ کے زمانہ مین آپکے قصاید وغیرہ نہایت توقیر کے ساتھ پڑھے جاتے تھے آپ کا مزار پُر انوار اسوقت بھی قابل دید اور عش عش ہی۔ عمارت مین کاشانی چینی اور چونہ کی مینت کاری کا کام اس خوبی سے بنایا گیا ہی اور ایسے نقش ونگار ورنگت دی ہی کہ گویا آج ہی کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ اسکو دیکھتے رہین اور دو ابیات آپ ہی کی تصنیفات سے مزار شریف کے بالائی حصہ کے چارو طرف مینت کاری سے لکھے ہوئے ہین ؎ اگر بکفر کشد سرسیاہ کاری ما ٭ بود بعفو تو چشم امیدواری ما ٭ بہ آستان تو شرمندہ سگان تواہیم ٭ کہ شب قرار ندارد بہ آہ وزاری ما ٭ اگر بہ پردہ زاری تو مجرمے یابم ٭ فقیر لفخر نمایہ بہ پردہ داری ما ٭ بخاک کوئے تو در چشم مردمان خواریم ٭ بہ نزد اہل نظر عزت است خواہی ما ٭ ز ابر لطف تو شد ناپدید گرد گناہ ٭ ولیک شستہ نشد داغ شرمساری ما ٭ بروز حشر تو در بیکسی وتنہائی ٭ بجز غمت نرسد کس بہ غمگساری ما ٭ جمالیا بدر یار التجائے آر ٭ کہ ہست بر در دلدار رستگاری ما ٭ دیگر ؎ ز حد گذشت بعشق تو بیقراری ما ٭ امید ہست کہ رحم آوری بزاری ما ٭ جمال عفو تو کے آمدی برون ز نقاب ٭ اگر نہ دست نمودی گناہ کاری ما ٭ اگرچہ در خور قہر یم از گنہ کاری ٭ بود بہ لطف تو چشم امیدواری ما ٭ بعزت جبروت وبحرمت الملکوت ٭ رسیم گر بفرازی بخاکساری ما ٭ اگر بہ پردہ راز تو پردہ دار شویم ٭ فرشتہ را نسزد جائے پردہ داری ما ٭ زبیک از شیخ ابر کرم فرو شوئی ٭ غبار جرم ز رخسار شرمساری ما ٭ آپ نے اپنا مقبرہ اپنے حضور مین تیار کرایا تھا جہان آپ کی قبر ہے حالت حیات مین وہ جائے مسکن آپکا تھا قریب اسکے مسجد عالیشان اب تک موجود ہے جسکی مرمت وحفاظت گورنمنٹ انگریزی سے ہوتی ہے ٭

″	حضرت شیخ عبدالحی بن شیخ جمالی		سنہ ۹۵۹ ہجری	دہلی کہنہ بر صفہ بلند بیرون روضہ پدر خود	رسالہ حبیب	مرد صاحب وجد وحال وصاحب کمال تھے۔ وسجادہ نشین پدر بزرگوار ہوکر رہنمائے خلق ہوئے ہین۔
″	حضرت شیخ ادہن زین العابدین دہلوی عرف شیخ دانشمند		سنہ ۹۲۴ بقول تذکرۃ العاشقین سنہ ۹۴۳ھ	دہلی کہنہ جانب غرب حوض شمسی	خزینۃ الاصفیا اخبار الاخیار	آپ جد مادری حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور خلیفہ مولانا سماء الدین سہروردی تھے دانشمند کامل ومتورع ومتعبد تھے خشوع وخضوع اور

[illegible]	نام مع تعدد حسب ... مع کنیت لقب و عرفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔
						اور انکسار نہایت درجہ کا رکھتے تھے اور لقمہ حلال حاصل کرنے مین احتیاط تمام کیا کرتے تھے۔ آپکا نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ ابو علی دقاق پہونچتا ہے۔
ایضاً	حضرت شیخ [illegible] لقب [illegible] الدین بن ضیاء الدین		روز عاشورہ سنہ ۴۸۷ ہجری بقول ۱۰ شوال سنہ ۵۴۲ ہجری	کوفہ	مراۃ الاسرار	آپ نے اپنے والد بزرگوار سے خرقہ خلافت سہروردیہ حاصل کیا تھا۔ نقل ہے آپکے ایک مرید نے پہاڑ مین گوشہ نشینی اختیار کی ہوئی تھی ایک سانپ اوسکے سامنے آیا اوس نے پکڑنا چاہا سانپ نے کاٹلیا اعضاء گزیدہ متورم ہوا اوسکو شیخ کے پاس لائے فرمایا سانپ کو کیون پکڑا تھا جو اوس نے تجکو کاٹا کہا اے شیخ آپنے نہین فرمایا تھا کہ غیر حق نہین ہے مینے اوس سانپ کو غیر حق نہین دیکھا اسواسطے دلیری کی تھی فرمایا جسوقت خدا تعالیٰ کو بلباس قہر دیکھو گریز کرو اور دعا آپ نے پڑہ اوسکے منہ پر دم کی ورم فی الفور اتر گیا۔ آپکا مقولہ ہے درویشی نہ نماز روزہ ہا اور نہ احیاء شب ہے یہ اسباب بندگی ہین درویشی نرنجیدن و نرنجانیدن ہے اگر یہ حاصل کرے واصل ہووے۔
ایضاً	حضرت شیخ ترک بیابانی المعروف ترکمان			قلعہ کہنہ دہلی جانب فیروز آباد	اخبار الاخیار	آپ مریدان باوقار و خلفاء با اختیار حضرت شہاب الدین سہروردی کے ہین یہہ نقل شاید آپ ہی کی نسبت منسوب ہے کہ آپ ہمعصر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی تھے اوسوقت مین دہلی کہنہ خوب آباد و رونق پر تھی خواجہ صاحب نے آپکو کہلا بھیجا کہ یہان آبادی مین آجاؤ ویرانہ مین کہان بیٹھے ہو آپ نے درجواب اوسکے فرمایا کوئی دنمین یہہ ہی ویرانہ مبدل بہ آبادانے ہو جائیگا چنانچہ شاہجہان آباد یعنے دہلی حال بنگئی اور آپکا فرمودہ سچا ہوا اور کچھہ زیادہ حال آپکا معلوم نہین ہوا جو قلم بند کیا جاتا۔ از مولف ترکمان دروازہ شاہجہان آباد غالباً آپ ہی کے نام سے مشہور ہے
ایضاً	حضرت شیخ ضیاء الدین رومی	،	سنہ ۷۲۱ ہجری از وفیات	دہلی کہنہ نیچے منڈل سلطان محمد عادل	مراۃ الاسرار اخبار الاخیار	آپ خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی ہوئے ہین اور ہمعصر حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا گذرے ہین سلطان قطب الدین بن علاء الدین آپکا مرید و معتقد تھا۔
پیشوا سہروردیہ	حضرت شیخ زاہد گیلانی		سنہ ۷۰۰ ہجری بقول وفیات ۱۲ صفر سنہ ۶۹۹ ہجری	گیلان	مراۃ الاسرار	آپ مرید و خلیفہ سید جلال الدین تبریزی ہین جنکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ نجیب الدین سہروردی پہونچتا ہے آپ عارف کامل و صاحب تصرف و پیر شیخ صفی الدین اردبیلی و ہمعصر شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرائنی ہوئے ہین۔
پیشوا سہروردیہ منشاء صفویہ	حضرت شیخ صفی الدین اردبیلی بن اسحاق		بعد نماز صبح ۱۲ محرم سنہ ۷۳۵ ہجری یا ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۷۳۵ ہجری	اردبیل صوبہ آذربایجان واقعہ عراق عجم	مراۃ الاسرار	آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ زاہد گیلانی اور وہ مرید و خلیفہ سید جلال الدین تبریزی و شیخ شہاب الدین ابہری اور وہ شیخ رکن الدین سنجانی اور وہ شیخ قطب الدین ابہری اور وہ شیخ نجیب الدین سہروردی کے تھے آپکا نسب پدری بچند واسطہ درمیانی بحضرت امام موسیٰ کاظم پہونچتا ہے اور اکثر مردم ایران کہتے ہین کہ شیخ صفی جانب مادر بھی شرف سیادت رکھتی ہین آپ نے با جازت والدہ عفیفہ خود بطلب مرشد کامل بارہ سال تک سیاحت اختیار کی لیکن کہین سے مقصود حاصل نہین ہوا نتیجہ باطن نے خبر دی کہ تمہارا مقصود بخدمت شیخ زاہد گیلانی ہے وہان جاؤ چنانچہ اول ملاقات پر شیخ زاہد نے وہ واقعہ جو آپ نے دیکھا اور جسکے اوپر

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و القاب و ولدیت	تاریخ و سنہ ولادت	تاریخ و سنہ وفات مع عمر	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔

آپکی والدہ نے بطلب مرشد کامل اجازت سیاحت دی تہی بیانکیا آپکو قول والدہ یاد آیا اور جانا کہ مراد و مرشد کامل سے آپ ہی کا شیخ زاہد گیلانی ہین آپ فوراً مرید ہوگئے مرشد نے ہیزم کشی پر مامور کردیا چند سال اسی کام مین بسر کیے ایکروز شیخ زاہد نے آنحضرت صلعم کو خواب مین دیکہا فرماتے ہین فرزند میرے کو ہیزم کشی مین لگا رکہا ہے اوسکی حالت کی طرف متوجہ نہین ہوتا آپ بیدار ہوے اور شیخ صفی کو اپنے روبرو بلایا اور خرقہ عطا فرمایا اور بہت مہربانی کی بلکہ اپنے دختر کا نکاح آپ سے کردیا و بجانب اردبیل رخصت کیا آپ ہمعصر علاو الدین سمنانی تھے۔

پیشوا امر سہروردیہ	حضرت شیخ صدرالدین موسی بن شیخ صفی الدین اردبیلی		بعہد امیر تیمور صاحبقران عمر ۹۰ برس	اردبیل پہلوی پدر خود	مراۃ الاسرار	آپ خلف الرشید و خلیفہ سجادہ نشین و قدم بقدم پیرو اپنے والد بزرگوار ہوے ہین امیر تیمور گورگان آپکی زیارت کو آئے تھے بشارت فتح روم کی آپ سے پائی تھی بڑا اعتقاد تھا قوم ترکمان جو

روم سے امیر موصوف قید کرکے لایا تھا اونکو آپکی شفاعت سے رہا کردیا تھا۔

ایضاً	حضرت خواجہ علی بن شیخ صدرالدین موسے		غرہ ربیع الاول ۸۳۲ھ ہجری	بیت المقدس	ایضاً	آپ سجادہ نشین پدر بزرگوار خود ہوکر رہنمائے خلق ہوے ہین پہر زیارت حرمین الشریفین کو تشریف لیگئے وقت مراجعت بیت المقدس مین وفات پائی
ایضاً	حضرت شیخ ابراہیم بن خواجہ علی		۸۵۱ھ ہجری	اردبیل	ایضاً	آپ قایمقام و سجادہ نشین والد امجد خود ہوکر رہنمائے خلق ہوے ہین
ایضاً	حضرت شیخ صلاح سیاح سہروردی			رودولی ضلع بارہ بنکی اودہ کا نامی قصبہ ہے	مراۃ الاسرار بحوالہ لطائف اشرفی	آپکو ارادت و خلافت خانوادہ سہروردیہ سے ہوی ہے لیکن معلوم نہین ہوا کہ آپ کس بزرگ سے ارادت رکہتے تھے مگر جس زمانہ مین شیخ داؤد بن محمود موضع پالی قریب قصبہ رودولی مین بقید حیات تھے اوسوقت مین آپ بہی سیاحت کنان قصبہ رودولی مین گئے

اور سکونت اختیار کی تہی دونو صاحبون مین کمال درجہ کی محبت ہوگئی یہان تک کہ ایکروز شیخ داؤد نے آپ سے کہا ایسی جگہہ آپ اقامت کرو کہ چراغ آپکے حجرہ کا ہمیشہ پیش نظر رہے اور چراغ میرے حجرہ کا آپکے پیش نظر تاکہ درمیان آپکے اور میرے کوی چیز حایل نرہے پس شیخ صلاح نے اوپر بلندی حوض قصبہ مذکور اقامت فرمائے چنانچہ آجتک ہر دو بزرگان کے درمیان کوی حجاب واقع نہین ہے مگر بعض مردمان قصبہ نے ارادہ آبادانی درمیان فاصلہ ہر دو صاحبان کیا تہا لیکن کامیاب نہین ہوے آپ مدت عمر مجرد رہے اور اسباب مشیخت مثل خانقاہ و پیری مریدی کیطرف التفات نہین کیا ابدال وش آپکی گذران تہی ✽

ایضاً	حضرت شیخ صلاح صوفی			رودولی	ایضاً	آپ ہمعصر و ہم صحبت شیخ صلاح سیاح سہروردی ہوے ہین باہم اونکے بہت محبت تہی کبہی جدائے اختیار نہین کرتے تھے ظن غالب

ہے کہ ظاہراً یہہ دونو صاحب از ملک بالاوست قصبہ رودولی تشریف لاے تھے شیخ صلاح سہروردی مجرد تھے اور آپ عیالدار اور شاہ شجاع کرمانی کی اولاد سے تھے سلطان علاو الدین خلجی کے وقت کرمان سے ہندوستان آے تھے و خرقہ خلافت بسلسلہ کلان شاہ کرمانی رکہتے تھے ✽

”	حضرت شیخ علاو الدین کنتوری بن سید عزیز الدین		بعہد سلطان محمد تغلق	قصبہ کنتور ضلع بارہ بنکی	مراۃ الاسرار	آپکے دادا سید میر شرف الدین گہتیا پوری بایک برادر سید محمد نام شورش ہلاکو خان مین خراسان سے ہندوستان مین آے تھے سید محمد بطرف بنگالہ چلے گئے اور دیار سلہٹ مین وطن اختیار کیا

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقدس مع بیان لقب وغیرہ مع کنیت و نسب و نسبت</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ</th></tr>
<tr><td colspan="7">چنانچہ الی الان آپکی اولاد سنبہل مین ہے درمیر شرف الدین قصبہ کنتور مین متوطن ہوئے آپ نے کنتور مین نشو و نما پاکر علوم صوری و معنوی تحصیل کیا چنانچہ بہنر ارشاد و ہدایت پہونچے بذل و عطا و سیر دخیر مین بہت شہرت حاصل کی اور علوم نوادر سیمیا و ہیمیا و سیمیا و کیمیا مین دسترس کامل رکھتے تھے اور خود بڑے قابل تھے آپ معاصر حضرت شیخ نصیرالدین محمود اودھی تھے و بقولے آپ نے خرقہ ارادت و خلافت حضرت شیخ ممدوح سے پایا اور ایک روایت ہے کہ آپ در اصل خانوادہ سہروردیہ سے ہوئے ہین اور فیض صحبت حضرت شیخ نصیرالدین محمود سے بھی پایا تھا سلطان محمد تغلق بادشاہ نے آپکو طلب کیا تھا اور کہا آپ ہمراہ لشکر اسلام رہو آپ نے قبول نہین فرمایا اور کہا مین (مردی نامراد در گوشہ انزوا الفت گرفتہ مرا معذور دارید) سلطان نے مجبور ہو کر کہا آپ اگر رخصت ہوتے ہو تو اپنے دونو فرزندون کو میرے پاس چھوڑ دو ناچار آپ نے ہر دو فرزند سید عزیزالدین و سید جمال الدین کو سلطان کی خدمت مین چھوڑ دیا اور آپ قصبہ کنتور چلے گئے بعد چند روز کے بادشاہ نے بطرف کشمیر لشکر کشی کری اور وہان بہت بڑا قحط پڑا یہان تک کہ ایک بیڑہ پان کا یعنے برگ تنبول یک اشرفی کو دستیاب ہوتا تھا ہر دو سید زادہ بتصرف معنوی پدر بزرگوار دو سو بیڑہ برگ تنبول کا ناغہ خرچ کیا کرتے تھے بعض اہل غرض حساد نے یہہ خبر بادشاہ کو پہونچائی اور ذہن نشین کیا کہ سید زادگان کیمیاگر ہین مبادا امراء و تہادین اس خیال سے سلطان نے سید عزیزالدین کو اپنے روبرو طلب کیا اور بے پرسش قتل کرادیا اور بعد قتل بہت خجل ہوا اور کہا انکے والد نے ہمارے سپرد کیا تھا یہہ واقعہ خوب نہین ہوا پس واسطے دفع خجالت کے سید جمال الدین برادر خورد کو بجانب وطن رخصت کیا اور چند مواضع کا فرمان بنابر صرف خانقاہ وغیرہ لکھدیا جسوقت آپ قریب شہر دہلی کے پہونچے حضرت شیخ نصیرالدین محمود نے استقبال کرکے اونکو اپنے منزل گاہ پر لیگئے و بخاطر تواضع پیش آئے اور فرمایا برادرم میر علاءالدین کنتوری اسی گھڑی بعالم جاودانی سدہارے فاتحہ کے لئے ہاتھ اٹھایا اور جمال الدین کو تلقین کی اور خرقہ خلافت عطا فرمایا اور وطن کو روانہ کیا وقت روانگی وہ فرمان بادشاہ جسمین چند مواضع درج تھے حضرت شیخ نصیرالدین محمود کے آگے رکھدیا شیخ ممدوح نے جملہ مواضعات سی دو موضع جرولی و بروکی پر حرف صاد اپنے دست مبارک سے لکھدیا چنانچہ وہ دونو موضع آجتک اولاد سید جمال الدین مین چلے آتی ہین۔ حضرت شیخ علاءالدین کنتوری نے غایت درجہ کے ریاضات و مجاہدات کرکے اوصاف روحانیان پیدا کیے تھے کہ اکثر مغیبات ملکوتی کو عالم کثرت مین بیحجابانہ مشاہدہ کرتے تھے و بعالم ارواح مصاحبت رکھتے تھے اور دنیا مین عیش بہشت کرتے تھے۔ چنانچہ مفصل حالات کا اونہون نے خود اپنی تصنیفات مین ذکر کیا ہے ؎</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ زین الدین ابو بکر الخوافی</td><td></td><td>۲ رشوال سنہ ۸۳۸ ہجری بعہد مرزا شاہرخ بن امیر تیمور</td><td>درویش آباد بجوار عیدگاہ ہرات</td><td>مراۃ الاسرار</td><td>آپکی ارادت و تربیت شیخ نورالدین عبدالرحمن مصری سے ہے کہ وہ اپنے وقت مین قبلہ طالبان تھے اور دیار مصر مین مقام شیخوخیت و تربیت و ارشاد کا اشغال رکھتے تھے جنکا سلسلہ بجنید واسطہ درمیانی بحضرت شہاب الدین سہروردی پہونچتا ہے بعد تکمیل ارشاد کے شیخ نورالدین صوفی نے آپکو خلافت دیکر خراسان کو روانہ کردیا تھا جو آپکا وطن اصلی تھا شیخ درویش قندی کے آپ خلیفہ تھے</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ سراج الدین عالم بن قوام الدین ملتانی</td><td>سنہ [illegible] ہجری</td><td>سنہ ۸۲۰ ہجری بسلخ رمضان و آغاز عید عمر ۸۶ سال</td><td>نہر والہ قصبہ ہے گجرات مین</td><td>ایضاً</td><td>آپ اعظم خلفاے شیخ زین الدین ابوبکر خوافی ہین اصل مین آپ ملتان کے تھے لیکن ہرات مین نشو و نما پائی تھی بعد وفات اپنے پیر کے بموجب وصیت سجادہ نشین ہوئے آخر عمر مین معاودت بلدہ نہر والہ قدیم کہ پٹن گجرات ہے وہان جاکر وفات پائی۔</td></tr>
</table>

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔
پیشوا سہروردیہ	حضرت میر قاسم انور معروف شاہ قاسم تبریزی		۱۱ر صفر سنہ ۸۳۷ ہجری	جرجید و جام	مرآۃ الاسرار بحوالہ النفحات	آپ تبریزی اصل ہین اوایل مین آپ نے ارادت شیخ صدرالدین بن شیخ صفی الدین اردبیلی سے حاصل کی تہی او سکے بعد شیخ صدرالدین علی یمنی کے خدمتین جو اصحاب شیخ اوحدی کرمانی تھے پہونچے۔
ایضاً	حضرت سید جمال الدین سہروردی		سنہ ۹۴۸ ہجری	دہلی	خزینۃ الاصفیا حدیقۃ الاولیا	آپ سادات بخاری سے مرید و خلیفہ سید عبدالوہاب بخاری دہلوی ہوے ہین اور بعہد آخرین سلطنت سلاطین کشمیر مین تشریف لیگئے تھے وہان حضرت شیخ حمزہ کشمیری نے حاضر ہوکر آپ سے خرقہ خلافت سلسلہ سہروردیہ پایا تھا و بعد عطاے خلافت شیخ حمزہ کے آپ دہلی تشریف لائے کتاب جمال العارفین خوارق و کرامات مین لکہی ہے۔
ایضاً	حضرت ملا فیروز مفتی کشمیری	سنہ ۹۰۳ ہجری	سنہ ۹۷۳ ہجری عمر ۷۰ سال	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت میر حمزہ کشمیری ہوے ہین اور بعہد حسین شاہ والی کشمیر کے مرومان شیعہ کے ہاتہون سے شہید ہوے تھے۔
ایضاً	حضرت مخدوم سلطان شیخ حمزہ کشمیری		سنہ ۹۸۴ مادہ لفظ شیخ پاکان	کشمیر	حدیقۃ الاولیا بحوالہ تاریخ اعظمی مشہور تواریخ دوسرے وردالمریدین	آپ اعظم خلفاے سید جمال الدین سہروردی ہوے ہین چہہ مہینے فیض صحبت حاصل کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا تھا لکہا ہے آپ تمام شب بحبس نفس گذارتے تھے اور نہایت درجہ کے بیداری و ذکر و فکر سے سر مبارک آپکا تمام و کمال گداختہ ہوگیا تھا شیخ بابا داود خاکی کہ اکمل اصحاب و کبار احباب آپکے تھے وردالمریدین مین تحریر فرماتی ہین کہ آپ بمرتبہ ابدالی پہونچے ہوے تھے اور اختیار ہدایت و تلقین کے سب سلسلہ مختصر ہین رکہتے تھے اور صلاح سے کلی پرہیز تہا اور ہر نابینا و مفلوج و مصروع وغیرہ کو آپکی خدمتین لاتے فی الحال بتاثیر نگاہ کیمیا اثر کے شفا حاصل ہو جاتی تھی۔
ایضاً	حضرت بابا داود خاکی کشمیری		سنہ ۹۹۴ ہجری	سری نگر کوہ ہمالیہ کے دامن مین عام بول چال مین لفظ کشمیر کی خاص سری نگر مراد ہے	حدیقۃ الاولیا	آپ مرید و خلیفہ شیخ حمزہ تھے جسقدر محبت آپ سے شیخ کو تہی اور کسی مرید کے ساتہ نہ تہی چونکہ آپکے وقت کشمیر مین سلاطین قوم چک جنکا مذہب شیعہ تہا بادشاہ ہوگئے تھے اور متعصب مذہبی اونہون نے قاضی موسی کشمیری کو شہید کردیا تھا اسلیے آپ قوم چک سے ناراض ہوکر ہند مین چلے آے تھے اور فرمایا جبتک قوم چک کے سلاطین دور نہونگے مین کشمیر مین نہ جاؤنگا آخر جب قاسم خان بحری اکبر بادشاہ کی فوج لیکر کشمیر کو گیا اور قبض و دخل سلاطین تیموریہ کا ہوگیا اور سلاطین چک کے سلطنت نیست و نابود ہوگئی تو آپ پہر کشمیر مین گئے اور اوسی سال شہر سرینگر مین فوت ہوے
ایضاً	حضرت میران محمد شاہ معروف سید موجد ریا بخاری بن سید عثمان حبولہ	سنہ ۹۴۰ ہجری	۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۰۱۲ یا سنہ ۱۰۱۳ ہجری عمر ۷۳ سال	لاہور	خزینۃ الاصفیا سفینۃ الاولیا	آپکا شجرہ نسب حضرت سید جلال الدین بخاری میر سرخ کے ساتھ ملتا ہے پہلے آپ کی سکونت اوچ مین تہی وہان سے اکبر شاہ نے آپکو بمقام چیتور گڑہ طلب کیا آخر فتح قلعہ کیلیے دعا چاہا [illegible]

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و عرفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب شمائل و تصانیف خرق عادات و فوائد و کرامات خطبات و ارشادات وغیرہ

بعد فتح قندھ کے اکبر شاہ نے ایک لاکھ روپیہ کی جاگیر پنجاب مین دی اور شمس جہان آپکی جاگیر مین قرار پایا۔ سہرور جہالہ ہرو جگہیہ آپکا لنگر جاری تھا۔ ایکروز کسی نے
کہا کہ سید سنی نہین ہوتا کیونکہ اونکو اصحاب ثلاثہ سے محبت نہین ہوتی اور پنجابی مثل مشہور ہے سید سنی نہین کاٹ کی کتی نہین یعنے سید سنی نہین ہوتا اور نہ
چوبکی ہانڈی ہوتی ہے یہہ سنکر حضرت نے ایک چوب کی ہنڈیا منگائی اور دونون پاؤنکا چولہا بناکر اوسمین آگ جلادی اور ہنڈیا مین چانول ڈالدئے جب
تک چانول پک نہ گئے پاؤن کے اوپر ہنڈیا رکہی رہی خدا کی قدرت ہے نہ تو پاؤن جلے اور نہ ہنڈیا لکڑی کو آسیب پہونچا اور چانول پک گئے
فرمایا دیکھو سید بہی سُنی ہوتے ہین۔

پیشوا سہروردیہ	حضرت سید جھولن شاہ المشہور گہوڑی شاہ لاہوری نام بہاؤ الدین		۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری	بیرون شہر لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند دلبند حضرت شاہ محمد بن سید عثمان جھولہ بخاری ہوئے ہین آپ ولی مادر زاد تھے پانچ برس کی عمر مین سواری گہوڑے کا آپکو نہایت شوق تھا اور وہ شوق یہان تک بڑہا

کہ جو کوئی مٹی کا بنا ہوا گہوڑا آپکی خدمتمین لیکر آتا جو مراد مانگتا حاصل ہوجاتی جوق جوق اہل حاجت آنے لگی آپکے والد کو خبر ہوئی اور برہم ہوکر
فرمایا کہ الٰہی یہہ خوردسال لڑکا کہ جو باعث انکشاف اسرار الٰہی ہوتا ہے زندہ رہنے کے قابل نہین ہے بفور زبان سے یہہ کلمہ نکلنے کے سید جھولن شاہ
جان بحق تسلیم ہوئے۔ اب بہی کئی انبار گہوڑے مٹی کے آپ کے مزار پر پڑے رہتے ہین اور اہل حاجت جنکے مراد بر آتی ہے گہوڑا مٹی کا چڑہا جاتے ہین۔

ایضاً	حضرت سید شاہ جمال لاہوری		۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۰۷۹ ہجری بعہد شاہجہان	لاہور متصل موضع اچہرہ جسکو شاہ جمال کا دمدمہ کہتے ہین	خزینۃ الاصفیا حدیقۃ الاولیا	آپ مرید شیخ گکڑ ابیگ تھے جنکا شجرہ ارادت بحضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی پہونچتا ہے آپ سید حسینی تھے اولاد آپکی سیالکوٹ مین سکونت رکہتی ہے آپکا ارادہ ایک دمدمہ بلند بنوانیکا ہوا بسبب اسکے کہ جابجا بادشاہی عمارت تعمیر ہورہی تھی معمار دستیاب نہین ہوتے تھے آپ نے حکم دیا کہ ونکو بادشاہی عمارت کا کام

معمار کرین اور رات کو ہمارے دمدمہ کے تعمیر مین مصروف ہون چنانچہ چندروز اسیطرح کام چلتا رہا ایک رات آدہی رات کے وقت تیل ختم ہوگیا آپ نے
حکم دیا کہ بجائے تیل کے پانی چراغون مین ڈالدو خدا کی قدرت سے وہ پانی تیل کا کام دینے لگا جب دمدمہ ہفت منزلہ بنکر طیار ہوگیا تو شہزادی سلطان بیگم ہمشیرہ
اکبر بادشاہ نے جسکا باغ حضرت کے دمدمہ کے متصل تہا آپکی خدمتمین کہلا بہیجا کہ آپکا دمدمہ بہت بلند ہے اسکی نظر ہمارے محل پر پڑتی ہے اسطرف توجہ
فرمائی جاوے آپ یہہ بات سنکر خاموش رہے چندروز کے بعد ایک دن حضرت کے ہان مجلس سماع گرم تہی جب حضرت وجد مین آئے اور اوٹھہ کر رقص
کیا تو چار منزلین دمدمہ کی زمین کے اندر دہس گئین اور صرف تین باقی رہ گئی جو اب تک موجود ہین۔ آپ چلہ مین تھے بعد تین ۳ روز کے بارش سے دیوار پیش دروازہ
حجرہ کی گر پڑی خدام نے چاہا آپکو باہر نکالین ناگاہ آواز آئی جو ہونا تھا وہ ہوگیا قبر ہمارے بالائے اس حجرہ کے تعمیر کردو۔

ایضاً	حضرت شیخ حسن گنجد گر معروف حسو تیلی لاہوری		سنہ ۱۰۱۲ ہجری	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ اوائل مین غلہ فروشی کرتے تھے مگر گذران مایحتاج تنگی سے ہوتی تہی اس لئے آپ نے شاہ جمال لاہوری کے خدمتمین جاکر

کشایش رزق کے لئے عرض کی اونہون نے فرمایا کم تولنا چہوڑدو اوس روز سے کم تولنا چہوڑدیا اور چندہی سال مین دولتمند ہوگئے اور کچہہ
زر نقد حضرت شاہ صاحب کے نذر پیش کیا آپ نے قبول نہین کیا اور فرمایا کہ اگر تم اس دولت کی محبت چہوڑدو تو زیادہ تر غنی ہوجاؤگے فرمانے کی
دیر تہی آپ تارک الدنیا ہوگئے اور مال و دولت براہ خدا تقسیم کردیا اوس روز سے شاہ جمال آپکی ٹہل مین مشغول ہوئے اور بہت جلد مقام قرب تک پہونچا دیا

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب و ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات و عمر	عرس	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ

باقی حصہ عمر کا آپ نے مرشد کی خدمت مین رہ کر پورا کیا۔

پیشوای سہروردیہ	حضرت میر حسینی سہروردی نام حسن بن سید عالم بن سید ابی الحسین	گزیو قریہ سے دیہات غور سے سنہ [illegible]	شنبہ ادنیہ ۱۶ شوال ۷۱۸ھ ہجری عمر ۷۱ سال		ہرات بیرون مزار خواجہ عبد اللہ طیار	خزینۃ الاصفیا	آپ کی ارادت حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی سے تھے آپکی تصنیفات مالایطاق ہین چنانچہ کتاب کنز الرموز۔ زاد المسافرین نزہت الارواح وروح الارواح۔ صراط المستقیم دیوان حسینی کتاب گلشن راز مشہور ترین آپکی تصنیفات سے ہین حضرت شیخ بہاء الدین نے

بہ بشارت آنحضرت صلعم آپکو قافلہ وارد ملتان مین تلاش کیا اور قافلہ سے اپنے ساتھ لیگئے اور تربیت فرمائی و بعد عطاے خرقہ خلافت اجازت خراسان جانیکی دی اور آپ نے ہرات مین آنکر قیام فرمایا اور وہان سے خلق ہوئے۔

ایضاً	حضرت سید جلال الدین حیدر بن صفی الدین بخاری		۱۰۱۶ھ ہجری		بیرون شہر لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپ میران محمد شاہ بخاری کے حقیقی بھائی ہین صبر و شکر و طلب و رضا و عشق و محبت و تجرید و ترک مین لاثانی تھے تمام عمر آپ نے

عبادت و ریاضت و ہدایت و ارشاد مین گزاری آپکا مزار دیوار بدیوار حریم مزار بی بی پاکدامنان سے اور دروازہ روزہ کا اندر خانقاہ پاکدامنان کے ہے اور لوگ اوس مزار کو مزار استاد بی بی پاکدامنان کہتے ہین۔

ایضاً	حضرت بابا نصیب الدین غازی کشمیری		۱۲ محرم ۱۰۴۷ھ ہجری		کشمیر بیجبارہ مین	ایضاً	آپ اعظم خلیفہ شیخ داؤد خاکی کے ہوئے ہین لذات دنیا سے بالکل محترز رہے سوا ے نان خشک کے کوئی چیز آپکی

غذا نہین تہی اور نہ کبہی دیدۂ حق بین خواب سے آشنا ہوا۔

سر سلسلہ دولاشاہی	حضرت شاہ دولا گجراتی		۱۰۷۵ھ ہجری مادہ خدادوست		گجرات پنجاب	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ اعظم شیخ سید ناصر سست کے ہوئے ہین جنکا شجرہ ارادت بچند واسط درمیانی حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا

ملتانی پہونچتا ہے خاندان چشت اہل بہشت سے بہی آپکو فیض کامل حاصل ہوا ہے آپ کو خدا نے دولت ظاہری و باطنی دونو نصیب کی تہی آپکی سرکار بادشاہونکی مانند تہی ہزارون نوکر چاکر گہوڑے پالکی آپ کے دروازہ پر حاضر رہتے تھے اہل حاجت کا ہجوم ہر وقت رہتا تہا علی الخصوص وہ لوگ جو بے اولاد ہوا کرتے تھے حاضر ہوکر استدعا دعا کرتے ارشاد ہوتا کہ منجملہ تمام اولاد کے جو ہو اونمین سے ایک ہماری نذر کردینا چنانچہ صاحب استدعا منظور کر لیتے جب اوسکی اولاد ہوتی تو ایک لڑکا یا لڑکی جو حضرت کے جناب مین منظور ہوتا وہ مستانہ اور مجذوب ہو جاتا اور سر اوسکا بہت چہوٹا ہوتا اسیواسطے اوسکو شاہ دولا کا چوہا کہتے چنانچہ ابتک یہہ کرامت جاری ہے ویسے ہی دوچار چوہے خانقاہ پر پرورش پاتے ہین قدرت سے جو شخص اولاد ہونیکی منت مانتا ہے اوسکے گہر بچہ اوسی قسم و شکل و شباہت کا پیدا ہوتا ہے اور وہ اوسکو حضرت کے مزار پر چہوڑ جاتا ہے اور متعلقین مزار اوسکی پرورش کرتے ہین۔

ایضاً سر سلسلہ اسمٰعیل شاہی	شیخ محمد اسمٰعیل لاہوری معروف میان وڈا یعنے کلان ولد فتح اللہ	۹۹۵ھ ہجری	۱۰۷۵ھ ہجری ۵۔ شوال عمر ۹۰ سال		بیرون شہر لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ شیخ عبد الکریم کہ جنکا شجرہ ارادت بچند واسط درمیانی بحضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی پہونچتا ہے آپ قوم کے زمیندار کہوکر تھے آپکی تمام عمر زہد و ریاضت مین گذری

اسطرح پر کہ تمام رات عبادت مین اور تمام روز تدریس قرانی مین گذر جاتا تہا آپکی خوارق و کرامات بیشمار ہین جنکا تذکرہ طول ہے شایق خزینۃ الاصفیا کو ملاحظہ کر لیوے۔ ایک شخص آپکا مرید تہا اوسکی بیوی حافظ قرآن تہی شب زفاف عورت نے خاوند سے پوچہا تمکو قرآن حفظ ہے یا نہین اونے جواب دیا نہین

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقدس مع خطاب و لقب مع کنیت و لقب و ولدیت</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمائل و خصائل و خرق عادات و فوائد و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ</th></tr>
<tr><td colspan="7">عورت نے کہا جب تک تو قرآن حفظ نکرے میری صحبت کے لایق نہیں ہے میں نہیں چاہتی کہ ناخواندہ آدمی مجھسے ہمصحبت ہوکر قرآن کی بے ادبی کرے جو میرے دل میں ہے یہہ تقریر عورت کی سن کر مرد گھبرایا اور آپکی خدمت میں آکر عرض کی فرمایا کل فجر کو نماز کیوقت جب ہم امام ہوں تو تم ہمارے داہنی طرف کیطرف کھڑے ہوتا اوسنے ایسا ہی کیا بعد اداے نماز جب حضرت نے سلام پھیرا اور نظر فیض اثر داہنی طرف کی نمازیوں پر پڑی تو سب کے سب حافظ قرآن ہوگئے اور بائیں طرف کے ناظرہ خوان ہوگئے وہ شخص تمام عمر حضرت کے عنایت کا شکریہ کرتا رہا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ جان محمد لاہوری</td><td></td><td>سنہ ١١٨٢ ہجری</td><td>بیرون شہر لاہور متصل مسجد قصابخانہ</td><td>ایضاً</td><td>آپ شیخ اسمٰعیل معروف میاں وڈا لاہوری کے خلفاء سے ہوے ہیں ایک شخص نے آپکی خدمتمیں حاضر ہوکر شکایت افلاس و ناداری کے فرمایا کلمہ تمجید ہر روز ایک سو مرتبہ پڑہا کرو اور ایک ہفتہ کے بعد خبر دو ایک ہفتہ کے بعد جب وہ شخص آیا تو کہا میں مالدار</td></tr>
<tr><td colspan="7">ہوگیا ہوں اب کوئی حاجت باقی نہیں رہی فرمایا ایک ہفتہ تک اسی کلمہ کو ورد رکہو اور بعد ہفتہ کے پھر خبر دو بعد ہفتہ کے پھر وہ شخص آیا اور کہا میری طبیعت مال دنیا سے بیزار ہے مجھے اپنا مرید کرو۔ چنانچہ تارک الدنیا ہوکر عبادت و ریاضت میں مصروف ہوے۔ ایکروز آپکے مرشد نے پوچھا گذارہ اوقات کس طرح ہے کہا بہرحال شکر ہے آپ نے فرمایا خدا تعالی نے مجھے معلوم کرایا ہے کہ واسطے حصول قوت کے آیندہ سے چکی پیسنے کی مشقت نکیا کرو اور تعویذ عطا کیا اور کہا تعویذ اپنے گھر میں رکھو جبتک تم اسے دنیوی سے سیر ہو جاؤ تو یہہ تعویذ واپس میرے پاس لانا آپ نے ویسا ہی کیا اور جبکہ مالامال ہوگئے تو وہ تعویذ بحضور مرشد خود پیش کرکے عرض کی کہ اگر اجازت تحریر اس تعویذ کی فرمائی جاوے تو عیال پرورش ہے حضرت شیخ نے آپکو اجازت تعویذ دیدی چنانچہ تعویذ مذکور یہہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
٦ | ٣
٢ | ٩</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ جان محمد ثانی لاہوری</td><td></td><td>سنہ ١٢١١ ہجری</td><td>لاہور متصل قبر شیخ اسمٰعیل</td><td>حدیقۃ الاولیا</td><td>آپ مرید و خلیفہ شیخ اسمٰعیل مدرس لاہور کے ہوے ہیں علوم ظاہری میں بہی عالم متبحر تھے تمام پنجاب کے علماء آپکی قول پر صاد کرتے تھے پہلے محلہ پرویز آباد میں دفن ہوے تھے تعدین</td></tr>
<tr><td colspan="7">سال کے مقدم محلہ کے خواب میں آپکا ارشاد ہوا کہ ہماری نعش اس جگہہ سے نکال کر حضرت شیخ اسمٰعیل کے مزار کے برابر دفن کرو مقدم نے ویسا ہی کیا مگر بخاطر ادب سر آپکی قبر کا شیخ اسمٰعیل کے کمر کے برابر رکہا مگر دوسرے روز جو دیکہا تو دونو قبریں برابر نظر آئیں۔</td></tr>
<tr><td>پیشوا سہروردیہ</td><td>حضرت شیخ کرم شاہ قریشی عارفی ہنکاری</td><td></td><td>سنہ [illegible] ہجری مادہ رضی اللہ عنہ</td><td>شاہجہانپور ضلع کا صدر مقام روہیل کہنڈ میں</td><td>ایضاً و خزینۃ الاصفیا</td><td>آپکا شجرہ نسب بچند واسطہ درمیانی حضرت شیخ عبد الجبار جو سہر لاہور کے ساتھ ملتا ہے پہلے آپکی سکونت لاہور ہی میں تہی جب قوم سکہان نے ہنگامہ غارتگری پنجاب میں گرم کیا تو آپ لکہنو چلے گئے اور چند سال اپنے نانا شیخ نور بخش قریشی کے پاس رہ کر</td></tr>
<tr><td colspan="7">مراجعت کے وقت متصل شاہجہانپور قزاقوں کے ہاتھ سے شہید ہوے آپ بڑے بزرگ صاحب عشق و محبت و ذوق و زہد و عبادت رہے ہیں۔</td></tr>
</table>

نام خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب مع روایت	تاریخ پیدائش و ولادت	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وشمایل وخصایل وخرق عادات وفوایدو کلمات طیبات وارشادات وغیرہ
پیشوای سہروردیہ	حضرت شیخ نور ریشی کشمیری سہروردی		سنہ ۹۸۸ ہجری	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ اوایل مین امرار عظام سلطنت کشمیر سے ہوے ہین ایک روز بحالت سیر وشکار آپکا گذر ایک جنگل مین ہوا جہان حضرت شیخ نیک ریشی کو عظمار اولیار خاندان کبرویہ رہتی تہی ومخاطب درویش ریشی یعنے خداپرست مخاطب تھے نوروز لشکر ہمراہی کو دو چہوڑ کر تنہا ہمراد دریافت حالات درویش موصوف نزدیک پہونچکر ایک جگہہ پوشیدہ بیٹھہ گئے دیکھا کہ شیخ ریشی نے خوراک پرندو چرندو درندہ صحرائے ڈال رکھی ہے اور حم غفیر دام ودد اپنی اپنی خوراک کہا رہے ہین اتفاقاً ایک خرس نے خوراک ایک گیدڑ پر دست تغلب دراز کیا اور شغال مذکور نے استغاثہ آپکی حضور پیش کیا شیخ نے خرس کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ظاہرا تجہمین اثر نوروز ظالم کا ہوا ہے کہ با نہہ ظلم کا بحال شغال دراز کیا ہے آپ نے یہہ حال سنکر کپڑے بدنکے پہاڑے اور نہایت شوق ذوق سے خدمتمین شیخ کے حاضر ہوکر تایب ہوے اور تارک الدنیا ہوکر بزہد وریاضت مصروف ہوے اور زندگی بہر شیخ کی خدمت مین حاضر رہے اور بعد وفات جانشین اپنے شیخ کے ہوکر آخر کار مخدوم شیخ حمزہ کشمیری سے اپنا کام تکمیل کو پہونچایا اور کاملان سے ہوے۔
ایضاً	حضرت سید شاہ محمد بن سید عثمان جہولہ بخاری		۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۱۱۰ ہجری	ہلکہہ ضلع لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہوکر مقام اوچ سے پنجاب کو روانہ ہوے اور بمقام موضع چک سمردا کہ مضافات کلانور سے ہے پہونچکر مقام کیا اور خدام کو ارشاد کیا کہ گہوڑے و قاطران و غیرہ مویشی کو پانی پلاؤ خدام مویشی وغیرہ کو چاہ سارنگ نامی زمیندار پر پانی پلانے لیگئے سارنگ نے پانی پینے نہین دیا یہہ خبر حضرت کو ہوئی اور آشفتہ ہوکر نیزہ دستی اپنے کو زمین پر مارا زمین سے فی الحال چشمہ جاری ہوگیا اور ادہر چاہ سارنگ کا تمام پانی خشک ہو گیا یہہ ظاہر کرامات آپکی سارنگ دیکہکر حاضر حضور ہوکر مسلمان ہوا دین ودنیا کی عزت حاصل کی۔ آپکے فرزند سید عماد الملک دویم سید بہاوالدین جہولن شاہ المشہور گہوڑے شاہ سویم شاہ عالم چہارم بہاول شاہ پنجم نورنگ شاہ مظہر خوارق وکرامات ہوگزرے ہین۔
ایضاً	حضرت سید عماد الملک بن سید شاہ محمد جہولہ بخاری		سنہ ۱۰۳۴ ہجری	لاہور عہ متصل مزار شاہ بلاول قادری	ایضاً	آپ خلیفہ وسجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار ہوے ہین مشایخ عظام سادات ذوی الاکرام لاہور سے تھے نقل ہے کہ ایک شخص نے پارہ سنگ پارس بنظر امتحان آپکے حوالہ کیا فرمایا ہمارے سجادہ کے نیچے رکہدو بعد چند سال کے پہر وہ شخص آیا۔ اور اپنا سنگ طلب کیا فرمایا جہان رکہا تہا لیلو جسوقت گوشہ مصلا اوٹہایا معدہا سنگ پارس موجود پاے حیران ہوکر پوچہا کہ مین نہین جانتا انمین سے میرا سنگ پارس کونسا ہے یہ کرامت دیکہکر وہ شخص آپکا مرید ہوگیا۔
ایضاً	حضرت خواجہ مسعود پان پوری کشمیری		سنہ ۱۰۲۱ ہجری	پان پور قصبہ مضافات کشمیر مین ہے	ایضاً	آپ تجاران کشمیر سے تھے اور باشارہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت بابا داؤد خاکے مرید ہوکر کمالات سلوک بکوشش بلیغ تمام کیے اور پان پور مین سکونت اختیار کی اور قوت حلال کاشتکاری زعفران سے حاصل کرکے خرچ فقرا کرتے تھے وصحبت یافتہ بابا روپی ریشی بہی تھے۔

نوٹ عہ اول مزار آپکا روبروی مزار سید گہوڑے شاہ بخاری تھا راجہ رنجیت سنگہ نے براہ تعصب آپکا روضہ مسمار کرادیا تہا نعش آپکی وہان سے نکالکر متصل مزار شاہ بلاول قادری چبوترہ علیحدہ پر دفن کیا اور اسکے متعلق مسجد ہے

[illegible]	اسم مقدس صاحب تذکرہ مع کنیت لقب وعرفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب شمایل خصایل خوارق عادات وفواید وکثرت طیبات وارشادات وغیرہ
	حضرت بابا اوچن ریشی کشمیری	سنہ ۱۰۲	سنہ ۱۰۲۲ ہجری عمر ۱۱۲ سال	کشمیر	خزینۃ الاصفیا بحوالہ تواریخ اعظمی	آپ خلفاء بزرگ و نامدار حضرت خواجہ حمزہ کشمیری مین [۱۰۹] نو سال صایم الدہر رہے سوائے ایک خرقہ پشمینہ کے دوسری کوئی چیز اپنے پاس نہین رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت شاہ ارزانی قادری وسہروردی پٹنوی		سنہ [illegible] ہجری	پٹنہ عظیم آباد صوبہ بہار کا مشہور شہر ہے	خزینۃ الاصفیا بحوالہ معارج الولایت	آپکی پہلی ارادت حضرت شاہ بہلول دریائی سے تھی اور شیخ بہلول کو شاہ لطیف بری سے اور ان کو حضرت شیخ حیات المیر زندہ جاوید بنیرہ حضرت غوث الاعظم سے جب شیخ بہلول بجوار رحمت حق پہونچے آپ نے چند حضرات سہروردیہ سے فیض سلسلہ سہروردیہ حاصل کیا اور خرقہ خلافت پایا لیکن صاحب معارج الولایت وغیرہ انکو پیران سہروردیہ سے شمار کرتے ہین آپ سے خوارق ذکر لکہ بہت ظاہر ہوئے ہین بلکہ چند بار احیاے اموات بہی اوس جامع الکمالات سے ظاہر ہوئے ہین شاہ جہان بادشاہ نے بوقت شاہزادگی اپنے باپکی نامہربانی سے شکایت کی فرمایا کہ بعد وفات پدر خود کے تم ہی انشاء اللہ بادشاہ ہوگے۔
ایضاً	حضرت سید شہاب الدین شہرا[۲] ابن میران محمد شاہ موجدریا	سنہ ۹۷۵ ہجری	سنہ ۱۰۴۱ ہجری بقولے سنہ ۱۰۴۷	لاہور موضع ہوگی وال قبر خام	خزینۃ الاصفیا	آپ اپنے زمانہ مین قطب وقت تھے اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے منقول ہے کہ شیر شاہ حاکم پنجاب اپنے آپکو صحیح النسب جانتا تھا اور دوسری کیکو سادات ہندوستان سے خیال مین نہین لاتا تھا اور از راہ غرور اور امتحان سادات کے ایک شیر پنجرہ مین رکہا ہوا تھا اور ایک تبر چوب اور ایک زنجیر آہن اور ایک تنور آہنی مہیا تھا اور سادات پنجاب کو اپنے پاس طلب کرکے تکلیف دیا کرتا تھا آخر کار یہہ خبر آپ کو بٹالہ مین پہونچی اور خود ایک خادم محمد رفیع آہنگر کو ساتھہ لیکر موضع چونڈ جہان شیر شاہ قیام پذیر تھا تشریف لیگئے اور اول پنجرہ شیر کے پاس پہونچکر شیر کو کان سے پکڑ کے قفس سے باہر کیا اور کہا اپنی جگہہ چلا جا اور پہر تبر چوبی سے بزور کرامت زنجیر آہنی کو کاٹا اس اثناء مین یہہ خبر شیر شاہ کو پہونچی اور حاضر خدمت ہوکر آپسے عرض کی کہ وقوع ہر دو کرامت سے یقین ہوا لیکن آزمودہ تنور آہنی ابہی باقی ہے پس تنور گرم ہو حضرت نے رومال اپنا محمد رفیع آہنگر کو دیکر فرمایا کہ تنور مین جاؤ اور کہو قُلنا یا نارُ کونی برداً وسلاماً علیٰ ابراہیم چنانچہ محمد رفیع تنور مین گیا اور سلامت نکل آیا شیر شاہ یہہ حال دیکہکر فوراً مرید آپکا ہوگیا اور سب مال و اسباب سادات عظام کو کہ اوسکی قید مین تھے بخشدیا اور تا زیست چونڈ مین سکونت اختیار کی اور وہین فوت ہوا آپکا حکم گنبد یا قبر پختہ بنانیکا نہین تھا اسلیئے قبر خام رکہی گئی ہے۔
ایضاً	حضرت سید عبدالرزاق معروف سید مکی		سنہ ۱۰۴۸ ہجری	لاہور نیلہ گنبد مشہور ہے	خزینۃ الاصفیا	آپ سادات عظام سبزوار سے ہین اور مرید خاص لخاص ماذون ومجاز میران محمد شاہ موجدریا بخاری ہوئے ہین آپ اول غزنین سے پشاور اور وہان سے دہلی پہونچے اور سپاہ بادشاہی مین نوکر ہوئے لیکن آخر کار بجذب جاذب حقیقی میران محمد شاہ کی خدمت مین حاضر ہوکر دنیا و مافیہا سے تجرید اختیار کی اور تمام عمر اپنے مرشد کیخدمت مین گذاری اور صاحب ارشاد ہوکر درجہ قطبیت حاصل کیا۔

نوٹ [۲] شہرا بمعنے شیر چونکہ آپ نے قفس سے شیر کو نکالا تھا اوسوقت سے آپ کا خطاب شہرا ہوگیا تھا۔ ۱۲

جدول چہارم

نام خاندان جس میں صاحب مزار داخل تھے	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و لقب اور ولدیت	تاریخ ولادت	تاریخ وفات مع مدت عمر	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و فضایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
بیشوا سہروردیہ	حضرت سید محمود معروف شاہ نورنگ جہولہ بخاری بن شاہ محمد		سنہ ۱۰۵۳ ہجری	بیرون لاہور موضع محمود بوٹی	ایضاً	آپ صاحبزادہ نجیبین حضرت شاہ محمد بن عثمان لاہوری ہوے ہین اور برادر حقیقی سید جہولن شاہ مشہور گہوڑے شاہ آپکے دعا مجیب الدعوات مین قبول ہوتے تھے آپکا ارشاد تھا کہ ہماری وفات کے بعد جو کوئی بیمار ہماری قبر کی خاک کہائیگا یا کنکر دفن ہماری سے اوٹہاکر گلو مین لٹکادے گا بحکم شافی حقیقی شفا پاوے گا۔ چنانچہ اب تک یہہ عمل چلا آتا ہے۔
ایضاً	حضرت مولانا حیدر کشمیری بن خواجہ عبد الشہید		سنہ ۱۰۵۷ ہجری مادہ تاریخ خیر الورا	کشمیر	ایضاً	آپ نے اول ارادت اپنے پدر بزرگوار نقشبندی احراری سے کری لیکن قبل از تکمیل آپکے والد فوت ہوگئے اسلئے آپ نے دہلی پہونچکر مولانا عبد الحق محدث دہلوی سے تحصیل علوم کری اور پہر دوبارہ کشمیر مین جاکر بابا نصیب الدین کشمیری سہروردی سے ارادت حاصل کرکے تکمیل کو پہونچے۔
ایضاً	حضرت شیخ حبیب اللہ کانی سہروردی قادری کشمیری		۱۷ رجب سنہ ۱۰۸۰ ہجری	کشمیر محلہ قطب الدین	ایضاً	اول آپ نے شیخ یعقوب کشمیری کی خدمت مین حاضر ہوکر طریقہ سہروردیہ مین ارادت حاصل کی نیز خواجہ قاسم حقانی سے فیض کامل حاصل کرکے خرقہ خلافت پایا تہا بعد اوسکے لاہور تشریف لیگئے اور خرقہ خلافت سلسلہ عالیہ قادریہ مین حضرت میان میر بالا پیر لاہوری سے حاصل کیا تہا۔
ایضاً	حضرت شیخ حسن لالو کشمیری		سنہ ۱۰۹۹ ہجری	کشمیر	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ بابا نصیب الدین ہوے ہین اور فیض کامل حاصل کیا تہا و بہ تفرید و تجرید گذارکر آخر کو متاہل ہوے اور عمر بہر ریاضت و مجاہدہ کرکے راہی ملک بقا ہوے۔
ایضاً	حضرت شیخ حاجی بہرام کشمیری	سنہ ۱۰۱۱	سنہ ۱۱۰۱ ہجری عمر ۹۰ سال	کشمیر	ایضاً	آپ بہی مرید و خلیفہ بابا نصیب الدین ہوے ہین اور بڑے صاحب خوارق و کرامات تھے۔
ایضاً	حضرت سید زندہ علی بن سید عبد الرحیم بن صفی الدین بن میران محمد شاہ موجدریا	سنہ ۱۰۵۰ ہجری	سنہ ۱۱۱۱ ہجری عمر ۶۱ سال	بیرون کشمیر روضہ موجدریا	ایضاً	آپ سلسلہ سہروردیہ مین ارادت آبای کرام اپنے سے رکہتے تھے جہان مقبرہ آپکا ہے اوس زمین کا پانی نہایت درجہ کا دشوار تہا ساکنان وہا تنگ حم غفیر ہوکر آپکی خدمت مین گئے اور معرفت میسیان بوڈا د توڈا خدمتگاران حضرت کے التجا آب شیرین کری ارشاد ہوا نیا چاہ احداث کرو انشاء اللہ پانی شیرین نکلے گا حسب فرمودہ آپکے چاہ مذکور احداث کیا جس کا پانی شیرین نکلا۔
ایضاً	حضرت شیخ عبد الرحیم قادری سہروردی		۲۱ صفر سنہ ۱۱۱۵ ہجری	کشمیر آستانہ خواجہ صدر الدین معماز	خزینۃ الاصفیا	آپ عظماے مشایخ کشمیر سے ہین اوایل مین بمقام لاہور مرید حضرت میان بالا پیر ہوے پہر ہمرکاب حضرت ملا شاہ قادری کشمیر تشریف لیگئے اور بابا نصیب الدین سہروردی وغیرہ سے فیض سلسلہ سہروردیہ حاصل کیا نیز سلسلہ نقشبندیہ مین

[illegible]	نام مقدس صاحب شجرہ نورد مع کنیت لقب و ولدیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
						نظام الدین نقشبندی سے خرقہ خلافت حاصل کیا جس طریقہ مین طالب مرید ہونا چاہتا اوسی طریق مین آپ اوسکو مرید کیا کرتے تھے آپکا فرمودہ ہے کہ جب طالب دنیا اولیا اللہ کی خدمت مین حاضر ہو کر مراد کو پہونچتا ہے اور نہایت صدق و یقین سے محبت اولیا اللہ اوس کے دلمین پیدا ہو جاتی ہے تو وابستگی رفتہ رفتہ دنیا سے دین کیطرف مایل ہو جاتا ہے و بکمالات طریقت پہونچ جاتا ہے۔
چشتیہ و سہروردیہ	حضرت بابا حسن سہروردی		سنہ ۱۱۱۱ ہجری بقول تواریخ اعظمی و اسرار الابرار	کشمیر	الیضاً	آپ اعاظم بزرگان دین و کبرای مشایخ اہل یقین کشمیر ہوئے ہین اور موضع لاری کہ مضافات شہر کشمیر سے ہے رہا کرتے تھے خدمت مین باباجامہ کہ خلفاء بابا نصیب الدین سے تھے کار سلوک بتکمیل کو پہونچایا صدہا ہندوان کشمیر آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور ہزارہا کمالات کو پہونچے آپکو تعمیر کا بڑا شوق تھا صدہا چاہ و پل و مساجد تعمیر کرائے اور قبولیت عظیم پائی۔
الیضاً	حضرت شیخ حامد قادری سہروردی بن حسن	سنہ ۔۔۔ بعہد عالمگیر	سنہ ۱۱۶۲ ہجری ۱۷ جمادی الثانی عمر ۹۰ سال	لاہور	الیضاً	آپ مرید و خلیفہ مولوی تیمور عبد الکریم لاہوری سہروردی ہوئے ہین جنکا شجرہ ارادت حضرت حسام الدین متقی ملتانی سے ملتا ہے اپنے وقت مین آپ مرشد زمانہ و استاد یگانہ تھے اور پنجاب قرات قرآن کے اندر اپنی ثانی نہین رکھتے تھے حکام عاشیہ خدمت آپکا اپنے کندہون پر رکھنا فخر جانتے تھے۔
الیضاً	حضرت شیخ سکندر شاہ بن کرم شاہ قریشی		سنہ ۱۲۱۴ ہجری	لاہور متصل مزار شیخ عبد الجلیل قطب عالم	الیضاً	آپ شجاعت و سخاوت و زہد و ورع مین عدیم المثال اور فقر و فنا مین صاحب حال و قال تھے اور عجیب حال رکھتے تھے اور شاعر بھی تھے چنانچہ مطلع ذیل آپکی غزل کا ہے ؎ بنازہوی مژگان دوختم این چشم حیران را ٭ رفو از رشتہ جان کردم چاک گریبان را ٭ خیال روے تو با من چنان ہم آغوش است ٭ کہ کار ہر دو جہان از دلم فراموش است ٭ آپکی ارادت اباواجداد کے سلسلہ مین تھی۔
الیضاً	حضرت شاہ مراد قریشی لاہوری بن شیخ کرم شاہ		سنہ ۱۲۱۵ ہجری	ملک مروانہ کہوکر	الیضاً	آپ سلسلہ ارادت اباواجداد کو خود سے رکھتے تھے اور صاحب تصانیف بھی تھے چنانچہ مرۃ العاشقین و ترجیع بند مسمی بالمرادان بروزن مقیمان فارسی مین و دیوان مراد و مراد المحبین نظم اردو مین آپکی تصنیفات سے ہین۔
الیضاً	حضرت شیخ قلندر شاہ قریشی حارثی ہنکاری بن شیخ کرم شاہ قریشی	سنہ ۱۱۸۵ھ	۲۶ رمضان سنہ ۱۲۶۸ ہجری عمر ۸۳ سال	موضع مہی قریب لاہور	خزینۃ الاصفیا بحوالہ اذکار قلندری	اگرچہ آپ بھی سلسلہ سہروردیہ مین اجازت و خلافت آباواجداد اپنے سے رکھتے تھے لیکن خلافت طرق دیگر بھی منتخبان عظام سے حاصل کی تھی چنانچہ تلقین اذکار چشتیہ شیخ بدر الدین چشتی صابری سے و خلافت سلاسل خمسہ یعنے چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ و قادریہ و مداریہ حضرت شیخ جمیل الہ آبادی سے حاصل کی تھی اور بڑے صاحب کرامت تھے۔
الیضاً	حضرت مفتی غلام سرور بن مفتی غلام محمد قریشی لاہوری	لاہور	لاہور	لاہور		آپکا نسب اباے بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی پہونچتا ہے آپ علوم دینی و دنیوی مین قدم بقدم اپنے اباواجداد رہے اور صاحب تصنیف ہوئے ہین چنانچہ خزینۃ الاصفیا

خاندان صاحبان خانواده	نام مقدس صاحبان خانواده مع کنیت و لقب و ولدیت	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات ماه و روز / عمر	مقام مزار	نام کتاب جس سے حالات لئے گئے	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ •
						بڑی مبسوط کتاب وحدیقۃ الاولیا و گلدستہ کرامات آپکی تصنیفات سے ہین آپکے فرزند و قرابتیان لاہور مین موجود ہین مولف نے بہی آپسے نیاز حاصل کیا تہا۔
پیشوا سہروردی	حضرت سید کرم شاہ	سنہ ۱۱۸۶ھ	سنہ ۱۲۷۹ ہجری عمر ۱۱۳ سال		ایضاً خزینۃ الاصفیا	آپ سادات عظام سے مرید و خلیفہ شیخ قلندر شاہ ہوے ہین آپ پر نظر شفقت و مہربانی پیر کی بہت تہی۔
ایضاً	حضرت سید فضل شاہ	سانده	سنہ ۱۲۶۹ ہجری	موضع سانده متصل لاہور	خزینۃ الاصفیا بحوالہ اذکار قلندری	آپ خلفاے نامدار و مریدان ذوی الاقتدار شیخ قلندر شاہ سے ہوے ہین موضع سانده مضافات لاہور مین بیاد حق مشغول رہا کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ شمس الدین				مراۃ الاسرار	آپ صاحب حالات معظم و کرامات محترم کے تھے آپ نے خرقہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے پایا تھا اور جسوقت شیخ نجیب الدین برغش و شیخ شہاب الدین سہروردی بغداد کو تشریف لیگئے ہین آپ اونکے ہمراہ تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ نور الدین عبد الصمد نطنزی				ایضاً	آپ مرید شیخ نجیب الدین علی برغش ہوے ہین علوم ظاہری و باطنی مین عالم متبحر تھے اپکی کمالات یہانسے قیاس کرلینی چاہیے کہ مثل شیخ عزالدین محمود کاشی و شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشی مرید اور عارف کامل رکہتے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشی				ایضاً	آپ مرید و خلیفہ شیخ نور الدین عبد الصمد کے ہوے ہین نیز خرقہ خلافت شیخ صدر الدین دینوری سے بہی حاصل کیا تھا۔
ایضاً	حضرت شیخ زین الدین علی کلان				ایضاً	آپ مشایخ شیراز سے بسوم واسطہ بحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ملتے ہین حضرت شیخ شریف جرجانی فرماتے ہین کہ جب مین حضرت زین الدین کی صحبت مین نہین گیا تہا رفض نہ چہوٹا تہا اور جب تک کہ بصحبت خواجہ علاء الدین عطار کے نہین گیا خدا شناسی نہین کیا تہا۔
ایضاً	حضرت شیخ تقی الدین محمد				ایضاً	آپ ہمعصر حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا ہوے ہین اونکا فرمودہ ہے کہ آپ مرد صاحب حال و دایم الاستغراق تھے کسی چیز کی خبر نہین رکہتے تھے یہان تک کہ دن و مہینے کی خبر تک نہین تہی ایک شخص کاغذ لایا اور کہا اسپر اپنا نام لکہدو آپ قلم اوٹہا کر سکوت مین گئے خادم مزاج دان نے جانا کہ شیخ اپنا نام بہول گئے ہین اوس نے کہا نام شیخ محمد ہے پہر آپ نے اوس کاغذ پر اپنا نام لکہدیا۔ ایک روز نماز جمعہ کے لئے مسجد مین گئے۔ اور دروازہ مسجد پر کہڑے رہے خادم مزاج دان نے جانا کہ شیخ اپنا پاے راست بہول گئے اور ہاتھ آپکے پاے راست پر رکہکر بتایا کہ یہہ سیدہا پاؤن ہے تب آپ نے مسجد مین پاؤن رکہا۔
ایضاً سر منشار سول شاہی	حضرت رسول شاہ نام عبد الرسول	قصبہ بہادرپور سادات مضافات الور	سنہ ۱۱۹۵ ہجری مادہ تاریخ	اولاً جنگلی باغ الور پہر بوجہ من الوجوہ	بموجب معلومات حکیم محمد عمر	آپنے بارہ برس کی عمر مین حضرت شاہ نعمت اللہ بہادرپوری سے جذب الی اللہ حاصل کیا اور اطراف کوہستان الور کی راہ لی روٹی ٹکڑہ سے کام رکہا نہ پہننے اوڑہنے سے کیا ہوا کسی

[illegible]	نام حضرت صاحبان سلسلہ مع کنیت و لقب و عہد ولایت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و فضایل و خرق عادات و فوائد و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
پیشوا اہل سہروردیہ حضرت شاہ رسول شاہی			[illegible]	فیروزپور جہرکہ ضلع گوڑگانوہ	صاحب فضیع محقق متوطن دہلی حال مقیم راج الور	چہرہ سے ستر پوشی کرلی۔ کوی کپڑہ کا ٹکڑہ سر سے باندہ لیا یا دو سرے تیسرے دن کبھی کچھہ کہا لیا اور اسی مجذوبانہ رنگ مین عمر تمام کی سلسلہ شاہ نعمت اللہ کا بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اسطرح پر پہونچتا ہے شاہ نعمت اللہ

مرید شاہ داؤد مصری اور وہ تجی حبیب اور وہ شاہ اسمٰعیل اور وہ شاہ مرتضےٰ اشد اور وہ شاہ رزاق اور وہ شاہ اللہ داد اور وہ شاہ پیرن بندگی وہ شاہ حسین گوشہ نشین وہ شاہ محمد وہ شاہ حضرت اسحاق وہ شاہ داؤد وطائی وہ شاہ راجو قتال وہ مخدوم جہانیان کے اور اسیطرح حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی تک پہونچتا ہے

پیشوا اہل رسول شاہی سہروردیہ	حضرت مولوی شاہ محمد حنیف نام اصلی مولوی مظفر حسین	میرٹھ	بشہر حصدر	۱۷ شعبان ۱۲۱۷ھ مادہ تاریخ چراغ احد	بشہر حصدر	آپ مرید و خلیفہ حضرت رسول شاہ ہوے ہین قصہ مختصر آپ کی بیعت کا یون ہے کہ ایک روز اچانک ایک فقیر نی آپ کے پاس آنکر کہا کہ چلو آپکو رسول شاہ بلاتے ہین آپ سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوے اور سب کچھہ چہوڑ چہاڑ حاضر خدمت ہوے نظر پڑتے ہی تھی

کہ وہی حال آپکا بھی ہوگیا چونکہ مشیت الٰہی یہہ امر طے کر چکی تھی کہ اب آپ سے نسبی جاہ و جلال جدا ہو، اور آپ نواب خیر اندیش خان و فرحت اندیش خان وغیرہ امراے خاندانی سے نکلکر ترک و تجرید اختیار کرین طریقت و حقیقت کے مراحل و منازل طے فرمائین اسلیے ایسا ہوا آپ علاوہ فضایل باطنی کے علوم ظاہری سے بھی مالامال تھے اور گاہ بگاہ عالم جذب مین آپسے اشعار فارسیہ صادر ہو جایا کرتے تہے چنانچہ مثنوی گیان چوسر وغیرہ کے علاوہ جو اور چھوٹی چھوٹی مثنویان حضرت پیر کی ستایش مین آپ سے یادگار ہین اونمین سے مشتے نمونہ از خروارہ چند شعر یہان بھی درج کئے جاتے ہین ؎

ہست بے ہمتائی در جود و ہم ٭ گوہر یکتاے دریاے قدم ٭ اسم پاکش سید عبد الرسول مرجع مقصود و مامول الفحول ٭ شہر النور و اشہر از دوست ٭ ہر کجا ظل عنایت مہر اوست ٭ نام پاکش ہر کجا دار ظہور ٭ ذکر او مشہور در ایران و تور ٭ نور آن معمور در شرق و غرب ٭ وصف آن معروف در عجم و عرب ٭ مثل تو معدوم در عالم مثال ٭ اے فرید العصر در عظم و جلال ٭ پیش قدر شب قدر ہم بیقدر ٭ آینہ بردار تو شمس و قمر ٭ رام و لچھمن رام فرمان شماست ٭ آسمان قربان دوران شماست ٭ ظل او محدود در آفاق خلق ٭ حال مبسوط در اصحاب دلق ٭ ولہ ؎ ہادی پیر طریقت سید عبد الرسول ٭ سرور اولاد آدم مرجع اہل قبول ٭ منشی انشار عالم راقم خیر قبول ٭ سرور اولاد آدم سید عبد الرسول ٭ قبلۂ اہل حقیقت کعبۂ اہل یقین ٭ ماہتاب عز و تمکین آفتاب عالمین ٭ قافلہ سالار وحدت کعبۂ اہل بصر ٭ آفتاب عز و تمکین ماہتاب مہر در ٭ قدوۂ آفاق عالم منظر رب الجلیل ٭ گوہر دریاے سر پیشوا خیر السبیل ٭ مطلع انوار قدسی محرم راز قدیم ٭ مظہر ذات الٰہی صورت رب الکریم ٭ گلشن باغ ہدایت گلبن باغ بقا ٭ بلبل اسرار وحدت مشہد دار الشفا ٭ باعث ایجاد عالم نقطۂ دور جہان ٭ مرکز اقطاب عالم سرور شاہ شہان ٭ داور ملک قدم دارای اقلیم وجود ٭ مرکز دوران عالم قبلۂ اہل شہود ٭ فاتح آیات غیبی خاتم مہر قدیم ٭ مالک گنج عنایت محرم راز حکیم ٭ واسپے ملک ولایت رافع علم المتین ٭ مقتداے آخرین و افتخار اولین ٭

ایضاً	حضرت شاہ فدا حسین نام اصلی خواجہ نجیب الدین ابن خواجہ اشرف		جینیلی باغ الور تکیہ رسول شاہیان مادہ گشت واصل بحق فدا حسین	۱۸ محرم ۱۲۵۹ھ		آپ نسل خواجہ یوسف ابن ایوب ابن یوسف الہمدانی سے ہین و مرید و سجادہ نشین حضرت مولوی شاہ محمد حنیف رسول شاہی ہوے ہین آپ بعمر بتہر وہ سالہ مرید حضرت موصوف ہوے فقر و فاقہ اختیار کیا ترک و تجرید کی راہ لی گوشہ نشینی و زاویہ گزینی کو قبول کیا

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت ولقب و ولدیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
						ریاضات شاقہ گوارا کین بتیس برس تک بمقام الور پیر کے خدمت مین رہ کر تحصیل و تکمیل ظاہری و باطنی فرماتے رہے پھر بسبب بعض حادثات ناگزیر کے جانب دہلی مراجعت کی اور چالیس برس ایک حجرہ مین بیٹھے رہے جب راجہ بنے سنگھ والیے الور نے ازبس خواہش کی کہ آپ پھر الور اپنے تکیہ مین رونق افروز ہون تو آپکے مرید آپ کو پھر الور لے آئے اور وہی مین وصال ہوا۔ خوارق عادات آپکے مشہور ہین چنانچہ روایت ہے کہ حضرت سید عسکری نواسہ جناب سید حسن رسولنما آپکی خدمت مین حاضر ہوے تو یہہ شعر پڑہا ؎ مستم چنان بکن کہ ندانم ز بیخودی ٭ در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت ٭ یہہ شعر سنکر حضرت شاہ صاحب نے ایک نگاہ ڈالکر فرمایا جاؤ اب اپنے نانا کے قبر پر جا بیٹھو۔ اوسیوقت سے جذب غالب ہوگیا اور مست الست حقیقی بنگئے ایک موقع پر حضرت مولوی سید حاجی غوث علیشاہ پانی پتی کے اعتراض پر آپ نے پیام بہیجا کہ جو مرید آپکا زیادہ متقی نمازی پرہیزگار فیضیاب صحبت ہو اوسکو میرے پاس بھیجئے اور مین اپنا ایک اوباش آزاد رند مشرب خادم آپکی پاس بھیجون پھر دیکھئے کہ میری جام شراب کی کیفیت سے آپکا پختہ کار مرید مسرور ہوتا ہے یا آپکی فیض باطن سے میرا رند مشرب غلام توبہ نصیب۔ اس بنا پر ایک شخص بڑا ہی متقی صوم و صلوٰۃ کا پورا پابند حد درجہ کا ذکی و فہیم اودہر سے اور ایدہر سے اسیطرح ایک دلدادہ متوالہ رند مشرب اودہر سے ایدہر سے بہیجے پر یہہ نتیجہ نکلا کہ حضرت غوث علیشاہ صاحب کا خاص مرید آپکی نظر پڑتے ہی ڈاڑہی مونچھہ مونڈا شراب اوڑانے لگا اور غوث علیشاہ صاحب نے ہرچند جد و جہد کی مگر آپکے مرید پر کچھہ بھی اثر صحبت نہین پڑا جیسا تھا ویسا کا ویسا ہی رہا۔ جب حضرت غوث علیشاہ صاحب کے مریدون نے اسکا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ؎ میان عاشق و معشوق رمزیست ٭ کراماً کاتبین را ہم خبر نیست ٭ اسیطرح کا اور ذکر ہے کہ ایک عالم ظاہری کی زیادہ معترض ہونے پر خاص دور شراب کیوقت آپ نے ایک نظر تیز اوپر ڈالی اور یہہ اشعار پڑھے ؎ بیا ساقی کہ من مردم کفن از برگ تاکم کن ٭ بآب می بدہ غسلم درین میخانہ خاکم کن ٭ بحمل فاتحہ بدہ روحم دگر گورم ازین ترکن ٭ کہ روزے عاقبت ما را بیک جرعہ نجاتم کن ٭ معاً وہ حضرت عالم ظاہری از خود رفتہ ہوے اور شاہ صاحب کو اوسحالت مین بھی بُرا بہلا کہتے رہے خادمون نے روکنا چاہا مگر آپ نے منع کردیا جب حالت موجودہ مین کمی واقع ہوئی تو وہی حضرت معترض عالم ظاہری آپ سے رجوع لائے۔ اور معافی خواہ ہوے۔
ایضاً	حضرت شاہ توکل حسین		سنہ ۱۲۶۲ ہجری	چنبیلی باغ الور	اکثر حصہ در	آپ حضرت شاہ فدا حسین کے مرید و خلیفہ جاز ہین فنافی الشیخ کا جو رتبہ آپ نے حاصل کیا وہ آپ ہی کا حصہ تہا بعد وفات اپنے پیر کے آپ ہی سجادہ نشین ہوے تھے۔
ایضاً	حضرت رنگ علیشاہ		سنہ ۱۲۷۴ ہجری مادہ تاریخ رحلت بکوی جنان شاہ رنگ علی کردہ	ایضاً	ایضاً	آپ مرید و صاحب سجادہ شاہ توکل حسین ہوے ہین اور پیران طریقت کیطرح وہی زاویہ گزینی اختیار کی اور اوسی طریقہ صفائی چار ابرو کے ساتھ آپ کا خاتمہ ہوا۔

نوٹ: عموماً لوگون کو خیال گذرتا ہے کہ خانوادہ سہروردیہ کے خاصکر بڑی متشرع اور پابند شریعت رہی ہین اور قدم خلاف شریعت نہین رکھتے اور سماع تک جایز نہین رکھتے پھر ایسے خانوادہ مین ایسے غیر متشرع رند مشرب طریقہ کیون اور کسطرح روا رکہا گیا۔ شاید اسی خیال سے سید احمد خانصاحب مرحوم نیچری نے سیرت فریدیہ مین لکھا ہے کہ وہ فرقہ رسول شاہیون کا یہہ نہین ہے وہ اور ہے مگر اوسکا پتہ و نشان اونکا نہین لکھا جب یہہ صورت ہے تو ناچار اسی فرقہ کو رسول شاہی ماننا پڑا۔ کیا عجب ہے کہ ظاہری اطوار اس فرقہ نے ملامتیہ ہونیکی وجہ سے اختیار کرلیے ہون جو ظاہر بینون کے آنکھون مین ایسے نظر آتے ہون یا اسکا کوئی خاص واقعہ یا سبب ہو جسکا علم ہمکو نہین جیسا کہ اسی حیلہ مین سدا سہاگ کے فرقہ کے حضرت شاہ موسیٰ صاحب سرمشار سدا سہاگ کے ساتھ واقعہ گذرا تھا اور وہ زنانہ لباس سے ملبوس رہے اور اونکی پیرو بہی اسی طریق پر زنانہ لباس پہنتے چلے آتے ہین (دیکھو بیان حضرت شاہ موسیٰ صاحب سدا سہاگ)۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت لقب و ولدیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب شمایل و خصایل خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
	حضرت اکبر حسین شاہ		سنہ ۱۳۰۰ جمادی الثانی	ایضاً	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین رنگ علی شاہ کے ہوے آپ نے الور ... آپ کو پچاس روپیہ ماہوار خرچ خانقاہ وغیرہ کیلئے ملتے رہے جس سے

آپ نے تکیہ اور سجادگان تکیہ کا نام قایم کیا اور اللہ اللہ کرتے رہے۔ نقل ہے کہ ایکروز ایک شخص متقی پرہیزگار سیاح درویش نے حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر پڑہا ؎ خلاف پیغمبر کسے رہ گزید ؛ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ؛ آپ نے سنا اور اسکے جواب مین یہہ شعر حضرت خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کا پڑہا ؎ در کوی نیکنامی ما را گذر ندادند ؛ گر تو نمی پسندی معذور دار مارا ؛ پہر اوس شخص کو جواب الجواب کی جرات نہ ہوئی۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو منتجاب خان اکبرآبادی نے یہہ قطعۂ تاریخ لکہا ہے ؎ از دانایان سر الہی شنیدہ ام ؛ این نکتہ کہ شاہ گدا را پسند کرد ؛ راہ بقا بیافت ہر آنکس کہ شد فنا ؛ زینوجہ طریق فنا را پسند کرد ؛ در ثلث آخر جمادی الاخر گذشتہ بود ؛ رخصت ازین گذشت فنا را پسند کرد ؛ مشتاق شد اگرچہ غمی از فراق او ؛ آخر رضای خدا را پسند کرد ؛ سال وفات او چو بشنید زد رقم ؛ اکبر حسین شاہ بقا را پسند کرد ؛

	باقر حسین عرف بکر حسین شاہ				بموجب تحقیق حکیم محمد معصوم صاحب تخلص فصیح دہلوی	آپ نہ اپنا اصلی نام بتاتے ہین نہ باپ دادا کا پتہ نشان بیان کرتے ہیں کہ ہمنے قلعہ شاہی مین پرورش پائی اور عمر ۱۹ سال کی تہی ہنگامہ غدر شاہجہان آباد سے نکل کر الور پہونچے وہان اکبر حسین شاہ نے مرید کیا چنانچہ آپ ۲۸ برس تک اپنے پیر کے حیات مین حاضر حضور رہے

اور اب بجاے پیر کے ۲۰ برس سے تکیہ رسول شاہی مین گدی نشین اپنے پیر کے ہین۔ خوش رو ہین خوشخو ہین خوش مزاج ہین ضروری نوشت و خواند بہی کر لیتے ہین ... روزینہ جو راج الور سے ملتا ہے اسپر قانع ہین۔ غنیمت ہے کہ انکی وجود باجود سے خانقاہ کا نام چلا جاتا ہے اور خرقہ رسول شاہی کے نام لیوا اسی نظر آتے ہین۔

اسما مقدس صاحبان خانوادہ سہروردیہ جنکی حالات مولف کو تالیف کتاب تحفۃ الابرار تک دستیاب نہین ہوے جنکو یہہ کتاب پہونچے وہ وقتاً فوقتاً مطلع فرماتے رہین

پیشوا سہروردیہ	حضرت شیخ محمد معروف عموی		۱۴ - ذیقعد سنہ ۲۰۵ھ ہجری	حدیقہ کبری	گلشن فقیری	
ایضاً	حضرت میر ساہو		۲۴ - شوال سنہ ۴۲۳ھ	سترکہ شریف	ایضاً	آپ والد ماجد حضرت مسعود غازی شہید ہین۔
ایضاً	حضرت حاجی شرف الدین		۱۷ - ربیع الثانی سنہ ہجری	حلہ شریف	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ محمود مزدقانی		۱۳ - صفر سنہ ۶۱۵ھ	فوقانیہ	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ جلال الدین		۱۴ - صفر سنہ ۶۱۸ھ	بلخ	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ جلال الدین تبریزی بن عز الدین		۷ - رجب سنہ ۶۴۲ ہجری	تبریز خاص	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ قطب الدین بہاری		۱۳ - شعبان سنہ ۷۸۹ ہجری	بہاری پور	ایضاً	

نام [illegible] خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ مع کنیت و القاب اور ولدیت	تاریخ ولادت صاحبان خانوادہ	تاریخ وفات یعنی عرس	مقام مزار [illegible]	نام کتب جن سے حالات لئے گئے	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و شمایل و خصایل و خرق عادات و فواید و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
پیشوا از سہروردیہ	حضرت شیخ مخدوم حسن		۱۴ رجب سنہ ۷۹۸			
ایضاً	حضرت شیخ میان بایزید		۱۴ ذی الحجہ سنہ ۷۹۷ ہجری	بغداد شریف	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ زاہد بن ابراہیم گیلانی		۱۲ صفر سنہ ۷۹۹ ہجری	گیلان	گلشن فقیری	
ایضاً	حضرت شاہ ابو اسحاق مغربی		۱۴ ربیع الثانی سنہ ۸۶۱ ہجری	بغداد شریف کہنہ	ایضاً	
ایضاً	حضرت سید شاہ داؤد قریشی		۲۱ رمضان سنہ ۹۱۶ھ	کوہ قریشی	ایضاً	
ایضاً	حضرت سید شاہ رزاق پاک		۱۲ ربیع الاول سنہ ۹۵۷ ہجری	بغداد شریف	ایضاً	
ایضاً	حضرت سید شاہ جلال راجی		۴ شوال سنہ ۹۵۸	سہرورد	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ منجن گنجن		۲ جمادی الثانی سنہ ۹۸۰ ہجری	برقہ	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ الہداد عارف		یکم رمضان سنہ ۹۴۰ ہجری	کوفہ	ایضاً	
ایضاً	حضرت سید عبد الجلیل دہلوی		۸ صفر سنہ ۱۰۵۷ھ	دہلی	ایضاً	
ایضاً	حضرت سید شاہ مدقق		۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۰۵۷	حیدرآباد سندھ	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ ادریس		۲۰ رجب سنہ ۱۰۸۷ھ	بلگرام	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ مرتضی انند		۱۷ رمضان سنہ ۱۱۰۷ھ	بغداد شریف	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ واصل الدین		۱۳ صفر سنہ ۱۱۸۸	ہرات	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ لطیف		۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۲ ہجری	کرشک	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ احمد محقق		۲۹ رجب سنہ ۱۱۸۹ ہجری	مشہد مقدس	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ حسین		۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۱۸۳ ہجری	شہر گجرات	ایضاً	

نمبر شمار	صفحہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ
۹۱	۲۴	مخدوم سلطان شیخ حمزہ
۹۲	″	بابا داؤد خاکی
۹۳	″	میران محمد شاہ معروف موجدریا
۹۴	۲۵	سید جھولن شاہ معروف کہوتر شاہ
۹۵	″	سید شاہ جمال لاہوری
۹۶	″	شیخ حسن کنجد گر
۹۷	۲۶	میر حسینی سہروردی
۹۸	″	سید جلال الدین حیدر
۹۹	″	بابا نصیب الدین غازی
۱۰۰	″	حضرت شاہ دولہ گجراتی
۱۰۱	″	شیخ محمد اسمٰعیل لاہوری معروف میاں وڈا
۱۰۲	۲۷	شیخ جان محمد لاہوری
۱۰۳	″	شیخ جان محمد ثانی لاہوری
۱۰۴	″	شیخ کرم شاہ قریشی
۱۰۵	۲۸	شیخ نوروز ریشی
۱۰۶	″	سید شاہ محمد عثمان جھولہ
۱۰۷	″	سید عمادالملک بن شاہ محمد
۱۰۸	″	خواجہ مسعود بن بحری
۱۰۹	۲۹	بابا اروپی ریشی
۱۱۰	″	شاہ ارزانی قادری سہروردی
۱۱۱	″	سید شہاب الدین ہرا
۱۱۲	″	سید عبدالرزاق معروف سید تمی
۱۱۳	۳۰	سید محمود معروف شاہ نورنگ

نمبر شمار	صفحہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ
۱۱۴	۳۰	مولانا حیدر کشمیری
۱۱۵	″	شیخ حبیب اللہ کانی
۱۱۶	″	شیخ حسن لالو
۱۱۷	″	شیخ حاجی بہرام
۱۱۸	″	سید زندہ علی
۱۱۹	″	شیخ عبدالرحیم قادری سہروردی
۱۲۰	۳۱	بابا عبداللہ سہروردی
۱۲۱	″	شیخ حامد قادری سہروردی
۱۲۲	″	شیخ سکندر شاہ
۱۲۳	″	شاہ مراد قریشی
۱۲۴	″	شیخ قلندر شاہ قریشی
۱۲۵	″	مفتی غلام سرور
۱۲۶	۳۲	سید کرم شاہ
۱۲۷	″	سید فضل شاہ
۱۲۸	″	شیخ شمس الدین
۱۲۹	″	شیخ نورالدین عبدالصمد
۱۳۰	″	شیخ کمال الدین
۱۳۱	″	شیخ زین الدین
۱۳۲	″	شیخ نقی الدین
۱۳۳	″	حضرت رسول شاہ
۱۳۳	۳۳	مولوی شاہ محمد لطیف نام مظفر حسین
۱۳۴	″	شاہ فدا حسین
۱۳۵	۳۴	شاہ توکل حسین
۱۳۶	″	رنگ علیشاہ
۱۳۷	۳۵	اکبر حسین شاہ
۱۳۸	″	باقر حسین

نمبر شمار	صفحہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ
۱۳۹	۳۵	شیخ محمد معروف
۱۴۰	″	میر ساہو
۱۴۱	″	حاجی شرف الدین
۱۴۲	″	شیخ محمود خرد قانی
۱۴۳	″	شاہ جلال الدین
۱۴۴	″	شیخ جلال الدین تبریزی
۱۴۵	″	شاہ قطب الدین بہاری
۱۴۶	۳۶	شیخ مخدوم حسن
۱۴۷	″	شیخ میاں بایزید
۱۴۸	″	شیخ زاہد بن ابراہیم
۱۴۹	″	شاہ ابو اسحاق
۱۵۰	″	سید شاہ داؤد
۱۵۱	″	سید شاہ رزاق
۱۵۲	″	سید شاہ جلال راجی
۱۵۳	″	شاہ شیخن گنجن
۱۵۴	″	شاہ الہداد عارف
۱۵۵	″	سید عبدالجلیل
۱۵۶	″	سید شاہ مدقق
۱۵۷	″	شاہ اویس
۱۵۸	″	شاہ مرتضی انند
۱۵۹	″	شاہ واصل الدین
۱۶۰	″	شاہ لطیف
۱۶۱	″	شاہ احمد محقق
۱۶۲	″	حضرت شاہ حسین

صحت نامہ خانوادہ سہروردیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۹	دیدۂ صدق سے	فرمایا دیدہ صادق سے
۵	۱۴	لیکن اُس کسی کی	لیکن اُسکو کسی کی
۶	۲۴	جماد	جہاد
۱۰	۱۷	آب	آپ
۱۴	۲۳	مہتمم	متہم
″	۲۹	سنجاکی	سنجانی
۱۵	۱۱	کرنا	کرانا
۱۷	۲۲	ویتہ	وٹیہ
۱۸	۴	اور یہی آپکی	اور یہی اثر آپکی
۲۴	۱۳	دوسری	دومری
۲۶	۶	نخور	غور
۲۸	۶	دو چھوڑ کر	دور چھوڑ کر
″	۲۸	روبی	روپی
″	۲۹	سید گہوڑے شاہ	سید گہوڑے شاہ
۲۹	۳	اروپی	روپی
۳۰	۲۲	وشوارنہا	شورنہا
″	۲۶	میاں بالاپیر	میاں میر بالاپیر
۳۱	۸	بابا جامہ	
″	۱۴	پنجاب قرات	پنجاب میں قرات
″	۲۱	ترجیع ہند	ترجیح بند
۳۲	۱۹	خداشناقت	خداشناخت
″	″	نہیں کیا تہا	نہیں ہوا تہا
۳۵	۱۰	بہ سوائے اسکے	سوائے اسکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون

جلد اول منجملہ بیان حضرت خانوادہ قادریہ نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین منجملہ شش جلد

کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ

الموسوم بنام تاریخی

تحفۃ الابرار

سنہ ۱۳۲۳ھ

مؤلفہ و منتخبہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال اخی جناب مولوی مرزا آفتاب بیگ صاحب مرحوم

محمد نواب مرزا بیگ صاحب پنشنر تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی عفی عنہ

در مطبع رضوی واقع دہلی بانصرام سید حسن مہتمم طبع شد

رجسٹری شدہ

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ۔
پیشوائے نقشبندیہ	حضرت سلمان فارسی کنیت ابو عبد اللہ	اصفہان	۱۷ رجمادی الثانی ۳۵ھ یا ۳۳ھ عمر بقولے ایک ہزار سال یا پانچسو سال یا ساڑھے تین سو سال یا	مدائن یا کوفہ [illegible]	خزینۃ الاصفیا	آپ کو فیض اس نسبت کا حضرت امیر المومنین صدیق اکبر سے پہنچا ہے۔ جو کبار اصحاب حضرت صلعم سے تھے۔ وطن آپکا شہر اصفہان ہے۔ آپ کے والد گبر آتش پرست تھے ابتدا مین اس دین مجوسی سے بیزار ہوکر دین موسوی مین آگئے تھے بعد اسکی دین نصارا عیسوی مین داخل ہوئے۔ جس راہب کے ہاتھ پر یہ دین نصارا قبول کیا تھا اوسنے اپنے مرنے کے وقت پیغمبر آخر الزمان کے مبعوث ہونے کی بشارت آپکو دیکر کہا تھا کہ اوس دین کو قبول کرنا اور مدینہ جانا۔ چنانچہ بعد وفات راہب کے آپ روانہ سمت مدینہ ہوے۔ راہ مین آپ کو ایک شخص نے بہ تہمت غلامی پکڑ لیا اور ایک جہودی سکنہ مدینہ کے ہاتھ فروخت کر دیا جب آنحضرت صلعم مدینہ مین مبعوث ہوے تو آپ دائرہ اسلام مین داخل ہوے۔ اور سرور عالم کی امداد سے آزادی حاصل کی اور اصحاب صلعم مین ممتاز ہوے۔ آپ نے بہ عہد خلافت حضرت عثمان رضی مدائن مین وفات پائی۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ السابق اربعة انا سابق العرب وصہیب سابق الروم وسلمان سابق الفرس وبلال سابق الحبش وبروز خندق فرمایا ہے کہ سلمان منا اہل البیت یعنی سلمان میرے اہل بیت سے ہے۔
"	حضرت ابو حلیم حبیب بن سلیم راعی					آپ مرید سلمان فارسی تھے آپکا جائے مسکن کنارے دریائے فرات تھا تمام عمر عزلت مین بسر کی نقل ایک مشایخ سے ہے کہ ایک روز مین آپکے گھر گیا دیکھا کہ گرگ اور گوسفندان باہم ملے جلے ہین۔ بعد فراغ نماز مین نے سلام کیا آپ نے فرمایا کہ اے بچہ کس کام کو آیا۔ کہا کہ آپکی زیارت کو۔ فرمایا جزاک اللہ عرض کی گرگ کو گوسفندون کے ساتھ موافق دیکھتا ہون یہ کیا بات ہے۔ فرمایا۔ راعی انکا حق کے ساتھ موافق ہے یہ کہکر ایک پتھر اٹھایا اوسکے نیچے سے دو چشمے نکلے ایک شیر کا دوسرا شہد کا عرض کی یہ درجہ کسطرح حاصل کیا کہا بمطابعت رسول صلعم۔ اے پسر قوم موسی با وجودیکہ مخالف تھی سنگ خارا نے اونکو پانی دیا۔ حالانکہ موسی بدرجہ محمد صلعم نہ تھے اور جس حالت مین مین تابع حضرت موصوف ہون تو کیا مجھے پتھر شیر اور شہد نہین دیوین گے۔ عرض کی مجھے نصیحت کرو۔ فرمایا لا تجعل قلبك صندوق الحرص وبطنك وعاء الحرام۔ یعنی دل کو محل حرص وہوا نہ کرو اور شکم کو برتن حرام نہ بناؤ۔
"	حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق کنیت ابو محمد و بقولے ابو عبد الرحمن۔		۱۴ رجمادی الاول سنہ ۱۰۸ھ یا ۱۰۸ھ وبقولے ۱۱۱ و ۱۱۲ھ و ۱۰۲ھ عمر زائد از یکصد کل		خزینۃ الاصفیا وسفینۃ الاولیا	آپ نبیرہ حضرت ابو بکر صدیق کبار تابعین و اعظم فقہائے مدینہ منورہ سے تھے اور آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ پھوپھی اپنی کے گھر مین تربیت اور پرورش پائی تھی اب فقہائے مدینہ سے ہین اور امام بخاری نے صحیح البخاری اپنی مین آپ کو افضل زمانہ سے ذکر کیا ہے۔

نمبر شمار پیشوایان خانوادہ	نام اقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت باسعادت	تاریخ وفات و عمر شریف	مقام مزار پر انوار	نام ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل و خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات و فوائد وغیرہ۔
پیشوائے نقشبندیہ	حضرت امام جعفر صادق	روز دوشنبہ ۱۷ ربیع الاول سنہ ۸۳ ہجری	۱۵ رجب سنہ ۱۴۸ھ یا ۱۵ شوال	جنت البقیع مقبرہ حضرت امام حسن		پیران عظام سلسلہ نقشبندیہ نے اپنے شجرہ میں فیض اس نسبت کا حضرت قاسم سے حضرت امام صادق جعفر کا حاصل کرنا لکھا ہے۔ اور حضرت امام جعفر سے نسبت نقشبندیہ دو طرف منتہی ہوتی ہے۔ ایک بطریق اکبر جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ اور دوسری پشت بہ پشت بجناب اسد اللہ غالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔
سرفشان خانوادہ طیفوریان نمبر ۲ و پیشوائے نقشبندیہ	حضرت شیخ بایزید بسطامی نام طیفور بن عیسیٰ لقب سلطان العارفین	سنہ ۱۳۶ھ	سنہ ۲۶۹ھ یا سنہ ۲۶۱ھ ۱۵ یا ۱۷ شوال مادہ تاریخ عمر ۱۳۳ سال	بسطام عراق عجم میں مشہور قصبہ ہے	خزینۃ الاصفیا نور العارفین سفینۃ الاولیا تکملہ سیر الاولیا	آپ اعظم خلفائے حضرت امام جعفر صادق کبائر اولیائے عصر سے تھے آپ کے دادا دین آتش پرستی سے اسلام مین آئے تھے حضرت جنید بغدادی فرماتے ہین کہ بایزید ہمارے درمیان مین ایسا ہے جیسا کہ حضرت جبرئیل فرشتون مین اور وہ جوش کر کو فضیلت دیتے ہین صحو پر وہ بایزید ہی ہین کسی کو آپ سے پہلے حقائق مین چندان انبساط نہ تھا جیسا کہ آپ کو تھا شیخ ابو سعید ابو خیر کہتے ہین کہ ہیزدہ ہزار عالم بایزید سے پر دیکھتا ہون لیکن بایزید درمیان نہین یعنی جو بایزید تھے وہ حق مین محو تھے آپ فرماتے ہین کہ مین نے اللہ تعالیٰ کو خواب مین دیکھا اور عرض کی کہ تیری طرف کی راہ کیا ہے کہا از خود گذشتنی و رستنی۔
پیشوائے نقشبندیان و انصاریہ و اویسیہ و شطاریہ	حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی نام علی بن جعفر بن سلیمان	سنہ ۳۵۲ھ	۱۰ محرم یعنی عاشورہ سنہ ۴۲۵ھ یا ۱۵ رمضان عمر ۷۳ سال	خرقان قزوین کے قریب ایک قصبہ ہے عراق عجم مین	خزینۃ الاصفیا تذکرۃ الاولیا مراۃ الاسرار	آپ کا انتساب طریقت اویسیہ بروحانیت حضرت بایزید بسطامی اسطرح پر ہے کہ آپ مرید و خلیفہ شیخ ابو المظفر مولانا ترک الطوسی اور وہ مرید شیخ ابو یزید العشقی اور وہ مرید شیخ محمد مغربی اور وہ سلطان العارفین بایزید بسطامی ہوے ہین۔ کیونکہ آپکی ولادت بعد وفات حضرت بایزید بسطامی ہوئی تھی۔ **نقل** ہے کہ بارہ برس تک بعد تربت بایزید سے آواز آئی کہ اے ابو الحسن وہ وقت آگیا ہے کہ تم خلق کی رہنمائی کرو آپ نے کہا کہ مین اُمّی ہون۔ آواز آئی کہ اے ابو الحسن پایا جو کچھ کہ حق سے تو نے چاہا تھا اور فاتحہ شروع کر۔ آپ نے فاتحہ شروع کی جب خرقان مین پہنچے قرآن تمام کیا اور باب علوم ظاہری و باطنی کھل گئے۔ **نقل** ہے کہ ایک جماعت سفر مین جاتی تھی آپکی خدمت مین آکر عرض کی کہ راہ پر خوف ہے۔ ہمکو کوئی تعویذ بتاؤ کہ وقت خوف کے کارآمد ہووے فرمایا اوس وقت ابو الحسن کو یاد کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یاد کرنے آپ کے نام سے تمام مال متاع راہزنان سے محفوظ رہا **نقل** ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے حاضر حضور ہوکر تلقین کی استدعا کی فرمایا چار چیز کو نگاہ رکھو اول احسن کما احسن اللہ الیک۔ دویم فرمان خدا و رسول کو بجا لاؤ اور مناہی سے پرہیز کرو۔ سوم بارہ خاکی ہے رجوع اپنی اصل کی طرف رہو ایسا نہو کہ آتش مین گرفتار ہو۔ چہارم ہر نفس کو نفس واپسین شمار کرو اور موت سے غافل نہ رہو۔ محمود نے کہا کہ میرے حق مین دعائے خیر کرو آپ نے فرمایا (اے محمود عاقبت محمود باد) پس محمود نے بدرہ زر پیش نذر کیا شیخ نے قرص نان جوین خشک محمود کو دیا اور کہا کھاؤ حلال ہے۔ محمود نے نوالہ مونہہ مین ڈالا ہر چند چباتا تھا مگر حلق سے نیچے نہین اُترا۔ بادشاہ نے کہا یہ لقمہ خشک حلق سے نہین اوترتا۔ کہا ہان ایسا ہی یہ زر کہ تو لدیا ہے میرے حلق مین نہین جاتا اوٹھا لیجا کہ میرے کارآمد نہین ہے۔ بادشاہ نے عرض کی کہ کوئی چیز مجھے یادگار اپنی دو شیخ نے پیراہن اپنے بدن سے اوتار کر دئے اور رخصت کیا۔ اتفاقاً اوس سال محمود ہندوستانی مہم سومنات پر پہنچا۔ قریب تھا کہ شکست بادشاہ کو ہووے بادشاہ گھوڑے سے

نام سلسلہ خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	حوالہ کتب	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔
						اوترا اور گوشہ مین جاکر خرقہ شیخ ابوالحسن کو اپنے آگے رکھکر مونہہ خاک پر ملا اور کہا الٰہی بعزت و حرمت اس پیرہن کی فتح و نصرت اہل اسلام کو نصیب کر فوراً تیر دعا بہدف اجابت پہنچا اور درحالت جنگ ایسا واقعہ ظہور مین آیا کہ معاندان لشکر خود کو لشکر سلطان جانکر مارنے لگے یہانتک کہ ہزارہا ہزار قتل ہوگئے اور باقی ماندہ بھاگ گئے اور فتح و فیروزی بادشاہ اسلام کو ہوئی۔ اوس شب سلطان نے خواب مین دیکھا کہ شیخ ابوالحسن فرماتے ہین اے سلطان آبرو و حرمت خرقہ میری کی برباد کی اگر اوسوقت مین چاہتا کہ تمام اہل ہند داخل اسلام ہوجاوین حق تعالیٰ قبول فرماتا۔ بادشاہ نے افسوس کیا۔ جب وفات شیخ نزدیک پہنچی تو آپ نے وصیت کی کہ میری قبر زمین سے تیس گز نیچی کیجاوے کیونکہ زمین بسطام زیر زمین خرقان ہے اور یہ ترک ادب ہے کہ جسم میرا بالائے اندام بایزید سے رکھا جاوے۔ چنانچہ ایساہی کیا گیا۔ بعد وفات ایک سنگ برنگ سفید اوپر آپکی تربت کے رکھا دیکھا اور چونکہ زمین پر نشان قدم شیر لوگون نے دیکھا تھا جاناکہ شیر لایا ہے جو کوئی ہاتھ اوپر اوس سنگ مزار کے رکھکر حاجت خدا سے چاہتا ہے خدا اوسکی دعا قبول کرتا ہے صاحب تذکرۃ الاولیا نے اس عمل کو واسطے اجابت دعا کے مجرب لکھا ہے۔
پیشوائے نقشبندیہ وبیسویہ	حضرت شیخ ابوعلی فارمدی نام فضیل بن محمد	قریہ فارمد	۱۶ ربیع الاول یا ذالحجہ ۴۷۷ھ	طوس یا فارمد جو ضلع طوس خراسان مین ہے	خزینۃ الاصفیا شفاء العلیل	آپ شاگرد امام ابوالقاسم قشیری ہین اور انتساب طریقت دو طرف سے ہے۔ ایک بہ شیخ ابوالقاسم گورگانی طوسی کہ جنکا نام علی ہے اور کنیت ابوالقاسم ہے دوسرا بہ شیخ المشایخ ابوالحسن خرقانی (یا ابوالحسن خضری) آپ شیخ الشیوخ خراسان تھے اور اپنے وقت کے قطب مدار۔
″	حضرت خواجہ یوسف ہمدانی کنیت ابویعقوب بن ابویعقوب	۲۷ رجب ۵۰۵ھ	۲۷ رجب ۵۳۶ھ یا غرہ صفر عمر ۱۳ سال	مرو	اخبار الاخیار مرآۃ الاسرار رسالہ خواجہ عبدالخالق	آپکا شجرہ نسب شاہان ایران سے ملکر حضرت شیث بن آدم تک پہونچتا ہے ابتدا مین بغداد گئے اور حضرت غوث الاعظم کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تھے تحصیل علم کے لئے سمرقند گئے بعد تحصیل علم کے ریاضت و مجاہدہ کیا۔ حضرت ابوعلی فارمدی کے آپ مرید و خلیفہ تھے آپ مجلس وعظ مین کلمات عالی فرمارہے تھے دو فقیر مجلس مین حاضر تھے آپکو انھون نے کہا چپ رہو بدعتی ہو آپنے تیز نظر سے اونکی طرف دیکھا دونون اوسی وقت مرگئے ~~؎~~ پروانہ ازان سوخت کہ باشمع درافتاد ٭ با سوختگان ہر کہ درافتاد درافتاد ٭ اڑتیس حج پیادہ پا کئے اور دو ہزار ختم قرآن بقرات حفص اور سات سوپارہ کتب تفاسیر حدیث و فقہ و اصول فروع و کلام حفظ رکھتے تھے۔ اور بہت مشائخون کو دیکھا تھا۔
پیشوائے نقشبندیہ وبیسویہ	خواجہ عبدالخالق غجدوانی بن امام عبدالجمیل		۱۲ ماہ ربیع الاول ۵۷۵ھ	غجدوان بخارا سے ۲۸ میل پر ایک نامی قصبہ ہے	″ و تکملہ سیر الاولیا	آپ امام مالک رح کی اولاد مین ہین آپ کے والد شہزادہ روم کے تھے حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کے والد کو آپکے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی اور عبدالخالق نام رکھا تھا۔ آپ نے جوانی مین حضرت خضر علیہ السلام سے تعلیم پائی تھی حضرت خضر نے آپکو فرزندی مین لیا تھا اور بموجب ارشاد حضرت خضر علیہ السلام کے آپ حضرت یوسف ہمدانی کے مرید و خلیفہ ہوے تھے۔ کلمات طیبات آپ کے یہ ہین۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ خلوت در انجمن۔ سفر در وطن۔ یادکرد۔ بازگشت۔ نگاہ داشت۔ یادداشت۔ دیگر

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانواده	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ۔
						اصطلاحات وقوف زمانی و وقوف عددی۔ وقوف قلبی تفصیل ان اصطلاحات کی مختصر یہ ہے۔ (ہوش دردم) یعنی انتقال نفس کا دوسرے نفس مین غفلت سے نہ ہو)۔ (نظر برقدم یعنی حرکات وسکنات مین حاضر ہونا) (سفر در وطن۔ صفات ذمیمہ سے باوصاف حمیدہ انتقال کرنا) (خلوت درانجمن یعنی ظاہر باخلق وباطن ساتھ حق کے ہو) (یادکرد یعنی ذکر قلبی یالسانی۔ (بازگشت) یعنی رجوعیت بحق سبحانہ اصطلاح ہے کہ ہربار کلمہ طیب کہے اور پیچھے اوسکے کہے کہ خداوندا مقصود میرا توہی ہے۔ (نگاہداشت) محافظت اس رجوعیت کی ہے گفت زبان۔ (یادداشت) یعنی رسوخیت سے نگاہداشت ہے۔ (وقوف زمانی) مراد محاسبہ اوقات ہے (وقوف عددی) عبارت رعایت عدد سے ذکر کرتے ہین۔ (وقوف قلبی) مراد ارتباط وآگاہی مذکور سے ہے۔
پیشوائے نقشبندیہ ویسویہ	حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری۔	ریوگر غرہ ماہ شوال ۵۱۵ھ		ریوگر مضافات بخارا یا شماس یہ شہر بخارا	خزینۃ الاصفیا [illegible]	آپ مرید وخلیفہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے ہوئے ہیں اور سجادہ نشین اپنے پیر روشن ضمیر کے تھے۔ اور ببارشاد طالبان حق مصروف ہے۔
"	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی	قصبہ انجیر فغن ایک موضع کا نام ہے قریب بخارا کے	۱۷ ربیع الاول ۷۱۵ھ ستاسونپڈ	انکبن بخارا کا مشہور قصبہ ہے تخمینا پندرہ میل بخارا سے		آپ مرید وخلیفہ حضرت خواجہ محمد عارف کے ہوئے ہین کسب حلال بکسب گلکاری کیا کرتے تھے۔ آپکا فرمودہ ہے۔ کہ ذکر جہر اوسکو سزاوار ہے کہ دل اوسکا ریا سے اور زبان دروغ اور غیبت سے اور حلق لقمہ حرام سے اور آنکھ اوسکی نظر بد سے اور توجہ غیر حق سے پاک ہووے۔
"	حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینی۔	رامتین ۵۹۱ھ بخارا کا ایک قصبہ ہے	۲۷ رمضان ۷۱۸ھ یا ۲۸ ذیقعدہ ۷۱۵ھ	خوارزم ماوراءالنہر کا مشہور شہر ہے عمر ۱۲۷ سال	سراۃ السالکین	آپ مرید وخلیفہ حضرت محمود فغنوی ہین آپکا لقب عزیزان ہے۔ آپ کپڑا بنا کرتے تھے حضرت مولانا روم آپکی شان مین یون فرماتے ہین ؎ گر نہ علم حال فوق حال بودی کسے شدے + بندہ اعیان بخارا خواجہ نساج را + آپ سے کسی نے پوچھا کہ ایمان کیا ہے فرمایا (کندن وپیوستن) یعنی از دنیا کندن اور بحق پیوستن ہے۔
"	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی	سماس	۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ	سماس ایک قریہ ہے طوس مین جسکو اب مشہد کہتے ہین		آپ خلیفہ حضرت عزیزان علی رامتینی کے ہین۔ حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند کو اپنی فرزندی مین لیا تھا اور اپنے خلیفہ میر سید علی کلال کو فرمایا تھا کہ بہاءالدین کے حق مین تربیت وشفقت سے دریغ نہ کرنا۔ اگر تقصیر کی تو تمکو نہ چھوڑونگا میر سید علی نے منظور کیا اور کھڑے ہوکر اور سینہ پر ہاتھ رکھکر کہا کہ مرد نہ ہون جو تقصیر کرون۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات وارشادات و فوائد وغیرہ۔
پیشوائے نقشبندیہ ویسویہ	حضرت میر سید علی گلال بن سید حمزہ	سوخار	۸ر جمادی الاول سنہ ۷۷۲ھ یا ۸ر جمادی الثانی			آپ سید حسینی اور خلیفہ بابا سماسی کے ہوے ہین - اور پیشہ ورس گری رکہتے تھے بزبان بخارا اس گر کو کلال کہتے ہین۔ بابا سماسی نے آپکو فرزندی مین قبول کیا تھا بیس برس خدمت مین اپنے مرشد کی ہر ہفتہ مین دوبار سوخار سے سماسی پہنچا کرتے تھے جسکی مسافت پانچ فرسنگ شرعی تھے ۱۱۴ اصحاب آپ سے صاحب ارشاد ہوے تھے۔ آپ نے خوش خبری سلطنت ممالک شرقی و مغربی کو با امیر تیمور صاحب قران پہونچایا تھا۔
”	حضرت خواجہ حسن انداقی بن ابو محمد حسن بن حسین انداقی۔ انداق شہر ہے مضافات بخارا سے		۲۶ر رمضان سنہ ۵۵۲ھ	بخارا بیرون دروازہ کلاباد	خزینۃ الاصفیا بحوالہ رشحات	آپ اعظم مشائخ و کبرائے خلفاء خواجہ یوسف ہمدانی ہوے ہین تربیت مریدان و دعوت حق مین فرید العصر تھے۔
”	حضرت شیخ عبداللہ برقی	خوارزم	سنہ ۵۵۵ھ	بخارا بیرون شہر	خزینۃ الاصفیا بحوالہ رشحات	آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی ہوے ہین آپکو برقی اسلئے کہتے ہین کہ آبا و اجداد آپکے گلہ گوسفندان رکھتے تھے اور اونکی تجارت کرتے تھے
سرتاج یسویہ و پیشوائے نقشبندیہ	حضرت خواجہ احمد یسوی	قصبہ یسی از بلاد ترکستان	۲۷ر شوال سنہ ۵۶۲ھ	قصبہ یسی	خزینۃ الاصفیا	آپ نے خرقۂ خلافت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی سے پہنا تھا اور بعد اپنے پیر کے سجادہ نشین ہوکر مسند ارشاد پر متمکن رہے بحالت طفولیت آپ منظور نظر شیخ باب ارسلان تھے جو عظمائے مشائخ ترک سے شمار ہوتے تھے اور آپ کو اونہون نے باشارت حضرت رسول صلعم خواجہ ارسلان نے تربیت کی تھی اور اونکی حیات تک اونہین کی خدمت مین رہے بعد وفات اونکی بخارا مین آکر خواجہ یوسف ہمدانی کی خدمت مین رہکر تکمیل کو پہنچے تھے۔
”	حضرت خواجہ حکیم سلیمان آتا۔ آتا بمعنے صاحب بزرگ و پدر و پیر مرشد بزبان ترکی ۱۲	ولایت خوارزم موضع آق قورغان	سنہ ۵۸۲ھ ہجری	آق قورغان	ایضاً	آپ خلفائے اعظم شیخ احمد یسوی ہوے ہین اونکی وفات کے بعد آپ ہی سجادہ نشین مسند ارشاد پر متمکن رہے ہین۔
ایضاً	حضرت خواجہ منصور آتا		سنہ ۵۹۴ھ	یسی	ایضاً	آپ بھی خلیفہ حضرت خواجہ احمد یسوی ہوئے ہین اور فرزند ارجمند حضرت والا شان باب ارسلان تھے آپ کے مرشد آپکا پاس ادب بہت کرتے تھے اور اپنے مریدون کو آپکے پاس تلقین کے لئے بھیجتے رہتے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ تاج آتا		سنہ ۵۹۶ھ	ایضاً	ایضاً	آپ نے حضرت خواجہ احمد یسوی سے ارادت حاصل کی تھی کاملان وقت سے ہوے ہین اسدرجہ کا استغراق آپکو تھا کہ اپنے اور بیگانہ کو شناخت نہین کر سکتے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ سعید آتا	خوارزم	سنہ ۶۱۵ھ	خوارزم	ایضاً	آپ خلفائے نامدار خواجہ احمد یسوی ہوے ہین اور سجادہ نشین ہوکر طالبان حق کو واصل بحق سالہا سال کرتے رہے۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ-
منشاء سلسلہ وپیشوا نقشبندیہ	حضرت خواجہ زنگی آتا		سنہ [illegible]۵۶	ولایت تاشکند تاشکند ترکی مین مشہور شہر ہے	ایضاً بحوالہ رسالہ سیر قاضی	آپ فرزند حضرت تاج آتا بن بابا ارسلان ہین اول جد بزرگوار کی خدمت مین رہ کر تربیت پائی پھر بخدمت خواجہ حکیم آتا حاضر ہوکر خرقہ خلافت پایا و بارشاد حق مشغول ہے جو کوئی واسطے مراد دینی یا دنیاوی کے آپکے مزار پر جاتا ہے نامراد نہین ہوتا مولانا محمد قاضی اپنے رسالہ سیر قاضی مین فرماتے ہیں میں خواجہ کے مزار پر گیا مزار سے آواز اللہ اللہ کی آتی تھی-
ایضاً	حضرت خواجہ سید آتا نام سید احمد		سنہ ۷۱۰ھ	بخارا	ایضاً	آپ اعظم خلفاے حضرت خواجہ زنگی تھے آپ کے خوارق عادات و کرامات کی بہت کچھ روایتین ہین جو اس مختصر میں گنجایش نہین رکھتی-
ایضاً	حضرت خواجہ اولیا کبیر		سنہ ۶۲۸ھ	ایضاً	ایضاً	آپ اعظم خلفاے حضرت عبد الخالق غجدوانی ہوسے ہین اور اونہون نے آپکو فرزندی مین قبول فرمایا تھا آپکو اسقدر جذب و استغراق غالب تھا کہ خیال غیر کا دل مین خطور نہین کرتا تھا-
ایضاً	حضرت خواجہ غریب		سنہ ۷۱۱ھ		خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند رشید و خلیفہ حضرت خواجہ اولیا کبیر کے ہوسے ہین متقی و متورع و صاحب ارشاد گزرے ہین-
ایضاً	حضرت خواجہ احمد صدیق		سنہ ۶۵۷	قصبہ مغیان بخارا سے ۹ میل پر قصبہ ہے	ایضاً	آپ خلیفہ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی ہین ہزارون طالبان حق کو واصل بحق کیا وقت وفات باقیماندہ طالبان کو حوالہ خواجہ عارف ریوگری فرمایا اور اونکی خدمت میں طالبان حاضرہ کر اپنی مراد تکمیل کو پہونچے-
ایضاً	حضرت خواجہ سلیمان کرمینی	قصبہ کرمین بخارا سے ۱۲ فرسنگ ہے	سنہ ۶۵۸ھ	کرمینہ بخارا سے ۱۲ میل پر قصبہ ہے	ایضاً	آپ بھی خلیفہ خواجہ عبد الخالق ہوسے ہین غایت درجہ کے عالم و عامل و متقی گذرے ہیں-
ایضاً	حضرت خواجہ میر حسن معروف بمیر خورد		سنہ ۷۱۹ھ	وابکنی سدر مقام بخارا سے ۵ میل	ایضاً	آپ نے خرقہ خلافت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی سے پایا تھا-
ایضاً	حضرت شیخ یادگار کیسرونی		سنہ ۸۰۰ھ	کیسرون قریہ ہے بخارا سے دو فرسنگ	ایضاً	آپ خلیفہ حضرت میر سید کلال ہوسے ہین اور حضرت میر موصوف نے اپنے صاحبزادہ شاہ امیر کو واسطے تعلیم و تربیت کے آپکے سپرد کیا تھا چنانچہ شاہ امیر آپ کی توجہ کی تاثیر سے درجہ اعلی پر پہونچے تھے-
ایضاً	حضرت خواجہ علاؤالدین بخاری		سنہ ۸۰۲ھ	بخارا	ایضاً	آپ اجل اصحاب خواجہ بہاوالدین نقشبندی کے ہوسے ہین اول آپ نے خواجہ میر سید کلال سے ارادت حاصل کی تھی بعد وفات اونکی خواجہ بہاؤالدین نقشبندی کی خدمت مین حاضرہ کر درجہ کمال کو پہونچے تھے-

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانزادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔
نشان بیعت و پیشوا و نقشبندیہ	حضرت خواجہ میر عمری امیر کلال		سنہ ۸۰۳ھ	سوخار	خزینۃ الاصفیا	آپ اولیائے نامدار و مشائخ ذوی الاقتدار اور فرزند چہارم سید میر کلال ہیں اور نذر پدر بزرگوار اپنے ہیں سب فرزندوں سے زیادہ عزیز تھے اور حسب الارشاد والد خود خدمت میں خواجہ جمال الدین سیستانی تربیت پائی تھی۔
ایضاً	حضرت خواجہ امیر بن سید امیر کلال		سنہ ۸۰۴ھ	ایضاً	ایضاً	آپ خلف الرشید و مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہوئے ہیں اور بڑے زاہد و پرہیزگار تھے واسطے قوت حلال کے نمک صحرا سے لاکر فروخت کیا کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ عارف دیک کرانی		سنہ ۸۰۴ھ	قریہ دیک کران تابع ہزارہ بفاصلہ ۲ [illegible]	ایضاً	آپ خلیفہ حضرت سید امیر کلال ہوئے ہیں حضرت موصوف بارہا فرماتے کہ مثل ان دو تن یعنی خواجہ بہاؤالدین نقشبند و مولانا عارف دیک کرانی اور کوئی مرید نہیں ہے خواجہ بہاؤالدین بہت ادب آپکا کیا کرتے تھے اور سفر حجاز میں ہمراہ تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ میر برہان بن میر کلال		سنہ ۸۰۵ھ	سوخار	ایضاً	آپ فرزند و خلیفہ نخستین حضرت میر کلال ہیں اور حضرت میر نے آپکو واسطے تربیت ظاہری و باطنی کے حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبند کے سپرد کیا تھا۔
ایضاً	حضرت خواجہ شیخ محمد		سنہ ۸۰۵ھ		ایضاً	کبار اصحاب و احباب حضرت خواجہ میر کلال ہوئے ہیں اور کاملان عہد و مشائخان وقت سے تھے
ایضاً	حضرت مولانا بہاؤالدین قشلاقی		سنہ ۸۰۶ھ	قشلاق بخارا سے ۱۲ فرسنگ یا ۳۶ میل ہے	ایضاً	آپ محبان خاص و صاحبان بالاختصاص خواجہ امیر کلال سے ہوئے ہیں جامع علوم ظاہری و باطنی و مخزن رموز صوری و معنوی صاحب آیات و کرامات تھے۔ آپ اور سب خلفا و عظام سید میر کلال سے حضرت خواجہ نقشبند کی غایت درجہ کی محبت اور اختلاط رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ میر حمزہ بن سید امیر کلال		سنہ ۸۰۸ھ	سوخار	خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند دوم و خلیفہ حضرت سید میر کلال ہوئے ہیں حضرت موصوف نے آپکا نام اپنے والد بزرگوار پر رکھا تھا بابا میر کلال فرمایا کرتے تھے جو کوئی

آپکی خدمت میں حاضر ہوگا بروز بیعت بتوجہ آپکے قلب طالب کا ذاکر ہو جاتا اور تین روز میں ذکر سلطان الاذکار ہر رگ و پوست سے جاری ہو جاتا تھا کتاب مقامات میر حمزہ آپ کی تالیف ہے کسب حلال سے آپکا قوت لایموت تھا۔

ایضاً	حضرت شیخ جمال الدین سیستانی		سنہ ۸۱۳ھ		ایضاً	خلفای کرام و اصحاب عظام میر سید کلال سے ہوئے ہیں حضرت میر نے اپنے فرزند چہارم خواجہ عمر کو
ایضاً	حضرت خواجہ امیر کلال ورشی	ورش	سنہ ۸۱۶ھ	ورش بخارا سے ۹ میل ہے	ایضاً	اجلہ اصحاب و اعظم احباب حضرت سید میر کلال سے آپ ہوئے ہیں۔
ایضاً	حضرت بابا شیخ مبارک بخاری	کرمیک	سنہ ۸۱۷ھ		ایضاً	آپ اصحاب کبار میر حمزہ سے ہوئے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ آپ بھی اصحاب میر کلال ہی سے ہیں
ایضاً	حضرت خواجہ حسام الدین شاشی بخاری بن مولانا حمید الدین۔		سنہ ۸۱۹ھ	بخارا	ایضاً	آپ خلیفہ میر حمزہ جامع علوم ظاہری و باطنی ہوئے ہیں اور اپنے وقت کے علماء سے علم طریقت و شریعت و حدیث و تفسیر میں سبقت لیگئے تھے خواجہ عبید اللہ احرار فرماتے

ہیں کہ مولانا حمید الدین پدر بزرگوار آپکے حالت نزع میں تھے آپ نے اپنے والد کو سخت مشوش پایا کہا ای باپ کیا حال ہے انہوں نے فرمایا مجھ سے وہ چیز طلب کرتے ہیں جو میں نہیں کہتا حیران ہوں اور یہی باعث تشویش کا ہے آپنے فرمایا کہ ایک ساعت بقلب خود متوجہ ہو جب متوجہ ہوئے آپ ہی سر مراقبہ میں کیا بعد ایک ساعت کے مولانا حمید الدین نے چشم کھولکر کہا جزاک اللہ فی الدارین خیرا اسوقت میں نے وہ چیز پائی ہے کہ اپنی تمام عمر میں نہیں پائی تھی بعد اسکے جان بحق تسلیم ہوئے۔

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقدس صاحبان خانوادہ</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td>مشاہیر و پیشوا نقشبندیہ</td><td>حضرت مولانا کمال الدین میناع</td><td></td><td>سنہ ۸۳۰ھ</td><td>میدان پرگنہ کوفین و قصبہ سمرقند کا ایک موضع ہے وفیات</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ خلیفہ میر حمزہ ہیں بعد وفات پیر روشن ضمیر کے سجادہ نشین ہو کر طالبان حق کو فیض پہنچاتے رہے۔</td></tr>
<tr><td>سرہنشاہ خانوادہ نقشبندیان</td><td>حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبند بن محمد بخاری۔</td><td>غرہ ماہ محرم ۷۱۸ھ</td><td>۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ عمر ۷۳ سال</td><td>قصر عارفان قریہ ہے مضافات بخارا سے قصبہ بخارا سے تین میل پر ہے۔</td><td>اخبار الاخیار مراۃ الاسرار</td><td>آپکو حضرت خواجہ محمد بابا سماسی نے فرزندی میں لیا تھا آپ سید امیر کلال کے مرید و خلیفہ ہوتے ہیں خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی روح سے آپکو فیض ہوا ہے۔ وجہ تسمیہ نقشبند یہ ہے کہ آپ اور آپ کے والد بزرگوار کمخاب بافی کیا کرتے تھے مذہب حنفی رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری جنازہ کے آگے یہ بیت پڑہنا ہے بیت مفلسانیم آمدہ در کوئے تو ✽ شیئاً للہ از جمال روئے تو ✽ دست بکشا جانب زنبیل ما ✽ آفرین بر دست و بر بازوئے تو ✽</td></tr>
<tr><td>"</td><td>حضرت خواجہ محمد پارسا نام محمد لقب پارسا</td><td>سنہ ۷۵۶ھ</td><td>روز پنجشنبہ سنہ ۸۲۳ھ صاحب روم علیہ السلام ۲۳ ذوالحجہ ۸۲۲ چہار شنبہ عمر ۶۷ سال</td><td>مدینہ منورہ متصل قبر حضرت عباس</td><td>خزینۃ الاصفیا بحوالہ انتخاب عین الحیات</td><td>آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ بہاؤالدین نقشبند کے تھے آپ کے پیر نے لقب پارسا آپکو دیا تھا صاحب انتخاب عین الحیات لکھتے ہیں مرزا الغ بیگ حاکم بخارا ہوا محدثان ماوراءالنہر حضرت خواجہ سے نزاع دلی رکھتے تھے۔ از راہ بغض و حسد انہوں نے بغرض مرزا الغ بیگ پہنچایا کہ خواجہ پارسا بہت حدیثیں نقل کرتے ہیں کہ صحت اونکی کسی سند صحیح سے معلوم نہیں ہوتی مرزا الغ بیگ نے واسطے تحقیقات اسکے خواجہ کو طلب کیا اور خواجہ موصوف معہ عصام الدین کے جو شیخ الاسلام سمرقند تھے معہ دیگر اصحاب کے سمرقند تشریف لیگئے ایک مجلس عالی قرار پائی جسمیں مرزا موصوف بذات خود موجود تھے اول خواجہ محمد پارسا</td></tr>
<tr><td colspan="7">نے ایک حدیث فرمائی کہ حاسدون کو اوسکے سنے انکار ہوا۔ اور کہا کہ سند اس حدیث کی کیا ہے۔ فرمایا سند اس حدیث کی مجھے معلوم نہیں۔ اس بات سے حاسدان خوش ہوئے بعد اوسکے خواجہ تھوڑی دیر مراقب ہوئے فرمایا کہ گریہ فلان کتاب میں نہیں ہووے تو منظور ہے۔ معاندان نے قبول کیا۔ کیونکہ کتاب مذکور بالکل نایاب تھی خواجہ موصوف نے شیخ الاسلام عصام الدین سے فرمایا کہ آپ کے کتب خانہ میں فلان مقام اور فلان طاق کے زیر فلان کتاب یہ کتاب رکھی ہے غرض کہ تھوڑی دیر میں کتاب مذکور آگئی اور آپ نے عصام الدین کو کہا کہ یہ حدیث فلان جز و فلان صفحہ و فلان سطر میں لکھی ہوئی ہے دیکھو چنانچہ دیکھا تو وہ حدیث بروایات صحیح لکھی پائی اہل عناد منفعل ہوئے اور مرزا موصوف بمعذرت پیش آیا۔</td></tr>
<tr><td>پیشوائے نقشبندیہ</td><td>حضرت خواجہ علاؤالدین عطار بن محمد بخاری</td><td>بخارا</td><td>۲۰ رجب بعد نماز عشا سنہ ۸۰۲ھ</td><td>نوچغانیان</td><td>اخبار الاخیار مراۃ الاسرار</td><td>آپ مرید و اعظم خلفائے حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند کے ہوئے ہیں اور شرف دامادی بھی پایا تھا خواجہ صاحب اپنی حیات میں تربیت کے لئے لوگون کو آپکے سپرد فرماتے تھے بہت لوگون کو آپسے فیض ہوا ہے حضرت سید شریف جرجانی نے فرمایا ہے کہ جبتک میں خواجہ صاحب کی صحبت میں نہیں گیا تھا اوسوقت تک میں نے خدا کو نہیں پہچانا تھا</td></tr>
<tr><td colspan="7">بعض کلمات قدسیہ آپکے خواجہ محمد پارسا نے لکھے ہیں یہ ہیں۔ (۱) سابقہ عنایت ازلی را می باید دید ✽ بعض امیدواری بطلب آن عنایت بے علت لحظہ غافل نباید بود</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>[illegible] صاحبان خانوادہ</th><th>نام مقدس صاحبان خانوادہ</th><th>[illegible] ولادت</th><th>تاریخ وفات [illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td colspan="7">(۲) از استغنا خود را مے باید نگاہ داشت۔ (۳) اندک حق سبحانہ تعالی را بزرگ مے باید شمرد و ترسان و لرزان باید بود۔ (۴) از ظہور استغنائے حقیقی و خاموشی از رسم صفت باید کہ خالی نبود۔ نگاہ داشت خطرات باستطاع دل۔ (۵) مشاہدہ احوال کہ بر دل گزرد خطرات مانع نبود۔ خطرات را منع کردند کار قوی است و بعضے بر آنند کہ خطرات را اعتبار نیست اما نباید گذاشت تا ممکن باشد سعی باید کرد کہ متمکن نگردد کہ تمکن آن شدت در مجاری فیض پدید آید بنا بریں دائم بہ تفحص احوال باطن باید بود۔ (۶) طریق مراقبہ از طریق نفی و اثبات اعلی و اقرب است بجذبہ از طریق مراقبہ بمرتبہ وزارت و تصرف در ملک و ملکوت توان رسید۔ (۷) از دوام مراقبہ باطن را منور گردانند و جمعیت خاطر و قبول دلہا حاصل است۔ و این معنی را جمع و قبول مے نامند۔</td></tr>
<tr><td>پیشوائے نقشبندیہ</td><td>حضرت خواجہ حسن عطار</td><td></td><td>درشب دوشنبہ بروز عید قربان ۸۲۶ھ</td><td>نوحیانیاں ہرات کا حصہ ہے اسکو حیانیان بھی کہتے ہیں</td><td>اخبار الاخیار مراۃ الاسرار</td><td>فرزند خواجہ علاؤ الدین عطار اور نواسہ و منظور نظر کیمیائے اثر حضرت شاہ نقشبند تھے ایام طفلی سے آپکے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی تھی۔ مرزا شاہ رخ بادشاہ غایت اخلاص سے جب خواجہ حسن سوار ہوتے آپ پا پیادہ چلتا۔ منقول ہے کہ آپ شیراز میں تشریف لیگئے ایک آپکا دوست بیمار ہوگیا آپنے اوسکی صحت کے لئے توجہ کی</td></tr>
<tr><td colspan="7">ہاتف سے ندا آئی کہ اگر مرض اس مریض کو اپنی برلے تو البتہ شفا پائیگا۔ پس خواجہ نے توجہ فرمائی وہ اچھا ہوگیا اور خواجہ نے اوس بیماری میں انتقال کیا۔</td></tr>
<tr><td>"</td><td>حضرت شیخ سیف الدین نقشبندی تاتاری مقبول</td><td></td><td>۸۲۸ھ</td><td>منارہ صوبہ فرغانہ متعلقہ سمرقند میں تاشقند سے پانچ میل ہے</td><td>ایضاً</td><td>آپ اعظم خلفائے حضرت بہاؤ الدین نقشبند تھے ایکی عادت تھی کہ بعد طعام شیرین قدرے نمک اور بعد طعام نمکین قدرے شیرین از قسم میوہ یا قند تناول فرمایا کرتے تھے۔</td></tr>
<tr><td>"</td><td>حضرت خواجہ مسافر خوارزمی</td><td></td><td>۸۳۴ھ</td><td>خوارزم</td><td>ایضاً</td><td>آپ مصاحبان خیر اندیش خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی ہیں آپ نے تکمیل سلوک کی خواجہ محمد پارسا سے کی تھی۔</td></tr>
<tr><td>"</td><td>حضرت مولانا محمد مغاندی
ایک قریہ ہے درمیان سمرقند و بخارا</td><td>مغاند</td><td>۸۳۶ھ</td><td>مغاند</td><td>ایضاً</td><td>آپ مقبولان و منظوران اخص حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی تھے اور مشغولی دوام و استغراق تمام جیسے کہ آپکو حاصل تھی کسی دوسرے اصحاب نقشبند کو نہ تھی</td></tr>
<tr><td>"</td><td>حضرت خواجہ علاؤ الدین غجدوانی</td><td>غجدوان</td><td>۸۰۲ھ</td><td>قتل فراعہ ایک گانو ہے قریب عیدگاہ</td><td>مراۃ الاسرار [illegible]</td><td>اکمل خلفائے خواجہ بہاؤ الدین نقشبند میں اول آپ نے بیعت حضرت سید میر کلال سے کی۔ حضرت پھر اونہیں دنوں میں فوت ہوگئے تو حضرت نقشبند کے حضور میں حاضر رہ کر قبولیت عظیم حاصل کی تھی۔</td></tr>
<tr><td>"</td><td>حضرت مولانا خواجہ یعقوب چرخی بن عثمان۔
چرخی غزنی میں ایک گانو ہے</td><td>غزنین</td><td>۵ صفر ۸۷۵ھ یا ۸۵۱ھ</td><td>ہلفتون بخارا میں ایک موضع ہے از تکملہ ہفتگو کہ ایک موضع ہے</td><td>ایضاً [illegible]</td><td>آپ نے خرقہ خلافت حضرت خواجہ خواجگان بہاؤ الدین نقشبندی سے حاصل کیا تھا اور خواجہ علاؤ الدین عطار کے اصحاب کبار سے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں اول بار بہ صحبت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی کے گیا فرمایا کہ آپ سے کوئی کام میں نہیں کرتا آج رات کو میں دیکھونگا اگر تم کو قبول کیا تو میں بھی قبول کرونگا۔ دوسرے دن صبح کو میں خدمت میں پہنچا۔ فرمایا قبول کیا۔ مگر خدمت میں خواجہ علاؤ الدین عطار کے رہو</td></tr>
<tr><td colspan="7">گے پھر میں بدخشان میں آیا۔ خواجہ علاؤ الدین بعد وفات خواجہ بہاؤ الدین ولایت صغانیان میں تشریف لائے۔ اور آدمی بھیجکر مجکو بلایا۔ اور کہلا بھیجا۔ کہ خواجہ بہاؤ الدین نے فرمایا ہے کہ تم میری صحبت میں رہوگے پھر آپ زندگی بھر اونکی خدمت میں رہے۔</td></tr>
</table>

نام خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت و جائے ولادت	تاریخ وفات و مادہ تاریخ و عمر	مقام مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔
چشتیہ نقشبندیہ	حضرت خواجہ ابو نصر پارسا ملقب برہان الدین بن حافظ الدین		۸۶۵ھ			آپ فرزند و مرید خواجہ محمد پارسا ہیں ۸۶۵ھ میں آپ نے وفات پائی۔
"	حضرت خواجہ یوسف عطار بن حسن عطار					آپ خلیفہ و جانشین اپنے والد بزرگوار کے ہیں۔ آپ کے ہر قسم کے حالات بیش از بیش ہیں اور سلسلہ آپ کی ولایت کا جاری ہے۔
"	حضرت خواجہ ابو عبید اللہ احرار ملقب ناصر الدین بن خواجہ محمود بن شہاب الدین شاشی	ماہ رمضان ۸۰۶ھ تاج عارفان مادہ تاریخ یہ قریہ کوہ باغستان تابع تاشقند	۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ مادہ تاریخ مرشد عارف عمر ۸۹ سال	سمرقند محلہ خواجہ کفشیر از سراۃ السالکین	اخبار الاخیار سفینۃ الاولیا گلزار علی پور	آپ خواجہ احرار کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ خلیفہ حضرت مولانا یعقوب چرخی کے ہوئے ہیں۔ مولانا جامی کو آپ سے بڑا اعتقاد تھا اور بجائے پیر جانتے تھے۔ آپ نے حضرت جامی کو دیکھکر فرمایا کہ مولانا محاسن سفید ہو گئے۔ مولانا نے فی البدیہہ یہ بیت کہا ؎ پیرانہ سر کشیدم سر رہ سگانت ٭ موئے سفید کردم جاروب آستانت ملا تکملہ کلمات طیبات۔ معنی آیت (کونوا مع الصادقین) فرمایا کینونیت مع الصادقین کے دو معنی ہیں۔ کینونیت بہ حسب صورت ظاہر اور کینونیت بہ حسب معنی یہ ہے کہ راہ گذر باطن سے طریق رابطہ عمل میں لاوے اور اوس سے جو استحقاق و اسطگی رکھتے ہوں بلکہ صورت معنی کی طرف عبور کرے تاکہ ہمیشہ واسطہ و نظر ہووے جب اسطرح فرولت ہو کہ سر او نکا اونکے سر کے ساتھ مناسبت و اتحاد رکھے اور اس واسطے سے جو مقصود اصلی ہے حاصل حقیقی ہووے ؎ با عاشقان نشین و ہمہ عاشقی گزین ٭ باہر کہ نیست عاشق باوے مشو قرین۔
نقشبندی احراری	حضرت مولانا محمد زاہد وخشی		غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ تاریخ فیض الٰہی	وخش ماوراء النہر میں قریب بلخ کے ایک قصبہ ہے	انوار العارفین بحوالہ نسمات القدس تذکرۃ العابدین	آپ پسر دختری یعنی نواسہ حضرت یعقوب چرخی ہوئے ہیں آپ عالم علوم ظاہری و باطنی فخر و تجرید و تفرید و ورع و تقوی و زہد و اتباع میں مرتبہ عالی رکھتے تھے آپ نے چند سال پہلے بیعت ہی مجاہدہ اسقدر کیا کہ مطلق شب کو نہ سوتے تھے۔ آخر باشارہ غیبی واسطے بیعت ہونے کے خدمت میں حضرت عبید اللہ احرار پہنچے۔ خواجہ احرار نے بنور باطن دریافت کر کے اونکا استقبال کیا اور بغل گیر ہو کر راہ میں ایک درخت کے سایہ تلے بیٹھ گئے اور اوسی وقت شیخ کو بیعت کیا۔ اور معناً تکمیل کو پہنچا دیا اور خرقہ خلافت دیکر وخش کو واپس کر دیا۔ جب آوازہ تربیت و ارشاد آپکا آویزہ گوش روزگار کا ہوا تو مولانا محمد زاہد متوجہ آستانہ حضرت خواجہ احرار ہوئے اور تیس سال ریاضت و مجاہدات کر کے مجاز و ماذون ہوئے۔ خواجہ احرار فرماتے تھے کہ خواجہ محمد زاہد اسم بامسمیٰ ہیں جبکہ ازل میں نام اونکا زاہد رکھا گیا تو کار زہد اور تقوی بھی اونکے نام لکھدیا تھا۔
"	مولانا درویش محمد امکنکی امکنکی ایک موضع ہے قریب شہر شیراز کے اور اوسکو امکنہ بھی کہتے ہیں۔		۲۹ محرم ۹۷۰ھ مادہ تاریخ مست عشق	اسفرار ایک قریہ ہے توابع کش خراسان میں۔	انوار العارفین	آپ خلیفہ و خواہر زادہ مولانا محمد زاہد تھے بعد وفات خال بزرگوار خویش مولانا محمد زاہد وخشی کے آپ سجادہ نشین اونکے ہوئے تھے۔
"	حضرت مولانا محمد مقتدا عرف خواجگی امکنکی۔		۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ تاریخ شیخ زمان عمر ۹۰ سال	امکنک یا امکنہ	انوار العارفین نسخہ گلزار علی پور	آپ فرزند دلبند و خلیفہ بزرگ حضرت مولانا محمد درویش ہوئے ہیں۔ نہایت درجہ کا خلق محمدی رکھتے تھے جو کوئی مہمان آتا باوجود کبیر سنی ہونے اور دست مبارک لرزنے کے دسترخوان مہمان کے روبرو بچھاتے اور اکثر ہوتا کہ خود مرکب امد خدام مہمان کی خبر لیتے نسمات القدس حضرت خواجہ کے ایک مکتوب میں بتقریب قائق منزل خروج از عدم وجود فنا لکھا ہے یہ فنائے اتم یہ بیت پڑھا کرتے تھے ؎ طرح ذمت اگر تفاوت کند

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔

ہنگری باشد کہ او بیچ کیند ہ مدح و ذم چاہئے کہ توجہ اور شکستگی کو جناب حق سبحانہ تعالیٰ میں مزاحم نہ ہووے لیکن شاہ ولی اللہ اپنی کتاب انتباہ سلاسل اولیا اللہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا خواجگی نے اشتغال اس طریقہ کے مولانا محمد قاضی سے اور مولانا محمد قاضی نے حضرت عبید اللہ احرار سے حاصل کئے تھے اور تکملہ میں لکھا ہے کہ آپنے خرقہ خلافت قاضی محمد سے حاصل کیا تھا۔ از مؤلف۔ کیا عجب ہے کہ آپنے ہر دو صاحب سے انتساب کیا ہو جیسا کہ سلاسل میں لکھا ہے کہ آپکو محمد زاہد درویش محمد دونوں سے ارادت

نقشبندیہ احراریہ	حضرت خواجہ عبدالباقی باقی باللہ بن قاضی عبدالسلام۔	کابل سنہ ۹۷۱ھ یا سنہ ۹۷۲ھ	دوشنبہ ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۲ھ عمر ۴۰ سال	بیرون شاہجہان آباد یعنی دہلی متصل قدم شریف	انوار العارفین وحدیقۃ الاولیاء	آپ بہت مشائخان کاملان سے فیض یاب ہوئے ہیں تا آنکہ خدمت میں حضرت خواجگی کے جانشین ہو کر بیعت کی اور خلافت حاصل کی اور حضرت خواجگی سے رخصت ہو کر ہندوستان میں تشریف لائے اور دہلی پہنچکر قلعہ فیروزی کنارے دریائے جمن میں جامع مسجد کے اندر سکونت اختیار کی و بر ہنمائے خلق مشغول رہے۔ اور چالیس برس کی

عمر میں جان بجان آفریں سپرد کی۔ لیکن نسبت باطنی آپکی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و خواجہ عبید اللہ احرار سے بوسیلہ روحانیت تھی۔ نقل ہے ایک روز خواجہ باقی باللہ نے پس امام نماز میں الحمد پڑھنا شروع کیا۔ اوسی وقت روح پر فتوح امام حنیفہ آپکے آگے ظاہر ہوئی اور فرمایا کہ پانچ میرے مذہب میں اولیاء کبار بہت ہوئے ہیں اون سب نے باتفاق علماء دین پیچھے امام کے نماز پڑھنے کے وقت الحمد کا پڑھنا موقوف رکھا ہے۔ پس ترک اوسکا مناسب ہے۔ از انوار۔

از تذکرۃ الابرار۔ خواجہ حسام الدین حیدر آپ کبار اصحاب و مخلص احباب حضرت خواجہ باقی باللہ کے ہیں۔ ابتدا میں با مرایان جلال الدین اکبر بادشاہ تھے آپکے والد کا نام غازی خان تھا داعیہ کو خانیہ حق طلبی پہنچا ترک علائق کر کے حضرت باقی کی خدمت میں دولت خلافت حاصل کی تمام یاران و خلفا سے آپ ممتاز تھے۔ کلمات صادقین میں مذکور ہے کہ آپ کے مرشد نے آپکو جامع جمیع اوصاف فرمایا ہے بلکہ یہ فرمایا کہ میں نے یہ ہیہ کا مذاری اوسکی خاطر قبول کی ہوئی ہے۔

نقشبندیہ مجددیہ	حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی فاروقی کابلی سرہندی لقب بدر الدین کنیت ابو البرکات بن شیخ عبدالاحد	سرہند ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ اشرف فقیر	شنبہ وقت صبح سلخ ماہ صفر سنہ ۱۰۳۵ھ	.	.	خزینۃ الاصفیا بحوالہ تذکرہ آدم بنوری	آپ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرمنشاء و امام ہیں۔ وحدت شہودی کا شیوع آپ ہی سے ہوا آپکا نسب بیست و ہشت واسطہ اٹھائیس درمیانی سے بحضرت عمر فاروق رض پہونچا ہے۔ صاحب تذکرہ آدم بنوری ارقام فرماتے ہیں کہ آپ طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں ارادت حضرت خواجہ باقی باللہ سے و بقادریہ شاہ سکندر کیتھلی و سلسلہ صابریہ چشتیہ مخدوم

عبدالاحد و سلسلہ سہروردیہ نیز عبدالاحد سے حاصل کیا تھا۔ سلسلہ قادریہ میں اسطرح سے آپ شاہ سکندر کے وہ اپنے والد شاہ کمال کے وہ شاہ فضیل کے وہ مرید شاہ گدائی احسان کے وہ شیخ ابو الحسن کے وہ سید احسان کے وہ شاہ شمس الدین کے وہ شاہ عقیل کے وہ سید بہاؤ الدین کے وہ مرید سید عبدالرزاق کے وہ مرید بزرگوار حضرت غوث الاعظم۔ سوائے ان چار سلسلوں کے سلاسل دیگر ربیعہ مداریہ کبرویہ وغیرہ کی اجازت اپنے پدر بزرگوار شیخ عبدالاحد سے رکھتے تھے آپ کے مرشد حضرت باقی باللہ فرماتے ہیں کہ شیخ احمد ایک آفتاب ہیں کہ دونو عالم انکے انوار فیض و فضل سے منور ہیں۔ صاحب روضۃ الاسلام فرماتے ہیں کہ شیخ کے دو خوارق عظیم صفحہ روزگار پر باقی رہے ہیں ایک مکتوبات اور دیگر رسائل مصنفہ آپکے کہ کسی مشایخ نے ایسے معارف و حقایق و مکاشفات خود برملا درج تالیفات خود نہیں کئے ہیں۔ عہد پادشاہ جہانگیر نور الدین جہانگیر دربار بادشاہ میں نسبت اختیار نور جہان بیگم مردمان اہل مذہب رافضیہ کو بہت دخل تھا اور آپنے عقائد اس گروہ میں رسالے و کتابیں تصنیف کئے تھے اسلئے یہ قوم دشمن جانی آپکے تھے۔ بادشاہ کو کئی موقعوں پر آپکی طرف سے برانگیختہ کیا۔ آخر کار موقع پاکر بادشاہ کو حضور میں عرض کیا کہ شیخ احمد نے جماعت کثیر جمع کی ہے اور ہزار در ہزار مریدان جانثار فراہم ہیں۔ عنقریب فتنہ او ٹھنے والا ہے۔ مملکت شاہی پر دست تصرف دراز کرے یا بادشاہ کو اسیات پر آمادہ کیا۔ بادشاہوں کو سجدہ تحیت جائز ہے اگر شیخ احمد بھی حاضر حضور ہو کر سجدہ تحیت بجالاوے

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔
						تو مخالف ہیں ہیں۔ بادشاہ نے آپکو طلب کیا شیخ نے سجدہ تحیت نہیں کیا دشمنان نے پھر شورش اوٹھایا اور مکتوبات شیخ پر اعتراضات ہونے لگے اور علمانے بخاطرداری امرائے دربار قتل شیخ میں فتوی دیدیا۔ بادشاہ نے دو برس تک آپکو قید میں رکھا آپ نے قیدخانہ میں کئی ہزار کفار مقید کو مسلمان کیا اور بہت لوگو اپنا مرید بنایا اور فرماتے کہ اگر بادشاہ مجھے قید نہیں کرتا اتنے ہزار آدمی فوائد دین سے محروم رہجاتے۔ و ترقیات مقامات جو مجھے حاصل ہوئے ہیں اور جنکا انحصار نزول بلا پر تھا نہیں ہوتے۔ بادشاہ بعد دو سال خود پشیمان اپنی حرکت سے ہوا اور آپکو طلب کرکے معذرت کی۔ بادشاہ اپنے پاس سے جدا نہیں کرتے تھے اور شہزادہ خرم کو مرید شیخ کا کیا چنانچہ عہد شاہجہان و عالمگیر میں بادشاہان اجرا ایام و وزرا داخل سلسلہ مجددیہ ہوتے تھے۔
نقشبندیہ مجددیہ	حضرت خواجہ محمد معصوم لقب عروۃ الوثقی	۱۱ شوال ۱۰۰۷ھ	۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ	سرہند [illegible]	انوار العارفین بحوالہ زبدۃ المقامات	آپ فرزند سوم حضرت احمد مجددی کے تھے آپ سولہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے وبعنایت الہی احوال و اسرار خاصۂ ان بزرگوار کو خود نصیبہ فراوان لیا۔ اپنے وقت کے قطب تھے۔ آپکا فرمودہ ہے۔ (۱) جو حیات کہ منشار دنیوی تعلق رکھتی ہیں دو
						چیز طالب کرتے ہیں حس و حرکت اور جو حیات کہ برزخ سے متعلق ہے محض حس ہے بغیر حرکت کے حق سبحانہ تعالی حکیم مطلق ہے موافق ہر محل کے حیاتی دیتا ہے برزخ میں سوائے حس کے چارہ نہیں تاکہ رنج و لذت پیدا ہو کچھ ضرورت حرکت کی نہیں ہے۔ (۲) علم کہ عبارت انکشاف سے ہے دو قسم ہے۔ ایک وہ کہ بانکشاف احاطہ ہووے دوسرے محض انکشاف ہووے جو علم کہ ممکن تعلق رکھتا ہے داخل قسم اول ہے۔ اور جو علم کہ واجب کے ساتھ تعلق ہووے وہ قسم دوسری سے ہے اور اس علم کو ادراک بسیط کہتے ہیں۔ ونشان عدم احاطہ ہونے کے کیفیت و درک نہیں آتی ؛
						اصلی فرمودہ آپکا۔ (۱) مراد روضہ بودن قبر کہ در حدیث آمدہ القبر روضۃ من ریاض الجنۃ آنست کہ ہیچ مسافتے کہ میان آن بقعہ قبر و جنت بود مرتفع میگردد وہیچ حجابے در میانہ میان آن ہر دو مقام نمی ماند۔ گویا آن بقعہ فنا و بقای بہشت پیدا کند این قسم روضہ اخص خواص است دیگر آنرا از نورانیت ایمان اگر بہ نوار قرب وران بقعہ تا بیشاید۔ (۲) حیاتے کہ منشار دنیوی تعلق دارد دو چیز میطلبد حس و حرکت حیاتے کہ بہ برزخ متعلق است محض احسن است بے آنکہ باوی حرکتے بود حق سبحانہ حکیم مطلق است وموافق ہر محل حیاتے دادہ است در برزخ از حس چارہ نیست تا المہ و تلذذ صورت بندد حرکت ہیچ در کار نیست۔ (۳) علم کہ عبارت از انکشاف است دو قسم است قسمی ست کہ بانکشاف احاطہ بود و قسم دیگر آنکہ محض انکشاف باشد علمی کہ بہ ممکن گیرد داخل قسم اول است وعلمی کہ بواجب متعلق شود از قسم ثانی است واین علم را ادراک بسیط گویند ونشان عدم احاطہ آنست کہ کیفیت ادراک بدر آید و بہ آخروی شامل قسم ثانی از علم است وآنجا محض انکشاف است بے آنکہ کیفی معلوم شود وچہ گونہ معلوم شود کہ در آنحضرت کیفے ست تعالی شانہ۔ (۴) در مقام رضا کہ فوق مقام حسب است دو اعتبار ست۔ اعتبار اول رضائے حق ست از عبد و اعتبار دوم رضائے عبد ست از حق عز شانہ۔ اعتبار ثانی فوق اعتبار اول است چہ اول رضائے حق ہست بعد لہذا رضای عبد کما قال سبحانہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (۵) روزے حضرت ایشان آیہ کریمہ انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون راہ خواندہ۔ فرمودند علمائے کرام ازین استنساخ استنساخ ملک مراد میدارند واستادراجاری میگویند امامرا روزے درحین تکرار این آیت بردل گذشت کہ ایاو آنکہ او تعالی استنساخ رانچو نسبت حقیقی خواہد بود متوجہ شدم مشہور گشت کہ در آن مرتبہ استنساخ ورائے استنساخ ملک ثابت ست مجدد مرادہ گفت من معروض داشتیم کہ آیا استنساخ ایمرتبہ مخصوص بعض اشخاص ست یا عام است فرمودند مخصوص بخصوصان است کہ میان او تعالی وایشان امورے میگذرد کہ نمی خواہد کہ ملک ہم بران اطلاع وہذا الک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم
	حضرت خواجہ محمد نقشبند لقب شرف الدین و حجت اللہ کنیت ابوالقاسم	۲۴ شعبان روز جمعہ ۱۰۳۴ھ	۲۹ محرم ۱۱۱۴ھ	سرہند	انوار العارفین	آپ فرزند دوم حضرت محمد معصوم ہیں آپ نے لقب نقشبند ثانی اور خرقہ خلافت اپنے والد سے پایا۔ حج میں آپ کے ساتھ پچیس ۲۵ ہزار آدمی گئے تھے کل خرچ سفر وغیرہ آپ کے ذمہ تھا۔

نام سلسلہ خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	حوالہ کتب	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔
نقشبندیہ مجددیہ	حضرت خواجہ شیخ سیف الدین	سنہ ۱۰۵۵ھ یا سنہ ۱۰۴۹ھ	۱۹ یا ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۰۹۸ھ یا سنہ ۱۰۹۶ھ	سرہند	خزینۃ الاصفیا وحدیقۃ الاولیا	آپ فرزند پنجم خلیفہ حضرت خواجہ محمد معصوم ہین آپ باجازت والد بزرگوار خود باشارات ہائے غیبی دہلی تشریف لائے تھے محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ شاہزادگان و امرائے آپ سے ارادت پیدا کی تھی آپ بلقب محتسب الامۃ یا محی السنت ملقب تھے۔ اپ کے لنگر مین ہر روز چار سو درویش و وقتہ کھانا کھاتے تھے۔ اور کھانا ہر ایک شخص کے کہنے کے بموجب طیار ہوتا تھا۔
۔	حضرت سید نور محمد بداونی		۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۵ھ	سرہند دہلی بیرون کوٹلہ سلطان المشایخ	انوار العارفین بحوالہ مقامات مظہری	آپ کسب طریقہ احمدیہ مجددیہ حضرت شیخ سیف الدین سے کیا تھا پندرہ برس تک آپ استغراق مین رہے مگر بوقت نماز مغلوب الحال ہو جاتے تھے و انجام کار آپکو افاقہ حالت استغراق سے ہو گیا تھا مکشوفات آپ کے بہت صحیح اور مطابق واقع ہوا کرتے تھے۔
نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ	حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا مظہر جان جانان بن مرزا جان	۱۱ رمضان وقت صبح روز جمعہ سنہ ۱۱۱۱ھ	وقت نماز مغرب شب شنبہ کہ اوسکی صبح کو [illegible] محرم تھی سنہ ۱۱۹۵ھ مادہ تاریخ عمر ۸۴ سال	دہلی شاہجہان آباد متصل ترکمان دروازہ	انوار العارفین بحوالہ مقامات مظہری	آپ سادات علوی سے ہین شجرہ نسب آپکا اٹھائیس ۲۸ واسطون کی ساتھ بتوسط محمد بن حنیف بحضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مین پہنچتا ہے۔ آپکے باپ دادا شاہان دہلی کے دربار مین امیر کبیر تھے اور سلاطین تیموریہ سے بھی قرابت رکھتے تھے۔ چنانچہ امیر عبد السبحان نواسے اکبر بادشاہ آپکے دادا تھے آپکے والد مرزا جان ترک بھی ایک میر الامرا تخص تھے جنہون نے تارک الدنیا ہو کر فقیری اختیار کی تھی۔ اور خاندان قادریہ مین مرید شاہ

مادہ تاریخ صاحب شرع۔ عاش حمیداً مات شہیداً۔ دیگر شد بدل خادم امام حسین

عبد الرحمن قادری کے ہوئے تھے۔ سولہ برس کی عمر مین آپ کے والد فوت ہو گئے آپنے توسل خاندان نقشبندیہ مجددیہ پیدا کیا اور سید نور محمد بداونی کے مرید ہوئے پھر خلیفہ متبرک حاجی محمد افضل و حافظ سعد اللہ و خواجہ محمد عابد مشایخ مجددیہ سے فیض یاب ہو کر تکمیل پائی اور مسند ہدایت و ارشاد پر بیٹھکر ہزارون طالبان حق کو واصل بحق کیا معاندان خاندان نقشبندیہ غوات لشکر نجف خان سے شربت شہادت بذریعہ تفنگ یعنی طمنچہ پیا اور اوسی سال کے آخیر نجف خان بھی زندہ نہین رہا اور سال دوسرے اور تیسرے مین تمام توابع اور حواشی اوسکے ناگہانی عدم چلے گئے۔ آپ بتقریب وفات خود اپنے دیوان مین فرماتے ہین ؎ بلوح تربت من یافتند از غیب تحریرے ؛ کہ این مقتول را جز بے گناہی نیست تقصیرے ۔ صاحب اخبار الاخیار لکھتے ہین۔ کہ بعد وفات سید نور محمد بداونی اپنے پیر کے حضرت شیخ محمد عابد سنامی سے طریقہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ مین اجازت حاصل کی تھی اور گیارہ برس شیخ کی خدمت مین حاضر رہے تھے اور بہت مقامات عالی طے کئے تھے۔ کتب احادیث حاجی محمد افضل تلمیذ شیخ عبد اللہ بن سالم مکی سے پڑھی قرآن کی سند حافظ عبد الرسول قادری دہلوی سے حاصل کی آپکا دیوان بھی ہے۔ شہادت کی تمنا رکھتے تھے کسی شیعہ نے آپکے اوپر طمنچہ داغا اور گولی سینہ مین لگی تیسرے روز جام شہادت نوش کیا بادشاہ کی طرف سے مجرم کی تلاشی ہوئی مگر کچھہ پتہ نہ لگا۔ بادشاہ نے کہلا بھیجا اگر مجرمان سے آپ واقف ہون تو مطلع فرمائین تدارک کیا جاوے فرمایا قصاص زندہ کے لئے ہے فقیر مردہ ہے قصاص وا نہین اگر بادشاہ مجرم کو گرفتار کرین تو اوسکو میرے پاس بھیجدین کہ اوسکی تقصیر معاف کر دون۔

نام سلسلہ خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	حوالہ کتب	کیفیت
″	حضرت عبد اللہ معروف بشاہ غلام علی شاہ	سنہ ۱۱۵۸ھ قصبہ بٹالہ ضلع پنجاب مادہ تاریخ مظہر جود	۲۲ صفر بعد اشراق سنہ ۱۲۴۰ھ عمر ۸۲ سال	دہلی شاہجہان آباد متصل مزار مرزا جانجانان	انوار العارفین وخزینۃ الاصفیا و مقامات مظہری	آپ کا نسب شریف بحضرت علی کرم اللہ وجہہ پہونچتا ہے آپکا نام اول علی تھا جب آپ سن شعور پہنچے ادباً خود کو غلام علی مشہور فرمایا آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت مرزا جانجانان کے ہین پندرہ سال اپنے مرشد کی خدمت مین رہکر حلقہ ذکر و مراقبہ مین شرف سعادت پاتے رہے۔ حکیم رکن الدین خان کو منصب وزارت

<table dir="rtl">
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقدس صاحبان خانوادہ</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل خرق عادات وکلمات و طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td colspan="7">آپ ہی کی دعا سے حاصل ہوا تھا آپ نے ایک شخص عزیز کی سفارش تحریری کہ حق بجانب اوسکی تھا فرمائے لیکن حکیم موصوف نے توجہ نہین کی چہار روز کے بعد عہدہ وزارت سے معزول ہو گئے۔ اول آپ خدمت مین شاہ ضیاء اللہ و شاہ عبد اللہ خلفائے خواجہ محمد امیر حاضر ہوے بعد اوسکے خدمت مین خواجہ میر درد فرزند خواجہ شاہ ناصر الدین و مولانا فخر الدین فخر جہان چشتی دہلوی ہوے و شاہ نانو و شاہ غلام سادات حسینی اور دیگر مشایخ کی خدمت مین حاضر ہوکر فیض صحبت اوٹھایا آخر کار بائیس ۲۲ سال کی عمر مین حضرت مرزا جان جانان کی خدمت مین ۱۱۸۰ھ حاضر ہوکر اول دست ارادت بدامن مرزا صاحب بخاندان عالیہ قادریہ کے مارا اور تکمیل کو پہنچکر خرقہ خلافت سلاسل اربع کا پایا اور سجادہ نشین مرشد خود ہوے۔ شیخ عبد الغنی مجددی اپنے رسالہ مین آپکا ذکر اس طرح فرماتے ہین کہ اعظم کرامات و افضل خرق عادات آپکا تصرف در باطن طالبان و القا سے فیض و برکات حضرت سبحانہ اونکے سینون مین اور یہ امر آپ سے استمرار ظہور پایا ہے کہ اوسکے لکھنے کو دفتر چاہیے اور ہزارہون ارادت مندون کے دلون کو ذاکر بنا دیا تھا حل مشکلات و برآمد حاجات آپکی دعا سے وقوع مین آتے تھے۔ وقت انتقال آپکی وصیت تھی کہ آگے آگے میرے جنازے کے یہ اشعار پڑھنا شعر مفلسانیم آمدہ در کوئے تو ÷ شیئاً للہ بجمال روئے تو ÷ دست بکشا جانب زنبیل ما ÷ آفرین بر دست و بر بازوئے تو ÷ اکثر اوقات یہ اشعار آپکی زبان زد تھے شعر خاک نشینی ست سلیمانیم ÷ ننگ بود افسر سلطانیم ÷ ہشت چہل سال کرمے پوشمس ÷ کہنہ نشد خلعت عریانیم ÷ اہل دنیا کافران مطلق اند ÷ روز و شب در بق بق و در زق زق اند ÷ اور اشعار حجابی ذیل۔ لنگکے زیر لنگکے بالا نے غم دزد نے غم کالا ÷ گزک بوریا و پوستکے ÷ دلکے پر ز درد دوستکے ÷ این قدر بس بود جمالے را ÷ عاشق رند لا اوبالے را۔</td></tr>
<tr><td>نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ</td><td>حضرت شاہ ابو سعید احمدی بن حضرت صفی القدر</td><td>۲ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ مصطفیٰ آباد عرف رامپور</td><td>روز شنبہ یوم عید الفطر ۱۲۵۰ھ و بقولے ۱۲۵۵ھ مادہ تاریخ</td><td>دہلی شاہجہان آباد متصل قبر شاہ غلام علی صاحب ستون محکم دین</td><td>انوار العارفین ضمیمہ مقامات مظہری نبی فتادہ بیا</td><td>آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت خواجہ معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی سے ہوتا ہے اول ارادت آپنے اپنے والد بزرگوار کی حاصل کی پھر حضرت شاہ درگاہی سے خلافت پائی اوسکے بعد بصلاح قاضی ثناء اللہ پانی پتی حضرت شاہ غلام کی خدمت مین حاضر ہوکر مراد دلی کو پہنچے۔ اور سجادہ نشین آپکے ہوے تقریباً نو سال ہدایت طالبان خدا مین مصروف رہکر ۱۲۴۹ھ مین عازم حرمین الشریفین ہوے بعد فراغت زیارت حرمین الشریفین کے</td></tr>
<tr><td colspan="7">بحالت بیماری بجانب وطن رجوع کیا اور ۲۲ رمضان کو داخل بلدہ ٹونک ہوے۔ یوم عید الفطر روز شنبہ ۱۲۵۰ھ انتقال فرمایا۔ شاہ عبد الغنی اونکی نعش کو دہلی مین لائے اور چالیس روز کے بعد نعش صندوق سے نکالکر لحد مین رکھی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اوسی وقت غسل دیا ہے۔ اور کچھ تغیر نہین تھا۔ پنبہ زیرین نعش کے نہایت خوشبودار تھین۔ آپ کے چار صاحبزادہ یعنی عبد الرشید مرشد نواب صاحب رامپور و عبد الغنی و محمد عمر تھے۔ عبد الرشید کے فرزند محمد معصوم اور محمد عمر کے صاحبزادہ حضرت ابو الخیر صاحب سجادہ نشین ہین۔ اور چوتھے صاحبزادہ شاہ ابو سعید کے شاہ احمد سعید تھے۔</td></tr>
<tr><td>〃</td><td>حضرت شاہ احمد سعید مجددی</td><td>۱۲۱۷ھ مادہ تاریخ مظہر یزدانی از تذکرۂ شاہ غلام علی</td><td>۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ عمر ۶۰ سال</td><td>مدینہ منورہ</td><td>انوار العارفین</td><td>آپ فرزند اکبر و خلیفہ و جانشین حضرت شاہ ابو سعید مجددی کے ہوے ہین ترتیب و تکمیل حضرت شاہ غلام علی سے پائی۔ بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے چند سال دہلی مین رہکر بہ ہدایت خلق مصروف رہے۔ آپکے خلفا قندھار اور غزنی مین بہت شہرہ آفاق ہین۔</td></tr>
</table>

نام سلسلہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت و مقام ولادت	تاریخ وفات و عمر	مدفن	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ
نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ	حضرت شاہ عبدالغنی احمد مہاجر		۲۹ محرم ۱۲۹۶ھ	مدینہ منورہ	انوار العارفین	آپ فرزند ثانی حضرت شاہ ابوسعید کے ہین اور انتساب نسبت باطن کا آپ بھی اپنے پدر بزرگوار سے رکھتے ہین۔ آپ اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ حج بیت اللہ گئے تھے واپسی حج کے بعد ٹونک مین پہنچکر آپ کے والد نے انتقال کیا روز انتقال باجازت سلسلہ خاص خود آپ کو مشرف کیا۔ صاحب انوار العارفین لکھتے ہین کہ آپ نے مجھے نصیحت کی تھی کہ مشایخ اس زمانہ کی صحبت سے مزار بزرگان پر جانا بہتر ہے ۱۲۷۳ھ مین وقت آشوب دہلی ہجرت فرماکر مدینہ منورہ مین سکونت اختیار کی تھی۔
״	حضرت مولوی عبدالرشید	۱۲۳۷ھ لکھنؤ ۲ جمادی الثانی	۱۷ ذی الحجہ ۱۲۸۷ھ عمر ۵۰ سال	مکہ معظمہ	انوار العارفین	آپ بڑے صاحبزادہ شاہ احمد سعید کے ہین اور مرید و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود۔ آپکے مرید با اعتقاد نواب کلب علیخان بہادر رئیس مصطفے آباد عرف رامپور تھے۔ آپ زیارت حرمین شریفین تشریف لے گئے تھے اور مدینہ منورہ تشریف رکھتے تھے یہ شعر آپ کے حسب حال ہے ؎ گرا دماغ کہ از کوئے یار برخیزد ۔ نشستہ ایم کہ از ماغبار برخیزد ۔ نواب صاحب موصوف بکمال حسن عقیدت سعادت دارین جانکر ہر سال آپ کے پاس نذرانہ بھیجتے رہتے تھے۔ اب آپکے صاحبزادہ مولوی محمد معصوم صاحب آپ کے سجادہ نشین ہین۔
״	حضرت مولوی محمد احسن	نانوتہ و بریلی		مرادآباد	انوار العارفین	آپ شیخ صدیقی صاحب مطبع صدیقی کے ہیں۔ اور مرید و خلیفہ اکمل شاہ عبدالغنی مہاجر حافظ قرآن واعظ خوش بیان عالم فروع و اصول و دانندۂ باریکی دلائل معقول مدرس علم معنوی و کلام و مفسر کلام اللہ و محدث حدیث مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم و جامع جمیع علوم مترجم احیاء العلوم و مصنف باخلاق احسن تھے اور ہمراہ اپنے پیر کے مشرف زیارت حرمین شریفین ہوکر اجازت ارشاد حاصل کی اور وہان سے مراجعت کرکے اپنے وطن اصلی مین رہنمائے طالبان رہے۔
״	حضرت مولانا ولی النبی			مصطفے آباد یعنی رامپور	مقامات مظہری	آپ سجادہ نشین خانقاہ حضرت غلام علی شاہ رہے ہین اور بعد تشریف آوری حضرت شاہ ابوالخیر صاحب ادام اللہ برکاتہم بن شاہ محمد عمر بن شاہ ابوسعید صاحب کے رامپور تشریف لیجاکر آپ نے حیات مستعار کو وہان پورا کیا اور ہزارون بندگان خدا کو فیض باطن سے مستفیض کیا۔
״	حضرت شاہ ابوالخیر بن شاہ محمد عمر بن شاہ ابوسعید					آپ سجادہ نشین خانقاہ حضرت غلام علی شاہ ہوتے ہین آپ عالم متبحر و بزہد و تقوی و ورع آراستہ و بخیر و فلاح پیراستہ ہین موسم گرما مین آپ کا دورہ ملک غزنین و قندھار وغیرہ رہتا ہے اور اوس ملک کے لوگ بہت آپ کے معتقد و مرید و خلیفہ ہوتے ہین اور موسم سرما مین خانقاہ حضرت غلام علیشاہ واقعہ شہر دہلی مین آپکا قیام رہتا ہے۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ
پیشوا نقشبندیہ مجددیہ	حضرت حاجی خضر روغانی		سنہ ۱۰۵۰	قصبہ پہلولپور	خزینۃ الاصفیا	آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت شیخ احمد مجددی سرہندی ہوئے ہین بہت مشایخان کو سیاحت کرکے دریافت کیا تھا اور زیارات حرمین الشریفین و بیت المقدس سے مشرف ہوئے ہین۔
ایضاً	حضرت خواجہ سید آدم بنوری۔ قصبہ بنور تابع سرہند ہے	قصبہ بنور	۲۳ شوال سنہ ۱۰۵۳ ہجری	مدینہ منورہ جنت البقیع متصل روضہ حضرت عثمان	خزینہ بحوالہ کتاب الحضرات حاجی محمد امین بدخشی نکات الاسرار حضرات	آپ سید السادات حسینی سے خلیفہ اعظم حضرت شیخ احمد مجددی مہری ہین۔ کتاب الحضرات مین ہے کہ آپکی خانقاہ مین ایکہزار طالبون سے زیادہ رہتے تھے نان دو وقتہ لنگر سے ملتے تھے آپ سنہ ۱۰۵۲ ہجری مین بجمعیت کثیر افغانان لاہور مین تشریف لائے حضرت شاہجہان بادشاہ کو آپکی جمعیت کثیر سے شکر خدشہ پیدا ہوا اور کہلا بھیجا کہ مصلحت یہ ہے کہ آپ الیس تشریف لیجاوین چنانچہ حرمین الشریفین اور مدینہ منورہ مین آپنے وفات پائی تھی۔ نکات الاسرار جو
						حضرت شیخ کی اپنی تصنیف ہے تحریر فرمایا ہے کہ یہ فقیر تصرف کسی پر نہین کرتا کیونکہ خدا تعالی سے وعدہ ہوا ہے کہ مین تصرف بجذبہ اختیار نہین کرونگا تو جس کسیکو میرا متوسل کرے میری توسل پر اوسکو ثابت رکھے کہ بقضاء مبرم مغفور ہووے ہرچند ناقص چاوے لیکن بروز قیامت اوسکو اولیاے فقیر مین محشور کرے پس حق تعالی نے دعا میری قبول فرمائی و آثار اجابت اس دعا کے آنحضرت صلعم سے بکرات ظہور مین آئے ہین لیکن باوجود عدم تصرف کے چالیس ہزار آدمی بارشاد بہرہ مند ہوئے و بارشاد خاص الخاص ایکسو آدمی کامل و مکمل ہوے اور ایک لاکھ مرید آپکے ہوئے ہین۔
ایضاً	حضرت شیخ حامد لاہوری		۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۰۵۰	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ خلیفہ اعظم حضرت آدم بنوری ہوے ہین صحبت اغنیا سے ہمیشہ متنفر رہا کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ نور محمد پشاوری		سنہ ۱۰۵۹ھ	پشاور	ایضاً	آپ خلفاء کبار حضرت شیخ آدم بنوری سے ہین ہزارون افغان سعادت یوسف زئی آپکی توجہ سے بدرجات عالیہ ولایت پہنچے ہین۔
ایضاً	حضرت شیخ ابو الفتح اکبر آبادی۔		سنہ ۱۰۶۶ھ	اکبر آباد	ایضاً	آپ قدماء اصحاب اکمل احباب محرم اسرار و کارگذار و سامان کار حضرت سید آدم بنوری ہوئے ہین حضرت شیخ نے آپکے حق مین فرمایا ہے کہ آپ میری بازوی راست ہین۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد سلطانپوری		سنہ ۱۰۷۵ھ		ایضاً	آپ خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوری ہوئے ہین جس بیمار پر بسم اللہ پڑھ کر دم کرتے
						وہ بیمار اچھا ہوجاتا تھا اور واسطے مرض جذام کے استخوان شتر پر بسم اللہ دم کرکے دیتے تھے کہ گلو بیمار مین یہ استخوان لٹکا دو اور وہ بیمار چند روز مین اچھا ہوجایا کرتا تھا۔ آپ کے روبرو حیوانات جنگل بیٹھکر ذکر سنا کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت میر سید علیم اللہ		سنہ ۱۰۸۱ھ		ایضاً	آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت شیخ آدم بنوری ہوئے ہین آپ سید سادات حسینی تھے
ایضاً	حضرت شیخ محمد انبالی		سنہ ۱۰۸۳ھ	انبالہ	ایضاً	آپ محبوبان و مقبولان و مقربان و خلفاء حضرت شیخ آدم بنوری کے ہوئے ہین خوارق و کرامات ہین
ایضاً	حضرت شیخ محمد یوسف شاہ آبادی		سنہ ۱۰۸۳ھ	شاہ آباد ضلع ہردوئی اودہ کا نامی قصبہ ہے	ایضاً	آپ بھی خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوری ہوئے ہین عالم متبحر و بزہد و تقوی آراستہ و مشہور تھے۔

نام سلسلہ خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ و سن ولادت	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	حوالہ کتب	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ۔
پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ	حضرت شیخ عبدالخالق حضوری مجددی		سنہ ۱۰۸۶ ہجری	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوری ہوئے ہیں اور بکثرت حضوری کے باعث بخطاب حضوری مخاطب ہوئے۔
ایضاً	حضرت شیخ سعدی بخاری بغدادی یا بلغاری		۳ ربیع الثانی سنہ ۱۱۰۸	لاہور متصل فرنگ	ایضاً بحوالہ روضۃ الاسلام	آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ آدم بنوری ہوئے ہیں عہد خوردی سے سایہ عاطفت اپنے پیر میں پرورش پائی تھی صاحب روضۃ الاسلام بحوالہ حاجی محمد امین بدخشی مجددی فرماتے ہیں کہ شیخ سعدی ولی مادرزاد تھے اور اویسی بتوجہ آنحضرت صلعم بایام خوردسالی ہر مشکل و مہم کہ پیش آتی تھی آسان ہوجاتی تھی اور توجہ مرجہ آپکی آسیب زدہ پر زیادہ موثر تھی۔ جن آپ کے نام سے بھاگتے تھے۔ وبروحانیت ہر اولیا کہ توجہ کرتے فوراً حاضر ہوتے اور فائدہ عظیم روحانیت اونکی سے حاصل کرتے بایمائے ربانی آپ نے لاہور میں تشریف لاکر ہدایت خلق میں مصروف ہوئے اور بیشمار طالبان حق اکو واصل بحق کیا۔
ایضاً	حضرت شیخ احمد سعید مجددی خازن الرحمت بعض محمد سعید بھی کہتے ہیں۔		۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۰۷۰ ہجری	سرہند پنجاب کا نامی قصبہ ہے۔	ایضاً بحوالہ دارالمعارف	آپ فرزند و خلیفہ حضرت شیخ احمد مجددی ہوئے ہیں صاحب دارالمعارف لکھتے ہیں کہ خواجہ باقی باللہ دہلوی فرماتے تھے کہ خواجہ احمد سعید و محمد معصوم ہر دو پسران شیخ احمد پارہ ہائے جواہر بے بہا ہیں لڑکپن ہی میں مقامات احمدیہ پہنچ گئے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ عبدالاحد بن احمد سعید خازن الرحمت	سنہ ۱۰۵۰ ہجری	۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۲۷ عمر ۷۷ سال	سرہند	خزینۃ الاصفیا تذکرۃ العابدین	آپ کبرائے وعظمائے خلفاء والد بزرگوار خود کے ہوئے ہیں بعد وفات اون کے آپ سجادہ نشین ہوئے آپ کے خلفاء مکہ مدینہ عرب عجم میں منتشر ہیں اور بہدایت خلق مشغول
ایضاً	حضرت شیخ محمد فرخ مجددی		سنہ ۱۱۲۲ ہجری	ایضاً	خزینۃ الاصفیا	آپ نبایر حضرت شیخ احمد مجددی سے ہوئے ہیں نقل ہے جب آپ مکہ معظمہ میں پہنچے سید محمد برزنجی کہ انکار شیخ احمد مجددی میں تشدد رکھتے تھے مدینہ منورہ میں تھے اونہوں نے چاہا کہ مدینہ سے مکہ میں آن کر معارف مجددیہ و مضامین مکاتب احمدی میں آپسے بحث کریں جسوقت خبر آنے سید محمد برزنجی کے آپ کو پہنچی آپ نے دعا فرمائی الٰہی میں عجمی اور وہ عربی ہیں مجادلہ و مباحثہ خانہ کعبہ میں مناسب نہیں پس اون کی شر سے مجھے امان دے دعا قبول ہوئی اور سید محمد برزنجی سخت بیمار ہوئے یہانتک کہ شیخ فرخ بعد طواف کعبہ مدینہ منورہ گئے اور بعد زیارت واپس مکہ آئے اور رجوع بہندوستان کیا اور کشتی میں سوار ہوئے اسی اثناء میں سید محمد برزنجی تندرست ہوگئے اور تعاقب شیخ میں سرگرم ہوئے اور کشتی میں سوار ہوکر چاہا کہ جس جہاز میں آپ سوار ہیں آنکر مجادلہ کریں کہ شیخ نے یہہ اطلاع پاکر پھر دعا جناب باری میں نالہ وزاری سے کی کشتی کہ جس میں سید محمد برزنجی سوار تھے اسیوقت غرق ہوگئے۔
ایضاً	حضرت حاجی محمد افضل مجددی بن شیخ محمد معصوم		۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۱۴۶	سرہند	خزینۃ الاصفیا	آپ اعظم خلفاء حجت اللہ نقشبند فرزند شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد ہوئے ہیں دس سال استفادہ فیوض باطن اپنے پیر روشن

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ-

ضیریت کیا اورکبارہ سال تک شیخ عبداللہ خلیفہ شیخ احمد سعید کر شرف ولایت حاصل کیا اور عازم سفر حجاز ہوکر بزیارت حرمین الشریفین گئے اور بفتوحات عظیم واپس آئے وبتدریس طالبان علوم دین وتلقین ارادتمندان راہ حق مشغول ہوے چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علم حدیث کی سند آپسی رکہتے ہین روایت ہے شیخ رحمت اللہ نقشبند بارہا آپ کے حق مین فرماتے تھے کہ جو کچہہ پیران کبار سے ہمارے سینہ مین پہنچا تہا وہ سبکا سب باطن حاجی محمد افضل مین ڈال دیا ہے۔

پیشوار نقشبندیہ مجددیہ	حضرت حافظ محمد محسن مجددی		۱۱۳۸ھ	دہلی	خزینۃ الاصفیا بحوالہ کتاب مرزا جانجانان	آپ اولاد امجاد حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی وخلیفہ شیخ محمد معصوم مجددی ہین عالم متبحر تھے دہلی مین کوئی عالمان وقت سے دعویٰ ہمسری کی آپسے نہین کرسکتا تہا ورع وزہد وتقویٰ مین یکتاے زمانہ تھے صاحب کتاب

مرزا جان جانان فرماتے ہین کہ ایک شخص مخلصان آپ کے نے فرمایا کہ ایک روز زیارت مزار پیر خود حافظ محمد محسن جاکر مراقبہ کیا دیکھا کفن وبدن آپکا سب درست ہے الا پوست کف پا مین اور اوس جگہہ کے کفن مین خاک نے اثر کیا ہوا ہے اسکا سبب حضرت سے پوچھا فرمایا تم کو معلوم ہوگا کہ ایک پتھر بیگانہ بے اذن اوس کے مالک کے بجائے وضو بیٹہنے رکھا تھا اور ارادہ تھا جسوقت مالک حاضر ہوگا حوالہ اوسکے کردونگا۔ ایکبارقدم اوس

ایضاً	حضرت نواب مکرم خان		۲۸ شنبہ ۱۱۴۸ھ عمر ۱۲۰ سال	لکہنو	خزینۃ الاصفیا	آپ اجل خلفاء شیخ محمد معصوم مجددی ہوے ہین۔ ایک روز عالمگیر بادشاہ نے آپکی حالت ترک کے زمانہ مین پوچھا کہ آپ کی عمر کتنی ہوگی آپنے

کہا چار سال بادشاہ نے تبسم کیا فرمایا جگہہ تبسم کیا ہے جسقدر عمر پیر بزرگوار کی خدمت مین مین نے بسر کی ہے وہی اصلی عمر ہے باقی وبال آخرت۔

ایضاً	حضرت شیخ محمد فاضل قادری مجددی بٹالوی		۱۴ ذی الحجہ ۱۱۵۱ھ	بٹالہ ضلع امرتسر	ایضاً	آپ اجلہ علماء وکبراے فضلاء وعظماے فقراے خطہ پنجاب ہین آپکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ احمد مجددی شاہ اسکندر

کیتہلی قادری پہنچتا ہے آپ کے پیر روشنضمیر خواجہ محمد افضل ساکن کلانور تہے جو اکثر مریدون اپنے کو واسطے تکمیل کے آپکی خدمت مین بہیجتے تھے اور لنگر بھی آپ ہی کے نام یعنی محمد فاضل کے آپ کے پیر نے جاری کیا ہوا تہا۔ جب آپ نے تعمیر خانقاہ واقعہ بٹالہ شروع کرائی ہے زر نقد را وسوقت ...... کچہہ موجود نہین تہا اجرت معماران ومزدوران غیب سے دیتے تھے۔

ایضاً	حضرت خواجہ سعد اللہ مجددی ملقب سید صوفیہ		۱۱ شوال ۱۱۵۲ھ	شاہجہان آباد عرف دہلی بیرون اجمیری دروازہ	ایضاً	آپ اعظم خلفاے شیخ محمد صدیق بن شیخ محمد معصوم ہوئے ہین آپ ملقب سید صوفیہ ہین خدمت شاقہ اپنے پیر کے حاضر حضور رہکر بجالائے چنانچہ تلنیس۳۰ سال پانی خانقاہ کے خرچ کے لئے آپ اپنے سر پر لاتے رہے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد زبیر لقب شمس الدین کنیت ابوالبرکات بن ابوالعلی	۵ ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ	۴ ذیقعدہ ۱۱۵۲ھ عمر ۵۹ سال	دہلی ثم سرہند	ایضاً	آپ نبیرہ وخلیفہ حضرت حجت اللہ شرف الدین نقشبند ثانی فقر وتقویٰ وزہد وورع مین دم مستحکم وقدم محکم رکہتے تھے حضرت حق سے آپ کو دولت دنیا وآخرت دونو عطا ہوے تھے بادشاہ وقت وامراء عصر مرید ومعتقد

آپ کے تھے آپکا ورد تہا کہ تمام دن مین چوبیس ہزار بار نفی اثبات اور پندرہ ہزار بار اسم ذات بحبس دم ذکر کرتے تھے وبعد نماز مغرب صلواۃ اوابین پڑھکر دس ہزار بار نفی اثبات کا ورد تہا نماز تہجد مین سورہ یٰسین کبہی چالیس دفعہ اور کبہی ساٹھ دفعہ پڑھا کرتے تھے اگر بعیادت مریض یا باجابت دعوت تشریف لیجاتے تو سواری مثل بادشاہان آپکی نکلا کرتی تہی اپنے وقت مین آفتاب طریقت احمدیہ تھے ختم المشائخ

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ و مقام ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ
						اولاد امجاد مجدد ہوئے ہین مع فیوض طریقہ مجددیہ کے واسطے سے شایع ہوا ہے آپ اپنے وقت مین قطب ارشاد تھے۔ پہلے آپکو دہلی مین دفن کیا تھا بعد اوسکے تابوت آپکا نکالکر سرہند لے گئے تھے۔
پیشوا نقشبندیہ مجددیہ	حضرت شاہ ضیاء اللہ نقشبندی		۱۴ ربیع الاول سنہ [illegible]	سرہند شریف	تذکرۃ العارفین	آپکا خلیفہ حضرت شیخ محمد زبیر نقشبندی ہین آپکی نسبت حضرت شاہ غلام صاحب فرمایا کرتے تھے جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو وہ حضرت ضیاء اللہ کو دیکھے آپ تاجر کشمیر کے تھے ایک ایک خیمہ آپکا لاکھ لاکھ روپیہ کا تھا جسوقت طلب الٰہی مین خدمت مین حضرت شیخ محمد زبیر کے آپ حاضر ہوئے۔ تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لوٹا دیا۔ اور کمال کو پہنچکر خلافت حاصل کی بادشاہ دہلی کو آپ سے بہت بڑا اعتقاد تھا۔ بادشاہ نے کچھہ مقرر کرنا چاہا منظور نہین فرمایا پھر بڑے اصرار سے صرف سات روپیہ ماہوار قبول فرمائے کہ اسقدر گذران کو کافی ہین۔
ایضاً	حضرت شیخ المشائخ محبوب خلائق شاہ محمد آفاق بن احسان اللہ	سنہ ۱۱۶۰ھ دہلی	۷ محرم سنہ ۱۲۵۱ھ عمر ۹۰ سال	منگلپورہ بیرون دہلی	ایضاً	آپ خلیفہ اعظم حضرت ضیاء اللہ نقشبندی ہین آپکی دعا سے حضرت مرزا جان جاناں پیدا ہوئے آپ صحبت خواجہ میر درد سے رکھتے تھے آپ بہت بڑے شہرہ آفاق و قطب زمان ہوئے ہین۔ جب آپ کابل تشریف لے گئے وہان قبول عظیم پایا زمان شاہ بادشاہ کابل آپکا مرید ہوا حضرت شاہ غلام علی شاہ اپنے مریدون کو بعد تعلیم کے آپ کی خدمت مین بھیجتے تھے جب آپ صاد تصدیق کرتے اوسوقت تکمیل پوری سمجھتے تھے آستانہ آپکا مخزن فیض و برکت بنا ہوا تھا شیخ الوقت حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی آپکے اکمل خلفاء سے مشہور ہین۔
ایضاً	حضرت شاہ مولانا نصیر الدین مجاہد		۱۸ شعبان سنہ ۱۲۶۵ھ		ایضاً	آپ خلیفہ حضرت شاہ آفاق و پیر طریقت نقشبندیہ حاجی امداد اللہ صاحب ہوئے ہین۔
ایضاً	حضرت خواجہ محمد ناصر متخلص بہ عندلیب	شاہجہان آباد			تذکرہ میر حسن علی	آپکا سلسلہ ارادت حضرت خواجہ محمد زبیر نقشبندی ہے اور نسب کا سلسلہ نواب ظفر خان سے جو عہد حضرت جہانگیر بادشاہ مین نامی سردار تھے ملتا ہے اوایل حال مین منصب دار بادشاہی تھے لیکن جب دنیا کو ترک کیا اور کوچہ سلوک مین قدم رکھا تو اول گل چین گلشن بہار حضرت سعد اللہ معروف بشاہ گلشن ہوئے اور حسب حکم شیخ موصوف حضرت خواجہ محمد زبیر سے بیعت حاصل کی راہ نمائے خلق رہے آپکی کتاب نالہ عندلیب علم تصوف مین بڑے پایہ کی ہے۔
ایضاً	حضرت خواجہ میر المتخلص میر درد بن خواجہ محمد ناصر	۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۳ھ	۲۴ صفر سنہ ۱۱۹۹ھ	دہلی	تذکرۃ الاولیاء بحوالہ دار المعارف شاہ رؤف احمد مجددی	آپ مرید و خلیفہ اعظم اپنے والد بزرگوار کے ہوئے ہین بعد فراغت علوم دینی و دنیاوی کے مجاہدہ نفس و ریاضت شاقہ مین محنت شاقہ اوٹھاکر تکمیل کو پہنچے تھے اور سرحلقہ اولیاء وقت ہوئے بعد وفات اپنے والد امجد کے جانشین سجادہ رہے ہر مہینے قمری کی دوسری کو مجلس مشائخون کی بہت لطف سے ہوا کرتی تھی اور کاملان حال و قال کی صحبت گرم رہا کرتی تھی اور اکثر اکابر و معاصر اور شیوخ جلسہ مذکور مین تشریف لاتے تھے اور حظ وافر اوٹھاتے تھے یہانتک کہ حضرت ظل سبحانی بادشاہ

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقدس صاحبان خانوادہ</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خوارق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ</th></tr>
<tr><td colspan="7">دہی سے رونق افروز ہوا کرتے تھے حق تعالی نے از بس طبع عالی عطا فرمائی تھی زبان فارسی اور اردو معلی میں رنگ طبیعت اور جوہر قابلیت دکھاتے تھے ہنگام جوش و خروش جو راز و نیاز ہر وقت مکاشفہ زبان پر آیا کرتے تھے بیساختہ طبع موزون سے موزون ہو جایا کرتے تھے ریختہ دو دیوان مختصر فارسی دوسرا اردو مملو رموز نکات عرفان سے یکجا ہوے اور شرح اوس نظم کی پانچ رسالہ نثر ہین کہ جنکا نام نالہ درد۔ آہ سرد واردات درد۔ درد دل و علم الکتاب ہے۔ طبع رنگین خواجہ مغفور آپکی تصنیفات سے مثل آئینہ حقیقت نما ہے ابتدا صفائی زبان اردو آپ ہی کی ذات سے ہوئی ہے اور جیسی سلاست بیان اور فصاحت زبان آپکی کلام مین تھی کسیکی کلام مین نہین تھی بعد اون کے محمد میر اثر اونکے چھوٹے بھائی سجادہ نشین ہوے اور اونکے بعد ناصر احمد نواسہ آپکے سجادہ نشین ہوے ولادت خواجہ ناصر احمد ۱۱۹۰ھ ہجری اور وفات ۲ شعبان ۱۲۷۰ھ ہوئی ہے۔ بڑے مرتاض صاحب حال و قال گذرے ہین۔</td></tr>
<tr><td>پیشوا ار نقشبندیہ مجددیہ</td><td>حضرت شیخ حافظ محمد عابد لاہوری۔</td><td></td><td>۱۸ رمضان ۱۱۶۰ھ</td><td>لاہور</td><td>حدیقۃ الاولیا</td><td>آپ حضرت شیخ عبد الاحد کے خلیفون سے ہوے ہین نسبت آبائی آپکی حضرت ابو بکر صدیق اکبر سے ملتی ہے ہر روز بیس ہزار کلمہ طیب اور ہزار مرتبہ ذکر نفی اثبات بحبس دم و تلاوت یک منزل قرآن و ہزار</td></tr>
<tr><td colspan="7">بار درود شریف مواظبت ورد تھی اور تہجد کی نماز مین سات مرتبہ سورہ یسین پڑھا کرتے تھے پاپیادہ زیارات حرمین الشریفین کو تشریف لیگئے تھے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ حاجی محمد سعید لاہوری۔</td><td></td><td>۱۱۶۶ھ</td><td>لاہور</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ اعظم مشائخ نقشبندیہ قادریہ و شطاریہ ہوئے ہین آپ نے خلافت قادریہ سید محمود بن سید علی حسینی الکروی ساکن مدینہ منورہ سے پائی تھی</td></tr>
<tr><td colspan="7">اور شیخ اشرف لاہوری کہ جنکا سلسلہ عالیہ بشاہ محمد غوث گوالیاری پہنچا ہے اور اجازت نقشبندیہ حافظ سعد اللہ مجددی سے حاصل تھی اپنے آپکو نقشبندی کہواتے تھے</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت خواجہ عبد السلام کشمیری</td><td></td><td>۱۸ شوال ۱۱۷۱ھ</td><td>کشمیر</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ خلفائے حافظ عبد الغفور پشاوری سے ہوئے ہیں جامع علوم ظاہری و باطنی تھے آپ جاگیردار و منصب دار اور وکیل شاہی ہو</td></tr>
<tr><td colspan="7">گذرے ہین باوجود دولت ظاہری کے ایک لحہ یاد خدا سے غافل نہیں رہا کرتے تھے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ شرف الدین محمد کشمیری</td><td></td><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td>آپ خلیفہ حضرت خواجہ عبد السلام و جامع کتاب روضۃ الاسلام ہوے ہین خوارق و کرامات اپنے پیر کا ذکر اوسمین بہت کچھ کیا ہے زیادہ</td></tr>
<tr><td colspan="7">شوق دامنگیر ہو تو اوسکو ملاحظہ کیجیے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شاہ محمد صادق قلندر</td><td></td><td>۱۱۷۱ھ</td><td>لار</td><td>ایضاً</td><td>آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ بیرنگ فرزند حضرت خواجہ باقی باللہ کے ہین نہایت درجہ کا جذب و استغراق رکھتے تھے اشعار عاشقانہ پڑھا</td></tr>
<tr><td colspan="7">کرتے تھے اور جسپر آپکی نظر پڑ جاتی وہ بہی مدہوش و مستانہ بنجایا کرتا تھا علمائے کشمیر نے یہ خبر حضرت اورنگ زیب بادشاہ کو دی بادشاہ نے حکم گرفتاری جاری فرمایا اور اون سے باعث سرگشتگی و دیوانگی پوچھا اوسکے جواب مین آپ نے چند اشعار فی البدیہہ پڑھے بادشاہ نے سنکر فرمایا انکو چھوڑ دو کہ گرفتار حالت دیوانگی مین معذور ہین آپ نے ہندوستان سے واپس ہوکر کشمیر مین سکونت اختیار کی مجذوبی و دیوانگی سے نکل کر سلوک مین قدم رکھا اور خانقاہ بنائی اور بہتون کو سلسلہ نقشبندیہ مین مستفیض کیا۔</td></tr>
</table>

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ۔
پیشوار نقشبندیہ مجددیہ	حضرت شیخ محمد رضا الہامی		سنہ ۱۱۷۰	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بخواجہ عبید اللہ احرار پہنچتا ہے آپکو علاوہ فیض نسبت نقشبندیہ آباء جدخود کے فیض روحانیت خواجہ بہاء الدین نقشبند سے بھی حاصل تھا ونسبت قادریہ روحانیت حضرت غوث الاعظم سے رکھتے تھے اور نسبت صدیقیہ روحانیت حضرت ابابکر صدیق اکبر سے رکھتے تھے اور چونکہ آپ کو کشف میں آیتیں از آیات ربانی تھی اسلئے بخطاب الہامی مخاطب تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ محمد اعظم دومرے		سنہ ۱۱۸۵	کشمیر	ایضاً	آپ نے خرقہ خلافت حضرت شیخ محمد مراد مجددی سے پہنا تھا تاریخ اعظمی معروف بتواریخ دومری وفیض مراد ومقامات فقیر آپکی تصنیفات ہیں
ایضاً	حضرت مولوی قاضی ثناء اللہ ملقب بعلم الہدا وبیہقی زمان مادہ رحلت ۔ فہم مکرمون فی جنت النعیم	پانی پت	غرہ ماہ رجب سنہ ۱۲۱۶ھ یا سنہ ۱۲۲۵ھ		ایضاً وضمیمہ مظہریہ	آپ اسبق واشرف خلفاء حضرت مرزا جان جانان ہوئے ہیں آپکا نسب بحضرت شیخ جلال الدین پانی پتی چشتی صابری بچند واسطہ درمیانی پہنچتا ہے اور اونکا نسب بحضرت عثمان ابن عفان خلیفہ ثالث آنحضرت صلعم منتہی ہوتا ہے۔ آپ علوم معقول وکمالات ظاہری وباطنی مین ممتازان وقت سے تھے اور فقہ واصول مین بمرتبہ اجتہاد پہنچے ہوئے تھے چنانچہ ایک کتاب علم فقہ مین موسوم بمالا بد منہ یا بمالا خذ الاقوی بروایات مذہب اربعہ وتفسیر مظہری سات جلدون مین اور تفسیر طوالی جامع اقوال قدماے مفسرین وتاویلات جدید لکھی ہین اور چند رسایل تصوف کے وتحقیق معارف حضرت شیخ احمد مجدد ارقام فرمائے ہین آپ زبان حضرت مرزا جان جانان سے مخاطب بخطاب علم الہدا ہوئے ہین مرزا صاحب فرماتے تھے کہ اگر بروز حشر اوسبحانہ تعالی مجھسے پوچھے گا کہ میری درگاہ مین کیا تحفہ لائے ہو تو مین عرض کرونگا مولوی ثناء اللہ پانی پتی کو لایا ہون اور حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی نے بیہقی زمان کا خطاب آپ کو دے رکھا تھا۔
ایضاً	حضرت مولوی احمد اللہ بن ثناء اللہ پانی پتی		سنہ ۱۱۹۰ھ	پانی پت ضلع کرنال پنجاب	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید وخلیفہ حضرت مرزا جان جانان ہوئے ہین اور علوم ظاہری کی تحصیل اپنے پدر بزرگوار سے کی تھی۔
ایضاً	حضرت شیخ احسان بن حافظ محمد محسن		سنہ ۱۲۰۶		ایضاً	آپ مرید وخلیفہ حضرت مرزا جان جانان ہوئے آپ اولاد شیخ عبد الحق دہلوی سے ہین حرارت شوق وگرمی طپش باطنی سے موسم سرما مین حاجت لباس پشمینہ یا پنبہ دار کی نہین رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت مولوی علیم اللہ گنگوہی		سنہ ۱۲۱۱ھ	گنگوہ	ایضاً	آپ اعظم خلفاے حضرت مرزا جان جانان ہوئے سکر ومدہوشی کا غلبہ تمام رکھتے تھے ذکر اہل محبت مدام زبان پر رہتا تھا۔
ایضاً تاریخ وفات	حضرت شاہ امام الدین عرف شاہ درگاہی۔ [illegible]	تخت ہزارہ ملک پنجاب ضلع شاہ پور سنہ ۱۱۶۲ھ	۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۲۲۶ھ عمر ۶۴ سال	رامپور	ایضاً	آپکا سلسلہ ارادت کا بدو واسطہ درمیانی بحضرت محمد زبیر پہنچتا ہے استغراق کمال درجہ کا رکھتے تھے یہانتک کہ وقت نماز کے مریدان بآواز بلند آپکو آگاہ کیا کرتے تھے اثر توجہ کا اسدرجہ کا تھا کہ اگر ایک وقت مین ہزار آدمیون کی طرف متوجہ ہوتے تو تمام مدہوش ہوجاتے۔ طریقہ قادریہ مین

<table dir="rtl">
<tr><th>[illegible]</th><th>نام مقتدی صاحبان خانواده</th><th>تاریخ ولادت</th><th>تاریخ وفات و عمر</th><th>مقام وفات و مدفن</th><th>ماخذ</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل و خوارق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td colspan="7">مرید شیخ جمال اللہ قادری ہوئے ہین بعد اوسکے فیض کامل روحانیت حضرت شیخ احمد مجددی سے حاصل کیا تھا ان کے خلفا راخوندیار محمود کمال الدین عرف بھورے میان ونعیم شاہ ہوئے ہین۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت مولانا صفی اللہ عرف صفی القدر جانشین حضرت عزیز القدر</td><td>۱۱۶۵ھ</td><td>۲۵ ر شوال ۱۲۳۲ھ عمر ۶۷ سال</td><td>لکھنو یا بقولے بھوپال وفیات میں ہند</td><td>ضمیمہ مقامات مظہری</td><td>آپکا نسب آبائی چند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ احمد مجددی اسطرح سے پہنچتا ہے آپ کے والد بزرگوار عزیز القدر بن محمد عیسیٰ بن سیف الدین بن عروۃ الوثقی شیخ محمد معصوم ابن شیخ احمد مجدد آپ اپنے طریقہ آبائی</td></tr>
<tr><td colspan="7">نقشبندیہ مین محکم قدم و ثابت دم تھے۔ ترک و تفرید مین لاثانی تھے چنانچہ نواب نصراللہ خان نے تمنا کی کہ آپ عہدہ بخشی گری کو قبول فرماوین مگر قبول نہین کی مداومت اوراد و ظائف رکھتے تھے اور علم حدیث سے زیادہ تر مشغلہ رکھتے تھے حضرت مولوی سید احمد و حضرت مولوی اسمٰعیل شہید جنہون نے شربت شہادت قوم سکھان سے پیا تھا غسل و تجہیز و تکفین آپکی اونہونے کی تھی۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ عطاء محی اللہ
مادہ۔ شمع شبستانہ</td><td></td><td>۱۲ ربیع الثانی ۱۲۳۶ھ</td><td>بٹالہ ضلع گورداسپور</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ محمد شاہ بٹالہ کے ہین اسلسلہ پیران آپکا بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ محمد فاضل بٹالوی پہنچتا ہے اگرچہ آپ کو اجازت ہر چہار سلسلہ قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ حاصل تھی لیکن بیعت</td></tr>
<tr><td colspan="7">بیعت مریدان کو بسلسلہ قادریہ کیا کرتے تھے اور اپنے آپکو پیران سلسلہ قادریہ مین مشہور کیا کرتے تھے اور چونکہ سلسلہ پیران عظام اونکا شیخ طاہر لاہوری خلیفہ رشید شیخ احمد مجدد الف ثانی سے ملتا ہے اسلئے خانوادہ نقشبندیہ مین ذکر خیر کیا گیا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت مولانا خالد مجددی گردستانی</td><td></td><td>۱۲۴۲ھ</td><td>شہر روز گردستان ولایت میں ہے</td><td>ایضاً</td><td>آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ غلام علی ہوئے ہیں آپکے رخصت کرنے کے وقت پیر روشن ضمیر نے باشارت قطبیت اقلیم گردستان سرفراز فرمایا تھا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شاہ رؤف احمد مصطفےٰ آبادی بھوپالی۔</td><td></td><td>۱۲۵۳ھ</td><td>سفر حج سمندر مین</td><td>ایضاً</td><td>آپ برادر خالہ زاد حضرت شاہ ابو سعید ہوئے ہین اول آپ اپنے برادر موصوف کے اتفاق سے مرید شاہ درگاہی ہوئے جب وقت شاہ ابو سعید رجوع بحضور غلام علی شاہ لائے آپ بھی باتباع</td></tr>
<tr><td colspan="7">اون کے حاضر خدمت شاہ صاحب موصوف ہوئے اور کمال کو پہونچے کتاب دار المعارف ملفوظات پیر خود مین تالیف کی اور دیگر کتب بھی فقہ و حدیث و تفسیر مین تصنیفات آپکی ہین دیوان ہندی اشعار ہندی و فارسی کا ہے آپ بجانب پیر خود بجانب بھوپال ماخوذ ہوئے تھے وہان پہنچکر قبول عظیم پائی قصد زیارت حرمین الشریفین کیا و در راہ بحری جہاز مین انتقال کیا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ محمد جعفر</td><td></td><td>۱۲۵۵ھ</td><td>دہلی</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ خادمان خدمتگزار و حاضر باشان لیل و نہار و مرید خاص الخاص حضرت شاہ غلام علی ہوئے ہین نسبت قلبی قوی رکھتے تھے</td></tr>
<tr><td colspan="7">اور کاروبار خانگی تمام حضرت شاہ صاحب آپ کے سپرد تھا۔ مریدان مبتدی کو توجہ و اجراے ذکر قلبی کے لئے حضرت شاہ صاحب آپ کے پاس بھیجا کرتے تھے۔ آپ حاجی حرمین الشریفین بھی تھے۔</td></tr>
</table>

جدول پنجم

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خوارق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔
پیشوا او نقشبندیہ مجددیہ	حضرت شاہ عبدالرحمن جالندہری بن سیف الرحمن		سنہ ۱۲۵۸ ہجری	سندہ	خزینۃ الاصفیا	آپکا نسب آبائی بواسطہ شیخ سیف الدین بن حضرت شیخ احمد مجدد ملحق ہوتا ہے آپ کے والد بزرگوار حضرت مرزا جان جانان کے مرید خاص تھے آپنے حضرت شاہ علی سے کسب نسبت تکمیل کو پہنچایا تھا اور بعد زیارات حرمین شریفین کے وقت واپسی سندہ مین پہنچکر داعی اجل کو لبیک کیا۔
ایضاً	حضرت مولوی کرم اللہ محدث		سنہ ۱۲۵۰	سفر حج دریا مین	ایضاً	آپ کے والد قوم ہنود مین سے تھے بعد اوس کے حضرت شاہ عبدالعزیز کے ہاتھ پہ توبہ کرکے خلعت اسلام پہنا اور علوم ظاہری و باطنی و حدیث و تفسیر اور قرات قران مین یگانہ وقت تھے اور حضرت شاہ عبدالعزیز نے تفسیر عزیزی بپاس خاطر اونکی تصنیف فرمائی تہی۔ آپ نے اول ارادت حضرت مولوی فخرالدین تحریہ جہان سے حاصل کی تہی بعدہ خدمت مین حضرت شاہ علی مجددی حاضر ہوکر کسب ولایت خاندان احمدیہ مجددیہ کیا اور بعد تکمیل خرقہ خلافت اور کلاہ اجازت حاصل کی اکثر اہل دہلی فن قرائت مین شاگرد آپ کے تھے دوبارہ حج کے لئے روانہ ہوئے اور اثناء راہ مین وفات پائی۔
ایضاً	حضرت مولوی عبدالغفور خورجوی		سلخ ماہ شوال ۱۲۵۵	خورجہ شہر ضلع بلندشہر	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ غلام علی کے ہوئے سلب امراض مریضان کے لئے آپکی توجہ حکم اکسیر رکہتی تہی اور آپ کے مرشد مریضون کو سلب مرض کے لئے آپ کے پاس بہیجا کرتے تھے آپکے تمام مریدان صاحب کشف و کرامات تھے اور عجایب غرائب بیان کرتے تھے و ملاقات بارواح و موتا و ملایک و عالم جلیان ادنے کشف اون کا تھا آپ کے خلفا ترکستان مین شہرت رکہتے ہین۔
ایضاً	حضرت رحیم اللہ بیگ مشہور درویش محمد عظیم آبادی		سنہ ۱۲۶۰ ہجری	عظیم آباد عرف پٹنہ صوبہ بہار کا مشہور شہر	ایضاً	آپ اعظم خلفا حضرت شاہ غلام علی مجددی ہوے ہین بہت بڑے سیاح تھے اور بہت مشایخ کی صحبت مین رہے لیکن فرماتے تھے کہ شیخ کامل مثل شاہ غلام علی نہین دیکھا آخرکار شہر سبزوار مین قرار پکڑا اور وہان کے حاکم نے ایک گانو کلان نذر کیا وہان آپنے ایک خانقاہ تعمیر کرائی اور لنگر جاری کیا مذہب شافعی رکھتے تھے اسیواسطے بخارا وغیرہ مین مرزا شافعی کے نام سے مشہور ہوگئے بعض حکام ترکستان والے شہر سبزوار آپ سے عناد رکھتے تھے لیکن بسبب دعا و امداد حضرت مرزا ممدوح کی تاب مقاومت نہین رکہتے تھے پوشیدہ شیخ کو شہید کردیا۔
ایضاً	حضرت مولانا محمد جان شیخ الحرم الشریف		سنہ ۱۲۶۸	مکہ معظمہ	ایضاً	آپ اعظم خلفاء حضرت شاہ غلام علی ہوے ہین اور حاجی حرمین روم بھی تشریف لیگئے تھے جہان امرائے سلطان روم بحلقہ ارادت آپ کے داخل ہوے اور سلطان نے بھی معتقد ہوکر خانقاہ تعمیر کرادی آپکے خلفاء استنبول و اضلاع روم مین بہت ہین
ایضاً	حضرت مولوی خطیب احمد بن شاہ رؤف بھوپالی		سنہ ۱۲۶۶	بہوپال وسط ہند مین مشہور شہر	ایضاً	آپ فرزند و خلیفہ حضرت شاہ رؤف ہوئے ہین اپنے والد کے ساتھ حج کو بھی تشریف لیگئے تھے بعد وفات اون کے بھوپال مین سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے رہے اکثر سالکان راہ حق کو بمنزل مقصود پہنچایا۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔
پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ	حضرت سید امام علی شاہ الحسنی الحسینی السامری	سنہ ۱۲۱۲ھ بقول تذکرۃ العابدین سنہ ۱۱۱۷ھ	۲۳ شوال سنہ ۱۲۹۲ھ یا سنہ ۱۲۸۲ھ عمر ۷۰ سال	رتڑ چھتر ضلع گورداسپور	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ حضرت میران شاہ حسین تھے جنکا سلسلہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی تک پہنچتا ہے علوم حدیث و تفسیر و اصول فقہ مین یگانہ زمانہ تھے بعد وفات اپنے پیر کے سجادہ نشین ہوکر قبول عظیم حاصل کی تھی مشائخ عظام احاطہ پنجاب مین اسقدر حاجت روائی اہل حاجت نہین ہوئی جیسے کہ آپ حاجت روا تھے لنگر عظیم جاری تھا اور رواسطہ دفع سایہ جن و پری دیو کے نظر کیمیا اثر آپکی اکسیر اعظم تھی۔
	مادہ تاریخ۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون					
ایضاً	حضرت پیر حسن شاہ قادری مجددی بٹالوی		۲۰ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۳ھ	بٹالہ شریف ضلع امرتسر پنجاب	ایضاً	آپ خاندان عالیشان شیخ محمد فاضل بٹالوی کے صاحبزادگان سے ہوے ہین آپ جامع علم و حلم و خلق و سخا و عطا و اخلاق حسنہ و علوم معقول و منقول و فروع و اصول و تفسیر و حدیث تھے اور معانی قرآن کو بچند دلائل صحیحہ بیان فرمایا کرتے تھے خوش روئی خوش طبعی و خوش مزاجی و خوش سخنی و خوش بیانی و سلیم الطبعی و حسن خلقی مین لاثانی تھے ایک سال لاہور مین رونق افروز ہوے اگرچہ بسبب حدوث بعضے حوادث دنیا فیمابین آپ کے پیر حسین شاہ سجادہ نشین خانقاہ بٹالہ کی شکر رنجی ہوگئی تھی صاحب خزینۃ الاصفیا فرماتے ہین کہ مین نے کبھی شکایت حسین شاہ کی آپکی زبان سے نہین سنی اور سلسلہ پیران عظام آپکا بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ محمد فاضل بٹالوی پہنچتا ہے آپ مرید و خلیفہ شیخ عطاے محی الدین والد ماجد اور احمد شاہ عم خود کے تھے اور وہ دونو بزرگ مرید و خلیفہ شیخ محمد فاضل بٹالوی ہوے ہین۔
ایضاً	حضرت محمد عبد الصمد خان معروف بہ نسبت خان	مادہ۔ کہ این [illegible] طریقت قبلۂ اہل کرم	سنہ ۱۱۸۵ھ یا سنہ ۱۱۹۲ھ	بھوپال یا اترولی	انوار العارفین	آپ مرید و خلیفہ نامدار شاہ کے ہوے ہین جنکا سلسلہ ارادت بچند واسطہ درمیانی بحافظ جمال الدین نقشبندی پہنچتا ہے۔ آپ پنجاب سے باجازت پیر خود شہر کویل جو فی زمانا علیگڈھ کے نام سے مشہور ہے رہکر پھر موضع اترولی آکر سکونت پذیر ہوے آپکی قوت توجہ بحق مریدان بڑا اثر رکھتی تھی۔
ایضاً	حضرت مولوی حسین شاہ بخاری تخلص بت شکن				ایضاً	آپ حضرت محمد عبد الصمد کے مرید تھے اور کتاب قلعت الهنو و رد کتاب تالیف اندرمن آپکی ہے۔
ایضاً	حضرت شیخ محمود شاہ قادری مجددی لاہوری		سنہ ۱۲۳۰ھ	لاہور متصل مزار گھوڑے شاہ	ایضاً حدیقۃ الاولیا	آپنے خرقہ خلافت کا شیخ عبد الکریم مجددی سے پہنا تھا اور اونکو خرقہ اجازت شاہ غلام علی دہلی سے پہنچا تھا آپکو ہر چہار سلسلہ مین اجازت بیعت کرنے کی تھی مگر اکثر اوقات مریدان کو بیعت سلسلہ قادریہ مین کیا کرتے تھے آپکو سماع کی طرف بھی رغبت تھی ہر سال عرس پیران عظام کرتے اور طعام وافر تقسیم کیا کرتے تھے
ایضاً	حضرت حاجی مولانا شاہ ولی اللہ حکیم الامۃ بن عبد الرحیم	۴ شوال سنہ ۱۱۱۴ھ	۲۹ محرم سنہ ۱۱۷۶ھ عمر ۶۲ سال چار ماہ	بیرون شہر دہلی شاہجہان آباد مقام مہندیان	انتباہ فی سلاسل الاولیاء انوار العارفین تذکرۃ العابدین	آپ فاروقی تھے اور نسبت مادری آپکی با امام موسی کاظم پہنچتی ہے آپ سلسلہ نقشبندیہ مین خلیفہ مجاز و ماذون اپنے پدر بزرگوار کے ہوے ہین اور حضرت شیخ عبد الرحیم کو چار مشائخون اول سید عبد اللہ دوم ابو القاسم

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ۔

اکبرآبادی سویم خلیفہ خورد و لد خواجہ محمد باقی باللہ چہارم امیر نور العلی خلف میر ابو العلی سے ارادت حاصل تھی و اشغال طریقہ احدیہ ملا محمد وسیل گگیانی سے حاصل کئے تھے اور خرقہ خلافت سہروردیہ شیخ ابو الطاہر مدنی سے پہنا تھا ۱۱۴۳ھ مین حرمین شریفین مشرف بحج ہوئے اور ایک سال مجاور حرمین الشریفین رہے اور ۱۱۴۵ھ مین وطن مالوفہ دہلی واپس آکر بہدایت خلق متمکن رہے آپ سرِ دفتر علماء عظام و فضلاء ذوالکرام دہلی تھے علم و فضل و ورع و تقوی مین شان بلند و مدارج ارجمند رکھتے تھے تمام عمر تعلیم و تدریس مین بسر کی تفسیر تمام قرآن مجید موسوم بفتح الرحمن آپکی مقبول خاص و عام ہے ہمعات و قول الجمیل آپکی تصنیفات سے ہین ستر ہ سال کی عمر مین آپ کے والد نے خلافت عطا فرمائی تھی۔

پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ	حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	سنہ ۱۱۵۹	۷ شوال سنہ ۱۲۳۹ وقت طلوع آفتاب عمر ۸۰ سال	بیرون دہلی شاہجہان آباد مقام مہندیان	حدیقۃ الاتقیا ملفوظات شاہ عبدالعزیز و کمالات عزیزی	آپ مرید و خلیفہ اعظم و اکمل اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث ہوئے ہین آپ دہلی مین امام المحدثین مقتدای مفسرین جامع علوم حدیث و فقہ و تفسیر و منطق و معانی و فروع و اصول تھے۔ و زہد و تقوی مین مرتبہ بلند اور مقامات ارجمند رکھتے تھے آپکی ذات بابرکات کو اگر خاتم العلماء والفضلاء کہا جائے تو بجا ہے آپکی تصنیفات بہت ہین چنانچہ کتاب

الشہادتین بستان المحدثین تفسیر فتح العزیز تحفہ اثنا عشریہ وغیرہ مقبول خلایق و منظور کافہ انام ہے اس سے پہلے کسی علماء سلف نے ایسا بیان تفسیر مین نہین لکھا اور کتاب تحفہ اثنا عشریہ عقاید اہل تشیع اس خوبی اور عمدگی سے تصنیف فرمائی ہے کہ علماء شیعہ اسکے جواب سے لاجواب ہین۔ آپ کے چند ملفوظات تبرکا و تیمنا حوالہ قلم ہین۔ فرمایا بزرگ چار قسم ہوتے ہین اول سالک مجذوب کہ ابتداء زمانہ مین تو خود کوشش کی اور آخر مین کشش ہوئی یہ سب سے بہتر ہین دوسرے مجذوب سالک کہ اول جذب سے سرفراز ہوئے پھر سلوک اختیار کیا جیسے حضرت موسی علیہ السلام آگ لینے کو تشریف لیگئے تجلی حضرت باری نصیب ہوگئی۔ تیسرے سالک بحت کہ مشرف بجذبہ نہین ہوتے چوتھے مجذوب محض کہ تجلی باری تعالی کیوجہ سے اونکی عقل سلب ہو جاتی ہے یہ بانجھ عورت کی مثل ہین جذب محض عنایت خداوندی ہے ؎

تا کہ از جانب معشوق نباشد کششے　　کوشش عاشق بیچارہ بجائے نرسد

آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ وَطَاعَتِكَ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكَّاهَا سات بار صبح و شام پڑھ لیا کرو اول آخر گیارہ بار درود شریف پڑھکر اللہ تعالی تمکو تقوی و پرہیزگاری عنایت فرماویگا۔ فرمایا کسی بزرگ یا فقیر کی قدرت مین تقدیر کا بدلنا نہین ہے حضرت امام حسین علیہ السلام کا قضیہ وہ کب چاہتے تھے کہ ایسا ہووے۔ آنحضرت صلعم نے تین بار دعا فرمائی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ اول مقرر ہوویں مگر حضرت ابوبکر صدیق ہی خلیفہ اول ہوئے پھر ایکبار دعا فرمائی کہ میری امت میرے بعد جدال و قتال نہ کرے ارشاد باری ہوا کہ ضرور کریگی الغرض اللہ جل شانہ کی بے نیازی ہے اوسکے حکم مین نہ کسی فقیر کو دخل ہے نہ امیر و ولی اور نہ نبی کو ہے فرمایا انبیا معصوم ہوتے ہین اور اولیا محفوظ یہی فرق نبی اور ولی مین ہے۔ معصوم وہ ہے کہ گناہ کا صادر ہونا اوسکی ذات سے محال ہو باوجودیکہ استعداد گناہ کی اوس کے اندر موجود ہے۔ محفوظ وہ ہے کہ گناہ کا صادر ہونا اوس سے ممکن ہو گو یہ ممکن تمام عمر مین کبھی بھی واقع نہ ہوے اول محال کو مستلزم ہے اور دوسرا ممکن غیر واقع ہے۔ فرمایا شیطان کا علاج اللہ کو یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت دنیا کا علاج زہد و تقوی۔ ہجوم خلق کا علاج گوشہ نشینی ہے مگر نفس کا علاج بہت دشوار ہے حدیث مین آیا ہے کہ سب دشمنون مین بڑا دشمن تمہارا نفس ہے جو تمہارے دونو پہلوؤن کے بیچ مین ہے کبھی اوسکا کہنا نہ ماننا ورنہ ہلاک ہو جاؤگے وغیرہ وغیرہ۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	تاریخ وفات [illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل خصائل خرق عادات کلمات طیبات ارشادات و فوائد وغیرہ۔
پیشواے نقشبندیہ مجددیہ	حضرت مولانا عبد القادر بن حضرت مولانا ولی اللہ محدث دہلوی		۱۷ رجب ۱۲۳۰ھ	بیرون دہلی شاہجہان آباد مقام مہندیان	حدائق الاتقیا ملفوظات شاہ عبد العزیز و کمالات عزیزی	آپ مرید و خلیفہ برگزیدہ اپنے والد بزرگوار کے ہوئے ہین عالم با عمل و فقیہ کامل تھے اور علم حدیث و تفسیر مین شان بزرگ رکھتے تھے آپنے بکمال فصاحت و بلاغت ترجمہ تفسیر فتح الرحمان بزبان بامحاورہ اردو کیا ہے جو مطبوع و مقبول خاص و عام ہے
ایضاً	حضرت مولانا شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ		۱۲۳۹ھ عمر [illegible]	دہلی شاہجہان آباد مقام مہندیان	ملفوظات شاہ عبد العزیز	آپ برادر حقیقی حضرت شاہ عبد العزیز ہوے ہین ملفوظات مین مسطور ہے حضرت شاہ عبد العزیز فرماتے ہین کہ میرے آپکے ساتھ چار رشتہ ہین ایک برادر حقیقی دوسرے میرے قبلہ گاہی نے ایک تقریب مین فرمایا تھا کہ شاہ رفیع الدین فرزند تمہارے ہے تیسرے برادر رضاعی بھی تھے میری ہی دایہ کا آپ نے شیر نوش کیا تھا چوتھے شاگرد تھے اور فخر فضلاے زمانہ ہوے تھے۔ بیماری طاعون سے جان بحق ہوے تھے علم ریاضی مین کامل دستگاہ رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت غلام محی الدین قصوری بن حافظ غلام مرتضی	۱۲۰۲ھ	۱۲۷۰ھ بیمقطیر زبان، عمر ۶۷ سال	قصور ضلع لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپ نے حضرت شاہ غلام علی دہلی کی خدمت مین طریقہ نقشبندیہ کے بیعت حاصل کی اور پھر ہر چہار سلسلہ مین ماذون و مجاز حضرت شاہ صاحب کی جانب سے ہوے نسبت ابائی آپکا بحضرت صدیق اکبر پہنچتا ہے حنفی مذہب رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت نعیم شاہ مجددی	رامپور	۱۱ ربیع الاول	رامپور بیس دروازہ مسجد	انوار النعیم	آپ مرید و خلیفہ شاہ درگاہی ہوے ہین نواب احمد علیخان رئیس رامپور و دیگر مشائخ وغیرہ نے ہر چند چاہا اور سواری بھیجی کہ آپ دعوت قبول کرین اور تشریف لاوین لیکن آپ نے منظور نہین فرمائی۔
ایضاً	حضرت معظم خان عرف فقیر جی	رامپور	۲۵ جمادی الاول ۱۲۶۷ھ	بیرون شہر رامپور	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ سید غلام حسین عرب ہوے ہین اور وہ مرید حضرت مرزا جان جاناں تھے بڑے مسن تھے اوایل مین سوداگری اسپان کرتے تھے اور عہد پیری و فقیری مین گھاس لاکر فروخت کرتے اور کار برار خلق اللہ مین ...... مصروف رہا کرتے تھے۔
ایضاً	حضرت کمال الدین عرف بھولے میان		۴ رمضان ۱۲۸۴ھ	رامپور	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ درگاہی ہین اور محبت و عقیدت شیخ مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے اور تعمیر روضہ شیخ کی خود کی تھی اور سالانہ عرس کیا کرتے تھے بندگان غلام جیلانی رسالدار اعظم رؤساے رامپور تھے۔
ایضاً	حضرت اخوند بابا محمد	پنجاب	۳ رمضان	احاطہ مزار شیخ درگاہی	ایضاً	آپ اولاد حضرت عباس بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ و خلیفہ شاہ درگاہی ہین اہل وجد و سماع تھے اور معترض کو جواب دیا کرتے تھے کہ مجھے اجازت سماع اپنے پیر سے حاصل کی ہوئی ہے۔
ایضاً	حضرت حاجی سعاد علی		۲۷ رمضان ۱۲۷۸ھ	رامپور	ایضاً	آپ اصل نسل سادات عظام نوگانوان سے ہوے ہین مرید و خلیفہ حضرت نعیم شاہ تھے ریاضات و مجاہدات بہت کئے لیکن دروازہ و دامن شیخ کو

پکھوڑا اور ضربات و مراقبات مین مشغول و مستغرق رہتے تھے یہانتک کہ آپکو اجازت اور خلافت پیر سے حاصل ہوئی اور رہنمائے خلق رہے

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ
پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ	حضرت سید احمد غازی بریلوی بن سید محمد اصغر خان	رای بریلی ماہ محرم سنہ ۱۲۰۱	۲۴ ذوالقعدہ سنہ ۱۲۴۶ عمر ۴۵ سال	بالاکوٹ	ایضاً و دریافت ذاتی مؤلف	آپ اوایل حال مین رائے بریلی سے حصول علم کے لئے دہلی شاہجہان آباد مسجد اکبرآبادی مین حضرت شاہ عبدالقادر کی خدمت مین حاضر ہوے اور علم صرف و نحو حاصل کیا لیکن آپ کو شوق تحصیل علم

باطن کا زیادہ تر تھا پس سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین بحضور مولانا شاہ عبدالعزیز حاضر ہو کر مرید ہوے مجاہدات و ریاضات کر کے تکمیل باطن کو پہنچے ایک روز مولوی محمد اسمعیل و مولوی عبدالحی نے متفق ہو کر آپ سے امتحاناً عرض کی کہ حضور قلب نماز مین کس طرح سے ہووے فرمایا کہ آج کی رات میرے حجرہ مین میرے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرو چنانچہ اونہوں نے ایسا ہی کیا پھر آپ نے ہر دو صاحبوں کو جدا گانہ دو دو رکعت ادا کرنے کو فرمایا جسوقت اونہون نے نیت نماز باندھی پرتوہ صحبت و توجہ باطن آپ کی سے تمام شب استغراق مین رہے صبحکو دونو صاحب معتقد ہو کر آپ کے مرید ہو گئے پھر اون کو حج کرنے کے لئے اپنے ساتھ لے گئے اور سنہ ۱۲۳۹ ہجری مین حج سے واپس آن کر قصد جہاد کیا اور مسلمانان ہند کو تحریص جہاد دلائی اور ایسی ہمت باطن خاص و عام پر صرف کی کہ مسلمانان دیار ہند سے بھائی بھائی کو اور بیٹا ماں باپ کو اور باپ بیٹا بیٹی کو اور میاں بیوی کو چھوڑ کر ہمراہ آپکے جوق جوق ہو گئے اور سنہ ۱۲۴۲ ہجری مین معہ ہمراہیوں کے پنجاب کی طرف روانہ ہوے اور آپ کے پیچھے بھی بہت لوگ راہ سندھ سے بطرف ملک افغانان سوات و بنیر و پنج تار پہنچے اور اطاعت خدا و رسول پر جان و مال اپنا فی سبیل اللہ ایثار کر دیا اور بہت سا روپیہ پیچھے سے بھی آپکی خدمت مین پہونچتا رہا چنانچہ سب سے اول مسلمانان مرادآباد نے مبلغ تین ہزار ستتر روپیہ ارسال کئے قضیہ تہور و شجاعت و مردانگی غازیان کا جنگ کفار سکھان کے ساتھ کا ولایت خراسان و ہندوستان مین مشہور و معروف ہی آخر کار سکھان کفار نابکار باغوائے و رہبری بعض افغانان بد عہد و بیوفا بیگلی و سمہ جو اکثر اہل تشیع تھے اوپر غازیون کے پہاڑ پر سے تاخت لائے اور غازیان داد شجاعت دیکر سبکے سب شہید ہوے مولوی محمد اسمعیل اوسی معرکہ مین شہید ہوے اور مولوی عبدالحی قبل اس معرکہ کے راہ کابل مین بعارضہ تپ لرزہ رہ کر جان بحق ہوے اور احوال زندہ رہنے یا شہید ہو جانے حضرت سید احمد کا تحقیق نہین ہوا لیکن ایک شخص جو پس پشت آپکے اوس معرکہ مین کھڑا تھا کہتا ہے کہ بندوق آپ کے لگی تھی اور آپکو بیٹھا دیکھا تھا اور یہہ خاص معرکہ سنہ ۱۲۴۶ ہجری مین ہوا تھا باقی جو بچے وہ موضع ستانا کو چلے گئے تھے اور وہین اونہوں نے بود و باش اختیار کی تھی مؤلف کے نانا حکیم حیدر علی خانصاحب جاگیردار و رئیس لاہور رحمۃ اللہ علیہ ساکن دہلوی ثم لاہوری راج سکھان کی جانب سے سفیر ہو کر ملک افغانان سوات و بنیر و پنج تار کی طرف بھیجے گئے وہ فرماتے تھے کہ ہم بحیثیت سفیر بجمعیت معقول گئے تھے اور حضرت مولوی سید احمد اور مولوی اسمعیل سے ملاقات ہوئی تھی اور صاحبان موصوف نے بیدریغ بکشادہ دلی اپنی جمعیت غازیان اور طریقہ روزمرہ مہمانداری وغیرہ صادر و وارد کو ظاہر کر کے فرمایا کہ اصل ہمراہی جان راہ خدا مین فدا کرنیوالے ہمارے پاس صرف تین سو یا ساڑھے تین سو ہندوستانی جو ہمی قرابتی ہین باقی اور جمعیت لوٹیرے اور وقت کے دیکھنے والے ہین اور فوج کا جائزہ کر کے دکھلایا۔ مہمانداری کا انکا طریقہ یہہ تھا کہ چاہے کتنی ہی جمعیت اور انبوہ خلقت کا آجاتا آپ خود کچھہ فکر اونکی مہمانداری کا نہ کرتے صرف اوس ملک کے سرہد آورد معتقدین کو تعداد مردمان صادر و وارد سے آگاہ کر دیا جاتا تھا وہ لوگ اوس تعداد مردمان کے موافق گھرون سے کھانا موجودہ وقت دسترخوان پر لا کر چن دیا کرتے تھے اور سب سیر ہو کر مختلف اقسام کا کھانا بے تردد کھا لیا کرتے تھے۔ حضرت مولوی اسمعیل صاحب ہر وقت

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائص وخرق عادات کرامات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ
						ہولاس سونگھا کرتے تھے اور یہ شعر آپکی ورد زبان تھا شعر در کوئے یار طرفہ تماشا ہست اے کمین ہر رسوا شود کسے وتماشا کند کسے ۔ جب حضرت مولوی اسمٰعیل صاحب نے لڑائی سکھان مین جام شہادت نوش کیا ہے اوسوقت تین سوکی جوان جان نثار قرابتی اور آپ سب کے سب اوسجگہ شہید ہوگئے تھے اور سبکے نیچے سے آپکی نعش برآمد ہوئی تھی اور راجہ شیر سنگھ راجہ وقت پسر راجہ رنجیت سنگھ نے بڑے کروفر اور تعظیم تمام کے ساتھ اپکا جنازہ اوٹھوایا تھا۔
پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ	حضرت قطب الدین بخاری معروف محمد اشرف لقب حید حسین	ملک ماوراء النہر مادہ تاریخ ظفر	ار رجب ۱۱۸۰ھ	مدینہ منورہ متصل آدم بنوری و خواجہ محمد پارسا۔	گلزار علی پور	آپ خلیفہ اکبر حضرت خواجہ زبیر کے ہین بعد وفات اپنے پیر کے مسند نشین ارشاد وہدایت ہوئے کچھہ عرصہ سرہند شریف مین قیام فرمایا بعد اسکے ایک صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کسی بات پر عناد ہوگیا تھا یہانتک کہ آپکی غیرت سے سرہند فنا ہوگیا اسیواسطے امام رفیع الدین کو بانی سرہند اور آپکو فانی سرہند کہتے ہین۔ چھہ برس تک سرہند مین لرزہ وزلزلہ رہا آپ نے وہان سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ قیام کیا۔ آپکا مزار متصل مزار حضرت آدم بنوری وخواجہ محمد پارسا مدینہ مین ہے اور پانی سقف روضہ حضرت عثمانؓ کا آپکے مزار پر گرتا ہے۔
ایضاً	حضرت سید حافظ جمال اللہ بن سید محمد ...	بخارا	۱۷ ربیع ... ۱۲۰۹ھ منظر حیا	رامپور متصل دروازہ عیدگاہ	ایضاً	آپکا نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ پہنچتا ہے آپ بخارا شریف سے بلباس سپاہیانہ سرہند مین تشریف لائے حافظ قرآن تھے آپکی بیعت حضرت محمد اشرف سے تھی عیال نہین رکھتے تھے تین خلیفہ آپکے تھے ایک شیخ صحرائی دوئم خواجہ درگاہی رامپوری سیوم شاہ محمد عیسیٰ گنڈاپوری ۔
ایضاً	حضرت محمد عیسیٰ گنڈاپوری۔	جوڈہ علاقہ ملتان	۷ ذوالحجہ ۱۲۲۰ھ	گنڈاپور ضلع بنون ملک سرحدی پنجاب	ایضاً	آپ خلیفہ اعظم حضرت حافظ جمال اللہ رامپوری کے ہوی ہین علم ظاہری وباطنی مین بے نظیر تھے ہر روز خضر علیہ السلام کی زیارت کیا کرتے تھے چند عرصہ اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت مین رہ کر منصب خلافت پایا اور گنڈاپور ضلع بنون مین سکونت اختیار کی ۔
ایضاً	حضرت فیض اللہ معروف باباجی تیراہی	تیراہ افغانستان	۸ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ درمنظومہ	موضع تیزی ملک تیراہ	ایضاً	آپ مرید وخلیفہ برگزیدہ حضرت محمد عیسیٰ گنڈاپوری ہوئے ہین نقل ہے کہ آپ راستہ مین ایک درخت خشک کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے چند مسافر وہان سے گذرے اور آپکو اوس کے نیچے دیکھکر باہم گفتگو کرنے لگے کہ یہ شخص کون ہے اونہین مین سے کسی نے کہا فقیر معلوم ہوتا ہے دوسرا بولا کہ اگر فقیر ہوتا تو یہہ درخت سرسبز نہ ہوتا آپ نے دعا فرمائی وہ درخت فوراً سبز ہوگیا اور اوسیوقت پھل پھول آگیا پس آپ نے وہین قیام فرمایا اور ہزارہا لوگ آپ کے تابع ومرید ہوگئے ۔
ایضاً	حضرت خواجہ نور محمد معروف باباجی تیراہی بن فیض اللہ	تیراہ ۱۱۳۶ھ	۱۲ شعبان ۱۲۸۶ھ مادہ تغفور عمر ۱۶۰ سال	جودہ چوراہ شریف	ایضاً	آپ مرید وخلیفہ وسجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہوئے ہین سب طرف سے خلقت جوق جوق آنے لگے اور علماء وفضلاء داخل طریق ہونے لگے لیکن لوگون کو آمدرفت یاغستان کیوجہ سے

[illegible]	نام مقدس صاحبان خان وادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ

بہت تکلیف اور خوف رہتا تھا اسلئے آپ نے تیزئی شریف سے ڈیرہ اوٹھا کر معہ عیال و اطفال و مال و اسباب موضع جودہ شریف ملک چترال مین جا بسے ایک دن کسی درویش نے عرض کی یا حضرت کیا وجہ ہے کہ اور لوگ صدہا ریاضات و مجاہدات کر کے بھی اسقدر جوش عشق و جذبۂ فیض نہین پاسکتے جسقدر حضور کے غلام چند روز مین حاصل کر لیتے ہین آپ نے فرمایا دوست و یار اور اولاد اور شخص کی تنگ دست و محتاج ہوتے ہین جنکا باپ و رفیق غریب و مفلس ہو اور جنکا باپ مال دار ہو اونکو محنت کی کچھ حاجت نہین

پلیشوار نقشبندیہ مجددیہ	حضرت باباجی گل محمد معروف فقیر محمد بن خواجہ نور محمد		۲۹ محرم ۱۳۱۵ھ وقت عصر مادہ غفرلہ	علی پور سیدان تحصیل پسرور	گلزار علی پور [illegible]	آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید و خلیفہ و سجادہ نشین ہوئے ہین آپکا نسب آبائی بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر المومنین عمر خطاب پہنچتا ہے آپ زمانہ بچپن ہی سے ذکر و فکر و مراقبہ و اتباع شریعت مین از حد مصروف و مشغول رہا کرتے تھے اور ہر امر مین اپنے والد مرشد کے قدم بقدم

چلتے تھے۔ قرآن مجید کے اسرار و نکات ایسے معلوم تھے کہ دیگر اہل علم کو اونکا سمجھنا دشوار تھا اپنے وقت مین یگانہ اور مرجع اہل اللہ تھے اپنے احباب کو یہہ حدیث قدسی سنا کر متنبہ کیا کرتے تھے۔ مَنْ لَمْ یَرْضَ بِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَائِیْ وَلَمْ یَقْنَعْ بِعَطَائِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ۔ یعنے جو شخص ہماری قضا پر راضی نہین اور ہماری بلا پر صابر نہین ہماری نعمتون پر شاکر نہین ہمارے عطیہ پر قانع نہین لیس ڈھونڈ لیوے وہ کسی اور رب کو میرے سوا۔ آپکا مقولہ ہے باطن درست کرو کیونکہ بعد از مرگ اعمال باطنی ہی سے نجات ملسکتی ہے مگر ظاہر کا لحاظ بھی ضرور ہے کس لئے کہ باطن کی صحت و درستگی کی علامت بھی ظاہری اعمال سے مترتب ہے۔ خدا کو خدا کے لئے یاد کرو اور پیار کرو نہ اپنے کسی مقصد کے لئے۔ مقصد کے لئے یاد کرنا صرف مقصد کی یاد ہے خدا کی یاد بےغرض چاہئے۔ مؤلف بھی آپکی زیارت سے مشرف ہوا ہے۔

ایضاً	حضرت حاجی حافظ جماعت علی شاہ بن باباجی فقیر محمد	علی پور سیدان تحصیل پسرور	[illegible]		ایضاً	آپ مرید و خلیفہ اعظم و خلف الرشید جانشین اپنے والد بزرگوار ہوئے ہین آپ بڑے طباع جوان صالح عالم متبحر واعظ بے بدل حافظ قرآن بخوش الحان عارف باعمل حاجی حرمین الشریفین ہین اور رسالہ انوار الصوفیہ

جو ماہوار شایع ہوتا ہے اوسکے بانی و سرپرست آپ ہی ہین۔ آپ نے اساتذہ جلیلہ مثل مولانا فیض الحسن لاہوری و مولوی احمد حسن فاضل کانپوری و مولوی غلام قادر بھیروی و مفتی عبد اللہ ٹونکی وغیرہ سے علم حاصل کیا ہے اسکے علاوہ سند فاضلیت یونی ورسٹی کی رکھتے ہین و علوم مدونہ عشرہ و فقہ و حدیث و تفسیر و اصول و تصوف وغیرہ مین اسناد حاصل کئے ہوئے ہین بعد تحصیل علوم کے خرقہ خلافت اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا اپکے والد مرشد کی یہہ آخری وصیت تھی (۱) جسجگہہ جاؤ وہان پر شکر و حمد یارون مین نچھہ دو جاؤ یعنے یارون کو بوجہ تکلیف خاطر داری و مدارات کے یہہ نہ کہنا پڑے کہ شکر الحمد للہ پیر صاحب گئے (۲) یارون کو آپس مین حسد نچاہئے بلکہ جسکو خدا خیر و برکت عطا کرے اوس سے مستفیض ہونا چاہئے (۳) سفر مین ذکر مدام رکھنا چاہئے اگر کوئی قصور واقع ہو تو اوسجگہہ نہ رہنا چاہئے وہان کے لوگ فیض سے محروم رہین گے (۴) یارونکی ساتھ سیر کیواسطے کم جانا چاہئے جبتک وہ از حد خواہان نہ ہون (۵) پیر کو بغیر از انتظار و ملاقات یارون کی جانا بہتر ہے تاکہ لوگون کو بد خیال پیدا نہ ہو۔ چنانچہ اسی وصیت پر آپکا پورا پورا عمل ہے اللہم زد فزد۔ مؤلف کو بھی قدیم سے نیاز آپ سے حاصل ہے اللہ تعالیٰ دیرگاہ آپ کو سلامت و باکرامت رکھے اور نیاز مند قدیم پر نظر توجہ رہے۔

سلسلہ خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	سنہ ولادت	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	نام کتاب حوالہ	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل و خرق عادات و کلمات طیبات وارشادات و فوائد وغیرہ
						بلند فایز ہوئے اور وہان سے ہندوستان اور ہندوستان سے کشمیر پہنچکر بہدایت خلق مشغول ہوے خواجہ محمد اعظم صاحب تواریخ اعظمی و خواجہ بابا نورہ و خواجہ بہاوالدین صاحب کتاب نقشبندیہ نے خرقہ خلافت آپسے حاصل کیا تھا اور آپ نے تمام عمر بسیر اقالیم مین گذاری و مشایخ عرب و عجم و شام و عراق سے صحبت حاصل کیا تھا۔
ایضاً	حضرت خواجہ عبداللہ بخاری فاروقی بن شیخ الیاس	سنہ ۱۰۸۰ھ	سنہ ۱۱۳۱ھ عمر ۵۳ سال	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند دلبند حضرت شیخ الیاس بخاری ہین نسب آبائی آپکا بوساطت حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ بہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب پہنچتا ہے اول تربیت ظاہری بخارا مین اپنے والد سے پائی اور سلسلہ کبرویہ مین مرید ہوے لیکن بسبب وفات اونکی ناکمل رہ گئی تھی اسلئے بتلاش مرشد کامل بخارا سے سمرقند مین آئے اور وہان سے مصر پہنچے اور مصر سے حرمین الشریفین گئے حضرت شیخ احمد مکی شیخ مکہ کہ خلفائے شیخ محمد معصوم سرہندی تھے کسب کمال طریقہ احمدیہ مجددیہ کیا اور بعد وفات مرشد خود کے بخارا آئے اور پھر بایما غیبی کشمیر مین پہنچکر خلق کثیر کو اپنی ارادت مین بہرہ یاب کیا۔
ایضاً	حضرت عبدالرشید بن شیخ محمد مراد		۲۷ رجب سنہ ۱۱۵۵ھ	دہلی	ایضاً	آپ نے اول اپنے والد بزرگوار سے فیض طریقہ مجددیہ حاصل کیا پھر خدمت مین حضرت شیخ عبدالاحد مجددی کے حاضر ہوے اور تکمیل کو پہنچکر خرقہ خلافت حاصل کیا اور بعد وفات اپنے مرشد کے کشمیر مین جاکر بارشاد و ہدایت خلق مشغول ہوئے پھر حرمین الشریفین کی زیارات سے مشرف ہوکر دہلی تشریف لائے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ شاہ گلشن مجددی		سنہ ۱۱۵۳ھ	دہلی	ایضاً بحوالہ دار المعارف	آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ عبدالاحد مجددی ہین ۳۰ سال ایک کمبل مین گذار دئیے تیسرے روز طعام کھاتے تین لقمہ سے زیادہ نہین کھاتے آپکا طعام پوست خربوزہ و تربوزہ ودیگر پوست اشیار خوردنی تھا موافق ہر موسم کے کوچہ و بازار شہر سے چھلکے اوٹھا کر اور پاک کرکے کھاتے تھے اور جامع مسجد دہلی مین سکونت رکھتے تھے وقت تشنگی کف آب حوض مسجد سے پانی جو گرم ہوتا تھا نوش کرلیا کرتے تھے۔ صاحب کتاب دار المعارف لکھتے ہین ایک روز ایک شخص آپکی خدمت مین حاضر آیا آپ فی الفور اوسکی تعظیم کو اوٹھے اور فرمایا مجھ آپ سے بوئے پیر روشنضمیر کی آتی ہے عرض کیا کہ میرے پاس اور تو کچھ نہین الا ایک کتاب ہے جب کھولکر دیکھا تو اوسمین چند سطر بہت خاص حضرت عبدالاحد لکھی ہوئی تھی۔
ایضاً	حضرت مولانا حاجی محمد اسمعیل غوری	سنہ ۱۰۹۶ھ	۵ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۱ھ عمر ۱۱۵ سال	پشاور	خزینۃ الاصفیا بحوالہ روضۃ الاسلام	آپ اعظم خلفائے حضرت شیخ سعدی لاہوری سے ہوے ہین آپ نے فیض صحبت مولانا یار محمد گل بہاری کہ خلیفہ اعظم شیخ آدم بنوری تھے اور خود شیخ آدم بنوری سے حاصل کیا تھا و بسیر اقالیم دور دراز و زیارت حرمین الشریفین و بغداد و کربلا معلے و بسطام و بخارا جاکر مشایخ عظام سے فائدہ کثیر حاصل کیا تھا اور حضرات قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ سے مستفیض ہوے تھے اور ایک بزرگ جو تین سو برس کی عمر کے شہر مین تھے اخذ فیض طرایق متفرقہ کیا اور آخر کار خدمت مین شیخ سعدی لاہوری حاضر ہوکر تکمیل کو پہنچے صاحب روضۃ الاسلام لکھتے ہین کہ مسجد محبت خان کی عمارت بہت سنگین تھی اور استحکام مین لاثانی آپ جب یذکر و مراقبہ مشغول ہوتے

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ۔
						مسجد مذکور جنبش مین آئی قضاء محراب مسجد وقت بنائے مسجد کی سمت قبلہ سے قدرے کجی مین ہوگئی تھی آپکی توجہ سے سمت قبلہ ٹھیک ہوگئی
پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ	حضرت مخدوم حافظ عبدالغفور پشاوری بن شیخ محمد صالح		۱۴ شعبان سنہ ۱۱۱۶ بعہد عالمگیر	پشاور	خزینۃ الاصفیا بحوالہ روضۃ الاسلام	آپ خلیفہ برگزیدہ حاجی محمد اسمعیل کے ہوئے ہین اور حضرت شیخ سعدی لاہوری سے بھی فیض صحبت پایا تھا صاحب روضۃ الاسلام لکھتے ہین کہ آپ جس وقت یارون کو توجہ دیتے زلزلۂ عظیم اوس محلہ مین جہان آپ رہتے تھے پڑ جاتا تھا ابتدا مین اہل محلہ خایف رہتے مگر بعد مین معلوم کر لیا تھا کہ حافظ عبدالغفور توجہ دہی مین مصروف ہین۔
ایضاً	حضرت حافظ عبداللہ اکبرآبادی	سنہ ۱۰۱۲ موضع کھیڑی قریب بارہ	۴ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۳ عمر ۷۲ سال	اکبرآباد	تذکرۃ العابدین	آپ خلیفہ اعظم حضرت آدم بنوری ہوئے ہین۔
ایضاً	حضرت شاہ عبدالرحیم بن وجیہ الدین	سنہ ۱۰۵۴	۱۲ صفر سنہ ۱۱۳۱ عمر ۷۷ سال	دہلی	ایضاً	آپ خلیفہ اعظم حضرت سید عبداللہ اکبرآبادی کے ہوئے ہین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب انفاس العارفین مین تحریر فرماتے ہین کہ مجکو مجلس صحبت حکمت عملی اور آداب معاملہ بہت سکھاتے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ شریف جرجانی		سنہ ۸۲۵	شیراز	خزینۃ الاصفیا	آپ مقبولان ومنظوران حضرت خواجہ علاءالدین عطار ہوئے ہین
ایضاً	حضرت خواجہ عبداللہ امامی۔		سنہ ۸۲۵		ایضاً	آپ نے خرقہ خلافت حضرت علاءالدین عطار سے پہنا تھا فرماتے ہین کہ اول روز جب مین اپنے مرشد کے حضور حاضر ہوا تو آپ نے یہ بیت فرمایا ؎ تو مباش اصلاً کمال این است وبس ۔ تو در دگم شو وصال این است وبس ۔
ایضاً	حضرت مولانا ابوسعید سمرقندی		سنہ ۸۲۶	سمرقند ماوراءالنہر کا مشہور شہر ہے	ایضاً	آپ کبائر خلفاء خواجہ علاءالدین عطار ہین اور بعد وفات اپنے پیر کے خواجہ حسن عطار صاحبزادہ اپنے پیر کی خدمت مین رہکر طالبان کی ہدایت مین مصروف رہے۔
ایضاً	حضرت خواجہ حسام الدین پارسا بلخی		سنہ ۸۵۴	بلخ ماوراءالنہر نامی شہر ہے	ایضاً	آپ خلیفہ حضرت علاءالدین عطار ہوئے ہین ابتدا مین بشرف قبولیت وصحبت حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند رہے ہین۔
ایضاً	حضرت خواجہ درویش احمد سمرقندی کنیت ابوالعباس لقب جمال الدین		سنہ ۸۶۰	سمرقند	ایضاً	آپ اگرچہ خادم ومرید شیخ زین الدین خوافی ہوئے ہین اور انسے خرقہ خلافت واجازت نامہ حاصل کیا ہوا تھا لیکن ارادت دلی خاندان نقشبندیہ سے رکہتے تھے اور سفر خراسان وحجاز مین ہمراہ حضرت خواجہ علاءالدین عطار رہے تھے اور اونکی صحبت وبرکت سے فیض پایا تھا۔

نام سلسلہ خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ و سنہ ولادت و مقام ولادت	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار و مدفن	حوالہ کتب	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل خرق عادات و کلمات طیبات وارشادات و فوائد وغیرہ
پیشوار نقشبندیہ مجددیہ	حضرت مولانا عمر ماتریدی		۸۵۵ھ		خزینۃ الاصفیا	آپ اخص اصحاب و اکمل احباب خواجہ علاؤالدین عطار ہوئے ہیں زہد و ورع و تقوی میں شہرہ آفاق تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ محمد سکہ		۸۵۵ھ	بدخشان ملحق خراسان	ایضاً	آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ علاؤالدین عطار ہیں۔
ایضاً	حضرت خواجہ حسن برسنی			برسنی پرگنہ بکنی صوبہ بخارا	ایضاً	آپ نے اول ارادت میر حمزہ سے حاصل کی اوسکے بعد خدمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار حاضر رہ کر تکمیل کو پہنچے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ نظام الدین خاموش		وقت ظہر ۷ جمادی الثانی سنہ ۸۶۰ھ	ہرات خراسان کا مشہور شہر ہے	ایضاً	آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ علاؤالدین عطار ہوئے ہیں آپ میں صفت جلال غالب تھی اور حالات کشف الاحوال و کشف القلوب و کشف القبور آپ پر ایسے روشن تھے کہ غیبت میں ہر ایک کے حال سے خبر دیتے تھے اور جو خطرہ دل حاضرین میں خطور کرتا فوراً خبردار ہو جاتے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ سعدالدین کاشغری		سنہ ۸۶۴ھ وقت نماز ظہر ۷ جمادی الثانی	کاشغر مشہور شہر خراسان ہے	ایضاً	آپ اعظم خلفاء حضرت خواجہ نظام الدین خاموش سے ہوئے ہیں بعض وقت آپکو ایک کیفیت پیدا ہوتی تھی کہ جو کوئی آپکو دیکھتا بیہوش ہو جاتا اور اگر روبرو آکر بیٹھتا ہلاک ہو جاتا۔ اور جو کوئی آپ کے نزدیک ارادہ آنے کا کرتا آپ ہاتھ سے منع کرتے کہ میرے پاس نہ آؤ۔
ایضاً	حضرت خواجہ محمد اکبر معروف بخواجہ کلان بن سعدالدین کاشغری		سنہ ۸۹۴ھ	ایضاً	ایضاً	آپ فرزند نخستین و خلیفہ اکبر حضرت سعدالدین کاشغری تھے بعد انکے مسند خلافت پر متمکن ہو کر رہنمائے خلق ہوئے۔
ایضاً	حضرت خواجہ نظام خاموش		سنہ ۸۶۴ھ		ایضاً	آپ خلیفہ خواجہ نظام الدین خاموش ہوئے ہیں خراسان میں جا کر فیض صحبت حضرت سید قاسم تبریزی و مولانا ابویزید پورانی و شیخ زین الدین خوافی و بہاؤالدین عمر سے حاصل کیا تھا۔
ایضاً	حضرت مولانا شہاب الدین احمد برجندی نام احمد	قصبہ برجند	سنہ ۸۶۲ھ ہجری	ہرات	ایضاً	آپ کبار اصحاب و افضل احباب مولانا سعدالدین کاشغری ہوئے ہیں پیر سے شہاب الدین خطاب پایا تھا۔
ایضاً	حضرت خواجہ قاسم سمرقندی		۶ ذوالحجہ سنہ ۸۹۰ھ	سمرقند	ایضاً	آپ یاران قدیم و مخلصان صمیم دوستان مقبول حضرت عبیداللہ احرار نقشبند سے ہوئے ہیں حضرت مولانا عبدالرحمن جامی

اسم سلسلہ خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت و مقام	تاریخ وفات و عمر	مقام مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وفوائد وغیرہ
سے بہت محبت رکھتے تھے اور خواجہ احرار کو آپکے ساتھ اس درجہ محبت وعنایت تھی جو دوسرون پر نہ تھی۔						
پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ	حضرت خواجہ علاء الدین ابہری نام محمد بن موقف	قصبہ ابہر قصبات کوہستان سے ہے	۲۰ر جمادی الثانی سنہ ۸۹۲ھ	ہرات جوار مزار سعد الدین کاشغری	خزینۃ الاصفیا	آپ خلیفہ حضرت مولانا سعد الدین کاشغری ہوئے ہین آپکی کرامات وخرق عادات کی روایات بہت کچھ ہین لیکن یہہ مختصر گنجایش اوسکی نہین رکھتی۔
ایضاً	حضرت خواجہ برہان الدین ختلانی		سنہ ۸۹۳ھ	سمرقند	ایضاً	آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کے ہوئے ہین آپ بڑے صاحب کرامات وخرق عادات تھے۔
ایضاً	حضرت مولانا جعفر سمرقندی		سنہ ۹۰۳ھ	ایضاً	ایضاً	آپ بھی خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار ہوئے ہین عارف کامل وعالم عامل تھے استغراق وبیخودی کمال درجہ کی رکھتے تھے
ایضاً	حضرت مولانا عبد الرحمن معروف نور الدین جامی لقب اصلی عماد الدین جام شہر خراسان کا ہے	خرجرد جام ۲۳ر شعبان سنہ ۸۱۷ھ	۱۸ر محرم سنہ ۸۹۸ھ عمر ۸۱ سال	خیابان ہرات	ایضاً	آپ کے والد شریف کا نام احمد یا شمس الدین احمد و بقول خزینۃ الاصفیا نظام الدین احمد غلامی ہے آپ حضرت امام محمد شیبانی کی اولاد سے ہین۔ آپ حضرت خواجہ احرار کے بہت بڑے معتقد تھے حنفی مذہب رکھتے تھے حضرت سعد الدین کاشغری کے مرید تھے آپکی تصانیف
بہت ہین ازانجملہ نفحات الانس و نوادر الضیا و یہ شرح کافیہ و شرح ملا و سلسلۃ الذہب رسالہ عروض و رسالہ قافیہ و یوسف زلیخا و شواہد النبوۃ و انشاء جامی و لوایح جامی وغیرہ و دیوان جامی تخلص جامی آپ سنہ ۸۷۷ ہجری مین حج کے لئے تشریف لیگئے تھے آپکی چوالیس کتابین تصنیف کی حسب اعداد لفظ جام ہین مولانا شمس الدین محمد روحی اصحاب کبار حضرت خواجہ سعد الدین کاشغری فرماتے ہین کہ ایک روز مولانا جامی اور مین کنارہ دریا پر بیٹھے تھے ناگاہ ایک خارپشت مردہ پانی پر بہتا ہوا نظر آیا آپ نے اوسکو اوٹھالیا اور ایک ساعت دست مبارک اوسکی پشت پر ملا معاً وہ خارپشت حرکت مین آیا اور زندہ ہوکر آنکھین کھولین اور جست لگاکر زانو خواجہ پر بیٹھ گیا مولانا دریا سے اوٹھکر چلنے لگے اور خارپشت کو زمین پر رکھدیا وہ بھی پیچھے پیچھے مولانا کے چل پڑا اور افتان خیزان بہزار حیلہ آپکی برابر پہنچتا تھا آخرکار سواران چند درمیان راہ کے آگئے اور اس وجہ سے خارپشت نظر سے غایب ہوکر رہ گیا۔						
ایضاً	حضرت مولانا عبد الغفور لاری لقب رضی الدین	لار	۵ر شعبان سنہ ۹۱۲ھ	ہرات	ایضاً	آپ سردار قبیلہ خزرج اولاد حضرت سعد عبادہ انصاری کے تھے اور اجلہ شاگرد و اعظم خلفاء حضرت مولانا عبد الرحمن جامی ہوئے ہین آپکا
نام نامی عبد الغفور برائے دفع دیو وپری نہایت موثر اگر کسیکو سایہ دیو وپری کا ہوتا فرماتے کہ کان سایہ زدہ مین کہین کہ اگر تو دفع نہ ہوگا تو عبد الغفور لاری کو تجہپر تسلط کرونگا فی الفور جن یا پری دفع ہوجاتے حضرت مولانا جامی آپ کے بارہ مین فرماتے ہین ؎ آنجا کہ فہم ودانش مرغی بود شکارے ٭ بازیست تیز رفتار عبد الغفور لاری ٭ مولانا جامی مرید بہت کم کیا کرتے تھے اور فرماتے ایک مرید اکمل دوسرے ہزار مرید سے بہتر ہے اور اشارت آپکی طرف فرماتے تھے۔ حاشیہ بر نفحات الانس شرح تصنیف ملا جامی اس خوبی سے لکھا ہے کہ سوائے آپ کے						
ایضاً	حضرت خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی قلندریہ		۸ر شعبان سنہ ۷۹۲ھ	شیراز بیرون شہر	اخبار الاخیار وسفینۃ الاولیا وملفوظات شاہ عبد العزیز	آپ کے پیر کا حال بخوبی معلوم نہین کہ در اصل آپکے مرشد کون صاحب تھے مگر بعض اہل سیر لکھتے ہین کہ آپ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کے مرید

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ
						ہیں طریقہ قلندریہ رکھتے تھے آپ لسان الغیب اور ترجمان اسرار الغیب ہوئے ہیں آپکا دیوان شاہد حال ہے جو فال آپکے دیوان سے لیجاتی ہے اوسکا جواب دیوان سے ملجاتا ہے ملفوظات میں شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہیں آپ بہت بڑے عالم متقی تھے اور شاہ بہیرنگ نامی کے مرید تھے نقل ہے جب امیر تیمور گورگان شیراز کے فتح کرنے کے بعد اور شاہ شجاع کے قتل کے بعد شہر کے نامآوروں و رئیسوں کو مہمانوں کے طور پر بخارا لیگیا اوسوقت حضرت بہاؤالدین نقشبند حیات تھے ملاقات ہونا حافظ صاحب کا اون سے مشہور ہے جب شاہ شجاع کو تیمور نے مار ڈالا تو آپ کو بولا کر دریافت کیا کہ سمرقند و بخارا جو ہمارا وطن تھا کس طرح آپ نے بخشدیا کہا اسی بخشش کی بدولت تو فقیر ہوگیا ہوں۔ امیر نے اس شعر پر آپکی گرفت کی تھی ب اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را + بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را +
پیشوای نقشبندیہ مجددیہ	حضرت سید میر عبد الاول		یکم ذالحجہ سنہ ۹۰۰ھ	.	خزینۃ الاصفیا	آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ احرار ہوئے ہیں اول نیشاپور سے ماوراءالنہر خدمت میں خواجہ احرار صاحب آپ آئے اور درجہ خلافت پایا پھر اپنے دامادی میں آپکو قبول فرمایا تھا۔
ایضاً	حضرت خواجہ محمد بخش بن خواجہ احرار		۱۱ محرم سنہ ۹۰۶ھ	سمرقند	ایضاً	آپ فرزند دویم حضرت خواجہ عبید اللہ احرار ہیں خواجہ موصوف نے اپنی زندگی میں اونکو اپنا قایم مقام کردیا تھا اور تولیت خانقاہ کی بھی آپ کو عطا ہوئی تھی قصہ شہادت آپکا یوں ہے کہ جب شاہ بیگخان مغل نے ولایت سمرقند پر غلبہ پایا یکم ماہ محرم سنہ ۹۰۶ ہجری میں باغواے امراے شیعہ امامیہ شاہ بیگخان نے آپکا مواخذہ کیا اور تمام مال و اسباب وغیرہ ضبط کرلیا چونکہ امراء شاہ بیگخان آپ کے قتل و شہادت کے لئے آمادہ تھے اور شاہ بیگخان اس ارادہ سے خالی اس لئے خواجہ کو معہ عیال و اطفال اجازت سفر خراسان دیدے اور آپ موضع کسراب کہ مضافات تاشقند سے ہے ۱۱ ماہ محرم سنہ ۹۰۶ھ کو پہنچے یکایک ایک جماعت کثیر قوم ازبک فرستادہ امراے شاہ بیگخان نے حملہ آور ہو کر آپ کو معہ دو فرزند خواجہ محمد ذکریا و خواجہ محمد عبد الباقی شہید کر ڈالا دیگر متعلقان واپس سمرقند ہوگئے تمام شہر جنازہ خواجہ و اون کے فرزندان
ایضاً	حضرت خواجہ محمد عبد اللہ معروف خواجہ کلان		سنہ ۹۱۱ھ	تاشکند تکملہ سیر الاولیا	ایضاً	آپ فرزند نخستین حضرت خواجہ عبید اللہ احرار ہیں آپ کے والد بہ نسبت دیگر فرزندان آپکو بہت عزیز رکھتے تھے وقت ظہور شاہ بیگخان بجانب ہند چلے گئے تھے اور وہیں رحلت پائی آپکی میت کو تاشکند میں لائے آپ نے خرقہ خلافت خواجہ خواجگی امکنگی سے پہنا تھا۔
ایضاً	حضرت خواجہ عبد الحق معروف محی الدین بن خواجہ عبد اللہ کلان				انوار العارفین بحوالہ سلاسل الانوار	آپ کو خرقہ پدر و جد بزرگوار سے حاصل تھا حرمین الشریفین سے مراجعت فرما کر ہندوستان میں بعہد ہمایون بادشاہ آئے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ محمد یحیی بن ابو الفیض بن خواجہ کلان		۱۲ ربیع الاول سنہ ۹۹۹ھ	اکبرآباد برکنارہ دریای جمن	انوار العارفین بحوالہ مفتاح	آپ نے خرقہ خلافت اپنے چچا خواجہ عبد الحق سے حاصل کیا تھا۔
ایضاً	حضرت خواجہ امیر عبد اللہ احراری		۲۲ ذیقعدہ	متصل قبر پیر خود	ایضاً	آپ مرید حال خود محمد یحیی بن ابو الفیض احراری ہوئے ہیں بظاہر وضع نوکری اختیار کی تھی اور بعہد اکبر بادشاہ ہند منصب پانصدی دہلی میں تھی اور آخر عمر میں بنظامت صوبہ داری برہان پور مامور ہوئے تھے۔

نام سلسلہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	ماخذ	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل خرق عادت و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ
پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ	حضرت مولانا اسمٰعیل غیرکنی بن خواجہ سیف الدین مناری		سنہ ۹۰۶ھ	مکہ منورہ	خزینۃ الاصفیا	آپ اصحاب کبار حضرت خواجہ احرار تھے حیات اپنے پیر مین سفر اور حضر مین حاضر و یار کاب رہا کرتے تھے بعد وفات اون کے آپ حرمین الشریفین تشریف لے گئے اور وہین انتقال پایا تھا۔
ایضاً	حضرت مولانا محمد قاضی		سنہ ۹۱۱ھ یا سنہ ۹۱۲ھ	سمرقند	ایضاً	آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ احرار ہوئے ہین اوائل مین قاضی تھے بعد اوسکے ترک قضا کرکے حلقہ درویشان مین آنکر مرید ہوئے کتاب سلسلۃ العارفین ملفوظات خواجہ صاحب موصوف آپکی تصنیف ہے بارہ سال خدمت مین پیر روشن ضمیر کی رہکر مرتبہ اولیائے کامل پہونچے تھے۔
ایضاً	حضرت ملا علی تاشکندی		سنہ ۹۱۴ھ		ایضاً	آپ خلیفہ جلیلہ حضرت خواجہ احرار ہین اور کار زراعت خواجہ کیا کرتے تھے مقبولان و محبوبان خواجہ صاحب سے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ نور الدین تاشکندی۔		سنہ ۹۱۷ھ	تاشکند	ایضاً	آپ خلیفہ اکمل حضرت خواجہ احرار ہوے ہین تھوڑے دنون مین تکمیل پاکر مرتبہ ارشاد پہنچگئے تھے۔
ایضاً	حضرت خواجہ ہندو ترکستانی۔		سنہ ۹۲۱ھ	سمرقند	ایضاً	آپ خلیفہ نامدار خواجہ احرار ہوے اور شیخ زادہ ہائے ترکستان سے تھے خواجہ کو آپ کے ساتھ کمال نظر عنایت تھی ایک روز حضرت خواجہ جنگل مین چلے جاتے تھے دیکھا کہ خواجہ ہندو ہوا مین پرواز کئے چلے جاتے ہین خواجہ صاحب کو یہ طور اظہار کرامت خوش نہین آیا اور اوسیوقت کیفیت باطنی آپکی سلب کردی اور جسطرح پتھر کسی بلندی سے زمین پر گر پڑتا ہے اسیطرح سے آپ ہوا سے گر پڑے اور اعضا کوفتہ ہوگئے اور ایک سال اسی حالت مین رہے ایک روز قدمون مین خواجہ کے سر اپنا رکھکر زار زار رونے لگے یہہ حال دیکھکر دریائے رحمت خواجہ جوش مین آیا اور نہایت رحمت سے بغلگیر فرمایا اور جو نعمت لی تھی اوس سے سہ چند عطا فرمائی محرمان اسرار خواجہ سے ہوگئے۔
ایضاً	حضرت مولانا محمد عبید اللہ معروف مولانا زادہ اتراری		سنہ ۹۲۴ھ	دمشق ملک شام دار الحکومت	ایضاً	آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ احرار ہوے ہین باجازت پیر خود سفر حجاز کو تشریف لیگئے تھے بعد زیارات حرمین الشریفین کے خبر وفات خواجہ صاحب سُنکر عازم وطن خود نہین ہوے اور دمشق مین طرح اقامت ڈالکر طالبان حق کی رہنمائی مین مصروف رہے۔
ایضاً	حضرت مولانا ناصر الدین اتراری		سنہ ۹۲۵ھ	سمرقند	ایضاً	آپ برادر خورد مولانا عبید اللہ مولانا زادہ اترارى کے ہین اور ہمراہ اپنے بھائی کے حاضر حضور خواجہ صاحب احرار ہوکر ارادت حاصل کی تھی صاحب کرامات عالیہ و مقامات بلند ہوے ہین۔
ایضاً	حضرت خواجہ عبد الشہید بن خواجہ خواجگان بن حضرت عبید اللہ احرار		سنہ ۹۸۰ھ ۲۲ ربیع الثانی	سمرقند متصل مزار خواجہ احرار	ایضاً	آپ خلیفہ اپنے پدر بزرگوار ہوے ہین اور باشارہ غیبی وطن مالوفہ سے ہجرت کرکے ہندوستان مین تشریف لائے تھے اٹھارہ سال

<table>
<tr><th>نام سلسلہ و خانوادہ</th><th>نام مقدس صاحبان خانوادہ</th><th>تاریخ ولادت</th><th>تاریخ وفات و عمر</th><th>مقام مزار یا مدفن</th><th>حوالہ کتب</th><th>کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل و خرق عادات و کلمات طیبات وارشادات و فوائد وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td colspan="7">تک ہندوستان مین مسند ارشاد پر متمکن رہے سنہ ۱۰۰۸ ہجری مین فرمایا وقت رخصت آگیا ہے مین مامور ہون کہ مشتے استخوان اپنی کو سمرقند گورستان آبائی پہنچا دُن چنانچہ اوسی سال سمرقند تشریف لیجاکر وفات پائی۔</td></tr>
<tr><td>پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ</td><td>حضرت خواجہ شمس الدین محمد روجی</td><td>موضع روج ۱۴ شعبان سنہ ۸۲۰ھ</td><td>۱۷ رمضان سنہ ۹۰۴ھ عمر ۸۴ سال</td><td>خیابان ہرات</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ خلفائے اعظم خواجہ سعد الدین کاشغری مین جامع مسجد ہرات مین طالبان کو دعوت حق دیا کرتے تھے نقل ہے آپنے تین رات برابر مسجد جامع مین مشغول حق رہکر کچھہ طعام نہین کھایا چوتھی</td></tr>
<tr><td colspan="7">روز آتش جوع شعلہ زن ہوئی تو بتلاش طعام قدم مسجد سے باہر رکھا ہاتف سے آواز آئی کہ افسوس تونے ہماری صحبت کو ایک روٹی کے لئے فروخت کیا یہہ سنکر آپ نے قدم واپس مسجد مین کرلیا اور ایک طمانچہ سخت اپنے مونہہ پر مارا اور مسجد مین جاکر بدستور مشغول ہوگئے یکایک ایک مرد نورانی حاضر ہوئے اور خوان طعام اون کے آگے لاکر رکھا اور غائب ہوگئے وہ حضرت خضر علیہ السلام ہون گے آپنے اپنے مرشد کے روبرو یہہ تمام ماجرا عرض کیا فرمایا جو کچھہ غیب سے ہو وہ بے عیب ہے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت خواجہ بیرنگ دہلوی بن حضرت خواجہ باقی باللہ</td><td></td><td>سنہ ۱۰۴۲ھ</td><td>دہلی</td><td>ایضاً</td><td>آپنے خرقہ خلافت اپنے والد بزرگوار سے پایا تھا اور بعد وفات اون کے خواجہ حسام الدین نقشبندی سے کام تکمیل کو پہنچایا تھا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت خواجہ ہاشم دہبیدی بن خواجہ کلان دہبیدی</td><td></td><td>۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۰۴۶ھ</td><td>قصبہ دہبید جسکو جوئبار بھی کہتے ہین</td><td>ایضاً وتکملۂ سیر الاولیا</td><td>آپ خلیفہ برگزیدہ اپنے والد بزرگوار کے ہوئے ہین اور والد آپ کے خلیفہ خواجہ محمد کاشانی اور وہ مرید خواجہ محمد قاضی اور وہ مرید خواجہ عبید اللہ احرار کے تھے اور خواجہ محمد مسکین نے خرقہ خلافت آپ سے</td></tr>
<tr><td colspan="7">اور میر محترم باللہ نے خواجہ محمد مسکین سے پہنا تھا اور میر محترم باللہ پیر طریقت حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کے بھی تھے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت خواجہ صالح دہبیدی</td><td>سنہ ۹۷۶ھ</td><td>ماہ محرم سنہ ۱۰۴۹ھ عمر ۷۲ سال</td><td>بلخ</td><td>ایضاً</td><td>آپ برادر خورد حضرت خواجہ ہاشم و مرید پدر خود تھے جنکا سلسلہ بچند واسطہ درمیانی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کو پہنچتا ہے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت خواجہ خاوند محمود لاہوری معروف حضرت ایشان بن سید شریف</td><td></td><td>۱۲ شعبان سنہ ۱۰۵۲ھ</td><td>بیرون لاہور متصل باغ شالامار</td><td>ایضاً بحوالہ کتاب رضوانی</td><td>آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بخواجہ علاء الدین عطار خلیفہ برحق شاہ بہاء الدین نقشبند پہونچتا ہے آپکو نسبت اویسیہ منجانب خواجہ بہاء الدین نقشبندیہ سے درج کتاب رضوانی ہے کہ جب ایام وفات آپ کے نزدیک پہونچے پندرہ روز پہلے مرنے</td></tr>
<tr><td colspan="7">سے آپ نے نواب افتخار خان عالیجاہ مرید کو فرما دیا تھا چنانچہ سولہوین روز بروز شنبہ بعد ادائے نماز مغرب چند بار یہہ بیت مولا عبد الرحمن جامی زبان پر لائے ؎ الٰہی غنچۂ امید بکشا * گلے از روضۂ جاوید بنما * وقبل از عشا سر بسجدہ رکھکر جان بحق ہوئے شاہجہان بادشاہ کیطرف سے میران سید جلال الدین صدر الصدور واسطے تجہیز وتکفین آپ کے حاضر ہوئے تھے بعد دفن نواب سعید خان نے گنبد عالی آپکے مزار پر بنوادیا۔</td></tr>
</table>

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حوالہ کتب	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ
پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ	حضرت اخوان ملا مسین عباز کشمیری نقشبندی		سنہ ۱۱۰۵ھ	کشمیر	فرہنگ آصفیا بحوالہ کتاب رضوانی	اول آپ نے ارادت مولانا محمد قادری سے حاصل کی تھی جب وہ زیارت حرمین الشریفین چلے گئے تو آپ خدمت مین خواجہ عبد الشہید نقشبندی کی دہلی مین رہتے اور ایک مدت تک فیض صحبت اوٹھایا اور کچھ مدت

خدمت مین حضرت خواجہ باقی باللہ جی رہے اور خواجہ عبد الصمد نوشہری سے (جو سماع سنا کرتے تھے اور وجد کیا کرتے تھے) چند بار صحبت کی اور کتاب ہدایت الاعمیٰ و دیگر رسائل تصنیف فرمائے اور حضرت حسین بن منصور و فرید الدین عطار و خواجہ محمد بن علی محی الدین وغیرہ کہ اونہون نے کلمہ ہمہ اوست کہا ہے اون کے حق مین کچھ لکھا ہے۔

| سرنشار نقشبندی ابو العلائی | حضرت امیر ابو العلا نقشبندی اکبرآبادی بن سید ابو الوفا حسینی | سرائے تیلہ متصل دہلی سنہ ۹۹۰ھ | ۹ صفر سنہ ۱۰۶۱ھ عمر ۷۱ سال | بیرون شہر اکبرآباد سلطان گنج مین | انوار العارفین بحوالہ حجت العارفین | آپکا نسب آبائی بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر تقی الدین کرمانی کہ سادات عظام و اولیاء کرام سہروردی سے تھے پہنچتا ہے اور نسب مادری سبط خواجہ فیضی ابو الفیض ابن خواجہ محمد عبد اللہ بن خواجہ احرار |

پہنچتا ہے آپ کے دادا امیر عبد السلام سبط خواجہ محمد عبد اللہ بن خواجہ احرار بعہد اکبر شاہ بادشاہ ہند سمرقند سے ہندوستان آئے اور بلدہ فتح پور مین بادشاہ سے شرف ملاقات حاصل کیا پھر حج کو چلے گئے اور وہان فوت ہوئے اون کے صاحبزادہ ابو الوفا فتح پور مین فوت ہوئے اور اونکی نعش دہلی لیجا کر متصل مدرسہ لال دروازہ دفن کی آپ بعد وفات اپنے والد کے خواجہ محمد فیض کی تربیت مین رہے اور راجہ مان سنگھ صوبہ بنگالہ نے آپ کو منصب سہ صدی ذات و سہ ہزار سوار آپ کو دیا لیکن اکثر اوقات اوسی حالت منصب مین فرماتے تھے کہ بزرگانم خواب مین فرماتے ہین کہ یہ کیا وضع اختیار کی ہے ہماری وضع پر رہو بعد اوس کے ایک بزرگ نے میرا سر تراشا اور ایک نے قمیص پہنائی اور ایک بزرگ نے دستار کردستی اپنے ہاتھ مین لیکر میرے سر کے نزدیک لائے یاد نہین کہ سر پر رکھی یا کیا القصہ اوایل سلطنت جہانگیر بادشاہ آپ تیر اندازی مین لاثانی عصر تھے آپنے ایک موقع پر روبرو بادشاہ بضرب تیر لیموں کو میان مشعل دو شاخہ بیگنے بادشاہ نہایت خوش ہوے اور پیالہ شراب آپکو پینے کو دیا آپنے نہین پیا اور دربار سے اوٹھکر چلے گئے اور یہہ بیت اکثر آپکی زبان زد تھے ؎ این ہمہ مطراق کن فیکون * ذرۂ نیست نزد اہل جنون * جب بادشاہ کو مستی سے افاقہ ہوا تو تلافی مافات کے لئے گوشوارہ مروارید بمعرفت میر عبد الحی آپکے پاس بھیجا اور اضافہ منصب کیا لیکن آپنے قبول نہین فرمایا تمام مال و متاع راہ خدا مین دیکر قدم بادیہ تجرید مین رکھا اور اجمیر شریف مشرف ہوکر اکبرآباد مین آئے اور دست بیعت بعم بزرگوار و خسر خود امیر عبد اللہ دیا اور بعد وفات اون کے مسند ارشاد پہ متمکن ہوے بیشتر بوجد و سماع مشغول رہتے تھے اور وقت غلبہ جذبہ یہہ بیت پڑھا کرتے تھے ؎ فیض روح القدس ار باز مدد فرماید * دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد - آپ کے کشف و کرامات سے کتاب حجت العارفین تصنیف حیات اللہ احراری مین لکھا ہے کہ ایک روز آپ یارون کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتفاقاً ایک جوگی پنجرہ شارک ہاتھ مین لئے حاضر آیا فرمایا پنجرہ کو جوگی سے لیکر دکھاؤ چنانچہ پیش کیا گیا آپ نے وضو کیا اور چند قطرہ آب وضو پنجرہ پر ڈالے اوسیوقت شارک پنجرہ سے نکلکر عورت زیبا و رعنا متمثل ہو گئی دریافت پر معلوم ہوا کہ یہ لڑکی ہندو کی تھی اور یہہ جوگی اوسپر مبتلا ہو کر بقوت سحر اوسکو شارک بنایا ہوا تھا ارات کو بحالت اصلی پر لاکر حظ نفسانی اوٹھاتا تھا آپ نے عورت کو فرمایا کہ اگر تجکو خواہش اپنے خانمان جانے کی ہے تو تجکو پہنچا دیا جاوے اوسنے کہا میرے مقدر مین یہہ ہی لکھا تھا مین چاہتی ہون کہ آپکی لونڈی بنکر رہون بعد اوسکے دونو مرد و عورت مسلمان ہو گئے آپ نے عورت کا نکاح جوگی سے کر دیا نام جوگی صوفی علی

نام سلسلۂ خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ و ماہ و سال ولادت	تاریخ و ماہ و سال وفات یا عرس	مقام مزار	حوالہ کتب	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات و فوائد وغیرہ ۔
						رکھا وہ بھی اہل اللہ سے ہوا اوسکی قبر بھی جوار آپ کے مزار کے ہے رسالہ سید امیر ابو العلائین ہے فنا کی تین قسم ہین فنا فی الافعال فنا فی الصفات فنا فی الذات جب آپ خدمت مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری حاضر ہوے خواجہ بزرگ نے باطنی توجہ دیکر اجازت سماع فرمائی آپ نے فیض روح خواجہ بزرگ سے حاصل کیا کیفیت نسبت آپکی اسیوجہ سے فیض چشتیہ و نقشبندیہ سے مرکب ہے اور اسی لئے نام سلسلہ ہذا اس خیال سے کہ حقوق نعمت طرفین زایل نہ ہووین ابو العلا چشتیہ نقشبندیہ کے نام سے مشہور ہوا۔
پیشوائے ابو العلائی چشتیہ نقشبندیہ	حضرت امیر نور العلا ابو العلائی بن امیر ابو العلا		سنہ ۱۰۶۱	اکبر آباد	برکات الاولیا بحوالہ تذکرہ ابو العلائیہ	آپ مرید و خلیفہ و جانشین اپنے والد بزرگوار میر ابو العلا اکبر آبادی ہین توجہ غیبی و معانقہ مین آپکی یہہ تاثیر تھی کہ مرید اوسیوقت دنیا و مافیہا سے بیخبر ہوجاتا تھا نسبت قلبی و ذکر اسم ذات ہر رگ و پے سے جاری تھا جو نتیجہ نعمت نقشبندیہ ہے اول ما آخر ہر منتہی ؛ آخر ما جیب تمنا تھی ؛
ایضاً	حضرت شاہ نور الدین ابو العلائی نام حاجی نور محمد		۲۴ محرم سنہ ۱۱۴۰ ہجری	برہانپور	ایضاً بحوالہ تذکرہ دکہن	آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ ابو الوفا ابو العلائی ہین۔
ایضاً	حضرت شاہ نور الحق ابو العلائی معروف شاہ نور		۱۳ شوال سنہ ۱۱۶۳ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ نور الدین ابو العلائی ہین۔
ایضاً ابو العلائی منعمی	حضرت صوفی شاہ محمد منعم ابو العلائی منعمی		۱۳ رجب سنہ ۱۱۸۵ ہجری	عظیم آباد متصل بخشی گھاٹ	ایضاً بحوالہ کیفیت العارفین	آپ مخدوم شمس الدین حقانی فاروقی کی اولاد سے ہین مرید و خلیفہ شیخ الارشاد شاہ فرہاد کے ہین دہلی کے قطب الاقطاب تھے پھر صوبہ بہار کی قطبیت پر مامور ہوئے اور دہلی کی قطبیت پہ مولانا فخر الدین چشتی مقرر ہوے آپکو اونکی ملاقات کی تلاش ہوئی اور مشائخ وقت کو اون کے مدارج سے آگاہ کر دیا حضرت شاہ شرف الدین منیری کی روح سے سلسلہ فردوسیہ کا فیضان بھی ملا اور ابو العلا کا فیضان جوشن ن ہوا حضرت غوثیہ کی روحانی توجہ شامل حال ہوئی اس لئے اپ کے سلسلہ کو ابو العلائی منعمی کہتے ہین ۔
ایضاً	حضرت شاہ رکن الدین عشق ابو العلائی		۸ رجمادی الاول	ایضاً	برکات الاولیا بحوالہ کیفیت العارفین	آپ شیخ فاروقی ہوئے ہین اور مرید و خلیفہ صوفی شاہ محمد منعم عظیم آبادی نعمت قادریہ ابو العلایہ فردوسیہ سے مالا مال ہوئے ہین۔
ایضاً	حضرت صوفی محمد ابراہیم ابو العلائی		غرہ شعبان سنہ ۱۲۱۴	ڈہاکہ	ایضاً	آپ صوفی شاہ امانت اللہ قادری کے مرید و خلیفہ ہین پھر حضرت صوفی محمد منعم سے آپکو اجازت ملی اور خرقہ خلافت ابو العلایہ سے سرفراز ہوے وباجازت پیر خود جہانگیر نگر ڈھاکہ مین تشریف لائے تھے۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ
پیشوای ابوالعلائیہ منعمی	حضرت مولانا سید شاہ حسن رضا بن سید شاہ عبدالصمد رضوی مشہدی	سیرائے فتح پور	۱۸ محرم سنہ ۱۲۱۶ھ	سرائے فتح پور پرگنہ عظیم آباد	برکات الاولیا بحوالہ کیفیت العارفین	آپ مرید و خلیفہ حضرت صوفی محمد منعم ابوالعلائی ہوئے ہین سلسلۃ المشائخ کے خطاب سے ملقب ہین۔
ایضاً	حضرت شاہ سلطان احمد بن سید شاہ غلام حسین ابوالعلائی۔	داناپور	۵ ذوالحجہ سنہ ۱۲۴۱ہجری	داناپور	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ مخدوم شاہ حسین علی ابوالعلائی کے ہوئے ہین کہتے ہین ایک شب آپ نے اپنے پیر کو خواب مین فرماتے دیکھا کہ اے عزیز تو ایسا دنیا کی محبت مین آلودہ ہوگیا ہے کہ ہمارا نام بھول گیا آپ نے ملازمت سے استعفا دیا اور وطن اصلی داناپور کو آئے اور خانہ نشین ہوئے جو چاہتے ہین جسکو بلاتے ہین یون شربت دیدار پلاتے ہین یون + کسی بدعقیدہ نے آپ کو زہر کہلایا اوسکے اثر سے درجہ شہادت کو پہونچے۔
ایضاً	حضرت صوفی احمد اللہ ابوالعلائی بن صوفی محمد دائم۔		۵ شعبان سنہ ۱۲۳۴ھ	ڈھاکہ متصل مزار والد خود	ایضاً	آپ مرید و خلیفہ اپنے والد ماجد کے ہین لیکن ایام طفولیت مین آپ کے والد نے انتقال کیا اسلئے آپ کے برادر نسبتی صوفی شاہ روشن علی جو خلیفہ کامل صوفی محمد دائم تھے اونہون نے اپنی تربیت مین رکھا اور مسند ارشاد پر آپ کو بٹھایا۔ ایک عالم نے آپ سے فیض پایا۔
ایضاً	حضرت صوفی لقیت اللہ ابوالعلائی		۲۶ رجب سنہ ۱۲۵۲ھ	ڈھاکہ	ایضاً	آپ مرید حضرت صوفی محمد دائم ابوالعلائیہ کے ہوئے ہین اونکی وفات کے بعد فیض اجازت و خلافت باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کیا اور مسند ارشاد پر متمکن ہوئے جب کوئی مریض آپ کے روبرو آتا تھا ایک نگاہ کے پڑتے ہی ہنستا ہوا گھر کو چلا جاتا تھا۔
ایضاً	حضرت شاہ قمرالدین حسین بن شاہ شمس الدین		۲۰ شعبان سنہ ۱۲۵۵ھ	عظیم آباد	برکات الاولیا	آپ فیض ارادت و خلافت سید شاہ یحیٰی سے رکھتے تھے اور سید شاہ حسن علی سے بھی فیض باطنی اخذ کیا ہے اور شاہ ابوالبرکات و حکیم فرحت اللہ ابوالعلائی سے مستفیض ہوئے ہین عظیم آباد کے قطب ولایت تھے خوارق و تصرفات آپ سے بہت سرزد ہوئے ہین۔
ایضاً	حضرت صوفی دلاور علی شاہ ابوالعلائی	کشمیر	جمادی الاول سنہ ۱۲۴۲ھ	مدینہ منورہ جنت البقیع	ایضاً	آپ شاہ روشن علی ابوالعلائی سے فیض ارادت و خرقہ خلافت رکھتے تھے اورحج بیت اللہ کو تشریف لیگئے تھے اور مدینہ منورہ پہنچکر خفیف بخار سے داعی اجل کو لبیک کہا اور انتقال اس دار فنا سے بدار البقا فرمایا۔
ایضاً	حضرت خواجہ معین الدین بن خواجہ خاوند محمود نقشبندی		۲۰ محرم سنہ ۱۰۸۵	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپکا نسب بچند واسطہ درمیانی بخواجہ علاءالدین عطار پہونچتا ہے آپ خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے تھے آپ کے والد نے لاہور سے آپ کو بجانب کشمیر روانہ کیا تھا اور وہان جاکر تعلیم و تلقین خلق اللہ مین سعی بلیغ فرماتے تھے۔

[illegible]	نام مقدس صاحبان خانوادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات و فوائد وغیرہ
پیشوایان نقشبندیان	حضرت خواجہ مہدی نقشبندی معروف شاہ کاکا کشمیری۔		سنہ ۱۰۹۴ھ	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید و خلیفہ برگزیدہ میر محمد باقر سے ہوئے ہیں عمر طویل رکھتے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد امین ڈار کشمیری نقشبندی		۱۱ رمضان سنہ ۱۰۹۸ھ	ایضاً	ایضاً	آپ مرید خواجہ عبد الوہاب کہ خلیفہ اعظم شیخ عثمان جالندہری سے ہوئے ہیں اور بعد حصول خلافت نقشبندیہ کے اپنے وطن کو مراجعت کی و بارشاد و رہنمائی خلق تمام عمر مصروف رہے کتاب فطرت و رسالہ ضروریہ آپکی تصنیف سے ہے۔
ایضاً	حضرت شیخ داؤد مسکولی کشمیری		سنہ ۱۰۹۷	کشمیر محلہ کندر پورہ متصل عیدگاہ	ایضاً	اول خدمت میں بابا نصیب الدین رہ کر فیض صحبت اوٹھایا سلوک میں کتاب اسرار الابرار عربی و فارسی تالیف کی بعدہ بخدمت خواجہ خاوند محمود محمد نقشبندی مرید ہو کر تکمیل کو پہنچے اور خلیفہ ہوئے
ایضاً	حضرت خواجہ احمد یسوی نقشبندی		۳ ذالحجہ سنہ ۱۱۱۴ھ یا ۱۱۱۶ھ	کشمیر	ایضاً	آپ اولاد حضرت خواجہ احمد یسوی ترکستانی میں مظہر خوارق و کرامات و مورد انوار و تجلیات تھے اتفاقات تقدیر سے وطن مالوف سے جدا ہو کر اطراف و اکناف عرب مکہ مدینہ و بیت المقدس و شام و عراق و روم و روس وغیرہ کی سیاحت کرکے ہندوستان سے کشمیر میں تشریف لیگئے اور مخفی گوشہ نشین رہتے مگر کبھی کبھی خانقاہ شیخ آگاہ ملا شاہ جایا کرتے تھے چند سال کے بعد خواجہ نظام الدین بن معین الدین بن خواجہ خاوند محمود آپ کے حال سے مطلع ہوئے اور آپکی خدمت میں پہنچکر بمنت و سماجت آپ کو شہر میں لائے اور اپنے قریب جگہہ رہنے کو دی جب خواجہ نظام الدین فوت ہوئے انکے فرزند خواجہ نور الدین محمد آفتاب آپ کی خدمت میں مرید ہوئے۔
ایضاً	حضرت خواجہ حسن اعمی کشمیری۔		سنہ ۱۱۲۵ ہجری	کشمیر	ایضاً	آپ اعظم مشائخ کشمیر سے ہیں اول ارادت میر محمد علی قادری سے رکہتے تھے بعد اس کے خدمت میں ملا تارک نقشبندی حاضر ہو کر مقامات سلوک نقشبندیہ کو بتکمیل پہنچایا۔
پیشوایان نقشبندیان	حضرت خواجہ نور الدین محمد آفتاب کشمیری نقشبندی	سنہ ۱۰۸۶ ہجری	سنہ ۱۱۵۶ھ عمر ۷۰ سال	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ اولاد خواجہ خاوند محمود نقشبندی بخاری ہوئے ہیں اور خلیفہ برگزیدہ حضرت خواجہ احمد یسوی سے تھے مجیب الدعوات تھے آپکی نظر فیض اثر واسطے صحبت بیماران و شفائے دردمندان اکسیر اعظم تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد رضا الہامی	مادہ شیخ دیندار	سنہ ۱۱۷۹ھ	کشمیر	ایضاً	آپکا سلسلہ نسب بچند واسطہ درمیانی بحضرت خواجہ عبید اللہ احرار پہنچتا ہے آپ کو سوائے فیض نسبت اب و جد کے فیض روحانیت خواجہ بہاء الدین نقشبندیہ بھی حاصل تھا اور نسبت قادریہ کی منجانب روحانیت غوث الاعظم رکہتے تھے اور نسبت صدیقیہ روحانیت حضرت ابابکر صدیق سے تھے چونکہ آپ کشف میں آئینے از آیات ربانی تہے۔ اسلئے بخطاب الباقی مخاطب تھے۔

نام سلسلہ خانوادہ	نام مقدس صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت و سن ہجری	تاریخ وفات و سن ہجری	مقام مزار یا جائے دفن	حوالہ کتب	کیفیت مختصر حالات ضروری شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات و فوائد وغیرہ
پیشوار نقشبندیہ	حضرت شاہ محمد صادق قلندر نقشبندی		سنہ ۱۱۱۱ھ	لاہور	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید وخلیفہ خواجہ بیرنگ صاحبزادہ خواجہ باقی باللہ ہین نہایت درجہ کا جذب و استغراق تھا اشعار عاشقانہ پڑھا کرتے تھے اور جسپر آپکی نظر پڑجاتی وہ بھی مدہوش ومستانہ بنجایا کرتا تھا علمار کشمیر نے یہہ خبر حضرت اورنگ زیب کو پہنچائی بادشاہ نے حکم گرفتاری جاری فرمایا اور راہ سے باعث برگشتگی و دیوانگی پوچھا آپ نے چند اشعار فی البدیہہ پڑھے بادشاہ نے سنکر فرمایا انکو چھوڑدو کہ گرفتار حالت دیوانگی مین معذور ہین آپ نے ہندوستان سے واپس ہوکر کشمیر مین سکونت اختیار کی مجذوبی دیوانگی سے نکل کر قدم سلوک مین رکھا اور خانقاہ بنائی اور بہتون کو سلسلہ نقشبندیہ مین مستفیض کیا۔
ایضاً	حضرت خواجہ کمال الدین بن خواجہ نور الدین آفتاب نقشبندی		۲۹ رجب سنہ ۱۱۵۵ھ	کشمیر	ایضاً	آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین تھے خانقاہ خواجہ خاوند محمود جد خود پر مسند ارشاد متمکن ہوکر رہنمائے حق ہوئے اہل رفض کے ہاتھ سے درجہ شہادت پایا۔ ذکر شہادت کا مفصل حال خزینۃ الاصفیا مین درج ہے زیادہ شوق دامنگیر ہوتو اوسکو ملاحظہ کرو۔ بعد وفات آپکی فتنہ عظیم کشمیر مین برپا ہوا اہل سنت نے صدہا شیعہ کو بعوض شہادت خواجہ موصوف کے قتل کیا۔

اسماء گرامی حضرات نقشبندیہ جنکی حالات تا دم تحریر اس مجموعہ کے مولف کو دستیاب نہیں ہوئے ہین صرف وقت معلوم لکھ جاسکتی ہین

نام سلسلہ خانوادہ	نام صاحبان خانوادہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتب	مختصر حالات ضروری
نقشبندیہ	حضرت خواجہ عبد اللہ شامی		۱۱ محرم سنہ ۱۲۵۶	دمشق	کشف نفحری	
ایضاً	حضرت خواجہ محمد زاہد		۱۹ محرم سنہ ۹۲۳	صحرای سند	ایضاً	
. .	.			حیدر آباد	.	
ایضاً	حضرت شاہ برخوردار		۱۰ صفر سنہ ۱۱۹۹	کورو	ایضاً	
ایضاً	حضرت اخون شاہ حبیب اللہ		۱۳ صفر سنہ ۱۰۹۹	قلندری	ایضاً	
ایضاً	حضرت سید احمد بن فخر شاہ		۱۶ صفر سنہ ۱۰۹۹	اکبرآباد عرف آگرہ	ایضاً	
ایضاً	حضرت شاہ اخون صدیق		۱۷ صفر سنہ ۱۰۸۹	باجوڑ	ایضاً	
ایضاً	حضرت خواجہ یحیی بن اکرام الدین		۱۹ صفر سنہ ۱۰۰۱	الہ آباد	ایضاً	
ایضاً	حضرت شیخ محمد اسمعیل حنفی		۱۳ ربیع الاول سنہ ۹۶۰	ردولی مضافات لکھنو	ایضاً	

فہرست اسماء مقدس صاحبان خانوادہ نقشبندیہ و مجددیہ مندرجہ کتاب تحفۃ الابرار

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس	نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس	نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس	نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام مقدس
۱	۲	حضرت سلمان فارسی	۲۴	۷	خواجہ احمد صدیق	۴۸	۱۰	حضرت مولانا خواجہ یعقوب چرخی	۷۲	۱۷	شیخ حامد لاہوری
۲	//	ابو حلیم حبیب	۲۵	//	خواجہ سلیمان کرمنی	۴۹	۱۱	خواجہ ابونصر پارسا	۷۳	//	شیخ نور محمد پشاوری
۳	//	حضرت قاسم بن محمد	۲۶	//	خواجہ میر حسن معروف بہ میر خورد	۵۰	//	خواجہ یوسف عطار	۷۴	//	شیخ ابوالفتح اکبرآبادی
۴	۳	حضرت امام جعفر	۲۷	//	شیخ یادگار کسیروئی	۵۱	//	حضرت خواجہ ابو عبیداللہ احرار	۷۵	//	شیخ محمد سلطان پوری
۵	//	حضرت شیخ بایزید بسطامی	۲۸	//	خواجہ علاؤالدین بخاری	۵۲	//	مولانا محمد زاہد	۷۶	//	میر سید علیم اللہ
۵	//	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی	۲۹	۸	خواجہ میر عمری امیر کلال	۵۳	//	مولانا درویش محمد امکنگی	۷۷	//	شیخ محمد ابنالی
۶	۴	شیخ ابوعلی فارمدی	۳۰	//	خواجہ عارف دیک کرانی	۵۴	//	مولانا محمد مقتدی المعروف خواجگی	۷۸	//	شیخ محمد یوسف شاہ آبادی
۷	//	حضرت خواجہ یوسف ہمدانی	۳۱	//	خواجہ میر برہان	۵۵	۱۲	حضرت خواجہ عبدالباقی	۷۹	۱۸	شیخ عبدالخالق حصوری
۸	//	خواجہ عبدالخالق غجدوانی	۳۲	//	خواجہ شیخ محمد	۵۶	//	حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی	۸۰	//	شیخ سعدی بلخاری
۹	۵	خواجہ محمد عارف ریوگری	۳۳	//	مولانا بہاؤالدین قشلاقی	۵۷	۱۳	خواجہ محمد معصوم	۸۱	//	شیخ احمد سعید خازن الرحمت
۱۰	//	خواجہ محمود انجیر فغنوی	۳۴	//	خواجہ میر حمزہ	۵۸	//	خواجہ محمد نقشبند	۸۲	//	شیخ عبدالاحد
۱۱	//	خواجہ عزیزان رامتنی	۳۵	//	شیخ جمال الدین ہنتانی	۵۹	//	خواجہ شیخ سیف الدین	۸۳	//	شیخ محمد فرخ
۱۲	//	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی	۳۶	//	خواجہ امیر کلان درشتی	۶۰	//	خواجہ سید نور محمد بدایونی	۸۴	//	حاجی محمد افضل
۱۳	۴	میر سید علی کلال	۳۷	//	بابا شیخ مبارک بخاری	۶۱	//	حضرت مرزا مظہر جان جاناں	۸۵	۱۹	حافظ محمد محسن
۱۴	//	خواجہ حسن انداقی	۳۸	//	خواجہ حسام الدین شاشی	۶۲	//	حضرت شاہ غلام علی	۸۶	//	نواب مکرم خان
۱۵	//	شیخ عبداللہ برقی	۳۹	۹	مولانا کمال الدین مینیالی	۶۳	۱۵	شاہ ابوسعید	۸۷	//	شیخ محمد فاضل
۱۶	//	خواجہ احمد یسوی	۴۰	//	حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند	۶۴	//	شاہ احمد سعید	۸۸	//	خواجہ سعداللہ
۱۷	//	خواجہ حکیم سلیمان آتا	۴۱	//	خواجہ محمد پارسا	۶۵	۱۶	شاہ عبدالغنی	۸۹	//	حضرت شیخ محمد زبیر
۱۸	//	خواجہ منصور آتا	۴۲	//	خواجہ علاؤالدین عطار	۶۶	//	مولوی عبدالرشید	۹۰	۲۰	شاہ ضیاء اللہ
۱۹	//	خواجہ تاج آتا	۴۳	۱۰	خواجہ حسن عطار	۶۷	//	مولوی محمد احسن	۹۱	//	شاہ محمد آفاق
۲۰	//	خواجہ سعید آتا	۴۴	//	شیخ سیف الدین نقشبندی	۶۸	//	مولانا ولی النبی	۹۲	//	مولانا نصیرالدین مجاہد
۲۱	۶	خواجہ زنگی آتا	۴۵	//	خواجہ مسافر خوارزمی	۶۹	//	حضرت شاہ ابوالخیر	۹۳	//	خواجہ محمد ناصر
۲۲	//	خواجہ سید آتا	۴۶	//	مولانا محمد معاندی	۷۰	//	حاجی خضر روغالی	۹۴	//	خواجہ میر درد
۲۳	//	خواجہ غریب	۴۷	//	خواجہ علاؤالدین غجدوانی	۷۱	//	حضرت سید آدم بنوری	۹۵		حافظ محمد عابد لاہوری

صحت نامہ خانوادہ نقشبندیہ ومجددیہ کتاب تحفۃ الابرار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲۱	وعارالحرم	وعارالحرم	۱۲	۲۰	حاصل کیا تھا	حاصل کی تھی	۲۸	۲۷	مہاندار کا	مہانداری کا
۳	۲۰	امتی	اُمی	〃	۲۱	وہ مرید بزرگوار	وہ مرید مدار بزرگوار	۳۰	۸	سیدانی	سیدان
〃	۲۴	اوکہا	اورکہا	〃	۲۲	ررفی زیہ	شطاریہ	۳۱	۲۹	مجاورت	مجاورت کی
〃	۲۵	تولدیا ہے	تولایا ہے	〃	۳۰	کرویہ	کبرویہ	۳۲	۵	حاصل کیا تھا	حاصل کی تھی
۵	۱۴	نذربد	نظربد	〃	〃	درازنکرے	درازکریے	۳۵	۶	ایضاً پیشوائے نقشبند مجددیہ	پیشوائے نقشبندیہ
〃	۱۷	کسے شدی	کے شدے	۱۳	۷	اجرا باہم وزرا	باہم امرا و وزرا	۳۶	۲۵	حال	خال
۶	۳	درس گری	داس گری	〃	۱۰	منتشار دنیوی تعلق رکھتے ہیں	منتفار دنیوی کی تعلق رکھتے ہیں	〃	۸	پیشوائے نقشبند مجددیہ	پیشوائے نقشبندیہ
۸	۲	خواجہ میرعمری امیرکلال	خواجہ میرعمر ابن امیرکلال	〃	۱۱	دوچیز طلب کرتے ہیں	وہ دوچیز طلب کرتے ہیں	۳۷	۳	ایضاً	ایضاً
〃	۴	نذر پدر بزرگوار	نظر پدر بزرگوار	〃	۱۳	ولدیت	ولذت	۳۸	۶	پیشوائے نقشبندیہ مجددیہ	پیشوائے نقشبندیہ
〃	۱۹	بابا میرکلال	اسلئے بابا میرکلال	〃	۱۵	لبیطا	لسیطہ	۳۹	۲۲	وسعت بیعت	دست بیعت
〃	۲۰	ناصر ہوگا	حاضر ہونا	〃	۱۷	پرتوار قشب	پرتوار حسنت	〃	۲۳	بلیشر	بیشتر
۹	۶	نجدوانی	غجدوانی	〃	۱۸	احسن است	حسن است	۴۱	۱۲	کابل	کامل
〃	۲۸	بعض امیدواری طلبان	وازامیدواری طلبان	〃	۲۰	تا بانم	تا بالم	۴۲	〃	مادہ شیخ دیندار	مادہ تاریخ وفات شیخ دیندار
۱۰	۱۸	قتل حراعہ	قتیل مزرعہ	〃	۲۱	علمی کہ بمکن گیرد	علمی کہ بہ ممکن تعلق گیرد				
〃	۳	می باید سترگ	می باید شمرد	〃	۲۴	تجود نسبت	تجود نسبت دادہ				
〃	۴	بامطالع دل	بامطالع ذکر دل	〃	۲۵	مشہور	مشہود				
〃	〃	خطرات امنع کردند	خطرات را منع کردن	۱۴	۸	مغلوب الحال	پھر مغلوب الحال				
〃	۵	کہ تمکن آن	کہ تمکین آن	〃	۱۸	معاندان	معاندان				
〃	۷	منور گردانند	منور کردن	〃	۱۹	تنگہا ہے	بہ تنگنا ے				
〃	۲۱	قتل فراعہ	قتیل مزرعہ	〃	۲۰	تربت رنگ من	تربت من				
۱۱	۲۷	نسیمات القدس	نسمات القدس	۱۵	۱۱	شبیجاً	شبیجاً				
〃	۲۸	وجود وعدم وجود فنا	وجود و عدم وجود و فنا	〃	۱۳	گنہہ نشد	گفتہ نشد				
۱۲	۱۰	جان بجان امری	جان بجان آفرین	〃	۱۴	بق بق وہ زق زق	بق بق و زق زق				
〃	۱۲	امام حنیفہ	امام ابوحنیفہ	۲۰	۵	آپکا حلیفہ	آپ خلیفہ				
〃	۱۴	خازیہ	جازبہ	۲۴	۱۱	شاہ علی	شاہ غلام علی				

بسم اللہ الرحمن الرحیم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

جلد ششم خاندان متفرقہ طبقہ اولیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین بالتزام حروف تہجی

کلیات حدیقۂ اولیاء فی احوال اولیاء اللہ

الموسوم بنام تاریخی

تحفۃ الابرار

سنہ ۱۳۲۳ھ

مؤلفہ و منتخبہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال اعنی جناب نواب مرزا آفتاب بیگ عرف

محمد نواب مرزا بیگ صاحب پنشنر تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی عفی عنہ

در مطبع رضوی واقع دہلی باہتمام محمد عبد الحسن سید حسین مالک مطبع طبع یافت

جدول ششم خاندان متفرقہ طبقہ اولیٰ کے بیان مین بالتزام حروف تہجی

[illegible]	نام وکنیت ولقب لایت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
حرف الف	حضرت اویس قرنی سہیل یمنی قرن قبیلہ ہے ملک یمن مین	۳ رجب ۲۲ھ یا شب جمعہ ۷ شوال ۳۲ھ یا ۳۲ھ	قرن یا صفین	اخیار الاخیار خزینۃ الاصفیا	آپ بہترین تبع تابعین عاشق جانباز حضرت رسول کریم صلعم ہین آنحضرت صلعم نے آپکی شان مین فرمایا ہے کہ میری اُمت مین ایک شخص ہے جو قبیلہ ربیعہ ومصر کی بکریون کے بالون کی برابر میری اُمت کے لوگونکو بخشوائیگا۔ کسی نے عرض کیا۔ کیا حضور کو انہون نے دیکھا ہے۔ فرمایا مجھے دیدۂ ظاہر سے تو نہین دیکھا۔ انکی والدہ اندھی اور لنجی ہین اور وہ خود شتربانی کرتے ہین اور ان کے پہلو کے چپ ہتیلی مین بمقدار ایک درم کے داغ سفید ہے۔ مگر وہ داغ برص کا نہین ہے جو کوئی ان سے ملے میرا سلام کہے اور میری طرف سے پیغام دے کہ میری اُمت کے لئے دعائے مغفرت کرین۔ نقل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ بعد وفات

تاریخ رحلت

عمدۂ اولیا اویس قرن ✤ قدوۂ دہر مقتدائے زمن
اوبسوے علے مدد فرمود ✤ در قتالیکہ با معاویہ بود
نقل کرد از جہان بحزن وملال ✤ بشب جمعہ ہفتم شوال
فرقہ منکر ز شہادت اوست ✤ متفق بر وفات رحلت اوست
در سن سی وہفت یا سی ودو ✤ ناصری گفت سال رحلت او
سال نقلش باتفاق بخوان ✤ حیف ہادی برون شدہ ز جہان

آپکے مرقع آپکا کسکو دیا جاوے۔ آپ نے فرمایا اویس کو۔ بعد وفات آنحضرت کے حضرت عمر اور حضرت علی کوفہ کو گئے اور آپ کو تلاش کرکے ملاقی ہوئے اور جو نشانیان آنحضرت صلعم نے بتائی تھین وہ آپ مین موجود پائین فرمایا کہ آپ کو آنحضرت صلعم نے سلام کہا ہے اور یہہ بھی فرمایا ہے کہ میری اُمت کے لئے آپ دعا کرین۔ ....۔ آپ نے کہا تم دعا کے لئے اولی تر ہو۔ حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ آپ وصیت رسول اکرم کو بجالاوین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مرقع دیا ہے حضرت اویس نے کہا کہ خرقہ مجھکو دین دعا کرون۔ چنانچہ آپ نے خرقہ مذکور لیکر اور علیحدہ ایک گوشہ مین جاکر خرقہ شریف کو اپنے آگے رکھا اور مناجات کی کہ الٰہی بحق خدا اس خرقہ کے مین اس خرقہ کو نہین پہنونگا جب تک تو اُمت آنحضرت کو نہین بخشیگا۔ تیرے پیغمبر نے مجھپر حوالہ کیا ہے۔ غیب سے آواز آئی کہ بہت لوگون کو ہمنے بخشا۔ پھر عرض کیا کہ سب کو بخش۔ ندا آئی کہ ہزارون کو بخشا۔ پھر عرض کی کہ سب کو بخشدے۔ اتنے مین حضرت عمر فاروق وعلی مرتضیٰ آگئے آپنے فرمایا کہ ایک ساعت اگر آپ نہین آتے تو ساری اُمت کو بخشوا لیتا۔ اویس نے خرقہ پہن لیا۔ اور فرمایا قبیلہ مصر وربیعہ کی بکریون کے بدن پر جلنے بال ہین اتنے لوگ اُمت محمدی سے بخشے گئے ہے میان عاشق ومعشوق رمزیست کراما کاتبین راہم خبر نیست ✤ اہل سیر لکھتے ہین کہ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور ان کے ہمراہ ہوکر جنگ صفین مین درجۂ شہادت پایا۔ جنگ احد مین دندان مبارک صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگیا تھا۔ آپ کو خبر نہین تھی کہ کونسا دندان مبارک شہید ہوا۔ ناچار غلبہ عشق ومحبت سے تمام دانتون کو گرادیا۔ بعد وفات آپکے چاہا کہ قبر آپ کی کھودین جب نصف قبر کے قریب پہنچے تو ایک سنگ پایا کہ غیب سے قبر آلہ سنگ کندیدہ تھی جب لحد مہیا کرکے چاہا کہ کفن تیار کرین آپ کے جامہ کے اندر جامہ کفن دیکھا کہ دستِ بنی آدم نہین تھا پس اسی کفن اور اسی قبر سنگین مین دفن کیے گئے۔

[illegible]	نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
ایضاً	حضرت ابوہاشم صوفی یا کوفی	سنہ ۱۶۱ھ	کوفہ علاقہ عرب کا مشہور شہر حضرت عمر کے عہد میں آباد ہوا اور حضرت علی نے اپنا مستقر خلافت مقرر فرمایا ہے	اخبار الاخیار	آپکا وطن کوفہ اور سکونت شام میں تھی۔ حضرت سفیان ثوری کے معصر تھے۔ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ جبتک میں نے ابوہاشم کو نہیں دیکھا تھا اوسوقت تک میں نہیں جانتا تھا کہ صوفی کس کو کہتے ہیں۔ خانقاہ کے سوجد آپ ہی ہیں آپ کا فرمودہ ہے کہ سوئی سے پہاڑ کھودنا آسان ہے غرور وکبر کو دل سے دور کرنا مشکل ہے۔ ع مکانیکہ در مشائخ باشند۔
ایضاً	حضرت ابوسلیمان دارانی نام عبدالرحمن ابن احمد عطیہ العنسی	سنہ ۲۱۵ ہجری	دارا ایک موضع ہے مضافات دمشق وشام سے	تاریخ الاولیا	آپ قدمائے مشائخ سے تھے۔ نقل ہے کہ وقت انتقال کے لوگون نے آپ سے کہا کہ سلیمان مقام فرحت ہے کہ آپ غفور الرحیم کے پاس جاتے ہین فرمایا کیا وہ العرایا نہین ہے کہ گناہ صغیرہ پر حساب کرے اور گناہ کبیرہ پر عقاب پس جسطرح سے اوسکی رحمت کے امیدوار رہنا چاہئے ویساہی اوسکے غضب سے بھی ڈرنا چاہئے۔ آپ خلق عظیم رکھتے تھے اور نہایت مہربان خلقت پر تھے اسی لئے آپ کو ریحان القلوب کہتے ہین۔
ایضاً	حضرت ابراہیم خواص کنیت ابواسحاق ولادت نیشاپور	۲۷ ربیع الاول سنہ ۲۹۱ ہجری روز چہارشنبہ از وفیات الاخیار	زیر دیوار قلعہ طبرک واقعہ بخارا	گلشن فقیری	آپ اپنے وقت کے بڑے مشاہیر مشائخ سے تھے اور توکل مین یکتا اس لئے آپکو رئیس المتوکلین کہتے تھے۔ حضرت جنید وحضرت ثوری کے ہمعصر تھے صاحب تصنیف اور بغداد مین سکونت رکھتے تھے آپ کو آمل کے رہنے والے تھے آپ زنبیل بنا کرتے تھے اسواسطے آپکا لقب خواص پڑگیا تھا جسوقت آپنے انتقال فرمایا ہے ۶۰ بار آپ کو اجابت ہوئی ہربار آپ نہاتے تھے جاڑے کے موسم میں۔ آپ صحبت یافتہ حضرت خضر علیہ السلام تھے آپ کا فرمودہ ہے کہ دل کی دوا پانچ چیز ہین تلاوت قرآن سوچ سمجھکر۔ تہجد کی نماز۔ پیٹ کا خالی رکھنا۔ سحر کے وقت رونا گڑگڑانا۔ صالحین کی صحبت مین بیٹھنا۔
ایضاً	حضرت ابوالقاسم نصیرآبادی نام ابراہیم بن محمد محمودیہ	۱۱ شوال سنہ ۳۷۲ ہجری بقولی ماہ ربیع الاول سنہ ۳۶۷ ہجری	مکہ معظمہ	تاریخ الاولیا	آپ شاگرد ابراہیم شیبانی کے اور حضرت شبلی کے مرید تھے ابوعلی رودباری مرتعش کے صحبت یافتہ تھے آپ نے چالیس حج کئے تھے ایک روز آپنے ہڈھے کتے کو دیکھا کہ بھوکا ہے پکار کر کہا کہ کوئی ایک تازی روٹی پر ہماری چالیس حج خریدیگا ایک شخص روٹی لایا آپنے روٹی کتے کے آگے ڈالدی ایک فقیر نے آکر شیخ کو گھونسہ مارکر کہا کہ یہ تجارت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نہین جانتے کہ ہمارے باپ آدم نے بہشت کو

نمبر حرف تہجی	نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب جس سے اخذ کیا	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
					ایک دانہ گیہوں پر پہنچا ہے با وجود آپ کے متقی اور زاہد و تبع سنت ہونے کے لوگوں نے بصرے سے نکالدیا اور ولایت کے منکر ہوگئے جب سے ہمیشہ تا بزندگی حرم محترم میں رہے۔
حرف الالف	حضرت ابو علی دقاق نام حسن بن محمد۔ بسبب نہایت ورد وشوق وگریہ کے آپکو دقاق بمعنی آرد فروش کہتے تھے	ماہ ذیقعدہ ۵ شنبہ ہجری بقول کرامات اولیاء	نیشا پور خراسان کا مشہور شہر ہے	تاریخ الاولیا	آپ مرید ابو القاسم نصیر آبادی کے ہیں نقل ہے کہ ایک بزرگ نے ابلیس کو خاک اوڑاتے ہوئے دیکھا فرمایا اے لعین کیوں اپنے سر پر خاک ڈالتا ہے اوسنے عرض کیا کہ ایک خلعت سترہ ہزار برس سے رکھا تھا اور میں اوسکی آرزو میں تھا آج وہ خلعت ابو علی دقاق کو عطا ہوا ہے۔ آپ نے اپنی تمام عمر میں زمین پر پشت نہیں لگائی اور حضرت امام قشیری آپکے داماد اور مرید ہیں آپنے ایکروز ممبر پر چڑھکر واعظ کیا۔ مجلس سے آواز شور تھی۔ بہت سے اہل دل ہی ملک بقا ہوئے۔ اوسی حالت میں آپ ممبر سے اترے اور غائب ہوگئے۔ لوگوں نے ہر چند تلاش کیا نہ پائے۔
ایضاً	حضرت ابو القاسم قشیری نام عبد الکریم بن ہوازن القشیری	۱۶ ربیع الثانی ۴۶۵ھ	بغداد	ایضاً	آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ ابو علی دقاق کے ہیں آپکی تصنیفات بہت ہیں اور حضرت ابو علی فارمدی کے اوستاد ہیں۔
ایضاً	حضرت ابو الفرح طرطوسی نام خواجہ یوسف	۳ شعبان ۴۴۷ھ	طرطوس اندلس میں ہے	اخبار الاخیار وخزینۃ الاصفیا	آپکو شیخ ابو الفرح یوسف طرطوسی بھی کہتے ہیں آپ مرید وخلیفہ حضرت ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی یا یمنی کے ہیں۔ بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ خرقہ خلافت حضرت ابو بکر شبلی سے پہنچا ہے۔
ایضاً	ابو الحسن علی الہنکاری بن محمد بن یوسف القرشی الہنکاری۔	محرم ۴۸۶ھ		ایضاً	آپ مرید وخلیفہ ابو الفرح طرطوسی کے اولیاء کرام سے ہیں۔
ایضاً	شیخ ابو الفتح جونپوری	روز جمعہ ۱۳ ربیع الاول ۸۶۳ھ	جونپور ممالک متحدہ آگرہ واودھ کا مشہور شہر ہے	سفینۃ الاولیاء خزینۃ الاصفیا عمر ۹۶ برس	آپ قاضی المقتدر اپنے جد امجد کے مرید وشاگرد ہیں درس وتدریس میں مشغول رہتے تھے۔ عربی فارسی کے اشعار وقصائد آپ کے بہت ہیں اول دہلی میں رہتے تھے امیر تیمور کے زمانہ میں جونپور میں آئے
ایضاً	حضرت شیخ ابو الغیث جمیل الیمنی	۶۵۱ ہجری ۱۶ شوال روز چہار شنبہ	بغداد	اخبار الاخیار خزینۃ الاصفیا وسفینۃ الاولیاء	آپ حضرت ابن الافلح الیمنی کے مرید ہیں اور صحبت یافتہ شیخ کبیر علی ابدال کے نقل ہے ایک روز جنگل سے لکڑیاں لانے کو گدھا اپنی ساتھ لے گئے شیر نے گدھا مار ڈالا۔ آپنے شیر کو کہا کہ یہ لکڑیاں کس پر اٹھاؤں قسم ہے حضرت عزت کی کہ یہ بوجھ تیری پیٹھ پر لے جاؤنگا۔ چنانچہ پیٹھ شیر پر لکڑیاں لادکر شہر تک لائے اور پھر رخصت کردیا۔ جب

[illegible]	نام و کنیت و لقب و لدیت و سکونت و قسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
					وقت انتقال کہ قریب پہنچا آپنے نماز فجر کی پڑھی اور وظیفہ میں مشغول ہوئے نماز اشراق سے فارغ ہو کر خادم سے فرمایا کہ غسال کو بلا لاؤ کفن اور گڑھا اور خوشبوئیں لیتے آنا خادم نے سب چیزیں مطلوبہ لاکر موجود کردیں آپنے فرمایا کہ اب یہاں کوئی نہیں آوے۔ رسولان خدا یہاں آویں گے سورہ یٰسین شروع کی جب الیہ ترجعون تک پہنچے خدا سے جاملے غیب سے آواز آئی کہ دوست دوست سے مل گیا۔ ملک الموت کا اسمین کچہہ کام نہیں ؎ درکوئے تو عاشقان چنان جان بدہند + کانجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز + نقل ہے ایک روز آپ کے گھر سے عطر طلب کیا آپنے دوکان عطار پر جاکر عطر لینا چاہا مگر عطار نے درویش صورت دیکھکر عطر سے انکار کردیا شیخ نے فرمایا باد انہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اوسیوقت تمام عطر عطار کا خشک ہوگیا اور ظروف عطر خالی رہ گئے عطار نے خدمتمیں ابن الافلاح کے حاضر ہو کر یہہ ماجرہ ظاہر کیا آپ کو انہون نے بولایا اور بوجہ اسکے کہ کرامت ظاہر کی تھی سیاست کی اور اپنے پاس سے جدا کردیا آخر آپ بخدمت شیخ کبیر ابدال گئے اور التماس صحبت کی شیخ موصوف نے آپکو قبول کیا مراتب اعلیٰ تر از سابق پہنچایا آپ فرماتے ہیں جسوقت میں کبیر علی ابدال کی خدمتمیں پہنچا ہون گویا قطرہ تھا جو دریا میں داخل ہوگیا تھا۔
ایضاً	خواجہ ابو حازم مکی			مراۃ الاسرار	آپ پیشوا بہت سے مشائخوں کے ہیں بڑی عمر رکھتے تھے۔ مشاہدہ اور مجاہدہ میں بے نظیر تھے آپکا کلام مقبول اور کنجی تمام مشکلات کا تھا آپ بزرگان تابعین میں سے تھے۔ نقل ہے کہ ہشام بن مروان نے پوچھا کہ وہ کیا ہے جس سے نجات پاؤن۔ آپ نے فرمایا۔ حلال کو حاصل کرے اور بجائے حق دے اور یہہ بھی فرمایا کہ (ہمہ چیز در دو چیز یافتم۔ یکے مراست دوئیم دیگران را۔ اگر من ازاو بگریزم سوئے من آید۔ و آن کہ دیگرے راست ہر چند جہد کنم برمن نیاید)
ایضاً	خواجہ اختیار الدین عمر	۲۰ محرم سنہ ۹۰۷ھ	ایرج پنجاب میں ہے	اخبار الاخیار و سفینۃ الاولیاء	آپ کے آبا و اجداد ایرج کے رہنے والے ہیں آپ منصب دار بڑی امیر الامرا تھے آخر کو درویشی کا شوق ہوا سب چھوڑ دیا شیخ محمد سادی کے مرید ہوئے اور خلافت پائی بڑے کاملین سے تھے۔
ایضاً	شیخ سمعیل ردولوی کنیت ابو المکارم	روز چہارشنبہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۹۰۷ھ	ردولی ضلع بارہ بنکی اودھ کا باقی حصہ	ایضاً	آپ اپنے والد شیخ صفی الدین کے مرید ہیں اپنے والد کے جانشین ہو کر دن رات درس تدریس و ذکر حق میں مشغول رہتے تھے جب سن ۸۰ برس کا ہوا اپنے صاحبزادے شیخ عبد الصمد کو اپنا قایم مقام کرکے اجازت مرید کرنے کی دی۔
ایضاً	شیخ ابو تراب نخشبی نام محمد عسکر بن الحصین الحسین یا عسکر بن محمد بن حصین۔	۷ اجمادی الاول سنہ ۲۴۵ھ	جنگل بصرہ	تذکرۃ الاولیا	بڑے مشائخین ملک خراسان سے ہیں زہد و مجاہدہ سے سخت مستحکم تھے آپنے تیس برس تک اپنا سر زمین پر آرام کے لئے نہ رکھا اور فیض صحبت شیخ حاتم عطار بصری اور حاتم بصری سے حاصل کیا تھا کہتے ہیں کہ آپ نے بصرے کے جنگل میں حالت تنہائی کے درمیان کھڑے کھڑے انتقال کیا۔ باد سموم چلی اوسی طرح خشک ہو کر رہ گئے بعد کئی روز کے سوداگروں کا قافلہ پہنچا۔ اور آپ کو دیکھا کہ رو بقبلہ کھڑے ہیں اور تمام جسم خشک ہوگیا ہے اور کسی درندے نے آپکو ایذا نہیں دی قافلہ والون نے آپکو وہیں دفن کیا۔ آپکا فرمودہ ہے۔ نیست از عبادت چیزے منفعت تر۔ از اصلاح خواطر دلہا۔

نمبر شمار	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات ماہ و سنہ	مقام مزار و ملک و شہر کا نام	حوالہ کتب	مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادت و شمایل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
					قبر عبیر خاک گردے دامن تست۔ غبار گر زدہ لہا رفتہ باشی۔ سلک السلوک نہایت عمدہ کتاب آپکی تصوف مین ہے۔
ایضاً	ابراہیم بن عیسی اصفہانی	۲۷ صفر یوم دوشنبہ سنہ ۲۴۲ ہجری	اصفہان مقام دار السلطنت ایران	تاریخ الاولیا	آپ مرید شیخ معروف کرخی ہین نقل ہے ابراہیم خواجہ سے کہ ایک روز مین دجلہ کے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص کو مین نے دیکھا دریا مین پاؤن رکھا اور روانہ ہوا مین نے خدا کا سجدہ کیا اور دعا مانگی کہ اے خدا مجھکو اس شخص کے نام سے اگاہ کریگا یکایک ابراہیم بن عیسی میرے پاس آئے اور فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ اولیاء اللہ کو پہچانے زبان سے کہو ہو الاول ہو الاخر و الظاہر و الباطن و ہو بکل شیء علیم جسوقت یہ کلمہ آپ نے زبان سے پڑھا معاً معلوم ہوا کہ آپ ابراہیم بن عیسی تھے۔
ایضاً	ابراہیم بن ستبہ کنیت ابو اسحاق	سنہ ۱۹۰ھ و بقولے سنہ ۳۹۰ھ	قزوین ایران کا شہر ہے	ایضاً	آپ بڑے نامی مشایخین سے ہین اور حضرت ابراہیم ادہم کی خدمت سے مستفید ہوئے نقل ہے خواجہ بایزید بسطامی مجلس مین بیٹھے تھے یکایک آپنے فرمایا اوٹھو چلو کہ ایک دوست خدا سے ملین آپ یعنی بایزید معہ اصحاب دروازہ تک گئے ہی تھے کہ سامنے سے حضرت ابراہیم ستبہ آئے حضرت بایزید سے فرمایا ہم نے چاہا تھا کہ آپکا استقبال کریں اور شفیع اپنا بناوین تاکہ آپ ہمارے کام مین حق تعالی کے نزدیک شفاعت کرین۔
ایضاً	شیخ ابو عبد اللہ سنجری	سنہ ۲۵۶ھ ۲۹ ذی الحجہ روز سہ شنبہ	سنجریہ یا سنجار عراق مین ہے المقدس یا بیت س از وفیات	ایضاً	آپ بڑے مشہور مشایخین خراسان تھے اور ابو حفص کے ہم صحبت تھے ایک شخص نے آپ سے کہا میرے پاس ایک دینار سرخ ہے مین آپ کو دینا چاہتا ہون اس مین آپکی کیا مصلحت ہے آپنے فرمایا اگر دیوے مجھکو بہتر اور اگر نہ دیوے تو مجھکو بہتر ہے۔
ایضاً	ابو حفص حداد نیشاپوری نام عمر بن سلطان	سنہ ۲۶۴ھ	نیشاپور خراسان کا مشہور شہر ہے	ایضاً	آپ مرید شیخ عبد اللہ باوردی اور استاد شیخ عثمان خیبری کے ہین اور حضرت جنید کے ساتھ ملاقات رکھتے تھے ایک روز مکہ معظمہ مین تشریف لے گئے اور ایک گروہ مساکین کو دیکھا کہ افلاس کی حالت مین ہے اوسیوقت ایک پتھر ان مین اوٹھا کر درگاہ خدا مین عرض کی کہ اگر تو کچھ فقیرون کو انعام نہ دیگا تو مین قنادیل کعبہ کو توڑ ڈالتا ہون فوراً یہ کہتے ہی ایک شخص زر کے تھیلے اپنے ساتھ لیکر آیا آپنے وہ تمام زر فقیرون تقسیم کر دیا آپکا سبب توبہ یہ ہوا کہ جوانی مین آپ ایک عورت پر عاشق ہو گئے جہودی نیشاپور مین بڑا مشہور ساحر تھا اوس سے جاکر اپنا حال کہا جہود نے کہا اگر چالیس روز تک کوئی کام نیک اور عبادت نہ کرے اور نام خدا و رسول زبان پر نہ لاوے تو مین ایک عمل کرونگا جس سے عورت تیری مطیع ہو جاویگی آپ نے ایسا ہی کیا چالیس روز کے بعد آپ جہود کے پاس گئے جہود نے عمل سحر کیا کچھہ مفید نہ پڑا جہود نے کہا اس چالیس روز مین ضرور کوئی کار خیر تم سے وقوع مین آیا ہے ورنہ ممکن نہین تہا کہ جادو میرا ضایع جاتا آپنے کہا مین نے چالیس روز کے اندر کوئی کار خیر نہین کیا الا ایک روز راہ مین ایک پتھر پڑا ہوا تھا اوسکو اوٹھا کر کنارہ ڈالدیا تھا تاکہ کسیکو صدمہ پتھر نہ پہنچے جہود نے کہا ذات خدا کی ہبر امنت و احسان ہے باوجودیکہ چالیس روز تک کوئی کام نیک نہین کیا اور نہ نام اوسکا زبان پر لایا اوسنے تجھکو رزق دیا اور تجھ سے نیک کام بھی کرایا اسبات سے آتش دل ابو حفص مین بڑھی اور ہاتھ جہود پر توبہ کی۔ نقل ہے کہ آپ یارون کے ساتھ جنگل مین چلے جاتے تھے اہون نے چوٹی پہاڑ سے

<table>
<tr><th>[illegible]</th><th>نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td colspan="6">آنکر اپنا سر کنار شیخ مین رکھدیا۔آپنے طمانچہ اپنے منہ پر مارا اور روئے۔آہو چلا گیا۔یارون نے استفسار حال کیا۔کہا جب وقت خوش تھا میری خاطر مین گذرا کہ کاشکے اسوقت گوسپند ہوتے تا بریان کرکے یارون کو دیجاتے۔اوسیوقت آہو چلا آیا۔یارون نے کہا جس شیخ کا ایسا حال ہووے کہ خدا تعالیٰ اوس کے سمن کو رد نہ کرے اور وہ فریاد کرے اور نالہ زاری کرے کہا تم نہین جانتے کہ جب سایل کی مراد دیتے ہین تو دروازہ کے باہر کر دیتے ہین اگر خدا تعالیٰ فرعون کے ساتھ نیکی چاہتا تو اوسپر مراد اوس کی کے دریا نیل کو روان کرتا۔</td></tr>
<tr><td>حرف الف</td><td>ابو العباس احمد بن یحییٰ شیرازی</td><td>۱۲ر مضان سنہ ۳۶۳ھ ازدفیات الاخبار</td><td>شیراز یا طوس</td><td>تاریخ الاولیا</td><td>آپ خواجہ جنید ومنصور حلاج وجریری وحریری وابن عطار کے ہم عصر تھے ابتدائے عشق مین آپ نے ایک رکعت مین ایک ہزار قل ہو اللہ پڑھے اور صبح سے شام تک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے اور بیس برس تک پلاستی پوشی مین زندگی بسر کی برس مین چار دفعہ چلہ</td></tr>
<tr><td colspan="6">بیٹھتے اور افطار کے وقت سات مویز سے روزہ کھولتے تھے نقل ہے شیخ علی بن شادیہ سے ایک روز مین نے آپ کو دیکھا کہ ایک پہاڑ پر کھڑے ہین وقت نماز کا آیا آپنے چاہا کہ وضو کرین پانی کا چشمہ دوسرے پہاڑ کی چوٹی پر تھا یکایک دونون پہاڑ آپس مین مل گئے اور چشمہ پانی کا نزدیک آیا آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>شیخ ابو عبد اللہ مختار نام محمد بن احمد</td><td>۳۷۲ھ</td><td>ہرات خراسان کا مشہور شہر ہے تابع امیر کابل</td><td>ایضاً ایضاً</td><td>آپ بڑے مشہور متقدمین مشائخین ہرات سے ہین اور شیخ ابو العلیٰ بن مختار العلوی کے پیر ہین آپ اپنے مریدون سے بارہا فرماتے کہ تم طعام کو ایسا کھاؤ کہ تم اوسکو کہاتے ہو نہ کہ وہ تم کو اور اگر تمنے اوسکو کھایا تمام نور اور اگر اوسنے تم کو کھایا تمام دود ہوا۔ (یعنی پیٹ ...)</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>شیخ ابو عبد اللہ مغربی نام محمد اسمٰعیل</td><td>۲۷۹ھ</td><td>کوہ سینا پہلو ابو الحسین زرین عمر ایک سو برس</td><td>ایضاً</td><td>آپ مرید شیخ ابو الحسن زرین کے اور اوستاد ابراہیم خواص اور ابراہیم بن کرمان شاہی کے ہین نسبت آپکی تین واسطہ سے حضرت حسن بصری کو پہنچتی ہے نقل ہے کہ ایک روز آپ کوہ سینا پر اپنے دل سے باتین کرتے تھے آپکا کلام سنکر تمام پتھر اور کنکر اوس پہاڑ کے اوترتے اور دریائے</td></tr>
<tr><td colspan="6">ہامون مین گرتے تھے آپ کو تمام عمر تاریکی نظر نہین آئی ہمیشہ آپکی آنکھون مین روشنائی سمائی رہتی تھی جس چیز پر ہاتھ آدمی کا پہونچتا وہ نہین کھاتے تھے آپکے مرید جس جگہہ جڑ کی گھانس کے پاتے لاکر آپ کے آگے پیش کرتے اور وہ بقدر حاجت اوسمین سے کھاتے تھے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>ابو سعید خراز نام احمد بن عیسیٰ لقب خراز</td><td>۱۹ر شعبان ۲۸۷ھ</td><td>بغداد یا مکہ</td><td>ایضاً</td><td>آپ بڑے متقدمین علمائے شریعت ومشائخین طریقت سے ہین۔آپکی ارادت محمد بن منصور طلسی سے تھی وہ آپ کو شاگرد حضرت جنید ظاہر کرتے</td></tr>
<tr><td colspan="6">تھے اور فخر الصوفیہ کہلاتے تھے اور اپنے زمانہ مین قطب وقت تھے۔طریقہ خرازیہ آپ ہی سے منسوب۔علم تصوف مین چار سو کتابین آپکی تصنیف ہین۔حضرت ذو النون مصری وبشر حافی وسری سقطی کے صحبت یافتہ تھے۔کتاب السر آپ کی تصنیف ہے آپکا فرمودہ ہے جو بندہ خدا سے رجوع کرے اور تعلق خدا سے پکڑے اور مقرب بخدا ہووے اپنے نفس اور ما سوا اللہ کو فراموش کر دیتا ہے اگر اوسکو کہین تو کہانسے ہے</td></tr>
</table>

نام پیر	نام وکنیت و لقب و ولادت وسکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات مع سنہ	مقام وفات و مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمایل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
اورکہا چاہتا ہے خوب تر جواب یہ ہے کہ کہے اللہ۔ اول جسنے فنا اور بقا مین لکھا ہے وہ آپ ہی تھے۔					
حر فالعا	شیخ ابوحمزہ بغدادی نام محمد بن ابراہیم	سنہ ۲۸۹ھ	بغداد	تاریخ الاولیا بحوالہ النفحات الانس	آپ خدمت مین حضرت بشر حافی و سری سقطی و ابوتراب نخشبی کتنے دنون تک رہے اور فیض صحبت اوٹھایا آپ مرید حضرت شیخ حارث قریشی کے ہین نوربخش نوری کے ہم عصر تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ ابوحمزہ خراسانی	۱۶ رجب چہارشنبہ سنہ ۲۹۰ھ	نیشاپور شیخ ابوحفص حداد کے جوار مین	تاریخ الاولیا	آپ بڑے مشائخین خراسان سے ہین اتفاقاً راہ مین جاتے جاتے ایک کنوئین بر سر راہ مین گر پڑے جب تین روز گزر گئے ایک قافلہ اوس جنگل مین آیا آپ کے نفس نے چاہا کہ قافلہ والون کو
آواز دیکر اونکی مدد سے کنوئین سے باہر نکلین پھر دلمین کہا غیر حق سے مدد مانگنا اچھا نہین ہے اتنے مین قافلہ والے کنارہ کنوئین پر آئے اور دلمین سوچا کہ یہ کنوا بر سر راہ ہے مبادا کوئی شخص انجان رات برات کو گر نہ جاوے اس لئے اوس کنوئین کو بند کر دیا۔ جب آپکو معلوم ہوا گو نفس نے اضطراب بہت کیا مگر آپ توکل پر ثابت قدم رہے رات ہوئی دیکھا کہ کنوئین کے سر پر سے ایک جانور مہیب مانند اژدہا اپنی دُم کو کنوئین مین لٹکاتا ہے اور غیب سے آواز آئی کہ اے حمزہ یہ جانور ہمارے حکم سے تجھکو مدد دینے کو آیا ہے اور جب تو نے ایسا توکل کیا ہے مین نے اس مہلک جانور کو جس سے تو ڈرتا ہے تیری رہائی کے لئے بھیجا ہے۔ شیخ نے اس بات کے سنتے ہی دُم اوس جانور کی پکڑ لی اور کنوئین سے باہر نکل آئے۔					
ایضاً	شیخ ابوعثمان حربی واعظ نام سعید بن اسمعیل بن منصور	۱۲ صفر روز پنجشنبہ سنہ ۲۹۸ھ بقول سفینۃ الاولیاء	نیشاپور یا قونیہ	تاریخ الاولیا بحوالہ کشف المحجوب	آپ کو علم ظاہری باطنی مین کمال تھا۔ کشف و کرامات و خوارق عادات مین یکتا زمانہ تھے آپ مرید شاہ شجاع کرمانی ہین اور جلیس ابوحفص حداد و یحیی معاذ رازی کے صاحب کشف المحجوب فرماتے ہین کہ آپ نے تینون پیر سے تین مقام حاصل کئے تھے۔ مقام رجا یحیی
بن معاذ سے مقام عبرت شاہ شجاع سے اور مقام شفقت ابوحفص سے اور خدمت مین حضرت جنید بغدادی و حضرت ادہم و یوسف بن حسین و محمد فضیل یحیی مدت تک رہے بیس برس تک صحرا نشین رہے کسی بنی آدم کی شکل نہین دیکھی۔					
ایضاً	شیخ ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق کنیت ابوالعباس	۱۹ جمادی الاول روز شنبہ سنہ ۲۹۹ھ	بغداد یا کوفہ	تاریخ الاولیا خزینۃ الاصفیا	آپ اوستاد شیخ علی رودباری اور شاگرد حارث محاسبی کے ہین اور سری سقطی و محمد بن منصور و محمد بن حسین کی صحبت مین رہے اور قطب المدار عالیہ کے ساتھ بھی آپکی نہایت ملاقات تھی آخرش درجہ قطبیت کو پہنچ گئے تھے۔
ایضاً	شیخ ابوالعباس بن عطا نام محمد بن احمد بن سہل	سنہ ۳۰۹ھ ۱۹ ماہ ذیقعدہ وبقولے سنہ ۳۱۱ھ	بغداد	تاریخ الاولیا	آپ شاگرد حضرت ابراہیم مارستانی و صحبت یافتہ حضرت جنید بغدادی ہین آپکی ایک تفسیر معانی قرآن مین سب تفسیرون سے اصح و افضل ہے کہتے ہین کہ جسوقت علی بن عیسی وزیر خلیفہ بغداد نے حضرت حسین بن منصور کو دار پر کھینچا۔ آپ سے پوچھا کہ منصور کو

[illegible]	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
					حق ہیں آپ کیا فرماتے ہیں کہ اُس نے زبان سے کلمہ انا الحق کہا اور اُس کے پاداش میں قتل ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ تو خود اپنی فکر کر اور جو آدمیوں کا قرض تجھپر ہے اُسکو ادا کر منصور کے حال سے کیا پوچھتا ہے۔ وزیر اُس بات سے نہایت خفا ہوا اور آپ کے تمام دندان مبارک کو اکھڑوا دیا۔ اور سر مبارک پر لوہے کی میخین لگائین جسکے صدمہ سے آپ نے انتقال کیا۔ صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہین کہ آپ کے دندان مبارک ہی آپکے سر مین مثل میخین کے ٹھوکدی گئین۔
ایضاً	شیخ ابوبکر رازی نام محمد بن زکریا	المحرم ۳۰۱ھ ہجری	برقو معربین بجرد شام کر کنارے واقع ہے	خزینۃ الاصفیا بحوالہ نفحات الانس	آپ بزرگان طائفہ صوفیہ سے متورع وشب خیز اور ہمیشہ خوف خدا سے روتے تھے۔ ابتدا حال مین شیخ کے گئے چند دینار بطور فتوح آپکو پہونچے۔ اُن کو مکہ کے باہر درمیان دو سنگ کے دفن کر دیا اُپر کچھ نشانی کر دی۔ اور آپ
					ابو عمر زجاجی کی خدمت مین گئے اور اُن سے ایک مسئلہ پوچھا اُنہون نے کہا کہ اول جا کر وہ دینار نکال اور اُنکو جا کر مستحقین مین صرف کر پھر میرے نزدیک آ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ پھر مرتبہ اعلےٰ کو پہونچے۔
ایضاً	شیخ ابومحمد جریری نام احمد بن محمد بن حسین	۲۵ رجب ۳۱۲ھ ہجری یوم پنجشنبہ و بقول دیگر ۳۱۱ھ	قرامطہ یا بغداد	تاریخ الاولیا خزینۃ الاصفیا	آپ اعظم خلفائے حضرت جنید بغدادی ہین۔ بعد وفات اُنکے آپ سجادہ نشین ہوئے آپ فقہ اور تصوف واصول مین امام تھے اور حضرت سہل تستری کے ساتھ نہایت محبت رکھتے تھے۔ جنگ قرامطہ مین بصدمہ تشنگی انتقال پایا انتہا۔
ایضاً	شیخ ابوالحسن وراق نام محمد عبداللہ بن سعد	۲۱ صفر ۳۱۹ھ روز چہارشنبہ	مکہ	تاریخ الاولیا	بڑے مشہور مشائخین اور قدما عارفین سے ہین آپ مرید وخلیفہ حضرت عثمان حیری کے ہین آپ کا فرمودہ ہے کرم در عفو آنست یاد نہ کنی گناہ یار خود را پس از آنکہ عفو کردہ باشی۔
ایضاً	شیخ ابوالحسن دراج یا ابوالحسین	۱۴ ذیقعدہ ۳۲۰ھ ہجری روز یکشنبہ	کوفہ	تاریخ الاولیا	اصل آپکی بغداد ہے آپنے خرقہ خلافت حضرت ابراہیم خواص سے پہنا آپ صاحب سماع اور وجد تھے۔ سماع سننے کے وقت بے خود ہو جاتے تھے آخرش حالت سماع مین بے خود ہو کر ایک آہ کی اور جان بحق تسلیم ہوئے۔
ایضاً	شیخ ابوعمر دمشقی	۱۷ ربیع اول ۳۲۰ھ روز شنبہ	اسفراین	تاریخ الاولیا	آپ مشائخین کبار شام سے ہین اور عبداللہ جلا اور ذوالنون مصری کے اصحاب سے صحبت یافتہ تھے۔
ایضاً	شیخ ابوبکر واسطے نام محمد بن موسیٰ مشہور بہ ابن فرغانی	۳۳۱ھ طبقات سلمی و بقول مجالس الاخبار ۱۲ محرم ۳۲۰ھ	واسط یا مرو خراسان کا مشہور شہر ہے	تاریخ الاولیا بحوالہ کرامت الاولیا و سفینۃ الاولیا	آپ مشہور قدمائے مشائخین اور اجلہ اصحاب جنید اور نوری کے ہین عالم بڑے تھے اور تصانیف اپکی اسرار توحید مین ہین حضرت شیخ عبداللہ انصاری فرماتے ہین کہ ملک خراسان مین کسی نے اسقدر کلام توحید نہین کہا ہے جیسا کہ آپنے فرمایا ہے۔ مصنف کرامات الاولیا لکھتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ دہان ہرگز کوئی گواہی نہ دیگا میرے کہانے پر اور شب ہرگز شاہد نہ ہوگی میرے سونے پر۔

[illegible]	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات	مقام وفات و مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادات و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
حرف الف	شیخ ابوبکر کتانی معروف بچراغ حرم نام محمد بن علی جعفر	۲۷ شوال ۳۲۲ ہجری روز شنبہ	مکہ معظمہ	تاریخ الاولیاء و خزینۃ الاصفیا	آپ مرید حضرت جنید بغدادی ہین اور مشائخ کبار سے کتنی مدت تک حرم مین رہے اور خاطب بخطاب چراغ حرم ہوے حالت طواف کعبہ مین بارہ ہزار ختم قرآن مجید کرتے تھے تیس برس کعبہ مین رہے۔ اُس تیس برس کے عرصہ مین آپ نے خواب نہین کیا نقل ہے کہ ایک شب آپ نے حضرت رسول صلعم کو اکیاون مرتبہ خواب مین دیکھا ہے۔
ایضاً	شیخ ابراہیم بن داود ادائی کنیت ابو اسحاق	۳۵۶ھ		تاریخ الاولیاء و سفینۃ الاولیاء	آپ رجل مشائخین شام سے ہین اور خدمت مین ذوالنون مصری و جنید بغدادی و ابوعبداللہ کلا کی کے صحبت یافتہ تھے اور بڑے عمر کے ہوئے ہین آپکا فرمودہ ہے عاجز و ضعیف ترین خلق وہ ہے کہ عاجز ہووے باز رکھنے شہوت مین اور قوی تر وہ ہے کہ قادر ہو اُس کے ترک کرنے مین دینا ہین کو نعمت ہین ایک صحبت درویش دوسرے خدمت ولی
ایضاً	شیخ ابوالحسن بن محمد مزین نام علے	۱۹ ذیقعدہ ۳۲۸ھ روز پنجشنبہ	مکہ معظمہ	تاریخ الاولیاء سفینۃ الاولیاء	آپ قدمائے مشائخ بغداد سے ہین اور حضرت جنید بغدادی اور سہل بن عبداللہ تستری کے صحبت یافتہ تھے نقل ہے کہ ایک روز جنگل مین آپ نے ایک شیر کو دیکھا کہ چلا آتا ہے فرمایا ثم اماتہ فاقبرہ اُسی وقت شیر زمین پر گر پڑا اور مرگیا جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے فرمایا اذا شاء انشرہ پھر شیر زندہ ہوگیا اور اپنا راستہ لیا۔
ایضاً	شیخ ابو علی ثقفی نام محمد بن عبدالوہاب	۳۲۸ھ		تاریخ الاولیاء سفینۃ الاولیا	آپ رجل اصحاب حضرت ابوحفص حداد و حمدون قصار کے ہین امام اُس وقت کے تھے نیشاپور مین آپ نے علم تصوف کا آشکار کیا آپ نے راستہ چلتے ایک جنازہ دیکھا کہ تین مرد اور ایک عورت اُوٹھائے لئے جاتے تھے آپ نے اُس عورت کو رخصت کیا اور خود جنازہ کو کندہ دیا بعد تجہیز و تکفین کے آپنے اُن تینوں آدمیون سے دریافت کیا کہ یہ شخص کون تھا معلوم ہوا کہ مخنث تھا جو لوگ ہمسایہ مین رہتے تھے اُسکو فقیر اور مخنث سمجھکر نہین آئے آپ نے اُس رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک شخص حلہ بہشتی پہنے ہوئے آیا اور ہنسکر کہتا ہے کہ مین وہی مخنث ہون جسکا آپ لوگون جنازہ اُوٹھایا تھا جب مخلوق نے مجھکو حقیر جانا خدا نے میری عزت بڑہائی اور جنہون نے میرا جنازہ اُٹھایا وہ بھی بخشے گئے۔
ایضاً	شیخ ابو محمد مرتعش نام عبداللہ بن محمد نیشاپوری	۳۲۸ھ	بغداد	تاریخ الاولیاء سفینۃ الاولیا	آپ خلفاء شیخ ابوحفص حداد کے ہین اور ہمعصر حضرت جنید بغدادی تھے تیرہ برس پے در پے حج کئے ایک روز آپ کی والدہ نے ایک سبو پانی کنوئین پر سے لانے کو کہا یہ بات گران معلوم ہوئی مین نے جانا کہ وہ میرے تیرہ حج ہوا ے نفس مین گئے۔
ایضاً	ابو یعقوب نہرجوری نام اسحاق بن محمد	۳۳۰ھ از مخزن العارفین ۲۴ شوال یوم شنبہ	مکہ معظمہ یا شہروان	تاریخ الاولیاء مخزن العارفین	آپ مرید حضرت جنید بغدادی و صحبت یافتہ عمرو بن عثمان مکی ہین آپکا قول ہے صحت العبودیت فی الفناء والبقاء۔ یعنے بندہ بنا صحیح ہوتا ہے خودی کو فنا کرنے سے اور باقی رہنا ذات باری تعالی سے یعنی جب تک بندہ اپنے تمام خواہشون سے بیزار نہ ہوئے وہ تک اخلاص کی خدمت کے لایق نہین ہوتا ہے اور اپنی خواہشون سے بیزار ہونا اوسی کو مقام فنا کہتے

حروف تہجی	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات و سنہ	مقام وفات و مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادات و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
					ہیں اور مقام اخلاص کو عبودیت و بندگی بقا کی سمجھتے ہیں نعمت خدا کو زوال نہیں ہوتا ہے جب تک کہ شکر کرنیکا وظیفہ قایم رہے اور جب تک کہ حظ نفس کے لئے طعام کی خواہش باقی ہے وہان تک بھوکا ہے اور جب تک تونگری مال کے حرص باقی ہے وہان تک گدا و مفلس ہے اور جب تک حسنات کے کامون مین قصد مخلوق کا رکھتا ہے وہان تک ثواب سے محروم ہے اور جب تک مخلوق سے مدد مانگتا ہے مدد غیبی سے بے بہرہ ہے۔ شاگرد ابو یعقوب سوسی ہیں۔
ایضاً	شیخ ابو الحسن صائغ دینوری نام ابو علی بن محمد بن سہال	۵ رجب سنہ ۳۳۰ھ روز شنبہ	مصر	تاریخ الاولیا سفینۃ الاولیا	آپ مرید شیخ ابو جعفر صیدلانی اور پیر شیخ ابو الحسن خرقانی و ابو عثمان مغربی کے ہین۔ ممشاد دینوری فرماتے ہین ایک روز مین نے دینوری مین ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور کرگس نے لبسبب تمازت آفتاب آپکے سر پر کہڑا ہو کر سایہ ڈالا ہوا ہے۔ جب غور سے دیکھا تو شیخ ابو الحسن صائغ تھے۔
ایضاً	شیخ ابراہیم بن شیبان کرمانشاہی کنیت ابو اسحاق	سنہ ۳۳۷ ہجری ۱۳ ذی الحجہ یکشنبہ	ہرات	تاریخ الاولیا سفینۃ الاولیا	آپ قدمائے مشائخین خیالی سے ہین اور عطائی اصحاب ابو عبد اللہ مغربی و ابراہیم خواص سے تھے۔
ایضاً	شیخ ابو علی مستولی نام حسن بن علی بن موسےٰ ہے	۱۳ صفر روز دوشنبہ سنہ ۳۴۳ ہجری	مستولی۔ حصہ ہی مصرین از وفیات	ایضاً	آپ مرید ابو علی کاتب و ابو یعقوب سوسی کے ہین مستولی آپ کو اسلئے کہتے ہین کہ آپ باشندہ موضع مستول کے ہین۔ جو مصر سے دس کوس کے فاصلہ پر ہے۔
ایضاً	شیخ ابو عبد اللہ فلانسی نام محمد بن حسان	سنہ ۳۴۰ھ		ایضاً	آپ مشائخین کبار سے ہین۔ نقل ہے کہ ایک وقت گھوڑے پر سوار ہو کر غزا مین تشریف لیگئے یکایک گھوڑا آپکا زمین پر گر پڑا اور مر گیا آپ نے دعا کی کہ اے خدا اس گھوڑے کو بخشدے تاکہ مین اپنے لڑکے تک پہونچ جاؤن گھوڑا فی الفور اٹھ کھڑا ہوا آپ سوار ہو کر گھر آئے اور لڑکے سے فرمایا کہ جلد زین و اسباب کو اتار۔ لڑکے نے کہا گھوڑا ابھی گرم اور عرق لایا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا مین نے عاریتاً اسکو مانگا ہوا ہے جسوقت اسباب و زین اتار گھوڑا اوسیوقت مر گیا۔
ایضاً	شیخ ابو الخیر تیناتی الاقطع نام جواد اور بعض نے حماد کہا ہے	۲۱ صفر روز شنبہ سنہ ۳۴۳ھ	تیناۃ توابع مصر مین مشہور قصبہ ہے	ایضاً	آپ کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا اور ایک ہاتھ سے معلوم نہین کیونکر زنبیل بنا کر قوت لایموت پورا کیا کرتے تھے ایک شخص نے سبب ہاتھ کٹنے کا دریافت کیا۔ فرمایا میرے ہاتھ نے گناہ کیا تھا کاٹا گیا۔ کیونکہ مین نے خدا سے عہد کیا تھا کہ اپنا ہاتھ کسی روئیدگی پر دراز نہین کرونگا اور نہ کہاؤنگا بارہ روز گذر گئے کچھ چیز نہ پائی نفس نے تنگ کیا نماز نفل ترک کی جب دوسرے بارہ روز گذرے طاقت ادا کرنے سنت کی بھی نہ رہی سنت کو بھی ترک کیا پھر تیسرے مرتبہ بارہ روز گذرے طاقت قیام نماز کی بھی نہ رہی فرض نماز بھی ترک ہونے لگی یکایک دو قرص نان اور اس مین کچھ شئے لطفی غیب سے سامنے آئے۔ اسکو کہایا کئی روز تک ایسا ہی حال رہا پھر واسطے غذا کے انتظار کیا گیا ایک روز فجر کی نماز کے وقت میری نظر سے ایک میوہ دار درخت پڑا بعد نماز میوہ پختہ درخت سے توڑ کر کہاتا رہا کہ یکایک مجھکو عہد خدا یاد آیا اسیوقت میوہ اپنے ہاتھ سے اور زبان سے پھینکدیا اتنے مین ایک جماعت سوار پیادون کی واسطے پکڑنے رہزنون

حروف تہجی	نام و کنیت و لقب و لدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	مقام وفات و مدفن	حوالہ کتب	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادات و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
					اور چورون کے نکلے اور مجھے بھی پکڑ لیا جب امیر کے حضور پیش ہوئے تو امیر نے مجھسے پوچھا تم کون ہو مین نے کہا بندہ خدا کا ہون تب امیر نے دوسرون سے میرا پوچھا انہون نے کہا ہم نہین جانتے امیر نے کہا کہ مین اسکو خوب سمجھتا ہون یہ سردار تمہارا ہے - اور تم چاہتے ہو کہ اسکو سزا نہین ملے اور حکم دیا کہ سب کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤن کاٹ ڈالو میرا بھی ہاتھ کاٹ کر نوبت کاٹنے پاؤن کی پہونچی تھی کہ یکایک ایک سپاہی نے مجھے شناخت کر کے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو یہ فلان شخص بڑا نیک بخت ہے ناحق اسکا ہاتھ کاٹا گیا ہے امیر معذرت کرنے لگا اور سر قدمون مین ڈالا - آپ نے فرمایا کہ تمہارا کچھ گناہ نہین میرے ہاتھ نے گناہ کیا تھا اُسکی سزا مل گئی اب زنبیل بنتا ہون اور چاہتا ہون کہ غیب سے مجھے مدد ملتی ہے ورنہ ایک ہاتھ سے زنبیل بنانا ناممکن تھا - آپ حضرت جنید بغدادی و ابو عبداللہ جلا کے صحبت یافتہ تھے -
ایضاً	شیخ ابو عمرو زجاجی نام ابراہیم او بقول بعض محمد بن ابراہیم	۴ رجب ۳۴۸ھ روز شنبہ	نیشاپور	تاریخ الاولیاء	آپ ہم مجلس حضرت جنید بغدادی و ابو عثمان حیری و ابو ابراہیم خواص کے تھے چالیس برس تک مکہ معظمہ کے مجاوری کی اور اس عرصہ مین زمین حرم پر بول نہین کیا ساٹھ حج کئے اور بیس برس حضرت جنید کے بیت الخلا کو صاف کیا بڑے فخر کے ساتھ -
ایضاً	شیخ ابو الحسن بو شنجی صوفی مشہور قریہ اطراف ہرات سے ہے -	۳۴۸ھ	نیشاپور	ایضاً	آپ کا نام علی بن احمد بن سہل تھا آپ ابو العباس و ابو عثمان و ابو عطا جو ہر یکے ہم مجلس تھے اور بڑے سیاح عراق مین مدت تک رہے جب واپس آئے لوگون نے آپکو زندقہ سے منسوب کیا نیشاپور سکونت اختیار کی -
ایضاً	شیخ ابو بکر دقی نام محمد بن داؤد دمشقی	سنہ ۲۳۹ھ	سنہ ۵۳ھ	ایضاً	آپ مرید شیخ دقاق کبیر اور صحبت یافتہ ابو بکر مصری اور حضرت جنید بغدادی اور ابن جلا اپنے سلسلہ کو آپسے منسوب کیا ہے ہزارون مشائخین وقت آپکی مجلس مین حاضر ہوتے تھے -
ایضاً	شیخ ابو بکر مقبہ نام محمد بن احمد بن ابراہیم	۱۴ ذی الحجہ سنہ ۳۶۷ روز یکشنبہ بقول تذکرۃ العاشقین	جرجرآباد ماوراء النہر مین ہے	تاریخ الاولیاء	آپ اصحاب حضرت جنید بغدادی و ابو یوسف بن حسین کے تھے تصانیف آپ کی بہت ہین -
ایضاً	شیخ ابو سہل صعلوکی نام محمد بن سلیمان صعلوکی	۷ صفر روز شنبہ سنہ ۳۶۸	نیشاپور یا ہرات	ایضاً	آپ ابو بکر شبلی و مرتعش و علی ثقفی و ابو الحسن بو شنجی کے مصاحب تھے سماع کے شائق و صاحب وجد و حالت آپ سے سماع کی بابت کسی نے سوال کیا - فرمایا کہ یستحب لاہل الحقائق و مباح لاہل العلم و یکرہ لاہل النفس والعجوب یعنے اہل حقائق کو سماع سننا مستحب ہے اور اہل علم کے واسطے مباح اور نفسانی مغرور اور لوگون کے واسطے مکروہ ہے -

[illegible]	نام و کنیت و لقب و نسبت و سکونت و قسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادت و شمائل و فضائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
[illegible]	شیخ ابراہیم بن ثابت ترمذی کنیت ابو اسحاق	۱۶ شعبان سنہ ۲۶۹ھ پنجشنبہ	بغداد	تاریخ الاولیا	آپ قدمائے مشائخین سے ہیں اور حضرت جنید بغدادی کے مصاحب حضرت شیخ ابو عبدالرحمن سلمی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز آپ سے کہا یا سید مجھکو کچھ نصیحت کرو آپ نے فرمایا ایسا کام مت کر جس سے تو پشیمان ہوئے
ایضاً	شیخ ابوبکر فرا نام محمد بن احمد حمدون اعاظم	۲۲ صفر سنہ ۳۷۰ھ روز چہارشنبہ	طبرستان عراق کنارے پر بحر خضر کے	ایضاً	آپ مشائخین نیشاپور سے ہیں ابو علی ثقفی و عبداللہ منازل و ابوبکر شبلی کے مصاحب تھے شیخ عمویہ فرماتے ہیں اگر میں ابوبکر فرا کو نہیں دیکھتا تو ہرگز صوفی نہیں بنتا
ایضاً	شیخ ابو عبداللہ مصری یا مقری نام محمد بن احمد المقری	سنہ ۳۶۶ھ روز یکشنبہ	بغداد	ایضاً	آپ یوسف بن حسین و ابو عبداللہ خراز و مظفر کرمان شاہی و رویم و حریری و ابن عطا کے ہم صحبت تھے بہت مدت حرم میں مجاور رہے۔
ایضاً	شیخ ابو الحسین حصری نام علی بن ابراہیم حصری	ماہ ذوالحجہ روز جمعہ سنہ ۳۷۱ھ	بغداد	ایضاً	آپ نے خرقہ ارادت شیخ ابوبکر شبلی سے حاصل کیا تھا اور مذہب امام حنبل رکھتے تھے افشائے راز توحید میں آپکے برابر کسی نے نہیں کیا ہے شیخ

احمد ابو النصر آپکے خلفاء اعظم سے ہیں

ایضاً	شیخ ابوبکر طرسوی نام علی بن احمد بن محمد طرسوی	۱۲ محرم سنہ ۳۷۲ھ روز شنبہ	مکہ	ایضاً	آپ شاگرد ابو الحسن مالکی کے اور ابراہیم کرمان شاہی کے مصاحب تھے بسبب کثرت عبادت اور زہد و تقوی کے آپ کو طاؤس الحرمین کہتے ہیں
ایضاً	شیخ ابو النصر سراج نام عبداللہ بن علی طوسی لقب طاؤس الفقرا	سنہ ۳۷۷ھ بقول وفیات ۱۱ صفر سنہ ۳۷۸ روز پنجشنبہ	طوس خراسان میں ہے اور بوجہ مدفن حضرت امام علی رضا کے مشہد مقدس کہتے ہیں	تاریخ الاولیا سفینۃ الاولیا	آپ خلیفہ اور ارادت ابو محمد مرتعش سے رکھتے تھے سری سقطی و سہل تستری کو دیکھا تھا ریاضت و مجاہدات میں لاثانی تھے کتاب لمعہ جو علم التصوف میں نہایت عمدہ کتاب ہے آپکی تصنیف ہے۔ نقل ہے آپ ماہ رمضان میں نماز تراویح کے اندر پانچ ختم قرآن مجید ہر روز مسجد شونیزیہ واقعہ بغداد میں کیا کرتے تھے اور آپکا خادم ہر روز ایک روٹی جو کی خلوت خانہ میں رکھ جایا کرتا تھا۔ جب عید کا دن آیا آپنے امامت کی جب لوگ خلوت خانہ میں

آئے تیس روٹیاں جو کی ویسے ہی رکھی دیکھیں آپ نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کے پاس سے جنازہ لے جاویگا وہ میت بیشک مغفور ہو جاویگی۔ چنانچہ آج تک آپکی قبر کے پاس جنازہ لے جانے کی رسم جاری ہے۔

ایضاً	شیخ ابو محمد جعفر بن محمد الخلدی بغدادی	سنہ ۳۴۸ ہجری	بغداد نزدیک مزار خواجہ جنید	تاریخ الاولیا	آپ شاگرد خواجہ جنید اور ابراہیم خواص کے ہیں اور نوری و ممنون کے مصاحب تھے طائفہ صوفیہ کے پیشوا کہلاتے ہیں۔
ایضاً	شیخ ابو الحسین قرافی نام علی بن عثمان - قرافہ نام قریہ کا ہے جو ضلع مصر میں مشہور ہے	سنہ ۳۸۰ھ	قرافہ یا مکہ معظمہ	تاریخ الاولیا سفینۃ الاولیا	آپ شاگرد ابو الخیر تیناتی کے ہیں نقل ہے کہ ایک وقت ابو سلیمان بیٹھے آپکی خدمت میں آئے آپنے فرمایا کہ تم جامہ صوفیہ پہنتے ہو لیکن میں تمہارے میں بو حکومت پاتا ہوں تھوڑے دنوں کے بعد ابو سلیمان کو حکومت ملک مصر

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسن وفات	مقام مزار	حوالہ کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ
ایضاً	شیخ ابوالخیر اقبال حبشی نام اقبال لقب طاؤس الحرمین کنیت ابوالخیر	۱۴ رجب ۳۸۴ھ روز دوشنبہ	ابرہ قوہ حوالیہ مکہ	تاریخ الاولیا	آپ اوائل میں غلام ملک حبش سے تھے مالک سے آزادی حاصل کرکے بغداد پہونچے اور خدمت میں کسی مشائخ کے حاضر ہوئے یکایک اس مشائخ کی وفات قریب آپہونچی اسنے آپ سے کہا اے ابوالخیر میں تیرا منتظر تھا اپنا حصہ لیکر حجاز میں جاؤ اور طاؤس الحرمین تیرا لقب مشہور ہوا ہے۔ کہتے ہیں جسوقت آپ روضہ مقدسہ میں آتے السلام علیک یا رسول کہتے جواب پاتے وعلیک السلام یا طاؤس الحرمین - شیخ محمود وشیخ ابوالعباس آپکے دیدار سے فخر کرتے تھے۔
ایضاً	شیخ ابراہیم منسوحی کنیت ابو علی	سنہ ۲۸۶ھ از مخزن العارفین		تاریخ الاولیا بحوالہ نفحات الانس	آپ اجلہ مشائخین متقدمین بغداد سے ہیں اور شیخ سری سقطی کے مصاحب تھے نفحات الانس میں مذکور ہے کہ آپ ایک پیرہن سے بدون زاد راہ اور نعلین کے ہر برس بغداد سے حج کو تشریف لیجاتے اور بغداد کے تمام راستہ میں سیب کی خوشبو پر اپنا پیٹ بھرتے اور کچھ نہیں کہاتے۔
ایضاً	شیخ ابوالحسین بن شمعون نام محمد بن احمد بن اسمعیل بن شمعون	سنہ ۳۸۷ھ	بغداد	تاریخ الاولیا	آپ اعظم مشائخین بغداد کے ہیں اور ہمعصر شیخ شبلی مشائخین کے نزدیک مخاطب بخطاب ناطق ہوے اور ابن شمعون انکے نام سے مشہور ہوے بعد وفات کے آپکو گھر میں دفن کیا اونتالیس برس گذرنے کے بعد آپ کو لوگون نے چاہا کہ قبرستان میں دفن کریں جب نعش مبارک کو نکالا کفن اور جسم آپ کا ایسا تازہ تھا جیسا کہ ابھی وفات پایا ہے اور کفن نیا پہنا ہوا ہے۔
ایضاً	شیخ ابوطالب محمد بن علی بن عطیۃ الحارثی المکی	سنہ ۳۸۶ھ بقول مخزن الابرار ۱۷ جمادی الثانی روز شنبہ	سقط بحر عمان پر عرب کا بندرگاہ ہے	ایضاً	آپ مرید شیخ عارف ابوالحسن محمد بن ابی عبداللہ احمد بن سالم البصری کے ہیں اور شیخ ابوالحسن مرید اپنے والد بزرگوار ابوعبداللہ بن احمد سالم اور احمد سالم اپنے والد ابوعبداللہ تستری کے ہیں آپکی تصانیف سے کتاب قوۃ القلوب طریقت واسرار الہی میں مشہور ومعروف ہے اور مشائخین طریقت فرماتے ہیں کہ مانند اس کتاب کے کوئی کتاب علم طریقت ومعرفت میں تصنیف نہیں ہوئی
ایضاً	شیخ ابوبکر موسی نام محمد بن ابراہیم الصوفی الموسی	۱۷ ذالحجہ یوم جمعہ سنہ ۳۸۱ھ	شام یا دمشق	ایضاً	آپ کے ارادت حضرت شیخ محمود احمد کوثانی سے ہے جو شہر بیریلہ میں سکونت رکھتے تھے صاحب نفحات الانس فرماتے ہیں کہ ایک شب آپ سماع کررہے تھے یکایک تمام مجلس وجد میں آئے او مطرب بے ہوش ہوکر آپ کے سجادہ پر آس سفر کی آپنے فرمایا اسکو اسی حال میں بیتے سجادہ میں لپیٹ دو اور گوشہ میں رکھدو اسی طرح کیا گیا صبح کے وقت مطرب ہوش میں آیا لوگوں نے اس بوریہ سے نکالا جب روبرو آپکے آیا اپنا تمام اسباب وسامان توڑ ڈالا اور توبہ تائب ہوکر مرقع پہنا اور اصحاب کبار وشیخ سے ہوا۔

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وفات	مقام مزار و مدفن	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
					اوربعد شیخ کے سجادہ نشین ہوا اور نام اس مطرب کا بالقول شیخ عبداللہ انصاری محمد طبرانی تھا۔
حرف الف	شیخ ابوالقاسم واعظ دینوری نام عبدالصمد بن عمر بن اسحاق	۲۲ ذالحجہ سنہ ۳۹۷ھ روز شنبہ	مرقد آپکی شیخ احمد حنبل کی قبر پر ہے	تاریخ الاولیا	آپ علم فقہ اور حدیث میں لاثانی زہد و ورع و مجاہدہ نفس میں امام وقت کہلاتے تھے اور اپنی قوت معاش عطاروں کے ادویات کوٹنے سے کرتے تھے۔
ایضاً	شیخ ابوالفضل محمد بن حسن حنبلی	سنہ ۴۵۳ھ		تاریخ الاولیا بحوالہ کشف المحجوب	آپ سرآمد اولیائے عصر تھے حضرت شیخ علی ہجویری کشف المحجوب میں اقرار فرماتے ہیں کہ طریقت میں میرے پیشوا ہیں نقل ہے حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا سے کہ شیخ علی ہجویری۔ و شیخ حسن زنجانی آپکے مرید ہیں اور شیخ حسین مدت سے لاہور میں تشریف رکھتے تھے ایک روز آپنے شیخ علی ہجویری کو فرمایا کہ لاہور جاؤ اور وہانکی سکونت اختیار کرو انہوں نے کہا کہ شیخ حسن زنجانی وہاں ہیں۔ آپنے فرمایا تجکو اس بات سے کیا کام جو کچھ ہم نے کہا ہے اسکی تعمیل کرو۔ بتعمیل اپنے پیر کی حضرت شیخ علی ہجویری لاہور پہونچے اسیوقت جنازہ حضرت شیخ حسن زنجانی کا لوگوں نے اٹھایا اور دفن کیا۔
ایضاً	شیخ ابوالحسین بن جہضم نام ابوعلی بن عبداللہ بن حسین بن جہضم ہمدانی	۲۷ شعبان سنہ ۴۱۴ ہجری روز یکشنبہ		تاریخ الاولیا خزینۃ الاصفیا	آپ شاگرد حضرت شیخ کوکبی اور جعفر خلدی کے ہیں اور امام حرم محترم کتاب بہجۃ الاسرار حقایق و معارف میں اور کئی کتابیں آپکی تصنیف سے دنیا میں یادگار باقی ہیں۔ ایک کتاب اسی نام کی حضرت غوث الاعظم کے خوارق و کرامات میں مرقوم ہے۔ جو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے تصنیف فرمائی ہے
ایضاً	شیخ ابوالحسن جوسقی			تاریخ الاولیا	صاحب مقامات فاخرہ و مکاشفات ظاہرہ ہیں اور مشائخین کے نزدیک آپکا نہایت درجہ کا اعزاز و اکرام ہوتا تھا نقل ہے کہ شیخ یحیی محفوظ کہ ایکبار راستہ میں چلے جاتے تھے کہ آپکو راستہ میں دو درخت خرمائے خشک کے نظر آئے اون دونوں نے آپسے کہا کہ اے شیخ تجکو قسم ہے خدا کی کہ میرے اثمار سے کچھ کھاؤ شیخ نے ہاتھ دراز کیا اسیوقت تمام شاخیں لٹک گئیں شیخ نے اسمیں سے چکھ لیا اور کہا یا اسکے بعد خشک جھاڑ سے آواز آئی کہ قسم ہے تجکو خدا کی میرے بازو پر ایک چشمہ پانی کا ہے اس سے وضو کرلے اسیوقت چشمہ سے وضو کیا اور کچھ پانی پیا اسیوقت جھاڑ سبز ہو گیا۔ اور چشمہ ناپید ہو گیا
ایضاً	شیخ ابوعبداللہ دستانی نام محمد بن علی دستانی لقب شیخ المشائخ عالم	۱۷ رجب روز چہار شنبہ سنہ ۴۱۶ھ	بغداد	ایضاً	آپکے ارادت میں واسطہ سے شیخ عمر بسطامی برادر خواجہ حضرت بایزید بسطامی کے ہیں اور شیخ ابوالحسن خرقانی کے ہم عصر تھے مصنف کشف المحجوب فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ سہلی سے جو آپکے مریدوں میں سے تھے سنا ہے کہ ایک وقت شہر بسطام میں لشکر ملخ کا بہت آیا تمام کھیتیاں اور جھاڑ ان سے سیاہ ہوگئے تھے اور کسی طرح وہ لشکر نہیں جاتا تھا آپنے مجھسے پوچھا کہ یہ کیا شور ہے میں نے حال ملخ ظاہر کیا آپ اٹھکر بام پر چڑھ گئے اور آسمان کی طرف منہ کیا اسی وقت تمام ملخ

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ

بہاگ گئے اور کسی زراعت کو نقصان نہین پہونچا۔

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ
حرف الف	شیخ ابو اسحاق ابراہیم اغرب بن علی	۱۵ شوال روز دوشنبہ ۶۰۹ سنہ ہجری از خزینۃ الاصفیا	قریہ ام یطلح متصرب القصبا مین ہے۔	تاریخ الاولیا	صاحب کرامات عالیہ ومکاشفات جلیلہ ہین چالیس برس اپنا سر آسمان کیطرف نہین اوٹھایا کہ حق سبحانہ تعالی سے شرم آتی ہے۔ اکثر شیرونکو دیکھا کہ آپکے پاؤن پر پیشانی گھستے تھے اکابرین مشائخین اور اپنے خالو شیخ احمد بن ابو الحسین کے صحبت سے فیض مافیہ اٹھائی ہین جس روز آپنے انتقال کیا اوس روز کسوف آفتاب ہوا تھا۔
ایضاً	شیخ ابو الفتح ابنی	ماہ شوال سنہ ۳۹۲ھ بقول مصباح التواریخ		تاریخ الاولیا بحوالہ تذکرہ دولتشاہی	آپ اکابرین فضلاے زمانہ سے سلطان محمود غزنوی کے وقت مین تھے آپکا خطاب فی ولسانین ہے کشف وکرامات آپ سے ظہور مین آئی سینکڑون کفار نے آپ کے ہاتھ اسلام قبول کیا اکثر تصانیف آپکی معارف اور توحید مین ہین۔
ایضاً	شیخ ابو اسحاق بن شہریار گازرونی ابراہیم	۲۹ ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۲۶ ہجری روز پنجشنبہ	دمشق دفیات الاولیا	تاریخ الاولیا	آپ کا انتساب ارادت شیخ ابو علی حسین بن محمد فیروز آبادی الاکار کو پہونچتا ہے جس روز آپ پیدا ہوئے اوس روز ایک نور گہر سے مانند ستون کے ظاہر ہوا اور آسمان سے مل گیا اور اوس مین نشانین تھین کہ اون مین سے نور ہر طرف جاتا تھا

نسبت ارادت آپکے تین شخصون سے ہے۔ پہلے عبد اللہ خفیف دوسرے حارث محاسبی تیسرے ابو عمر سے۔ آپکے جسم مبارک مین ایسی خوشبو آتی تھی کہ مشک و عنبر وعود کی بومات ہوجاتی تھی اور جس کوچہ اور بازار مین آپکا گذر ہوتا وہ مقام خوشبو سے معطر ہوجاتا تھا۔ چوبیس ۲۴ ہزار آدمی آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور قریبا ایک لاکھ آدمی اہل اسلام آپکے روبرو تائب ہوئے آپ شیخ علی ہجویری کے ہمعصر تھے اور ابو الحسین جہضم کو دیکھا تھا لیکن ملاقات نہین ہوئی آپکی تربیت کو تریاک اکبر کہتے ہین۔ کیونکہ جو کوئی آپ سے مراد طلب کرتا حق تعالی اوسکا مقصد پورا کرتا۔

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ
ایضاً	شیخ ابو منصور محمد حکیم انصاری	۹ شعبان روز یکشنبہ سنہ ۴۳۲ھ	بلخ قریب مزار شیخ ابو حمزہ عقیل	ایضاً	آپکے والد بزرگوار شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری ہین۔ آپ بلخ شیخ سید شریف حمزہ عقیل کے ہین۔ اور خدمت مین ابو المظفر ترمذی کے رہکر درجہ ولایت کو پہونچے۔
ایضاً	شیخ ابو سعید ابو الخیر نام فضل اللہ خراسانی	شب جمعہ ۴ شعبان سنہ ۴۴۰ ہجری	جہنہ	ایضاً	آپکو ارادت شیخ ابو الفضل بن حسن سرخسی سے تھی اور نسبت سلسلہ کے چند واسطہ درمیانی حضرت جنید بغدادی کو پہونچی ہے اور بعد وفات شیخ ابو الفضل کے خرقہ خلافت کا شیخ عبد الرحمن اسلمی سے حاصل کیا تھا۔ اور واسطے حل

لطیفے مشکلات وعروج مقامات کے ایک برس شیخ ابو العباس آملی کے رہے تھے۔ چند اشعار آپکی تبرکا ویمنا یہان مرقوم ہین۔ ~ چشمم ہمہ اشک شد چو از غم بگریست در عشق تو بے چشم ہمے باید زیست ٭ از من اثری نماند این عشق از چیست ٭ چون من ہمہ معشوق شدم عاشق کیست۔ اور یہ رباعی واسطے تپ کے نہایت

تجربہ شد - کاغذ پر لکھ کر گلو میں باندھ دیویں - رباعی اے در صفت ذات تو حیران کردمہ ہر ذرہ جہان خدمت درگاہ تو بہ علت توستانی وشفا ہم تو دہی ہیا رب تو بفضل خویش بستان دیدہ آپکی وصیت تھی کہ میرے جنازہ کے سامنے اس رباعی کو پڑھتے ہوئے چلیں - رباعی خوبتر چیست این بعالم کارہ دوست بادوست رفت دیار بیار ہ باشا اندوہ او ساز باو فرح گر رو و نزد دوست عاشق زار ہ

نمبر شمار	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسن وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
	سید احمد توختہ ترمذی لاہوری	۶۰۲ھ ہجری	اندرون شہر لاہور محلہ چل بی بیان	حدیقہ	آپ باشارۂ غیبی ہندوستان کو روانہ ہوئے جب کیچ مکران میں پہونچے مسمات بی بی حاج و بی بی تاج دو لڑکیاں آپکی تھیں چنانچہ ایک لڑکی بی بی حاج کا نکاح شاہزادہ بہاؤالدین بن سلطان قطب الدین قریشی ہنکاری کیساتھ کردیا اور بی بی تاج کا نکاح شاہ زید اپنے برادر زادہ کے ساتھ کیا - آپ سید

ستی میں شرافت وولایت وکرامت آپکی موروثی تھی اور توسل خاندان جنیدیہ سے تھا -

نمبر شمار	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسن وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	شیخ اسمٰعیل لاہوری	۴۴۸ھ بقول خزینۃ الاصفیا	لاہور	تاریخ الاولیا وخزینۃ الاصفیا	آپ سادات عظام بخارا سے اور قدمائے مشائخین ومحدثین لاہور سے ہیں ۳۲۵ھ میں لاہور میں تشریف لائے اور خلق کثیر نے دین اسلام کو آپکی ہاتھ پر قبول کیا کتب معتبرین واقوال صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ نے سب سے پہلے لاہور میں درس کلام مجید پڑھایا نقل ہے جب آپنے اول دفعہ لاہور میں

جمعہ کو وعظ فرمایا اُس روز دو سو پچاس آدمی دوسرے جمعہ کو پانچسو پچاس اور تیسرے جمعہ کو ایکہزار کفار مشرکین زمرہ اہل توحید میں داخل ہوئے -

نمبر شمار	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسن وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	شیخ ابوالحسن علی روزی بن محمود بن ابراہیم	۲۲ - رمضان روز چہارشنبہ ۴۵۱ھ	بغداد	ایضاً	آپ مرید شیخ ابوالحسن حصری کے تھے اور شیخ عبدالرحمٰن اسلمی سے بھی فیض صحبت حاصل کیا ہے کتاب رباط روزی آپکی تصنیف سے مشہور ہے جو آپ نے ابوالحسن حصری کے لئے بنائی تھی -
ایضاً	شیخ ابوبکر ہمدی نام ابوالنصر بن ابی جعفر بن ابی اسحاق خانجہ آبادی ہے وبقول دیگر نام محمد بن احمد بن ابی جعفر	۵۰۰ھ	خانجہ آباد عمر ۱۲۴ - برس	ایضاً	آپ نے تین سو پیر کامل کی خدمت کی تھی اور حضرت خضر علیہ السلام سے ہمیشہ ملاقات کرتے تھے اور حرمین الشریفین میں بہت ریاضت شاقہ کی تھی -
ایضاً	شیخ ایاز لاہوری		لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپ بادشاہ محمود غزنوی کے غلام اور محبوب تھے حق تعالیٰ نے آپکو دولت ظاہری

اور باطنی عطا کی تھی سلطان محمود کو مرنے کے بعد جب مسعود تخت نشین ہوا تو اُسکا فرزند مجدود نوجوان پنجاب کا صوبہ مقرر ہو کر بھیجا گیا اور ایاز اُسکا اتالیق ہوا جب مسعود مرگیا اور اُسکا فرزند مودود تخت نشین ہوا تو مجدود نے اُسکے برخلاف باغی ہو کر اپنی سلطنت علیحدہ ہندوستان میں قایم کی اسواسطے مودود لشکر لیکر اُسپر چڑھ آیا اور لاہور کا محاصرہ کرلیا بروز عید ناگاہ مجدود بمرگ مفاجات مرگیا اور مودود نے اپنا تسلط پنجاب میں کرلیا ایاز اُسکے اتالیق کو ہر چند مودود نے چاہا کہ غزنین کو لیجاوے

مگر ایاز نے جانا منظور نہیں کیا اور تارک لدنیا ہو کر صحبت فقرا اختیار کی ۔ بزرگان لاہور سے فیض کامل حاصل کیا اور بے انتہا دولت جو اُسکے پاس تھی براہ خدا فقرا وغیرہ بار کو دیدی یہ بزرگ بانی لاہور بھی شمار کیا جاتا ہے ۔ کیونکہ جب لاہور پر سلطان محمود غزنوی نے یورش کی اور راجہ اننگپال راجہ جے پال کا بیٹا تھوڑے سے مقابلہ کے بعد ہند کو بھاگ گیا تو محمود کی فوج نے اس شہر کو لوٹ لیا اور رعایا جسقدر تھی سب کی سب لاہور سے نکل گئی اُس وقت ایاز نے سلطان سے اجازت لیکر اس شہر کو پھر آباد کیا اور رعایا کو دُور دُور سے طلب کرکے بسایا ۔

[illegible]	نام وکنیت والقب لدبیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
ایضاً	سید ابو اسحاق گازرونی المشہور میران بادشاہ لاہوری	۷۸۶ھ مادہ تاریخ بسم اللہ الرحمن الرحیم	لاہور صحن مسجد وزیر خان	حدیقۃ الاولیاء	لاہور کے قدیمی بزرگوں سے یہ بڑے مشہور ہیں آپ شیخ اوحد الدین اصفہانی کے مرید تھے وہاں سے بطریق سیر ہند میں آئے اور لاہور میں سکونت اختیار کی ہزاروں طالبان حق انکے حلقہ ارادت میں آئے مدت العمر تکمیل و تربیت طالبان میں مصروف رہے لاہور کے اندر مدفون ہوئے جب علم الدین حکیم المشہور نواب وزیر خان نے جامع مسجد لاہور میں تعمیر کی تو آپ کے مزار کو مسجد کے صحن کے اندر ایک نہ خانہ میں رکھا جو ابتک زیارت گاہ خلق ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم آپکی تاریخ وفات ہے ۔
ایضاً	سید ابو تراب معروف بشاہ گدا حسینی شطاری لاہوری	۱۴ شوال ۱۰۰۱ھ	لاہور	ایضاً	آپ باشندہ شیراز ہیں وہاں سے بطلب حق ہندوستان میں آئے اور بمقام گجرات شیخ وجیہ الدین گجراتی کی خدمت میں حاضر ہوکر تکمیل پائی وجیہ الدین کی وفات پر لاہور میں آنکر سکونت اختیار کی آپ کا شجرہ نسب بچند واسطہ درمیانی حضرت امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق تک پہنچتا ہے اور شجرہ پیران عظام آپ کا یہ ہے سید ابو تراب مرید وخلیفہ شیخ وجیہ الدین گجراتی اور وہ مرید سید محمد غوث گوالیاری اور وہ مرید شیخ ظہور حاجی اور وہ مرید شیخ ابو الفتح المشہور ہدایت اللہ سرمست اور وہ مرید شیخ قاذن اور وہ مرید شیخ عبد الوہاب اور وہ مرید شیخ عبد الرؤف اور وہ مرید شیخ محمود اور وہ مرید شیخ عبد الغفار اور وہ مرید شیخ محمد اور وہ مرید شیخ عبد الرحیم اور وہ مرید سید ابو بکر تاج الدین اور وہ مرید اپنے والد ماجد غوث الاعظم محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی ہیں یہ چھ خلیفہ کامل شاہ گدا کے تھے (۱) قاضی محمد لاہوری (۲) شیخ فاضل (۳) شاہ جمال (۴) لعل گدا (۵) احمد گدا (۶) شاہ باز گدا ۔
ایضاً	خواجہ ابو تراب قریشی لاہوری	۲۱ جمادی الثانی ۱۱۵۵ھ یوم جمعرات	لاہور	ایضاً	آپ سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں خواجہ ابو بکر کے مرید اور شاگرد حافظ محمد تقی اور داماد مفتی حافظ محمد تقی کے تھے اور مفتی محمد تقی پانچویں جد مولف کتاب حدیقۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا مفتی غلام سرور کے تھے آپکی تصانیف سے مثنوی مخزن عشق وشرح مثنوی مولانا روم جسکو شرح ابو بی بھی کہتے ہیں نقل ہے جسوقت شرح مثنوی لکھنے لگے ہیں تو کتاب مثنوی ہاتھ میں لیکر اجازت مولانا سے چاہی اور کتاب کھولی صفحہ کے شروع پر یہ شعر لکھے دیکھے شعر ای ضیاء الحق حسام الدین بیا ای صقال روح وسلطان ہدا ۔ مثنوی را شرح با مشروح دہ صورت امثال او را روح دہ × جب یہ اجازت مولانا روم سے حاصل ہوگئی تو شرح

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام وفات ومزار	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشات وغیرہ

عمر ابن خطاب نے یوسف اس امت کے نام سے خطاب کیا تھا۔ آپ اول امی تھے اور بعمر بائیس ۲۲ سالگی توفیق رفیق آپکے ہوئے پہاڑ مین گئے اور تیرہ برس تک ریاضت اور مجاہدہ مین بسر کی وبعمر چہل سالگی بالہام ربانی خلق مین آئے وابواب علم لدنی آپ پر مکشوف ہوئے تین سو جلد سے زیادہ علم توحید اور معرفت مین وعلوم اسرار وحکمت مین تصنیف کئے کہ کسی عالم وحکیم کو جائے اعتراض نہین واشعار عالی اور دیوان مذاق تصوف مین آپکا ہے۔ بیالیس فرزند یعنے انتالیس لڑکے اور تین دختر رکھتے تھے بعد وفات الشیخ کے چودہ ۱۴ لڑکے اور تین دختر تھی آپ کے فرزند تمام عالم وکامل وصاحب تصانیف وکرامات تھے اور آپ نے بعمر ساٹھ سالگی فرمایا تھا کہ ابتک ایک سو اسّی ہزار مرد نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے اور شیخ ظہیر الدین علیے آپکے صاحبزادہ کتاب رموز الحقائق مین فرماتے ہین کہ تا آخر عمر میرے باپ کے ہاتھ پر چھ سو ہزار یعنے چھ لاکھ آدمیون نے توبہ کی تھی۔ **نقل** ہے کہ شیخ ابوسعید ابو الخیر ایک خرقہ رکھتے تھے کہ جو حضرت صدیق اکبر سے آپ کو پہونچا تھا آخر وہ مامور ہوئے کہ خرقہ مذکور کو با احمد جام پونچا دین لہذا شیخ ابوسعید نے وقت وفات اپنی کے اپنے فرزند کو وصیت کی تھی کہ میری وفات کے بعد فلان حلیہ کا ایک شخص احمد جام نام آویگا اُس کو یہ خرقہ دینا چنانچہ ایساہی ہوا اور وہ خرقہ آپکے فرزند موصوف نے اپنے ہاتھ سے آپکو پہنایا کہتے ہین کہ وہ خرقہ بائیس اولیاء اللہ نے پہنا تھا آخر باحمد جام نصیب ہوا۔ بعد اُسکے معلوم نہین وہ خرقہ کیا ہوا۔ کہتے ہین کہ شیخ مودود چشتی کو آپ سے ارادت تھے۔

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام وفات ومزار	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	شیخ ابن الفارض الحموی المصری کنیت ابوحفص لقب شرف الدین نام عمر بن فارض الحموی	۲ - ماہ جمادی الاول روز جمعہ ۶۳۲ھ	مصر	خزینۃ الاصفیا	آپ قبیلہ بنی سعد از قبیلہ حلیمہ مرضعہ حضرت صلعم سے ہین آپ کی سکونت مصر مین تھی قبول عظیم پائے اور سیکڑون کو واصل بخدا کیا آپ کا دیوان ہے مشتمل اشعار و قصائد لطیفہ کہ جملہ سات سو پچاس بیت کہتا ہی اور بہت معارف وحقایق اُسمین بیان فرمائے ہین ایسی نظم کسی دوسرے سے کم میسر ہوئی آپکے اصحاب کا مقولہ ہے کہ کہتا آپ کے شعر وقصیدہ کا نہ بطریق شعر اکتھا۔ بلکہ

جسوقت کہ شیخ کو جذبہ ہوتا اور وزن وہفتون بیخود رہتی اُس حالت مین انشا کرتے آپ جب دیوان تصنیف کر چکے حسب بشارت صلعم کی نظم السلوک بجائے لوائح الجنان وروائح الجنان نام رکہا۔

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام وفات ومزار	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	شیخ ابومحمد مرجانی نام عبداللہ بن محمد	۱۰ رجب روز چہارشنبہ ۶۹۹ھ	تونس مغرب الاقصی کا نامی شہر ہے اسکو طیونس بھی کہتے ہین	ایضاً	کبار مشائخ صوفیہ سے تھے ابواب علوم الہی آپکے دل پر کہولے ہوئے تھے۔ نقل ہے کہ جسوقت آپ کلام کرتے تھے آسمان سے آپ کے منہ تک ایک عمود نور کا ظاہر ہوتا جب خاموش ہوجاتا وہ نور بھی منقطع ہو جاتا تھا۔ آپنے فرمایا ہے کہ جسوقت وہ عمود نور مدد الہی منقطع ہوجاتا تھا

مین خاموش ہوجاتا تھا۔

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام وفات ومزار	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	شیخ ابو محمد عبداللہ معروف بابن مطرف اندلسی	۱۵ - ماہ رمضان روز چہارشنبہ ۶۰۰ھ ہجری	اندلس	ایضاً	آپ عظمائے مشائخ حرمین الشریفین وسالہا سال مجاور بیت المعمور رہے تھے اور ہر روز پچاس بار طواف بیت اللہ کرتے تھے۔

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وختم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وفضایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔
ایضاً	شیخ اوحدین اصفہانی	۹ شعبان روز جمعہ ۷۳۸ھ ہجری	مراغہ	خزینۃ الاصفیا	آپ خلفاے عظام شیخ اوحدین کرمانی کبار اولیاے وقت تھے اونکا دیوان اشعار وترجیعات مشتمل بر حقایق ودقایق ومثنوی بر وزن واسلوب حدیقہ سنائی ہے یہ شعر اونکا ہے۔ شعر اوحدی شصت سال سختی دید تا شبی روی نیکبختی دید:
ایضاً	خواجہ ابو الفتح کشمیری	۱۰۰۰ھ ہجری	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	نجباے کشمیر سے تھے اور خواجہ حیدر چرخی کی خدمت مین بہرہ اندوز کمالات ہوے کتاب سیف الساہین رد عقاید اہل تشعیہ آپکی تصنیف ہے۔
ایضاً	شاہ احمد شرعی	چندیری ۹۲۸ھ	چندیری	خزینۃ الاصفیا	آپ عظماے مشایخ وکبراے علماے وقت خود تھے۔ وعمل دعوات آیات قرانی اسمائے الٰہی مین ثانی نہین رکہتے تھے چنانچہ بروز جمعہ بادشاہ وقت کو بوقت

ولتصرف اس علم کے اپنی طرف بولاتے تھے اور حاجات مسلمانون کی برلاتے تھے ایک تسبیح رکھتے تھے جب اوس کا دانہ اول پھیرتے بادشاہ کو بارادہ ملاقات متحرک کرتے اور دوسرا دانہ پھرانے سے بادشاہ عزم سواری کرتے اور تیسرے دانہ کی جنبش دینے سے سوار ہوجاتے تھے اور اسی طرح ہر دانہ کی جنبش دینے سے آپ بتادیتے تھے کہ اب بادشاہ فلان جگہہ آگیا۔ یہان تک کہ بعد جنبش دینے آخر دانہ تسبیح کے بادشاہ حاضر ہوجایا کرتے تھے ایک روز بچہ غلام نے وہی تسبیح صندوق سے نکالکر اوسی طرح پھیرنی شروع کی ناگاہ بادشاہ پہونچگئے آپنے فکر بیوقت اور بے طلب پہونچنے بادشاہ کیا تو معلوم ہوا کہ غلام نے تسبیح گردانی کی تھی۔

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وختم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	شیخ ابو محمد بن عبد اللہ بصری	۱۷ ذالحجہ ۳۸۵ھ روز دوشنبہ	بصرہ	مراۃ الاسرار بحوالہ تکملہ شہاب الدین عمر	آپ عباسیان سے مشایخ زمانہ تھے دنیا مین عیش عقبیٰ آپکو حاصل تھا اور غایت درجہ صفائی باطن کی وجہ سے وجود آپکا باوصاف روحانیان ہوگیا تھا سیر وطیر مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے تکملہ مین شیخ شہاب الدین عمر

سہروردی سے نقل کرتے ہین کہ وہ ایک وقت واسطے زیارت آپکے روانہ بصرہ ہوے اثنار راہ مین مواشی وزراعت ونخلستان بہت کر دیکھکر مین نے دریافت کیا کہ یہ مال وغیرہ کسکا ہے معلوم ہوا کہ شیخ ابو محمد کا میری خاطر مین گذرا کہ مانند پادشاہون کے رہتے ہین جب مین بصرہ پہونچا بغیر اسکے کہ خبر کرون آپکے خادم نے آنکر کہا کہ شیخ آپکو بلاتے ہین۔ دیکھتے ہی فرمایا اے عمر جو کچھہ تمنے دیکھا زمین پر ہے دل ابن عبد اللہ مین اوس سے کچھہ نہین ہے تکملہ شیخ عبد اللہ محمد بلخی سے نقل کرتے ہین کہ ایک وقت چاشت مکہ مین بمقام ابراہیم بیٹھا ہوا تھا ناگاہ شیخ ابو محمد معہ چارکس دیگر آے اور چند رکعت نماز با اصحاب خود گذار کر طواف کعبہ کیا اور پھر باب بنی شیبہ سے نکل کر چلے آئے مین اونکے پیچھے ہولیا اونمین سے ایک نے ساتھ آنیسے منع کیا شیخ نے فرمایا منع مت کرو چلا آوے بعد اوسکے شیخ پیش جماعت کھڑے ہوگئے اور فرمایا ہر ایک شخص قدم اوپر قدم اوس شخص کے رکھے جو اوسکے آگے ہے شیخ آگے اور ہم اونکے پیچھے بموجب ارشاد شیخ روانہ ہوے۔ اور زمین نیچے ہمارے پاؤن کے طے ہورہی تھی یہان تک کہ ایک ساعت مین مدینہ منورہ پہونچ گئے اور نماز ظہر وہین ادا کی پھر اوسی طرح روانہ ہوے ایک ساعت مین بیت المقدس مین داخل ہوے نماز عصر بالا گذاری پھر وہان سے ہی روانہ ہوے اور اوسی طرح ایک ساعت مین سد یاجوج و ماجوج مین پہونچگئے وہان نماز مغرب گذاری پھر اوسی طرح روانہ ہوکر کوہ قاف پہونچے اور نماز عشا وہان ادا کی پھر شیخ موصوف بلندی کوہ پر بیٹھ گئے اور ہم ہمراہی اونکے گرد بیٹھ گئے ناگاہ دیکھا کہ پہاڑ سے مردان مہابت مین مانند شیر نہایت درجہ کے نورانی آئے اور شیخ کو سلام کرکے بڑے ادب سے بیٹھ گئے اور بعضے مردان مانند برق ہوا مین چمک کر نیچے اوترے اور تمام شیخ کے گرد بیٹھ گئے اور سب نے التماس کی کہ شیخ کچھہ فرمادین شیخ کچھہ فرماتے تھے اور وہ لوگ نعرہ مارتے

جدول ششم

[illegible]	نام کنیت لقب ولدیت سکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبیات وارشادات وغیرہ

اور بعض روتے اور شور کرتے اور بعضے بعالم حیرت تھے۔ اور ہوا مین اُٹھکر چلے جاتے تھے تمام شب اسیطرح رہا صبح ہوے شیخ نے اونکے ساتھ نماز فجر گذاری اور کوہ قاف سے نیچے اوترے دیکھا کہ زمین غایت لطافت وشدت بیاض وکثرت انوار اور دوسری طرف اوسکے ناپیدا کنار جسجگہہ قدم رکھتے تھے ایسے قدم مشک معدوم کے نیچے سے اوٹھتا تھا اور بعض کو دیکھا کہ اونکی صورت مانند آدمیونکی اور حق تعالی کو بلغات مختلف وصوتہاے مطبوع وبانواع تبیحات یاد کرتے تھے کہ کسی نے بہتر اور خوش اون سے کبھی ایسا نغمہ نہین سُنا ہوگا اور تمام وجود اونکا ایسا منور تھا کہ آنکھہ اوسکے دیکھنے سے خیرہ ہوجاتی تھی وشیخ موصوف غایت وجد سے اوس سرزمین مین کبھی داہنے اور کبھی بائین مانند شیر کے گراتے اور کہتے کہ شوق تیری لقا کا مجھے خلق مین لاتا ہے اور تیرا فراق رنج ومشقت مین اور کبھی خوف تیرا ہلاکت مین ڈالتا ہے اور تیری اُمید حیات بخشتی ہے اور کبھی تیری محبت مین شیفتہ وسرگردان ہون غرض کہ اسی طرح کے کلمات کہتے چلے جاتے تھے وقت چاشت شیخ وہان سے واپس اوسی طرح ہوے جسطرح آئے تھے ناگاہ ایک شہر مین پہونچے جوزادر نقد سے مالامال اور ہر جنس کے درخت اور میوہ جات کثرت سے تھے اور نہرین جاری وہان سے میوہ جات لذیذ اور اشیاے لطیف خورد ونوش کئے فرمایا کہ یہ مرتبہ اولیاؤن کا ہے سواے ولی کے اور کوئی نہین آنے پاتا اسیطرح مکہ مین واپس آگئے اور وہان آنکر نماز ظہر پڑہی شیخ نے فرمایا کہ یہ ماجرہ میری زندگی مین کسی سے نہ کہنا آپ معاصر شیخ ابو نجیب سہروردی کے تھے۔

	شیخ ابو سعید اعرابی نام احمد بن محمد بصری	۱۱ شعبان سنہ ۳۴۱ روز یکشنبہ	شیراز	سفینۃ الاولیا	آپ شاگرد شیخ ابوبکر شبلی تھے تصانیف آپکے بہت ہین اور جنید اور شبلی وعمر بن عثمان وابو الحسن نوری کے صحبت یافتہ تھے۔
ایضاً	شیخ ابو العنی ابو عبد اللہ مغربی نام عبد اللہ بن محمد بن نافع بن مکرم	۱۲ محرم روز شنبہ سنہ [illegible]	بیت المقدس	سفینۃ وتاریخ ابن کثیر	آپ نے ستر برس پہلو زمین پر نہین رکھا اور دیوار اور ستون کے ساتھ تکیہ بھی نہین کیا اور پا برہنہ نیشاپور سے حرمین الشریفین گئے اور بہت مدت بیت المقدس مین اقامت فرمائی تھی۔
ایضاً	شیخ ابراہیم بن احمد مولد الصوفی کنیت ابو محمد وابو اسحاق	۱۶ شوال روز شنبہ سنہ ۳۴۱	شیراز	سفینۃ الاولیا	آپ صحبت یافتہ سید الطایفہ ومرید شیخ مسلم مغربی تھے اور عبد اللہ خفیف اور ابراہیم قصاب کے ساتھ بھی صحبت یافتہ تھے۔
ایضاً	ابراہیم حسینی بن سعد	۱۹ ذیقعد روز پنجشنبہ سنہ ۲۹۸	بغداد	تاریخ الاولیا	بغداد مین قدماے مشائخین سے تھے ابو الحارث اولاسی جو آپکے شاگرد تھے فرماتے ہین کہ ایک روز آپ کے ہمراہ کوہ بسطام سے آتا تھا ایک لشکری جوان کسی عورت کو کہ ظلم سے پکڑ لیا آپ نے لشکری کو سمجھایا اوس نے نہ مانا اور آپکی

طرف تیز نظر سے دیکھا اوسی وقت زمین پر گر گیا اور مر گیا۔

ایضاً	شیخ احمد ابن الحواری کنیت ابو الحسن	یکم رجب سنہ ۲۳۰ یکشنبہ		تاریخ الاولیا	آپ مرید ابو سلیمان دارانی کے ہین آپ کبھی مرشد کے حکم کے برخلاف کچھہ نہین کرتے تھے ایک روز آپ مرشد کی مجلس مین گفتگو کرتے تھے اور خدمت مرشد مین

عرض کی کہ تنور سلگ رہا ہے آپ کیا فرماتے ہین مرشد نے کچھہ جواب نہین دیا پھر عرض کیا مرشد نے دلتنگ ہوکر فرمایا کہ جا تنور مین بیٹھہ جا اس بات کے سنتے ہی آپ اوٹھے اور تنور جو گرم تھا جاکر بیٹھہ گئے بعد ایک ساعت کے آپ کے مرشد نے یاد کیا اور چند مریدون کو آپکے لانے کے واسطے بھیجا انہون نے ہرچند تلاش کیا نہین پایا آخر شیخ نے ایک مرید سے فرمایا کہ چونکہ مین نے اور اوسکے عہد ہے کہ ہرگز میرے کہنے کے خلاف نکرے مینے کہا تھا تنور مین جا بیٹھہ وہان تو دیکھو۔

درجۂ ولایت	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار مع نام ضلع وصوبہ	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادت وفوائد وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
					دیکھا تو آپکو تنور گرم مین جو روٹیان پکانے کو طیار کیا ہوا تھا بیٹھے ہین اور ایک بال برابر آپکا نہ جلا تھا۔
[illegible]	شیخ احمد خضرویہ کنیت ابو حامد	۲۵ صفر سنہ ۲۴۰	خراسان یا بلخ	تاریخ الاولیا	معتبر مشائخین خراسان اور صاحب تصانیف ہین آپ کے ایک ہزار مرید کامل تھے اور آپ مرید و خلیفہ حضرت حاتم اصم کے ہین اور ابو تراب نخشبی و سلطان ابراہیم ادہم و شیخ بایزید بسطامی کی صحبت سے مستفیض ہوئے ہین ہمیشہ آپ لباس لشکری پہنا کرتے تھے والد آپکے بڑے امیر کبیر بلخ مین تھے خاندان خضرویہ آپ ہی سے نکلا ہے۔
ایضاً	شیخ احمد بن وہب کنیت ابو جعفر مصری	۹ رجب یکشنبہ سنہ ۲۰۰	بصرہ کے دو کوس جانب	تاریخ الاولیا	آپ بڑے اولیائے مقدس اور مشائخین اولوالعزم سے ہین طائفہ صوفیہ کے بڑے امام ہین آپکا قول ہے جو شخص روزی کے تردد مین پھرتا ہے اوسکا نام فقیری سے خارج کیا جاتا ہے۔
ایضاً	شیخ احمد قلانسی نام مصعب بن احمد بغدادی	سنہ ۲۹۰	بفاصلہ ایک کوس از مکہ	تاریخ الاولیا	بڑے قدمائے مشائخین مین سے ہین کہتے ہین جب وقت وفات آپ کا نزدیک آیا تو آپ نے خدا سے دعا کی کہ اے رب العالمین اگر میرا مرتبہ تیرے نزدیک کچھ ہے تو میری مرگ مین المسترلین ہووے یکایک آپکو ضرورت کسی کام کی ہوئی لوگون نے محافہ پر سوار کیا درمیان راستہ کے آپکا انتقال ہوا۔
ایضاً	شیخ ابو عثمان حیری نام سعید بن اسمٰعیل حیری ایک محلہ ہے نیشاپور مین	سنہ ۲۹۸	نیشاپور	تاریخ الاولیا	آپ مرید شاہ شجاع کرمانی اور جلیس ابوحفص حداد و یحیی بن معاذ رازی ہین شیخ علی ہجویری کشف المحجوب مین فرماتے ہین کہ حق تعالی نے آپکو تینون پیرون سے تین مقام عطا کیے تھے۔ مقام رجا یحیی بن معاذ سے مقام غیرت شاہ شجاع سے اور مقام شفقت ابوحفص حداد سے اور صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ آپ صحبت یافتہ حضرت جنید بغدادی و حضرت رویم و یوسف بن حسین و محمد فضل بلخی تھے بیس برس تک صحرا مین رہ کر کسی آدمی کی شکل نہین دیکھی تھی اور نہایت مشقت اور محنت کے سبب آپکے جسم مبارک پر گوشت نہین تھا فقط ہڈیان اور پوست باقی رہ گیا تھا۔
ایضاً	شیخ ابو یعقوب یوسف بن حسین	سنہ ۳۰۴		تاریخ الاولیا	آپ شاگرد حضرت ذوالنون مصری اور ابو تراب نخشبی و یحیی بن معاذ کے ہم مجلس تھے۔ طریقہ ملامتیہ رکھتے تھے ہر شب کو بعد نماز عشاء کے ایک پاؤن پر عبادت مین کھڑے ہوتے اور صبح تک اسی طرح مشغول رہتے اور بڑی عمر کے تھے۔
ایضاً	شیخ ابوبکر کلاآبادی نام محمد بن ابراہیم بن یعقوب کلاآبادی بخاری	۱۰ جمادی الاول روز جمعہ سنہ ۳۸۰	بخارا	خزینۃ الاصفیا	کتاب تعرف آپکی تصانیف سے ہے اور مشائخ عظام نے فرمایا ہے اگر تعرف نہ ہوتی تو تصوف کو کوئی نہین جانتا۔
ایضاً	میر ابو الفتح قادری سہروردی کشمیری	سنہ ۱۱۲۵	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ نواسہ میر محمد علی قادری سہروردی کے تھے انہون نے آپکو متبنے کر کے تربیت و تکمیل کو پہونچا کر خلیفہ و سجادہ نشین اپنا کیا تھا۔
ایضاً	شیخ احمد المشہور مولانا جیون	سنہ ۱۱۳۰	امیٹھی	خزینۃ الاصفیا	آپ علمائے عظام و فقہائے والا مقام سے تھے استاد حضرت عالمگیر بادشاہ و شاگرد مولانا لطیف اللہ جہان آبادی کتاب تفسیر احمدی مخرج آیات قرآنی آپکی تصنیف

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت و سکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات فوایدوکلمات طیبات وارشادات وغیرہ ۔
حرف الف	خواجہ احمد بن عاصم الطائی				آپ کبار اولیاء عالم سے تھے تبع تابعین کو آپ نے دیکھا تھا ابو سلیمان دارانی آپکو جاسوس القلب کہتے تھے آپ مرید خواجہ حارث محاسبی سے تھے اور صحبت یافتہ بشر حافی وخواجہ فضیل بن عیاض تھے کسی نے آپ سے پوچھا کہ مشتاق خدائی کہا ہیں کہا کیون نہین فرمایا اس لئے کہ شوق بعنایت ہو عنایت ظاہر نہ ہو تو شوق کہان ۔ نیز فرمایا امام عمل علم و امام برعلم عنایت اوس کی آپ استاد خواجہ احمد ابی الحواری تھے ۔ سے کے بود خود زخود جدا ماندہ ؛ من وتو رفتہ وخدا ماندہ ؛
ایضاً	شیخ ابو عمر نجید	سنہ ۳۶۵		تاریخ الاولیا	آپ اکابر مشائخین سے اور شاگرد حضرت ابو عثمان کے تھے ۔ نقل ہے کہ ایکروز ابو عثمان نے واسطے خرچ فقرا کے طلب کیا کسی نے کچھ نہین دیا آپ نے دو تھیلیاں دو ہزار روپیہ کی حضرت ابو عثمان کے روبرو رکھدین ایکروز مجلس مین ابو عثمان نے کہا کہ ابو عمر نجید نے مجھے اخراجات فقرا کے لئے دو ہزار روپیہ دیا ۔ ابو عمر نے یہ بات سنکر مجلس سے کھڑے ہوگئے اور ابو عثمان سے کہا کہ جو روپیہ مینے آپکو دیا وہ میری مان کا ہے اس لئے مجھکو واپس دیجئے اور میری مان بھی اس کے دینے سے راضی نہین ہین اوسی وقت حضرت عثمان نے وہ تھیلیاں روپیہ کی خالی ویدین جب رات ہوئی پھر آپ نے دو ہزار کی تھیلی ابو عثمان کو دی اور کہا لازم ہے کہ کسیکو خبر نہ ہووے اور اخراجات فقرا مین اسی طرح خرچ کرتے رہین اسی طرح خالی تھیلی رات کو روپیون سے بھر جایا کرتی تھی ۔
ایضاً	شیخ ابو عبد اللہ بن جلا نام احمد بن یحیٰے وبقولے محمد بن یحیٰے	سنہ ۳۰۶ھ بقولے سنہ ۳۰۷ھ	دمشق	خزینۃ الاصفیا وسفینۃ الاولیا	آپ دمشق مین سکونت رکھتے تھے ۔ اصل بغداد کے تھے اور اجل مشائخ شام سے آپ مرید شیخ ابو تراب نخشبی وصحبت یافتہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی و نوری تھے ۔
ایضاً	خواجہ ابو عبد اللہ بن فضل	سنہ ۳۱۹		مراۃ الاسرار	آپ کبار مشائخ خراسان سے ریاضت اور فتوت مین بے نظیر اور مرید خواجہ احمد خضرویہ تھے آپکا ارشاد ہے تین چیز علامت شقاوت کی ہین (۱) حق تعالی علم دے اور عمل سے محروم رکھے (۲) عمل دے اور اخلاص سے محروم رکھے (۳) صحبت صالحان روزی کرے اور اونکی حرمت سے محروم کرے ۔ اور پھر آپ سے سوال کیا ۔ کہ سلامت صدور چہ حاصل آمد گفت باستادن حق الیقین وآن خیالے بود بعد ازان علم الیقین رسند تا بعلم الیقین مطالعہ عین الیقین کند تا از آنجا سلامت باید تا تحت عین الیقین نبود ۔ مثلاً کسے کعبہ را ندیدہ ہرگز اورا علم الیقین نبود پس معلوم شد علم الیقین بعد از عین الیقین تواند بود وآن علم الیقین کہ پیش از عین الیقین بود آن تہمت داجتہاد از ینجا بود کہ گاہی صواب وگاہی خطا عجب میدارم از کسی بیابانہا و وادیہا قطع کند تا بہ سد خانہ و از آنجا آثار آنہا نہ بیند چرا وادی نفس وہوا را قطع نمیکند تا بدل رسد و آثار پروردگار رجال علانیہ بیند ۔
ایضاً	خواجہ ابو عبد الرحمن سلمی نام محمد حسین	۲۵ شعبان سنہ ۴۱۲	بغداد	ایضاً	آپ مرید شیخ ابو القاسم نصیر آبادی کے ہین اور نصیر آبادی مرید شیخ شبلی تھے آپ کی تصنیفات بہت ہین چنانچہ تفسیر حقایق وطبقات صوفیہ وغیرہ آپ کا فرمودہ ہے ۔ صوفی کو دو چیز چاہیے صادق ہونا اپنے احوال مین اور با ادب ہونا معاملات مین ؛

نام خاندان	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام وفات ومزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
[illegible]	خواجہ ابو نعیم بن جعفر بن ابی اسحاق الہروے وبقولے ابو نعیم محمد بن احمد بن ابی جعفر	سنہ ۵۰۵ھ بقول غیاث ۱۶ شوال سنہ [illegible] روز دوشنبہ	خانجہ آباد ماورالنہرین ہے	مراۃ الاسرار	کہتے ہین کہ آپ نے سیصد پیر کی خدمت کی تھی اور حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت سے بھی مشرف ہوے تھے
ایضاً	شیخ ابو عباس طریف اندلسی نام احمد بن محمد الصہناجی	سنہ ۵۳۶ھ وبقول الاخیر سنہ ۵۳۵ھ روز دوشنبہ	مراکش الغیر تقیہ مین ہے اسکو مراکوبھی کہتے ہین	مراۃ الاسرار	شیخ محی الدین عربی سے نقل کرتے ہین کہ ایکروز شیخ ابو عبد اللہ الغزالی نے فرمایا کہ ایک وقت مین جنگل کی سیر کو چلاجاتا تھا جس روئیدگی ودرخت کے پاس پونہچتا وہ مجھسے حال کہتا کہ مین اوس فلان علت کو نفع پہونچاتے ہون اور فلان مرض کو رفع کرتے ہون مین نے یہ حال اپنے شیخ پیر طریقت سے جاکر کہا آپنے فرمایا کہ مین نے اسواسطے تمکو تربیت نہین کیا تھا ضرر ونفع خدا کے اختیار مین ہے جبوقت درخت وگیاہ نفع وضرر کی خبر دیتے ہین تو تم خدا سے غافل ہوگے پس ابو عبد اللہ نے کہا اے سید مین نے توبہ کی جب مریدان وطالبان کثرت سے آنکر آپکے پاس جمع ہونے لگے بادشاہ وقت کو خوف پیدا ہوا اور آپکی حاضری کے لئے حکم جاری کیا۔ کہتے ہین کہ راستہ ہی مین وفات پائی اور بعض کہتے ہین کہ بادشاہ وقت کے پاس پہونچکر انتقال کیا تھا۔
ایضاً	شیخ ابو اسحاق ابن طریف	۲۴ ربیع الاول سنہ ۵۶۸ھ روز دوشنبہ		مراۃ الاسرار	آپ ازادگان اور افرادان سے معاصر شیخ ابو مدین مغربی کے تھے حالے قوی وشانے عظیم رکہتے تھے یہانتک کہ شیخ محی الدین عربی آپ سے تولا کرتے تھے۔
ایضاً	شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم الہاشمی	سنہ ۵۹۹ھ		مراۃ الاسرار	آپ پیشواے عارفان تھے آپ کا فرمودہ ہے کہ عالم وہ شخص ہے کہ تیرے دلکی بات کہدے اور عاقبت کار تیرا اوسکو معلوم ہووے۔
ایضاً	خواجہ ابو بکر وراق نام محمد بن عمر حکیم ترمذی				آپ مرید خواجہ محمد بن علی حکیم ترمذی کے ہین معاملات وادب مین آپ اپنے وقت مین بے نظیر تھے چنانچہ مشائخ آپ کو مودب الاولیا سے خطاب کرتے تھے۔
ایضاً	خواجہ ابو علی خرقانی نام حسن بن علی				آپ بھی مرید خواجہ محمد ترمذی تھے اپنے وقت مین بے نظیر تھے آپکا فرمودہ ہے ولی وہ ہے جو اپنے حال سے خالی اور بمشاہدہ حق باقی ہو۔
ایضاً	خواجہ ابو الفضل بن حسین نام محمد بن حسین	۱۸ ذیقعدہ سنہ [illegible] روز یکشنبہ	کامیج خراسان مین ہے	مراۃ الاسرار	آپ مرید خواجہ ابو نصر فرح کے تھے اور پیر شیخ ابو سعید ابو الخیر کے شیخ ابو سعید کہتے ہین کہ مین نے اپنے پیر سے سنا ہے فرماتے تھے گذشتہ را ذکر نباید کرد وآیندہ را منتظر نباید بود وحال را اعتبار باید کرد وغنیمت باید شمرد۔

[illegible]	نام وکنیت ولقب و ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
[illegible]	خواجہ ابویحییٰ مالک بن دینار	زمانہ خلافت ابوعبدالله بن عبداللہ دوانقی ملقب بہ شہیدی		مراۃ الاسرار	آپ مصاحب حضرت خواجہ حسن بصری تھے اگرچہ بندہ زادہ تھے مگر دونون جہان سے آزاد - آپکا فرمودہ ہے کہ حق تعالیٰ نے امت محمدی کو دو چیز عطا کی ہین کہ جو اور کسی ملک اور آدمی کو نہین دین ایک فاذکرونی اذکرکم یعنی چون مرا یاد کنید من شمارا یاد میکنم دوسرا ادعونی استجب لکم یعنی چون مرا بخوانی اجابت کنم ؛-
ایضاً	ابوالقاسم بن یٰسین	[illegible]ھ		مراۃ الاسرار	آپ مشاہیر علماء عصر اور کبار مشائخ دہر سے تھے آپ منظور نظر شیخ ابوسعید ابوالخیر کے ہین ابوالخیر فرماتے ہین کہ مین طفلک تھا اور قرآن مجید پڑھتا تھا جمعہ کو والدم مجھکو نماز کے لئے لیگئے راستہ مین حضرت ابوالقاسم ملگئے اور میرے باپ سے پوچھا یہ لڑکا کس کا ہے انہون نے کہا میرا - آپ نزدیک میرے آئے اور سر پای پر بیٹھ کر کہا اے ابوالخیر مین اپنی وفات سے پہلے کسی کو جانشینی سے خالی دیکھتا تھا اب تمہارے فرزند کو دیکھکر میری خاطر جمع ہوگئی کہ یہ ولایت نصیب اس لڑکے کی ہے اور میرے والد کو کہا بعد فراغت نماز اس لڑکے کو میرے پاس لانا چنانچہ والد مجھکو اونکی صومعہ مین لیگئے وہان ایک طاق تھا بہت اونچا پھر ابوالقاسم نے پدرم کو کہا کہ اپنے لڑکے کو کندہ پر چڑہاؤ تاکہ وہ قرص نان جو طاق مین رکھا ہے اوتار لاوے چنانچہ مین نے قرص جو بن گرم اوتارا گرمی نان کا اثر میرے ہاتھ کو پونچا تھا شیخ نے اوس قرص کو لیکر اور چشم پر آب کرکے دو نیمہ کیا ایک نیمہ مجھکو دیا کہ کہا لو اور ایک نیمہ آپ خود کہا لیا - ابوالخیر نے عرض کی کہ اس قرص نان سے مجھے کچھ تبرک نہین دیا - کہا اے ابوالخیر تیس برس سے یہ قرص نان اس طاق پر بیٹھ رکھا تھا اور وعدہ کیا گیا تھا کہ جسکے ہاتھ مین یہ قرص گرم پہونچے گا اوس سے ایک جہان زندہ ہوگا - اب مین یہ بشارت تم کو دیتا ہون کہ وہ شخص یہ پسر تیرا ہے - شیخ ابوسعید کہتے ہین کہ مین اپنے شیخ کے آگے ایک روز بیٹھا ہوا تھا کہا اے پسر کیا حق تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہونا چاہتا ہے مین نے عرض کی کیون نہین آپ نے فرمایا ہر وقت خلوت مین رہو - رباعی من بے تو دمی قرار نتوانم کرد ؛ احسان ترا شمار نتوانم کرد ؛ گر بر تن من زبان شود ہر موئی ؛ یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ؛
	شیخ ابوبکر طوسی حیدری	۲۹ رمضان	دہلی کنارہ دریاے جمن	اخبار الاخیار	آپ مشرب قلندریہ رکھتے تھے آپکی شیخ جمال الدین ہانسوی سے کمال درجہ دوستی تھی جب وہ واسطہ زیارت خواجہ قطب الدین تشریف لاتے تو ضرور تھا کہ دریا جمن خانقاہ آپکی ہین کہ بالای لب دریاے جمن ہے نزول فرمایا کرتے اور صحبت ہاے درویشان گرم رہتی اور سماع ہوتا اور حضرت سلطان المشائخ بھی آپکی خانقاہ پر تشریف لاتے اور مجلس رکھتے - نقل ہے کہ ایک وقت شیخ جمال الدین ہانسوی آتے تھے مولانا حسام الدین اندرپتی کہ شیخ القضاۃ والخطبہ تھے اور مرید شیخ جمال کے آپکے استقبال کو آئے شیخ ابابکر طوسے نے مولانا سے کہا کہ شیخ جمال الدین کو کہو کہ مین حج کو جاتا ہون اول ہی وقت ملاقات کی شیخ جمال نے مولانا حسام الدین سے دریافت کیا کہ ہمارا یار سفیہ یعنے ابوبکر طوسی کس طرح ہین انہون نے کہا قصد حج کا رکھتے ہین شیخ جمال نے اوسوقت مولانا حسام الدین کو آپکے پاس یہ رباعی لکھکر بہیجا اور کہا مین بھی آتا ہون - رباعی مرہای ترا سرم نثار او لے تر ؛ یکسر چہ بود بلکہ ہزار اولی تر ؛ در غار وطن ساز چو بوبکر از آنکہ بوبکر محمدی بغار اولی تر ؛ قبر اونکی آپکی خانقاہ مین ہے
ایضاً	ابن مطرف اندلسی کنیت ابوعبداللہ	رمضان [illegible]ھ		سفینۃ الاصفیا	آپ راتدن مین ایکپاس اسبوع طواف مکہ کرتے تھے بادشاہ وقت نے آپکا جنازہ اپنے کندھے پر اٹھایا تھا -

نمبر سلسلہ	نام کنیت ولقب ولدیت و سکونت وقسم خاندان	سنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب جس سے حالات اخذ کیے گئے	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخرق عادات وکشف وطیبات وارشادات وغیرہ
	شیخ اوحدی اصفہانی	سنہ ٧٣٣ ہجری	مراغہ تبریز	سفینۃ الاصفیا	آپ اصحاب اوحدی کرمانی سے تھے اکثر اشعار آپکا تصوف حقیقت مین تھا۔
ایضاً	امیر سید علی قوام	سنہ ٩٥٠ ہجری	جونپور سرائے میران	سفینۃ الاصفیا	آپ سادات سوانہ سے ہین کہ نزدیک سرہند کے ہے اور مرید شیخ بہاؤالدین سرہندی ہین۔
ایضاً	شیخ ادہن جونپوری بن شیخ بہاؤالدین	سنہ ٩٤٧ ہجری	جونپور	سفینۃ الاصفیا	آپ اپنے وقت کے مشائخ ہندوستان تھے عمر آپکی ایکسو سے زیادہ برس کی تھی مگر سماع کے وقت مثل جوانان کام کرتے تھے۔
ایضاً	شیخ اسحاق دہلوی	سنہ ٩٨٩ ہجری	دہلی	اخبار الاخیار	آپ بڑے سیاح ملتان کی طرف سے دہلی آئے ہین پہیر فانی اور بڑی ریاضت اٹھائی ہوی تھے اکثر چپ رہتے تھے منتظر فرزند ... تھے حق تعالی نے آپکو پیری سنی مین فرزند عطا کیا تھا بعد تولد فرزند نے انتقال کیا۔ روز جمعہ اپنی خادمہ کو فرمایا کہ جو کچھ گھر مین ہے لے آؤ خادمہ نے کہا کہ تمہارے گھر مین پہلے کیا تھا جو امروز ہوگا کہا جو کچھ ہوے آؤ دو تین سیر غلہ اور ایکدو جامہ کہنہ تھی اونکو فقیرون کو دیدیا بعد اوسکے فرمایا میل سماع رکھتا ہون کسی مطرب کو بولا لا۔ خادمہ نے کہا گھر مین کیا ہے جو اوسکو دو گے فرمایا دستار اپنی اور چادر جو اوڑھے ہوے تھے۔ اتفاقاً ہمسایہ مین سرود ہو رہا تھا۔ کہا سنو۔ سنا اور بہت روئے بحالت بے اختیاری آپکو گھر مین لائے قیلولہ کیا تھوڑی دیر مین اوٹھے اور کہا آج جمعہ ہے غسل نہین کیا حجام کو لاؤ وظیفہ معمول قرآن پڑھی اور سو گئے اور جان بحق تسلیم کی۔
ایضاً	شیخ ابن جبلع کنیت ابو محمد	٣٠ ذیقعدہ چہارشنبہ سنہ ٦١٥		سفینۃ الاصفیا	آپ مرید شیخ علی ہیتی وصحبت یافتہ غوث الاعظم اور شیخ علی ہیتی کو خرقہ شیخ ابو بکر بطائحی سے پہونچا تھا اور اون سے وہ خرقہ غائب ہو گیا تھا۔
ایضاً	شیخ ابو علی بن مسلم عراقی	١٥ ربیع الاول سنہ ٥٩٤ھ		از وفیات الاخیار	کبار مشائخ عراق سے تھے اور مصنف تاریخ یافعی لکھتے ہین کہ آپ ابدالان سے تھے۔
ایضاً	ایوب صابر میران مبارک حقانی گیلانی		گورستان بیرون لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپ خاندان قادریہ عالیہ کے صاحب شریعت وطریقت گذرے ہین آپکے خاندان مین ابتک فیض طریقت جاری ہے چنانچہ پیر سید نظام الدین محمود ودیا لوالہ آپکی اولاد سے لاہور مین تھے۔
ایضاً	شیخ امام الدین ابدال	سنہ ٦٨٠ھ	دہلی کہنہ		آپ ہمشیرہ زادہ شیخ ضیاء الدین مرو غیب ہین آپ نے خرقہ خلافت بدر الدین غزنوی سے حاصل کیا اور خدمت مین حضرت خواجہ قطب رہ کر بہت مجاہدی وریاضات کئے تھین آخر عمر گوشہ نشینی وخلوت گذاری بڑے باہمت تھے اور بڑی عمر کے تھے۔
ایضاً	آقا محمد ترک	سنہ ٨٢٩	دہلی عقب عیدگاہ شمسی	رسالہ حبیبا	آپ افاضل روزگار دانشمندان ذوی الاقتدار زاہد متورع مجد بزرگوار شیخ عبد الحق دہلوی ومصاحب شیخ شہاب الدین سہروردی تھے۔
ایضاً	مولانا اسمعیل عرب		گورستان بخاریان قریب مزار شاہ عبد الحق		آپ مرید خواجہ عبد الشہید باالشہید بزرگ ولایت و ستگاہ تھے اکثر اہالی موالی دہلی آپ کے شاگردون سے تھے جب مدرسہ فیروز آباد سے

حروف تہجی	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ

مدرسہ ہمایون مین جاتے اصلاً چپ و راست نہین دیکھتے نظر بر قدم و ہوش در دم کہ اصول نقشبندیہ ہے آپکی فطرت کا لازمہ تھا پنجاہ ہزار تنکہ فصلانہ مقرر تھا وفات کے وقت ایک فلوس نہین چھوڑا۔

حروف تہجی	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
حرف الباء	خواجہ ابو النصر بشر حافی کنیت ابو نصر بن حارث ۔ حافی بمعنی برہنہ پا	۱۰ محرم کو روز چہار شنبہ سنہ ۲۲۷ ہجری	بغداد	اخبار الاخیار و تذکرۃ الاولیا	وجہ تسمیہ حافی ۔ حافی کے معنے برہنہ پا کے ہین چونکہ آپ برہنہ پا رہتے تھے اس وجہ سے اس لفظ کے ساتھ لوگون نے آپکو مشہور کیا تھا۔ کہتے ہین کہ آپ جبتک بغداد مین زندہ رہے راہ مین کسی جانور نے لید نہین کی امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے بڑا اعتقاد تھا اکثر آپکے پاس آتے تھے لوگون

نے کہا آپ عالم ہین شوریدہ کے پاس کیون جاتے ہین امام صاحب نے فرمایا کہ مین علم اوس سے زیادہ جانتا ہون مگر بشر حافی خدا کو مجھسے زیادہ جانتا ہے آپ اونکے پاس جاتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا سے میری بات کہو۔ نقل ہے کہ آپؒ کا گذر گورستان مین ہوا آپ نے دیکھا کہ اہل گورستان قبرون پر آکر کسی چیز کی تقسیم پر تنازع کر رہے ہین دریافت کیا تو اہل گورستان نے کہا کہ ایک ہفتہ ہوا ایک مرد بزرگ نے ہم پر گذر کیا دس بار قل ہو اللہ احد پڑہی اور اوسکا ثواب ہمکو دیا دس روز سے ثواب تقسیم کر رہے ہین ابہی فارغ نہین ہوے۔

حروف تہجی	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	حضرت شیخ ابو الخیر برہان الدین محمد بن ابی الخیر اسعد البلخی	سنہ ۶۸۷ ہجری وفیات ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۶۶۷ از حبیب	دہلی کہنہ بالای کوہ شرقی حوض شمسی کہ اوسکو تختہ نور کہتے ہین	اخبار الاخیار	آپ جامع علوم شریعت و طریقت تھے اشعار بھی کہتے تھے سلطان غیاث الدین بلبن آپکے وقت مین تھا آپ نے مشارق الانوار کی سند مصنف سے حاصل کی تہی آپ فرماتے ہین کہ مین چھہ سات برس کا تھا راہ مین مولانا برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ کی سواری میرے قریب آئی تو مینے بڑھ کر سلام کیا

مولانا موصوف نے فرمایا خدا مجھسے کہلواتا ہے کہ یہ لڑکا علامہ عصر ہوگا مین یہ بات سنکر اونکی سواری کے ہمراہ چلا پھر آنہون نے فرمایا خدا مجھسے کہلواتا ہے کہ اس لڑکے کے دروازہ پر بادشاہ آوینگے لوگ آپکی قبر کی مٹی لڑکون کو واسطے زیادہ علم کے کہلاتے ہین چنانچہ آپکے اشعار در ویشانہ مین سے ایک شعر یہی ہے۔

شعر گر کرمت عام شد رفت ز برہان عذاب ٭ ور بعمل حکم شد وہ کہ چہا دیدنی ست ٭۔

حروف تہجی	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	حضرت بلبل شاہ کشمیری نام سوید الدین	سنہ ۷۲۷ ہجری	کشمیر	اخبار الاخیار	آپ بڑے کاملین متبع سنت کے تھے ماکولات و مشروبات مین بڑی احتیاط رکہتے تھے آپ قدوۃ الواصلین و امام المسلمین مروج الاسلام

و کاسر الاصنام و شاہ بلادل و بلبل شاہ خطاب رکہتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپکی توجہ سے نور اسلام کا کشمیر مین پھیلایا تھا اور حاکم کشمیر مع اپنے اقربا کے آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوا تہا۔

حروف تہجی	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	حضرت بدیع الدین شاہ مدار بن ابو اسحاق لقب شاہ مدار و بقول صاحب معارج الولایت شیخ علی آپکے والد کا نام تہا اور آپ اہل قریش سے ہین	۱۸ جمادی الاول سنہ ۸۴۰ ہجری شب جمعہ	مکن پور توابع قنوج عمر ۱۲۴ برس	ایضاً	آپکا وطن آبائی ملک شام ہے اور حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد مین ہین آپکے والد نے ایام طفولیت مین آپکو تعلیم و تربیت کے لئے خدیفہ شامی کے سپرد کیا انہون نے توریت و انجیل وغیرہ پڑہائی اور علم کیمیا و ریمیا وغیرہ سب سکہا دیا پھر مکہ معظمہ پہونچکر تحصیل علم کیا وہان سے مدینہ طیبہ گئے ریاضات و مجاہدات مین مشغول رہے پھر نجف اشرف گئے اور

نوٹ ۱ اس سے معلوم ہوا کہ کلام کا ثواب مردون کو بعد وصال پہونچتا ہے ۱۲۔

نمبر شمار	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار ومدفن	حوالہ کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائص وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے روح سے فیض ہوا وہان سے کربلائے معلے ہوتے ہوئے پھر مدینہ آئے وہان خواب مین حضرت صلعم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ارشاد ہوا کہ ہندوستان جاؤ اور جسجگہہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی تمہاری سکونت مقرر کرین وہان رہو۔ آپ سیاحت کنان اجمیر شریف آئے حضرت خواجہ بزرگ اجمیری کے قدمبوسی حاصل کی بعد چندروز کے خواجہ صاحب نے فرمایا کہ قنوج مین دریا کے کنارہ رہو آپ نے باطن سے دریافت کیا تو وہ مقام مکن پور تھا وہان مقام فرمایا آپکو سید عبداللہ سے بھی فیض ہوا ہے بعض کتب مین طیفور شامی کے آپ مرید ہین وبقول خزینۃ الاصفیا آپ مرید شیخ عبداللہ مکی کے اور وہ مرید شیخ ابوالحارث مقدسی اور وہ مرید شیخ طیفور شامی اور وہ مرید ومصاحب عیسے علیہ السلام تھے اور عیسے علیہ السلام نے شیخ طیفور کو فرمایا تھا کہ تم غار کوہ مین چھپے رہو جب رسول صلعم آخرالزمان مبعوث ہو نگے اون سے بیعت کرنا چنانچہ ایسا ہی کیا سوائے اسکے شاہ بدیع الدین نسبت اویسی آنحضرت صلعم رکھتے تھے ایسا ہی شیخ ابوالقاسم گرگانی وشیخ ابوالحسن خرقانی وشیخ نظام الدین گنجوی وحضرت حافظ شیرازی اویسی تھے (تذکرۃ العابدین) کتب صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ بارہ برس تک مقام صمدیت میں رہے کہانا پینا بالکل ترک تھا اور کپڑا جو ایک مرتبہ پہن لیتے تھے تو دھجیان ہوکر اوترتا تھا اور منہ پر ہمیشہ نقاب ڈالے رکہتے تھے جب کسی کی اونکے جمال پر نظر پڑ جاتی بے اختیار سجدہ کرتا آپ مرید طیفور شامی اور وہ مرید معین الدین شامی وہ عبداللہ علمبردار اور وہ مرید حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور آپ اولاد حضرت ابی ہریرہ سے ہین۔ نقل ہے آپ ظاہری صحبت ہندون کے ساتھ اکثر رکھتے تھے ایک روز ایک جوگی کے ساتھ تخلیہ مین تھے بادشاہ ملاقات کے لئے اوسوقت آئے آپ نے کچھہ توجہ بادشاہ کی طرف نہین کی بادشاہ نہایت غضبناک ہوکر چلے گئے اور حکم بہیجا کہ آپکو شہر بدر کردیا جاوے آپ نے دریا پار عبور کیا اور بادشاہ پر باطنی تصرف کیا کہ تمام بدن آبلہ نمودار ہوگئے اور شورش پیدا ہوگئی وزراء وغیرہ نے صلاح دی کہ شاہ مدار صاحب کیطرف رجوع کرنا چاہیے مگر بادشاہ بوجہ غیرت وحمیت شاہ مدار کے پاس نہین گئے سراج الدین سوختہ سے رجوع کی اونہون نے بادشاہ کو ایک کرتا پہنا دیا اور فرمایا اسکو پہنو اوسکے پہننے سے سوزش وغیرہ دور ہوگئی۔ شاہ مدار یہہ سنکر ناراض ہوگئے اور سراج الدین سے کہا کہ تیری اولاد مین کوئی ولی نہ ہوگا اونہونے جواب دیا تمہارا سلسلہ برباد ہوجائے گا۔

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتاب	مختصر حالات
حرف الباء	بہاءالحق خاصۂ خدا امیٹھوی بن خضر	۲۷ ذی الحجہ سنہ ۹۲۲	امیٹھی ضلع لکھنؤ کا مشہور قصبہ ہے اسکو بندگی میانکی امیٹھی کہتے ہین	اخبارالاخیار	آپ حضرت عبداللہ عبدالعزیز مکی علمبردار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اولاد مین ہین آپ شیخ محمد بن عبدالعزیز جونپوری کے مرید وخلیفہ ہین آپ جامع علوم ظاہری وباطنی تھے آپ قصبہ سڈہور تشریف لیگئے۔ حضرت مخدوم علی خواجگی نے اپنی دختر کے ساتھ نکاح کردیا آپکے خسر نے لکھنؤ جانیکے لئے آپکو فرمایا۔ قصبہ امیٹھی مین مشہور ہے وہان کے جوگیون نے

کہا یہان سے چلے جاؤ ورنہ ہمارے سانپ اور بچہو تمکو تکلیف دینگے آپنے فرمایا ایک شب رہو نگا کل چلا جاؤنگا یہ کلمہ جوگیون کو برا معلوم ہوا اور سانپون کو آپکی طرف بہیجا اور منتظر رہے کہ شیخ کبتک مرین جب صبح صادق کا وقت ہوا تو آپنے فرمایا کہ خدا کا حکم ہے کہ تو یہین رہ آپ نے اذان کہی اور صبح کو نماز پڑھی۔ جوگی عاجز ہوکر بہاگ گئے آپنے وہین وفات فرمائی۔ نقل ہے کہ جبوقت آپ درود شریف پڑھتے تھے مشک کی خوشبو آپ کے دہن مبارک سے آتی تھی۔

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	مقام مزار	حوالہ کتاب	مختصر حالات
ایضا	خواجہ بسنت			دہلی کہنہ	رسالہ جیب	آپکا حال کچھہ معلوم نہین آپکی قبر بالاتر قبر خواجہ قطب الدین طرف شمال کے

ہے جو پہلے از قبر خواجہ صاحب موجود تھے اوائل فتح دہلی وقت ظہور سلطان معزالدین بن محمد سام آنکر سکونت اختیار کی اور سلک بزرگان اس دیار منسلک

نمبر	نام کنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسن وفات	مقام وفات ومدفن	نام کتاب حوالہ	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ
					ہوے ہین اور بخانوادہ سہروردیہ ارادت رکھتے تھے۔
[illegible]	حضرت حاجی بابا قادری کانجو کشمیری	۱۰۹۹ھ	کشمیر محلہ لنگرو	اخبار الاخیار	آپ مرید شاہ نعمت اللہ قادری کے ہین نہایت متقی تھے۔ سات برس کے سن مین آپ حج کو گئے۔ چند سال جاروب کشی روضہ صلعم کرتے رہے ایک رات بشارت ہوئی کہ کشمیر مین جاکر نکاح کرو مولوی عثمان نامی لڑکا پیدا ہوگا آپ نے کشمیر مین آکر نکاح کیا مولوی عثمان پیدا ہوے۔
ایضاً	حضرت بنجی ریشی بابا	۱۰۷۲ھ کشمیر		اخبار الاخیار	آپ خواجہ مسعود پانپور کے مرید ہین ریاضات شاقہ کثرت سے کرتے تھے ہمیشہ روزہ رکھتے تھے سعد اللہ خان وزیر آپکا مرید تھا۔
ایضاً	حضرت بابا بام الدین	کشمیر		اخبار الاخیار	آپ پہلے برہمن تھے لوبہ سادی نام تھا۔ موافق اپنے مذہب کے بہت ریاضتین کی تھین ایک روز شیخ نور الدین کے پاس آئے آسمان کی طرف اوڑجا نیمین گفتگو کرنے لگے۔ شیخ نے اپنی نعلین کو اونکی طرف پھینکا مثل طائر کے اوڑکر اونکے پاس پونچین یہ کرامت دیکھکر مسلمان ہو گئے بارہ برس تک دلکو صوم رکھتے اور شام کو اوس پانی سے افطار کرتے جو پتھر سے نکلتا ہے رحلت کے وقت مین فرمانے لگے غسل وکفن کا وعدہ بابا زین الدین سے تھا وہ تبت مین ہین تہوڑی دیر کے بعد بابا صاحب تشریف لائے۔
ایضاً	حضرت شاہ باسط علی قلندر الہ بادی	۱۷ ذوالحجہ ۱۱۹۶ھ	موضع فنگھرہ متصل الہ باد	اخبار الاخیار	آپ سید عالی نسب وعالم متبحر تھے شاہ اللہ دیا احمد قلندر لاہرپوری کے مرید ہین۔
ایضاً	حضرت بدر الدین غزنوی شیخ بشر عربی بن غیاث	۲ ذوالحجہ ۲۱۸ھ روز پنجشنبہ	دیار شام مین ہے	تاریخ الاولیا	آپ مشائخین متقدمین صاحبان ارشاد سے ہین آپ کا قول ہے جس دل مین دنیا اپنا مقام کرے آخرت اوس دل سے دور ہوجاتی ہے مشائخین صوفیہ کی باتون سے کبھی میرے دل مین تاثیر نہین ہوئی جبتک کہ دو گواہ عادل کتاب اور سنت کے مینے اوسپر نہ پائے۔
ایضاً	شیخ بنان بن محمد حمال	۱۱ محرم ۳۱۶ھ روز دوشنبہ	مصر	تاریخ الاولیا	آپ حضرت خواجہ ابراہیم خواص کے ہم مجلس تھے اور حضرت شیخ ابو الحسن نوری سے ارادت رکھتے تھے جامع علوم تصوف وفقہ وحدیث وتفسیر مین سیف قاطع اور کرامات وخوارق عادات مین رتبہ اعلے تھا۔ نقل ہے کہ مصر کا حاکم آپ پر غصہ ہوا اور آپکو ایک شیر کے آگے ڈالدیا۔ شیر آپکے پاس پھرتا تھا اور زبان سے آپکو چاٹتا تھا جب آپکو وہان سے لائے پوچھا کہ جب تم شیر کے آگے تھے اوسوقت تمہارے دل مین کیا خیال آتا تھا آپ نے فرمایا اوس سے بہتر خوش دن مجھکو نہ گذرا مجھے امید تھی کہ اس وسیلے سے غم والم سے آج اپنے خالق کے پاس پہونچونگا لیکن ناچار رہا کہ شیر محکوم تھا۔
ایضاً	شیخ بندار ابن حسین صوفی بن محمد بن مہلب شیرازی کنیت ابو الحسین	۱۶ صفر ۳۵۳ھ روز یکشنبہ بقولے وفیات ۳۵۲ھ	شیراز	تاریخ الاولیا	آپ اعظم خلفاء شیخ شبلی وعبد اللہ خفیف ہین وصحبت یافتہ ابو جعفر حداد اپنے وقت کے قطب زمانہ ویگانہ عصر تھے شیخ ابو ذرعہ طبری نے وقت وفات آپکو غسل دیا تھا۔

[illegible]	نام وکنیت وملقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ولادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
[illegible]	بابا قدس کشمیری مشہور بہ ہزی	یکم ذیقعد سنہ ۹۸۷	کشمیر	خزینۃ الاصفیا بحوالہ تاریخ اعظمی	آپ علمائے مشائخ خطہ کشمیر قبیلہ ہنگران سے دلی مادرزاد تھے آپ کو خورد سالی مین ذوق خدا پرستی ہوا۔ مشغول بطریق ریشیان (کہ زبان کشمیری ریشی مرد عابد کو کہتے ہین) ہوے اور فرقہ ریشیان کشمیر مین خاندان کبرویہ مین ہوتے ہین مگر بظاہر امر یہ کسی کے نہین تھے اویسی تھے صاحب تاریخ اعظمی فرماتے ہین آخر حال آپنے خدمت مین شیخ مخدوم حمزہ حاضر ہوکر طریقہ سہروردیہ مین خلافت پائی تھی۔
ایضاً	شیخ بہاء الدین گنج بخش کشمیری	سنہ ۸۴۹ ہجری	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ خلیفہ راستین امیر کبیر سید علی ہمدانی تھے جب منازل سلوک کو طے کر چکے تو حرمین الشریفین تشریف لے گئے اور وہان سے کشمیر مین آئے اور واسطے حصول قوت حلال واسطے غلہ کو چہ وبازار چین کر اور دہو کر پاک کر کے نان پز کو دیدیا کرتے تھے اور اوسکے عوض نان دو وقتہ لے لیا کرتے تھے قضا کار پسر نان بائی مرگیا اوس روز روٹی کا سبب آپکا نہ بنا آپ نے نان بائی کے مکان پر جاکر دیکھا کہ شور وغل رو نیکا ہو رہا ہے آپنے نالہ وزاری سے باز رکھکر کہا کہ بنیہ الٰہی کا مرا نہین ہے زندہ سے دریافت کرنا چاہیے شاید زندہ ہوا اور سرہانے میت کے تشریف لے جاکر باواز بلند کہا کہ اے پسر خواب بیوقت کا کیا موقع ہے بحکم احکم الحاکمین بیدار ہو جا بمجرد اس بات کے مردہ فی الحال جنبش مین آیا اور چشم کھولی اس ظاہری کرامت سے بہت خلقت معتقد آپکی ہوگئی آپنے ہاتھ قطاع الطریق سے شہادت پائی تھی۔
ایضاً	بابا حاجی روزبہ			رسالہ حبیب	آپ اسلاف رو سار دہلی سے ہین اور اویسی المشرب العہد راجہ پتہورا خندق قلعہ مین زاویہ گزین تھے بہت کفار آپکی توبہ سے مشرف باسلام ہوے۔ نقل زبان زد عام ہے کہ راجہ کی دختر معہ ساتھ سہیلیون کے رات کے وقت سنگار کرکے اور ہاتھ مین چوکی لیکر بہ نیت فریفتہ کرنیکے آئی آپنے اوسکو دیکھکر فرمایا بیٹیا بیٹھ جا اور قرآن پڑھ رہے تھے اپنا لعاب دہن دیا جسکی برکت سے وہ قرآن پڑھنے لگی اور اوسکی سہیلیان بخوف راجہ اور بغیرت کے کنوین مین گر کر جان دیدی جس کا بڑا میلہ بنام جو گمایا موسم سیر گلفروشان مین بڑی دہوم دہام سے بدھ کو ہندوؤن کی جانب سے ہوتا ہے اور پنکھے چڑھتے ہین اوسکے دوسرے روز جمعرات کو درگاہ خواجہ قطب صاحب مین مسلمانون کی جانب سے پنکھے چڑھتے ہین اور اکثر یہ میلہ آخر برسات مین ہوتا ہے۔
ایضاً	بابا والی کشمیری	سنہ ۱۰۰۱ ہجری	کشمیر صحن خانقاہ امیر کبیر	خزینۃ الاصفیا بحوالہ تاریخ اعظمی	آپ مرید وخلیفہ شیخ حسین خوارزمی کے تھے اور شیخ محمد کردی سے بھی خرقہ خلافت حاصل کیا تھا جس زمانہ مین مرزا یادگار نے جمعیت کشمیر بہم پہونچا کر لشکر اکبر شاہ بادشاہ سے جنگ کی تھی آپنے نصیحتاً مرزا مذکور کو لکھا تھا کہ احکم الحاکمین نے حکومت ہندوستان وکشمیر باکبر تفویض کی ہے اور اوسکے ساتھ مجاہدہ کرنا نافرمانی حکم الٰہی ہے اور نیز حاکم کشمیر کو کہ منجانب اکبر بادشاہ ناظم تھا بشارت فتح اور فیروزی کی دی اسی وجہ سے مرزا یادگار نا بکار نے طعام مین زہر دلوا کر شہید کرادیا۔ نقل ہے کہ فرقہ شیعہ نے براہ تمسخر ایک شخص زندہ کو تابوت مین رکھکر نماز جنازہ کے لئے آپ کے روبرو لے گئے۔ ہرچند آپنے انکار کیا۔ ناچار نماز جنازہ کیلئے اٹھے اوسیوقت خالق حیات وممات نے روح اوسکی قبض کر لی۔ فرمایا مغفرت اوسکی ہوگئی۔

نمبر شمار	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	سنہ وفات	مقام وفات و مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
	خواجہ بہاؤ الدین خوارمی کشمیری	سنہ ۱۰۰۲ ہجری	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ علمائے امرائے سلطنت اکبری تھے ترک خدمت کر کے حرمین الشریفین کی زیارت سے مشرف ہو کر کشمیر مین معاودت فرمائی اور میر سید اسمٰعیل شلمی کبروی ریشی کی خدمت مین حاضر ہو کر تکمیل کو پہونچے۔
ایضًا	شیخ بابا علی کشمیری	سنہ ۱۰۵۹ ہجری		خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند و خلیفہ خواجہ مسعود پانپوری ہین سخن توحید برملا فرمایا کرتے تھے ایک روز ملا شاہ خلیفہ اعظم حضرت میان میر قادری لاہوری آپکی ملاقات کو گئے چونکہ آپ سوائے زبان کشمیری کے اور کوئی زبان نہین جانتے تھے اسواسطے باہم کچھ کلام نہ ہوا - اور آخرش ملا شاہ اٹھ کھڑے ہوئے اور منہہ دروازہ کی طرف کرکے فرمایا کہ اس جگہ سوائے بوریہ اور کچھہ نہین ہے آپ نے یہ بات سنکر دست تاسف اپنے زانو پر مار کر کہا اگر یہ بزرگ ذرہ براہ توحید جاتا اور آشنائی بوحدانیت حق رکہتا حق کو دیکہتا بوریا کو درمیان نہ دیکہتا یہ بات گوش زد ملا شاہ ہوئی اور واپس ہو کر عذر کیا اور پھر دوستانہ ملاقات ہوئی۔
ایضًا	شیخ بایزید الحد ہو	سنہ ۱۰۹۵	قریب بخاس شاہجہان آباد	تاریخ حبیب	آپ عالم ربانی موئید بتائیدات سبحانی بایزید ثانی ہمیشہ ایک جمعیت صغیر و کبیر کے ساتھ کوچہ و بازار مین پابرہنہ بایک چادر و پیرہن وتنک سرخ و کمر بند چرمی اللہ ہو گویان گذرتے تھے ہمراہیان بھی یہی ذکر اللہ ہو زبان پر رکھتے تھے اور جو کچھ آتا فی الفور حاضرین کو دیدیا کرتے جو بیمار پیسے دو چار ہوتا شفا پاتا - ایک روز بازار بیرم دی مین ایک عورت بمرض شدید بحالت زبون آپکی نظر سے گذری فرمایا کوئی وارث ہے کہا سوائے خدا کے کوئی نہین - آپ نے متوجہ ہو کر فرمایا اگر میرے ساتھ نکاح کرے تو مین تیرا علاج کرتا ہون اوس سعیدہ نے قبول کیا آپ عقد کرکے اپنے کندھے پر اٹھا کر گھر مین لائے اور اپنے ہاتھ سے اوسکا منہہ دہویا اور چہرہ اوسکی آنکھون سے دور کیا اور اپنے بستر خاص پر اوسکو سولایا اور دوا اور غذا دینے لگے ایک ہفتہ مین خدا کے فضل کرم سے وہ عورت اچھی ہو گئی پس مہر اور کچھہ نقد دیکر مطلقہ کر دیا پس وہ عورت ببرکت آپکی صحبت کے متعبدات زمانہ سے ہوئی۔
ایضًا	بابا حاجہ کشمیری قادری	سنہ ۱۰۶۸	کشمیر	تاریخ حبیب	آپ قبیلہ کانجو ہا سے ہین جو طبقہ معروفہ تجار کشمیر سے ہوتے ہین اول آپ بخدمت شاہ نعمت اللہ قادری حاضر ہو کر مرید ہوئے اور تکمیل کو پہونچے بعد ازان زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہو کر کشمیر آئے اور متاہل ہوئے پسر صالح عثمان تولد ہوئے۔
ایضًا	بابا عثمان قادری سہروردی	سنہ ۱۱۰۷ ہجری	کشمیر بلبل لنگر	تاریخ حبیب	آپ فرزند بابا حاجہ اور مرید والد بزرگوار خود کے ہین بعد وفات اونکی خدمت مین شیخ محمد طیب و خواجہ ابو الفتح حکورہ کر تکمیل حاصل کی اور خواجہ ابو الحسن برادر کلان شاہ محمد فاضل لاہوری شطاری سے استفادہ فیض شطاریہ کیا اور کشمیر مین قبول عظیم پائی اور مظہر خوارق کرامت ہوئے۔
ایضًا	بابا ہندی سہروردی کبروی کشمیری	سنہ ۱۱۰۵	کشمیر ۵ اربع	تاریخ حبیب	آپ خلفائے بابا عبد اللہ کشمیری ہین - بعد وفات اپنے پیر کے سجادہ نشین ہوئے اور حصول قوت حلال کے لئے کار زراعت کیا کرتے تھے اور مدت تک مقام بلدہ مولہ سکونت رکھی بعدہ کشمیر مین زندگی بسر کی۔
ایضًا	بابا عبد الباقی کبروی کشمیری	سنہ ۱۱۵۷		تاریخ حبیب	آپ فرزند بابا محمد حنفی کبروی کشمیری ہین علمائے مشائخ وقت سے تھے

نام خاندان	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار وصوبہ وضلع	نام کتاب جس سے حالات لئے گئے	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکرامات طیبات وارشادات وغیرہ
					بعد وفات اپنے والد کے سجادہ نشین ہوئے اور صحبت خواجہ شاہ حسین سے تکمیل اور تربیت پائی تھی اور زیارت حرمین الشریفین کے بعد سکونت کشمیر مین زندگی تمک رکھی ۔
[illegible]	باباحبیب لٹوکشمیری	سنہ ۱۱۰۵	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ شاگردان رشید ملا ابو الفتح حکو وخلفائے عظام میر محمد علی سے ہین۔
ایضاً	شیخ باب فرغانی نام عمر			تاریخ الاولیا	فرغانہ کے لوگ شیخ بزرگ کو بابا کہتے ہین صاحب کشف المحجوب لکھتے ہین کہ آپ اوتاد الارض ہین فرمایا کہ مین ایک روز ملاقات کو گیا آپنے فرمایا کہ اے لڑکے مین تجھکو فلان روز سے دیکھتا ہون جب مین نے حساب کیا تو وہی دن میری توبہ کا تھا اور عجوزہ فاطمہ کو کچھ چیز کہانیکی مجھے دینے کو فرمایا اوس نے ایک طبق انگور تازہ اور خرمائے تازہ کا بیموسم میرے سامنے رکھا مین نے کہایا نہایت لذیذ تھے ۔
ایضاً	مولانا بخشی نام محمد بخشی تخلص	سنہ ۹۹۱ ہجری	دھلی	اخبار الاخیار	اوایل حال مین بہت بیقید وبیملاحظہ تھے آخر مین توفیق الہی رفیق حال ہوی اور آپکو براہ فقر وریاضت لائی اورتیس ۳۰ سال صایم النہار رہے اور ریاضت کے لئے گوشہ ہائے وویرانہائے دہلی مین بہت پھرتے کشف قبور بھی رکھتے تھے وقت رحلت بیدار دل وباخبر گذرے ۔
ایضاً	شیخ بقابن بطور۔	۱۳ ذیقعد سنہ ۵۵۳ روز چہارشنبہ	باب نوسن بخارا	خزینۃ الاصفیا بحوالہ انیس القادریہ	آپ مریدان تاج العارفین شیخ ابوالوفا تھے ۔ اوسکے بعد حضرت غوث الاعظم کے حضور حاضر ہوکر فیض صحبت اوٹھایا صاحب انیس القادریہ فرماتے ہین کہ ایک روز محفل حضرت مین موجود تھا کہ جسوقت آپ یعنی غوث الاعظم نے پایہ دوئم منبر پر کھڑے ہوکر اجلاس کیا ہے اوسی وقت مین نے دیکھا کہ پایہ ممبر جہانتک کہ میری نظر کام کرتی تھی کشادہ ہوکر فرش سندس سبز کا بچھایا گیا وارواح حضرت صلعم معہ اصحاب کبار نے وہان ظہور فرمایا اور حق تعالی نے دل محبت منزل حضرت غوث پر تجلی کے جس سے قریب تھا کہ حضرت موصوف منبر سے گر پڑین حضرت صلعم نے پکڑ لیا بعد اسکے جسم مبارک آپکا خورد ولاغر ہوکر مثل کنجشک کے نظر آیا اوسکے بعد پڑھنا شروع ہوا کہ اوسکے دیکھنے سے ترس اور خوف دیکھنے والہ پر غالب ہوتا تھا پس وہ سب معاملہ آنکھون سے پوشیدہ ہوگیا اور حضرت مخدوم نے پھر وعظ کہنا شروع کردیا ۔ جب اصحاب واحباب نے یہ حال آپکی زبان سے سُنا کیفیت رویت آنحضرت صلعم کو دریافت کیا کہا ارواح مطہرہ حضرت متشکل بصورت اجساد ہوکر حضرت غوث کی امداد کی کیونکہ تجلی الہی ایسے تھے کہ بشر کو اوسکی قوت تحمل نہین تھی قریب تھا کہ حضرت مخدوم ممبر سے گر پڑتے لیکن حضرت صلعم دستگیر ہوے اور تجلی ثانی بصورت جلال تھی کہ جسم مبارک حضرت کا گداخت وخورد تر کنجشک سے ہوگیا تھا اور تجلی ثالث بصفت جمال تھی اوسکے ظہور سے حضرت بڑے اور بزرگ ہوے تھے ۔
ایضاً	باباحاجی رتن ابوالرضا ہندی ستر ہندی نام رتن لقب حاجی کنیت ابوالرضا بن نصر ہندی	سنہ ۷۲۲ ھ از پٹہ مہری بادشاہ شہاب الدین غوری کچھ سال کی عمر رکھتے تھے	بھٹنڈہ جانب شرق نیم میل کے فاصلہ پر	تذکرۃ المشایخ بحوالہ گلزار الابرار سیرۃ المحمدیہ وطریقۃ الاحمدیہ	بعض کا قول ہے کہ آپ اولیاء امت سے ہین اور بعض آپکو اصحاب آنحضرت سے شمار کرتے ہین ۔ حضرت رضی الدین علی سعید لالا ابن عبد الجلیل غزنوی فرماتے ہین کہ سال چھہ سو ہجری مین ہندوستان مین آیا در بابا موصوف سے مینے ملاقات کی اونہون نے شانہ مبارک خاص آنحضرت صلعم کا جو میرے نام نامزد تھا مجکو دیا اور چند احادیث

ردیف حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ

آنحضرت صلعم کی صحبت سے بیان فرمائین اور حضرت علاء الدولہ سمنانی نی احادیث الرتنیہ کو صحیح کیا۔ شیخ ابن حجر عسقلانی نے اصحابہ کی تعریف مین آپکو بہی یاد کیا ہے اور آپکے احوال سے بہت کچھ لکھا ہے۔ آپ بہٹنڈہ مین پیدا ہوے اور آغاز جوانی مین ایک قافلہ کے ساتھ عربستان کی سیر کی اور واپس ہند مین آنکر خبر مشہور ہوئی کہ پیغمبر آخر الزمان صلعم مبعوث ہوے ہین بجلدی تمام براہ دریا مکہ معظمہ مین پہونچکر سعادت صحبت سے فیضیاب و بہرہ مند ہوے اور کچھ مدت حضور اقدس مین رہ کر ہند مین واپس آئے اور بہت ریاضت اور مجاہدہ اور نفس کشی کر کے مراد کو پہونچے اور جہان کا سفر کیا اور خوفناک جگہون مین چلے کھینچے اور معتکف ہوے کتاب سیرۃ المحمدیہ و طریقۃ الاحمدیہ مین لکھا ہے کہ بابا رتن پسر عبداللہ ہندی کے ہین اور اونہون نے شق القمر کا معجزہ مشاہدہ کیا ہے اونہون نے بیٹے یا بارتن نے چودہوین راتکی چاندنی مین اتفاقاً نظر کی تحقیق دو ٹکڑہ ہو گیا چاند۔ پس ایک حصہ اوسکا چھپ گیا مشرق مین اور ایک حصہ مغرب مین اور اندہیری ہوگئی رات ایک ساعت کے لئے پہر نیمہ چاند چڑہ آیا مغرب سے اور نیمہ مشرق سے اور ملگئے آسمان مین آنکر جیسے کہ تہا یہہ حال دیکھکر تعجب کیا کہ اس کا کیا سبب ہے پوچھا قافلہ والون سے خبر دی اونہونے کہ تحقیق ایک مرد ہاشمی مکہ مین ظاہر ہوا ہے اور دعوی کرتا ہے نبوت کا اہل مکہ نے اوس سے معجزہ مانگا کہ چاند دو ٹکڑے ہو جاوے اور چھپ جاوے آدہا مشرق مین اور آدہا مغرب مین۔ پس مین مشتاق ہوا اونکے دیکھنے کے لئے اور گیا مکہ شریف۔ لطایف اشرفی مین لکھا ہے یا یادہ شانہ مبارک آنحضرت صلعم کا حضرت رضی الدین علی لالا سے شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی نزد اونہونے اوس شانہ کو ایک کاغذ مین لپیٹا اور اوسپر اپنے ہاتھ سے لکھا ہذہ مشطہ من امشاط رسول اللہ صلعم وصل لے ہذہ الضعیف من صاحب رسول اللہ وہذہ الخرقتہ وصل من ابی الرضا رتن الی ہذہ الفقیر۔ حضرت رضی الدین علی لالا ایک سو چودہ مشائخ کامل سے خرقہ رکھتے تھے اونکی وفات کے بعد ایک سو تیرہ خرقہ برآمد ہوے کہ اس سے معلوم ہوا کہ ایک خرقہ جو علاء الدین سمنانی کو اونہونے دیا تہا وہ اونہین خرقون مین سے تہا جو اونکو مشائخان سے پہونچے تھے۔

ردیف	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
ردیف پائی فارسی	حضرت پیر تو کی		لاہور دہلی دروازہ	حدیقہ بحوالہ تحفۃ الواصلین	آپکا مزار بیرون دروازہ ذکی واقعہ لاہور ہے اور آپہی کے نام سے ذکی دروازہ مشہور ہے۔ تحفۃ الواصلین مین لکھا ہے کہ آپ مغلون کی لڑائی مین شہید ہوے تھے جب سر آپکا اوتر چکا جسم بے سر بہی کفار کے ساتھ لڑتا رہا حضرت کے سر کی قبر عین دروازہ مین ہے اور جسم کی قبر اندر شہر متصل دروازہ ایک طویلہ مین زیارت گاہ خلق ہے۔
ایضاً	شیخ پیر میرٹھی شطاری	سنہ ۱۰۴۲ بقول مخبر الواصلین		خزینۃ الاصفیا	آپ اعظم اولیاء وکبراے مشائخ سلسلہ شطاریہ کے ہین شہر میرٹھ سکونت رکھتے تھے اور نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ بہت معتقد تہا۔
ایضاً	پیر بلخی		لاہور سر راہ بازار کشمیری	؍؍	آپکا اصل نام تحفۃ الواصلین مین صرف پیر بلخی لکھا ہے آپ چنگیز گردی مین بلخ سے لاہور مین آئے جب چنگیزی فوج شہزادہ جلال الدین خوارزمی کی گرفتاری کے لئے لاہور مین آئی اور وہ بہاگ کر دہلی کو چلا گیا اور کفار نے شہر لاہور کا محاصرہ کر لیا اور آخر کار شہر فتح ہوا اور حضرت بہی معہ اپنے مریدوں کے اور شاگردونکے کفار کے نرغہ مین آکر جام شہادت پیا۔
ایضاً	پیر سراج الدین مشہور پیر سراجی		لاہور محلہ چوڑہ	حدیقہ	آپ نے عہد سلطان محمد تغلق بخارا سے آنکر لاہور مین قیام فرمایا تھا۔ علم ظاہری و باطنی مین باکمال تھے۔ بادشاہ نے ہرچند تکلیف دی

نوٹ آپکے [illegible] رتن [illegible] ماہ رمضان [illegible] مین [illegible]

نوٹ [illegible] رتن [illegible] حضرت صلعم [illegible] ایک جانور [illegible] نام [illegible] رتن [illegible] بعض کہتے ہین [illegible] رتن [illegible] ہین اس لئے رتن کہتے ہین

نمبر ردیف	نام وکنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	سنہ وفات بحساب ہجری	مقام مزار یا جائے وفات	نام ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائص وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
					کہ عہدہ قضا منظور کریں آپنے منظور نہیں کیا۔ اس لئے غضبناک ہوکر بادشاہ نے حکم آپکے قتل کا دیا۔ یہ بات سنکر لاہور کے عمایدجمع ہوکر بادشاہ کےپاس گئے اور جان بخشی کرائی اوس روز سے حضرت نے ظاہری تدریس وپیری ومریدی کا کام بندکر کے گوشہ نشین ہو گئے اور اوسی حالت مین فوت ہو گئے۔
ردیف پائو قلندری	پیر بہولا لاہوری		لاہور محلہ چپلہ حمام کے اندر	حدیقہ	آپ صاحب جذب وسکر وکشف وکرامات تھے سوا ے خورد سال لڑکون کے اور کسی سے آپکو محبت نہ تھی ہزارون روپیہ کی آپکو فتوحات ہوتے آپ سب کی سب لڑکونکو تقسیم کر دیا کرتے تھے جب کوئی لڑکا آپکے پاس آتا آپ بزور کرامت اپنی بغل سے شیرینی نکالکر دیدیا کرتے تھے اکثر لوگون نے اسبات کا امتحان بہی کیا تھا اور ابتک یہ مشہور ہے کہ آٹھوین دن خورد سال لڑکے جمع ہوکر گلی یا چوبی حضرت کی قبر اپنے اپنے کونچہ مین بناتے ہین اور چراغ روشن کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ پیر بہولا کی درگاہ ہے۔
ایضاً	پیر سید کمال معروف پیر جہانیان		قصبہ چونیان ضلع لاہور		حضرت سادات بخاری سے ہین آپکا مزار قصبہ چونیان ضلع لاہور مین ہے آپکی اولاد قصبہ مذکور مین سکونت رکہتی ہے آپکی مزار کی زیارت کو دور دور کے لوگ آتے ہین اور قبر نہایت متبرک اور بہت لمبی ہے۔
ایضاً	پیر زہدی لاہوری نام وجیہ الدین	سنہ [illegible] ہجری	موضع مرتک مضافات لاہور	حدیقۃ الاولیا	اول آپ نے فیض سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ شیخ سعد الدین بخاری لاہوری سے پایا جب شیخ سعدی فوت ہو گئے آپ نے شیخ جان محمد سہروردی لاہوری سے فیض طریقہ سہروردی حاصل کیا شیخ موصوف کی وفات پر آپ سیاحت کرنے چلے گئے۔ حرمین الشریفین وبغداد وکربلا معلے ونجف اشرف وغیرہ مقامات مین پہونچکر تکمیل پائی۔ بالاخر خدمت مین میران شاہ بہیکہ چشتی حاضر ہوکر خرقہ ارادت دربر کیا پہر لاہور مین آئے اور شاہ محمد غوث لاہوری سے کلاہ سلسلہ قادریہ حاصل کی کمال زہد وریاضت کی وجہہ سے زہدی کے خطاب سے مخاطب ہوئے۔
ایضاً	پیر غازی مشہور بہ پیران غیب			حدیقۃ الاولیا	آپکا صرف اسقدر حال معلوم ہے جہان اسوقت آپکا مزار ہے وہان زیب النسا شہزادی نے کوئی عمارت بنوائی تھی خدا کی قدرت سے اوس قبر چہ دیوار بنائی جاتی تہی گر پڑتی تھی۔ جب وہانکی زمین کہودوائی گئی تو اوسکے نیچے سے ایک قبر برآمد ہوئی۔ شہزادی نے ایک بلند چبوترہ پر نشان قبر بنا دیا آپکی کرامت مین ہے کہ جسکے گلے پر ورم ہو جاتا ہے وہ آپکی قبر سے ایک سنگریزہ اوٹھا کر لیجاتا ہے اور ورم پر پہیرتا ہے جب شفا ہو جاتی ہے تو اوس سنگریزی یا ٹھیکری کے برابر مصری وزن کرکے بانٹ دیتا ہے اور وہ سنگریزہ یا ٹھیکری یا ڈہیلہ قبر پر چہوڑ جاتا ہے مزار زیارت گاہ عالم ہے۔ مولف نے زبانی معتبران سے سنا ہے کہ وقت غدر ۱۸۵۷ء کے جو کوئی مفلس اور نادار آپ کے مزار پر آتا موافق حیثیت گذارہ کے کچہہ نکچہہ نقد آپ کے مزار سے مل جاتا تھا۔
ایضاً	پیر برہان		بیرون دروازہ دہلی لاہور	حدیقۃ الاولیا	آپکا وطن اصلی بخارا تھا۔ وہان سے بعہد اکبر بادشاہ لاہور آنکر قیام فرمایا لاہور کے بزرگون میا نمیر وشاہ بادل سے قادریہ فیض پایا

<table>
<tr><td>[illegible]</td><td>نام کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان</td><td>[illegible]</td><td>[illegible]</td><td>[illegible]</td><td>مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔</td></tr>
<tr><td colspan="6">آپکا مکان مزار بہت عمدہ بنا ہوا تھا مگر جب بعہد سلطنت راجہ کہرک سنگہ کے بیٹے نونہال سنگہ نے چاہا کہ لاہور کے باہر دور دور مکانات صاف کر کے میدان بنا دین اوسوقت یہ مکان گرا دیا خدا کی قدرت سے کہرک سنگہ و نونہال سنگہ او سکا بیٹا ایک روز مین مر گئے اور وہ تجویز موقوف رہی اعتقاد مندون نے پھر مزار آپکا بنوا دیا۔</td></tr>
<tr><td>ردیف یائے فارسی</td><td>پیر محمد شاہ شیرازی چشتی</td><td>سنہ ۱۱۰۰ھ</td><td>مزنگ متصل لاہور</td><td>حدیقۃ الاولیا</td><td>آپکی بیعت خاندان چشتیہ مین ہے موضع مزنگ مین جو قوم بلوچ آباد ہے اون سب کی بیعت آپ سے تہی فیض آپکا بہت جاری تھا</td></tr>
<tr><td colspan="6">خوشاب ضلع شاہ پور پنجاب آپکا اصلی وطن تھا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>پیر ہادی رہنما بن سید عبد القادر</td><td>سنہ ۶۸۱ ہجری</td><td>بیرون لاہور برلب سڑک روندگان میانمیر براہ انارکلی</td><td>حدیقۃ الاولیا</td><td>آپ شمسی سید اولاد شاہ شمس الدین تردیدی ملتانی کے ہین۔ یہ مقبرہ بعہد بادشاہ تعمیر ہوا تھا پہلے مقبرہ کی عمارت سنگین تہی سکہو نکے وقت مین راجہ رنجیت سنگہ نے اسکا پتھر اوکھڑوا لیا اور دو قبرین اور آپکی بہائیونکی محسن شاہ اور عبد اللہ شاہ کے ہین۔ اصلی قبرین تہ خانہ مین ہین اور اوپر</td></tr>
<tr><td colspan="6">او سکے نقلی قبرین بنائی ہوئی ہین انکی اولاد سادات نارووال ضلع سیالکوٹ تحصیل رعیہ مین ہین جو مذہب شیعہ رکہتے ہین۔</td></tr>
<tr><td>ت حرف التا</td><td>حضرت شاہ تراب علی کاکوری۔ قصبہ متعلقہ لکھنؤ مین</td><td>۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۵</td><td>قصبہ کاکوری</td><td>اخبار الاخیار</td><td>آپ اپنے والد شاہ محمد کاظم کے مرید تھے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شاہ تقی علی کاکوری</td><td>۱۷۔ رجب سنہ ۱۲۹۰</td><td>قصبہ کاکوری</td><td>اخبار الاخیار</td><td>آپ خلیفہ شاہ تراب علی کے تھے اور اوایل کے کتب درسیہ شاہ حمایت اللہ و شاہ حیدر علی سے پڑہین پھر مولانا مستان سے تکمیل کی۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>تاج العارفین ابو الوفا نام کاکیش</td><td>سنہ ۵۳۳ تقویم وفیات ۳ رجب سنہ ۵۳۰</td><td>قلیجنا مضافات بغداد کے قریب ہے</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ مرید و خلیفہ شیخ محمد شنبکی تھے آپکا سلسلہ بچہار واسطہ بصدیق اکبر پہونچتا ہے۔ شیخ علی بن الہیتی و شیخ بقا و عبد الرحمن طفسونجی و شیخ مظہر الیار ذوے و شیخ ماجد گردی و شیخ جاگیر و شیخ احمد آپکے مریدون کاملان سے تھے</td></tr>
<tr><td colspan="6">حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ایک روز آپکی مجلس مین تشریف لائے۔ شیخ نے قطع کلام کر کے فرمایا کہ اس جوان کو مجلس سے باہر کرو چنانچہ کر دیا۔ حضرت موصوف پھر مجلس مین آ گئے پھر فرمایا کہ باہر کرو چنانچہ ویسا ہی کیا گیا غرض کہ چوتھی دفعہ جب حضرت ممدوح مجلس مین اسیطرح تشریف لائے شیخ ممبر سے نیچے اوتر آئے اور حضرت ممدوح کے بغلگیر ہو کر حاضرین مجلس کو کہا کہ سب کھڑے ہو کر آپکی تعظیم کرو کیہ جوان غوث الاعظم ہے اور میرا حکم واسطے اخراج محفل بسبب اونکی ازراہ اہانت نہین تھا بلکہ اسوجہ سے کہ تم اونکو نہین شناخت کرتے اور بعزت معبود کہ مین حضرت ممدوح کو دیکھتا ہوں کہ ممبر پر آنکر فرماتے ہین قدمی ہذہ علی رقبۃ جمیع اولیا اللہ بعد او سکے بجناب غوث پاک مخاطب ہو کر کہا ای عبد القادر جیلانی اوسوقت مین کہ جب محبوب حق ہو مجھے یاد کیجو و سجادہ و تسبیح و پیرہن و کاسہ و عصا بر خود حضرت کو دیا کہ یادگار ابو الوفا اپنے پاس رکھنا کہتے ہین کہ جب اوس تسبیح کو زمین پر رکھتے دانہائے او سکے جدا جدا ہو جایا کرتے تھے اور کاسہ چوبی کو جو کوئی لینا چاہتا وہ کاسہ خود بخود او سکے ہاتھ مین آ جایا کرتا تھا۔</td></tr>
</table>

حروف تہجی	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و فرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
ج حرف الجیم	حضرت سلطان جلال قریشی	سنہ ۹۴۸ ہجری	مندو	اخبار الاخیار	آپ علوم ظاہری و باطنی کے بڑے عالم مجذوبانہ شکل مین رہتے تھے۔ ایک روز آپسے کسی شخص نے کیمیا کا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ کیمیا تو یہ ہے تہوک آپنا تابنے کی شیشی پر گرا وہ سونے کی ہو گئی۔
ایضاً	ملا جیون امیٹھوی نام احمد بن سعید	ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۰	قصبہ امیٹھی حجرہ مدرسہ ضلع لکھنؤ کا مشہور قصبہ ہے اسکو بندگی میان کی امیٹھی بھی کہتے ہین	اخبار الاخیار	آپ سلسلہ چشتیہ مین شیخ محمد صادق ستر کہی کے اور سلسلہ قادریہ مین شیخ لیسین کے مرید مین سولہ برس کی عمر مین تفسیر احمدی اور تئیس برس کی عمر مین مدینہ منورہ مین نور الانوار شرح منار تصنیف فرمائی وہان سے واپس ہوکر چند روز بادشاہ عالمگیر کے پاس قیام فرمایا پھر حج کو تشریف لے گئے وہان سے واپس ہوکر ملک دکہن کی سیر فرمائی پھر دہلی تشریف لائے۔
ایضاً	شیخ جعفر خلد کنیت ابو محمد	سنہ ۳۴۱ ہجری		خزینہ	آپ مرید حضرت شبلی اور اجلہ اصحاب حضرت جنید بغدادی کے تھے۔ شیخ شبلی فرماتے ہین کہ جعفر خلد مجھسے زیادہ قرب حق رکھتا ہے و شیخ جنید فرماتے ہین کہ مین نے جعفر جیسا کوئی نہین دیکھا فی الحقیقت وہ بزرگتر شبلی سے ہے۔
ایضاً	شیخ جعفر بن نصیر خلدی کنیت ابو محمد	سنہ ۳۴۸ ہجری	بغداد محلہ خلد	خزینۃ الاصفیا	آپ شاگرد حضرت جنید بغدادی اور ابراہیم خواص و نوری و رویم و سمنون کے ساتھ صحبت رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ دو ہزار شیخ کامل کی مین نے خدمت کی ہے اور چھپن ۵۶ حج کئے ہین۔
ایضاً	مولانا جلال الدین پورانی کنیت ابو یزید	۱۰۔ ذیقعد سنہ ۸۶۲ شب دوشنبہ	پوران ہرات کا ایک موضع ہے	خزینۃ الاصفیا	آپ صاحب کرامات و مقامات بلند ایسے تھے جو کوئی مشکل پیش آتی حضرت صلعم سے بےواسطہ غیری رفع فرماتے تھے و صحبت یافتہ مولانا طاہر الدین خلوتی تھے اور معتقد اونکے طریقہ کے حضرت عبد الرحمن جامی آپکی صحبت یافتہ ہین کہ آپکو ارادت مولانا برہان الدین ترمزی سے بھی تھی۔
ایضاً	شیخ جلال الدین بن عبد الرحمن سیوطی	سنہ ۹۱۱ھ	سیوط مصر مین ایک قصبہ ہے	خزینہ	آپ کبرائے علماء و عظماء فقہا و افاضل محدثین و مفسرین وقت خود تھے کسیکو آپ کے عہد مین تاب مقابلہ و مباحثہ نہ تھی تفسیر در المنثور و تفسیر اول جلالین آپکی تصانیف و تالیفات سے ہین سوائے اسکے چار سو کتابین آپکی تصنیف سے ہین آپ نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ قران مجید مین دو جائی مجتمع نہین آئین سوائے دو مقام یکے عقدہ النکاح حتی دالج حنج دو کاف و دو غین سوائے امناسکم و من یتبع غیر الاسلام دینا نہین آئے فرمایا دو آیات شریف قران مجید مین حاوی تمام حروف تہجی ہین یکے انزل علیکم من بعد الغم و دوم محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علے الکفار و بزرگان دین ان دونو آیات کو قطبین کہتے ہین اور یہ بھی فرمایا کہ عہد سرور عالم مین تین اصحاب انصاریان یکے معاذ بن جبل دوم عبادۃ بن الصامت سوم ابی بن کعب چہارم ابو الدرداء انصاری پنجم ابو ایوب انصاری واسطے جمع کرنے قران کے مصروف ہوے تھے۔

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وفات	سنہ وفات و مقام مزار	حوالہ کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
ج	شیخ جاگیر کردی	۱۲ صفر روز دوشنبہ	۵۹۰ھ ہجری	حدیقہ	آپ سلطان وقت سے تھے شیخ ابوالوفا بغدادی نے آپکی تعریف فرمائی ہے اور اپنا طاقیہ بدست شیخ علی ستی آپکے واسطہ بھیجا تھا اونکو تکلیف حضور نہین دی تھی آپ دراصل کردستان کے تھے۔
ایضاً	مولانا جان محمد فاضل لاہوری	۱۲۶۸ھ	لاہور	حدیقہ	یہ بزرگ اپنے زمانہ مین یکتا تھے تدریس جاری تھی ہزارون طالب علم حاضر رہتے آٹھوین دن جمعہ کے روز ہنگامہ وعظ ونصیحت گرم ہوتا عمل آپکا موثر تھا جس شخص کو زبان سے کسی اسم کا وظیفہ فرماتے اپنی مراد کو پہونچ جاتا۔ باطنی تلقین بھی آپکی جاری تھی۔
ایضاً	شیخ جمال الدین احمد جوزقانی	۳۰ ربیع الثانی ۶۶۹ھ دوشنبہ	بغداد	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید شیخ علی لالا نہایت بزرگ تھے آپکے حق مین آپکے پیر نے فرمایا ہے جو کچھ جنید وشبلی سے حاصل ہوتا ہے وہ آپ سے ملتا ہے۔
ایضاً	حضرت شیخ جعفر الخدا نام احمد بن محمد	۳۴۰ھ یا ۳۴۱ھ	بصرہ	سفینہ	آپ صحبت یافتہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی تھے اور شیخ شبلی آپکو بزرگ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ جعفر خدا قرب حق مین مجھسے قریب تر ہے۔
ایضاً	شیخ جعفر بن نصیر الخدی الخواص نام علی بن احمد بن سہال	۳۴۸ھ ہجری	بوشنگ		اصل آپکی بوشنگ نواحی ہرات کی ہے ابوعثمان حیری کو دیکھا تھا اور صحبت یافتہ ابوالعباس عطا وطاہر و ابوعمرو دمشقی۔ ایک درویش نے آپکے مزار پر جاکر حق سے خواستگار دنیا ہوا۔ راتکو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ اے آزردہ بیش جب بر سر خاک میرے آؤ خواستگار دنیا کے نہو میری خاک پر آنکر دونو جہان سے آزادی چاہو۔
چ جیم الفارسی	چراغشاہ		روشنائی دروازہ لاہور	حدیقہ	آپ سید علی نام گیلانی کے جانشین تھے آپ صاحب ریاضت وعبادت تھے بہت فروغ پایا تھا سلسلہ قادریہ رکھتے تھے تمام عمر خدا پرستی وہدایت
	چہل تن				وہ اشخاص ہین جنکی شدت کارزار وطیاری ہتھیار بہی ابدار سے آتش کفر وفساد وعناد فرو ہوئی اور شہر دہلی مسکن اہل ایمان واولیا رصاحب عرفان ہوا قبور اونکی بر حوض شمسی ایک بلند چبوترہ پر واقع ہین جسکو تختہ نور بھی کہتے ہین۔
ح حرف الحاء	حضرت حاتم اصم کنیت ابوعبدالرحمن بن عنوان	۱۰ محرم ۲۳۷ھ روز دوشنبہ	ماہجر و بلخ مین ہے	اخبار الاخیار	آپ قدمائے مشائخ خراسان سے ہین وطن آپکا بلخ مین تھا آپ حضرت خواجہ ابوعلی شقیق بلخی کے مرید تھے مذہب حنفی رکھتے تھے کہتے ہین آپ بہرے نہ تھے ایک بڑھیا سے باتین کرتے تھے دفعتاً بڑہیا سے بے اختیار گوز نکل گیا واسطے رفع خجالت اوسکے بہرہ بنگئے جب سے لقب آپکا اصم ہوگیا۔ آپکا مقولہ ہے جو کوئی شخص ہمارے مذہب مین داخل ہو پہلے سے چار خصلتین نفس پر لازم کرے۔ پہلے سفید موت یعنی بھوکے رہنا۔ بھوکے رہنے سے باطن نورانی رہتا ہے اور قلب مین روشنی ہوتی ہے دوسرے کالی موت یعنی مخلوق کی ایذا پر صبر کرنا اور سیاہ موت کے ساتھ مشابہت دی ہے اسواسطے کہ غم نفس کو تاریک کرتا ہے غم ظلمت ہے اور ظلمت مشابہ سیاہی کو ہے جسوقت ایذا پر صبر کیا اور اپنی نفس کو غم مین مبتلا نہین کیا بلکہ صبر کرکے خوش رکھا تو فنا فی اللہ ہوگیا تیسرے سرخ موت ہے یعنی تحمل ومخالفت نفس کے کرنا گویا اپنے نفس کو ذبح کیا چوتھے سبز موت یعنی پیوند پر پیوند لگا کر پہننا یہ اسواسطے ہوئے کہ مختلف طرح کے ٹکڑے اختلاف زمین پر وہان جو ہین طرح طرح کی گھاس اور پھول زمین مین اوگتے ہین مشابہت زمین کے ساتھ پیدا کرنی چاہیئے۔

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وعرفیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسن وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخصائل خرق عادات وکلمات علیات وارشادات وغیرہ
ح حروف الحا	حسین بن منصور حلاج کنیت ابو المغیث	۲۴ ذوالحجہ سنہ ۳۰۹ سہ شنبہ	باب الطاق۔ بغداد	مراۃ الاسرار واخبار الاخیار	آپکا وطن بیضا تھا جو ایک شہر فارس کا ہے آپکو حلاج یعنی دھنیا اسوجہ سے کہتے ہین کہ ایک روز آپ دوکان حلاج پر بیٹھے تھے۔ دوکان دار کو کسی کام کے لئے بھیجا اور خود آپ نے روئی کی طرف اونگلی سے اشارہ کیا۔ روئی آپکی کرامت سے دھنک گئی اور بنولے الگ ہوگئے۔ جب سے آپ حلاج مشہور ہو گئے تھے۔ آپ مرید حضرت خواجہ عمر بن عثمان مکی کے تھے وخواجہ جنید خواجہ سہل بن عبداللہ کے صحبت یافتہ تھے آپ عاشق وموحد پاک تھے۔ ایک روز آپ بجماعت صوفیان آنکر دروازہ حضرت جنید کھڑکا یا پوچھا کون ہے کہا حق جنید نے کہا نہ حق ہے تو بلکہ بحق ہے اور یہ بھی کہا کہ سہ پارہ چوب سرخ کریگا حسین نے کہا اوس روز تو کسوقت اہل تصوف سے نکل کر لباس اہل صورت پہنے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت جنید نے بحال ظاہری فتوی قتل کا دیا وحسین دار پر چڑھایا گیا اور بقول پیش از چند سال شہادت کے حضرت جنید وفات پاچکے تھے چنانچہ خواجہ جنید نے ۲۹۷ سنہ ہجری مین وفات پائی ہے اور منصور حلاج ۳۰۹ سنہ ہجری مین شہید ہوے ہین۔ مشائخ آپکے بارہ مین مختلف الرائے تھے۔ شیخ ابو القاسم وشبلی وغیرہ آپکے قتل پر راضی نہ تھے اور فتوی نہین لکھا۔ سب متاخرین آپکو برگزیدہ سمجھتے تھے۔ شیخ ابو سعید ابو الخیر آپکو بڑے رتبہ کا آدمی جانتے تھے۔ بعضے ساحر کہتے تھے اور بعضے کفر کی طرف نسبت کرتے تھے اور بعضے الحاد کی طرف رجوع لیجاتے تھے۔ وقت لیجانے سولی کے قریباً ایک لاکھ آدمی جمع تھے۔ آپ یہ بھی کہتے تھے (حق حق انا الحق) آپ سے پوچھا عشق کیا ہے کہا آج دیکھیگا کل دیکھیگا اور پرسون۔ چنانچہ اول روز دار پر کھینچا دوسرے روز جلایا تیسرے روز آپکی خاک کو برباد کیا۔ ہر قطرہ خون کا جو ٹپکتا اوس سے نقش حق ظاہر ہوتا تھا اور آواز انا الحق آتے تھے منصور نے اپنے خادم کو کہا تھا جب خاک میری دریا دجلہ مین ڈالینگے اوسوقت دجلہ جوش مین آویگا چاہیکہ میرا خرقہ برلب آب لیجائیو تاکہ جوش آب فرو ہوجاوے۔ خواجہ شبلی نے وقت سحر بعد مناجات کہا الہی یہ بندہ یعنی منصور مومن اور موحد تھا اوسپر بلا کس لئے توتے بھیجی آواز غیب سے آئی کہ اسنے بھید ہمارا غیر سے کہا۔
ایضاً	حضرت شیخ حمزہ کشمیری	۹۸۵ سنہ ہجری	کشمیر	اخبار الاخیار	آپ میر سید جمال الدین بخاری کے مرید وخلیفہ ہین بڑے صاحب کمال تھے۔
ایضاً	حضرت سید حسن بلادروبی	۷ ماہ رجب	کشمیر	اخبار الاخیار	آپ بابا عثمان گنائی کے ہمراہ مکہ معظمہ سے کشمیر مین آئے تھے بڑے کامل تھے۔
ایضاً	حضرت حبیب اللہ سرخابی قریہ سے تبریز مین		کشمیر	اخبار الاخیار	آپ سید عالی نسب تھے آپکے روضہ پر بڑا جلال ہے نقل ہے کہ شب کو ایک شخص بے ادب سفید چادر اوڑھے آپ کے مزار مین سوتا تھا۔ صبح کو اوسکا سر کٹا پایا۔ سب لوگ ڈر گئے مزار ونہایت متبرک ہے۔
ایضاً	حضرت حیدر ریتلو کشمیری	۸۵۰ سنہ ہجری	کشمیر	اخبار الاخیار	آپکے والد خواجہ فیروز خواجہ عبد الشہید احرار کے مرید تھے ایکروز آپکے والد نے اپنے مرشد سے عرض کیا کہ میری چار لڑکیان ہین لڑکا نہین ہے اسوجہ سے مین مغموم رہتا ہون آپ کے مرشد نے دعا کی اور بشارت دی کہ لڑکا ذی رتبہ پیدا ہوگا۔ پھر آپ پیدا ہوے۔ سات برس کے سن مین عبادت مین مشغول ہوئے۔ بابا نصیب اور مولانا جوہر بایت وشیخ عبد الحق سے تحصیل علم کرکے عالم ہوگئے تھے۔

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام وفات ومدفن وعمر	نام کتاب جس سے حالات ماخوذ ہوئے	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
حرف الطاء	شیخ حسن طیبی	سنہ ۷۴۳		خزینۃ الاصفیا	آپ عظمائے علما وکبرائے فقہائے عہد خود تھے اور علوم فروع واصول مین مقامات بلند ومدارج ارجمند رکھتے تھے اور غایت شرف جو آپکو علم مین تھا ملقب بلقب شرف الدین ہوئے حاشیہ کشاف وشرح مشکواۃ المصابیح آپکی عمدہ تصنیف سے ہین۔
ایضاً	حضرت خواجہ حبیب اللہ کانی کشمیری	سنہ ۱۰۸۲ھ	کشمیر محلہ قطب الدین	خزینۃ الاصفیا	آپ جوانی مین خواجہ یعقوب وار کے مرید ہوئے شاہ قاسم حقانی سے فیض پایا ہے۔ حضرت میان سے سلسلہ قادریہ حاصل کیا۔
ایضاً	حضرت شاہ حیدر علی قلندر کاکوروی	شب ۲۰ شوال سنہ ۱۲۸۴	کاکوری العمر ۷۹ برس	خزینۃ الاصفیا	آپ اپنے والد شاہ تراب علی کے خلیفہ تھے کتب درسیہ شاہ حمایت اللہ سے پڑھی تھین۔
ایضاً	شیخ حارث بن اسد محاسبی	سنہ ۲۴۱ ہجری بقول تذکرۃ العلماء	ملک ہرات	تاریخ الاولیا	آپ بڑے مشائخین متقدمین ہرات سے ہین اور تصانیف جلیلہ آپکی انواع علوم مین مشہور آفاق ہین۔ فراست وصداقت مین بنظیر تجرید وتفرید مین مخصوص تھے۔ آپکو تیس ہزار دینار ورثہ مین آئے۔ آپنے فرمایا اسکو سلطانی بیت المال مین داخل کردو کس لئے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے (القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ) یعنی گروہ قدریہ اس امت مین مانند گبر کے ہین، اور والد میرے مذہب قدریہ رکھتے تھے پس وہ گبر تھے اور مین مسلمان ہون مجھکو باپ کے ورثہ سے مال لینا نہین چاہیے آپکو علم محاسبہ مین کمال درک تھا اس لئے آپ بخطاب محاسبی مشہور تھے۔
ایضاً	شیخ حافظ الدین نسفی بن احمد	سنہ ۷۱۰ ہجری			آپ عظمائے علمائے وقت تھے تفسیر مدارک التنزیل وحقایق التاویل وکنز فقہ آپکی تصانیف سے ہین۔
ایضاً	شیخ حمدون قصار کنیت ابو صالح بن عمار	سنہ ۲۷۱	ہرات	تاریخ الاولیا	گروہ قصاریہ آپ سے نکلا ہے امام اہل ملامت اور مصاحب حضرت سفیان ثوری اور خدمت مین حضرت ابوتراب نخشبی وعلی نصیر آبادی وابو حفص کے فیض صحبت حاصل کیا تھا۔ حضرت سہیل تستری وحضرت جنید بغدادی آپکے حق مین فرماتے تھے کہ بعد آنحضرت صلعم اگر کوئی پیغمبر آتے تو آپ ہی ہوتے آپکے مریدونکو وصیت تھی علما کی صحبت اختیار کرنا اور جہلا کی صحبت سے پرہیز کرنا۔
ایضاً	خواجہ حرب یا خواجہ احمد حرب	سنہ ۲۷۰			عبادت وریاضت مین بے مثل تھے۔ یہان تک کہ خواجہ معاذ رازی نے وصیت کی تھی کہ جب مین مرجاؤن تو میرا سر قدمو نمین آپکے رکھنا۔ سخت محتاط قوت حلال تھی۔ چنانچہ ایک روز آپکے والد نے مرغ پکایا اور کہا مین نے اس مرغ کو اپنے مکان پر پالا تھا مگر آپنے نہ کھایا۔ فرمایا کہ ایک روز یہ مرغ چھت ہمسایہ پر چند دانہ کھاتے ہوئے مین نے دیکھا تھا اس لئے مجھکو حلال نہین ہے۔
ایضاً	سید حسن زنجانی	سنہ [illegible] ہجری		حدیقۃ الاولیا	قدیمی بزرگون سے یہ بزرگ صاحب ہدایت وارشاد وزہد وتقوی وشہرت ونجابت وسیادت تھے شجرہ آپکا حضرت جنید بغدادی سے ملتا ہے سید یعقوب زنجانی کے ساتھ لاہور آئے اور ہنگامہ پایتخت گرم کیا۔

[illegible]	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار ومقدار عمر	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
[illegible]	شیخ حبیب اللہ نوشہری کشمیری	سنہ ۱۰۲۶	کشمیر	خزینہ	آپ بڑے سوداگران کشمیر سے تھے جب داعیہ طلب حق دامنگیر حال ہوا تو خدمت مین شیخ یعقوب صوفی کشمیری حاضر ہوکر مرید ہوئے اور درجہ خلافت حاصل کیا آپکی طبیعت سماع اور وجد کی طرف مایل تھے اور غلبات شوق مین بنظم اشعار شغل رکھتے تھے ۔ چنانچہ اشعار ذیل آپکی تصنیفات سے ہین ایکہ بہشت برین بے تو عذابیم عذاب ۞ آتش دوزخ ہمہ با تو کلابیم گلاب ۞ گرمی شوقت چہ کرد زمی ۞ وقت چہ کردم ۞ سینہ کباہم کباب دیدہ پر آبم پر آب ۞ بے تو نہ سرد ونہ گل ۞ تو نجاہم نہ تل ۞ بے تو کدام است ماہ بی تو کدام آفتاب ۞ حبیبی بیچارہ ہین اشک فشان برزمین ۞ کردہ زراعت چنین زدہ است طعام وشراب ۞ سوا اسکے دیوان اشعار کے ایک کتاب نظم ونثر مین باخود مرشد خود تالیف فرمائی ہے مرض طاعون مین آپ کی شہادت پائی ہے ۔
	مرزا حیات بیگ کردی کشمیری	۲۰ ذوالحجہ سنہ ۱۱۲۰	باغ حسن آباد کشمیر عمر ۸۰ برس	خزینہ	آپ خلیفہ میر محمد کردی کشمیری ہین اور شیخ آدم بنوری نقشبندی مجددی سے بھی فیض صحبت اوٹھایا تھا ۔
	شیخ حسین بگلے کبردی کشمیری	سنہ ۱۰۴۲ھ	کشمیر	خزینہ	آپ خلیفہ میر محمد کبردی ہین آپ نے بعد زیارت حرمین الشریفین کے دکھن پہونچکر چند روز قیام فرمایا ۔ صدہا آدمیون کو داخل طریقہ کبردیہ کیا شاہ عالم بہادر بن اورنگ زیب عالمگیر کہ جو اوسوقت ناظم ملک دکھن تھے آپ سے بڑا اعتقاد اور ارادت رکھتے تھے اور آپ نے شہزادہ کو بعد پدر تخت نشینی ہند کی بشارت دی تھی جب وہان سے عازم کشمیر ہوئے راستہ مین بیمار ہوگئے اور کشمیر مین پہونچکر وفات پائی ۔
	قاضی حیدر کشمیری المخاطب بقاضی خان	سنہ ۱۱۳۶	کشمیر بیرون شہر	خزینہ	آپ اجل علمائے وکبرائے فقہائے کشمیر تھے اور توسل شاگردی کا مولانا عبدالرشید زرگر کشمیری سے رکھتے تھے ۔ وبسبب تنگی معاش وطن سے مفارقت کرکے لشکر عالمگیر مین پہونچکر بسیادت خان صدر الصدور رابطہ آشنائی نکالا اور حاضر بادشاہ ہوکر بتعلیم شاہزادگان مامور ہوئے بعد چند روز کے قضائے شہر دھلی پر مامور ہوئے یہانتک کہ بخطاب اقضی القضات سرفراز ہوئے ۔
ایضاً	حاجی جمیعت نام حاجی جمیل		لاہور پڑاؤ ریل کے شمال کیطرف غیر آباد پڑا ہے	حدیقہ	آپکی بیعت بخدمت شاہ رنگ بلاول خلیفہ حضرت لال حسین لاہوری مین تھے ۔ چونکہ آپکے بزرگ ایران سے آئے تھے اور وہ قدم رسول کا ایک پتھر سرخ ہمراہ لائے تھے آپنے وہ پتھر اوس مقام پر رکھکر اوپر قدم شریف کے گنبد بنوا دیا تھا اور جس کے کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قدم شریف آپکی چند پشت سے چلا آتا ہے مگر اب کتبہ مذکور کو اوڑاکر سفیدہ استرکاری کردی ہے اور قدم رسول مقبول کمال بے ادبی کے ساتھ پڑا ہوا ہے
ایضاً	شیخ حامد قادری سہروردی	۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۶ھ	بیرون شہر لاہور	حدیقہ	آپ بڑے بزرگ فقرا در عالم وفاضل پرہیزگار بعہد محمد شاہ بادشاہ لاہور مین تھے آپکی بیعت سلسلہ سہروردیہ مین بچند واسطہ درمیانی بحضرت شیخ ذکریا ملتانی پہونچتی ہے ۔

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
حرف الحاء	حاجی محمد	اوائل رمضان	نقش قدم پہلوی شیخ بہلول	حبیب	آپ سلسلہ قادریہ مین صاحب ذوق وحال سے تھے اوائل رمضان لبعد ڈیڑہ مہینے وفات شیخ بہلول کے اس

جہان سے رخصت ہوئے ؛

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
خ حرف الخاء	حضرت خیر نساج کنیت ابوالحسن نام محمد بن اسمعیل	۲۷ رجب سنہ ۳۲۱ ہجری	بغداد	حدیقۃ الاولیا	اپکی اصل سامرہ مسکن شہر بغداد آپ مرید شیخ سری سقطی اور استاد شیخ نوری وابن عطا کے ہین۔ ابراہیم خواص وشبلی نے آپکے سامنے توبہ کی۔ آپ نے حضرت شیخ شبلی کو خدمت مین حضرت

جنید بغدادی کے بہیجا کہ وہ بہی مرید شیخ سری سقطی کے تہے۔ اوائل مین آپ نے خدا سے عہد کیا تہا کہ کہجور جو مجہے نہایت مرغوب ہے ہرگز نہ کہاونگا ایک روز آپ سفر مین تہے بہوک لگی رطب لیا۔ اور ایکدانہ اسمین سے کہا لیا۔ اوسیوقت ایک شخص آپکے پاس آیا اور کہا اسے خیر اے گریزپا میرے کارخانہ سے نو بہاگا ہے کہتے ہین اس شخص کے ملازم کا نام بہی خیر تہا تہا اور وہ آپکے ہمشکل بہی تہا۔ اپکو پکڑ لیا۔ آپنے جانا کہ یہ سزا میری بدعہدی کی ہے آپکو کارخانہ مین لائے اور بنّا شروع کیا۔ ایک مہینہ وہان اسطرح کام کرتے رہے ایک رات اٹہکر وضو کیا اور سجدہ مین اپنے پروردگار سے توبہ کرکے کہا مین اپنے فعل سے توبہ کرتا ہون۔ توبہ قبول ہوئی مالک کا اصل غلام آگیا۔ اور آپکو بصد عذر رخصت کیا اوسوقت سے آپکا خطاب خیر نساج ہوگیا۔

حروف تہجی	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
؍؍	مولانا حسین واعظ کاشفی	۱۲ ربیع الثانی سنہ ۹۱۰ ہجری	ہرات		آپ بہت بڑے بزرگ بحالم تجرید صاحب مقامات عالیہ وجامع علوم شریعت

وطریقت تہے وخلائق کثیر متفق ہر ولایت اور عفت اوکی ہے وقت پڑہنے قران کہ از خود رفتہ ہوجاتے تہے انکی تصانیف بہت ہین چنانچہ اخلاق محسنی وتفسیر حسینی منجملہ اپکی تصنیف کے نظیر علما عصر ومشایخ دہر بڑی مطبوع ہے اور ہمعصر مولانا جامی تہے۔

حروف تہجی	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	حضرت خضر رومی	۱۸ رجب سنہ ۵۰۴	روم	اخبار الاخیار	اپکا وطن اصلی روم ہے آپ خلیفہ حضرت شاہ عبدالعزیز کے ہین جب حضرت خضر رومی روم سے دہلی مین آئے اور خواجہ قطب الدین کاکی کو

خرقہ خلافت عنایت فرمایا۔ حالانکہ اسوقت مین خواجہ صاحب موصوف صغیر سن تہے۔ بعض کہتے ہین کہ عمر آپکے تین سو برس بعض کہتے ہین پانچسو یا چہ سو برس کے تہے ؛

حروف تہجی	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
؍؍	خدا نما	سنہ ۱۱۰۴ ہجری	بیرون شہر دہلی بجانب تغلق آباد نگین تعلق محل ہوری		آپ معاصر حضرت سید رسول نما ہین۔ انہی صاحبان کے قرب جوار مین دو مزار ادرجہان نماد لور نماہی بن لیکن اتنک

مولف کو اونکا حال معلوم نہین درصورت معلوم انشاءاللہ قلمبند کیا جاویگا ؛

حروف تہجی	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
حرف الدال	قاضی دولت شاہ حسینی موسوی بخاری	۱ شوال سنہ ۱۱۲۶ ہجری	دہلی	خزینۃ الاصفیا	آپ نے نشوونما بخارا مین پائی۔ آپ مرید میر محمد شریف بخاری کے ہین مدتہا سال ماوراء النہر وحدود ترکستان مین رہنمائے خلق رہے آخر

عمر مین بارادہ حج راہ کاشغر سے کشمیر مین آئے زیادہ تین سال سے وہان رہے بقصد حج دہلی پہونچکر بقبول التماس بادشاہ توقف فرمایا اور وہین انتقال کیا

حروف تہجی	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
؍؍	حضرت داؤد بن نصیر طائی کنیت ابو سلیمان	۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۶۵	بغداد	خزینۃ الاصفیا	آپ شاگرد حضرت امام ابوحنیفہ کوفی اور مرید حضرت حبیب راعی کے ہین

حرف تہجی	نام کنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان ۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل و خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
					علوم ظاہری وباطن مین کامل تھے آپنے ریاست چھوڑکر فقیری اختیار کی تھی نقل ہے کہ ایک روز آپ روٹی کہاتے تھے ایک الشخص آیا آسکو آپ نے ایک روٹی کا ٹکڑہ دیا اُسکے برکت سے عورت اسکی حاملہ ہوگئی اور معروف کرخی پیدا ہوئے ؛؛
"	حضرت بابا داؤد خاکی کشمیری	سنہ ۹۹۴ ہجری	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ حضرت شیخ مخدوم حمزہ کے مرید تھے فنا فی الشیخ کے درجہ کو پہونچے تھے ایکی تصنیف سے بہت کتابین ہین ۔
"	حضرت بابا داؤد مشکاتی کشمیری	سنہ ۹۷ ہجری	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ خواجہ حیدر چرخی کے شاگرد ہین اور بابا نصیب الدین کے مرید ہین علوم عربی فارسی مین کامل تھے مشکات شریف کو تمامًا واسنادًا یاد کیا تھا خواجہ حیدر نے آپکو مشکاتی کا خطاب دیا تھا آپکے تصانیف بہت ہین
"	خواجہ داؤد بلخی	سنہ ۲۴۱ ہجری	بغداد	مرأۃ الاسرار	آپ قدمائے مشائخ خراسان مین حضرت ابراہیم ادہم سے روایت ہے درمیان راہ کوفہ ومکہ مین ایکا ہمسفر ہوا جب فریضہ نماز شام ادا کرچکے لب جنبانی کرکے کچھہ کہتے آپکے جانب راست سے کاسہ طعام وکوزہ آب پیدا ہوجاتا اوس سے آپ کہاتے اور مجھے بھی دیتے ۔ ایک نے مجھسے پوچھا کہ انہون نے تمہین کیا سکہایا مین نے کہا کہ اسم اعظم کہا وہ کیا ہے مین نے کہا میرے دلمین بزرگ تر اس سے ہے کہ زبان سے کہون یعنی گفت وشنید سے باہر ہے ۔
"	داان شہید		لاہور متصل طویلہ شاہ نواز	حدیقہ	اصلی نام ایکا معلوم نہین داان کرکے مشہور ہین ہر سال اعتقاد مند لوگ ملکر عرس کرتے ہین ۔
"	مولانا درویش محمد واعظ	سنہ ۹۹۲ ہجری	دہلی نزدیک حجرہ شیخ برہان الدین بلخی	اخبار الاخیار	مرتاض ومتعبد وسالک وعارف وبصورت وسیرت درویشان موصوف تھے تمام عمر انکی ریاضت وسلوک ہی مین گذری اور کبھی آپکو آواز لی پر درد وشورش وگریہ ہوتے تھے کہ بیان سے باہر ہے ۔ اصل ماوراءالنہر کے تھے اور برسون حرمین الشریفین مین گذری ۔
"	شیخ دوست محمد حسینی	سنہ ۱۱۰۲ ہجری ۲۲ شعبان	شاہجہان آباد دفن لوہ [illegible]	حبیب	بڑے زاہد مرتاض وصاحب خوارق وفیاض باتوکل وفقر تھے اور ارشاد طالبان مین مشغول رہتے تھے ۔
حرف ذال	شیخ ذکریا بن یحیٰی ہروی	سنہ ۲۵۵ ماہ رجب	ہرات	خزینۃ الاصفیا	آپ کبار مشائخ مستجاب الدعوات سے تھے امام احمد بن فضل فرماتے ہین کہ آپ ابدالون سے تھے ۔
"	ذوالنون مصری ابوعبداللہ نام ثوبان کنیت	سنہ ۲۴۵	بغداد	مرأۃ الاسرار	
	ابوالفیض ذوالنون لقب ابراہیم	"	مصر	مرأۃ الاسرار	وجہ تسمیہ آپکے ذوالنون لقب ہونیکی یہ ہے کہ ایک روز آپ کشتی پر سوار تھے کشتی مصر سے جدہ کو جاتی تھی اوس کشتی مین ایک سوداگر بھی تہا اس کا جوتا چوری گیا ۔ آپ پر جوتا چرانیکی تہمت لگائی اور ازحد سخت دینے لگے

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	سنہ وفات یا زمانہ	مقام وفات یا مزار	نام کتاب جس سے حالات لیے گئے	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
//					آپ سے منہ آسمان کی طرف کرکے لب جنبانی کی اسیوقت ہزار ڈیڑہ ہزار مچھلیون نے دریا سے سر نکالا اور ہر ایک کے منہ مین گوہر تھا آپ نے ان مین سے ایک موتی لیکر سوداگر کو دیا۔ اہل کشتی یہ کرامت دیکھکر پشیمان ہوئے اور بمعذرت پیش آئے ۔ آپ کشتی سے نکلکر پانی پر سے چلے گئے آپ شاگرد امام مالک بن انس اور مرید اسرافیل کہ مہرے بود مغرب اسرار توحید مین نظر دقیق رکہتے تھے شب وفات اپکی ہفتاد کسی نے حضرت صلعم کو خواب مین فرماتے دیکہا کہ دوست حق آتا ہے اسکے استقبال کو آیا ہون وقت وفات اپکی پیشانی پر لکہا تہا۔ ذوالنون حبیب اللہ من الشوق قتیل اللہ۔ گرمی آفتاب کی وجہہ سے مرغان جنازہ پر سایہ کرتے جاتے تھے ؛؛
حرف الراء	مولانا رستم علی بن اصغر علی قنوجی	سنہ ۱۱۷۸	قنوج	خزینۃ الاصفیا	آپ علماء ہند سے بڑے فاضل اور کامل تھے اور فقہاء ہند اور علماء ولایت کو آپکے قول وفعل پر جائے اعتراض نہین ہتا تفسیر جامع الصغیر اپکی عمدہ تصانیف سے ہے ؛؛
//	مفتی رحیم اللہ بن مفتی رحمت اللہ قریشی	سنہ ۱۲۳۵	لاہور	خزینہ	آپ جد امجد صاحب خزینۃ الاصفیا ہین لقمہ حلال کے پیدا کرنے مین بوسیلہ اجرت کسے کام کرنے مین عار نہین رکھتے تھے لاہور مسجد کوٹھی مفتیان مین بیٹھکر تدریس قرآنی مشغول رہتے تھے اور طریقہ سہروردیہ کی تلقین کیا کرتے تھے ؛؛
//	مولانا رضی الدین منصور				حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی فرماتے ہین کہ اودہ مین ایک بزرگ تھے انکو رحمت ہوئی کہ طبیامی تجہیز وتکفین ہوگئی مولانا داؤد پالی و مولانا رضی الدین نے دیکھکر کہا کہ ہم آگئے ہین مناسب ہے جب تک انکو صحت نہ ہوئے نہ چہوڑین مولانا رضی الدین نے کہا کہ ایک طرف مریض کی تم قبول کرو اور ایک طرف مین چنانچہ مولانا داؤد نے مریض کے سر کی جانب قبول کی اور مولانا رضی الدین نے پاؤن کی اور کچہہ پڑھکر کہڑے ہوگئے اور ہاتہہ مریض کے پکڑکر کہا۔ اوٹھو وہ بزرگ اوٹھ کہڑا ہوا اور صحتیاب ہوگیا ؛؛
//	حاجی روزبہ			جیب	آپ بڑے بزرگ صاحب کرامات ومصدر خوارق تہے راجہ پتہورا کے زمانہ مین تھے بہت کفار ہمین توجہ اپکی مشرف باسلام ہوئے تھے کہتے ہین کہ راجہ مذکور کی بیٹی مع سات سہیلیون کے رات کے وقت بڑا سنگار کرکے اور ہاتہہ مین چوک لیکر بصلاح راجہ اپکی فریفتہ کرنیکو آئی تہی آپ اسوقت تلاوت قرآن کرتے تھے دیکھکر اسکو کہا بیٹی بیٹھ جا اور اپنا لب لیکر اسکو دیا وہ بہی مسلمان ہوگئی اور قرآن شریف پڑھنے لگی یہ حال دیکھکر سہیلیان اسکی نے مارے غیرت کے اور خوف راجہ کے کنوئین مین ڈوب کر مرگئین جسکا میلہ بنام جوگ مایہ ہندو لوگ پہول والونکی سیر مین کرتے ہین کوئی دن بارش کے موسم مین سیر کا مقرر ہوتا ہے بدھ کے روز ہندؤنکا اور جمعرات کو مسلمانون کا۔ بدھ کے دن پنکہے جوگ مایہ پر اور جمعرات کو قطب صاحب چڑہتے ہین بہت بڑا مشہور میلہ ہے سمین دور دراز ملکون کے امیر وغریب آتے ہین ؛؛
//	شیخ رزق اللہ دہلوی	سنہ ۹۸۹	دہلی	جیب	آپ بہائی شیخ سیف الدین وچچا شیخ عبد الحق دہلوی یادگار سلف تہے اور مرید شیخ محمد بیگن تھے بکمال درد وسوز گداز ی واقعات

حروف تہجی	نام کنیت لقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وولادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ ۔

شاقی احوال سکندر ایکی تصنیف ہے اور یہ حکایت جذبہ عشق کتاب مذکور مین درج ہے ۔ ایک لشکر سلطان سکندر بت خانہ ادیبو مین گیا ۔ آپ ایک صورت سنگین ستون پر دیکھکر اوسپر فریفتہ ہوگئے ۔ چار روز رات دن برابر ستون کے پاس کہڑے رہکر محو صورت ہوگئے ۔ پانچوین روز پوجاریون بتخانہ نے اُس صورت کو بت خانہ مین نہین پایا ۔ گمان لے گئے کہ وہ شخص جو چار روز تک کہڑا رہکر صورت کو دیکھتا رہا ہے لے گیا ۔ تلاش کیا ۔ اور صورت مذکور کو ایکی بغل مین پایا ۔ آپکو معہ صورت حاکم وقت کے پاس گرفتار کرکے لے گئے اور ستون کہودکر صورت نکال لیجانے کا الزام آپ پر قایم کیا ۔ آپنے جو حال تھا ظاہر کرکے کہا کہ مین نے اس صورت کو نہین لیا بلکہ صورت ستون سے جدا ہوکر میرے پاس آگئی ہے حاکم نے یہ بات باور نہین کی اور آپ کو قید خانہ مین بہیجدیا اور صورت مذکور حوالہ پوجاریان کردی تاکہ اُس جگہ ستون مین لیجاکر مستحکم طور سے لگا دیوین ۔ دوسرے روز پہر پوجاریون نے اُس صورت کو اپنی جگہ نہین پایا ۔ قید خانہ مین آپکے پاس آئے تلاش کیا تو وہ صورت آپکے پاس تھی یہ قصہ حاکم سے جاکر کہا کہ ہم نے وہ صورت اُسی جگہ قائم کی تھی کسی نے آپکو لاکر دیدی ہے آپ سے دریافت کیا ۔ آپ نے فرمایا یہ صورت خود میرے پاس آئی ہے حاکم نے تعجب کیا اور صورت کو ایک صندوقچہ مین سر بمہر بند کر دیا ۔ اور اپنے زیر نظر رکہا دوسرے روز پہر وہی صورت آپ کے پاس چلی گئی جب حاکم نے یہ تماشہ بچشم خود دیکھ لیا ۔ اونکو قید خانہ سے باہر کردیا اور صورت آپکو دیدی جہان چاہے لے جاوے ابتک وہ ستون بت خانہ مین موجود ہے اور یہ حکایت اُس دیار مین شہرت رکہتی ہے اس مین اشعار ہندی وفارسی بہت زبان زد عام ہین ۔

حروف تہجی	نام	سنہ وفات	مقام	کتاب	مختصر حالات
حرف الرا ایضاً	سید راجی	سنہ [illegible] ہجری	دہلی کہنہ	حبیب	آپ خلیفہ شاہ مدار کے صاحب حال وقال علم وکمال تھے خلفائے شاہ مذکور بہت ہین آعظم اور اکمل روسے سید حسن بہاری ۔ قاضی

محمود لکھنوی ۔ قاضی شہاب پرکالہ آتش لکھنوی و قاضی مظہر شیر بیشہ توحید کالپیری و قاضی عبد الملک بہرائچی وسید خاصہ و شیخ آنطلے وشیخ محمود بائین پا کہ ۱۲ سال بائین پاؤن سے کہڑے رہی تھے ۔ اور شاہ مدار بدیع الدین مرید شیخ محمد طیفور شامی اور وہ مرید امام عبد اللہ علمدار اور وہ صدیق اکبر صاحب ولایت تھے زمانہ آخر سنہ ۹۰۵ تک کوئی بدعت کی بات نہین تھی چونکہ ترک وتجرید اس سلسلہ مین بہت ہی سوائی لنگوٹی چہار انگشت کے کہ جس سے اندام نہانی چہپ جائے اکتفا کیا حاشا اور واح بدیع الدین اس سے راضی نہ ہوئے ۔ بلکہ باعث ننگ وعار شاہ مدار ہوئے ہین

حروف تہجی	نام	سنہ وفات	مقام	کتاب	مختصر حالات
حرف الزا	خواجہ زین الدین ڈار کشمیری	سنہ [illegible]	کشمیر	اخبار الاخیار	آپ کے والد خواجہ عبد اللہ خلیفہ خواجہ رفیق الشامی سہروردی کے تھے تجارت کیا کرتے تھے آپ خواجہ حبیب اللہ کے

مرید ہوئے درجہ ولایت حاصل کیا آپکو اپنے پیر سے بڑا اعتقاد تھا ایک روز آپ پیر کے حضور جاتے تھے راستہ مین حضرت خضر علیہ السلام سے ملے عذر کیا کہ ٹہیر نہین سکتا پیر کے پاس حاضر ہونے مین دیر ہوگی اور چلے گئے ؂

حروف تہجی	نام	سنہ وفات	مقام	کتاب	مختصر حالات
//	شیخ روزبہان صغیر البقلی الشیرازی نام ابو محمد بن ابی النصر بقلی	سنہ ۶۰۶ ہجری روز یکشنبہ	شیراز	//	آپنے خرقہ خلافت شیخ سراج الدین محمود بن حنفیہ بن عبد السلام سے پہنا تھا ۔ اور با شیخ ابو نجیب سہروردی در سماع صحیح بخاری اسکندریہ مین شریک تھے آپکی تصنیفات بہت ہین ۔ تفسیر عرائس وشرح شطحیات

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب و ارادت وشمایل وخصایل وخرق و عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
″ز					عربی وفارسی وکتاب الانوار فی شرح الاسرار وغیرہ جامع عتیق شیراز مین پچاس برس تک وعظ کیا ہے۔
ز	شیخ زکریا بن ولویہ کنیت ابو یحیی	۲۹۴ھ	نیشاپور	تاریخ الاولیا	آپ بڑے نامی مشائخ نیشاپور کے ہین آپ مزدوری کر کے اپنا زاد کرتے تھے
″	شیخ زکریا بن یحیی ہروی	۲۵۵ھ ۲۴ رجب	ہرات	تاریخ الاولیا	آپ بڑے نامی مشائخین مستجاب الدعوات سے ہین حضرت امام احمد حنبل نے فرمایا کہ آپ ابدالون سے ہین علوم ظاہری وباطنی مین کامل تھے۔
	شیخ زکریا بن یحیے الہروے	۲۵۵ہجری	ہرات	سفینۃ الاولیا	آپ بزرگان خراسان سے صحبت یافتہ ابوحفص ایک شخص نے آپ سے کہا ایک دینار سرخ رکھتا ہون اور آپکو دینا چاہتا ہون کیا مصلحت ہے آپ نے جواب دیا اگر دے تجھے بہتر ہے اور اگر ندے تو مجھے بہتر ہے۔
″	بابا زاہد ناکامو کشمیری بن بابا شہریف ناکامو	۸۰۲ھ	کشمیر	خزینہ	آپ خلیفہ شاہ قاسم حقانی ہین اول بیعت آپکی اپنے والد بزرگوار سے تھی نقل ہے ایک روز چند احباب بعد نماز تہجد خدمت مین شاہ قاسم حقانی کے چلے جاتے تھے راستہ مین خادم چراغ لئے جاتا تھا۔ ہوا تند چلنے سے چراغ بڑھ گیا۔ آپ نے اونگلی سبابہ دست راست کو اپنے دہن لب سے تر کیا فی الحال انگشت مانند شمع روشن ہوئی اور اس روشنی سے خانقاہ تک پہونچے شاہ قاسم انکو اس حال مین دیکھکر برافروختہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر ایسی قدرت تہی تو کیون ہوا کو حکم نہ کیا کہ چراغ گل نہ کرتی اور حال اپنا مستور رکھتے۔ حالا خدا سے مین نے چاہا ہے کہ بابن شوخی اور تندی تجھکو آگ مین جلاوے بعد چند روز کے آتش محلہ مسکن بابا زاہد مین لگی اور آتش زدگی مین آپ نے وفات پائی۔
حرف السین س	حکیم سنائی غزنوی کنیت ابوالمجد ونام مجدالدین بن آدم	۵۲۵ھ	غزنی افغانستان کا مشہور شہر سلطان محمود غزنوی کا دارالخلافہ تہا	مراۃ السالکین اخبار الاخیار	آپ کو ارادت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی سے تہی آپ شعراے صوفیہ سے مقبول الکلام تھے کتاب حدیقۃ الحقایق آپکی کما ینبغی شعر وبیان اذواق ومواجید ارباب معرفت وتوحید کے لیے دلیل قاطع ہے وقت وفات کچھ زبان سے فرماتے تھے حاضرین نے کان آپکے منہ کے آگے لگا کر سنا یہ بیت پڑھتے تھے ؎ باز گفتم زانچہ گفتم زانکہ نیست ؛ در سخن معنی و معنے در سخن ؛ تاریخ وفات واتمام کتاب حدیقۃ الحقایق ایک ہی ہے یعنی ۵۲۵ھ ہجری تاریخ اتمام کتاب تہی اور وہی سال آپکی وفات کا تہا۔
″	شیخ سہل بن عبداللہ تستری کنیت ابو محمد	۲۸۳ھ ۱۲ محرم	بصرہ	تاریخ الاولیا مراۃ	آپ بڑے اولیاے اقلیم عراق سے ہین علوم شریعت وطریقت کے جامع مذہب حنفی رکہتے تھے آپ مرید شیخ ذوالنون مصری کے ہین۔ طریقہ سہیلہ آپ سے منسوب ہے اور اس طریقہ کی بنا نفس کے اجتہاد اور مجاہدہ پر مقرر ہے آپ مادرزاد ولی تھے آپ فرماتے تھے حبب خدا نے الست بربکم کا آواز سنایا تو مجکو لفظ بلی کہنا دسنا یاد ہے۔ اور اپنی شکم مادر کے حالات سے بہی اچہی طرح یاد ہے۔ نقل ہے جب بائی

[illegible]	نام وکنیت ولقب ولدیت و سکونت وقسم خاندان	تاریخ ولادت و وفات	مقام وفات و مدفن	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمایل وخصایل وخصلت عادات وکمالات وتصنیفات وارشادات وغیرہ-

پر آپ چلتے تھے قدم مبارک تر نہ ہوتا تھا اور آپکے مکان پر شیر اور تمام درندہ جانور حاضر ہوتے تھے آپ ان سے بمحبت پیش آتے تھے اور انکو خوراک دیتے تھے چنانچہ ابتک وہ مکان بنام بیت السباع مشہور ہے ایام طفولیت مین آپکے خالو محمد بن سوار نے کہا کہ یاد کر اپنے پیدا کرنے والے کو فرمایا کسطرح کہا دل مین یاد کر جسوقت خواب مین جاوے اور ایک کروٹ سے دوسرے کروٹ بدلے تین بار کہو (اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاہد) کہا پھر سات بار اور پھر گیارہ بار کہا کہو حلاوت دل مین پیدا ہوئی اور تالب گور رہے آپ نے مجاہدہ کو طلب مشاہدہ کیا ہے بوقت وفات چار سو مرید عالم وعامل طریقت حاضر تھے -

ایضاً	حضرت شیخ سمنون محب نام ابوالحسن	وفات ۲۹۸ھ بقول بعض ربیع الاول روز پنجشنبہ	از اطراف بغداد یا مدینہ	تاریخ الاولیا ومراۃ	آپ نے خود کو بلفظ کذاب مشہور کیا تھا جبتک آپکو کذاب کے نام سے نہ پکارتے جواب نہ دیتے اور نہ آتے

علم شریعت وطریقت مین یکتائے زمانہ تھے اور شیخ سری سقطی و محمد بن علی قصاب و ابو محمد قلانسی کی خدمت مین رہ کر فیض پایا حضرت جنید بغدادی کے ساتھ آپکی قرابت تھی اور حضرت جنید سے پہلے وفات پائی ہے انکا فرمودہ ہے محبت اصل قاعدہ راہ خدا ہے لوگون نے کہا کسواسطے محبت کو مقرون بلا کہا ہے کہا ہر سفلہ دعوائے محبت نہ کرے ؛؛

ایضاً	شیخ سوید سنجاری			تاریخ الاولیا	آپ کملائے محققین وعظمائے مدققین سے ہین انکا فرمودہ

ہے کہ ابتدا سے مین مجاہدہ دریافت کیوقت میں نے اپنے نفس پر سختی کی تھی اور نفس کو پانی نہین دیا اور پیاس کو مارا اور سیاحت ملکون کی کرتا رہا - ایک وقت ایک حوض کے کنارے پر پہونچا نفس نے بڑی شدت سے خواہش پانی پینے کی کی لیکن مین نے پانی نہین پیا اسی وقت ایک سیاہ رنگ کی شے دیکھی کہ میرے بدن سے نکلکر پانی مین گر پڑی مین نے جانا کہ یہ میرا نفس ہے اور مجھی نفس کی گرفتاری سے خلاصی حاصل ہوئی - ؛؛

ایضاً	حکیم سرمد دہلوی	۱۰۷۰ھ	دہلی شاہجہان آباد قریب جامع مسجد	خزینۃ الاصفیا بحوالہ تواریخ جدولیہ	ماده تاریخ - شاہ سرمد در عہد عالمگیر ؛ چون سفر ساختہ بخلد برین گفت تاریخ اکبر مسکین ؛ لی مرقد شہید سرمد این

آپ صاحب جذب وسکر ومستی واستغراق وعشق ومحبت تھے ابتدائے حال یہودی تھے کتاب توریت کو بشوق تمام پڑہا کرتے تھے من بعد مشرف باسلام ہوئے اور دہلی تشریف لاکر علم وفنون ظاہری مین مہارت کمال پیدا کی ناگاہ حضرت عشق دامنگیر حال ہوا وہ شیفتہ حسن ایک ہندو بچہ ہوگئے ایک مدت عشق مجازی مین مبتلا رہے آخر بحکم المجاز قنطرۃ الحقیقت عشق مجاز مبدل بحقیقی ہوا و دیوانہ ومستانہ وبکشوف العورت بازارون مین پھرتے تھے - اور جنگلون اور ویرانون مین رہتے تھے اور غایت سکر ونہایت مستی سے کار انکا یہان تک پہونچا کہ کلمات ہمہ اوست ومن خدایم من خدایم برملا کہتے تھے علماء وقت نے یہ حال سنکر فتوی قتل ومہر سیاست لکہا اور بعد ثبت مواہیر علماء اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ وقت کے آگے پیش کیا اور اجازت قتل لیکر انکو قتل کرادیا - صاحب تواریخ جدولیہ فرماتے ہین کہ حکیم سرمد نے اپنے قتل کے وقت یہ شعر پڑہا اور آخری کلام آپکا یہ بیت تھے ؎ سر جدا کرد از تنم شوخی کہ با من یار بود ؛ قصہ کوتاہ کرد ورنہ درد سر بسیار بود ؛ آپ شاعر تھے رباعیات سرمد مشہور اور زبان زد عام ہین آپکے سرہانے قبر سید ہرے بھرے ہے جنکا ذکر دیکھئے مین نہین آیا ؛؛

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	سنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
س حرف السین	سید حمید بن سید سعید بن فتح محمد بن حاجی ابوبکر بن سید عبدالقادر گیلانی	۹۰۰ سنہ ہجری ۱۴ محرم	لاہور	خزینہ	آپ سادات عظام ومشائخ کرام جامع شرافت ونجابت سے تھے اور علوم ظاہری مین مختار تمام عمر ہدایت وارشاد مین آپکی بسر ہوئی
ایضاً	سلطان میر جو کشمیری	سنہ ۱۱۲۵	کشمیر	خزینہ	برادرزادہ وخلیفہ شیخ نور محمد پروانہ مین تربیت ظاہری و باطنی آپکی خدمت سے پائی اور ہر چہار سلسلون مین بیعت مریدون کو کرتے تھے مگر سنت قادریہ ونقشبندیہ کا زیادہ تر غلبہ تہا۔
ایضاً	مولانا سعد الدین علامہ تفتازانی	۶ جمادی الاول سنہ ۷۹۲	تفتازان مصر وافریقیہ کا مشہور شہر ہے	خزینہ	آپ بڑے عالی ہمت وحافظ آداب شریعت ومقامات طریقت وتصنیفات علوم ظاہری وباطنی موصوف وتبرک وتجرید معروف وعالم بعلوم صرف نحو وحدیث وتفسیر ومنطق ومعانی کتاب مختصر ومطول وغیرہ آپکی تصانیف سے ہین۔
ایضاً	حضرت سید مٹھہ لاہوری نام اصلی سید ابی غفار حسینی	سنہ ۶۶۱	لاہور	خزینہ	آپ اعاظم سادات حسینی وکبرائے مشائخ وقت تھے وطن آبائی آپکا خوارزم تھا جب شہر خوارزم ہاتھہ چنگیز خان سے قتل اور لوٹا گیا سید جمال الدین آپکے والد ماجد نے لاہور مین آنکر سکونت اختیار کی مخلوق لاہور کو آپ سے بڑا اعتقاد ہوا۔ بعد وفات انکی آپ سجادہ نشین پدر خود ہوئے چونکہ آپ غایت درجہ خلیق وشیرین کلام تھے اس لئے مخاطب بخطاب سید مٹھہ ہوئے۔ حالا محلہ آپکی مسکن کا لاہور مین محلہ پیر مٹھہ کے نام سے مشہور ہے ؛
ایضاً	شیخ سیف الدین باخرزی	سنہ ۶۵۸ روز چہارشنبہ	بخارا	خزینہ	آپ مریدان کبار شیخ نجم الدین ہین آپکو اول مین آپکے پیر نے چلہ بٹھایا اور دوسرے چلہ مین شیخ نے دروازہ چلہ کے آنکر دروازہ کہٹکا کر فرمایا۔ اے سیف الدین ؎ منم عاشق مراغم سازوار است ؛ تو معشوقی ترا باغم چہ کار است ؛ اٹھو اور چلہ سے باہر آؤ کہ کام تمہارا تکمیل کو پہونچگیا ہے اور خلوت سے باہر نکالکر آپکو بطرف بخارا رخصت کیا۔ وبدعائے پیر بادشاہان آپکی رکاب مین دوڑا کرتے تھے ؛
ایضاً	شیخ سعد الدین حموی نام محمد بن موید بن ابی بکر بن ابی حسن	سنہ ۶۵۰ ہجری روز عید الضحےٰ	بحرآباد خراسان کا مشہور شہر ہے	خزینہ	آپ اعظم مریدان واکمل خلفائے شیخ نجم الدین کبری ہین کتاب محبوب وسجل الارواح وغیرہ کہ سمجھنا انکا سوائے اہل بصیرت کے امکان نہین رکہتا آپ کی تصنیف سے ہین اور با شیخ صدر الدین قونوی رابطہ ومحبت رکہتے تھے اور شرح فصوص الحکم مین درج ہے کہ ایک روز شیخ صدر الدین قونوی با شیخ سعد الدین مجلس سماع مین موجود تھے شیخ سعد الدین کا وقت خوش آیا اور آنکہہ بند کرکے کچہہ دیر ادب سے کہڑے رہ کر صدر الدین کو بلایا اور آپکو آنکہہ کہولکر دیکہا اور کہا اسوقت آنحضرت صلعم خانقاہ مین تشریف لائے تھے مین نے چاہا کہ جو آنکہین بدیدار پر انوار محبوب کردگار مشرف ہوئی ہین انکو تمہارے منہ پر کہولون۔ نقل ہے کہ ایک وقت آپکی روح کو عروج ہوا تیرہ ۱۳ روز تک بے خود رہے گویا مردہ بے جان فرش پر پڑے تھے جب روح قلب مین آئی تو اٹھے آپکو معلوم نہین ہوا کہ کتنے روز گذرے تھے ؛؛

حرف تہجی	نام وکنیت ولقب وولادیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
حرف سین	شیخ سلیمان بن احمد طبرانی	۲۸ ذیقعدہ سنہ ۳۶۰ ہجری	طبریہ دمشق میں رہے یہان ایک نہر ہے جسکا نصف پانی سرد اور نصف گرم بہتا ہے مگر ملتا نہین	[illegible]	اپنے وقت مین علم فقہ و حدیث وتفسیر مین ثانی نہین رکھتے تھے کتاب معجم کبیر و معجم اوسط و معجم صغیر و دلائل النبوت آپکی تصنیف سے ہین۔
ایضاً	شیخ سلیمان کشمیری		کشمیر محاذ مزار سید محمد نورستانی	ایضاً	پہلے آپ ہندو کشمیری تھے آپکا نام پنڈت شیر کنٹھ تھا آسنے مدرسہ اہل اسلام مین آنکر پڑھنا شروع کیا قرآن حفظ کیا اپنی قوم کے خوف سے سمرقند چلے گئے بعد تحصیل علم کے کشمیر مین آئے چونکہ آپ مسلمان ہوگئے تھے اسوجہ سے آپ کے عزیز وبرادری آپ کے دشمن ہوگئے تھے۔ آپ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کے پاس کولاب کو چلے گئے حضرت امیر نے آپ کے وطن کو پوچھا آپ نے کہا کشمیر باغ سلیمان مین وطن ہے حضرت کبیر نے فرمایا کہ تمہارا شیخ سلیمان نام رکھا۔
ایضاً	شیخ سلیمان بن شیخ عفان	۱۴ محرم سنہ ۹۱۲	دہلی	ایضاً	آپ باشندہ دہلی تھے نقل ہے آپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین قرآن شریف سنایا ہے آپ اپنے وقت مین قرآن پڑھنے مین یکتا تھے۔
ایضاً	حضرت سید سلیمان بہرائچی	سنہ ۹۴۹ از دنیات	بہرائچ اودھ کے شمال مشرق پر حدود نیپال کے ملحق واقع ہے	ایضاً	آپ مرید شیخ علاء الدین اجودہنی کے تھے اکثر برہنہ رہتے تھے نقل ہے کہ ایک ہندنی پر عاشق تھے آپکی برکت سے مسلمان ہوگئی اوس کی عزیزون نے نالش کی۔ حاکم وقت نے کہلا بھیجا کہ اوسکو گھر سے نکالدو ورنہ ہم آتے ہین آپ تلوار لیکر گھر سے باہر نکل آئے اور کہا کہ وہ مسلمان ہوگئی ہے کافر کو دینا جایز نہین ہے اگر لڑنا منظور ہے تو آؤ دیکھو خدا کیا کرتا ہے اوس کے سننے سے دلون مین رعب بڑھ گیا سب پشیمان ہوگئے۔
ایضاً	حضرت امیر سید علی قوام	سنہ ۹۵۰ ہجری	سرائے میران جونپور کے متصل	ایضاً	آپ سادات سوانہ کے خاندان سے ہین۔ آپ شیخ بہاء الدین جونپوری کے مرید ہوئے تھے۔
ایضاً	شیخ سلیمان ترکمان	۱۰ شعبان سنہ [illegible] روز شنبہ	دمشق	ایضاً	آپ بضرورت خاص کے اپنی جگہہ سے نہین اوٹھتے تھے آپ واسطے ستر حال کے بعض اوقات رمضان مین کچھہ کھالیا کرتے اور نماز کو ترک کرتے تھے آپکو کشف میں پوری استعداد تھی کہ حالات دیدہ و ناشنیدہ ظاہر کردیتے تھے۔ امام یافعی فرماتے ہین کہ کھانا اونکا

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	نام موضع و ضلع جہان مزار ہے	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل خرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ

بماہ رمضان اور ترک نماز محض واسطے ستر حال تھی شاید کسی وقت نماز گذار لیتے ہون گے اور کفارت روزہ ادا کردیتے ہون گے۔

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	نام موضع و ضلع جہان مزار ہے	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
حرف السین	سید احمد المشہور بسخی سرور سلطان بن سید زین العابدین	سنہ ۵۷۷ھ	نگاہنہ قصبہ ضلع ملتان	خزینۃ الاصفیا سجو الہ تذکرۃ الشرفا	آپ قدمائے مشایخ وکبرائے اولیائے خطہ ملتان ہین بہ ہیر خاتون لکھہ ولکھہ داتا شہرت رکھتے تھے وبقول صاحب تذکرۃ الشرفا آپ کا نسب آبائی بحضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ بحبید واسطہ درمیانی پہنچتا ہے آپکے والد

بزرگوار اقلیم عرب سے ہندوستان مین تشریف لائے اور موضع کہرسی کوٹ کہ مضافات ملتان سے ہے سکونت اختیار کی اور متاہل ہوئے آپ ولی مادرزاد تھے طریقت مین اولا نعمت موروثی اپنے والد بزرگوار سے پائی بعد اسکے بغداد مین آنحضرت غوث الاعظم سے فیض کامل حاصل کیا اور کچہہ دنون خدمت مین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی مستفیض ہوئے اور وقت واپسی بخدمت حضرت خواجہ مودود چشتی پہنچکر خرقہ خلافت واجازت حاصل کیا تھا اور کاملان وقت سے ہوئے ہین اور بہ رجال الغیب حضرت خضر علیہ السلام صحبت رکھی ابدال واوتاد کو جسوقت چاہتے طلب فرمالیتے تھے اور واسطے حصول قوت حلال کے شبانی کرتے تھے وکاشتکاری کرتے تھے۔ نقل ہے کہ جسوقت آپ لاہور آئے مولوی محمد اسحاق لاہوری سے تحصیل علم ظاہری کے بعد اسکے بمقام قصبہ سودہرہ کہ متصل وزیرآباد ملک پنجاب ہے کنارہ دریا رخت اقامت ڈالا وبعبادت معبود مشغول رہے کوئی متنفس آپ کے حضور حاضر ہوکر محروم نہین جاتا تھا اس لئے بخطاب سخی سرور ولکھہ داتا مخاطب تھے وہان سے آپ بمقام دہونکل تشریف لائے اور خلوت اختیار کی حب وطن دامنگیر ہوئی پھر یہ کہرسی کوٹ جو فی زمانا شاہ کوٹ مشہور ہے تشریف لائے وبدختر عبد الرزاق کدخدا ہوئے ونیز مسمی کہنو خان حاکم ملتان نے اپنی دختر کو آپ کے نکاح مین دیا اس وجہ سے مارے حسد کے برادران خالہ زاد آپکے دشمن ہوگئے آپ معہ عیال زیر دامن کوہ جہان آپ کا مزار ہے جاکر طرح اقامت ڈالی حاسدان نے وہان پہنچکر آپ کو معہ برادر وزوجہ وسید سراج المشہور سیدراج پسر خورد کے شہید کر ڈالا۔

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	نام موضع و ضلع جہان مزار ہے	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	سلطان علاؤالدین اویسی	سنہ ۱۲۴۳ھ	۰	حدیقہ	یہ بزرگ خواجہ صالح محمد بن عبد الخالق اویس اپنے والد بزرگوار کے

خلیفہ تھے اور آپکے والد نے فیض کامل حضرت محکم الدین صاحب السیر کے پایا تھا آپ اپنے باپ کے سجادہ نشین تھے۔

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	نام موضع و ضلع جہان مزار ہے	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	حضرت سفیان ثوری کنیت ابو عبد اللہ بن سعید	۲۳ شعبان سنہ ۱۶۱ھ یا سنہ ۱۲۵ھ جمعہ بقولے	بصرہ	تذکرۃ الاولیا	آپ کو امیر المومنین وامام المسلمین کہتے ہین اور علم ظاہری اور باطنی مین لاثانی تھے ابتدا توبہ کا سبب یہ ہوا کہ ایک روز وقت داخلہ مسجد کے آپ نے غفلت سے اول پاؤن چپ مسجد مین

رکھدیا غیب سے آواز آئی کہ اے سفیان آیا تو ثوری یعنے چارپایہ ہے یہ آواز سنکر بے ہوش ہوگئے۔ جب ہوش مین آئے اپنی ڈاڑھی پکڑ کر طمانچہ مونہہ پر مارا اور کہا چپ پاؤن ادب سے نہین رکھا تب ہی تو تیرا نام زمرہ انسانون سے محو ہوا۔ نقل ہے کہ ایک روز خلیفہ عہد آپکے روبرو نماز پڑھ رہے تھے اور نماز مین اپنے محاسن کو حرکت دے رہے تھے۔ آپ نے کہا ایسی نماز نماز نہین ہے روز قیامت کو یہ نماز اوسکے منہ پر ماریں گے خلیفہ نے کہا آہستہ تر کہو آپ نے فرمایا اگر ایسی بات نہ کرون تو بول میرا خون ہو جاتا ہے خلیفہ تے سماعت کر دل رکہکر دوسرے دن آپکو اس گستاخی مین دار پر چڑہانے کا حکم دیا آپ یہ خبر سنکر آبدیدہ ہوئے اور کہا اے خدا اسکو جو لائق لینے کے ہے یہ کہا خلیفہ اوسوقت تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور تمام ارکان دولت حاضر تھے یکایک اون سب پر چہت گر گئی خلیفہ معہ اراکین ہلاک ہوگئے۔

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔
حروف السین	سلطان مجدالدین طالبہ	۰	سہان دروازہ خسک فیروز آباد	[illegible]	آپ اہل عساکر سے تھے ترک وتجرید مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے۔ کہتے ہین ایک وقت ایسا سیلاب آیا عنقریب تھا کہ برات کو برد کر دیوے لوگون نے آپ سے التجا کی آپ نے فرمایا کہ میرا خرقہ سیل مین رکھدو چنانچہ ایسا کیا اور فوراً سیل واپس ہوگیا اور طغیانی فرو ہوگئی امام فخر الدین رازی آپ کے وقت مین تھے۔
ایضاً	شیخ سلیمان بن عفان المندوی الدہلوی	شب ۱۴ محرم ۹۴۴ھ	دہلی	اخبار الاخیار	آپ ارشاد وترتیب طالبان وتلقین اذکار واشغال درویشان مین یگانہ عصر تھے بہت مسافرت کی اور نعمتین پائین آپ کو نقل ارواح کا مرتبہ ہے مراتب تصرفات نفس سے حاصل تھا اور اسی وجہ سے اکثر احوال قرون ماضیہ کے خبر دیتے تھے آپ تجوید قرآن مین بھی یگانہ عصر تھے اور آپ نے قرآن کو پیش حضرت صلعم کے بعالم رویا تجوید کیا تھا اور شیخ عبد القدوس نے آپ کے آگے تجوید کیا تھا۔
ایضاً	سید حسین بابائی مناری	۹۴۲ھ	۰	اخبار الاخیار	آپ بڑے سیاح وصحبت اندوختہ اور غایت درجہ کے جسیم تھے اور بعہد سلطان سکندر مشہد مقدس طوس سے دہلی مین آئے مگر صحبت آپکی سلطان کو خوش نہین آئی اندر پورانے قلعہ دہلی مسجد بابائی منار مین اقامت کر کے گوشہ گیر ہوئے بعض عورات امرائے سکندریہ معتقد اون کے ہوکر وجہ معیشت ضروری کو بہم پہنچایا کرتی تھین اور آپ اندرون قلعہ زراعت کیا کرتے تھے اور حاصل اوسکا صرف فقرا کو دیا کرتے تھے اور آپ کے اور شیخ جمالی کے درمیان مزاح تھا اور شیخ اکثر اوقات براہ ظرافت آپ کو بعضی امور ناشایستہ نسبت کرتے تھے آپ نے قہر مین آلۂ آلت اپنا کاٹکر شیخ کے پاس بھیجدیا بعضے کہتے ہین کہ یہ حکایت غلط ہے اونکو علت استسقا تھی اور بمشاورت اطبا کے یہ حرکت کر بیٹھے تھے اور شہرت دوسری طرح ہوگئی تھی شیخ جمالی نے یہہ بیت واسطے ایذا بطریق مزاح وظرافت کے کہا ہے ؎ آلتِ پیش را چو ببریدی بعلت پس بگو نہ خواہد رفت ہ واللہ اعلم۔
ایضاً	سید میر بلند	۰	لاہور اندر مسجد وزیر خان شاہ عالمی کیٹڑہ طویلہ کلان کے اندر	حدیقہ	آپ سید تھے اور متقدمین بزرگون مین سے صاحب جذب وتاثیر گذری ہین اصل زمانہ آپکا پایا نہین جاتا کہ کب اور کس زمانہ مین ہوئے ہین آپکا مزار نہایت متبرک اور پر فیض ہے اور ہر سال عرس بھی ہوتا ہے لوگ آپ کی نسبت مشہور کرتے ہین کہ میران بادشاہ کے بھائی تھے۔
ایضاً	سید حسن رسولنما	۲۲ شعبان ۱۱۰۳ھ	بیرون دہلی صحن مسجد مدرسہ	حبیب وبرکات الاولیا	آپ سید عثمان نارنولی کی اولاد سے عارف کامل وفاضل اکمل عاشق بیدل مقبول رب اویسی مشرب پہاڑ گنج بلاغ کلالی دہلی مین باعظمت وجلال وکثیر عیال واطفال وطالبعلمان ودرویشان صاحب حال بطریق توکل اقامت رکھتے تھے۔ ایک روز ایک بیگم معتقدہ نے خواجہ سرا کے ہاتھ دو ہزار روپیہ آپکی خدمت مین بھیجکر یہ استدعا کی کہ حمل اس معتقدہ کا برقرار نہین رہتا بچہ یا ان خون ساقط ہوجاتا ہے آپ نے فرمایا بیگم اوس جگہہ اور مین یہان اگر میرے نزدیک ہوتی مین پاشنہ پا اوسکے شکم پر رکھتا تا کہ حمل قرار پکڑتا خواجہ سرائے عاقل اس بشارت سے خوشدل ہوا اور نیاز مرسلہ بیگم منظور کرا کے یکان حضور حوالہ کر کے مژدہ بقائے حمل بیگم کو

حروف ابجد	نام وکنیت ولقب و ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ

پہنچایا۔ خدا کے فضل وتفاول زبان آپ کی سے فرزند سلیم میعاد مقررہ کے بعد زندہ وسلامت پیدا ہوا آپکی ایک معتقد سید شجاعت خان نے بارہ دری سنگین بنوادی اور روضہ منورہ بے گنبد بنا کیا۔ مولف نے آپ کے سرہانے کی دیوار کے اوپر یہ کتبہ پتھر مین لکھا دیکھا۔ حسن رسول نما افتخار آل حسین۔ اویس قرنی ثانی و ثالث حسین۔ سُنا گیا ہے کہ آپ ہر کسی خواہشمند کو حضرت صلعم کی زیارت کرا دیا کرتے تھے خلقت کا ہجوم بہت ہونے لگا صلاح وقت سمجھکر آخر کو پانچسو روپیہ زیارت کا مقرر کردیا۔ از کتاب مولوی سید احمد صاحب آپ نے ایک کھونٹی گاڑی ہوئی تھی اور اپنے گلے مین ایک رسی ڈالکر اوس کھونٹی کے گرد پھرا کرتے تھے۔ اور یہ مصرع پڑھتے تھے۔ ہستم سگ رسول رسن گردن ماست۔

حروف ابجد	نام وکنیت ولقب و ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
[illegible]	حضرت شقیق بلخی کنیت ابوعلی بن ابراہیم	در رمضان روز پنجشنبہ سنہ ۱۷۴ھ	ختلان کشمیر و بدخشان کی سرحد پر مشہور شہر ہے	اخبار الا[illegible]	آپ شاگرد امام زفر کے اور اوستاد حضرت حاتم اصم کے اور مرید حضرت ابراہیم ادہم بلخی کے تھے مذہب حنفی رکھتے تھے۔ حضرت امام موسی کاظم کے زمانہ مین تھے آپ کا مقولہ ہے کہ ہم نے پانچ چیزون کو پانچ چیزون مین پایا۔ ۱۔ قوت کو تلاش کیا تو اوس کو

صلوٰۃ الضحیٰ مین پایا۔ ۲۔ قبر کی روشنی کو ڈھونڈا تو اوسکو رات کی نماز مین پایا۔ ۳۔ جواب منکر نکیر کو تلاش کیا تو اوسکو قرآن کی تلاوت مین پایا۔ ۴۔ عبور پل صراط کو ڈھونڈا تو اوسکو روزہ وصدقہ مین پایا۔ ۵۔ عرش کا سایہ تلاش کیا تو اوس کو خلوت مین مین پایا۔ آپ شہید ہوئے ہین۔ آپ نے بہت علوم مین کتابین تصنیف کی ہین پیرو اوستاد حاتم اصم تھے ایکہزار سات سو ۱۷۰۰ اوستادون کی شاگردی کی ہے اور فیض پایا ہے۔

(یہان سے تا آنحضرت صلعم سلسلہ سہروردیہ وچشتیہ ایک ہین اور حضرت سدید الدین سے سلسلہ چشتیہ جاری ہوا ہے)

حروف ابجد	نام وکنیت ولقب و ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
[illegible]	خواجہ شمس الدین محمد کوسوی۔ قصبہ ہے تابع ہرات	۲۶ جمادی الاول سنہ [illegible]	ہرات قریب مسجد جامع	اسرار الا[illegible]	آپ اعظم مشایخ ہرات ہین آپ اولاد امجاد شیخ احمد جام سے ہین صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ خرقہ شیخ احمد جام کہ اُن کو خواجہ ابوسعید ابوالخیر سے حاصل ہوا تھا آپ کو پہنچا تھا

اوسکے گریبان مین خرقہ وصلہ پیرہن حضرت رسول کریم صلعم سیا ہوا تھا اور اوس خرقہ سے انواع انواع کے خوارق و کرامات ظہور مین آتے تھے چنانچہ بعد وفات حضرت جام تمام اولاد حضرت جام نے چاہا کہ خرقہ مذکور کو پارہ پارہ کرکے باہم تبرکاً تقسیم کرلیوین لیکن جو کوئی اس نیت سے اوس خرقہ کو ہاتھ مین لیتا تھا وہ خرقہ اوسکے ہاتھ سے غائب ہوجاتا تھا آخر بدست خواجہ شمس الدین قرار پایا دوئم جس گھر مین اوس خرقہ کو رکھا اوس گھر مین حاجت شمع وچراغ نہین تھی وہ مکان اوس خرقہ سے خود بخود روشن ہوجاتا تھا سوئم جس جگہہ وہ خرقہ رکھا جاتا تھا ہر وقت آواز ذکر وصلوٰۃ وہان سے ظاہراً سُنی جاتی تھی جواہر الاسرار مین اوس خرقہ کا مفصل حال درج ہے آپ تصنیفات شیخ محی الدین ابن عربی کے بڑے معتقد تھے اور مسئلہ توحید موافق اوسکے برسر ممبر بیان فرماتے تھے۔ کسیکو گنجایش انکار نہین ہوتی تھی۔ آپ سماع کو دوست رکھتے تھے مجلس سماع یا وعظ مین اگر کسی کو خطرہ دل ہوتا فوراً اوس کا جواب فرمادیا کرتے تھے۔

حروف تہجی	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	مقام وفات و مدفن	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادت و شمایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
حرف الشین	میر شرف الدین کشمیری	۱۱ شوال ۱۱۳۰ھ	کشمیر	خزینۃ	آپ فرزند میر دوالنبی شادی پوری کشمیری ہین اگرچہ آپکو بیعت اپنے والد بزرگوار سے تھی لیکن دیگر مشائخ عظام سے بھی فیوض طریقت حاصل کی تھی اور جو سایل آپکی خدمت مین حاضر آتا صفائی باطن اور کشف سے اوس کے مطلب سے خبردار ہوجاتے تھے۔
ایضاً	شاہ شجاع کرمانی کنیت ابو الفوارس	[illegible] جمادی الاول	کرمان	تاریخ الاولیا خزینۃ	آپ قطب الوقت اور عظمائے اعیان طریقت اور واقفان حقیقت تھے آپ کے والد ماجد کرمان کے تھے بعد وفات والد کے آپنے سلطنت سے علیحدگی اختیار کی۔ اور خدا سے رجوع ہوئے آپ مرید شیخ ابو حفص حداد کے ہین اور صحبت مین ابو تراب نخشبی و ابو مزاحم مصری و ابو عبید بصری رہے اور فیض حاصل کیا چالیس برس خواب نہین کیا تھا آنکھونمین نیند آتی تھے۔
ایضاً	شاہ محمد شرعی	سنہ ۹۴۹ھ	چندیری مالوہ کا مشہور شہر ہے	[illegible]	آپ عظمائے مشائخ و کبرائے علماء وقت خود تھے دعمل دعوت آیات قرآنی و اسمائے الہی مین ثانی نہین رکھتے تھے چنانچہ بروز جمعہ بادشاہ وقت کو بقوت و تصرف اس علم کے اپنی طرف بولاتے تھے اور حاجات مسلمانون کی برلاتے تھے ایک تسبیح رکھتے تھے جب اوس کا دانہ اول پھیرتے بادشاہ کو ارادہ ملاقات متحرک کرتے اور دوسرا دانہ پھیرانے سے بادشاہ عزم سواری کرتے اور تیسرے دانے کی جنبش دینے سے سوار ہوجاتے تھے اور اسی طرح پر ہر دانہ کی جنبش دینے سے سوار ہوجاتے تھے اور اسی طرح ہر دانہ کی جنبش دینے سے آپ بتا دیتے تھے کہ اب بادشاہ فلان جگہہ آگیا ہے۔ یہانتک کہ بعد جنبش دینے آخیر دانہ تسبیح کے بادشاہ حاضر ہوجایا کرتے تھے۔ ایک روز بچہ غلام نے وہی تسبیح صندوق سے نکالکر اوسی طرح پھیرنی شروع کی ناگاہ بادشاہ پہنچ گئے آپ سخت فکر بے وقت اور بے طلب بادشاہ کا کیا تو معلوم ہوا کہ بچہ غلام نے تسبیح گردانی کی تھی۔
ایضاً	شاہ حسین بن سید عبد القادر بن سید حمید لاہوری۔	۱۱ ربیع الثانی ۱۲۰۵ھ	لاہور محلہ سید مٹھا عمر ۶۶	ایضاً	آپ سادات عظام گیلانی سے تھے اور بیعت دست بدست آبائے کرام خود سے رکھتے تھے اور تیر دعا آپکا کبھی نشانہ سے خطا نہین جاتا تھا نقل ہے کہ آپ نے اپنے دروازہ کے باہر ایک چوب استادہ کی ہوئی تھی علی الصباح خلق کثیر اہل حاجات آنکر آبخورہ پانی کے اوسپر رکھتے تھے آپ بعد فراغت وظیفہ وغیرہ کے پانی آبخورون پر دم کیا کرتے تھے واسطے شفائے بیماران وہ پانی حکم اکسیر رکھتا تھا آخر ایک شخص فاضل نام رنگریز نے از راہ خبث باطن اوس چوب پر نجاست لگا جایا کرتا تھا خدام صبح کو نجاست سے پاک کردیا کرتے تھے آخرش تنگ ہوکر غلام نے آپ سے کہا فرمایا صبر کرو ظالم خود بخود سزائے کردار خود پہنچ جائے گا پس چند روز مین فاضل مذکور دیوانہ ہوگیا اور نجاست کھاتا پھرتا تھا آپ کے مدفن کے نزدیک ایک چاہ ہے جو ماموں بھانجہ کے نام سے مشہور ہے چنانچہ گل واسطے شفائے بیماری دنبل گلو کہ ہندی مین گل پیڑا کہتے ہین وارد ہوئے شفا ہے جو آپ کی دعا کا اثر ہے۔

حرف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
حرف الشین	شیخ شمس الدین عطا	٠	دہلی کہنہ متصل مقبرہ ہمایون	٠	درویش صاحب کمال صاحب ارشاد وہدایت تھے ہمیشہ آگ جلاتے اور اوس کے خاکستر پر بیٹھا کرتے تھے

اور وہان ایک گڑھا کھودا ہو تھا رات کو اوس مین رہتے اور اوپر سے خاکستر سے چھپ جاتے تاکہ کوئی دیکھ نہ لیوے سلطان المشایخ بارہا آپ کی ملاقات کو آئے جو ہین کہ آپ کو خبر اون کی تشریف آوری کی ہو جاتی فوراً اس گڑھے مین چھپ جاتے ہرگز دوچار نہین ہوتے کسی سے اُنس نہین رکھتے ایک سیدزادہ آپ کے قرب وجوار رہتا تھا کبھی کبھی اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پکا کر لاتا اوس کو تناول فرماتے ایک روز اوسی سیدزادہ نے عرض کی یا حضرت ہر فقیر ومسکین کو آپ کا دیدار میسر آتا ہے شیخ نظام الدین کہ مرید رشید گنج شکر ہین باہمہ کمالات بارزوے ملاقات آتے ہین آپ ملاقات نہین فرماتے اس مین کیا اسرار ہے فرمایا وہ ولی عظیم الشان ہے لیکن جاہ وجلال دنیوی بہت رکھتا ہے فقیر تارک الدنیا کو اوس کی ملاقات زیبا نہین ولیکن غسل تجہیز وتکفین میری وہی کرین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مؤلف نے زبانی معتبران سے سُنا ہے کہ وقت غدر ۵۷ء جو کوئی مفلس اور نادار آپ کے مزار پر آتا موافق حیثیت وگذارہ کے کچھ نہ کچھ نقد آپ کے مزار سے ملجاتا تھا۔

حرف تہجی	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حالات
ایضاً	شیر شاہ قادری ملتانی۔	٠	دریا ملتانی پانچ کوس پرے آپکا مقبرہ ہے	[illegible]	آپ بزرگ ترین بزرگان ملتانی سے خاندان قادریہ مین صاحب کشف وکرامات وخوارق عادات تھے ہزارون اس خاندان کے مُرید ہین۔ حضرت سادات گیلانی صاحبان اوج کے ساتھ آپ کا پیری شجرہ ملتا ہے سجادہ نشین اس

مزار کے علاوہ ظاہری عزت کے باطنی عزت بھی رکھتے ہین۔

حرف تہجی	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حالات
ایضاً	مولانا شاہ گدا کشمیری۔	شب پنجشنبہ ۱۰۲۴ھ	کشمیر	خزینہ	آپ مرید وخلیفہ شیخ مخدوم موسی کے ہین جو آج کل خلفائے شیخ احمد کے تھے حال وفات آپ کا تواریخ اعظمی مین

اس طرح پر درج ہے کہ شب پنجشنبہ ۱۰۲۴ھ آدھی رات کو خواب استراحت سے اوٹھے اور تجدید وضو کیا اور حجرہ مین بیٹھکر ذکر اثبات نفی مین مشغول ہوے جب ذکر مین گرم ہوے خانقاہ جنبش مین آئی اور زلزلہ عظیم نمودار ہوا اور سب اہل محلہ اور سکنائے قرب وجوار بیدار اور خبردار ہوکر خانقاہ مین آئے اوس وقت سے لیکر چاشت تک شیخ ذکر حق مین مشغول رہے بعد اسکے سر بسجدہ رکھکر جان بحق ہوئے۔

حرف تہجی	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حالات
ایضاً	شیخ شہاب الدین مقتول نام یحیی بن حبیش	۵۸۷ھ ہجری	حلب	[illegible]	حکمت مشائیان واشراقیان مین عالم متبحر تھے اور اس بارہ مین تصنیفات لائقہ رکھتے تھے بعضے آپ کو منسوب بسیمیا اور بعض آپ کو باعتقاد حکمائے متقدمین کرتے ہین باوجودیکہ شرح

دیوان حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مین آپ لکھتے ہین۔ قولہ قدماء حکمائے اشراقی کہ بودہ اند وبعضے انبیا اولیا افہام حکمت را بوحی والہام معلوم گفتہ اند وگویند آغاز ایشان شیث علیہ السلام است وہرمس الہرامسہ کہ ادریس

حروف تہجی	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات	مقام وفات و مدفن	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔
					احکام نجوم و طلسمات و طب ست ادریس علیہ السلام اند و لقمان شاگرد داؤد علیہ السلام بود۔ فیثاغورس شاگرد سلیمان علیہ السلام اورا افلاطون خاتم حکماء اشراقیت و ارسطو کہ شاگرد او بود طریق نظر پیش گرفت و وزیر سکندر ذوالقرنین پسر فیلقوس رومی بود و حکمت را تدوین کرد و اورا معلم اول گویند و حکماء در رکاب او میرفتند و استفادہ میکردند لہذا ایشان را مشائین گویند۔ بعد از ارسطو حکمت تحریف یافت و اعظم اسباب تحریف نقل کتب حکمیہ بودہ از لغت یونان بلغت عرب اور تاریخ امام یافعی میں لکھا ہے کہ اوسکو خلیل عقیدہ و باعتقاد حکماء متقدمین متہم کیا تھا۔ اور حلب میں علماء وقت نے فتویٰ قتل دیا تھا و بعض کہتے ہیں قید کیا بعض کہتے ہیں قتل اور سولی چڑھایا تھا اور بعض کہتے ہیں بھوکا رکھکر مارا تھا۔
حرف الشین	شاہ گردیز ملتانی	۰	ملتان	۰	آپ معاصر حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا اور اصل سادات گردیز سے تھے کہ نواح غزنین میں واقع ہے وہاں سے آن کر شہر ملتان میں سکونت اختیار کی تھی آپ قبر خود سے دست بیعت مریدوں کو دیا کرتے تھے اور ابتک آپ کی قبر میں وہ راہ موجود ہے جہاں سے آپکا ہاتھ بیعت کے واسطے نکلتا تھا ایک روز شیخ صدر الدین پسر حضرت بہاؤ الدین ذکریا نے اپنے والد بزرگوار کے آگے عرض کی کہ جس حالت میں خوارق عادات شاہ گردیز سے ظاہر ہوتے ہیں پس آپ کے فرزندان کی طرف کون رجوع کریگا بچند مرتبہ اسی طرح انہوں نے اصرار عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تم خود بر سر قبر شاہ گردیز جاکر التماس کرو کہ رعایت شریعت جد خود محمد صلعم آپ پر لازم ہے چنانچہ شیخ صدر الدین نے ویسا ہی کہا پس اوس روز سے قبر سے باہر ہاتھ آنا ایکا بند ہو گیا
ایضاً	شیخ شہاب الدین حق گو عاشق خدا	۲۹ شوال چہار شنبہ ۷۶۶ھ	زیر قلعہ دہلی		آپ پسر شیخ فخر الدین زاہد کے ہیں آپ کا حق گو لقب اسلئے ہوا کہ سلطان محمد بن تغلق نے حکم کیا کہ ہم کو محمد عادل کہیں آپ نے بادشاہ کے حضور میں محمد عادل کہنے سے انکار کیا بلکہ کہا کہ میں ظالم کو عادل نہیں کہہ سکتا سلطان محمد نے غضبناک ہو کر قلعہ دہلی سے نیچے گروا دیا۔
ایضاً	شاہ قاسم انوار	۸۳۷ھ	خرخرجام صوبہ میں واقع ملک عرب	سفینۃ الاولیا	آپ سادات آذربائیجان سے تھے اوائل میں نسبت ارادت شیخ صدر الدین اردبیلی آپ کے تھے بعد اوس کے بصحبت صدر الدین علی کہ جو مریدان اوحدین بن علی کرمانی سے ہیں پہنچے تھے اور بہاؤ الدین نقشبندیہ کو بھی آپ نے دیکھا ہے۔
ایضاً	شیخ شمس الدین نام محمد بن احمد حنبلی	۲۷ رمضان روز چہارشنبہ ۱۱۷۱ھ	مرشد آباد	سفینۃ الاولیا	آپ صوفی حنبلی مذہب تھے۔
ایضاً	خواجہ شمس الدین محمد الکوسوی۔	۸ جمادی الاول ۸۶۳ھ روز شنبہ	متصل قصبہ ہرات سے ابو بر بدمرغ	ایضاً	آپ اولاد حضرت شیخ الاسلام احمد الجامی النامقی ہیں اور خدمت میں شیخ زین الدین جافی و شیخ شہاب الدین عمر جاتی سے مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا شمس الدین محمد رشید وغیرہ

[illegible]	نام وکنیت ولقب وسکونت وولدیت وقسم خاندان	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ

آپ کی مجلس مین حاضر ہوا کرتے تھے معارف و لطایف خواجہ موصوف کی کرتے تھے مجلس سماع مین آپکو وجد عظیم ہوا کرتا تھا و جیجہ ہاے مارا کرتے تھے مجلسیان حاضرین کو اثر ہوتا تھا اور جس کی خاطر مین کچھ گذرتا تھا اسطرح پر بغیر کہین سمجھے ظاہر کر دیا کرتے تھے۔

نقشبندیہ	مولانا شمس الدین محمد رومی۔	۱۲ ماہ صفر سنہ ۹۰۹ ہجری	گازر گاہ ہرات نزدیک مزار شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری	[illegible]	آپ اعظم و اکمل مریدان مولانا سعد الدین کاشغری ہین اور نبیرہ حضرت مولانا عبد الرحمن جامیؒ آپکا فرمودہ ہے کہ جو کوئی جمعہ کی رات کو تین ہزار بار درود شریف اوپر رسول صلعم کے بھیجے وہ حضرت سرور کائنات کی خواب مین زیارت کرے گا۔
ایضاً	حضرت شمس الدین ملتانی و تبریزی	.	بیرون شہر ملتان روضہ ہے	خزینۃ الاصفیا	آپ سادات عظام موسوی سے ہین بڑے صاحب کمالات ملتان مین ہوئے ہین لوگ قصہ کباب بھوننے کا آتش آفتاب سے آپ ہی کی نسبت مشہور کرتے ہین یہہ غلط ہے

جو بعض آپکو حضرت شمس الدین تبریزی سے مشہور کرتے ہین آپ کی اولاد امجاد مذہب شیعہ رکھتی ہے اور لاہور وغیرہ مین بسادات شمسی مشہور ہے۔

ایضاً	سید شمس الدین و سید ابو طالب عسکری	۹۵۵ ہجری	احاطہ نقش قدم دہلی	[illegible]	آپ دونو صاحب باہم عقد اخوت باندھکر سیر و سیاحت معمورہ عالم کرتے ہوئے دہلی مین آئے اسوقت مین شاہ محمد فیروزآبادی کہ علم دعوت و تسخیر جنیان مین بڑی

شہرت رکھتے تھے چنانچہ اونکی شعبدہ بازی کی ایک نقل ہے کہ ایک روز واسطے مہمانون کے دستر خوان بچھایا گیا اون مین سے ایک مہمان نے جغرات طلب کیا شاہ محمد نے اوسیوقت ایک دیگ پر از جغرات غیب سے لاکر اوس مہمان کے آگے پیش کر دی اوسی اثنا مین ایک عورت نے آنکر فریاد کی کہ اسیوقت ایک بچہ غلام سیاہ رنگ سر و پا برہنہ دیگ جغرات اوٹھاکر اس گھر مین لایا ہے۔ شاہ مذکور نے کچھ دیکر اوس عورت کو واپس کر دیا اس قسم کے شعبدہ بازی دیکھکر لوگ بہت گرویدہ رہا کرتے تھے چنانچہ سلطان ابراہیم کے زمانہ سے لیکر اسلام خان بن شیر خان کے زمانہ تک ہمیشہ معزز و مکرم چلے آتے تھے۔ اتفاقاً شاہ محمد کے دل مین یہہ خطرہ پیدا ہوا کہ مبادا بسبب ان دو بزرگ کے میری مشیخت مین فتور آجاوے پس ان دونو کو کسی طرح اپنا کر لیجیے اسلئے منت و سماجت کرکے دونو کو اپنا مہمان کیا اور التماس کی کہ دونو عزیز بطور حضور خود میرا گھر روشن کرین اور اسکو اپنا گھر سمجھین چونکہ آپ دونو صاحب مسافر بے سر و سامان تھے بضرورت وقت رخت اقامت اون کے گھر رکھا سید محمد شاہ کے گھر دو لڑکیان ناکتخدا تھین پیغام تزویج ایک کا سید ابو طالب کو دیا سید نے جواب دیا کہ ہم مسافر ہین تجرید و تفرید مین قدم رکھا ہوا ہے ہم کو معذور رکھو یہہ انکار شاہ محمد کو سخت ناگوار گذرا اور دونو کو شاہ محمد

[illegible]	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔

نے ٹکر مین شہید کردیا بڑا فتنہ برپا ہوا اور مصیبت کربلا از سر نو تازہ ہوئی بالضرور جنازہ ہر دو کو یا جا بہا لے خون آلودہ و دعلم ہائے سیاہ اوٹھایا اور حرمگاہ نقش قدم صلعم مین دفن کیا قبور اونکی زیارت گاہ خلایق ہین ۔ سید شاہ محمد کو اس تہمت سے قید کرلیا اور علماء وقت نے اون کے قصاص مین اختلاف کیا او شیخ محمد امان پانی پتی نے محضر قتل سید مذکور پر دستخط نہین کئے آخر کو قید خانہ مین شاہ محمد نے وفات پائی اور بعد وفات اوس کے پیر و ن کو ملزمان کی طرح رسی سے باندہ کر قید خانہ سے باہر ڈالا وبسبی بعضے درویشان نزدیک کوشک بزور دفن کیا۔

[illegible]	حضرت شمس العارفین	۲۴ رجب سنہ ۶۳۰ ہجری	پہلے درگاہ متصل ترکمان دروازہ شاہجہان آباد عرف دہلی	[illegible]	آپ کا حال حسب ونسب کا معلوم نہین ہوا الا یہ مزار آبادی شہر دہلی حال سے پہلے کا ہے اور ترکمان دروازہ آپ کے نام سے شہرت رکھتا ہے ۔ لیکن سنا جاتا ہے کہ در اصل دوسرے صاحب شاہ ترک بیابانی ہین جنکا مزار دروازہ مذکور کے

قریب تر ہے واللہ اعلم بالصواب اور مسموع ہے کہ حضرت شمس العارفین ہمعصر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی کے تھے حضرت خواجہ صاحب موصوف نے آپ کو فرمایا تھا کہ آپ کیون ویرانہ جگہہ مین استقامت رکھتے ہین جواب کہ یہہ ہی جگہہ آباد ہو جاوے گی چنانچہ آپ کا فرمودہ برحق ہوا کہ دہلی نو یعنے شاہجہان آباد ہمیشہ آباد ہوا۔

ایضاً	شاہ جلال ملقب بہ گنج رواں		گلبرگہ	روضۃ الاولیا	آپ کا ملک دکہن مین آنا قبل قدوم بزرگان چشت اہل بہشت پایا جاتا ہے اور چونکہ ملفوظات آپ کے حوادثات زمانہ کیوجہ

سے غارت ہو گئے تھے اسلئے پورا حال آپکا معلوم نہین ہوتا لیکن بزرگی اور ولایت آپکی طبقہ بہ طبقہ بحد تواتر پہنچی ہے آپ کے مرقد منور مہبط انوار وبرکات وکعبۂ ارباب حاجات ہے۔

ایضاً	شاہ خاکسار	بعہد سلطنت شاہ عالمگیر بادشاہ	گلبرگہ	ایضاً	آپ دودمان سادات عظام سے ہین آپکا سلسلہ ارادت بحضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی بواسطہ سید عبد الرزاق

پہنچتا ہے آپ کے روضہ کی جائے پر فزا کی تعریف اور فوٹو روضۃ الاولیا نے خوب کہینچا ہے ۔

ایضاً	شیر وانی خان چشتی	سنہ ۱۰۸۲	پائین سرای سید یحیی در راہیہ سلطان المشایخ روبروی باغیچہ یسین خان	[illegible]	آپ عزیز صالح وصاحب درد تھے اور ہمیشہ تیمارداری فقرا ومحتاجان ومسکینان ومستمندان کیا کرتے تھے شاعر بھی تھے چنانچہ ابیات نعتیہ بدروازہ نقش قدم شریف آپ ہی کے ثبت ہے ؎

رب ہے گم کنان رہنمائے محمد ٭ ہدایت دہندہ ہدائے محمد

ایضاً	شیخ عثمان		قلیچہ نقش قدم شریف سراہ حجرہ پختہ وخطیرہ مختصر	ایضاً	آپ بہت بڑے صاحب کرامت تھے دست غیب کہتے ہین آپ کو حاصل تھا اور بڑے کہتے تھے تین سو برس کی عمر تھی اندرون شاہجہان آباد یعنی دہلی حال محلہ جوہریان متصل حویلی نجم خان ہمیشہ

حرف تہجی	نام کنیت ولقب وسکونت وولدیت وقسم خاندان	تاریخ وسنہ وفات	نام مقام مزار ومحل وفات	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔
حرف الشین	مخدوم شاہ عالم صدر	سنہ ۱۱۳۶	قصبہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ پنجاب	خزینۃ الاصفیا	آپ بزرگان دین متین سے صاحب عشق ومحبت وزہد وریاضت وکشف وکرامات تھے علم ظاہر وباطن مین آپ کو پورا کمال تھا ہزارون آپ کے وسیلہ جمیلہ سے منزل مقصود تک پہنچے تمام عمر آپنے زہد وریاضت وہدایت وارشاد مین
ماده تاریخ مخدوم شہ عالم					
ایضاً	شاہ رحمت اللہ لاہوری۔	سنہ ۱۱۲۴ ہجری	لاہور	ایضاً	آپ حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی کی اولاد سے ملتان سے لاہور آئے آپکا زہد وکرامات دیکھکر بہت لوگ مرید ہوگئے آپ کی اولاد لاہور اور موضع ڈہولن وال مین موجود ہین۔ ملتانی۔ لاہوری۔ امرتسری۔ جولاہے۔ وریائی باف آپ کے خاندان کے بہت مرید ہین آپ کا مزار فرشتون کا مزار کہلاتا ہے۔ وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ اس گھر کے معمار مرید بہت تھے دن کو بسبب کار سرکار فراغت نہین ہوتے تھے رات کو معمارون نے جمع ہو کر ایک رات مین اپ کا مزار تعمیر کردیا اور مشہور ہوا کہ رات کو فرشتے بنا گئے۔ یہہ مکان بہت اچھا بنا ہوا تھا سکہہ اسکو گرا کر چلے گئے تھے مریدون نے پہر بنا دیا۔
حرف الصاد	حضرت شیخ صلاح درویش	•	ردولی ضلع بارہ بنکی اودھ	اخبار الاخیار	آپ صاحب ولایت ردولی تھے حضرت احمد عبد الحق فرماتے ہین کہ جب مین سیاحت کرکے ردولی گیا اور وہان کے رہنے کی آپ سے اجازت چاہی اور آپ کے روضہ پر بعد پڑھنے فاتحہ کے ایک گھڑا پانی اور ایک مصلے کے عنایت ہونے کی درخواست کی آپ کی قبر سے آواز آئی کہ حوض مین اوتر کر گھڑا و مصلے لیلو چنانچہ حوض مین سے آپ نے اُتر کر ایک گھڑا اور ایک چار پائی کا جہلنگا نکالا اور خیال کیا کہ یہہ ہی جہلنگا بجائے مصلے ملا ہے۔
ایضاً	حضرت شیخ صوفی بدھنی۔	سنہ ۷۳۰ ہجری	اودھ مین	ایضاً	آپ کیتھل مین رہتے تھے تارک الدنیا تھے جب آپ حال مین مشغول ہوتے تو سر جدا اور ہاتھ پاؤن جدا جدا ہوجایا کرتے تھے نقل ہے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور آپ کو مغلان چنگیز خان نے قید کرلیا اور چند روز قید خانہ مین مع دیگر قیدیان کے بھوکے اور پیاسے رہے تو حضرت خواجہ قطب الدین نے کاک یعنی نان ہائے گرم اپنی بغل سے نکالتے اور شیخ بدہنی ایک بدہنی یعنے آفتابہ گلی اپنے خرقہ سے نکالتے۔ اور سب قیدیون کو دیتے تہے اوس روز سے خواجہ قطب الدین کاکی اور شیخ صوفی بدہنی مشہور ہوگئے۔
ایضاً	حضرت میر صالح المتخلص بکشفی بن عبد اللہ اکبر آبادی	۱۲ شعبان سنہ ۱۱۰۰ بقول مخبر الواصلین سنہ ۱۱۳۵		خزینۃ الاصفیا	آپ نے خرقہ خلافت شاہ نعمت اللہ سے بسلسلہ قادریہ پہنا تھا اور دیگر سلاسل مین بھی اجازت تلقین رکھتے حالت ذوق وشکر مین اشعار ابدار بھی بمضامین حقایق ودقایق فرمایا کرتے تھے۔

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔
حرف الضاد	حضرت شیخ ضیاءالدین شیروانی	۱۸ ذوالحجہ سنہ ۷۰۰ھ	بیرون شہر لاہور مزنگ	[illegible]	اصل وطن آپکا شیروان تھا وہان سے بطلب حق ہند کو آئے اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی کی خدمت مین رہ کر تکمیل کو پہنچے تھے بعد اونکی وفات کے لاہور مین قیام کیا اور تمام عمر ہدایت وارشاد طالبان خدا مین بسر کی۔
حرف الطاء	حضرت خواجہ طاہر رفیق اشائی کشمیری بن خواجہ ابراہیم	سنہ ۱۰۱۱ھ غرہ ذوالحجہ مادہ تاریخ شیخ اکمل	کشمیر	[illegible]	آوایل مین آپ بزازی کرتے تھے پھر اوس کو ترک کرکے زراعت کرنا شروع کیا جو کچھہ کماتے وہ یتیمون اور محتاجون کو دیدیتے آپ کو حضرت خضر سے فیض ہوا ہے
ایضاً	حضرت خواجہ طاہر غنی کشمیری اشائی	سنہ ۱۰۸۳ھ	کشمیر	ایضاً	آپ شیخ مراد رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین بڑے متشرع تھے آپ کا دیوان بڑا پاکیزہ کلام ہے۔
ایضاً	حضرت شیخ طلحہ بن محمد صباح نیلی	یکم رمضان سنہ ۳۲۱ھ	خراسان	سفینۃ الاولیا	آپ اکمل مریدان حضرت شیخ ابو عثمان جیری کے ہوے ہین
ایضاً	حضرت شیخ طٰہٰ متوکل بن شیخ کمال	سنہ ۱۱۵۰ھ	۔	رسالہ حبیب	آپ سلسلہ قادریہ وچشتیہ مین اپنے والد کے مرید تھے اور بہت بزرگان سے فیض یاب ہوکر مقتدائے

عارفان وپیشوائے واصلان ہوئے ہین ہر چہارشنبہ کو بزیارت روضہ سلطان المشائخ جایا کرتے تھے اور روبروئے مرقد مبارک نشست رکھکر فقرا ومسکینون کو برفتوح ندار بیش آتے تھے اور صحبت دنیا داران سے بیزار رہتے تھے اونہین دنون مین نواب مہابت خان بھی بدہ کے روز زیارت کو آیا کرتے تھے مگر آپ نے کچھہ التفات نواب کی طرف نہین کیا نواب نے آزردہ خاطر ہوکر حرکات ناپسندیدہ واقوال ناشایستہ کہنے شروع کئے کہ ان درویشون نے خرقہ پہنکر آپ کو بایزید وقت سمجھہ رکھا ہے اور کچھہ ان سے ہو نہین سکتا خسر الدنیا والاخرت یہہ ہی درویش ہین نواب نے چاہا کہ پہلے پہنچے فقر سے روضہ مین وہان جاکر بیٹھہ جاوین جہان آپ بیٹھا کرتے تھے آپ اونکی نیت سے مطلع ہوکر اپنا آنا دوسرے وقت مقرر کردیا تاکہ اجتماع نہ ہووے لیکن نواب نے جاسوس مقرر کردے کہ جسوقت فقیر آوے اور بیٹھے خبر پہنچاؤ تاکہ مین وہان جاکر بساولون سے فقیر کو اٹھوادون اور خود اونکی جگہہ بیٹھ جاؤن۔ چنانچہ ایک روز نواب کے نقیبون نے خبر دی کہ شیخ روضہ مین آئے ہوئے ہین مجرد اس خبر کے سننے کے نواب روضہ مین آگئے لیکن جو ہین بساولان فقیر کو پکڑکے اور جگہہ سے اوٹھاکر کھینچنے لگے اور نواب نے آپ کی جگہہ بیٹھنا چاہا کہ اوسیوقت نواب کے شکم مین سخت درد شروع ہوگیا اور نیم بسمل مرغ کی مانند صحن روضہ مین تڑپنے لگے اور سر پتھرون پر پٹکنے لگا اور نعرہ مارنے لگا ہر چند کہ آدمی محافظت کرتے تھے کچھہ فائدہ مرتب نہوتا تھا ایک مقرب نواب نے خبر اس ماجرہ کی پاکر اور جستجو کرکے آپ کے حضور گیا اور بہت التجا ومنت کی جس کی وجہ سے آپ نے مہربان ہوکر تھوڑا پانی منگوایا اور مضمضہ کرکے نواب کے مونہہ مین ڈالا اور سر وشکم کی مالش کرائی اوسیوقت درد ساکن ہوگیا اوسیوقت نواب نے قدمون شیخ مین سر اعتذار ڈالدیا اور ہمراہ رکاب آپ کی

[illegible]	نام کنیت لقب وسکونت ولدیت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔

پیادہ پا روانہ ہوا اور آپ کو گہر پہنچایا اور چاہا کہ کچھہ وظیفہ فقیروں کے لئے مقرر کرے لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا کہا توکل خدا رکہتا ہوں حاجت وظیفہ نہیں ہے پس مسجد کلان وگنبد عظیم قبر شیخ کمال آپ کے والد پر بنوا دیا اور کچھہ عمارت واسطے بود وباش آپ کے متعلقان کے بنوا دی۔

[illegible]	حضرت مولانا ظہیر الدین خلوتی۔	سنہ [illegible] ہجری	ہرات جوار قبر شیخ سیف الدین خلوتی۔	[illegible]	آپ کو ارادت حضرت شیخ سیف الدین خلوتی سے تھے (جو [illegible] میں فوت ہوئے تھے) پندرہ برس اپنے مرشد کی خدمت میں بسر

کئے جامع علوم ظاہری وباطنی ومنبع زہد وتقوی ہوئے ہیں۔ قرات قرآن میں لاثانی تھے چنانچہ آنحضرت صلعم کو آپ نے خواب میں دیکھا فرماتے ہیں اے ظہیر الدین قرآن میرے روبرو پڑھو پس شروع سے لیکر آخیر تک آپ نے قرآن پڑھا مورد آفرین ہوئے نقل ہے جب آپ چلہ میں بیٹھے چالیس روز میں چار مرتبہ بعد دس روز کے ایک بار اوس پانی سے جس میں غلہ گندم جوش دیا ہوا ہوتا تھا روزہ افطار کیا کرتے تھے۔

[illegible]	حضرت شیخ عبد العزیز عبد اللہ مکی علم بردار	۱۹ر جمادی الثانی سنہ [illegible]ھ	دمشق یا پٹن	[illegible]	اہل سیر کہتے ہیں کہ آپ اہل صفہ میں سے تھے حضرت صالح علیہ السلام کی اولاد سے قبل بعثت آنحضرت صلعم کے آپ منتظر ظہور نبوی کے

رہے ظہور کے وقت آپ اسلام لائے اور اہل صفہ میں داخل ہوئے۔ آپ کو علم عطا ہوا اور یہی وجہ لقب علمدار آپ کی ہوئی۔ آپ نے زمانہ حضرت عیسے علیہ السلام کا پایا ہے دین نصاری کے بڑے عالم تھے اسلام قبول کرنے سے پیشوا اسلام بنگئے۔ آنحضرت صلعم سے آپ کو بلا واسطہ بیعت ہے بعض کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت ابا بکر صدیق رض یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی تہی آپ کی عمر ایکہزار برس کی ہوئی تہی بعض کا قول چہہ سو برس کا ہے سلسلہ قلندریہ آپ کی طرف منسوب ہے شہر پٹن میں ۱۹ر ذالحجہ کو آپ زندہ سرداب یعنے تہ خانہ میں غائب ہوگئے اور فرمایا کہ حضرت آخر الزمان کے ساتھ نکلونگا اوسی روز آپکا عرس ہوتا ہے۔

ایضاً	حضرت عقبہ بن عامر	۱۴ر شوال سنہ ۶۷ھ	بغداد	خزینۃ الاصفیا	آپ شاگرد ومرید حضرت خواجہ حسن بصری ہیں آپ کا سبب توبہ یہ ہوا کہ ایک وقت ایک عورت سر ڈھانکے ہوئی

راہ میں چلی جاتی تہی آنکھیں کھولیں دیکھکر اوسپر عاشق ہوگئے اور طالب ہوئے اوس عورت نے پوچھا کہ تم نے مجکو کسطرح دیکھا جو عاشق ہوگئے کہا آنکھیں دیکھکر اوس پاکدامن نے اپنی دونوں آنکھیں نکال کر اور طبق میں رکھکر آپکے پاس بہیجکر کہلا بہیجا جنکو تم نے دیکھا اور عاشق ہوئے تھے وہ میں بہیجتی ہوں یہہ حال دیکھکر آپ کے چشم دل کھل گئے اور توبہ کی اور خدمت میں حضرت خواجہ بصری پہنچکر بیعت سے فرد عالم ویگانہ زمانہ ہوئے۔

ایضاً	حضرت شیخ عباس بن محمد نیشاپوری کنیت ابو الفضل	۲۷ ربیع الاول سنہ [illegible]ھ	ڈھاکہ یا نیشاپور	سفینۃ الاولیا تاریخ الاولیا	آپ نے حضرت بایزید بسطامی کو دیکھا تھا اور صحبت یافتہ ذوی النون مصری تھے اور بہت فواید علم طریقت حاصل

نوٹ ۱ اہل صفہ اہل اسلام کے وہ غریب لوگ ہیں جو گہر میں رکھتے تھے اور مسجد کے حجروں میں رہتے تھے۔

[illegible]	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب و ارادت و شمائل و خصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔
[illegible]	حضرت امام عبداللہ مبارک	۱۲ رمضان ۱۸۱ ہجری سنہ	ہیت عراق مین عرب کنارہ دریائے فرات ہے	[illegible]	آپ شاگرد ومرید حضرت امام ابوحنیفہ کوفی ہین مع معاصران الثوری سفیان وفضیل ابن عیاض سے ہوئے ہین۔ آپ اس رتبہ کو پہنچے تھے کہ ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ باغ مین

لیئن ایک درخت کے نیچے آپ کو سوئے ہوئے دیکھا اور ایک سیاہ رنگ کا سانپ شاخ نرگس مونہہ مین لیکر مکھیان اوڑا رہا تھا۔ بغداد مین بصحبت مشائخ رہے پھر ایک مدت مجاور مکہ اور وہان سے مرو آئے تھے اہل مرو طریقہ فقہا اور بعضے طریقہ اہل حدیث رکھتے تھے لیکن ہردو فریق کے آپ سے موافق تھے اسیواسطے آپ کو رضی الفریقین کہتے تھے آپ نے وہان ایک رباط اہل حدیث کے لئے اور دوسری اہل الرائے کے لیے بنوا[illegible]

| 〃 | حضرت شیخ علی بن موفق بغدادی۔ | ۷ صفر ۲۶۵ ہجری سنہ | ہرات متصل باغ سفید | [illegible] | آپ مشائخ بغداد عراق سے تھے اور صحبت یافتہ حضرت ذوالنون مصری ہفتاد حج اپنی عمر مین کیے تھے۔ نقل ہے |

کہ ایک وقت آپنے حج کے بعد اپنے دل مین تاسف کے ساتھ خیال کیا کہ مین ہر سال واسطے حج کے آتا جاتا ہون لیکن نہین جانتا کہ مین کس شمار مین ہون جب رات ہوئی تو اللہ جل شانہ کو خواب مین دیکھا اور ارشاد ہوا کہ اے پسر موفق تو اپنے گھر مین جسکو چاہتا ہے بولاتا ہے اور اگر نہ بولائے تو بغیر بولائے کوئی نہین آتا اور تو ہر سال میرے گھر آتا ہے تیری کیا مجال تھی کہ بغیر بولائے میرے آتا اور قدم میرے گھر کے اندر رکھتا روایت ہے کہ آپ وقت مناجات دست بدعا ہوتے الہی اگر تجکو بخوف دوزخ یاد کرتا اور تیری عبادت کرتا ہون تو مجھے دوزخ مین لیجا اور اگر بامید بہشت تیری پرستش کرتا ہون تو بہشت مین مجھے جگہہ نہ دے اور اگر اخلاص کے ساتھ تیری پرستش کرتا ہون تو اپنے دیدار سے مجھے مشرف کریو۔

| 〃 | حضرت شیخ عمر بن عثمان صوفی مکی کنیت ابو عبداللہ | ۲۷ رجب سنہ ۲۹۱ ہجری یا سنہ ۲۹۶ ہجری | بغداد یا مکہ | 〃 | آپ مرید حضرت جنید بغدادی وپیر واستاد حسین بن منصور حلاج ہین اور ابو سعید خراز کے صحبت یافتہ اور عالم بعلوم حقائق تھے آپ کا سخن معلق عامیون کے فہم مین نہیں |

آتا تھا لوگون نے آپ کو مکہ سے باہر نکالدیا آخر شہر جدہ چلے گئے اور وہان کے قاضی ہوگئے آپ کی اصل یمن کی ہے بزرگان صوفیہ فرماتے ہین جو واردات حسین منصور پہ گذری ہین وہ آپ کی دعا سے ہوئی ہین آپکو حلاج نے رنجیدہ کیا تھا۔

| 〃 | حضرت شیخ عبداللہ منازل کنیت ابو محمد بن محمد منازل۔ | ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۳۳۱ ہجری | نیشاپور | 〃 | آپ مرید حضرت شیخ حمدون قصار کے ہین طریقہ ملامتیہ رکھتے تھے ایک روز آپ نے بوعلی ثقفی سے فرمایا کہ اے بوعلی موت کو طیار رہو کہ اوس سے چارہ |

نہین ہے بوعلی نے کہا تم طیار رہو آپ نے اوسیوقت ہاتھ زیر بالین زمین پر رکھا اور کہا یہ لو مرتا ہون اور اوسیوقت جان بحق ہوگئے آپ کا فرمودہ ہے جو کوئی اس کام مین زور دیکھاوے فضیحت پاوے اور جو کوئی ضعف

[illegible]	نام کنیت لقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔
					وعاجزی ظاہر کرے قوی تر ہووے۔ بندہ کو تمام عمر مین اگر ایک نفس یاد تزک سے پاک وخالص ہووے تو بالتحقیق برکات اوس نفس کے آخر عمر مین سرایت کرتی ہے۔
[illegible]	حضرت شیخ علی کنیت ابوالحسن بن بندار بن حسین صوفی صیرفی	۱۲ ذیقعد سنہ ۳۵۹	بصرہ	[illegible]	آپ بزرگان مشایخ نیشاپور سے ہوئے ہین اور صحبت یافتہ حضرت جنید۔ ورویم۔ وسمنون وابن عطا اور حدیث و تفسیر اور فقہ مین مفتی وثقہ وقت ہوئے ہین۔
ایضاً	حضرت شیخ عبدالواحد بن علی سیاری	۲۷ رجب سنہ ۳۷۵	بیت المقدس	ایضاً	آپ شاگرد ومرید وخواہرزادہ ابوالعباس سیاری تھے آپ کی سبب توبہ یہہ ہوا کہ ایک روز مجلس سماع صوفیہ مین ایک شخص کو حالت وجد ہوئی اور ہوا پر پرواز کرکے نظرون سے غائب ہوگیا اور پھر اوسکو کسی نے نہین دیکھا یہہ حال دیکھکر آپ کو جذبہ عشق الٰہی دل مین پیدا ہوا اور اپنا خانمان صوفیون کو وقف کردیا اور توکل اختیار کیا کاملین سے ہوئے۔
ایضاً	شیخ عبداللہ مختار	سنہ ۴۷۲	ہرات	سفینۃ الاولیا	آپ بزرگان مشایخ ہرات سے ہین اور پیر شیخ ابویعلی بن مختار العلوی الحسینی آپ کا فرمودہ ہے طعام خبان خورکہ او راخوردہ باشی نہ او ترا تو او را خوردی ہمہ نور شود واگر اد ترا خورد ہمہ دود شود۔
ایضاً	شیخ عباس بن حمزہ کنیت ابوالفضل نیشاپوری	۲۷ ربیع الاول روز یکشنبہ سنہ ۲۸۸	نیشاپور یا ڈھاکہ	[illegible]	اصل آپکی نیشاپور ہے بڑے مقربین مشایخین وقت سی تھے اور ذوالنون مصری اور حضرت بایزید بسطامی کیخدمت مین کئی برس رہے اور بہت فواید علم طریقت حاصل کئے۔
ایضاً	شیخ عبداللہ ابوالعباس بن محمد شستی نسبت بقصبہ شست ملک قندھار مین ہے	محرم سنہ ۳۰۷	بیت المقدس	[illegible]	آپ کی اصل نیشاپور ہے تاریخ ابن کثیر مین مسطور ہے کہ اپنے ستر برس سے پہلو کو زمین نہین رکھا تھا اور کسی دیوار یا ستون پر تکیہ کیا تھا اور نیشاپور سے حرمین الشریفین کو تشریف لیگئے تھے اور مدت تک بیت المقدس مین رہے۔
ایضاً	شیخ عبدالرحیم اصطخری	سنہ ۳۱۷	اصطخر	تاریخ الاولیا	آپ ہمیشہ جامہ زرین اور ریشمی پہنتے تھے اور سفر حجاز وملک شام کئے اور کئی مشایخین فائدہ کثیر حاصل کیا نقل ہے کہ آپ کا ذکر اس طور سے ہوتا تھا کہ کوئی یا درخت بدون ذکر خالی نہین رہتا آپ کے ساتھہ ذکر کرتے تھے۔
ایضاً	شیخ عبدالملک بن علی بن عبداللہ بن عمر گازرونی کنیت ابوعمر	روز شنبہ ۲۶ ذیحجہ سنہ ۴۵۸ ہجری	[illegible]	[illegible]	آپکی اصل گازرون فارس کی ہے مستجاب الدعوات تھے تذکرۃ الاولیا فرماتے ہین کہ آپ ابدال سے تھے اور ابدالون کے ہم صحبت۔

[illegible]	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وخصائل وخوارق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔
[illegible]	شیخ علی راولی	سنہ ۲۰ھ بقول اخبار الاصفیا فی حقائق الاولیا	متھرا مشہور شہر ممالک مغربی شمالی مین	[illegible]	آپ متقدمین اولیاے کبار سے ہین کہتے ہین آپ باشارہ آنحضرت صلعم عربستان سے ہندوستان مین آئے جب گذر آپ کا شہر متھرا پر ہوا وہین سکونت اختیار کی اور گاؤ سنگین جسکی ہنود پرستش کرتے ہین آپ نے اوس کا دودھ نچوڑا اور پیا اور تا حیات اوسی کے دودھ سے اپنا قوت کیا اس کرامت کو دیکھکر ہزارون مشرکین نے اسلام قبول
" [illegible]	حضرت عبد الواحد بن عبد العزیز یمنی یا تمیمی کنیت ابو الفضل	۱۹ جمادی الثانی روز جمعہ ۴۲۵ھ	بغداد قریب مزار حضرت امام احمد حنبلؒ	[illegible]	آپ مرید حضرت ابو بکر شبلی کے تھے یمنی منسوب طرف یمن کے ہے اور تمیمی یا بنو تمیم قبیلہ عرب مین سے ہے بعض کا قول ہے کہ آپ اپنے والد شیخ عبد العزیز کے مرید و خلیفہ ہین اور وہ حضرت ابو بکر شبلی کے مرید ہین۔
" [illegible]	حضرت شیخ علی مخدوم الجلالی الہجویری الغزنوی اللاہوری ہجویر و جلاب دو محلہ غزنین کے ہین۔	سفینۃ الاولیا سنہ ۴۶۴ھ یا سنہ ۴۶۶ھ و نفحات و اخبار سنہ ۴۶۵ھ الاصفیا	[illegible]	[illegible]	آپ کے والد بزرگوار کا نام عثمان بن علی الجلابی الغزنوی ہے آپ مرید شیخ ابو الفضل بن حسن ختلی الجنیدی کے تھے اور مذہب امام اعظم کوفی کا رکھتے تھے جامع علوم ظاہر و باطن کے اور زہد و ورع و تقوی و ریاضت و کرامت و خوارق اور ولایت و استغنا مین مدارج بلند و مقامات

ارجمند رکھتے تھے اصل آپ کا شہر غزنین سے ہے۔ آپکی تصانیف بہت ہین کشف المحجوب مشہور ترین کتاب آپکی تصنیف سے ہے اس سے پہلے کوئی کتاب تصوف مین بزبان فارسی تصنیف نہین ہوئی تھی۔ فوائد الفواد مین مسطور ہے کہ پیشتر از تشریف آوری آپ کی خواجہ حسین زنجانی کہ وہ بھی مرید و خلیفہ شیخ ابو الفضل بن حسن ختلی کے تھے بقطبیت لاہور مامور تھے اوسکے بعد آپکو ارشاد لاہور جانے کا ہوا آپ نے اپنے پیر سے دریافت فرمایا کہ لاہور مین پیشتر سے برادرم شیخ حسین زنجانی لاہور مین ہین اس مین کیا ارشاد اور کیا حکمت ہے پیر ارشاد ہوا کہ لاہور چلے جاؤ اور سکونت اختیار کرو تمکو تعمیل حکم چاہیے پوچھنے سے کیا غرض جب آپ بموجب حکم پیر روشن ضمیر کے لاہور مین پہنچے رات ہی باہر شہر کے مقام کیا صبحکو داخل شہر ہوئے دیکھا کہ وہان جنازہ حسین زنجانی کا لئے آتے ہین اور سنا کہ اوسی رات حسین زنجانی برحمت حق پہنچ گئے تھے بعد نماز جنازہ تجہیز و تکفین آپ نے باہر شہر لاہور جانب مغرب جہان اب مزار آپ کا ہے قیام کیا سفینۃ الاولیا مین لکھا ہے لاہور قیام کرکے آپ نے مسجد بنوائی مگر بنیاد محراب مسجد مذکور بہ نسبت دیگر مساجد قدرے مائل ہر سمت جنوب تھے علماے وقت نے آپ پر اعتراض کیا لیکن شیخ رہے خاموش ہو کر ایک روز علماے شہر کو جمع کیا اور خود امام ہو کر اوسی مسجد مین نماز پڑھائی و بعد نماز بحاضرین وقت فرمایا کہ دیکھو کعبہ اللہ کس طرف ہے فی الحال حجاب درمیان سے سبکے اوٹھ گیا اور کعبہ محاذی مسجد کے نمودار ہوا کہ سب نے اچھی طرح آنکھون سے دیکھا اور آپکی قبر بھی موافق مسجد کے سمت رکھتی ہے سابق آپ کے مزار پر گنبد نہین تھا اب سنہ ۱۲ [illegible] ہجری مین ایک شخص حاجی نور محمد

[illegible]	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت و شمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔

فقیر نے تعمیر گنبد گرامی و مسجد قدیم بھی دوبارہ بحسن سعی گلدار شاہ فقیر تعمیر ہوئی واضح ہوے کہ مقام پر انوار شیخ علی ہجویری بڑے متبرک وپر فیض ملجائے خلق ہے اور خلق خدا کی آپکی خاک پاک سے فوائد دینی و دنیاوی حاصل کرتی ہے چنانچہ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی سنجری قطب الہند و حضرت فرید الدین گنج شکر وغیرہ اولیاے کبار نے فوائد عظیم آپ کے مزار سے حاصل کئے ہین و مدتون آپ کے مزار پر انوار پر خلوت گزین رہے ہین تا حال مقام خلوت خواجہ بزرگ اندرون حریم مزار و مقام چلہ حضرت فرید بیرون خانقاہ موجود ہے نقل ہے کہ جسوقت خواجہ بزرگ معین الدین حسن بعد حصول مقاصد وعطاے خلعت قطبیت ہند آپکی مزار گہر بار سے رخصت ہوئے وقت روانگی روبرو مرقد مقدس کہڑے ہو کر یہ شعر پڑھا شعر گنج بخش ہر دو عالم مظہر نور خدا ٭ کاملان را پیر کامل ناقصان را رہنما ٭ اوس روز سے نام آپکا علی مخدوم سخی گنج بخش ہجویری مشہور ہے۔ نقل ہے کہ جو کوئی چالیس جمعہ یا چالیس روز پے بہم طواف آپ کے روضہ کا کرے جو حاجت کہ رکہتا ہو حاصل ہوتی ہے۔

مادہ تاریخ وفات طبع زاد حضرت خواجہ بزرگ بر دروازہ روضہ ٭ این روضہ کہ بانیش شدہ فیض الست ٭ مخدوم علی دنسب کہ با حق پیوست ٭ در ہستی ہست نیست شد ہستی یافت ٭ تاریخ وصالش امد افضل از ہست ٭

دیگر تاریخ از مولوی جامی بر دروازہ اندرون روضہ خانقاہ علی ہجویریست ٭ خاک جاروب از درش بردار ٭ توتیا کن بدیدہ حق بین ٭ تا شوی واقف اسرار ٭ چونکہ سردار ملک معنی بود ٭ سال وصلش بر آمداز سردار ٭

[illegible]	حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری کنیت ابو اسمعیل بن ابو منصور محمد انصاری لقب شیخ الاسلام	۲۲ ربیع الثانی ۴۸۱ھ در مفصل [illegible] از دستہ	ہرات عمر ۸۵ سال	[illegible]	آپکی ارادت اپنے والد بزرگ وار سے تہی آپکی اصل ہرات سے آپ اولاد ابو منصور مست انصاری بن ایوب ہین کہ صاحب رحل سید عالم صلعم تہے و مست انصاری زمانہ خلافت حضرت عثمان با آصف بن قیس ملک خراسان مین پہنچکر ہرات مین سکونت پذیر ہوے اور حضرت شیخ الاسلام بزرگان ومحدثان ومفسران مین عظیم المرتبہ تہے۔ صاحب نفحات الانس نے جہان کہین مطلق

شیخ الاسلام ذکر کیا ہے وہان مراد آپہی سے ہے اور طریقت مین مقامات بلند ومدارج ارجمند رکہتے تہے آپ کا اپنا فرمودہ ہے کہ نو برس کی عمر مین نوشت وخواند کے لایق ہو گیا تھا اور چودہان سال کی عمر مین مجلس مین بیٹھا دیا تھا اور اشعار عربی میرے زیادہ چھ ہزار سے بیرون واشعار تازی وفارسی بقدر ایک لاکہہ یاد ہین اور سہ صد ہزار حدیث نبوی حفظ ہین با ہزار ہزار اسناد

[illegible]	شیخ عبد السلام کنیت ابو [illegible] عبد الرحمن بن ابی الرجال [illegible] اشبیلی	۵۳۶ھ ۱۰ ذیقعدہ روز جمعہ	مراکش	[illegible]	کتاب شرح اسماء الحسنی آپکی تالیفات سے ہے۔

[illegible]	نام کنیت لقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشاد وغیرہ
[illegible]	شیخ عبدالاول بن شعیب سنجری ہروی کنیت ابوالوقت	۱۲ ذوالحجہ روز یکشنبہ سنہ ۵۵۳ھ وفیات	بغداد متصل قبر شیخ رد یم	[illegible]	آپ شاگرد جمال الاسلام داودی وصحبت یافتہ حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری تھے اور خراسان مین حضرت شیخ الاسلام سے رخصت ہوکر بغداد گئے تھے حضرت غوث الاعظم نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی۔
ایضاً	شیخ عدی یا عدی بن مسافر الشامی الہنکاری۔	بقول سفینہ سنہ ۵۵۷ھ وبقول تذکرۃ العاشقین [illegible]	ہنکار قریب بغداد کہنہ	[illegible]	آپ قدماے مشایخ کبار مین اور صحبت یافتہ حضرت غوث الاعظم وشیخ حماد دباس وشیخ عقیل منبجی حضرت غوث الاعظم نے اول مرتبہ بغداد سے عزیمت حج کی تہی تو آپ اون کے ہمراہ تھے۔
ایضاً	شیخ عبدالرحیم مغربی عاشق حبیبہ کنیت ابومحمد	سنہ ۵۹۲ھ بقول وفیات ۲۷ صفر سنہ ۵۹۵ھ	موضع رقینی تابع مصر ایک قریہ ہے	ایضاً	آپ اعیان مشایخ مصر سے صاحب کرامات جلیلہ ومقامات بلند تھے۔ نقل ہے کہ ایک روز شیخ وضو کرتے تھے ایک شخص ولی مسلوب الحواس آپ کی خدمت مین آیا اور پانی مانگا آپ نے بقیہ آب وضو اوسکو دیا اونہون نے پانی پیا حال اونکا سلب ہوا اور اصلی حالت مین آ گئے۔
ایضاً	شیخ عبداللہ قرشی ہنکاری نام محمد بن ابراہیم	سنہ ۵۹۵ھ	•	ایضاً	صاحب کرامات ومقامات بلند عالم متبحر تھے اور اپنے وقت مین بڑے صاحب تصرف تھے صحبت یاب شیخ صباح
ایضاً	حضرت شیخ عمویہ کنیت ابومحمد بن عبداللہ ہجری	سنہ ۶۰۶ھ	•	[illegible]	آپ مشایخ کبار سے ہین مرید شیخ اسود دینوری کے۔
ایضاً	شیخ عزیز الدین مکی ثم لاہوری۔	سنہ ۶۱۲ھ	لاہور	ایضاً	آپ سادات عظام و اعاظم علماء وکبرائے اولیاے اہل شریعت وطریقت تھے اور سلسلہ آپکی طریقت کا بچند

واسطہ درمیانی حضرت جنید بغدادی کو ملحق ہوتا ہے بارہ سال مجاورت مکہ معظمہ مین رہے وبخطاب پیر مکی مخاطب ہو کے وہانسے آئے یعنی سنہ ۵۷۶ھ ہجری مین بزمانیکہ سلطان شہاب الدین غوری نے محاصرہ لاہور کیا ہوا تھا لاہور پہنچے۔ خسرو ملک بن ظہیر الدولہ خسرو شاہ کہ اولاد غزنویہ سے فرمانرواے لاہور تھا محاصرہ سلطان سے نہایت درجہ تنگ آیا تھا استدعاے دعا آپ سے کی فرمایا کہ حق تعالی کیجانب سے چھ برس تک اور بہی تم کو امان رہے گی بعد اوسکے یہ اقلیم ہاتھ شاہان غوریہ کے چلی جاوے گی پس اوس سال سلطان بے نیل مرام واپس چلے گئے پھر سنہ ۵۸۲ھ براہ سیالکوٹ عزم لاہور کیا اور اول قلعہ سیالکوٹ تعمیر کیا اور محاصرہ لاہور کو آیا اور فتح کیا آپ لاہور مین چھتیس سال تک بتدریس علوم وتلقین

[illegible]	نام کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادات و شمائل و خصائص و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
خدام مین مصروف رہے اور بہت خلق کو واصل بخدا کیا۔					
حرف العین	شیخ علی بن ادریس یعقوبی کنیت ابو الحسن نام علی	سنہ [illegible] ٢٣ ذی الحجہ یکشنبہ	اصفہان	خزینہ	صاحب معارف و اسرار و احوال و مقامات عالی اور اپنے وقت مین قطب تھے اور بہت مرید رکھتے تھے۔
ایضاً	شیخ عمر بن الفارض الحموی کنیت ابو حفص لقب شرف الدین	٢ ماہ جمادی الاول سنہ ٦٣٢ھ	مصر	[illegible]	آپ قبیلہ بنی سعد اور اولاد حضرت حلیمہ دایہ رسول صلعم تھے آپ کا دیوان مستجاب بر عیون معارف و قبول لطائف کہ ایک قصیدہ آپ کے قصائد سے تائیہ ہے ہفتصد و پنجاہ بیت کا کہ شیخ سعید فرغانی خلیفہ شیخ صدر الدین
قونوی نے اوس کی شرح لکھی ہے۔					
ایضاً	عین الزمان جمال گیلی	سنہ ٦٥١ وفیات	قزوین	خزینہ سفینہ	آپ خلفائے شیخ نجم الدین کبری مین علوم ظاہری و باطنی مین بے نظیر تھے اور لطائف عقلی و نقلی کی کتابین لیکر
روانہ خدمت شیخ ہوئے رات کو شیخ کو خواب مین دیکھا فرماتے ہین کہ اس پشتہ کتابون کو اپنے کندھے سے ڈالدو چنانچہ بیدار ہو کر وہ تمام کتابین دریا مین ڈالدین اور خدمت شیخ مین حاضر ہوئے شیخ نے تبسم کر کے فرمایا اے جمال اگر اوس پشتہ کو کندھے سے نہین ڈالتا تجکو کچھہ فائدہ نہین ہوتا اور ایک چلہ مین کام تکمیل کو پہنچا دیا اور عین الزمان خطاب پایا اور قزوین کو رخصت ہوئے۔					
ایضاً	شیخ ابو الحسن علی الخباز عراقی	سنہ ٦٥٢ وفیات ١٧ رمضان شنبہ	جدہ بحیرہ قلزم پر عرب کا مشہور بندرگاہ تجارتی مقام ہے یہان سے مکہ معظمہ دو منزل راہ خشکی ہے	سفینہ	مشائخ کبار عراق سے ہین اور شہید ہو گئے
ایضاً	شیخ عبد اللہ بلیانی لقب اوحد الدین بن ضیاء الدین مسعود	سنہ ٦٨٦ عاشورہ بروز عاشورہ روز پنجشنبہ	[illegible]	[illegible]	آپ کو خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار سے حاصل تھا اور آپ کے والد بچہار واسطے درمیانی حضرت شیخ ابو النجیب سہروردی رتبہ خلافت رکھتے تھے اور صحبت یافتہ
شیخ ابوبکر ہمدانی بھی تھے آپ کے والد فرماتے تھے کہ مین نے جو کچھہ خدا سے چاہا تھا وہ میرے پسر عبد اللہ نے دیا اور جو کچھہ مجہپر بقدار دریچہ کھولا تھا میرے لڑکے پر بقدار دروازہ کھولا۔					
ایضاً	شیخ عفیف الدین تلمسانی یا تلمسانی نام سلیمان بن علی	سنہ ٦٩٠ھ ٢٣ صفر روز دوشنبہ	تلمسان مغرب الاقصیٰ و افریقہ کا نامی شہر ہے	خزینۃ و سفینہ	آپ اکابر مشائخ وقت تھے اور امام وقت کلام رقیق اور سخن بلند فرماتے تھے کتاب منازل السائرین تصنیف حضرت شیخ الاسلام [illegible]

نام خاندان	نام کنیت ولقب سکونت ولدیت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصائص وخوارق عادات وکلمات طیبات ارشادات وغیرہ۔
					انصاری سے اسکی شرح آپ نے کی ہے۔ صاحب سفینہ۔ مولانا عبدالرحمن جامی فرماتے ہین کہ جس نے تہوڑی بھی چاشنی مشرب اس طایفہ کی چکھی ہے وہ جانتا ہے کہ آپکا سخن شرح منازل السایرین مین کسقدر مبنی بر فوائد علم و عبارت ہے اور مجلس سماع مین آتے تھے۔
[illegible]	شیخ عماد الدین نام احمد بن شیخ الحرام ابراہیم بن عبدالرحمن۔	[illegible] ہجری	مار نزل	سفینہ	علم تصوف مین آپ کی بہت تصانیف ہین۔
ایضاً	حضرت امام عبداللہ بن اسعد یافعی یمنی مکی کنیت ابوالسعادت نام عفیف الدین لقب بعض کہتے ہیں۔	۲۰ جمادی الثانی سنہ ۷۶۸ روز یکشنبہ وفیات	جنت المعلے دروازہ حضرت فضیل بن عیاض	[illegible]	آپ حضرت غوث الاعظم کی اولاد سے ہین آپ سنہ ہجری مین عدن مین پیدا ہوئے جب سن شعور کو پہنچے تحصیل علم شرف الدین قاضی عدن سے شروع کی تہوڑے دنون مین آپ عالم متبحر ہوگئے حج کے لئے تشریف لیگئے حرمین کے اکابر آپکی تعظیم وتکریم کرتے تھے آپ شیخ علی طوسی کے مرید ہوئے کتاب روض الریاحین نے حکایات الصالحین در النظم وغیرہ آپ کی تصانیف سے ہین آپکے ترکہ کی چیزین بہت گران قیمت پر بکین آپ کا پیراہن کرتہ وتہ بند تین تین سو درم کو اور ٹوپی ایکسو درم کو فروخت ہوئی تہی۔
ایضاً	شیخ علی پیر گجراتی	[illegible] جمادی الثانی سنہ ۸۳۵	گجرات پنجاب	خزینۃ الاصفیا	آپ موحدان صوفیہ سے ہین گجرات مین سکونت رکہتے تہے وصاحب تصنیفات وتالیفات تہے چنانچہ تفسیر حالی بینست ایجاز وتدقیق موصوف ہے آپکی تصنیف سے ہے اور رسالہ مسمی باوالد التوحید ہے کہ غایت موجز ومنقح ہے۔
ایضاً	شیخ علی بن احمد مہایمی	سنہ ۸۳۵ھ	مہایم جنوبی ہند مین ہے	ایضاً	فرد زمانہ اور فاضل یگانہ مہایم دکہن مین سکونت رکہتے تہے وتفسیر مہایمی کہ کتاب مقبول عالم ہے آپکی تالیف کی ہوئی
ایضاً	مولانا علی قوشجی بن محمد لقب علاء الدین	سنہ ۸۷۹ھ	قوشنج ایشیائی ترکستان مین ہے	ایضاً	آپ قوشنج مین سکونت رکہتے تہے تفسیر کشاف کا حاشیہ آپ کا لکہا ہوا مقبول خاص وعام ہے۔
ایضاً	شیخ علی صوفی	۷ شعبان سنہ ۹۰۸ھ یکشنبہ	طبرستان جزائر عجم بحر اخضر کے کنارہ	ایضاً	علماے مشایخ عہد خود سے تہے آپکی اصل ولایت عجم ہے آپ مرید شیخ زین الدین خوافی ہین۔
ایضاً	شیخ حاجی عبدالوہاب بخاری	سنہ ۹۳۲ھ مادہ تاریخ شیخ حاجی	دہلی کہنہ نزدیک مقبرہ شیخ عبداللہ قریشی	اخبار الاخیار	اپ سید جلال بخاری کی اولاد سے ہین اپنے اپنی تفسیر مین بہت لطایف ونکات بیان کئے ہین۔ آپکو شاہ عبداللہ قریشی سے ایسی محبت تہی جیسے کہ مولوی روم کو شمس الدین تبریزی سے۔

[illegible]	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادات وشمائل وخرق عادات وکلمات طیبات ارشادات وغیرہ۔
[illegible]	میر سید عبد الوہاب بن سید عبد الحمید ساڈھوری	۹۶۵ھ ہجری	ساڈھورہ ضلع انبالہ	[illegible]	کبرائے مشایخ واولیائے عظام سے تھے ایام طفولیت مین اپنے باپ کے ہمراہ غسل کرنے کو حوض مین گئے ایک مرد اندرون پانی کے حوض مین پیدا ہوا اور آپ کو کھینچکر حوض کے اندر لے گیا اور غایب کردیا بعد کچھہ مدت کے پھر اوسی حوض پانی سے آپ نے سر نکالا گویا بر از فیض نسبت وفتح باب علوم کے تھے۔
ایضاً	حضرت شیخ علاء الدین اودہی	۲۳ شوال ۹۹۸ھ روز یکشنبہ	فیض آباد	سفینہ	آپ صاحب کشف وکرامات ہین بڑے نناعر تھے آپ کو شہید ہونے کی بڑی تمنا تہی ایک شب کو چور آپ کے گہر مین آئے باوجودیکہ آپ کا سن نوے برس کا تھا مگر آپنے تلوار لیکر کسی ایک کو مارا آخر کو آپ شہید ہو گئے نوسو اٹھانوے ۹۹۸ھ ہجری شہادت ہوئی۔
ایضاً	حضرت شیخ عبد الرزاق ایٹہوی	۲۸ ذیقعدہ ۱۰۰۱ھ	قصبہ ایٹہی ضلع لکھنو کا مشہور قصبہ ہے متصل مزار اپنے والد کے	ایضاً	آپ کے والد کا نام حضرت بہاء الحق ہے اپنے بتیس ۳۲ برس تک حضرت ایٹہوی کی خدمت مین رہکر خرقہ خلافت حاصل کیا تھا اور اپنے والد کی روح پر فتوح سے بہی فیض حاصل کیا ہے اور شیخ الاسلام بن شیخ محمد سے خرقہ خلافت سلسلہ قلندریہ سے سرفراز فرمایا تھا آپ بڑے متوکل تھے۔
ایضاً	شیخ عبد الحق جامی	۱۰۰۵ھ ہجری	زندجان ایک قصبہ ہے ہرات مین	ایضاً	آپ اولاد امجاد شیخ الاسلام احمد جام سے ہین موضع زندجان کہ تابع ہرات سے ہے سکونت رکھتے تھے۔ صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ حضرت ملا فرماتے ہین کہ جب عبد اللہ خان ازبک ماوراء النہر سے باارادہ تسخیر خراسان روانہ ہوا اور زندجان مین حاضر حضور ہوکر التجاء دعائے فتح قلعہ کی فرمایا کہ بعد نو ماہ نو روز ونو ساعت کے یہہ قلعہ مفتوح ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا ونیز حضرت ملا شاہ فرماتے ہین کہ ایک رات مین آپکی خدمت مین گیا اوسوقت آپکا ارادہ واسطے زیارت مزار خواجہ عبد اللہ انصاری تہا شب تاریک تہی خادم کو فرمایا کہ چراغ روشن کر اتفاق سے روغن چراغ دستیاب نہین ہوا پس چراغ مین پانی ڈالکر اور فتیلہ آب دہن خود سے تر کرکے چراغ مین رکھا چراغ روشن ہوگیا قریب ایک فرسنگ راہ تہی اور اوسوقت ہوا بہی تند چل رہی تہی مگر چراغ اوسیطرح روشن مقام مطلوب تک پہنچکر گل ہوا بعد زیارت پہر اسیطرح چراغ روشن کرکے واپس آئے۔
ایضاً	حضرت خواجہ عبد الحق	۲ رمضان ۱۰۲۹ھ	برہانپور	اخبار الاخیار	آپ حضرت صدیق اکبر کی اولاد مین ہین آبائی وطن آپ کا خونیدرہ ہے شیخ صفی گجراتی کے آپ مرید ہین۔
ایضاً	مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی	۲۰ شعبان ۱۰۶۸ھ	سیالکوٹ مشہور شہر ہے ملک پنجاب مین	خزینۃ الاصفیا	آپ اکابر علماء واعظم فضلائے عہد خود کے تھے اور علوم ظاہری مین فرید الدہر اور رموز باطنی مین وحید العصر وبیگانہ

[illegible]	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب ارادت شمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات ارشادات وغیرہ

وفقہ وتفسیر یکتا وصاحب تصانیف وشاگرد رشیدہ مولانا کمال الدین کشمیری بود اگرچہ آپ کی تصانیف بہت ہین لیکن حاشیہ تفسیر بیضاوی وکتاب مشہو وتحشیہ وتکملہ وحاشیہ عبد الغفور مشہور ترین کتب مصنفہ ومولفہ آپکی ہین اور نیز ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین نہایت مقبول ومطبوع تحریر فرمایا اور روبروے حضرت جہانگیر بادشاہ وشاہجہان عزت وحرمت تمام پیدا کی وبحکم بادشاہ لاہور مین درس فرمایا کرتے تھے اور فیض طریقت آپ نے اکثر مشائخ عظام سے حاصل کیا تھا وبخدمت حضرت شیخ احمد مجددی سرہندی غایت درجہ کا اعتقاد تھا اول آپ ہی نے بخطاب مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد کو یاد کیا تھا اور حضرت شیخ احمد نے آپ کو آفتاب پنجاب سے ملقب کیا تھا۔

[illegible]	خواجہ حافظ عبد الخالق اویسی	۷ ذالحجہ سنہ ۱۱۸۵	مبارکپور متصل بہاولپور	[illegible]	آپ خاندان عالیشان اویسیہ سے صاحب وجد وسماع وشوق وذوق وسکر وجذب تھے اور فقر مین شان عالی اور رتبہ بلند رکھتے تھے اور فیض باطنی وروحانیت طاؤس یمنی اویس قرنی سے پایا تھا اور صاحب اجازت وتلقین ہے اور حافظ قرآن بھی تھے اول آپ باتفاق سید بھلے شاہ قصوری وگل شیر محمد برادر خود بارادہ بیعت خدمت مین شیخ عبد الحکیم قادری

بمقام ملتبہ تشریف لیگئے بعد مراقبہ گل شیر محمد کو اونہو نے اپنا مرید کرلیا اور بھلے شاہ کو فرمایا کہ تمہارا حصہ پاس شاہ عنایت قادری کے قصور مین ہے اور آپ کو فرمایا نصیب تیرا ایسے شخص سے ہے کہ اس جہان فانی سے عالم جاودانی مین رونق افزا ہے منتظر عنایت رہ کر اپنے گھر مین مشغول بعبادت الہی ہو اور پڑہتے درود مستغاث مین مواظبت رکھو پیر تمہارا خود بخود موجود ہو جائے گا۔ ایک روز خواجہ بحالت تنہائی حجرہ اپنے مین درود مستغاث پڑہ رہے تھے کہ ناگاہ ایک شخص نورانی گوشہ حجرہ سے ظاہر ہوے اور روبرو آنکر سلام علیک کہا مجرد دیکھنے کے آپ بیہوش ہوگئے اور تمام روز بیہوش رہے بعد غروب ہوش مین آئے پہر عبادت مین مشغول ہوے دوسرے روز بھی اسیطرح پہر واقع ہوا تیسرے روز جب شرفیاب زیارت آپ ہوئے قدم مبارک پکڑ لئے اور نام دریافت کیا آپ اپنا نام خواجہ اویس بن عامر قرنی فرمایا اور کہا مین جن کی جانب سے مامور ہوا ہون کہ تم کو حق سے ملاؤن پس آپ کو بیعت سے سرفراز فرمایا اور ایسی توجہ کی کہ خود رفتہ ہوکر بیہوش ہوگئے تین روز تک اوسی حالت سکر مین رہے وبعد از سہ روز ندائے سرود بتقریب شادی گھر ہمسایہ سے آپ کے کان مین پہنچی اور جنبش مین آسے متعلقانش نے اوسیوقت اہل سرود کو حاضر کیا جب سرود شروع ہوا وجد عظیم لاحق حال آپ کے ہوا بعد سماع یک شبانہ روز کے ہوش مین آئے اور فرمایا کہ تم سب مجکو مبارکباد دو کہ آج مین نے اپنے محبوب ومطلوب کو پایا ہے آپ کے تین فرزند حسب ذیل تھے ایک صالح محمد دوسرے ولی محمد تیسرے قطب الدین یہہ تینون صاحب اولیاء اہل کرامت ہوے ہین اور صاحب وجد وسماع وشوق وذوق تھے قطب الدین بعمر خورد سالی ہی سے بحالت وجد سماع بسوئے آسمان پرواز کرکے

خاندان	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
					غائب ہوگئے اور زاید الون سکے ساتھ ملگئے اور سید عارف کہ مزار ان کا بریلی مین ہے وشیخ محرم کہ بمقام لیدا سودہ ہین اور خواجہ محکم الدین صاحب اسیر خلفائے عالیشان آپ کے ہین۔
ایضاً	شیخ عبد الرحیم کشمیری	ماہ شوال سنہ ۱۱۲۰ھ	کشمیر	خزینۃ الاصفیا سیجوالہ تواریخ اعظمی	اول آپ ہنود ان کشمیر سے تھے چونکہ جذب ربانی نے اپنی طرف کھینچا خدمت مین شیخ نجم الدین مشہور بابا سخی پہنچکر مشرف باسلام ہوے وتعلیم وتلقین وتکمیل پاکر بزرگان وقت سے ہوے تواریخ اعظمی لکھتے ہین فیض سلسلہ کبرویہ آپنے ملا شمس الدین کبروی سے بھی حاصل کیا تھا۔
ایضاً	مولانا عنایت اللہ شال کشمیری	ماہ شعبان سنہ ۱۱۲۵ھ	کشمیر	ایضاً	آپ اعاظم علمائے وفضلائے واشارف مشائخ متاخرین کشمیر سے ہین وکتب صحاح ستہ نوک برزبان حفظ تھے اور پڑھنے مثنوی مولانا روم کے بڑے شایق تھے۔ آپ اوایل مین شیخ صبغۃ اللہ فاروقی سرہندی کی خدمت مین حاضر ہوکر داخل سلسلہ احمدیہ مجددیہ ہوے اور اول ہی توجہ مین سلطان الاذکار آپ سے جاری ہوا پھر کشمیر مین آن کر دیگر مشایخ کبرویۃ سہروردیہ کشمیر سے تکمیل کو پہنچے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔
ایضاً	شیخ حکیم عنایت اللہ کانی کشمیری بن محمد شریف طبیب کشمیری	۱۱۲۵	〃	ایضاً	آپ سوائے علوم ظاہری وباطنی کے علم طب مین بھی ید عیسوی رکھتے تھے صاحب تواریخ دوسری فرماتے ہین ایک روز آپ بتقریب سیر شکار سمت کوہ تشریف لیگئے اور ناگاہ زبان سے فرمایا کہ اگرچہ میرا ارادہ چند اور سیر وشکار کرنے کا تھا لیکن معلوم ہوتا کہ مجھے جلد شہر جانا پڑیگا اور ایک اہل مجلس اسپ سے بھی گرے گا اور باران رحمت الہی بھی برسے گا اور ایک امرائے شہر سے فوت ہوگا پس اوسی روز جلودار جعفر خان ناظم کشمیر حاضر آیا اور کہا جعفر خان بیمار ہے اور آپ کو طلب کرتا ہے آپ سوار ہوے باران برسنا شروع ہوا اور خود شیخ اثنائے راہ گھوڑے پر سے گرے اور قبل پہنچنے شیخ کے جعفر خان فوت ہوگیا اور پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی۔
ایضاً	شیخ عبد اللطیف قادری وسہروردی کشمیری	۱۵ شعبان سنہ ۱۱۳۴ ہجری	ایضاً	ایضاً	آپ ارادت شیخ اسمعیل انبوری سے کہ خلیفہ خواجہ حبیب اللہ اور وہ خلیفہ میر محمد علی قادری تھے رکھتے تھے اور تقویٰ مین احتیاط کمال درجہ کی آپ کو تھی اور جہان کہین لقمہ مشکوک ہوتا اوس کی اطلاع آپ کو غیب سے ہو جاتی تھی اور نہین کھاتے تھے اور آپ نے خواجہ ابو الفتح قلی سے جنہون نے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی سے نسبت حاصل کی تھی فیض پایا اور نیز کبرویہ وسہروردیہ مشائخان وقت سے فوائد حاصل کئے تمام عمر مین ۳۴ چلہ پورے کئے اور خلوت نشین ہوے۔
ایضاً	حضرت شاہ عبد الرزاق بانسوی بانسہ نام قصبہ	۶ شوال سنہ ۱۱۳۶ روز چہارشنبہ	بانسہ	اخبار الاخیار	آپ اولاد امجاد حضرت صلعم سے ہین آپ کے بزرگ بدخشان سے ہند مین آئے تھے امرائے ہند کے سرکار مین عہدہ جلیلہ

خاندان	نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان	[illegible]	[illegible]		[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت شمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات ارشادات وغیرہ
پیر ماسور تہے فوج آپ کی ہمراہ رہتی تھی قصبہ محمود آباد مین سکونت اختیار کی آپ قصبہ بانسہ اپنی ننہال مین رہتے تھے طریقہ قادریہ مین حضرت سید عبد الصمد خدانما کے مرید تہے مزار اونکا احمد آباد گجرات مین ہے آپنے فیض روحانیت حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی رح سے بہی حاصل کیا ہے۔						
	حضرت خواجہ عبید اللہ کشمیری	سنہ ۱۱۴۳ ہجری	کشمیر		اخبار الاخیار	آپ عالم باعمل اور متقی کامل تھے مدت تک حرمین شریفین مین رہے شیخ محمد مکی خلیفہ شیخ محمد معصوم سرہندی سے اکتساب کمالات کیا
ایضاً	مولانا علی اصغر قنوجی	سنہ ۱۱۴۰ھ	قنوج		خزینۃ الاصفیا	آپ عظماے علما وکبراے فقہاے ہند مین علم حدیث و تفسیر فقہ وصرف ونحو ومنطق ومعانی مین کسیکو آپ سے
تاب مقاومت نہ تھی تفسیر نواب التنزیل کہ علوم ادبیہ مین کشاف پر اور علوم عشرہ مین بیضاوی پر فوق رکھتی ہے آپکی تصانیف						
ایضاً	حضرت سید عابد سنامی ایک قصبہ اودہ مین ہے۔	سنہ ۱۱۶۰	دہلی کہنہ متصل منارہ دوم		ایضاً اخبار الاخیار	آپکی نسبت ارادت کا حال معلوم نہین ہوا۔
ایضاً	حضرت شیخ عبد الکریم مشہور پیر بہادل شاہ بن سید شاہ بلاق لاہوری۔	سنہ ۱۲۱۲ ہجری	میرپور جو کہ سرحد افغانستان پر پنجاب کا ایک موضع ہے		خزینۃ الاصفیا	آپ سادات عظام بارہ خانی ومشایخ ذوی الاحترام متاخرین سے ہین ہر خانوادہ سے حصہ وافر وبہرہ کامل حاصل کیا تھا چنانچہ سلسلہ قادریہ مین بچند واسطہ ومسایط بحضرت میانمیر بالا پیر لاہوری بدین طریق مرید تھے کہ

آپ مرید شاہ بلاق والد بزرگوار خود کہ لاہور مین متصل چوبارہ چہجو آسودہ ہین اور وہ مرید شاہ عبد الرشید لاہوری اور وہ مرید شاہ محسن شاہ اور وہ مرید شیخ محمد معروف بملا شاہ اور وہ مرید میانمیر بالا پیر لاہوری تہے۔ آپ ولی مادرزاد تہے بعمر خوردی آثار بزرگی آپکی ظاہر تھے۔ اول آپ نے موضع مرنگ کہ جنوب رویہ لاہور ہے سکونت اختیار کی پہر نیستان شیخوپور تشریف لیجاکر بارہ ۱۲ سال بحالت تجرید وتفرید بعبادت حق مشغول رہے اوس کے بعد موضع میرپور کہ دامن کوہ تھا اقامت کی اور مردمان قوم کہوکر یا کہکہر سب کے سب مرید ومعتقد آپ کے ہوے اور صدہا آدمی دور دراز اقالیم سے آن کر خلعت ارادت پہنا۔ نقل ہے کہ جب شاہ زمان بادشاہ پنجاب سے کابل کو جانے لگے ایک شیخ مصاحب بادشاہ کے سکہون کے ہاتھ سے قتل ہوے اور سکہون نے جابجا ہاتھ بغاوت وقتل اہل اسلام پر کہینچا اور منجملہ اون کے مسمی صاحب سنگہ بیدی کہ پیر فرقہ سکہان ودشمن جانی اہل اسلام تھا تمام ملک پنجاب مین لشکر عظیم لیکر گشت کرتا پہرتا تھا اور جہان گروہ اسلام کا پاتا قتل کرتا اور گہر اون کے لوٹ لیتا آخرش موضع بہادل شاہ دہیہ مسکن آپکے مین پہنچا اول فوج سکہان خانقاہ مین آئی بمجرد دیکہنے دیدار پر انوار آپ کے اکثرون نے کلمہ شہادت پڑہا اور سر قدم مبارک شیخ پر رکہا ظہور اس کرامت سے تفرقہ عظیم لشکر صاحب سکہہ مین بڑہ گیا آخرکار صاحب سکہہ بذات خود حاضر آیا اور کشتی ہا محمولہ تحفہ ہا تبرکات پیشکش کی مگر آپ نے قبول نہین کی اور فرمایا اگر خیریت مطلوب ہے اسیوقت یہان سے کوچ کرو

نام خاندان	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	سنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب جس سے انتخاب کیا	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
					ورنہ تمام لشکر داخل فرقہ اسلام ہو جائے گا پس بیدی مذکور فی الفور روانہ معہ فوج ہوگیا۔
نامعلوم	مولانا عبد الباسط بن مولانا رستم علی	سنہ ۱۲۲۳ ہجری	قنوج	خزینۃ الاصفیا	آپ علمائے کرام وفقہائے عظام ہندوستان سے ہین اور حدیث وتفسیر فروع واصول آپ آیات الٰہی سے تھے تفسیر ذو الفقار خانی ورسالہ عجیب البیان فی علوم القرآن آپ کی تصنیف کردہ ہین اور قبول علماء وفضلاء وقت تھے
ایضاً	حضرت مولانا عبد الرحمن بن مولوی محمد حسین	۶ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۵ھ روز جمعہ	لکھنو	تاریخ الاولیا	مورث اعلیٰ آپ کے سید عرب شاہ عرب سے سندہ ہین آئے آپ کے والد کا نام مولوی محمد حسن ہے آپ سادات عالی نسب سے تھے کتب درسیہ مولوی عبد الحکیم اپنے خالہ زاد بھائی اور دیگر علمائے سے پڑھی تھین سنہ ۱۲۰۵ ہجری مین حج کو گئے وہان سے مراجعت ..... فرماکر مولوی عبد الحکیم کے مرید ہوئے آپ کو سب سلسلون مین اجازت تھی بعد سیر وسفر سنہ ۱۲۱۴ ہجری مین بعہد حکومت نواب سعادت علیخان کے لکھنو تشریف لائے شاہ پیر محمد کے ٹیلے پر فروکش ہوئے وہان سے مسجد شاہ مینا مین رہے پھر مسجد ہنڈائن مین سکونت اختیار کی بعض مبتدعین نے بلوہ کیا گولیان مارین کوئی گولی نہین لگی آخر تلوارین مارین مگر زخم نہ لگا آخر پشیمان ہوئے آپنے ان کے حق مین دعائے خیر کی آدہی رات سے آپ ذکر وشغل مین مشغول رہتے تھے۔
ایضاً	عبد السلام بن عطاء الحق بداؤنی	سنہ ۱۲۵۷	بداؤن	خزینۃ الاصفیا	آپ اعظم محدثین وکبرائے مفسرین سے ہین تفسیر زاد الآخرت منظوم آپ کی عمدہ تصنیف سے ہے آپ نے اس تفسیر کو سنہ ۱۲۴۹ ہجری مین ختم کیا تھا اور نام تفسیر بھی تاریخی تجویز کیا تھا جو مقبول خاص وعام ہے۔
ایضاً	حضرت مخدوم مولانا عماد الدین غوری	•	نارنول وغیرہ	اخبار الاخیار	آپ کے بزرگ عرب سے عجم مین غور سے ہمراہ سلطان شہاب الدین غوری کے ہندوستان مین آئے آپ جوانی مین پہلوان تھے ایک روز اپنی جوانی اور طاقت مین مست ومغرور چلے جاتے تھے ایک عالم نے غیرت دلائی آپ پشیمان ہوئے تحصیل علم شرع کی روضہ شیخ محمد ترک مین کہ نارنول مین ہے رہتے تھے ریاضت شاقہ کرتے تھے بارہ برس تک اسیطرح گذر گئے ایک رات طہارت کرنے باہر آئے کہ ایک شخص نے پیچھے سے ان کو پکڑ لیا اور کہا کیا چاہتے ہو آپ نے فرمایا علم وتقویٰ فرمایا جاؤ اپنے بزرگون کے کتب خانہ سے کتاب لیکر پڑھو خدا برکت دیگا آپ عالم ہوگئے آپ متبع سنت نبوی کے تھے۔
ایضاً	حضرت حاجی علیم الدین		ایضاً	ایضاً	آپ بڑے بزرگ کچھ پیشہ کرکے بسر اوقات کرتے تھے جب مکہ کو چلنے لگے تو آپ کے پاس کلہاڑی کھرپی تھی راہ مین لکڑی کا ٹکر اور گھانس چھیل کر بیچتے اور گذارہ کرتے۔ نذر کسی کی قبول نہ کرتے اور اپنے تئین حقیر جانتے تھے آپ سید تھے مگر کبھی آپ نے ظاہر نہین کیا عالم خان میواتی آپ کا مرید تھا اوس نے چاہا کہ خانقاہ بنوا دون آپ نے منظور نہین کیا۔

حرف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ۔
[illegible]	حضرت ملا عبدالرزاق بانڈے کشمیری	۔	۔	[illegible]	آپ بڑے عالم تھے اپنے وقت مین علم معقولات مین اپنا نظیر نہین رکہتے تھے شرح تجرید پر آپکا حاشیہ ہے حضرت شاہجہان نے مدرسہ کابل مین مدرس مقرر کیا تھا مدرسہ سے استعفا دیکر کشمیر مین آ گئے تھے۔
ایضاً	شیخ عبدالغفور مالو			ایضاً	علم دعوت مین کامل وصاحب نفس اور بڑے سیاح شیخ شمس الدین سے نقل ہے کہ ایک بار اون کو جن لے گئے اور بہت مدت جنون مین رہے گہر کے آدمی جانتے تھے کہ سفر مین گئے ہوئے ہین۔ تعریف شہر ہائے جنان وزمین واوضاع واطوار ایشان بتفصیل کرتے تھے اور زبان اون کی سمجہتے تہے دیار جنان کی تاثیر آب وہوا سے صورت وہیئت مین تغیر ہوگیا تھا بڑی عمر کے تھے ۱۰۹۹ھ مین فوت ہوئے آپ کو شیخ عبدالغفور مالو اس لئے کہتے تھے کہ مالو نام محبوبہ آپ کی تہی واللہ اعلم جنس انسان سے تھے یا جن سے اوس کے ساتھ اسقدر جمعیت تہی کہ اگر کوئی نام اوس کا ٹہیکری پر لکھکر آتش مین ڈالدیا تو وہ آگ مین اور چاہ مین ڈالدیتا تو چاہ مین تہ چاہ سے نکال لاتے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے قرابتیون سے تہے۔
ایضاً	شیخ عبداللہ صومعی				آپ بزرگان مشائخ گیلان سے تہے مستجاب الدعوات آپ کی بیٹی فاطمہ نام تہی جنکو حبالہ نکاح ابوصالح موسی دیا تھا اور اونسے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی پیدا ہوئے تھے
[illegible]	شیخ عمر جاجی کنیت ابو محمد	۳۴۰ھ ہجری	شونیزیہ بغداد نزد قبر سری سقطی	[illegible]	شاگرد سید الطایفہ جنید وابراہیم خواص نیز شیخ ابو العباس نہاوندی ونوری وسمنون وجریری کے صحبت یافتہ آپ بوریا بافی کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ مین نے دو ہزار پیر کو شناخت کیا ہے ایک روز خدمت جنید مین عبادت کو گیا اور عرض کی کہ حق تعالی سے صحت کی دعا مانگو جنید نے کہا کل مین نے دعا مانگی تہی ندا آئی کہ تن ملک ہمارا ہے چاہین اوس کو درست رکہین چاہے بیمار تو کون ہے کہ درمیان ہمارے اور ہمارے ملک کے دخل کرے تصرف دور کر تا بندہ ہو۔

حرف نغین

حرف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات وطیبات وارشادات وغیرہ۔
[illegible]	سید غیاث الدین گیلانی لاہوری معروف دولت شاہ	یکم رمضان سنہ ۹۹۰ھ ہجری	بیرون لاہور متصل مقبرہ پدر خود عمر ۷۹ برس	[illegible]	آپ صاحبزادہ سید عبدالقادر گیلانی لاہوری کے ہین آپ صاحب جذب وشوق وذوق تہے اور موضع بڑہی دولت آباد بمحلہ مزنگ بیرون شہر لاہور آپ کے آباد کیا ہوا ہے اگرچہ آپ کو خلافت سلسلہ قادریہ مین اپنے والد بزرگوار سے تہی الا دیگر سلاسل سے بہی حصہ افر اور بہرہ کامل حاصل کیا ہوا تھا ونسب آبائی آپ کا بچند واسطہ درمیانی بحضرت محبوب سبحانی حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی پہنچتا ہے۔
ایضاً	حضرت سید غلام شاہ [illegible] کشمیری ابن سید محمد شاہ	۱۸ رجب [illegible] سنہ ۱۲۰۳ھ	کشمیر	[illegible]	آپ اپنے نانا شاہ محمد غوث کے مرید تھے شاعر بہی تھے آزاد اون کا تخلص تھا۔

حروف تہجی	نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات	مقام وفات و مدفن	ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔
[illegible]	مفتی غلام محمد قریشی بن مفتی رحیم اللہ لاہوری	۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۶ھ	لاہور	[illegible]	آپ والد ماجد صاحب خزینۃ الاصفیا ہیں نسب آبائی آپ کا بچند واسطہ درمیانی بحضرت مخدوم بہاؤالدین ذکریا ملتانی پہنچتا ہے نماز تہجد بقرات طویل پڑھا کرتے تھے اور کتابت قرآن سے روزی حلال حاصل کرتے تھے اور بڑے با اوقات تھے۔
[illegible]	حضرت سید شاہ غلام رسول رسول نما	سنہ ۱۲۸۰ھ ۳ ماہ ذی الحجہ	کانپور مشہور شہر ہے عمر ۹۰ برس	[illegible]	آپ سادات رائے بریلی سے ہیں وطن اصلی آپ کے بزرگان کا حضر موت ہے ایام طفولیت ہیں یتیم ہو گئے تھے آپ کے والد اولیائے کاملین سے تھے آپ بہرائچ میں حضرت مولانا شاہ محمد مراد کے مرید ہوئے آپ کے مرشد نے رسول نما خطاب دیا بارہ برس تک مرشد کی خدمت میں حاضر رہے پھر حسب الارشاد مرشد کے کانپور میں قیام کیا ستر برس کی عمر میں حج کو تشریف لیگئے ایک سال تک آستانہ نبوی پر حاضر رہے تاج غوثیت عطا ہوا خلعت کرامت سے سرفراز ہو کر کانپور میں

حرف الفاء

حروف تہجی	نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات	مقام وفات و مدفن	ماخذ	مختصر حالات
[illegible]	شیخ فتح بن علی موصلی	۳ ذوالحجہ دوشنبہ روز عید الاضحی سنہ ۲۱۹ھ	موصل یا بغداد	[illegible]	آپ بڑے صاحب ہدی و ورع و مجاہدہ و ترک و تفرید تھے اور واسطے ستر احوال خود دستہ کنجیوں کا بندھا رکھتے تھے کوئی جانے کہ آپ بڑے دولتمند سوداگر ہیں۔ نقل ہے ایک روز کسی نے سوال صدق کیا آپ نے ہاتھ اپنا کوزہ آہنگران میں ڈالکر ٹکرہ آہن تافتہ کا نکال کر ہاتھ اپنے پر رکھ لیا اور کہا دیکھو یہ صدق ہے نقل ہے روز عید الضحی کے آپ نے دیکھا کہ لوگ قربانی کرتے ہیں آپ نے معائنہ آسمان کی طرف کیا اور کہا الٰہی تو جانتا ہے کہ میں کچھ نہیں رکھتا کہ تیرے لئے قربانی کروں صرف متاع جان ہے اسی کو قبول فرمائیں انگلی اپنے اپنے گلو پر پھیری اور گر پڑے اور واصل بحق ہو گئے۔ بعد مرگ آپ کے گلو پر خط سبز مانند نشان چھوری یا شمشیر عیان تھا۔
ایضاً	شیخ فتح بن شجرف کنیت ابو نصر	۵ ار شعبان سنہ ۲۷۳ھ	۔	۔	اصل آپ کی مرو سے قدمائے مشائخ خراسان میں حالت نزع میں لوگوں نے کہتے سنا کہ الٰہی بہت شوق ہے تیرا تعجیل کر بطلب خود جب وفات پائی غسل کے اوپر ساق پا کے لکھا دیکھا الغنی اللہ آپکے جنازہ پر تین ہزار نے نماز گذاری
ایضاً	خواجہ فارس بن عیسی بغدادی کنیت ابو القاسم	سنہ ۳۴۲ھ یوم عاشورہ	جا کر و یزہ سمرقند میں ہے	ایضاً	آپ خلفائے حسین بن منصور حلاج سے ہیں آپ کو تعبیر معنی میں کلام نیک تھا آپ معاصر شیخ علیم اللہ بایزیدی کے تھے سمرقند جا کر رحلت پائی۔
[illegible]	حضرت شیخ فرید الدین عطار	۲۹ ربیع الثانی پنجشنبہ سنہ ۶۲۷ھ سنہ ۶۲۸ھ سنہ ۶۲۷ھ	نیشاپور عمر ۱۱۴ برس	خزینۃ الاصفیا [illegible]	آپ مرید شیخ مجد الدین بغدادی یا خوارزمی تھے و ابتداً توبہ بدست شیخ رکن الدین اکاف کی تھی اور فیض صحبت بہت مشائخ سے حاصل کیا تھا صاحب تواجد

[illegible]	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔

۔۔۔ مارع تھے بعض اہل تصوف کہتے ہین اویسی تھے مولانا روم فرماتے ہین کہ مدت ڈیڑھ سو سال روح حسین بن منصور حلاج نے ذات فرید الدین عطار کے تجلی کی اور ولی ہوے۔ حضرت مولانا عبد الرحمن جامی نفحات مین فرماتے ہین کہ جسقدر اسرار توحید ومعارف مثنویات وغزلیات عطار مین ہین کسی دوسرے شخص گروہ صوفیہ مین پائے نہین جاتے کتاب پندنامہ عطار وتذکرۃ الاولیاء والہی نامہ وبیسر نامہ ومنطق الطیر وغیرہ آپ کی تصنیفات سے ہین مولانا جلال الدین رومی فرماتے ہین شعر ہفت شہر عشق را عطار گشت ٭ ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم ٭ دوسرے جگہہ یون فرماتے ہین شعر عطار روح بود وسنائی دو چشم ٭ ما از پئے سنائی وعطار آمدیم ٭ وصاحب کتاب مناقب غوثیہ مقولہ شیخ محمد صادق شیبانی فرماتے ہین کہ آپ مرید صحبت شیخ صنعان سے تھے جب شیخ صنعان نے کلمات بے ادبی نسبت حضرت غوث الاعظم کلے اور شیخ صنعان گرفتار پنجہ بلا ہوے اوسوقت فرید الدین ہمراہ اون کے تھے ہاتھ کفار تاتار سے شہید ہوئے ہین۔

[illegible]	حضرت شاہ فتح قلندر جونپوری	۲۲ شعبان ۱۱۱۸ھ	قلندر پور ضلع اعظم گڈہ مین ہے	[illegible]	آپ نے اوایل مین اپنے چچا حضرت عبد القدوس سے علم ظاہری وباطنی تحصیل کیا بعد وفات اون کی آپ

حضرت شاہ مجا قلندر کے حضور حاضر ہوے تکمیل کو پہنچکر خلافت حاصل کی۔

حرف القاف

[illegible]	قطب الدین علامہ بن احمد	سنہ ۷۱۰ھ بقول دیگر وفات سنہ ۷۱۰ھ	[illegible]	[illegible]	آپ جامع علوم ظاہری وباطنی علامہ عصر وحید الدہر تھے اکثر علمائے دین آپکی شاگردی کا فخر کرتے ہین کتاب شرح شمسیہ یعنی قطبیہ آپ کی تصنیف سے ہے۔
[illegible]	شاہ قاسم انوار	۱۱ صفر روز شنبہ سنہ ۸۳۷ھ	خرجرد جام خراسانکا مشہور شہر ہے	[illegible]	آپ کی اصل آذربائیجان سے ہے اوائل حال مین ارادت شیخ صدر الدین اردبیلی سے حاصل کی بعد ازان بصحبت شیخ صدر الدین یمنی کہ مریدان شیخ اوحد الدین

کرمانی سے تھے ونیز بصحبت خواجہ بہاء الدین نقشبند فیضیاب ہوے آپ کا دیوان اشعار حقائق ومعارف مین ہے

[illegible]	حاجی شاہ قوام الدین معروف بحاجی حسین لکھنوی بن ظہیر الدین عباسی	۲۰ ماہ شعبان سنہ ۸۴۰ھ	لکھنو	[illegible]	آپ مرید حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی اور خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت کے ہین آپ حج کو گئے اکثر مشائخ سے ملاقات کی مگر بسبب رابطہ اتحاد شیخ مبارک بجنوری کے آپ لکھنو مین سے

عرصہ زاید چالیس سے ہوا کہ انگریزون نے جنگ جدال کر کے لکھنو پر قبضہ کیا تھا تو امام باڑہ نواب آصف الدولہ کو قرار دیکر گرد قلعہ کے دور تک میدان کر دیا تھا چنانچہ اوسی میدان مین آپکا روضہ بھی آگیا تھا قبر بنوا دی گئی ہے

[illegible]	نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسبت ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔
					اور قبر کے گرد چبوترہ ہے دور تک میدان ہے آبادی کا نام نہین۔
مدار [illegible]	حضرت قطب الدین بنیادل قلندر جونپوری	۲۵ شعبان سنہ ۸۲۵ھ بقول خیابات سنہ ۸۳۰ھ یکشنبہ	علن پور یا علی پور جیوا ضلع جونپور ممالک متحدہ آگرہ اودہ عمر ۱۴۹ برس	اخبار الاصفیا	آپ حضرت امیر المومنین عمر رضہ اولاد مین ہین اور خلیفہ سید نجم الدین قلندر رحمہ کے منقول ہے کہ سید نجم الدین قلندر سیر سیاحت فرماتے ہوے قصبہ سرہرپور کہ توابع جونپور سے ہے پہونچے آپ کو دیکھا کہ لڑکون کے ساتھ کھیل رہے ہین قلندر صاحب نے فرمایا کہ میرا سفر اسی لڑکے کے لئے تھا اور آپکی تربیت مین مشغول ہوے امانات و کرامات سپرد فرمائین اور بنیادل کا آپکو خطاب دیا آپ کی گو چشم ظاہر نہین تھی بلکہ اب دل کی چشم سے ایسا دیکھ لیا کرتے تھے جیسا کہ کوئی ظاہر کی آنکھہ سے دیکھتا ہے۔
ایضاً	حضرت شاہ قاسم حقانی کشمیری	سنہ ۱۰۳۳ھ	کشمیر	ایضاً	آپ شام کے امراؤ مین تھے امارت چھوڑ کر تجرید اختیار کی حضرت سید علی ہمدانی کے ہمراہ کشمیر مین آئے محلہ علاو الدین پورہ مین متوطن ہوے آپ کامل تھے ایک روز حرارت جگر سے کپڑے جل گئے ایک رات کو حسب عادت آپ نے غسل کیا تمام بدن سے خون جاری ہوا اور اوسی حالت مین وفات پائی آپکی کرامت سے لوہار کی بھٹی سے سرو شاداب نکل اوگا ہے۔
ایضاً	قاضی سعد قاضی عماد۔		دہلی کہنہ قطب حوض شمسی مغربی	اخبار الاخیار	ہر دو بزرگ صاحب حال باعظمت اور جلال مریدان حضرت قطب الاولیا ہین بڑے پابند شریعت تھے ومنکر سماع ایک روز خانقاہ خواجہ قطب صاحب مین ہنگامہ سماع برپا تھا بہ نیت احتساب قدم رکھا جو ہین حلقہ سماع مین داخل ہوے بیخود ہوگئے اور بے اختیار ہر دو کون سے دامن جھاڑ کر حلقہ ارادت و بیعت مین داخل ہوگئے۔
ایضاً	شیخ فخر الدین زاہد	۰	۰	۰	آپ پیر شیخ شہاب الدین حق گو ہین دہلی جدید یعنی شاہجہان آباد مین آپ کا مزار ہے جانب بازار فیروز آباد۔
ایضاً	فتح خان نبیرہ سلطان فیروز شاہ	۰	۰	تاریخ حبیب	مرد صاحب حال محبت درویشان باکمال تھا جسوقت حضرت مخدوم جہانیان سنگ نقش قدم حضرت رسول مقبول اوٹھا کر دہلی لائے ہین اور حوالہ سلطان کیا ہے سلطان نے ایک قلعچہ اوس کے لئے کہ سلطان کے پہلے مین مرون چنانچہ ایسا ہی ہوا وفات اونکی ۷۷۸ھ مین ہوئی اور سلطان کے لئے طیار کرایا اور فتح خان سے اقرار کیا کہ اول ہم دونو سے جو کوئی انتقال کرے یہہ نقش قدم اوس کی قبر پر نصب کیا جاوے اوسی روز سے فتح خان خدمت مین صاحب ولایت یہہ ہی دعا کرتا تھا وفات سنہ ۷۷۶ھ ہجری مین۔

نوٹ یہ دونو ردیف ذکر متعلقہ [illegible]

[illegible]	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت و شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
					حرف الکاف
[illegible]	شیخ کمال خجندی	۵ شعبان سنہ ۸۰۳ یوم دوشنبہ	٠	خزینۃ الاصفیا	آپ بڑے بزرگ وصاحب حال تھے اور ظاہر ابلباس شعراور ہتے تھے نقل ہے کہ ایک وقت آب دریا طغیانی مین آیا اور خوف تھا کہ جس دیہہ مین آپ سکونت رکھتے تھے خراب ہو جائے ساکنان دیہہ آپ سے رجوع لائے آپنے فرمایا کہ میرا خیمہ کنارہ آب دریا لگادو دریا وہان سے آگے نہین گذرے گا جب کہ ایسا ہی کیا اور ایسا ہی ہوا۔
ایضاً	حضرت سید کبیر الدین حسن	سنہ ۸۹۶ھ	اوچ ضلع ملتان مین مشہور ہے عمر ایک سو برس	٠	آپ بڑے صاحب کرامات ہین اون کرامات سے آپ کی یہہ تھی کہ جس کافر سے آپ کہتے تھے مسلمان ہو جاؤ وہ فوراً مسلمان ہو جاتا تھا گروہ کے گروہ کافرون کے آتے اور مسلمان ہو جاتے۔
ایضاً	حضرت اخوند ملا کمال الدین کشمیری	سنہ ۱۰۱۷ ہجری	لاہور	اخبار الاخیار	آپ مرید شیخ بابا فتح اللہ حقانی کے تھے آپ بڑے عالم وکامل تھے اکثر لاہور وسیالکوٹ مین آپ کا قیام رہتا تھا حضرت مجدد الف ثانی وملا عبد الحکیم سیالکوٹی نے آپ سے ملاقات کی ہے۔
ایضاً	شیخ کمال قریشی	۴ جمادی الاول سنہ ۱۲۵۰	دہلی زیر قلعہ کہنہ	تاریخ حبیب	آپ ابتدا مین بطریق سیاحت قدم متوکل رکھکر ہندوستان مین تشریف لائے پورانے قلعہ دہلی کے نیچے کنارہ دریائے جمن اقامت فرمائی آپ کا گھوڑا بسبب تشنگی دریا مین چلا گیا چونکہ پانی عمیق تھا غرق ہو گیا آپ نے نیزہ اپنا برلب آب دریا مارا دریا نے وہ مکان اپنا چھوڑ دیا اور فاصلہ پر چلا گیا پس آنحضرت نے معہ عیال واطفال وبجگہہ عمر کو پورا کیا وبعد تربیت فرزند ارجمند شیخ طہ کے انتقال فرمایا۔
ایضاً	حضرت شاہ محمد کاظم کاکوروی	۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۲۲۱	کاکوری ضلع لکھنو اودہ مین قریب لکھنو	[illegible]	آپ نے اوایل کی کتب درسیہ مولانا محمد حمید الدین سے پڑھین پھر مولوی غلام یحیی بہاری ومولوی احمد اللہ سندیلوی سے تکمیل حاصل کی تھی آپ شاہ سید باسط علی الہ آبادی کے خلیفہ تھے۔
					حرف الکاف فارسی
[illegible]	خواجہ کرک ولی اللہ	۳ رجب جمعہ سنہ ۷۰۵ھ	کڑہ مانکپور حیدرآباد دکن مین ہے	خزینۃ الاصفیا [illegible]	آپ صاحب ولایت کڑہ مانکپور کے ہین آپ فضلائے روزگار سے تھے آپ مرید مولانا اسمعیل قریشی سہروردی کے

حروف تہجی	نام کنیت لقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	سنہ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمائل وفضائل وشرف عادات وکمالات طیبات وارشادات وغیرہ

ہین۔ مولانا نے وقت ملاقات فرمایا دس برس سے تمہارا انتظار کرتا تھا اور ایک خط دیکر فرمایا کہ اوس پہاڑ پر جہان روشنی ہی چلے جاؤ جب زیر دامن کوہ پہنچے چشمہ پانی دیکھکر غسل کیا اور تھوڑا پانی پیکر پہاڑ پر چڑھ گئے دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام نماز مین مشغول ہین بعد فراغت نماز کے وہ خط آپ نے اونکو دیا ارشاد ہوا کہ تم بمرتبہ ابدالی سرفراز ہوئے خلعت ابدالی پہنکر مولانا پاس آئے آپ ہمیشہ برہنہ رہتے تھے۔ اشعار مناسب کبھی فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ اشعار آپکے مجاور مزار سے معلوم ہوئے رباعی گرگ نہ پوشید گہے خرقہ ٭ سر تترا شید زموزرہ ٭ خرقہ چہ پوشی وتراشی چہ سر ٭ ہر دو دکانیست ازین درگذر ٭ دیگر اندر طلب دوست چہ مردانہ شدم ٭ اول قدم از وجود بیگانہ شدم ٭ او علم نمے شنید لب بربستم کشمیر ٭ اوعقل نمے خرید دیوانہ شدم ٭

حروف تہجی	نام	سنہ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	شیخ گہلن شاہ سرمست	۰	لاہور موریدروازہ کے باہر اندرون باغ سرکاری	ثمرات	آپ شیخ طاہر قادری لاہوری کے مرید تھے اور مستانہ طریق پر عالم سکر مین رہا کرتے تھے شیخ طاہر کے چار چار خلیفہ تھے ایک ابو محمد قادری دوسرے سید صلوی

تیسرے شیخ آدم بنوری چوتھے شیخ گہلن سرمست ٭

حرف اللام

حروف تہجی	نام	سنہ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
حرف اللام	حضرت لالہ ریشی	۸۰۱ھ	کشمیر	اخبار الاخیار	آپ حضرت شیخ نجم الدین ریشی باباکے بھانجے ومرید ہین

صائم الدہر وقائم اللیل تھے تقوے کے پابند۔

حروف تہجی	نام	سنہ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	شیخ لالہ بابو ہمدانی کشمیری	۱۰۱۲ھ	موضع چندہار	خزینۃ الاصفیا	آپ مرید زاہد بابا کانپوری تھے آثار فنا وہستی باصفا حال سے ظاہر تہی ایک خلق کثیر آپ کے فیض صحبت سے فیضیاب ہوئے
ایضاً	بابا لال کشمیری	۱۰۴۹ھ	چنڈول قصبہ کشمیر مین	اخبار الاخبار	آپ بابا زین الدین کے مرید ہین ریاضت شاقہ کرتے موضع چنڈول پرگنہ کاراج مین رہتے تھے نقل ہے

آخر وقت مین آپ نے وصیت کی کہ میری قبر پر گنبد وعمارت نہ بنانا میری قبر سے ایک درخت اوگے گا تمام پھیل جاوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حروف تہجی	نام	سنہ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	شیخ لاہی شاہ سونہ ساز لاہوری	۱۰۵۳ھ	لاہور	حدیقہ	قادری خاندان مین آپ کی بیعت تہی حصول قوت حلال کے لئے بادن کی چھینیان بناکر بیچا کرتے تھے

جو حاصل ہوتا نصف خدا کے نام دیدیا کرتے تھے۔

حروف تہجی	نام	سنہ وفات	مقام مزار	ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	حضرت بابا لطیف الدین کشمیری نام لاہی رینہ		کشمیر	خزینۃ الاصفیا ومراۃ الاسرار	آپ شیخ نورالدین کی خدمت مین حاضر ہوئے فرمایا کہ کیا مقصد ہے عرض کیا آپ کا دیدار فرمایا کہ دوست جب تک دوست کا کام کرے دوستی کا دعوی نکرنا

[illegible]	اسم کنیت ولقب ولدیت وسکونت ونسبت خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وولادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ

جواب نہ عرض کیا ... شیخ نے فرمایا کہ حق کو ... مسلمان ہونا اور اپنے معبود کا بندہ ہونا آپ نے فرمایا کہ مسلمان نہ ہو ... اپنے معبود کا بندہ ہونگا شیخ نے فرمایا کہ معبود کون ہے کہا صنم شیخ نے فرمایا کہ رزاق ... یا اور عابد صنم کے ... شیخ ... کر بیہوش ہو گئے اور بہوش آتے ہی مسلمان ہوگئے ہمیشہ ریاضات کرتے رہے

[illegible]	حضرت بابا لدے کنائی کشمیری		کشمیر جندہ پال کشمیر مین نامی قصبہ ہے۔	[illegible]	آپ مرید شیخ عبد اللطیف کے تھے بیابان مین رہتے تھے نزع کے وقت آپ نے وصیت کی کہ مجھے موضع چندہ پال مین دفن کرنا بعد وفات کے مقام ... مین دفن کردیا صبح کے وقت فاتحہ کے لئے لوگ قبر پر گئے

دیکھا کہ گور خالی ہے چندہ پال مین آپ کفن پہنے گئے ہین پھر وہا آپ کو دفن کر دیا۔

ایضاً	شیخ لقمان سرخسی	.	.	.	آپ عقلائے مجانین سے ہوئے ہین شیخ

ابو الخیر نے بہت جگہہ فرمایا ہے کہ لقمان ازاد کردہ حق سے ازادہ تھی۔ ابو سعید کہتے ہین کہ ایک رات سب سوتے تھے دروازہ خانقاہ بند تھا اور مین حاضر خدمت پیر ابو الفضل ہوکر گفتگو معارف مین ہورہی تھی۔ کہ مشکل مسئلہ مین پیش آئی اچانک لقمان کو دیکھا کہ بالائے خانقاہ سے ادھر گر آگیا اور ہمارے سامنے آکر اوس مسئلہ کو بیان کیا کہ جس سے اشکال ہو گئے اور بالائے بام اوڑ کر باہر چلا گیا۔

حرف المیم

[illegible]	حضرت مالک دینار بن دینار	۱۴ اصفر روز دوشنبہ سنہ ۱۲۵ اور سنہ ۱۳۷ھ	مدینہ	.	اب یاران غمخوار و مریدان جان نثار خواجہ حسن بصری مین تولد آپکی بحالت غلامی پدر خود وجود مین آیا تھا اگرچہ اب بندہ زادہ تھے لیکن دونون جہان سے ارادہ تھے۔ ایک روز آپ کشتی پر سوار ہوئے جب کشتی عین دریان

دریا کے پہنچے تو مالک کشتی نے کرایہ کشتی طلب کیا آپ نے عذر ناداری کیا ملاحان نے عقب مین آکر ایسا مارا کہ بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر مین جب ہوش ہوا ہے پھر مزدوری طلب کی اور کہا کہ اگر نہ دوگے تو دریا مین ڈالدئے جاؤ گے آپ نے دریا کی طرف توجہ کی اوسیوقت مچھلیان منہ مین دینار لیکر دریا سے سر نکالا آپ نے ایک دینار مچھلی کے موہنہ سے لیکر ملاح کو دیا۔ یہہ کرامت دیکھکر ملاح و سوار کشتی متحیر ہوگئے اور عذر معذرت کرنے لگے مالک نے کچھہ نہین کہا اور پائے دریا مین رکھکر چلے گئے اوس روز سے آپکا نام مالک دینار پڑگیا۔ اور بعض کا قول ہے دینار آپکی والدہ کا نام تھا

[illegible]	حضرت محمد سماک کنیت ابو العباس	سنہ ۱۸۳ ہجری	.	[illegible]	آپ حافظ قرآن و زاہد و واعظ و عابد و مفتی تھے اور حضرت سفیان ثوری کے صحبت یافتہ اور معروف کرخی کو

کشایش آپکی باتون سے ہوتی تھی شیخ احمد خواری سے روایت ہے کہ آپ بیمار ہوئے اور شیخ احمد قارورہ آپکا

نمبر شمار	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب ونسب و ارادت و شمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ ۔

طبیب کے پاس لئے جاتے تھے راستہ مین ایک بزرگ ملاقی ہوئے اونہون نے پوچھا کہان جاتے ہو مین نے کہا محمد سماک بیمار ہین اون کی دوا کے لئے طبیب کے پاس جاتا ہون بزرگ مذکور نے کہا سبحان اللہ دوست خدا کا غیر خدا سے استعانت چاہتا ہے اور فرمایا کہ محمد سماک سے جاکر کہو کہ ہاتھ اپنا اوس جگہہ پر جہان درد ہے رکھکر کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وبالحق انزلناہ وبالحق نزل مین واپس آیا اور حال بیان کیا آپ نے ویسا ہی عمل کیا اور صحت پائی آپ نے فرمایا وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے ۔

نمبر شمار	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
۱	محمد بن علی حکیم ترمذی کنیت ابو عبداللہ	۲۵۵ھ اثر صفحہ روز پنجشنبہ	حلہ شام مین ایک قریہ ہے	خزینۃ	آپ محترمان ومحتشمان مشایخ متقدمین وصاحب تصنیف ہین اور حدیث مین اسناد عالی رکھتے تھے اور یاران خاص ابو حنیفہ امام اعظم

کوفی وخضر علیہ السلام تھے کتاب ختم الولایت و نوادر الاصول وغیرہ آپ کی تصنیف ہین آپ نے تین سال برابر حضرت خضر علیہ السلام سے تعلیم پائی ہے اور یہ سب عنایت حق آپ کے حق مین محض بسبب انقیاد حکم مادر خود تھے کہ اپنی والدہ کے فرمودہ سے اپنے یارون کے ساتھ تحصیل علم کے لئے نہین گئے تھے بعد تحصیل علم کے ہفتہ وار حضرت خضر علیہ السلام آتے اور صحبت گرم رکھتے شیخ ابو بکر وراق فرماتے ہین کہ ایک روز آپ مجھے اپنے ہمراہ لیچلے تہوڑی دیر مین ایک بیابان لق ودق مین پہنچے دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے ایک تخت زرین رکھا ہے اور ایک شخص اوسپر بلباس شاہانہ بیٹھا ہوا ہے جب شیخ اون کے پاس پہنچے وہ تخت سے اوٹھا اور شیخ کو تخت پر بٹھایا تہوڑی دیر مین چہل تن اور جمع ہو گئے شیخ نے اشارت اسمان کی طرف کے خوان طعام ہوا سے ظاہر ہوا سبھون نے سیر ہوکر کھایا اور آپسمین بہت لمبی چوڑی باتین کچھہ دیر کرتے رہے کہ وہ میری سمجھہ مین نہین آئین پس شیخ رخصت لیکر تہوڑی دیر مین ترمذ پہنچ گئے ۔ شیخ ابو بکر نے آپ سے یہ ماجرا پوچھا آپ نے فرمایا وہ بیابانی بنی اسرائیل ہے اور وہ مرد جو تخت پر بیٹھا دیکھا تہا قطب المدار وچہل کس چالیس ابدال تھے کہ کاروبار تمام دنیا اون کے حوالہ ہے بیان معارف وحقایق مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے آپ کے اوستاد حضرت خضر علیہ السلام تھے آپ کو حکیم اولیا فرماتے تھے صاحب کشف محجوب فرماتے ہین کہ وہ میرے نزدیک بہت بڑے بزرگ تھے چنانچہ میرا دل شکار اوسکا ہے از نفحات ونیز ابو بکر وراق فرماتے ہین کہ ایک روز آپ نے چند جزو اپنی تصنیف کے مجھے دریا مین ڈالدینے کو دیئے مین اون کو گہر لاکر رکھہ چھوڑے شیخ نے پوچھا دریا مین ڈالدیے مین نے کہا ہان آپنے فرمایا کیا دیکھا کہا کچھہ نہین فرمایا نہین ڈالے جاؤ اور دریا مین ڈالکر آؤ مین نے حسب الارشاد ڈالی دیکھا کہ پانی دریا کا جدا ہوا اور اوسمین ایک صندوق سر کشادہ ظاہر ہوا اور وہ جزو اوس مین پڑ گئے اور صندوق بند ہوگیا اور نیچے پانی کے چلا گیا واپس آکر سب حال شیخ سے کہا آپ نے فرمایا کہ مین نے علم تصوف مین لکہا تہا کہ کشف حقیقت اوسکا عقل سے باہر تہا ۔ میرے بھائی خضر نے چاہا کہ وہ اجزا اون کو دیدون انتہی اور وہی حضرت فرماتے ہین کہ آپ نے خدا تعالی کو ایک ہزار مرتبہ خواب مین دیکھا ۔ نقل ہے کہ بحالت جوانی ایک عورت مالدار آپ پر عاشق ہو گئی اور خواہش وصل کی مگر حاصل نہین ہوئی اور آپ نے گریز کیا بعد ایک مدت کے مسن ہوکر خاطر مین گذرا کہ کیا ہوتا اگر خواہش اوس عورت کی مین پوری کر دیتا اور پہر تائب ہوجاتا اس خطرہ سے آپ

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت ومسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکمات طیبات وارشادات وغیرہ۔
					سخت اندوہناک ہوے اور کہا اے نفس خبیث جوانی مین تو یہہ خطرہ نہین کہ اب بعد از ریاضتہاے بسیار خطور اس خطرہ کے میرے دل مین کیا معنے رکہتے ہین تین روز تک غمناک اسی اندیشہ اور فکر مین رہے تیسرے روز حضرت صلعم کو خواب مین دیکھا فرمایا اے محمد رنجور نہو یہہ خطرہ اس وجہ سے نہین ہے کہ تیرے حال مین رجعت ہوئی ہے بلکہ یہہ خطرہ اس وجہ سے ہے کہ ایام جوانی سے چہل سال اوپر تمہارے گذر گئے ہین اور ہمکو دنیا سے دور ہوئے مدت ہو گئی ہے اور ہماری مفارقت دنیا سے کیا گناہ سے جو کچہہ دیکہا دراز مفارقت ہماری دنیا کے باعث ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ اب درازی زمانہ کی وجہ سے کس قدر تفاوت ہو گیا ہو گا۔
حرف المیم	شیخ محمد بن اسمعیل بخاری	۲۵۶ھ	-	خزینۃ	آپ امام الحدیث ہین کتاب صحیح بخاری وتاریخ کبیر وغیرہ آپ کی تصنیف سے ہین آپ کا فرمودہ ہے کہ ایک لاکھہ حدیث صحیح اور دو لاکھہ حدیث ضعیف مجھے یاد ہین آپ نے کوئی حدیث غیر صحیح درج کتاب خود نہین فرمائی اور وقت تحریر کتاب مذکور کے اول غسل اور وضو اور دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور پھر تحریر مین مشغول ہوا کرتے تھے اور اس کتاب کو چھہ لاکھہ حدیث سے انتخاب کر کے تصنیف کیا تھا اور سولہ برس
ایضاً	حضرت مالک وبنار بن دینار	۱۴ صفر روز دوشنبہ ۱۳۰ھ ویا ۱۳۱ھ	مدینہ	.	آپ یاران غمخوار ومریدان جان نثار خواجہ حسن بصری ہین تولد آپ کا بحالت علاقی پدر خود دوجود مین آیا تہا اگرچہ آپ بندہ زادہ تہے لیکن دوجہان سے آزادہ تھے۔ ایک روز آپ کشتی پر سوار ہوے جب کشتی عین دریا مین پہنچی تو مالک کشتی نے کرایہ کشتی طلب کیا آپ نے عذر نادار کیا ملاحان نے غضب مین آنکر ایسا آپ کو مارا کہ بیہوش ہو گئے تہوڑی دیر مین جب ہوش مین آئے پہر مزدوری طلب کی اور کہا اگر نہ دو گے تو دریا مین ڈالدیے جاؤ گے آپنے دریا کیطرف توجہ کی اوسیوقت مچھلیونے موںہہ مین دینار لیکر دریا سے نکالا آپنے ایک دینار مچھلی کے موںہہ سے لیکر ملاح کو دیا۔ یہہ کرامت دیکہکر ملاح وسوار کشتی متحیر ہو گئے اور عذر معذرت کرنے لگے مالک نے کچھہ نہین کہا اور پاؤن دریا مین رکہکر چلے گئے۔
ایضاً	شیخ مسلم بن حجاج نیشاپوری	۲۴ رجب ۲۶۱ھ	نیشاپور	خزینۃ الاصفیا	آپ عظماے محدثین اور فقہاے باتمکین سے ہین کتاب صحیح مسلم ومسند کبیر وغیرہ آپکی تصنیف سے ہے۔
ایضاً	شیخ محمد بن عیسی ترمذی	۲۷۹ھ	.	ایضاً	آپ فقہاے اکبر اور علماے متبحر سے تھے کتاب جامع ترمذی وغیرہ آپکی تصنیف سے ہے
ایضاً	شیخ محمد بن فضل کنیت ابو جبیدہ	..	سمرقند	ایضاً	آپ کی اصل بلخ ہے مرید شیخ احمد خضرویہ تھے بلخ مین خلق کثیر کو ہدایت کی متعلقان نے حسد کر کے شہر سے باہر نکالدیا۔ شہر مین وبا پڑی اور بہت لوگ ضایع ہوے بعد اوسکے سمرقند گئے اور قاضی ہوئے وبعدہ حج کیا اور پہر نیشاپور پہنچے اور وہان سے خلق ہوئے۔
ایضاً	شیخ حامد گردی	۱۵ شوال روز یکشنبہ ۵۶۱ھ	جبل جدہ حمرین	خزینۃ	آپ مرید وخلیفہ حضرت تاج العارفین ابو الوفا ہین نیز اصحاب واحباب حضرت غوث الاعظم کے نقل ہے کہ ایک شخص بہ ارادہ طواف بیت اللہ آپ کی خدمت مین آیا اور کہا بقدم تجرید سفر

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔

کرنا چاہتا ہون شیخ نے اپنا کوزہ پانی کا دیکر کہا کہ جس وقت تشنہ ہو تو آب شیرین اور بوقت گرسنگی نان وشکر اس کوزہ سے لے لیا کرنا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا۔

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
حروف المیم	شیخ مظفر بلخی	سنہ ۷۸۸ھ ۲۷ جمادی الاول	مکہ معظمہ	خزینہ	مرید وخلیفہ شیخ شرف الدین یحیی منیری ہین ایک لاکہہ سے زیادہ آپ کے مرید تہے منجملہ اون کے تین شخص بزرگ ترین تہے ایک شخص مظفر دوسرے ملکزادہ مظفر تیسرے مولانا نظام الدین

حصاری۔ آپ حسب الارشاد حضرت رسالت مآب صلعم دوسری بار ہندوستان مین آن کر اپنے عیال واطفال کو مکہ معظمہ لیگئے اور وہین انتقال کیا۔ وقت اخیر کے امانت پیران عظام بانعمت خلافت شیخ حسین برادرزادہ خود کو عطا کی

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	مولانا محمد شیرین المتخلص بمغربی	سنہ ۸۰۹ھ یا سنہ ۸۰۰ھ ۱۲ رجب روز دوشنبہ	خراب عمر ۶۰ برس	ایضاً	آپ مرید شیخ اسمعیل سلیبی کے ہین اور روہ اصحاب شیخ نورالدین عبرانی ومعاصران ومصاحبان شیخ کمال خجندی تہے اشعار متضمن بحقایق ودقایق کہتے تھے اور مغربی تخلص آپکا تھا چنانچہ یہہ شعر...... جملہ اشعار آپ کے کہے ہے شعر چشم گر این است ابرو

این وناز وعشوہ این + الوداع اے زہد وتقوی الفراق اے عقل ودین +

حروف تہجی	نام وکنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات
ایضاً	حضرت میر محمد ہمدانی	سنہ ۸۰۹ھ	ختلان کشمیر یا بدخشان کی سرحد پر مشہور شہر ہے	ایضاً	آپ فرزند وخلیفہ اعظم حضرت امیر کبیر ہمدانی کے ہین بعد وفات والد بزرگوار کے کشمیر مین آکر بارہ برس تک ہدایت خلق اللہ مین مصروف رہے سلطان قطب الدین وسلطان سکندر بت شکن اپ کے غایت درجہ کے معتقد اور فرمان بردار

تہے آپ نے ایک رسالہ علم تصوف مین وکتاب شرح منطق سلطان سکندر کے لئے تصنیف فرمائی تہی اور اسدرجہ تک رواج شرع شریف کشمیر مین ہوا کہ سماع ومزامیر یک قلم موقوف ہوگیا تھا اور دہل سوائے دروازہ سلطانی کسی جگہہ بجا نہین کرتا تہا آپ نے ایک دانہ جواہر لال بدخشی تبرکاً سلطان کو دیا تھا سنہ ۸ اٹھہ سو مین آپ روانہ بیت اللہ ہوے وقت رخصت سلطان کو واسطے ترویج اسلام تاکید فرمائی چنانچہ سلطان نے حسب الحکم آپ کے یہانتک مصروفیت ترویج اسلام مین مبذول فرمائی کہ ہزارون بتخانہ کو مسمار کیا اور بیشمار خلقت کو دائرہ اسلام مین داخل کیا تواریخ اعظمی مین لکہا ہے کہ سلطان موصوف نے ۳ سہ خروار رشتہ ہائے زنار یعنے جنیئو گردن کفار سے نکالکر تین بار جلوائے اور سال آٹھہ سو ایک سنہ ۸۰۱ھ مین بعد انہدام بتخانہ سکندرپورہ مسجد جامع وہان تعمیر کرائی یہہ مسجد بڑی عالیشان تین سو بہتر ستون کی اور ارتفاع اسکا چالیس گز شرعی ہے تین سال مین بنوائی سوائے اسکی اور بہت سی مسجدین وتالاب کشمیر مین تعمیر کرائے اب بعد مراجعت حج بیت اللہ کے واپس کشمیر مین آئے بمقام تالاب جہان امیر کبیر نے انتقال فرمایا تھا اقامت فرمائی اور اسی جگہ انتقال فرمایا اور سلطان سکندر بت شکن نے بعد سلطنت کرنے پچیس سال نو مہینے چہہ روز کے سنہ ۸۲۰ھ مین رحلت فرمائی اور اونہیں کے عہد مین امیر تیمور بعد فتح عرب ایران وعراق کے عنان عزیمت کو بطرف

<table>
<tr><th>حروف تہجی</th><th>نام و کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان</th><th>سنہ وفات</th><th>مقام مزار</th><th>نام کتاب ماخذ</th><th>مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td colspan="6">ہندوستان سلطنت فرمائی سلطان سکندر رتے بہہ شنکر شاہی خان پسر اپنے کو جو بخطاب زین العابدین مخاطب تھا بیارگاہ امیر تیمور تحائف عجیبہ دیکر بہیجا اظہار متابعت کیا شاہ تیمور نے بہت خوش ہوکر حکومت کشمیر کو بدستور ارزانی رکہا و بخلعت شاہانہ نوازا۔</td></tr>
<tr><td>حرف المیم</td><td>شیخ محمد میرک نام شیخ عبد الحی</td><td>سنہ ۸۸۲ یا سنہ ۸۸۳</td><td>کشمیر</td><td>خزینہ</td><td>سید بزرگ و عالی نسب اولاد میر سید شریف جرجانی سے تھے علوم شریعت و طریقت میں اکمل و عالم عامل تھے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>ملک زین الدین و وزیر الدین</td><td>سنہ ۹۲۳</td><td>دہلی کہنہ</td><td>خزینہ</td><td>یہہ دو بھائی حقیقی اسخیائے روزگار و صلحائے زمانہ سے تہے صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہین کہ ملک زین الدین تلاوت</td></tr>
<tr><td colspan="6">قرآن مجید سوائے حالت قیام نہین کرتے تھے ایک رحل بنوائی تہی تا بسینہ بلند اوسپر قرآن رکھکر پڑہا کرتے تھے اور کبھی غلبہ خواب ہوتا کمند گردن مین ڈالتے اور بسقف خانہ محکم کرتے اسلئے کہ اگر نیند غلبہ کرے تو کمند بیٹھنے نہ دے اور تمام متعلقان اون کے کیا صاحبان خانہ اور کیا خدمت گاران وغیرہ از نصف شب سے واسطے ادائے نماز تہجد اوٹھا کرتے تھے اور تا وقت چاشت بہ ذکر و شغل مشغول رہتے تھے اور ہر جمعہ بروح حضرت صلعم ایک سو من چانول پکائے جاتے تھے اور ہر برنج پر تین بار قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے اور ایام مولد حضرت صلعم ہر روز یکہزار تنکہ زیادہ ہوتا تھا تا بارہوین روز بارہ ہزار تنکہ ہو جاتا اوسکو براہ خدا درویشون کو دیا جاتا تھا اور ہر روز دونون بھائی ختم قرآن کرکے حق تعالی سے دعائے شہادت مانگا کرتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ شیخ زین الدین کو سنہ ۹۲۲ ہجری مین ایک غلام نے زہر دیا اور شیخ وزیر الدین ہمراہ سلطان ابراہیم سنہ ۹۳۲ مین ہاتھ کفار سے شہید ہوئے دونون کے مزار دہلی مین ہین۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>شیخ محمد شریف کشمیری المشہور بشوک بابا۔</td><td>۲۱ محرم سنہ ۱۰۲۷</td><td>بمقبرہ مرشد خود</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ مرید حضرت خواجہ مسعود کشمیری سے تہے یہانتک کہ خواجہ مسعود جملہ مریدان خود کو واسطے تربیت و تکمیل کے آپ کے سپرد کیا کرتے تھے۔ اپنے مرشد کی وفات کے بعد آپ سجادہ نشین</td></tr>
<tr><td colspan="6">ہوئے اور سات سال بہدایت خلق مصروف رہکر راہی ملک بقا ہوئے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت شیخ موسیٰ یلدیمری کبروی کشمیری</td><td>سنہ ۱۰۲۶</td><td>کشمیر بروضہ بابا والی کشمیر</td><td>ایضاً</td><td>آپ نے خرقہ ارادت شیخ پاینده ساگری سے پہنا تہا اور تین سال حاضر خدمت رہ کر تکمیل کو پہنچے تھے بعد اخذ خرقہ خلافت آپ کشمیر مین آئے اور یلدیمری مین قیام فرمایا اور</td></tr>
<tr><td colspan="6">بہدایت خلق مشہور ہوئے آپ کی نماز تہجد مین دو سو آدمیون کی جماعت ہوا کرتی تہی۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>مولانا محمد بن محمد فاروقی جونپوری</td><td>سنہ ۱۰۶۲ وفات ۳ جمادی الاول سنہ ۹۱۸</td><td>جونپور ممالک متحدہ آگرہ و اودہ کا مشہور شہر دریائے گومتی پر ہے</td><td>ایضاً</td><td>آپ اعظم علمائے و کبرائے فقہائے ہند تھے آپ شاگرد خواجہ محمد اعیان تھے کتاب شمس بازغہ اشہر ترین تصانیف سے آپ کی ہے۔</td></tr>
</table>

نام خاندان	نام و کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	سنہ وفات	مقام وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمایل و خصایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔
سہروردیہ	خواجہ محمد نیازی	سنہ ۱۰۶۵ھ		•	خزینۃ الاصفیا	آپ کو ارادت حضرت شیخ موسی کبروی کشمیری سے تھے اوایل حال میں غلبہ سکر و ذوق سے ایسی بیہوشی طاری رہی کہ اداے نماز پنجگانہ سے بھی معذور رہے آپ کے مرشد نے خبر پاکر متوجہ حال آپکے ہوئے اور آپ کو مستی و سکر کے عروج سے باوج صحو و تسلیک لیگئے و بخرقہ خلافت سرفراز کیا بعد اپنے مرشد کے اون کے سجادہ نشین ہوئے۔
ایضًا	میر محمد علی کشمیری بن میر محمد بارک کشمیری روزی۔	سنہ ۱۰۷۲	کشمیر	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند دلبند و خلیفہ میر محمد نارک قادری کشمیری کے ہین آپ نے دیگر سلاسل مین سے و مشایخ وقت سے فیض کبرویہ و سہروردیہ وغیرہ حاصل کیا تھا اور بخطاب پیر سلاسل مخاطب ہوے تھے شاہجہان بادشاہ نے بمقدمہ ایام قحط و سوختن جہادیہ ہند و پیشکار علیمردان خان تمام علما و صلحا و مشایخ کشمیر کو بخصوص خود دہلی طلب کیا آپ بھی اون سب کے ہمراہ آئے تھے بامداد غیب و دعاے آپ کی تمام اہل کشمیر بلاے ناگہانی سے خلاصی پاکر رخصت ہوے تو آپ نے سرہند مین بخدمت عروۃ الوثقی شیخ محمد معصوم خلف شیخ احمد مجدد سرہندی حاضر ہوکر خرقہ خلافت سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ حاصل کیا تھا۔
ایضًا	مولانا محمد امین کانی یلدمیری کشمیری	سنہ ۱۱۰۹ ہجری	کشمیر	کشمیر	ایضًا	آپ علماء مدققین و فقہاے محققین سے تھے اور اکثر علوم مین تالیفات اونکی ہین اور بہت سی کتب متداولہ پر حواشی لکھے ہین و شرح لکی ہے اور علم فرایض مین نظم و نثر رسایل موجز تصنیف کئے ہین و علماے کشمیر مثل مولانا عنایت اللہ شال و ملا محسن وغیرہ شاگرد آپ کے تھے۔
ایضًا	میر تاجو کشمیری	سنہ ۱۱۱۱ھ	کشمیر	کشمیر	ایضًا	آپ فاضل اکبر و عالم متبحر تھے و علوم ظاہر و باطن مین نسبت شاگردی و ارادت بخواجہ حیدر چرخی اور خواجہ محمد سے رکھتے تھے اور تمام عمر تدریس و تلقین و قناعت مین گذاری تھی اور کسی اہل دنیا سے حاجت مند نہین ہوتے تھے۔
ایضًا	حضرت شاہ محمد قادری سہروردی کبروی کشمیری	سنہ ۱۱۷ھ تاریخ ڈومری	کشمیر	کشمیر	ایضًا	آپ سادات عظام حسینی گیلانی سے تھے آپ نے اوائل مین تجرید و تفرید بسر کی اور اختلاط نسوان سے بہت محترز رہے آخر بایماے غیبی نکاح کیا اور ایکہزار نوے سنہ ۱۰۹۰ مین تاتار سے کشمیر مین قریب ایک سو مردمان اہل و عیال و خدام کے رہے آپ مقتداے اہل توکل سے تھے اور بظاہر کوئی آمدنی نہین رکھتے تھے اور جو کچھ فتوح ہوتا وہ مستحقین کو تقسیم کر دیا کرتے تھے فیض سلسلہ قادریہ آپ کا موروثی تھا مشائخان سہروردیہ کبرویہ سے بمقام کشمیر فیض پایا تھا۔
ایضًا	شیخ محمد کاظم حسینی سہروردی کشمیری	سنہ ۱۱۸۱ ہجری	کشمیر	کشمیر	ایضًا	آپ قبیلہ سوداگران کشمیر سے تھے آپ بمقام تبت پہنچکر بخدمت شیخ یحیی چشتی مرید ہوے اور خرقہ خلافت پایا اور واپس کشمیر مین آئے اور بابا نصیب الدین سہروردی سے فیض سلسلہ سہروردیہ حاصل کیا اور موضع خانیار مین اقامت اختیار کی

[illegible]	اسم کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و تسمیہ خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات و طیبات و ارشادات وغیرہ

سے باہر آئے چاہا کہ روزہ افطار کریں کہ آپ کے دل نے میوہ کنار یعنے بیر سے افطار کرنے کی رغبت کی اوسیوقت
ایک شخص سفید پوش سے ظاہر ہو کر چند دانہ بیر کے حاضر کیے اور کہا اسکے ساتھ روزہ افطار کرو اور یہاں سے چلے جاؤ
کہ مقصد تمہارا پورا ہو گیا آپ نے روزہ افطار کیا اور خدمت میں اپنے پیر کے گئے ابھی نوبت اظہار حال گفتگو
نہیں ہوئی تھی کہ آپ کے پیر نے آپ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تمہارا دل میوہ کنار کو چاہتا تھا حضرت خضر علیہ السلام
اللہ تعالی کیطرف سے مامور ہوئے تھے کہ صدرۃ المنتہی سے دانہ کنار تمہارے لئے افطار کرنے کو حاضر کریں۔
نقل ہے کہ آپ بمقام سنگل گڑھ گئے شب کو ایک جوگی ہنود کے ہاں مقام کیا جوگی نے کہا آپ کا مقام کرنا اس شرط
پر ہے کہ آپ کچھ کرامت دکھلاویں آپ نے فرمایا ہم فقیر دروازہ اللہ کے ہیں ہمارا کام کرامت دکھلانے کا نہیں ہے
ہاں اگر تم ظاہر کرو اختیار ہے پس جوگی باستدراج خود چشم شیخ سے غائب ہو گیا اور پھر ظاہر ہو گیا اسیطرح چند بار
کیا آپ نے فرمایا یہ رتبہ کس عمل سے حاصل کیا کہا بر خلاف عمل نفس کے اور تمام عمر خواہش نفس کو نہیں کیا تب اس
رتبہ کو پہنچا ہوں کہا نفس تمہارا اسلام قبول کرنا چاہتا ہے کہا نہیں فرمایا پھر مناسب عادت یہ ہے کہ بر خلاف نفس کے
زبان بتصدیق اسلام کھولو جوگی نے یہ بات قبول نہیں کی پھر ہر چند چاہا کہ استدراج ظاہر کرے و شعبدہ دکھلاوے
ممکن نہیں ہوا جب عاجز ہوا قدموں میں ڈالدیا اور مسلمان ہو گیا اور شیخ نے ایک نظر سے بکمال باطنی پہنچا دیا
اور باسم عبدالسلام موسوم کیا چنانچہ مزار عبدالسلام کا بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک سایل نے
آپ کے حضور آنکر عرض کی کہ چند دختر ناکتخدا رکھتا ہوں و بباعث نادار مقدور کتخدا کرنے کا نہیں رکھتا پانچسو روپیہ
سے کشود کار ہو سکتی ہے۔ آپ نے عصا اپنا ہاتھ محمد وارث خادم سے لیکر تھوڑی زمین بنوک عصا کھودی اور
تھیلی پانچسو روپیہ کی زمین سے برآمد ہوئی حوالہ سایل کردی اور روانہ ہو گئے سائل کو طمع دامن گیر حال زیادہ ہوئی اور
سمجھا کہ اس زمین میں بیشک دفینہ موجود ہے کھودنا شروع کیا کچھ برآمد نہیں ہوا بلکہ تھیلی اولیں بھی گم ہو گئی گریہ و زاری
کرنے لگا اور حضرت شیخ کو چیخ چیخ کر پکارا اور آپ کے پیچھے دوڑا شیخ نے استفسار حال کیا فرمایا بشامت طمع نفس
محروم رہا بیت طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی ٭ ازان نیست مر مطمعان را بہی ٭ آپ کو پھر رحم آیا دیگر زمین کو عصا سے
سے کھودا وہی تھیلی گم ہوئی برآمد ہوئی۔ نقل ہے آپ کو سکر کبھی کبھی روز او کبھی شبہ راہ رہتا تھا چنانچہ ایک وقت متصل
قصبہ اٹی اوپر کنارہ ایک جوہڑ یعنے چھپڑ کے جو موسم برسات میں لبالب اور بیشمار پانی رکھتا تھا سماع سن رہے تھے
اور بحالت وجد مجلس سماع سے پانی میں کود پڑے اور غائب ہو گئے خادمان نے ہر چند تلاش کیا نہیں ملے
آخر جانا کہ شیخ بھی مانند شیخ قطب الدین بن خواجہ عبدالخالق چشم ظاہر بینان سے غائب ہو کر ابدال کے ساتھ مل گئے
ہیں بعد چار مہینے کے آب عاریہ خشک ہوا اور زمیندار قلبہ رانی کرنے لگے تو اوسوقت بازوے راست آپکا زمین سے
ظاہر ہوا اور جانا کہ یہاں کوئی آدمی دفن ہے پس آہستگی سے اوس جگہ کھود کر آپ کو نکالا اوس وقت بھی آپ
بحالت سکر و استغراق تھے پھر گویے بلا کر سماع شروع کیا صدائے سرود سنکر ہوش میں آئے۔ حضرت خواجہ
... تو شوق ہم فرماتے تھے کہ ایک روز زیادہ بیس سالی خدمت میں حضرت محمد الدین حاضر تھا اور آپ مسجد میں

[illegible]	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔

بمقام تونسہ بعد نماز فجر بیٹھے تھے وبذکر ومراقبہ اشتغال رکہتے تھے کہ ناگاہ ایک افغان کابلی دروازہ سے آیا وبعد سلام عرض کی کہ مین بتلاش فقیر یا خدا جابجا پھرتا رہا اب اسجگہہ آیا ہون لیکن میرا مقصد ابتک برنہین آیا فرمایا کہ مردان خدا ہر جگہہ قیام رکہتے ہین لیکن تمہارا دیدہ باطن نہین ہے اسلئے تم دیکہہ نہین سکتے عرض کی کہ اب شرفیاب آپکی خدمت بابرکت ہوا ہون امید کہ محروم نہین رہونگا آپ نے فرمایا کہ جو تیرا نصیب ہے پاس امروز ازل سے امانت ہے یکبار دیا جاتا ہے یا باہستگی کہا یکبار کہا طاقت اس بار گران کے تم تحمل کہنے اگر دونگا تو تم جانبر نہ ہوگے کہا جان اپنی ناتوان قرباد عشق معشوق حقیقی ہے کہا آگے آؤ اور کلمہ لا الہ الا اللہ کہو جب سائل نے کلمہ کہنا شروع کیا شیخ نے بہی اوس کے ساتہہ کلمہ گوئی مین اتفاق کیا اور ضرب الا اللہ کے بمقام قلب صنوبری اوس کے ماری فورًا سائل زمین پر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا اور تڑپنے لگا اور آخر کار اوس حالت مین حوض مین جا پڑا اب حوض جوش مین آیا خادمان نے بہزار دقت اوس کو حوض سے نکالا اور تھوڑی دیر مین برحمت حق مل گیا اور نیز حضرت خواجہ سلیمان تونسوی سے منقول ہے کہ جسوقت وہ افغان حوض مین گرا ہے ایک چڑیا کنارہ حوض پر آن کر قطرہ پانی حوض کا پیا فی الحال مست ہوکر بیٹا مسجد پر جا بیٹھی وقت نماز عصر امام نے کہا اللہ اکبر چڑیا کو حالت وجد حاصل ہوئی اور بحالت مستی زمین پر گر پڑی اور لوٹنے لگی اور پہر بیٹیا پر اوڑ گئی اسیطرح جتنے دفعہ امام اللہ اکبر کہتا اوتنی ہی دفعہ چڑیا بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتی اور لوٹتی اور چلی جاتی آپ کے خلفاے نامدار بہت ہین حافظ قمر الدین ساکن موضع کوٹ قایم جو نبیرہ نواب سرفراز خان حاکم ملتان تھے دوسرے شیخ محمد سلیم قریشی ساکن سامانی تیسرے شاہ ابو الفتح ساکن موضع موجو تھے خواجہ سلیمان کہ مزار اون کا متصل مزار آپ کے ہے پانچوین شیخ محمد انور ملتانی چہٹے شیخ اللہ داد ساکن ڈیرہ غازی خان ساتوین دیوان محمد غوث جلال پوری اولاد پیر لال تنال آٹھوین شیخ دوست محمد نوین حافظ عبد الکریم قاری جو پنجاب مین لاثانی قاری تھے دسوین شیخ عبد السلام جوگی

حرف المیم	مولانا محمد اسحاق دہلوی۔	سنہ ۱۲۶۲ ہجری	مکہ معظمہ	خزینۃ الاصفیا	آپ علمائے کبار دہلی اور نواسہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی تھے علوم فقہ وحدیث وتفسیر مین طراز بلند رکہتے تھے
ایضًا	سید منور علی شاہ لاہوری۔	سنہ ۱۲۶۴	لاہور بمقبرہ شیخ محمد طاہر	خزینۃ الاصفیا	آپ اولاد حضرت غوث الاعظم سے ہین آپ کی بیعت اپنے والد بزرگوار سید عمر سے خاندان سہروردیہ مین تہی

اور دیگر سلاسل مین بہی مجاز وماذون تہے آپ کو کشف بہانتک تھا کہ جو کوئی حاجتمند آپ کی خدمت مین آتا بغیر اظہار حاجت کے مطلع ہوکر سوال کا جواب فرما دیتے۔

ایضًا	خواجہ محمد اسلم طوسی	سنہ [illegible]		تاریخ الاولیا	آپ کو شہنشہ خراسان کہتے ہین امام علی موسی رضا کے ہمراہ

نیشاپور بہی گئے تھے۔ نقل ہے کہ ایک یہودی نے اپنے قرضہ کا تقاضا کیا آپ نے قلم کو تراش کر اوس کی تراشہ اوس کو دیا جو اوس کے پاس تمام زر خالص ہوگیا وہ اوسی وقت اسلام لایا۔ نقل ہے آپ نے ایک روز بحالت سکر میری سچی بات پر قسم کہائی جب عالم صحو مین آئے تو لوگون نے خبر دیا کیا آج آپ نے قسم کہائی ہے لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا میرا نفس سرکش ہے اسنے قسم کہا کر کہا کہ جب تک [illegible] زندہ رہونگا [illegible] نہین کرونگا [illegible] آپ

<table>
<tr><th>حروف تہجی</th><th>نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان</th><th>تاریخ وفات</th><th>[illegible]</th><th>[illegible]</th><th>مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت و شمائل وخصائل وخرق عادات و کلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔</th></tr>
<tr><td colspan="6">نے چالیس برس تک بات نہین کی اور قسم کا کفارہ اس طرح ادا کیا۔ آپ کی برکت سے پچاس ہزار آدمی راہ راست پر آئے تھے</td></tr>
<tr><td>حرف المیم</td><td>شیخ مکارم</td><td>۔</td><td>۔</td><td>تاریخ الاولیا</td><td>خداوند تصرف وکرامات وصاحب اسرار واشارات ہین۔</td></tr>
<tr><td colspan="6">شیخ ابوالحسن جوسقی فرماتے ہین کہ ایک وقت آپ شوق ومحبت مین اپنے اصحابون کے ساتھہ باتین کرتے تھے اثنا کلام مین فرمایا جب اسرار محبان کا نزدیک ظہور سلطان ہیبت وجلال کے جنبش مین آتا ہے تو جو نور کہ مقابل انفاس اونکی ہوتا ہے بجھ جاتا ہے اسیوقت آپ نے دم کھینچا تیس یا کئی قندیلین جو مسجد مین جلتی تہین گل ہوگئین پھر آپ نے فرمایا جب اسرار او تجلی انوار انس وجمال کے متعلق عیش وکامرانی مین ہووے تو ہر ظلمت جو اوس ساعت مین مقابل اون کے انفاس کے ہوں روشن ومنور ہو جاتے ہین بس یہہ کہنا تھا کہ تمام قندیلین فوراً روشن ہوگئین۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حضرت سید محمد امین منطقی بیہقی معروف بہیر بابا ویسی کشمیری</td><td>سلخ ذیقعدہ سنہ ۸۸۹ھ</td><td>بلچہمر متصل کشمیر</td><td>اخبار الاخیار</td><td>آپ کے والد کا نام سید محمد حسین منطقی ہے آپ سادات عالینسب سے ہین جب آپ پیدا ہوئے سلطان زین العابدین نے فرزندی مین آپ کو لیا جب آپ سن شعور کو پہنچے سلطان</td></tr>
<tr><td colspan="6">نے کوئی عہدہ دینا چاہا آپ نے قبول نہین کیا گوشہ نشینی اختیار کی یہہ شعر فرمایا کرتے تھے ؎ گناہ ناتہ عدم گر نیامدی بوجود وجود معقول تو در عالم عدم مے بود۔ آپ کے استاد بابا ادھم اور مرید سید بلال کے ہین چونکہ بادشاہ کو آپ کے ساتھہ اعتقاد تھا اسواسطے شریر حاسدون نے آپ کو تلوار سے زخمی کیا اور شہید ہوئے لوگون نے آپ سے قبر کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ میرے واسطے صبح کے وقت غیب سے کوئی چیز آوے گی تم سب دریا پر منتظر رہنا۔ صبح کے وقت دیکھا کہ ایک تختہ صندل کا دریا سے نکلکر آپ کے آستانہ کے قریب آلگا اوس کو لے لیا اور دفن کے وقت رکھدیا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>حاجی سید مراد کشمیری</td><td></td><td>موضع کبریہ</td><td>ایضاً</td><td>آپ خورد سال تھے کہ آپ کے والد سید فخرالدین نے قضا کی آپ کے چچا نے پالا آپ حج کو گئے وہان شیخ ابواسحاق ستار</td></tr>
<tr><td colspan="6">کے مرید ہوئے پھر حج کرکے خوارزم مین میر عبداللہ کبروی کی خدمت مین حاضر ہوکر خرقہ خلافت پہنا بعد سیر سیاحت کشمیر مین آنکر قیام فرمایا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>سید محمد مدنی کشمیری</td><td>۱۱ رجب سنہ ۹۴۰ھ</td><td>۔</td><td>ایضاً</td><td>آپ حضرت غوث الاعظم کی اولاد مین سے ہین آپ نے معہ عیال کشمیر محلہ رعنا واری مین سکونت اختیار کی تہی</td></tr>
<tr><td colspan="6">بادشاہ وقت آپ کا بہت معتقد تھا ایکروز اُس نے آپ کی دعوت کی اوسمین قاز بریانی بہی پکائی آپ نے فرمایا قاز بورچی کو دیدو تحقیقات سے معلوم ہوا قاز مُردہ تہی کہتے ہین کہ یہہ امر امتحاناً تھا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>مخدوم شیخ محمد جیلانی</td><td></td><td>اوچہ ملتان مین مشہور ہے</td><td>ایضاً</td><td>آپ اولاد امجاد حضرت غوث الاعظم ہین جامع علوم معقول و منقول تھے روم سے خراسان مین آئے اور وہان سے بلدہ اوچہ مین آپ شاعر بہی تھے قادری تخلص تھا۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>مولانا محمد درویش</td><td>۱۹ محرم سنہ ۹۸۵ھ</td><td></td><td></td><td>آپ خواجہ محمد زاہد کے مُرید ہین۔</td></tr>
</table>

[illegible]	نام کنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسبت ارادت و شمایل وخصایل وخرق عادات وکمالات وطلبیات وارشادات وغیرہ۔
[illegible]	حضرت شیخ محمد معصوم ملقب بعروۃ الوثقیٰ	۱۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ	•	[illegible]	آپ اولیاء کبار مین ہین آپ حضرت مجدد الف ثانی کے مرید ہین۔
ایضاً	حضرت مجتبیٰ عرف مجا قلندر لاہرپوری	۱۵ ربیع الاول ۱۰۸۴ھ	لاہرپور صوبہ اودہ مین ہے عمر ۶۳ برس	ایضاً	آپ شاہ عبد القدوس جونپوری کے مرید ہین نسب آپکا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچتا ہے۔
ایضاً	حضرت شیخ محمد حسینی اشائی کشمیری۔	۱۱۲۶ھ	عمر ۹۰ برس	ایضاً	آپ شاگرد مولانا یعقوب چرخی و مرید شیخ محمد علی ہین۔
ایضاً	ملا مقیم المشہور ٹوپیگر کشمیری کا نام عبد اللہ بیسوی بن خواجہ محمد فاضل	ماہ شوال ۱۱۷۱ھ تاریخ رحلت ستون کعبہ دین افتاد	•	ایضاً	آپ کا نام عبد اللہ بیسوی ہے آپ حضرت قاضی شاہ دولت حسنی بخاری کے مرید و خلیفہ ہین۔
ایضاً	حضرت شاہ مسعود علی قلندر الہ آبادی	۲۵ جمادی الاول ۱۲۲۱ھ دوشنبہ	موضع دمگڑہ الہ آباد کے پاس ہے عمر ۵۵ برس	ایضاً	آپ اپنے والد شاہ باسط علی کے مرید ہین تحصیل علم بھی اپنے والد سے کی ہے۔
ایضاً	مولوی مراد اللہ تھانیسری	۲۱ ذیقعدہ ۱۲۴۸ھ	لکھنو	ایضاً	آپ مولوی نعیم اللہ بہرایچی کے مرید ہین آپ بڑے پابند شریعت تھے چالیس برس تک ارشاد خلق مین مصروف رہے
	شیخ حاجی محمد سعید لاہوری۔	۱۱۶۶ھ ہجری	لاہور روبروی نیلا گنبد پشت بازار انارکلی	حدیقۃ الاولیا سبحۃ المرجان شریف التواریخ	آپ کو خلافت قادریہ سید محمود بن سید علی حسینی کبروی سے مدینہ منورہ مین ملی اور اجازت سلسلہ نقشبندیہ کے حافظ سعد اللہ مجددی سے اور شیخ اشرف لاہوری سے جنکا سلسلہ شاہ محمد غوث گوالیاری سے ملتا ہے۔ جب احمد شاہ

بادشاہ درانی نے پہلے مرتبہ لاہور کو تسخیر کیا تھا تو محلہ لکھی و عبد اللہ واڑہ آپ ہی کے طفیل اور برکت سے جہان آپ کی سکونت تہی بچ گیا تھا جسوقت بادشاہ پنجاب غارت کر کے واپس چلا گیا تو ایک شخص لاہور کا رہنے والے نے آپ سے عرض کی کہ افغانون نے میرا گھر بار لوٹ لیا اور ایک لڑکی میری جو مجھے بہت عزیز تہی ہمراہ لیگئے مجکو لڑکی کی جدائی نہایت شاق ہے دعا فرماوین کہ وہ کسی طرح آجاوے آپ نے سنکر کہا آنکھیں بند کرا ایک دم کے بعد فرمایا

خاندان چشتیہ	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
					کھولدنے تو اپنی لڑکی کو روبرو کے کہڑا دیکھا کہ اوس کے ایک ہاتھ مین چار پیسہ اور دوسرے ہاتھ مین تیل کا برتن دریافت سے لڑکی نے کہا کہ جب مجھکو کابل لیگئے تو اوس شخص نے جو مجھے لے گیا تھا دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا اور مشتری نے مجھے کنیز بنا لیا اسوقت مجھکو بازار سے تیل لانے کے لئے بہیجا۔ یہہ حضرت جو موجود ہین ملگئے فرمایا کہ آنکھیں بند کرلے مین نے بند کرلین جب کھولین تو اپنے آپ کو یہان موجود پایا۔
[illegible]	حضرت مجد الدین	.	اندرون شہر شاہجہان آباد دہلی چتیلی قبر مشہور ہے	ملفوظات شاہ عبد العزیز	ملفوظات شاہ عبد العزیز صاحب مین لکہا ہے کہ آپ آبادی شاہجہان آباد (جسے اب دہلی کہتے ہین) سے پہلے تھے آپکا مزار معہ چار قبر دیگر آبادی سے پہلے کا ہے کسی نے کہا ہے کہ آپ فرزندان حضرت خواجہ معین الدین چشتی تھے شاید ہو وین زاید احوال معلوم نہین۔
ایضاً	میر محمد بن احمد کشمیری۔	چہاردہم محرم الحرام سنہ ۱۱۰۱ھ وبقول تاریخ اعظمی سنہ ۱۰۱۵ھ	پگلی ریاست کشمیر مین ایک قصبہ ہے	[illegible]	اب اعظم خلفاے شیخ یعقوب صوفی کشمیری ہین بعد وفات اپنے شیخ کے سجادہ نشین ہوے اور ترک تجرید وتفرید مین یگانہ روزگار ہوے اور توکل مین فرد زمانہ یہانتک کہ تمام سال گرما وسرما کا ایک جامہ کرتہ مین بسر کیا کرتے تھے آخر باستدعاے والی پگلی کشمیر سے وہان تشریف لیگئے
ایضاً	مولانا محمد کمال کشمیری	سنہ ۱۰۱۷ھ	.	ایضاً	آپ داماد و خلیفہ شیخ بابا فتح اللہ کشمیری تھے اور صحبت یافتہ خواجہ عبد اللہ احراری سیالکوٹ و لاہور مین مسند تدریس وتلقین پر متمکن رہے بلکہ شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی ومولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے اوایل علوم ظاہری آپ سے حاصل کیا اور پیشگاہ مولانا کمال سے باکمال کو پہنچے لیکن مدفن آپکا فی زماننا مفقود ہے۔
ایضاً	میر محمد اسمعیل کبروی کشمیری۔	سنہ ۱۰۵۳ھ بعمر	کشمیر ۸۵ برس	ایضاً	آپ مرید مجاز و ماذون مولانا محمد شریف بخاری ہین بعد تکمیل پشاور مین کچہہ مدت رہے بعد ازان کشمیر مین آکر قیام فرمایا۔
ایضاً	حضرت سالار مسعود غازی شہید ملقب با سلطان الشہدا و الشہید ابن الشہید المیر ساہو بن عطاء اللہ علوی	سنہ ۴۲۴ھ ۱۴ رجب روز یکشنبہ وقت عصر یا چہاردہم رجب	بہرائچ	[illegible]	آپ سادات عظام علویہ سے ہین اور نسب آپکا حضرت محمد حنیفہ بن علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے آپکے والد کا نام میر ساہو اور نام والدہ ماجدہ ستر معلی ہمشیرہ سلطان محمود سبکتگین غزنوی نام آپ کا میر مسعود اطراف دہلی مین آپ کو پیر بہلم اور ملک خراسان مین رجب سالار اور بعض حامیان غازی وبالے میان وبالا پیر وہٹیلا پیر بہی کہتے ہین اکثر اہل بصیرت متفق علیہ ہین کہ جو کوئی ہندوستان مین درجہ شہادت پاتا ہے وہ متابعت مین

[illegible]	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ

آپ کی ہوتا ہے آپ معصر خواجہ محمد حسینی وابو یوسف حسینی و بعضے کہتے ہین .... بلکہ آپ معاصر حضرت خواجہ
بزرگ معین الدین چشتی کے تھے) لیکن یہہ غلط ہے کیونکہ سنہ شہادت حضرت سالار مسعود غازی سنہ ۴۲۴ ہجری
بعہد سلطان محمود اور رحلت حضرت خواجہ بزرگ بزمانہ راجہ پتہورا سنہ ۶۳۳ ہجری مین ہوئی ہے جو مین تفاوت ہے
بلکہ ایسا پایا جاتا ہے کہ مسعود غازی شہید دوسرے حضرت ہین جنکا مزار حضرت خواجہ بزرگ کے چلہ کے قریب بتاتی
ہین اور کتاب تذکرۃ المشایخ مین اسم نویسی خلفاے خواجہ صاحب مین شیخ سلیمان غازی لکھا ہے شاید یہہ
ہی مسعود غازی ہون واللہ اعلم بالصواب امیر ساہو سپہ سالار فوج سلطان محمود تھے صاحب ماہ اور سکندری لکھتے ہین
کہ آپ ولی مادرزاد تھے جسوقت بارہوین دفعہ سلطان محمود غزنوی نے سنہ ۴۱۶ ہجری مین سومنات پر حملہ کیا ہے
اسوقت آپ کے والد نے آپ کو معہ چند ہزار پیادہ وسوار سلطان محمود کی خدمت مین بھیجدیا تھا وہان آپ سے
کارنمایان ظہور مین آئے - پوجاریان مندر نے بادشاہ سے عرض کی کہ بت سومنات نہ توڑا جاوے اس کے
ہموزن ہم زر خالص دینے کو طیار ہین حسن میمندی وزیر و دیگر امرا نے سلطان کو زر لینے کی طمع دی سلطان نے
آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اگر ایسا کیا تو قیامت کو آپ کو محمود بت فروش کے نام سے پکارین گے اور اگر
بت کو توڑوگے تو محمود بت شکن کے نام سے خطاب ملے گا سلطان کو آپ کی رائے پسند آئی اور بت
کے توڑنے کا حکم دیا بت کے شکم سے اتنا کچھہ جواہرات نکلے کہ دس حصہ زیادہ سونے کے وزن سے تھے
فقط دو آنکھین اوسکی دو الماس گران بہا کے ٹکڑے تھے ایک کا نام کوہ طور اور دوسرے کا نام دریاے نور تھا جو بیش
قیمت دنیا کے جواہرات مین شمار ہوتے ہین حسن میمندی اس تقریر سے متغیر ہو گیا اتنے حسن میمندی کو کشیدہ خاطر پایا بادشاہ اس حال سے واقف ہو کر خلوت
مین لے گیا اور ہندوستان مین جانے کی اجازت دی آپ ہندوستان مین موضع کاہلر اپنے پدر بزرگوار کی خدمت
مین آئے اور بعد چند روز کے لشکر جرار لیکر شہر ملتان کو فتح کیا پھر اجودھن کو ناپاکی کفر سے صاف کر کے اور
دہلی پر فتحیاب ہوے دہلی کا راجہ مہیپال لشکر بیشمار لیکر آپ کے مقابلہ آیا ایک مہینہ لڑائی ہوتی رہی اس عرصہ مین سردار
بہی تجھیار اور میر سیف الدین علوی اور سید عزیز الدین اور ملک دولت اور میان رجب وغیرہ امرایان سلطان
محمود کے لشکر کے بسبب بدمزاجی حسن میمندی وزیر کے جدا ہو کر اپنی اپنی فوج سمیت آپ کی خدمت مین آگئے یہہ امر
زیادہ تر موجب تقویت لشکر اسلام ہو گیا چنانچہ اوسی روز جنگ عظیم ہوئی سید عزیز الدین شہید ہوے اور راجہ
مہیپال کا بیٹا گوپال نام گرز گران ہاتھہ مین لیکر آپ پر حملہ آور ہوا اور موںہہ پر وار کیا چنانچہ آپ کی بینی مبارک زخمی
ہوئی اور دو دندان مبارک آپ کے گر گئے آپ نے ایک ضرب شمشیر سے گوپال کو واصل جہنم کیا اور تمام لشکر اسلام
مین تکبیر کا نعرہ مار کر ایک حملہ کیا اور اوس حملہ مین راجہ مہیپال بہی میدان مین مقتول ہوا اور دہلی کا تخت آپ کے قبضہ مین
آیا اور غنیمت بیشمار لشکر اسلام کے ہاتھ آئی انجام کار بامداد لشکر با سالار سیف الدین بذات خود غسل کر کے اور
پوشاک پاک وعمدہ پہنکر اور اسلحہ سے آراستہ ہو کر نزدیک باغ سورج کنڈ واقع بہرایچ پہنچے دیکھا کہ معاندان نے
لشکر سالار سیف الدین پر غلبہ کیا ہوا ہے آپ نے میر نصیر اللہ وغیرہ امرا کو امداد کے لئے بھیجا اور آپ ایک

حروف تہجی	نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات یا زمانہ	مدفن یا مقام وفات	نام ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب نسب و ارادت و شمایل و خصایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔

چبوترہ زیر درخت کلجان کھڑے رہے اور بازار کارزار بکنیم روز تک گرم رہا اکثر امیران و بہادران مثل سالار سیف الدین وغیرہ نے شربت شہادت پیا بعض کو دفن اور بعض کو حوض سورج کنڈ مین ڈالا اور بعض کو جامہ مین لپیٹ کر خاکپوش کیا اور آپ نے تجدید وضو نماز جنازہ ہائے شہیدا ادا کیا اور بہر اسپ مادیہ خنگ پر سوار ہوکر صف ارائے جنگ ہوئے قضا کار ایک تیر آپ کے گلو مبارک مین لگا اور کلمۂ شہادت گویان اسپ مادہ سے نیچے اوترے اور ایک مرتبہ چشم حق بین کو کھولا اور تبسم کیا اور کلمہ ہو زبان سے فرماکر جان بمشاہدہ ہویت مطلق تسلیم فرمائی بعد آپ کی شہادت کے خوارق و کرامات ظہور پائین اور ہر سال بروز عرس خلقت بیشمار بعلم ہائے دراز از اطراف واکناف ہندوستان جمع ہوتے ہین صاحب اخبار الاخیار لکھتے ہین کہ یہہ بدعت علم ہا کی کہ ہندی مین اون کو چھڑی کہتے ہین ابتدا مین نہین تھی آپ کی وفات سے چار سو سال کے بعد نکلی ہے کہتے ہین کہ نوین صدی ہجری مین ایک راجہ راجگان ہندوستان کہ اولاد نہین رکھتا تھا مقبرہ حضرت پر آیا اور بہزار نیاز منذی یعنی منت نذر کیا کہ اگر مجھے فرزند عطا کرے تو مین علم کلان بغلاف کمخواب و آویزہ ہائے زر و نقرہ بناکر درگاہ حضرت پر چڑہاؤن چنانچہ اوس کے گھر پسر تولد ہوا اور اوس نے نذر وفا کی اوس روز سے یہ بدعت عامہ جاری ہوگئی اور اکثر لاولد اس منت کو ادا کرتے ہین اور اکثر بڑے بڑے شہرون لاہور و دہلی وغیرہ مین علم بناتے ہین اور اقوام بینے چہلپ دار دف زنان پیش علم دف زنی کرتے ہوے چلتے ہین اور وقت شام تمام اسباب علم از قسم پارچہ و چوب و آویزہ ہا وغیرہ تمام حق دف زنان ہوتا ہے۔

مراۃ بحوالہ ملفوظ میر سید علی حضرت میر قدس سرہ با خلفائے خود مثل شاہ موسیٰ وغیرہ وصیت فرمائی ہے کہ بجہت وصول قرب احدیت توجہ روحانیت سالار مسعود کرو کہ اون کی روح پاک مثل خورشید عارفان پر چمکتی ہے اور یہہ قوم فیضیاب آپ سے ہوتی ہے۔

حروف تہجی	نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات یا زمانہ	مدفن یا مقام وفات	نام ماخذ	مختصر حالات
حرف المیم	شیخ موسیٰ سدرانی شیخ مغرب	ہمعصر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی تھے۔	۰	مراۃ الاسرار	آپ اصحاب کبار شیخ ابو مدین مغربی و ہمعصر شیخ شہاب الدین سہروردی کے کہتے ہین کہ آپ ایک رات دن مین ختم قران کا ورد رکھتے تھے کہ یہہ قبیل بسط زبان سے ہے مطولات سے دریافت کرین اکثر مثالین قبض و بسط زمان و حکایات عجیب بسیارہ
	حرف النون				
حرف النون	حضرت نظام الدین گنجوی۔	۲ رجب سہ شنبہ سنہ ۵۹۲	گنجہ قصبہ ہے ایران مین	خزینۃ الاصفیا بحوالہ فرشتہ اخبار الاخیار	آپ اعظم شعراے و اجل اصفیاے و اکابر علماے موصوف بصفات زہد و تقویٰ و در ایام شہر گنجہ تھے اور خرقہ ارادت اخی زنجانی سے رکھتے تھے و عمر گرا در ہا بقناعت اور

[illegible]	نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب نسب ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ۔
						گوشہ نشینی مین گذاری اہل دنیا سے پرلے درجہ کے محترز تھے صحبت سلاطین سے بہت پرہیز رکھتے تھے سلاطین آپ کے دروازہ پر آن کر التجا اور آرزو کرتے تھے کہ نام ہمارا اپنی تصانیف مین داخل کرین تاکہ صفحہ ہستی پر یادگار زمانہ رہے آپ کی پانچ کتابین خمسہ نظامی اور پنج گنج اشتہار رکھتے ہین آخر تصنیف آپ کی سکندر نامہ ہے کہ جو سال پانچسو بانوے ۵۹۲ھ مین تصنیف فرمایا تھا۔ کتاب تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ جب حضرت امیر خسرو نے بجواب مخزن الاسرار کتاب مطلع الانوار تصنیف کی اوسمین لکھا شعر دبدبہ خسرویم شد بلند + زلزلہ در گور نظامی فگند + اُسترہ ہر چند دم تیز داشت + مو بستر دمو نتواند شگافت + ابیات کی غیرت سے شمشیر برہنہ غیب سے نمودار ہوئی اور نیز او حضرت سلطان المشائخ کی حمایت اسپنے مرید کے آستین مبارک خود پیش شمشیر رکہدی حضرت کی آستین کٹ گئی۔ جناب الٰہی مین آپ کا سخن محبوبانہ تھا چنانچہ فرماتے ہین ~~؎~~ گناہ من ار نامدی در شمار + ترا نام کے بودی امرزگار + دیگر تو نیکی کنی من نہ بد کردہ ام + کہ بدرا حوالت بخود کردہ ام + اور یہہ اشعار ذیل آپکی تجرید و تفرید کے گواہ ناطق ہین ~~؎~~ چون بعہد جوانی از بر تو + بدر کس نرفتم از در تو + ہمہ را بر درم فرستادے + من نمیخواستم تو میدادے + چونکہ بر در گہہ چو گشتم پیر + زانچہ ترسیدنے ست دستم گیر + آپ تعلیم یافتہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔
[illegible]	شیخ نجم الدین رازی معروف بشیخ دایہ	۶۵۴ھ وفیات ۲۷ شوال ۶۴۲ھ روز جمعہ		[illegible]	[illegible]	آپ خلفائے شیخ نجم الدین کبری سے ہین آپ کو شیخ نے تربیت کے لئے حوالہ شیخ مجد الدین کیا تھا صاحب تصانیف بہی تھے چنانچہ کتاب مرصاد العباد و تفسیر بحر الحقائق آپ کی تصنیف ہین کشف حقایق و شرح دقایق مین قوت عام رکھتے تھے آپ شیخ صدر الدین قونوی و مولانا جلال الدین رومی کے ہمعصر تھے۔
[illegible]	شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرائنی کشمیری۔	چہاردہم جمادی الاول ۶۹۵ھ شب یکشنبہ			[illegible]	آپ کی اصل کسرق سے ہے تابع اسفراین آپ مرید شیخ احمد جورفانی ہین تسلیک طالبان و تربیت مریدان اور کشف وقایع اون کے مین شان عظیم رکھتے تھے۔ شیخ رکن الدین علاء الدولہ فرماتے ہین آخر زمانہ مین اگر وجود باجود شیخ نور الدین کا نہ ہوتا تو سلوک بالکل محو ہو جاتا لیکن جبکہ حق تعالی نے اس طریق کو باقی رکہنا ہے آپ کو مجدد کیا تھا۔
[illegible]	شیخ نجم الدین اصفہانی نام عبد اللہ بن احمد بن محمد اصفہانی	ماہ جمادی الاول ۷۲۱ھ	عمر ۸۷ سال		[illegible]	آپ مرید ابو العباس قریشی الشاذلی تھے آپ بہت مدت مجاور مکہ مین رہے نقل ہے جب تک آپ مکہ مین رہے ظاہرا مکہ سے مدینہ منورہ نہین گئے اسلئے مردمان اونپر اعتراض کرتے تھے ایک شخص محمد نام اولیا نے فرمایا کہ مین راہ مدینہ مین جاتا تھا میری خاطر مین گذرا کیا باعث ہے کہ شیخ نجم الدین مکہ رہتے ہین اور مدینہ منورہ مشرف نہین ہوتے اور معاً سر اٹھا کیا دیکھا کہ شیخ نجم الدین ہوا مین بجانب مدینہ چلے جاتے ہین اور مجہے آواز دی کہ یا محمد اپنے دل مین کیا حکایت کی تہی یقین

نام خاندان	نام کنیت لقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وفات	مقام مزار	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔
تصور کرد کہ مین ہر روز مشرف بزیارت روزہ منورہ حضرت صلعم ہوتا ہون۔					
[illegible]	شیخ نجیب الدین فردوسی بن خواجہ عماد الدین	۱۳ر محرم سنہ ۷۳۳	دہلی	[illegible]	آپ مرید وخلیفہ شیخ رکن الدین فردوسی کے ہین آپ سجادہ نشین پیر خود ہوکر بہدایت وتربیت خلق اللہ مصروف رہے۔
ایضاً	شیخ نجم الدین محمد الادکانی	۱۲ر صفر پنجشنبہ سنہ ۷۷۸	حصار اعمال اسفراین خراسان مین	ایضاً	آپ مرید شیخ علاو الدولہ سمنانی ہین صاحب کشف وکرامات وریاضت وزہد وتقوی تھے۔
ایضاً	شیخ نورالدین ولی کشمیری	سنہ ۸۴۲	کشمیر	ایضاً	آپنے ارادت حضرت میر محمد فرزند امیر کبیر علی ہمدانی سے کی تھی جب میر محمد روانہ بیت اللہ ہوئے تو آپ خدمتمین
میر سید حسین سامانی وشیخ سلطان الدین بہگیلی وبابا حاجی ادہم کشمیری حاضر ہوکر تکمیل کو پہنچے وانتہا درجہ مقام سلوک پہونچکر قطب الاقطاب خطہ کشمیر ہوئے۔					
ایضاً	شاہ نعمت اللہ حصاری کشمیری	سنہ ۱۰۲۹	کشمیر محلہ جحہ بل	ایضاً	آپ بڑے عابد اور متقی تھے سوائے کار عبادت کے اور کچھہ سروکار نہین رکہتے تھے ایک روز ایک امیر کے گھر
دعوت کھانے تشریف لیگئے بمجرد کھانے لقمہ طعام کے قبض احوال قلب آپکے عاید حال ہوگیا جب چند روز اسی حالت مین گذرے تو سخت لاچار ہوکر خدمتمین میر نازک قادری حاضر ہوکر اپنا عرض حال کیا حضرت میر نے ٹکرہ نان خورا کی اپنی سے اونکو دیا بمجرد کھانے اوس ٹکرہ کے کشایش ہوگئی اور میر نازک نے فرمایا کہ اے سید حفظ حال اپنے پر خبردار رہنا چاہیئے ورنہ یہہ لقمہ حلال میر نازک کا ہر کس اور ہر وقت موجود نہین ہے۔					
ایضاً	شیخ ناظر اکبرآبادی	۱۳ر جمادی الاول سنہ ۱۰۵۷ھ	اکبرآباد	ایضاً	آپ بڑے صاحب کرامات ظاہرہ ومقامات باہرہ تھے لباس سپاہیانہ رکہتے تھے تیغ کمر مین اور نیزہ ہاتھہ مین رکہتے تھے اور خورش آپ کی برگ درختان صحرا تھی
شاہجہان بادشاہ اور اون کی بیگمات کا بڑا اعتقاد تھا مذہب حنفی رکہتے تھے وسلسلہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ شطاریہ مرید					
ایضاً	شیخ نجم الدین معروف بابا سخی ریشی کشمیری	سنہ ۱۰۷۲	کشمیر	ایضاً	آپ خلفائے اعظم خواجہ مسعود پاملوری کشمیری ہین وبعد تکمیل سلوک بموضع کھوشی پورہ آنکر زیر دامن کوہ شاہ کوٹ
کہ بتخت سلیمان علیہ السلام معروف ہے قیام فرمایا۔ وبحالت تجرید وتفرید وتنہائی عمر بسر کی جب شاہجہان بادشاہ کشمیر مین تشریف لے گئے نواب سعد اللہ خان وزیر اعظم کو آپ سے بہت اعتقاد ہوا اور فتوحات کثیر ہونے لگی شیخ جو کچھہ کہ فتوح ہوا کرتی ہر روزہ براہ خدا اور مستحقان کو تقسیم کردیا کرتے تھے ایک روز خواہر شیخ نے ایک اشرفی فتوحات سے بلا اجازت شیخ امتحاناً رکہہ لی اوسیوقت درد شکم مین مبتلا ہوگئی اشرفی بند سے نکال کر پیشکش کی شیخ نے وہی اشرفی دیکر فرمایا کہ امتحان درویشون اور مسکینون کا نہین کرتے۔					

حروف تہجی	نام کنیت لقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	سنہ وفات	مقام مزار	نام ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب نسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
حرف النون	شاہ نور الحق دہلوی بن شیخ عبد الحق محدث	سنہ ۱۰۷۳	دہلی	خزینۃ الاصفیا	آپ فرزند ارجمند وشاگرد ومرید شیخ عبد الحق محدث دہلوی تھے بسلسلہ قادریہ مین اوس کے بعد خدمت مین خواجہ معصوم واحمد سعید فرزندان حضرت شیخ احمد مجدد حاضر ہو کر تکمیل حاصل کی کتاب شرح صحیح بخاری وصحیح مسلم عمدہ تصنیف آپ کی ہے۔
ایضاً	شیخ نور احمد معروف نور حسین قادری	سنہ ۱۲۳۶	لاہور	ایضاً	آپ مرید وخلیفہ سید عبد الکریم بہاون شاہ کے ہین حالت جذب وسکر ومستی مین بتیس سال تک ایک جا بیٹھے رہے اور طعام وآب نہین کھایا جب ذکر نفی واثبات کرتے تو در ودیوار واشجار بھی آپ سے اتفاق کرتے نقل ہے کہ آپ کی گاو میشان چور لے گئے آپ کو خبر ہوئی آپ نے فرمایا کہ زمینداران فلان دیہہ لیگئے ہین ادنکو جاکر کہین کہ وہ دیدین ورنہ بغضب حضرت غوثیہ گرفتار ہون گے خدام نے چورون کو جاکر آپ کا پیغام دیا چورون نے انکار کیا بلکہ سخنان ناشایستہ حق شیخ مین نکالے خدام نے آن کر عرض حال کیا آتش غضب بھڑکی اور ایک دستہ گیاہ خشک ہاتھ مین لیکر دم آتشین اوس پر کیا گیا جل اوٹھی اور فرمایا کہ خانہاے مسکن و اثاث البیت ومال ومال مویشی وزراعت واشجار چورونکا جلا دیا انشاء اللہ تا قیام قیامت سرسبز نہین ہوگا ایسا ہی وقوع مین آیا اور وہ پھر آباد نہین ہوا نعوذ باللہ من غضب الاولیاء۔
ایضاً	حضرت سید نور الدین مبارک غزنوی	۱۳ ربیع الثانی سنہ ۶۳۲	دہلی بطرف پورب حوض شمسی۔	اخبار الاخیار	کہتے ہین کہ جب آپ پیدا ہوے تو آپ کے والد حضرت شہاب الدین سہروردی کے حضور مین لیگئے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو پرورش کیا اور اپنا خلیفہ بنایا سلطان شمس الدین التمش کے وقت مین آپکو میر دہلی
ایضاً	حضرت سید نجم الدین قلندر بن نظام الدین	سنہ ۸۳۷ وبقول وفیات الاخیار سنہ ۹۹۳	مالوہ عمر ۲۰۰ دو سو برس	ایضاً	آپ حضرت امام زین العابدین کی اولاد مین سے ہین آپ جد امجد سید مبارک کے مرید وخلیفہ ہین آپ حسب الارشاد حضرت سلطان الاولیا کے روم کو تشریف لیگئے وہان حضرت سید خضر رومی کو بموجب حلیہ بتانے حضرت سلطان المشایخ کے دیکھا اور اون کی خدمت مین حاضر ہوے اور قدمونپر گر پڑے آپنے فرمایا کہ بھائی نظام الدین اچھے ہین اور اونھون نے تم کو میرے پاس بھیجا ہے آپ نے عرض کی ہان مدت تک حاضر خدمت رہے ۳۳۷ حج کئے۔
ایضاً	حضرت شیخ نظام الدین امیٹھوی۔	سنہ ۹۷۹ یا سنہ ۹۸۱ ہجری ۲۷ ذیقعدہ	قصبہ امیٹھی ضلع لکھنو	ایضاً	آپ اپنے والد شیخ معروف کے مرید وخلیفہ ہین بعضے کہتے ہین کہ آپ مرید راجی سید نور الحق کے ہین بڑے بزرگ تھے آپ حضرت عثمان رض کی اولاد مین ہین۔

نام حرف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب نسبت ارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ۔
حرف النون	حضرت بابا نسیتی ریشی۔	۔	۔	اخبار الاخبار	آپ بابا حنیف الدین کے مرید ہین وہ مرنے کے وقت وصیت کر گئے تھے کہ ایک طالب عرصہ دراز سے حرمین الشریفین سے چلا ہے بعد میرے مرنے کے آویگا اوسکو میری تربت پر پہنچا دینا تھوڑے دنون کے بعد آپ آگئے لوگون نے بموجب وصیت آپ کو تربت پر پہنچا دیا آپ نے بادب ہوکر فاتحہ پڑھی دفعتًا کیا دیکھا کہ ایک بلبل شرخ پرون کی قبر سے نکلکر آسمان کی طرف اوڑی پھر مقبرہ کی طرف آکر ایک شاخ درخت پر بیٹھی اور بزبان فصیح حمد ونعت کہکر چند نصایح بیان کین پھر چپ ہو رہی آپ نے عرض کی کہ اے شیخ تمہاری جگہہ کون بیٹھے فرمایا کہ تم لایق بیٹھنے کے ہو حسب الارشاد مصلے پر بیٹھے اور ارشاد خلق فرماتے رہے۔
ایضًا	حضرت میر نازک قادری کشمیری	سنہ ۱۰۲۲ ہجری	کشمیر	ایضًا	آپ شرفاء کشمیر سے تھے بابا داؤد خاکی سے تحصیل علم فرمایا حضرت حمزہ کے مرید ہین میر سید اسمعیل شامی قادری نے خرقہ خلافت سلسلہ قادریہ کا عنایت کیا۔ سماع سے متنفر تھے۔
ایضًا	حضرت بابا نصیب غازی	۱۳ محرم سنہ ۱۰۴۷	قصبہ بیجبارہ کشمیر مین ہی	ایضًا	آپ مشاہیر مشایخ کشمیر سے تھے اور مرید وخلیفہ بابا داؤد خاکی کے بڑے پابند شریعت وصوم صلوٰۃ تھے۔
ایضًا	خواجہ نیاز کشمیری	سنہ ۱۰۶۸	کشمیر	ایضًا	اوایل مین آپ بزازی کرتے تھے شیخ موسیٰ کبروی کے مرید ہوے درجہ اعلیٰ پر پہنچے آپ سید عالی نسب تھے شیخ سیف الدین کے مرید ہین اور حضرت میرزا جانجانان کے پیر تھے۔
ایضًا	حضرت اخوند نور الہدا یسوی ٹوبگر کشمیری	جماد الثانی سنہ ۱۱۹۹ھ	۔	ایضًا	آپ خلف وخلیفہ اخوند ملا مقیم السنہ کے ہین تارک دنیا تھے
ایضًا	حضرت مولانا نظام الدین لکہنوی بن ملا قطب الدین شہید سہالوی	شب ۱۵ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۱۶۱ھ چہارشنبہ	لکہنؤ مولوی انوار کے باغ مین	ایضًا	آپ ابو ایوب انصاری کی اولاد مین ہین اور شاہ عبد الرزاق ہانسوی کے مرید ہین آپ کی تصنیفات سے مناقب رزاقیہ حاشیہ شمس بازغہ وصبح صادق شرح منار وغیرہ ہین۔
ایضًا	حضرت مولانا نعیم اللہ بہرایچی	۱۵ ماہ صفر سنہ ۱۲۱۸ وفیات الاخیار مین ۵ صفر	بہرایچ	ایضًا وفیات الاخیار	آپ حضرت مرزا مظہر جان جانان کے مرید تھے علوی النسب حنفی مذہب رکھتے تھے۔
ایضًا	حضرت نعمت اللہ ولی	۲۰ ماہ رجب سنہ ۸۳۴	قریہ ماہان یا وہمتوبہال ولایت کرمان	مراۃ الاسرار	آپ بزرگ ترین محققان وعارف ترین صوفیان اہل صفا کے اور بہت سے اکابران وقت سے آپ نے تربیت پائی تہی

[illegible]	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ

آپ کی ارادت حضرت امام یافعی سے تھے اور کشف لیث کار آپ کو وہ صاف واقعہ نواح بلخ مین ہوئی تھی جو حصار مبارک رجال اللہ سے مشہور ہے و شیخ صدر الدین شیرازی نیز صحبت رکہتے تھے حکام وقت واہل دنیا سے بہت ہدایا و تحفہا آتے آپ کہاتے اور مستحقان کو دیے دیا کرتے تھے ایک روز شاہرخ مرزا ابن امیر تیمور نے آپ سے سوال کیا کہ مین سنتا ہون کہ آپ نعمت ہاے شبہہ آمیز تناول کرلیا کرتے ہو آپ نے یہہ بیت لکھکر مرزا کو بھیجدیا بیت گر شود خون جملہ عالم مال مال ⁂ کے خورد مرد خدا الا حلال ⁂ مرزا موصوف کو یہہ بات پسند نہین آئی اور درپے امتحان ہوا اور ایک گوسفند براہ غصب پکڑوا منگاے اور آپ کو مہمان کرکے اوس گوسفند کا طعام آپ کے آگے رکھا بے تکلف آپ نے تناول کرلیا مرزا نے کہا آپ نے کسواسطے طعام شبہہ تناول کیا آپ نے فرمایا نیک تفحص کرو ایسا نہ ہوگا جب مالک گوسفند کو طلب کرکے دریافت کیا اوسنے کہا کہ یہہ گوسفند نذر سید نعمت اللہ کی تھی بادشاہ کے آدمی زبردستی لے آئے ہین اوسوقت مرزا موصوف نے معلوم کیا کہ حق تعالی باطن اولیا کو حرام وشبہہ سے محفوظ رکھتا ہے و بعذر خواہی پیش آیا - آپ کی توجہ سے سلطان احمد بہمنی کہ برادر سلطان فیروز بہمنی بادشاہ دکن تہا بادشاہ ہوا تھا اور بہت تحایف وہدایا آپ کے پاس کرمان بھیجکر ملتجی ارادت ہوا تھا لیکن آپ نے پسر خورد شاہ خلیل اللہ کو بطرف دکہن بھیجدیا تھا کہ دیار دکھن کو بنور ہدایت منور کرے اور سلطان احمد نے خلیل اللہ سے ارادت حاصل کی اور شاہ خلیل اللہ شہر بدر مین متوطن ہوے اور اکثر سلاطین بہمنیہ ارادت فرزندان شاہ خلیل اللہ سے رکہتے ہین اور اپنی دختران کو آپ کی اولاد کے ساتھ عقد نکاح کرتے ہین و بعض بادشاہان صفویہ بھی اپنی دختران کو اون کے نکاح مین دیتے ہین آپ سے خوارق عادات بہت اور اشعار نیکو بیشمار ہین اور ایک قصیدہ پیدا شود قافیہ کا اس مؤلف نے بہی دیکھا ہے جسمین دور شاہان کی پیشین گوئی کی بابت تا مہدی آخر الزمان خبر دی ہے آپ محب اہل بیت تھی چنانچہ چند بیت آپ کی شان اہل بیت مین یہہ ہین **نظم** دوشینہ بادرے کشودند ⁂ اسرار نہان بمن نمودند ⁂ ما عاشق آل مصطفا ایم ⁂ پیوستہ گداے مرتضی ایم ⁂ داریم وفا بآل حیدر ⁂ تا ظن نبری کہ بیوفا ایم ⁂ بیگانہ شدیم از خوایش ⁂ با آل علی چو آشنا ایم ⁂ در میکدہ شو چو نعمت اللہ ⁂ تا مست زبادۂ خدا ایم ⁂ اندر از لحم جبین نمودند ⁂ ما نیز بخلق مینما ایم ⁂ تا ہست علی امام عالیست ⁂ نیز جملگی دو کون و الیست ⁂ آپ نے شرح رسالہ مختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حقایق ومعارف مین بیان کی ہے کہ اوسکی نظم دو سہ شرح ہین ؛

[illegible]	شیخ نور الدین ملک یار پرآن	۱۸ جمادی الثانی سنہ ۷۸۰ھ	متصل مزار ابابکر وحبیب برلب دریا	[illegible]	آپ بڑے بزرگ شیخ لار سے ہین اور لار سے باذن اپنے مرشد کے اور شیخ دانیال مرید شیخ علی خضری اور وہ مرید ابو اسحاق گازرونی تھے دہلی آئے تھے

بعہد سلطان غیاث الدین بلبن حضرت سلطان المشایخ سے نقل کرتے ہین کہ ایک روز مین یعنی سلطان المشایخ مسجد کیلوکہری مین نماز جمعہ کے لئے جاتا تھا اوس روز ہواے گرم تابستان تہی اور مین روزہ دار تھا اور بسبب شدت گرمی ایک دوکان مین بیٹھکر میرے خیال مین آیا کہ اگر میرے پاس سواری ہوتی تو سوار ہوکر جایا کرتا مگر یہہ

[illegible]	نام کنیت ولقب اولدایت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ

ساداو بہہ بیت سعدی یاد آگیا بیت ما قدم از سر کنیم در طلب دوستان * راہ بجائے نبرد ہر کہ باقدم رفت * اور راوس خطرہ سے مین سنے توبہ کی اوس کے تین روز کے بعد ایک مرید شیخ ملک یار پران ایک گھوڑی سواری میرے پاس لایا کہ اس کو قبول کرین مین نے کہا کہ تو مرد درویش ہے تجھ سے کیونکر قبول کرون اوس نے کہا تین رات برابر گذری ہین کہ ملک یار پران مجھے برابر خواب مین فرماتے ہین کہ اس گھوڑی کو خدمت مین شیخ نظام الدین لیجا مین نے اوس کو جواب دیا کہ تیرے شیخ نے تجکو فرمایا ہے اگر میرا شیخ بھی فرمائے گا تو قبول کرون گا دیگر بار پھر لایا مین نے جانا کہ فرستادہ حق ہے قبول کر لی اوس کے بعد سے اسپ گہر سے کم نہین ہوئے کہتے ہین کہ جسوقت ملک یار پران دہلی آئے ہین اور آن کر مقام کیا ہے شیخ ابابکر طوسی قلندری اوسوقت مین تھے اونہون نے نزاع کیا آپ نے فرمایا مجھے پیر نے بھیجا ہے اونہون نے حجت طلب کی مسافت دہلی سے اوس جگہہ تک کہ جہان آپ کے پیر تھے بہت دور دراز تھی آپ تھوڑے سے وقت مین اپنے پیر سے اجازت نامہ مہری لکھا لائے پھر ابابکر نے چند روز کے بعد کہا کہ یہ ملک سلطان کا ہے طغرہ سلطانی لاؤ پس آپ نے غیاث الدین بلبن کی خدمت مین جو اوسوقت دہلی سے ایک سو تیس فرسنگ فاصلہ پر تھے چلے گئے اور اوسیطرح فرمان شاہی لے آئے اور آپ کے روضہ اور ابابکر طوسی کے درمیان ایک قدیمی دروازہ ہے اوس کو بہشتی دروازہ کہتے ہین نقل ہے کہ ایک مردہ ہندو اوس دروازہ سے گذرا ہر چند انبار کثیر ہیزم سے اوسکو جلایا آگ نے اوس مردہ مین اثر نہین کیا اوس روز سے آپ کو ملک یار پران کہنے لگے آپ کا روضہ برلب دریای جمن مقابل خانقاہ شیخ ابابکر طوسی ہے مقام باہیبت وعظمت ہے کہتے ہین کہ وہان مقام پریون کا ہے۔

حرف النون	مونا نور ترک	۰	۰	۰	آپ کا ذکر قاضی منہاج نے دوسرے رنگ مین کیا ہے

کہ جس سے تنقیص حال وتشنیع مذہب لازم آتا ہے لیکن فوائد الفواد مین مذکور ہے حضرت سلطان المشایخ فرماتے ہین وہ آب باران آسمان سے پاکیزہ تر تھا اور علماء شہر سے غایت درجہ کا تعصب تھا اسوجہ سے کہ اون کو آلودۂ دنیا دیکھتے تھے اور اونکے سخت گو تھے اوسکا کلام عالی تھا اور جو کچھ کہتا علم کے زور سے کہتا اور مجاہدہ سے اوسکا ایک غلام تھا مذاق ہر روز ایک درم مولانا کو دیتا تھا وجہ معاش یہی تھی کہ ایک وقت سلطان رضیہ بیگم نے آپ کو کچھ اشرفیان بھیجین اوسوقت ہاتھ مین لکڑی تھی اوس زر کو اوس چوب سے مار کر کہتے تھے کہ یہہ کیا ہے میرے آگے سے لیجاؤ سلطان المشایخ فرماتے ہین کہ مین نے حضرت فرید گنج شکر سے سنا ہے کہ جب بابا صاحب ہانسی مین آپ کی مجلس تذکیر مین تشریف لیگئے تاکہ آپ کی تذکیر سنو اور اس سے پہلے آپ سے ملاقات نہین تھی آپ نے دیکھنے کے ساتھ ہی فرمایا کہ اے مسلمانان صراف سخن آگیا ہے اور حضرت بابا صاحب کی مداحی شروع کی۔

ایضاً	شیخ نجم الدین نام عبد اللہ	جمادی الثانی ۷۲۱ھ	مکہ معظمہ	سفینہ	آپ کے والد کا نام احمد بن محمد الاصفہانی شاگرد ابو العاس ابو عرشی الشاذلی کے تھے۔
ایضاً	شیخ نجم الدین صغرا قلندر	۱۷ جمادی الاول ۷۴۶ھ روز شنبہ	دہلی برابر قبر مولانا برہان الدین بلخی	حیات [illegible]	آپ صاحب ولایت بہ کمال ارشادات شیخ الاسلام دہلی تھے اور با خواجہ بزرگ محبت وارتباط رکھتے تھے

حروف تہجی	نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات ضروری حسب و نسب ارادت و شمایل و خصایل و خوارق عادات و کمات طلبات و ارشادات وغیرہ
حرف الواو					
حرف الواو	وجیہ الدین گجراتی	غرہ ماہ صفر ۹۹۸ھ شنبہ	احمد آباد گجرات	اخبار الاخیار	آپ علوی نسب عالم متبحر تھے احمد آباد گجرات مین سکونت اختیار کی حضرت محمد غوث گوالیاری کے مرید تھے۔
ایضاً	خواجہ ولید سقہ کنیت ابو اسحاق	۳۲۶ھ	•	تاریخ الاولیا	آپ مرید حضرت ذوالنون مصری نقل ابو عبداللہ رازی سے ہے کہ ایک روز مین حضرت ولید سقہ کی خدمت مین

گیا دل مین تھا کہ کچھ فقر کی بابت آپ سے پوچھون پہلے پوچھنے سے آپ نے فرمایا کہ فقر اوس کو لایق ہے جو سوائے حق کے غیر کا خیال اوس کے دل مین نہ آوے اور قیامت کے روز مین اسباب کو پورا کر سکونگا۔

حروف تہجی	نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	مولوی محمد ولی اللہ بن سید احمد علی حسینی	۱۲۴۹ھ	فرخ آباد ممالک متحدہ اگرہ کا مشہور قصبہ اور ضلع کا صدر مقام	[illegible]	آپ علمائے عظمائے وقت تھے و تفسیر نظم الجواہر ۱۲۳۶ ہجری مین تصنیف کی تھی اور تاریخی نام تفسیر رکھا تھا کسی عالم کو جائے اعتراض اور سخن نہین تھے۔
ایضاً	شیخ وجیہ الدین المشہور بہ پیر زاہدی لاہوری۔	۱۰۴۰ھ	بیرون لاہور متصل فرنگ	ایضاً	آپ نے بہت سے مشایخ سے مختلف سلاسل مین خرقہ خلافت و کلاہ و اجازت پائی تھی اور بہت سیاحی

کی تھی آخر کار لاہور مین قیام فرمایا تھا صاحب کتاب نقشبندیہ لکھتے ہین کہ آپ اعظم خلفاء سعدی مجددی لاہوری تھے جب شیخ سعدی موصوف ۱۰۸۰ھ مین فوت ہو گئے تو آپ بخدمت شیخ جان محمد سہروردی لاہوری مین رہکر طریقہ سہروردیہ کو باتمام پہنچایا جب اونہون نے بھی انتقال کیا تو آپ دل برداشتہ ہوکر واسطے زیارت حرمین الشریفین کے گئے اور وہان سے بیت المقدس ہوکر کربلا و نجف اشرف مشرف ہوکر ہندوستان آئے اور میران سید بھیکہ حاضر ہوکر خرقہ خلافت و کلاہ اجازت سلسلہ چشتیہ مین حاصل کی و صاحب وجد و سماع و حالت شوق و ذوق ہوئے بعد اوس کے لاہور مین پہنچکر و بیعت سلسلہ قادریہ حضرت شاہ محمد غوث گیلانی لاہوری سے حاصل کی اور بغایت زہد و ریاضت کیوجہ سے پیری زاہدی مشہور ہوئے۔

حرف الہاء

حروف تہجی	نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
حرف الہاء	شیخ ہبیت اللہ رازی	۶۳۷ھ	•	خزینۃ الاصفیا	آپ علمائے کرام اور فقہائے والا مقام صاحب زہد و

تقوی و بخطاب شرف الدین مخاطب تھے اور کتاب تفسیر اسرار التنزیل آپ کی تصنیف ہے۔

حروف تہجی	نام کنیت و لقب ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات	مقام مزار	نام کتاب ماخذ	مختصر حالات
ایضاً	میر ہاشم منور آبادی	۱۰۹۷ھ	کشمیر	ایضاً	آپ خلیفہ سید محمد منور کشمیری تھے اور شاگرد شمیل

حروف تہجی	نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان	سنہ وفات	مقام مزار	نام کتاب	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
علم مین مولانا حیدر علاقہ کشمیری کے تھے اور آپ کو حضرت سید منور نے متبنی کیا تھا اور بعد آپنے سجادہ نشین کیا تھا۔					
حرف الہاء	خواجہ ہمدون قصار کنیت ابو صالح۔	سنہ ۲۷۱ یا سنہ ۲۹۱ھ	نیشاپور محلہ حیرہ بقولے ہرات	۔	آپ مرید ابو تراب نخشبی ہین اور مذہب سفیان ثوری رکھتے تھے اور صاحب مذہب قصاریان تھے طریقہ ملامتیہ کہتے تھے
ایضاً	شیخ ہلال الدین کشمیری	سنہ ۸۶۲ھ	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ بدر چرخ کمال وصاحب حال وقال تھے اور عہد سلطان
زین العابدین خطہ کشمیر کو اپنے جمال سے بدر منیر کیا تھا اور فیض خاندان کبرویہ وسہروردیہ ونقشبندیہ آپ کی ذات سے منتشر ہوا آپ اویسی حضرت شاہ بہاؤ الدین تھے کہ فیض سلسلہ نقشبندیہ کا بلا واسطے روحانیت اوس حضرت سے پایا تھا اور فیض ونسبت کبرویہ کا حضرت سید محمد ہمدانی بن امیر کبیر سید علی حاصل کیا تھا۔					
ایضاً	حضرت شاہ بلاول لاہوری	سنہ ۱۰۴۶ھ ۲۸ شعبان	لاہور عمر ۷۰ برس	ایضاً	آپ مرید شیخ شمس الدین کے ہین آپ صایم الدہر اور قایم اللیل بڑے متقی وزاہد تھے۔
ایضاً	میر ہاشم قادری کشمیری	۲۷ شوال سنہ ۱۱۳۵	کشمیر	ایضاً	آپ بڑے متقی تھے ایک قران دن کو ایک رات کو ختم کیا کرتے تھے لوگون سے کم التفات کرتے تھے۔
حرف الیاء					
حرف الیاء	خواجہ یحیی بن عمار شیبانی	سنہ ۲۰۸ھ ۱۵ شوال از وفیات الاخیار	رشتار کوفہ	ایضاً گلشن	آپ اعظم مشایخ ہرات تھے وبصحبت عبد اللہ بن خفیف پہنچے تھے اول آپ ہی نے علم تصوف ورسوم دین واتباع سنت ہرات مین منتشر کیا تھا چنانچہ قاضی عمر بسطامی جب ہرات مین تشریف لائے اونہون نے کہا
مشرق سے مغرب تک پھرا آخر دین تر وتازہ ہرات مین پایا۔					
ایضاً	شیخ یونس بن یوسف شیبانی کنیت ابو محمد	سلخ ذیقعدہ سنہ ۶۱۹ھ	رباط یعقوبی سیستان	ایضاً	آپ صاحب اسرار ومعارف وکرامت تھے اور صحبت حضرت غوث الاعظم سے فوائد حاصل کئے تھے وخرقہ
خلافت شیخ علی ہیتی سے اور اونہوں نے تاج العارفین ابو وفا سے حاصل کیا تھا اور شیخ ابوبکر بطایحی اویسی جو حضرت ابوبکر صدیق رضہ تھے اون کی ارواح نے اویسی فیض حاصل کیا تھا اور آپ امام طریقت فرقہ یونسیہ تھے۔					
ایضاً	شیخ یاسین مغربی اسود حجام	سنہ ۶۸۰ھ	عمر ۸۰ برس	ایضاً	آپ اصحاب کرامت وارباب ولایت سے تھے لیکن بظاہر پیشہ حجامت رکھتے تھے۔ امام محی الدین نواوی آپ کے مریدون سے تھے۔
ایضاً	شیخ یوسف قتال	سنہ ۹۳۳	دہلی	ایضاً	آپ مرید وداماد قاضی جلال الدین لاہوری تھے اوائل
مین بمقام ہفت پل کہ عمارات سلطان محمد تغلق ہے اور جہان مقبرہ ادہم ہے عبادت مین مشغول رہ کر ریاضت شاقہ					

[illegible]	نام کنیت ولقب و ولدیت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت و شمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
حرف الیاء	شیخ یعقوب صوفی کشمیری بن خواجہ حسن عاصمی	شب پنجشنبہ بعد نماز عشا دوازدہم ذیقعدہ ۱۰۰۳ھ	کشمیر	خزینۃ الاصفیا	آپ بڑے امرائے کشمیر سے تھے آپ شاگرد مولانا محمد کے ہوئے ہیں جو شاگرد رشید عارف نامی مولانا عبدالرحمن جامی تھے تحصیل علم کیا اور مخاطب بخطاب جامی ثانی ہوئے اور بجذب جاذب حقیقی عبادات وریاضات مین مشغول ہوئے

اور نسبت اویسی حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی سے حاصل کی اوس کے بعد شرف ارادت وبیعت شیخ کمال الدین حسینی سے مشرف ہوئے وبرہنمائی اون کے سمرقند مین پہنچکر بخدمت حسین خوارزمی مستفید ہوئے اونہون نے آپ کو بکار ہیزم کشی مطبخ خانقاہ مقرر کیا اور تھوڑے عرصہ مین تکمیل کو پہنچاکر خرقہ خلافت عطا کیا اور کشمیر کو رخصت کیا چند روز کشمیر مین رہنمائے خلق رہ کر پھر خدمت مین مرشد خود سمرقند آئے وباتفاق مرشد خود حرمین الشریفین اور وہان سے بمشہد مقدس تشریف لیگئے وہان کا بادشاہ طماسپ صفوی کہ مذہب شیعہ رکھتا تھا اور سخت تعصب اور عداوت اہل سنت سے اوسکو تھی اور جو اہل سنت جاتا اوس کو قتل کرادیا کرتا تھا شیخ نے بادشاہ کے ساتھ ملاقات کی وبا ظہار بعدہا کرامات وخوارق اوس کو مطیع اور معتقد اپنا کیا اور قتل اہل سنت سے باز رکھا اوس کے بعد مشہد سے بغداد مین آئے اور شیخ المحدثین ابن حجر سے جبہ مبارک امام الائمہ ابوحنیفہ کوفی حاصل کیا اور اوس جگہ حضرت شیخ سلیم فتحپوری سے ملاقات کرکے خرقہ خلافت چشتیہ سے مستفیض ہوئے اوس کے بعد کشمیر تشریف لائے چونکہ اوسوقت بسبب شورش والیان کشمیر کہ بفساد وتعصب مذہبی مبتلا تھے آنحضرت بظاہر وباطن متوجہ ہوکر بڑی سعی وامداد دعا سے خطہ کشمیر کو تفویض اکبر بادشاہ کیا اور یعقوب خان حاکم والی ... اخیر کشمیر کہ متعصب مذہب رافضیہ ودشمن اہل سنت تھا سزا کو پہنچا پھر آپ حرمین الشریفین تشریف لیگئے اور بعد ایک سال کے معاودت کشمیر مین کی اور بہت کتب حدیث شریف وتفسیر وفقہ بمراد ہدایت خلق اپنے ہمراہ لائے اور خطہ کشمیر مین بدرس تدریس مشغول ہوئے۔

ایضاً	یوسف سباط	۱۹۶ھ	بغداد	ایضاً	آپ صاحب مقامات بلند وکرامات ارجمند درعلوم ظاہر

وباطن طاق اور تجرید وتوکل مین یگانہ آفاق تھے آپ نے ایک ہزار درم میراث مین پائے تھے وہ سب کے سب راہ خدا مین فقیرون کو دیدیئے اور خود برگ خرما کے بوریا بنکر اوس کی مزدوری سے قوت لایموت کیا کرتے تھے اور چالیس برس عریان تن رہے سوائے تہ بند کے کہ اوس سے ستر عورت تھا اور ایک خرقہ کہنہ کہ موسم سرما مین اسپنے اوپر لے لیا کرتے تھے اور کچھ نہین رکھتے تھے۔

ایضاً	شیخ یحیی بن معاذ رازی کنیت ابوذکریا لقب واعظ وناطق حقایق وواعظ خلایق۔	۲۵۸ھ ۱۸ رمضان چہارشنبہ	نیشاپور	ایضاً	آپ خلق عظیم اور طبع کریم وفیض عمیم رکھتے تھے اور صاحب تصنیف تھے مشایخ کبار فرماتے ہین کہ خدا تعالی کے دو یحیی تھے ایک انبیا سے دوسرے یحیی اولیا تھے بعد خلفائے راشدین کے آپ ہی نے

حروف تہجی	نام کنیت و لقب و ولدیت و سکونت و قسم خاندان	تاریخ وفات	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمایل و خصایل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ

اول وعظ منبر پر فرمایا ہے۔ نقل ہے کہ آپ نے ایک لاکھ دینار قرض لیکر بحیثیت ہمایت غازیان و حاجیان و صوفیان و علماء
مین صرف کیا قرضخواہ متقاضی ہوئے اسی فکر مین ایک رات جمعہ کو آپ نے حضرت صلعم کو خواب مین دیکھا فرمایا اے یحیی
دل تنگ نہ ہو اوٹھ اور خراسان مین جا کہ قرضہ تیرا ادا ہو جائے گا ایک مسلمہ تیرے لئے تین لاکھ دینار اپنے پاس رکھتی
ہے وہ تجکو دے گی عرض کی یا رسول اللہ وہ مسلمہ کون اور کہان ہے اور اوسکا کیا نام ہے فرمایا تو شہر بشہر جا
اور وعظ کر تیرا سخن شفاء دلونکی ہے اور مین جیسا کہ تیرے خواب مین آتا ہون اوس مسلمہ کے خواب مین بھی جاؤنگا
آپ نے ایسا ہی کیا رفتہ رفتہ آخرش ہرات گیا اور وعظ کیا اور قصہ ادائے قرضہ اور باعث اپنے وہان تک آنے کا کیا
ایک دختر امرائے اوس شہر کی مجلس وعظ مین حاضر تھی کہا اے امام اپنے قرضہ سے ہراسان نہ ہو کہ واسطے ادائے
آپ کے قرضہ کے حکم نبوی مجھے ہوا ہے اور مین تیرے انتظار مین تھی اور مین تین لاکھ درم دونگی ایک ہزار
اپنے قرضخواہون کو دو اور دو لاکھ اپنے خرچ مین لاؤ۔ پانچوین روز شیخ سات بار شتر نقرہ لیکر ہرات سے چلے
جب ملہم مین پہنچے تو پسر شیخ جو اوس مال کو لا رہا تھا اوسنے اپنے دل مین فکر کیا کہ باپ میرا جب شہر مین جائیگا
تو ایک لاکھ درہم قرضخواہون کو دیگا اور دو لاکھ درہم حسب عادت خود صوفیون حاجیون اور عالمون کو دیدے گا
اور مین محروم رہونگا پس اپنے باپ کے قتل پر مستعد ہوا اور دوسرے کئی آدمیون کو اس کام کے کرنے مین اپنے
ساتھ متفق کر لیا اور ایک روز صبح کو جبکہ شیخ سر بسجدہ مناجات مین مشغول تھا پسر مذکور نے ایک سنگ گران
اوٹھا کر آپ کے سر پر مارا سر پھوٹ گیا آپ نے فرمایا کہ ایک لاکھ درہم میرے قرضخواہون کو دیدین اور
خود جان بحق ہو گئے جنازہ اوٹھا کر نیشاپور لائے۔

حرف الیاء	شیخ یوسف بن حسین رازی کنیت ابو یعقوب	۱۴ شعبان سنہ ۳۰۴ھ روز یکشنبہ	مقام ایران ہرات کا ایک مقام ہے	خزینۃ الاصفیاء	آپ مرید حضرت ذوالنون مصری و شاگرد امام احمد حنبل ہین اور صحبت یافتہ ابو تراب نخشبی و مصاحب ابو سعید خراز تھے اور بڑی عمر کے تھے ابتدای حال آپ کا اسطرح

پر ہے آپ عرب مین ایک جماعت کے ساتھ ایک قبیلہ مین گئے دختر بادشاہ عرب نے آپ کو کہین دیکھ لیا اور عاشق
ہو گئی اور رات کو جسطرح ہو سکا شیخ کے پاس پہنچی شیخ اوسکو دیکھکر لرزہ اور وہان سے بھاگ گیا اور دوسری جا کر سو گیا
خواب مین دیکھا کہ ایک شخص مانند بادشاہون کے تخت پر بیٹھا ہے اور ایک جماعت سبز پوشون کی اوسکے گرد کھڑی
ہے پوچھا کہ یہ کون ہے کہ یوسف علیہ السلام ہین جو بزیارت یوسف بن حسین آئے ہین آپ یہہ بات سنکر
بہت روئے اور کہا مین کون ہون جو میرے لئے پیغمبر خدا زیارت کو آئے مین تخت کے پاس جا کر سلام کیا یوسف
علیہ السلام تخت سے نیچے اوتر کر شیخ سے بغلگیر ہوئے اور تخت پر اپنے پاس بیٹھا لیا آپ نے کہا یا نبی اللہ مین کیا ہون
تو پیغمبر خدا میری زیارت کو آیا فرمایا کہ جسوقت دختر بادشاہ عرب کی تیرے پاس آئی اور تو نے اپنے آپ کو بحق سپرد کیا
اور وہان سے بھاگا خدا تعالی نے تجھے اوپر میرے اور جملہ ملایکہ کے عرض کیا کہ تو وہ یوسف ہے کہ بارادے
زلیخا قصد کیا اور میں نے تجھکو باز رکھا اور یہہ یوسف وہ یوسف ہے کہ بدختر بادشاہ قصد نہین کیا اور بھاگ گیا پس مجکو

<table>
<tr><th>حروف تہجی</th><th>نام کنیت ولقب ولدیت وسکونت وقسم خاندان</th><th>تاریخ وفات</th><th>مقام مزار</th><th>نام کتاب</th><th>مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ</th></tr>
<tr><td colspan="6">منہ فرشتگان تیری زیارت کو بہیجا ہے اور یہہ بھی فرمایا کہ تو بزرگان حق سے ہے اوراس زمانہ مین ذوالنون مصری اسم اعظم جانتا ہے اون کے پاس جاؤ۔ شیخ بیدار ہوا اور مصر مین گیا تین سال آپ ذوالنون کی خدمت مین رہے کوئی سوال نہین کیا بعد تین سال کے ذوالنون نے احوال پوچھا آپ نے سوال سیکہنے اسم اعظم کیا شیخ نے ایک طبق وسترخوان سے لپیٹ کر آپ کو دیا کہ بفلان دوست لیجا کر دو راہ مین کوئی چیز طبق مین اوچہلتی معلوم کرکے دل مین آیا کہ کیا چیز ہے اور ہ نسکا کہولکر دیکہا تو اوس مین سے موش زندہ نکلکر چلا گیا شیخ نے جانا کہ ذوالنون نے مجہہ سے استہزا کیا ہے غضبناک ہوکر واپس آیا شیخ نے فرمایا کہ جس حالت مین تو امانت ایک موش کی نہین کرسکتا پس امانت داری اسم اعظم کس طرح کریگا فی الحال اپنے وطن کو جاؤ کہ یہہ کام منحصر دوسرے وقت پر ہے پس شیخ نے واپس وطن آن کر ریاضت ومجاہدہ بہت کچہہ کیا اور بمرتبہ اعلیٰ فایض ہوا شیخ نے ذوالنون سے وقت رخصت وصیت چاہی کہا مین وصیت کرتا ہون ایک بڑی دوسری چھوٹی تین کے دریافتی۔ بڑی یہہ ہے کہ جو کچہہ لکہا پڑہا ہے سبکو بہلا دے اور فراموش کر تا حجاب اوٹھ جائے دوسرا نام میرا کسی سے نہ کہنا کہ پیر میرا ذوالنون ہے کہ اسمین خودستائی ہے تیسرے خلق کو وصیت خدا کے واسطے کرنی بغیر غرض آپ کے شہر مین اگر مجلس وعظ شروع کرے چونکہ سخن آپ کا دقیق اہل ظاہر بانکار پیش آئے اور اسلئے کوئی آپ کی مجلس مین نہین آتا تھا ایک روز کسیکو اپنی مجلس مین نہین پایا اور چاہا کہ واپس جاوے ایک بڈھی عورت نے آواز دی کیا نصیحت پیر اپنے کی بھول گئے اور اوس کے ساتھ عہد کیا تھا کہ خلق کو نصیحت واسطے خدا کے کرونگا اب کسواسطے واپس جاتا ہے منبر پر آؤ اور سخن کہو کوئی آئے یا نہ آئے پچاس سال اسی حالت مین گذرے۔</td></tr>
<tr><td>حرف الیاء</td><td>حضرت شیخ یعقوب صرفی گنائی۔</td><td>سنہ ۱۰۰۳ھ ۱۲ ذیقعدہ پنجشنبہ</td><td>کشمیر</td><td>اخبار الاخیار</td><td>آپ کشمیر کے اکابر مشائخ مین سے تھے ملا محمد آل شاگرد ملا جامی سے تحصیل علم کیا سیر سیاحت بہت کی حرمین مین ابن حجر مکی سے حدیث پڑھکر</td></tr>
<tr><td colspan="6">سند حاصل کی آپ کی تصانیف بہت ہین۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>سید یوسف محمد بائیجی</td><td>سنہ ۱۰۱۱</td><td>کشمیر بارہ</td><td>خزینۃ الاصفیا</td><td>آپ اوایل مین تجاران نامدار کشمیر سے تھے پھر تارک ہوکر خدمت مین شیخ یعقوب صوفی کے حاضر</td></tr>
<tr><td colspan="6">ہوکر درجہ کمال کو پہونچے وبارشاد مرشد حرمین الشریفین گئے اور وہان بہت سے مشائخین سے فایدہ کثیر حاصل کیا بعد معاودت کشمیر مین آئے اور قصبہ بارہ مولہ مین قیام فرماہوے۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>سید یعقوب المخاطب صدر دیوان زنجانی لاہوری</td><td>۱۲ رجب سنہ ۴۲۶ ہجری</td><td>لاہور</td><td>حدیقۃ الاولیا</td><td>یہ بزرگ جامع علوم ظاہری باطنی ومجمع شرافت ونجابت تھے زنجان سے بارادہ سیر وسیاحت لاہور آکر سکونت پذیر ہوے آپ مرید وخلیفہ</td></tr>
<tr><td colspan="6">سید علی موسوی حسینی زنجانی اپنے والد بزرگوار کے تھے صوبہ لاہور جو بہرام شاہ غزنوی کی طرف سے لاہور مین</td></tr>
</table>

محتصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمایل وخصایل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ	ماخذ	مدفن	وفات	نام کنیت ولقب وولدیت وسکونت وقسم خاندان	حروف تہجی
حاکم تھا آپ کا مرید تھا اس سبب سے قبول عظیم آپ کو ہوئی اور دولت ظاہری سے بھی خزانہ پر ہوگیا اس زمانہ مین خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری حضرت علی ہجویری گنج بخش کے روضہ مقدس پر چلہ کرنے کے لئے اجمیر سے لاہور تشریف لائے تھے۔					
آپ کے بزرگ مشہد سے ملتان مین آن کر متوطن ہوے اور آپ بعہد سلطان فیروز ملتان سے بلباس سپاہیان دہلی آئے اور چونکہ آثار بزرگی ودانشمندی ظاہر تھے اس لئے سلطان نے مدرسہ مین جو بالاے حوض خاص جلالی بنایا تھا مدرس آپ کو کردیا سالہا درس تدریس کرتے رہے نقل ہے کہ ہر شب جمعہ حضرت صلعم کو خواب مین دیکھا کرتے تھے اور کتاب لب الالباب فی علم الاعراب کہ متن ہے متین منسوب بقاضی ناصر الدین بیضاوی اور ہمارے دیار مین مشہور ہے اور ایک شرح طویل وبسیط کہ مشہور بیوسفی ہے قابل تنقیح وایجاز واختصار اور بنا پر بھی ایک شرح ہے مسمی بتوجیہ الکلام آپ شاگرد مولانا جلال الدین رومی کے تھے کہ شاگرد مولانا قطب الدین رازی شارح شمسیہ ومطلع کے ہین۔	اخبار الاخیار	دہلی بر حوض خاص	سنہ ۷۹۶ھ وبقول وفات سنہ ۷۹۰ھ	سید یوسف بن سید جمال الحسینی	حرف الیا
آپ مرید وداماد قاضی جلال الدین لاہوری کے ہین جلال الدین نام درویش سے آپ کی ملاقات ہوئی انہون نے جو نعمت کہ رکھتے تھے آپ کو عنایت فرمائی	اخبار الاخیار	متصل ہشت پل سلطان محمد تغلق ہیرون شہر دہلی	سنہ ۷۳۲ھ	شیخ یوسف قتال	ایضاً
آپ بڑے مشائخان سے تھے اور طایفہ یونسیہ آپ ہی سے منسوب ہے۔	سفینہ گلشن فقیری رباطیقوب		۱۲ محرم روز چہارشنبہ سنہ ۶۲۱ھ	شیخ یونس بن یوسف سیستانی۔	ایضاً

تاریخ کتاب مستطاب تحفۃ الابرار کی طبعزاد مستفیق مولوی قاضی محمد سلام اللہ صاحب قاضی تحصیل کھاریان ضلع گجرات

حضرت ما میرزا نواب بیاب	آفتاب آمد برائے خاندان	ذوق وشوق از خوانندش حاصل	ہم بود نور نظر از وی عیان
زندہ دل از صحبت مردان حق	فیضیاب از فیض او پیر وجوان	ذکر پاکان موجب رحمت بود	باعث خوشنودی حق ہمدان
کرد بس تصنیف این زیبا کتاب	در زبان خاص دہلی بے گمان	رحمت حق میکند از وی نزول	ہر زمین آمد فرود از آسمان
مختصر حالات مردان خدا	درج فرمودہ ست دروی این زمان	نیمتش ارزشان اولیس کمتر است	نے ہزگر قیمتش باشد بجان
ہست ہر یک لفظ او درّ وگہر	لعل ومروارید شد پیشش نہان	سال طبعش چون بجستم از خرد	ہاتف غیبی بگوشم ناگہان
ہر یکے جدول روان چون سلسبیل	شد از وسیراب جملہ مردمان	گفت اے سائل بیا از من شنو	گو کتاب حرز جان سیرین بیان
چون کنم تعریف وتوصیفش رقم	مے شود عاجز قلم با دوزبان	سال تصنیفش زنامش ظاہر است	تحفۃ الابرار شد نامش عیان

امیر وغریب ہر ایک اہل کے لئے زیب ہے ٭ دل وجان سے اسکو رکھے قریب ٭ ہوا طبع ثانی سے آراستہ جو پڑھے اسکو جو شخص اچھا ہے

تتمہ حرف المیم جو صفحہ ۹۲ سے لکھنا رہ گیا تہا

[illegible]	نام و کنیت و لقب و ولدیت سکونت و قسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ
م	حضرت میران سید محمد مکی ساڈھورہ	سنہ ۱۲۰۰ ہجری بزمانہ احمد شاہ دُرانی	شہر بہیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ پراچگان عمر ۹۰ برس	زبانی غلام نبی قریشی	آپکا نسب جسی بچند واسطہ درمیانی بحضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی تک منتہی ہوتا ہے بغداد شریف میں آپ نے ۲۰ برس تحصیل علم کی اور قریبا ۲ سال پڑہایا نہایت درجہ کے خوشنویس تہی اوسوقت مین آپکی نوشتہ کے اکثر حرف مشہر تہا چنانچہ ایک بیت دیوان حافظ آپکا خاص دستخطی بیت مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسی می آید ؛ کہ ز انفاس خوشش بوی کسے می آید ؛ امیر بخش استاد زادہ ساکن ساہی وال بلوچان کے پاس ہے اوسکے نسبت غلام فرید خان افسر مال ضلع شاہ پور دی رہے تہی مگر اوسنے نہیں دیا اور تبرکاً اپنے پاس رکہا۔ آپکی خرق عادات وکرامات کے حکایات اوس ملک میں بہت کچہہ ہیں ۱۵ برس حالت سکر میں رہے نقل آپکی علی الاصح سے قریشی غلام نبی فرماتے ہین کہ ایک سوداگر آپکا مرید تہا اوسنے عرض کی کہ اگر میرا مال کل تک کابل پہونچ جاتا تو میں بہی دیگر سوداگروں کی طرح اپنے مال سے نفع کثیر اوٹہاتا آپ نے فرمایا کہ شتران باربرداری کرلو چنانچہ حسب فرمودہ آپکی شتر کرلئے ساربان نے چلتے وقت کہا کل اونٹا گل لینے جائے کچہ بے خبر دار ہوا اونٹ آپ نے فرمایا پہلا قدم بہیرہ اور دوسرا کابل چنانچہ صبح صادق سے پہلے سوداگر معہ مال شتران کابل پہونچ گیا قیاس کرنا چاہئے کجا بہیرہ اور کجا کابل سینکڑوں کوسوں کی راہ خطرناک۔ نقل دیگر ایک قرضخواہ نے آپسے اکثر تقاضا قرض کیا آپ درمیان راستہ ہڈالی اور منٹہہ ٹوانہ کے اوسوقت تہے اور ایک درخت پیلو کے نیچے بیٹہے تہے آپ نے فرمایا۔ اس درخت پیلو پر چڑہ جاؤ اور اسکے پتے جہاڑ دو جتنے پتے جہڑے سب سونیکے تہے چنانچہ ابتک بہی وہ درخت قایم ہے اور مولف نے بہی اوسے دیکہا ہے کہتے ہین بعد میں بہی پتے سونیکے لوگوں کو ملتے رہے ہین اور بہت کچہہ حکایات خرق عادات کے ہین۔
م	محمد جمالی	موضع جمالی	تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور روضہ	زبانی غلام نبی قریشی	آپ قوم کے بلوچ شاخ جتوی سے تہے اکثر سکر کیحالت میں رہا کرتے تہے اورنگزیب عالمگیر بادشاہ کیو قتمین تہی چنانچہ آپکا روضہ اور مسجد بہی بادشاہ موصوف کے حکم سے طیار ہوا تہا آپ اصلی باشندہ بہنی بلوچان ضلع شاہ پور پنجاب کے ہین آپکا جبہ مبارک ململ کا ایک بکس شیشہ دار مین ابتک موجود ہے مولف نے بہی اوسکی زیارت کی ہے آپ کے دادا ملک بجار تہے جنکا مقبرہ جو جیرہ کے نام سے مشہور ہے کچہہ فاصلہ پر بنا ہوا ہے۔
م	خواجہ محمد سماک			سفینہ	حضرت خواجہ معروف کرخی کو آپکی سخن اور تلقین سے کشایش ہوئی تہی۔ ہارون رشید آپ کے ساتہہ بڑی تواضع سے پیش آتا تہا۔ آپنے وقت وفات کے کہا الٰہی تو جانتا ہے کہ اوسوقت مین جب میں معصیت کرتا تہا تیری اہل طاعت کو دوست رکہتا تہا۔ اوسکے کفارت کر بعد وفات اونکو خواب میں دیکہا گیا اور دریافت کیا فرمایا خدا نے مجہے نور زراو خلعت اور اکرام کیا۔

[illegible]	نام وکنیت ولقب ولادت وسکونت وقسم خاندان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب ونسب وارادت وشمائل وخصائل وخرق عادات وکلمات طیبات وارشادات وغیرہ
م	شیخ ماجد گردی	سنہ ۵۶۱ھ ۵ شوال روز یکشنبہ	جبل حمرین نواح جدہ	سفینہ گلشن	آپ مرید شیخ تاج العارفین ابو الوفا اور معتقدان حضرت غوث الاعظم تھے ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر ارادہ مکہ معظمہ بحالت تجرید ظاہر کیا شیخ نے کوزہ اپنا عطا فرماکر ارشاد کیا کہ جسوقت تجکو تشنگی ہووے آب شیرین اور جسوقت بھوک لگے تلقال باشکر آمیختہ اس کوزہ سے برآمد ہوگا۔
م	سید مخدوم میر جہان صدر جہان	سنہ ۱۱۸۲ ہجری	شہر دہلی شاہجہاں آباد محلہ پروشرا پورہ	حدیقہ	آپ مخدوم شاہ عالم کے جانشین صاحب مقامات ہند ومدارج ارجمند تھے خاندان قادریہ چشتیہ نقشبندیہ میں آپ کو ارشاد کی اجازت حاصل تھی مدت شدید تک دہلی میں ہنگامہ مشیخت گرم رکھا اور ہزاروں کو در جبل تجد اکیا اور سجادہ نشین شاہ بہاء الدین عرف عبد اللہ شاہ تخلص بشیر ہیں۔
م	شیخ محترم اللہ المتوکل علی اللہ	سنہ ۱۱۰۱ ہجری	بیرون شہر لاہور جانب غرب بیزادہ بدہو	حدیقہ تکملہ سیر الاصفیا	تکملہ سیر الاصفیا میں لکھا ہے کہ آپ خاندان نقشبندیہ میں ہیں اور حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کو آپ ہی سے خرقہ خلافت نقشبندیہ حاصل ہوا تھا آپ کی توجہ واثر سے تھوڑے ہی دنوں میں مریدوں کو از خود ربودگی حاصل ہو جاتی تھی آپ کو بیعت اور خرقہ خلافت خواجہ محمد مسکین سے اور اونکو خواجہ محمد ہاشم اور اونکو اپنے والد خواجہ کلان دہبیری اور اون کو خواجہ املکنگی سے اور اون کو خواجہ محمد بزرگوار قاضی سے اور اون کو خواجہ عبید اللہ احراری سے تھی آپ کا گنبد قبر بہت عمدہ بنا ہوا ہے گنبد کے اندر آیات قرآنی درود شریف اور قطعہ تاریخ وفات لکھا ہوا ہے اب جگہہ غیر آباد ہے قطعہ تاریخ قطب حق شاہ محترم زجہان رفت ؛ رفت در بزم اولیائے سلف ؛ سال تاریخ رحلتش جستم ؛ گفت طبع سلیم نیک خلف ؛
م	حضرت شیخ سید محمود بحار لقب محی العظام	۲۲ صفر سنہ ۸۰۰ھ	کنارہ دریائے جمنہ متصل روضہ شیخ رکن الدین فردوسی قریب بارہ پلہ	رسالہ حبیب تذکرہ جمیع اولیا اور شجرۃ نظامی بحوالہ مرآۃ آفتاب نما اور شجرۃ الانوار وخوارق	آپ اولاد سید ناصر الدین سونی پتی کے ہیں اور نسب آپ کا بحضرت امام جعفر صادق منتہی ہوتا ہے اور مشایخ فردوس سے ہیں آپ کو راجہ ہاڈگوڑہ کہتے ہیں یعنی راجہ استخوانخا۔ (دیکھو شواہد نظامی صفحہ ۱۸۲) کہتے ہیں کہ آپ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی سنجری اجمیری کی تربیت یافتہ بڑے صاحب جذبہ اور بزرگ تھے اور حضرت سلطان المشایخ کے زمانہ میں تھے سکر کیحالت میں رہا کرتے تھے۔ یہہ بہی مشہور ہے کہ حضرت سلطان المشایخ نے واسطہ تصفیہ خلافت محمد نصیر الدین چراغ دہلی اور امیر خسرو کو آپ کے پاس بہیجا تھا کہ جسکو آپ منظور کریں خلافت اوسکی ہے دونو صاحب مشیر برج سے کہیر آپکے لئے لیگئے آپ نے سکر ومستی کی حالت میں کچھ کہیر کہائی اور امیر کو اشارہ کہانیکا کیا آپنے کراہیت کر کے تامل کیا محمد نصیر الدین کیطرف اشارہ ہوا آپ نے فی الفور بڑی رغبت

[illegible]	نام و کنیت و لقب ولدیت و سکونت و تقسیم مدفن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختصر حالات ضروری حسب و نسب و ارادت و شمائل و خصائل و ختق ساوات و کلمات طیبات و ارشادات وغیرہ

او و شوق سے خوب شرح کہایا یہانتک کہ آپ کا لعاب دہن جو ادمین تہا اور جو کہیر موجہوں اور داڑہی پر لگی تہی وہ خوب پوچہکر اور صفائی سے نوشجان فرمائی اور واپس آئے اوسی موقع پر کہتے ہین حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا ہے نظام چاہے خسرو اور خدا چاہے نصیر کو واللہ عالم بالصواب

نوٹ وجہ تسمیہ لقب محی الخشام کہتے ہین کسی بڑہیا بیوہ کا لڑکا سفر مین گیا تہا اور مفقود الخبر تہا۔ آپکی خدمتمین آکر بیقرار ہوکر رونے لگی اور عرض کی کہ میرا ایک بیٹا تہا جسے میں نور دیدہ اور گھر کا چراغ جانتی تہی گم ہے اوسکی کچہہ خبر نہیں آپ دعا کیجئے کہ خدا مجہسے اوسکو ایکبار ملادے آپ نے کشف سے معلوم کیا کہ اوسکا فرزند مر گیا علاوہ خشک ہڈیوں کے اور کچہہ باقی نہیں رہا آپ نے جناب باری میں بڑی عجز سے دعا کی کہ خداوندا مجہہ پر اور اس ضعیف بیوہ پر رحم کر اور اوسکو اوسکے فرزند سے ملا کہتے ہین آپ کی دعا مستجاب ہوئی سوکہی ہڈیوں میں خدا نے جان ڈالدی اور چند روز مین اوسکی ماں سے ملادیا۔ العلماء امتی کالانبیاء بنی اسرائیل کا راز افشا کردیا۔

م	میر حسین بانی منارے	۹۴۲ سنہ	پایاں مینار مسجد	حس	آپ بڑے سیاح جہاندیدہ تہے بعہد سلطان سکندر شہید مقدس بہی آئے قلعہ دہلی کہنہ مسجد پاسے منار اقامت فرمائی اور گوشہ گیر ہوئے سلطان کو آپکی صحبت بہی موافق

تہی بعض نساء امراء سکندریہ آپ کی معتقد ہوئیں وجہ معیشت ضروری اون سے پوری ہوتی تہی اور قلعہ کے اندر کا زراعت کرتے تہے اور اوسکا حاصل فقیرون کو دیدیا کرتے تہے۔

م	میر محمد شفیع	۱۹ محرم ۱۱۰۹ سنہ ہجری روز پنجشنبہ	مدرسہ خود	حبیب	آپ خلیفہ شیخ پیر محمد لکہنوی چالیس برس تک کنارہ نہر فیض شاہجہان آباد نزدیک حالیہ تالہ سکونت اختیار کی و مدرس علوم و ارشاد طالبان و جامع معقول و منقول وجادی فرع و اصول و العلوم غریبہ حاذق اور ماہر تہے نواب فدائیخان جو آپکے بڑے معتقد تہے اونہوں نے تکیہ پختہ و مسجد و حجرہ بنوا دیا تہا اور مسمات لاڈلی بیگم بیٹی فدائیخان نے گنبد روضہ معہ بارہ دری گرد روضہ بنوادی تہی
م	خواجہ محمد واسع			مراۃ الاسرار	آپ اپنے وقتمیں یگانہ تہے اور بہت مشائخون کو دیکہا اور بہت تابعین کی خدمت کے آپکی ریاضت اور نفس کشی اسدرجہ کی تہی کہ نان خشک پانی میں ترکر کے

قدر قلیل کہالیا کرتے تہے اور فرماتے کہ جو کوئی اسپر قناعت کرے خلق سے بے نیاز ہوتا ہے آپ کا فرمودہ ہے کہ خنک وہ ہے کہ صبح کو گرسنہ اوٹہے اور رات کو گرسنہ سوئے حضرت خواجہ حسن بصری کی صحبت یافتہ تہے معرفت اسدرجہ کے تہے ما رأیت شیئا الا رأیت اللہ فیہ یعنے کوئی چیز مینے نہین دیکہی جسمین خدا کو نہین دیکہا آپ کے کمالات بیش از بیش ہیں اس مختصر میں گنجایش نہین۔

[illegible]	قاضی منہاج جرجانی				آپ افاضل روزگار اور اہل وجد و سماع تہے اور صاحب تصنیف طبقات ناصری حضرت

سلطان المشائخ فرماتے ہین کہ ایکروز آپکی تذکرہ ہین گیا اور آپنے یہہ رباعی فرمائی لب بر لب لعل دلبران خوش کردن ؛ آہنگ سر زلف مشوش کردن ؛ امروز خوش است لیک فردا خوش نیست خود را چو خسی طعمہ آتش کردن ؛ جب یہہ رباعی مینے سنی بیخود ہوگیا پہر چند ساعت کے بعد ہوش میں آیا۔

صحت نامہ جدول ششم طبقہ اولی خاندان مشرقہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۲۶	دٹی	روٹی	۱۱	۱۱	خیالی	خیال	۴	۳	تبیح	تتبع
״	״	عطائی	عظمائی	״	۸	بقولی	بقول	۱۲	۴	میراپوچھا	میراحال پوچھا
۵	۱۵	یکی میراست	یکے مراست	״	۱۷	ابن جلآ	ابن جلانی	۶	۲۱	پتھران میں	پتھر زمین سے
״	۱۹	عقبیہ	مقید	״	۲۹	اہبون	آہبو	۱۴	۲۳	احمد کوتالی سے	احمد کوتانی سی
۷	۵	مسمن	سخن	۱۷	۴	بستان دیدہ	بستان ویدہ	۹	۲۴	نوسے ملاح	نوری حلاج
۲۲	۱۱	یہہ مرتبہ اولیا دلکا ہے	یہہ مدینہ اولیاؤنکا ہے	״	״	لکھتے نہین	لکھتی ہین	״	۱۶	الوالنبی ابوعبداللہ النستی	ابو العباس عبداللہ
۱۰	۳	مشایخ کبار سے	مشایخ کبار حجاز سے	۲۵	۲۹	آیندہ داا	آیندہ را	״	۴	خاطب	مخاطب
۲۵	۲۹	بار سفیبہ	باز سفید	״	۷	داد دالی	داؤد رقی	۲۷	۱۴	قبیلولہ	قیلولہ
״	۸	کلاکی	ہلا	۲۹	۱۴	صرف	طرف	״	۹	دولعبت	دونغمت
۳۰	۱۰	لویہ سادی	بومہ سادی	״		سرجوی	نہرجوی	۳۶	۲۰	مظہر البیارذونی	مطر البارذونی
۱۱	۳	بندگی بقاکی	بندگی محل بقاکی	۳۷	۲۶	من بعد النعم	من بعد الغمم	״	۷	سہال	سہیل
۳۸	۲	جمعان	محبان	״	۱۱	سیا	شیبان	״	״	گلا نبیم	گلا بکم
۴۲	۱۴	تفسیر حسینی	تفسیر حسینی در بیت الارواح	۴۸	۱۰	بریستم کثیر	بر بستم	۴۴	۶	ہفتاد کسی	ہفتاد کس
۸۱	۸	مفارقت دنیاسی	مفارقت ہی دنیا سے	״	۱۰	جامع اصعر	جامع الصغیر	״	״	کیا گناہ ہے	تمہارا کیا گناہ ہے
۴۶	۲۹	دسنا یاد ہے	اپنا کہنا یاد ہے	۹۸	۵	ملیار	ملک یار	۴۷	۶	اسد مشابہ	اسد شاہدی
۱۰۰	۸	عابادان	خاندان	״	۱۳	سماری	سنجاری	۴۸	۷	سارالدین	سعید الدین
״	۲۵	سرح فصوص المیم	سرح فصوص الحکم	۵۰	۶	تشرالشرفا	تشریف الشرفا	۵۳	۹	ابودمراع	ابوذرع
۵۷	۱۴	جواب	جواب دیا	״	۲۹	بڑے کہتے تھے	بڑی عمر رکھتی تھے	۶۴	۱۴	علی دست	علی راست
۶۵	۹	ضماد	حماد	۶۷	۱۸	بادعدالتوحید	بادلہ التوحید	۶۹	۸	بحطا	بخصاب
۷۶	۲۶	قلعچہ اوسکی لئے کہ سلطان سے	قلعچہ اوسکے لئے طیار کرایا								
״	۲۸	دعا کرتے تہا وفات ۹۰۷ھ ہجری	دعا کرتا تہا کہ سلطان سے پہلے میں مرون								

قطعہ تاریخ طبع از حکیم محمد نواب جان صاحب دہلوی

ذکر اوصاف بزرگان سلف را لا کلام
آنکہ از قدمائے دہلی ہست مرد فاضلی
تازہ گشتہ از نوے ذکر شفیع ما سلف
قسم باذن اللہ می آید صدا از خامہ اش
گفتم از ہاتف کہ نام و سال اتمامش چہ شد
طور دیگر گفت از سنین کہ ۳ صد یکہزار
سال اتمام تحفتہ الابرار

ایضاً دیگر

باقیات الصالحات ہم گفتہ اند اہل کلام
نام شان نواب مرزا بیگ مشہور امام
چون رقم کردہ سلاسل از بزرگان کلام
ہمچو آن از مداوش روز می جوشد مدام
گفت برگو تذکرہ ہم نام وہم سال تمام
بست و پنج آمد رسال ہجرت خیرالانام ۱۳۲۵
ذکر ابرار یافتم زسر دلش

اشتہار

تحفۃ الابرار

2697

مشتاقان دریافت حال اولیاء اللہ و پیران اقوال و افعال عارفان باللہ کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ صاحبوں نے بہت کچھ تذکرے و سیر حضرات صوفیہ کے حال میں ملاحظہ کیے ہونگے لیکن جہانتک معلوم ہے آپنے کوئی ایسی کتاب یا جدول جامع و باترتیب نہ پائی ہوگی کہ جسمیں چار چودہ خانوادہ اور اُن کی شاخوں اور اُس سے اوپر طبقوں کا فی الجملہ ضروری حال ترتیب وار دیا ہو یعنی کہ خانوادہ کا سرشار اور پیشوا کون صاحب تھے اور اُنکے پیران کے علی الترتیب کیا اسماء مبارک تھے۔ اور اُنکی تاریخ و جائے ولادت اور اسیطرح تاریخ وفات یا عرس اور عمر و دفن و مختصر ضروری حالات نسب و ولادت و نادر و کارآمد اقوال و کلمات طیبات و کرامات و خرق عادات مع معلوم ہو جاویں اس لیے ذرہ بے مقدار **آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا دہلوی پنشنر تحصیلدار حنفی المذہب چشتی نظامی سلیمانی شمسی مشرب** نے قریب دو سو مستند کتابوں سے بلحاظ ترتیب مذکورہ بالا یہ مجموعہ چھ جدولوں میں تیار کیا ہے جو فی زمانہ ناظرین خاص کیوجہ سے اپنا نظیر آپ ہی رکھنا اسکا ادعا ہے اور اس قسم کی کتابوں کا لب لباب ہے **شعر** من زعرفان مغز را برداشتم * آنچہ بود از زیادات انداختم *

امید ہے کہ صدہا کتابوں۔ اقوال صوفیہ کے بجائے یہ ایک ہی کتاب رہنمائی و ہدایت اور دلربائی کے لیے کافی ہوگی۔ اور سب کتابوں کا مقصد موصول الی اللہ اس میں آجائے گا۔ بلکہ جو نکات سینہ بسینہ چلے آتے تھے اور جن کا عوام الناس پر اظہار کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھے وہ خاصکر خاصان کے افادہ کے لیے لکھنے کی کوشش کیگئی ہے۔ اور جا بجا معلومات کہ جنکا شوق و ولولہ عارفان حق کو رہتا ہے وہ بڑی جستجو سے بہم پہنچا کر درج کیے ہیں۔ توقع ہے کہ جو تصوف کا مذاق رکھتے ہیں وہ اس کتاب سے حظ وافر اور بہرہ کامل اُٹھائینگے۔ ان جداولین کی قیمت نہ بلحاظ فائدہ ذاتی بلکہ محض بنظر فائدہ عام حسب ذیل ہے جدول اول و دوم مشتملہ حالات خاندان [illegible] و حضرات چشت اہل بہشت ۶/ قیمت جدول سوم و چہارم و پنجم و ششم ہر یک حصہ ۱۲/ کل مجموعہ کی یکجائی قیمت للعہ مطبع رضوی دہلی اور شہر اور دیگر تاجران کتب سے مل سکتی ہے

خریداران کی خدمت میں یہ ضروری درخواست ہے کہ جہانتک جلد ممکن ہو سکے اسکی خریداری کی درخواستیں بھیجنی چاہئیں۔ کیونکہ اسکی جلدیں بہت کم رہ گئی ہیں اور درخواستوں کی کثرت روز افزوں ہے۔ ایسی صورت میں تاخیر کرنیسے دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ جن صاحبوں کو کوئی خاص حصہ لینا ہوگا تو وہ ایک روپیہ کو دیا جائیگا

بر رسولان بلاغ باشد و بس ** المشتہر

محمد نواب مرزا بیگ مؤلف کتاب ہذا پنشنر تحصیلدار۔ دہلی کوچہ مسجد تمور خاں